

امامی شیخ الطوسی



شیخ الفاضل ابی جعفر بن محمد بن اسحاق الطوسی

امالیٰ الشیخ الطوسی



تالیف

محدث و محقق حضرت علامہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

حجۃ الاسلام و المسلمین علامہ سید منیر حسین رضوی

نظر ثانی

حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

— ناشر —

ادارہ مہتاب صحیح الصالحین

جناح ٹاؤن، ٹھوکر نیاں، بیک، لاہور

فون: 35425372

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ



امامی شیخ الطوسی

کتاب

محدث و محقق حضرت علامہ شیخ طوسی

تالیف

حجۃ الاسلام و المسلمین علامہ سید منیر حسین رضوی

ترجمہ

حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

نظر ثانی

شیر محمد عابد مولائی

پروف ریڈنگ

معصومہ بتول جعفری ایم اے، محمد عمران حیدر جعفری

فنی تعاون

زہرا بتول جعفری، محدثہ بتول جعفری

ترمیم

جنوری 2013ء

اشاعت

ایک ہزار

تعداد

350 روپے

ہدیہ

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین۔ لاہور

الموہ مارکیٹ فرسٹ فلور وکان نمبر 20 - غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

فون: 0301-4575120 • 042-37225252





ترتیب

15 ☆ عرض ناشر

باب اول

- 17 ☆ سخت دل انسان اللہ سے دُور رہتا ہے
- 17 ☆ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے
- 21 ☆ ایک عربی کی دعا
- 22 ☆ دمشق کی مسجد میں معاویہ کا خطبہ
- 25 ☆ جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل جائے
- 26 ☆ میری اُمت کی ملکیت سلب کر لی جائے گی
- 26 ☆ جس دل میں قرآن ہوگا اللہ اس کو عذاب نہیں دے گا
- 27 ☆ حضرت علیؑ کا امام حسنؑ کو وصیت کرنا
- 31 ☆ جس کا میں مولا اُس کا علیؑ مولا ہے
- 34 ☆ اے شخص! تو نے اپنے علم پر عمل کیوں نہیں کیا؟
- 35 ☆ جو کوئی تجھے میں سے ایک پر عمل کرے گا تو اس پر جنت واجب ہوگی
- 36 ☆ مکارم اخلاق دس ہیں
- 37 ☆ امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ کا خطبہ
- 40 ☆ تمام اصحاب کا علم علیؑ کے علم کے مقابلے میں
- 41 ☆ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ ابن مریمؑ پر وحی فرمائی
- 43 ☆ ایک بھیڑیے کا چرواہے کی ٹکریوں پر حملہ کرنا
- 45 ☆ عاقی والدین کو سزا دینا میں مل جاتی ہے
- 46 ☆ نجاشی بادشاہ کا جعفر بن ابی طالبؑ کو خبر دینا



- 48 حضرت امام زین العابدینؑ کی مناجات ✱
- 59 میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کی شاخ ہے ✱
- 60 لا الہ الا اللہ نصف ایمان ہے ✱
- 60 سورہ کافرون کا سبب نزول ✱
- 62 علم کی فضیلت کے بارے میں مولائے کائنات کا فرمان ✱
- 65 ابتدا بھی ہمارے ساتھ اور اختتام بھی ہمارے ساتھ ✱
- 66 طوبیٰ کن کے لیے ہے (جنت کا خوبصورت درخت) ✱
- 66 اہل بیتؑ سے بغض رکھنے والا جہنمی ہے ✱
- 67 اطاعتِ خدا میں لوگ ہمارے تابع ہیں ✱
- 68 امام رضاؑ کی توحیدِ خدا پر گفتگو ✱
- 73 نیکی بندہ مومن کے لیے تھکے ہے ✱
- 74 فاطمہؑ میرا کھڑا ہے ✱
- 75 امیر المومنینؑ کا محمد بن ابی بکرؓ اور اہل مصر کے نام خط ✱

باب دوم

- 93 کسی بھائی کی مصیبت پر خوشی نہ مناد ✱
- 93 تم اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو ✱
- 94 جنابِ حادثہ اعمور کی روایت ✱
- 96 قیامت کے دن فقط چار ستیاں سوار ہوں گی ✱
- 99 حضرت امام رضاؑ کی دعا ✱
- 101 منافق میں دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں ✱
- 101 قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا ✱
- 102 ایمان کی تعریف رسول خدا کی زبانی ✱
- 103 ایمان کے بارے میں امیر المومنینؑ کا خطبہ ✱
- 108 حقیق کے بارے میں امام محمد باقرؑ کا فرمان ✱



- 109 ✱ احق وبے وقوف کی محبت سے بچ
- 110 ✱ اللہ تعالیٰ بخش کئے اور گالیاں دینے والے پر غضب ناک ہوتا ہے
- 110 ✱ حضرت علیؑ کا رسولؐ خدا سے حضرت فاطمہؑ کا رشتہ طلب کرنا
- 113 ✱ علیؑ و فاطمہؑ کی شادی اور حمزہؑ کا سامان
- 121 ✱ اگر علیؑ نہ ہوتے تو فاطمہؑ کا کوئی کفو نہیں تھا
- 122 ✱ حضرت فاطمہؑ کی زندگی میں علیؑ پر باقی عورتیں حرام تھیں
- 123 ✱ لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالو خدا تمہارے عیبوں پر پردہ ڈالے گا
- 123 ✱ اسلام کی بنیاد دس چیزوں پر ہے
- 124 ✱ جس میں چار اوصاف ہوں وہ کامل الایمان ہے
- 125 ✱ ماہِ رجب کے ہر روزوں کا اجر و ثواب
- 126 ✱ جو شخص آلِ محمدؑ کی اطاعت کرے گا وہ آلِ محمدؑ میں سے شمار ہوگا
- 127 ✱ آلِ محمدؑ کی تبلیغ کرنے والے کو قیامت کے دن ایک نور ملے گا
- 128 ✱ امامؑ سے نبی کے مقام پر پانچ سو سوال کرنا
- 129 ✱ ہشام بن حکم کے بارے میں امامؑ سے سوال
- 129 ✱ مومن کے نئے اعمال کا عنوان
- 131 ✱ آسانوں پر کچھ لوگ عظیم ہوں گے
- 132 ✱ زیارتِ امام حسینؑ کا پندرہ شعبان کو اجر و ثواب
- 132 ✱ جو بھی اہل بیتؑ سے محبت نہیں رکھتا اس کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوگا
- 133 ✱ علیؑ کے ہاتھ میں لوائے حمہ ہوگا
- 134 ✱ فیروزہ کی انگوٹھی کا کمال
- 135 ✱ سید بن محمدؑ کے آخری اشعار
- 137 ✱ رسولؐ خدا مصیبت کے وقت الحمد للہ پڑھا کرتے تھے
- 138 ✱ علیؑ تمام مسلمانوں کا سردار ہے
- 139 ✱ شبہ بن غفال کی تقریر کا امام جعفر صادقؑ کی طرف سے جواب



- 141 ☆ حضرت امیرؓ کے ساتھ حضرت خضرؑ کا ملاقات کرنا
- 143 ☆ امیر المومنین علیؑ جنگ جمل کی طرف جاتے ہوئے
- 146 ☆ پھر گنہگار شرم سار ہو گیا
- 147 ☆ ابوذرؓ سب سے سچا تھا
- 147 ☆ مجالس امانتیں ہیں
- 148 ☆ علیؑ کا حق اس اُمت پر
- 148 ☆ شہادت امام حسینؑ پر تین نہیں روئے
- 150 ☆ امام حسینؑ کے زائر کی قدر و منزلت
- 151 ☆ مومن کی آنکھ
- 151 ☆ امیر المومنینؑ کا قبرستان سے گزرنا
- 152 ☆ علیؑ اور ان کی آل کو گالیاں نہ دو
- 153 ☆ اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں
- 154 ☆ قیامت، عقل اور نجات
- 154 ☆ تواضع بلندی کا سبب ہے
- 155 ☆ نبی اکرمؐ ہر سیاہ و سفید کی طرف مبعوث ہوئے ہیں
- 157 ☆ اے علیؑ! آپؑ اور آپؑ کے شیعہ جنت میں جائیں گے
- 158 ☆ اے لوگو! میرے بعد علیؑ کی اطاعت کرنا
- 159 ☆ کسی کا کسی کے لیے بددعا کرنا
- 159 ☆ حضرت علیؑ کا دعویٰ سلونی
- 160 ☆ نبی اکرمؐ کے گھر میں سانپ کا پایا جانا
- 162 ☆ اللہ سے ڈرو اور نیک بھائی بن جاؤ
- 163 ☆ میرے اہل بیتؑ کی مثال بابِ حلہ کی ہے
- 164 ☆ لیلۃ القدر کیا ہے؟
- 165 ☆ جو عمل تقویٰ کے ساتھ ہو وہ کم نہیں ہوتا



165

☆ جو رزق تیرے مقدر میں ہے وہ موت کی طرح ضرور ملے گا

باب سوئم

167

☆ زمین پر جو اللہ کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟

169

☆ ابن عباسؓ کا بصرہ کے منبر پر خطبہ

170

☆ علیؓ کے کسی حکم میں نبی سے اختلاف نہیں ہوگا

170

☆ ماں کی ناراضگی کا اثر

173

☆ سورہ فتح کی شان نزول

176

☆ علیؓ کے شیعوں کے معاملے کو خدا میرے سپرد کر دے گا

179

☆ تم میں سے سب سے اچھے لوگ نبی ہیں

180

☆ لقمانؑ کا اپنے بیٹے کو نصیحت کرنا

181

☆ رسول خداؐ اور علیؓ دونوں عدالت میں مساوی ہیں

182

☆ علیؓ سے محبت کرو

182

☆ کوثر سے کیا مراد ہے؟

183

☆ عبد اللہ بن خلیفہ طائی کی جنگ بصرہ کے راستہ میں ملاقات

189

☆ السابقون السابقون سے مراد کون ہیں؟

190

☆ وہ لوگ جن کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کیا جائے گا

191

☆ چار چیزوں سے ایمان کامل ہوتا ہے

192

☆ امام محمد باقرؑ کا اپنے بچوں کو وصیت کرنا

193

☆ رمضان کی فضیلت

193

☆ مصیبت پہلے ہمارے پاس آتی ہے پھر تم لوگوں کے پاس پہنچتی ہے

194

☆ نبی اکرمؐ کی خدمت میں بارش کی التجا کرنا

200

☆ مکہ میں عبید اللہ بن عباسؓ کے دو بچوں کا قتل

203

☆ یا علیؓ! آپ سے فقط مومن محبت رکھے گا

204

☆ ہمارے شیعہ اس امت میں سے بہتر ہیں



- 205 جس شخص کو موت یاد رہے وہ دنیا کی خواہش کو ترک کر دیتا ہے ✽
- 206 جو شخص اللہ کی نشانیوں کا منکر ہے اس کا کوئی دین نہیں ہے ✽
- 206 مومن ہر حال میں نماز ادا کرے گا ✽
- 207 جب حاکم جھوٹے ہوں تو اللہ بارشوں کو روک دیتا ہے ✽
- 208 قیامت کے دن فقط علی کے شیعوں کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا ✽
- 209 اللہ تعالیٰ اُسے ہلاک کرے جو ہمارا دشمن ہو ✽
- 209 واقعہ فیل کی رپورٹ ✽
- 216 امام حسن کا لوگوں کے سامنے حضرت علی کی موجودگی میں خطبہ دینا ✽
- 218 چار چیزیں دلوں کو فاسد بنا دیتی ہیں ✽
- 218 کون ہے جو جہنم کی آگ کے شعلوں سے محفوظ رہنا چاہتا ہے؟ ✽
- 219 جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ دے گا ✽
- 220 دین نصیحت ہے ✽
- 220 اسلام کی بنیاد اہل بیت کی محبت پر ہے ✽
- 221 فاطمہ الزہراء تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہیں ✽
- 222 سب سے پہلے بارگاہِ خدا میں کھڑا ہوں گا ✽
- 223 میرے علاوہ جو بھی دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے ✽
- 223 کون ہے جو رسول اکرم کو گالیاں دیتا ہے؟ ✽
- 224 ہمارے امر کو فقط قبول کرنا ہی کافی نہیں ہے ✽
- 225 اس امت میں جنت کی نشانی کیا ہے؟ ✽
- 226 مغیرہ کا امیر المومنین کو مشورہ ✽
- 230 محاکمہ کیا ہے؟ ✽
- 231 سب سے زیادہ کون سی چیز واجب ہے؟ ✽
- 232 سب سے بخیل شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے ✽
- 232 رسول خدا کا امیر المومنین کے حق میں دعا کرنا ✽



- 233 دروازہ اہل بیت پر آمیتِ تطہیر کی تلاوت کرنا ✨
- 233 بنت عقیل کا روضہ نبی پر مرثیہ امام حسینؑ پڑھنا ✨
- 235 حضرت اُم سلمہؓ کا نبی اکرمؐ کو خواب میں دیکھنا ✨
- 236 قبر امام حسینؑ پر حاتف کا مرثیہ ✨
- 239 حضرت زینبؓ بنت علیؑ کا کوفہ کے بازار میں خطبہ ✨
- 243 سب سے پہلا مرثیہ جو امام حسینؑ پر پڑھا گیا ✨
- 245 میرا رشتہ دنیا اور آخرت دونوں میں قائم رہے گا ✨
- 246 مومن بھائیوں سے ملاقات خوشی کا باعث ہوتی ہے ✨
- 247 اے علیؑ! آپ جہنم سے فرمائیں گے یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے ✨

باب چہارم

- 248 مسلمان مومن بھائی کی حاجت روائی کی فضیلت ✨
- 248 امام کا ایک غصص کو صیحت کرنا ✨
- 250 ایک مومن بھائی کے دوسرے مومن پر سات حقوق واجب ہیں ✨
- 252 جو اپنے دین کو عظیم شمار کرے وہ اپنے بھائی کو بھی عظیم شمار کرے ✨
- 253 جو اپنے مومن بھائی کا دفاع کرے گا اللہ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا ✨
- 253 مومن بھائی کی قدرت کی باوجود مدد کرنے پر مذمت ✨
- 254 خلیفہ اللہ کہاں ہے؟ ✨
- 256 ہجرہ میں ابن عباسؓ کا لوگوں سے خطاب ✨
- 257 قیامت کے دن آواز قدرت آئے گی ✨
- 258 دحیل بن علیؓ خزاعی کے اشعار ✨
- 265 امیر المومنینؑ نے نماز صبح کے بعد فرمایا ✨
- 266 قیامت کے دن آواز آئے گی: اہل صبر کہاں ہیں؟ ✨
- 269 امام حسنؑ کا لوگوں سے خطاب ✨
- 270 ہرنی کو آخری وقت وحی کے بارے میں حکم ہوا ✨



- 271 ☆ علیؑ اور معراج نبی اکرمؐ
- 277 ☆ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم خدا
- 279 ☆ انسان کے عیب دار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب تلاش کرے
- 280 ☆ رسول خدا کا علیؑ کے بارے میں خدا سے سوال کرنا
- 281 ☆ عبدالملک بن مروان کا مکہ میں خطاب
- 284 ☆ سیدہ فاطمہؑ الزہراء کا علیؑ کو وصیت کرنا
- 288 ☆ موت گناہوں کا کفارہ ہے
- 288 ☆ دین تیرا بھائی ہے
- 289 ☆ اللہ تعالیٰ کے علاوہ باقی لوگوں سے ناامید ہو جاؤ
- 290 ☆ علم کو اپنے لیے خزانہ قرار دو
- 294 ☆ اپنے لیے قرآن کو لازم قرار دو
- 295 ☆ علیؑ اپنے محبت سے محبت کرنے والے ہیں
- 297 ☆ حضرت علیؑ کا طلحہ اور زہیر کے بارے میں خبر دینا
- 298 ☆ محمدؐ و آل محمدؑ کا عمل ایک ہے
- 300 ☆ علم بہترین وراثت ہے
- 301 ☆ اے ابن آدم! قیامت کے سوالوں کے جواب تیار کر
- 302 ☆ جو اپنے بھائی کی آبرو کا دفاع کرے گا
- 302 ☆ اس حدیث کو سونے کے پانی سے تحریر کرنا چاہیے
- 303 ☆ میں اور میرے شیعہ حوض پر چمکتے ہوئے چہروں سے آئیں گے
- 305 ☆ ایسے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے
- 306 ☆ غم حسینؑ میں ایک آنسو سے اللہ جنہ میں گھر عطا کرے گا
- 307 ☆ حسد گزشتہ امتوں سے سرایت کر کے آیا ہے
- 307 ☆ خواہشات اتباع حق سے روک دیتی ہیں
- 308 ☆ اہل بیتؑ کا دشمن جہنم میں جائے گا



- 309 رسول خدا کو علی کی فضیلت بیان کرنے کا حکم ہوا ✱
- 313 محمد بن حنفیہ کا ابن عباس کے نام خط ✱
- 315 واجبات کو ادا کرو تا کہ تم سب سے زیادہ متقی بن سکو ✱

باب پنجم

- 317 حضرت امام حسن کا پہلا خطبہ ✱
- 317 جو اپنے نفس کو خدا کی خاطر روکے وہ جنت میں جائے گا ✱
- 320 میرے بعد تم کو کمزور قرار دیا جائے گا ✱
- 321 اصبح بن ہبائہ نے امیر المومنین سے آخری حدیث سنی ✱
- 325 اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ✱
- 325 ہر شخص سے چار چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا ✱
- 326 جناب سلمان فارسی نے فرمایا ✱
- 327 سالم بن ابو حصہ کا تعجب کرنا ✱
- 328 بندے کا ایمان چار چیزوں سے مکمل ہوتا ہے ✱
- 329 حدیث قدسی ✱
- 330 علم کی خیانت مال کی خیانت سے سخت ہے ✱
- 331 بنی اسرائیل کے ایک قاضی کی وصیت ✱
- 332 اؤنٹ خود بول اٹھا ✱
- 335 نبی اکرمؐ نے بادل کے وقت دعا کی ✱
- 336 ملک الموت مومنین کے ساتھ بہت زیادہ نرم ہے ✱
- 337 نبی اکرمؐ کی دعا سے بارش کا برسا ✱
- 338 عمر بن عبدالعزیز کی شان میں شعر ✱
- 339 خلیفہ کالوگوں کے گھر میں تجسس کرنا ✱
- 340 کعب بن سور بصرہ کا قاضی ✱
- 343 علیؑ کے مقابل میں کفر کے سردار ✱



- 344 جس کو موت یاد ہو وہ فراق نہیں کرتا ☆
- 345 زمین کا سب سے افضل مخلوق ☆
- 346 اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر امید کے بھی نعمت ملتی ہے ☆
- 346 رسول خدا کی دعا ☆
- 347 علی سے محبت کرنے والا ☆
- 347 سلمان فارسی علی سے محبت کیوں کرتے تھے؟ ☆
- 348 سلمان، فارسی نہیں بلکہ محمدی ہے ☆
- 349 جس نے علی کو اذیت دی، اس نے رسول کو اذیت دی ☆
- 350 حق و باطل کو لوگوں کے ذریعے پہچانو ☆
- 351 معاویہ اور عمرو بن عاص کی نوک جھوک ☆
- 354 ہمارے ماننے والوں کو ہماری طرف سے سلام دینا ☆
- 355 دعا قضا کو ٹال دیتی ہے ☆
- 355 رسول خدا کی علی کو یمن کے سفر کے وقت وصیت ☆
- 356 رسول خدا کا اہل بیت کے حق میں دعا کرنا ☆
- 357 علی کو رسول خدا سے دس نسبتیں ☆
- 358 علی کا جبکہ جمل سے پہلے زہیر کو نصیحت کرنا ☆
- 363 قیامت کے دن ہر شخص اپنے امام کے ساتھ ہوگا ☆
- 364 ایمان کیا ہے؟ ☆
- 365 مساجد آخرت کے بازار ہیں ☆
- 365 مومن کامل کون ہے؟ ☆
- 366 وہ عمل جس سے انسان محبوب خدا بن جاتا ہے ☆
- 367 ولایت اہل بیت کے کوئی عمل بھی قبول نہیں ہوگا ☆
- 367 جبکہ موت کے حالات ☆
- 372 جگہ اُحد کے دن نبی اکرم کا دعا کرنا ☆



- 373 لَا فَتَى إِلَّا عَلَيَّ ☆
- 375 حضرت عمارؓ کا جناب عائشہ سے مکالمہ ☆
- 376 اہل کوفہ کے بارے میں ابو عبد اللہؑ نے فرمایا ☆
- 378 چوتھے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح ☆
- 378 نبی اکرمؐ پر درود ☆
- 379 مساجد زمین پر سب سے مبارک جگہ ہیں ☆
- 379 بازار میں داخل ہونے کی دعا ☆
- 380 نبی اکرمؐ کی ولادت کے دن اہل کتاب کا مکہ والوں سے سوال کرنا ☆
- 382 مولائے کائناتؑ کی وصیت ☆
- 384 حضرت سلمان فارسیؓ نے جواب میں فرمایا ☆
- 386 علیؑ صدیق اکبرؓ اور فاروقؓ اعظمؓ ہیں ☆
- 387 میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی جماعت ہوں ☆
- 389 ہماری اور ہمارے شیعوں کی خلقت علیین سے ہے ☆
- 389 رات کا وہ حصہ جس میں دعا قبول ہوتی ہے ☆
- 390 رمضان، مبارک مہینہ ہے ☆
- 391 فضیلت ماہ رمضان ☆
- 391 چار بندوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے ☆



عرض ناشر

بھ اللہ امالی شیخ صدوق اور امالی شیخ مفید کے بعد ہمیں امالی شیخ الطائفہ طوسی علیہ الرحمہ شائع کرنے کا شرف بھی حاصل ہو رہا ہے۔ مذہب و حقہ اثنا عشریہ میں ان بزرگوں کا جو مقام اور خدمات ہیں اُن سے اگرچہ ہر باشعور مومن واقف ہے اور نہ دل سے اُن کا معترف اور ممنون ہے۔ مگر افسوس کہ اُردو زبان و ادب کی تقریباً چار سو سالہ نثری تاریخ کے باوجود ان معتبر کتب کا ترجمہ نہ ہوا تھا۔ عربی زبان سے ان کے ادوار تراجم کرنے کے لیے ہم نے جناب حجۃ الاسلام علامہ سید منیر حسین رضوی دام عزہ کی خدمات حاصل کی ہیں، جو نہایت پرہیزگار، متقی اور باعمل عالم دین ہیں اور مذہب کی بے لوث علمی خدمت کے لیے پیش پیش رہے ہیں۔

امالی شیخ الطائفہ محمد و آل محمد سے مروی اصول روایات و اخبار کا وہ خزانہ ہے جو دنیا و آخرت کی امارت کا ضامن بن سکتا ہے۔ عقائد کی چٹنگی، مذہب کی تفہیم، تاریخ کی تعلیم، فقہ کی ترویج اور عمل کی ترغیب سے مملو ہم تک پہنچا کر شیخ مدوح نے عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ اُن کے بے شمار علمی شاہکار تشیع کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کا باعث بنے۔ ہمارے لیے باعث فخر ہے اور لائق تقلید ہیں، ان شاء اللہ ان کے تراجم کی یکے بعد ملالت و اشاعت کا اہتمام ہماری اولین خواہش ہے۔

کتاب ہذا کی صحیح ترجمہ پروفیسر مظہر عباس صاحب نے کی اُن کا شکریہ بھی ہم پر واجب ہے۔ نیز ہم اس کے بھی تہہ دل سے ممنون ہیں۔ پوری کوشش کی گئی کہ کتاب میں پروف ریڈنگ کے کڑے عمل کو بطریق احسن نبھایا جائے نیز کمپوزنگ کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ ادارہ کی دیگر کتب کی طرح یہ کاوش بھی اپنا مقام حاصل کر کے رہے گی۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کتاب کا اچھا استقبال ہوا۔ کتاب ہاتھوں ہاتھ پک گئی۔ چونکہ پہلے ایڈیشن میں فقط ترجمہ پیش کیا گیا تھا۔ قارئین محترم کی خواہش پر عربی عبارت بھی ساتھ پیش کر دی گئی ہے۔ ایک تو کتاب کی وثاقت بڑھ گئی ہے اور ساتھ اگر کوئی متن روایت پڑھنا چاہتا ہے تو اس کے لیے سہولت بھی ہے۔ کتاب کا سائز بھی تبدیل کر دیا گیا ہے، اس لیے حجم بھی بڑھ گیا ہے۔

ہمارا آچندہ قدم ”جواہر الامالی و تفسیر اللعالی“ ہے جس میں ہر سہ امالی سے منتخب روایات کی شرح و بسط کا کام کیا جائے گا اور تقابلی و تفصیلی مطالعہ کا تجربہ پیش کیا جائے گا۔ نیز مؤلفین (شیخ الصدوق، شیخ الحفید اور شیخ الطائفہ کی علمی خدمات کو بھی ساتھ ساتھ رکھا جائے گا۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

الداعی الی الخیر

ریاض حسین جعفری فاضل قم

صدر نشین ادارہ منہاج الصالحین لاہور

باب اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سخت دل انسان اللہ سے دُور رہتا ہے

(حدثنا) الشيخ المفيد أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رحمه الله بمشهد مولانا أمير المؤمنين علي بن أبي طالب صلوات الله عليه قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسين بن علي الطوسي رحمه الله في شهر ربيع الأول من سنة خمس وخمسين وأربعمائة قال: أُملى علينا أبو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: حدثنا أبو الطيب الحسن ابن علي بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن أحمد قال: حدثني جدی قال: حدثنا علي بن حفص المدائني قال: أخبرنا ابراهيم بن الحرث عن عبد الله بن دينار عن أبي عمر قال: قال رسول الله ﷺ: لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله، قال: كثرة الكلام بغير ذكر الله تقسو القلب، ان أبعد الناس من الله القلب القاسي

ابو عمر نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ گفتگو مت کرو، کیونکہ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ گفتگو کرنے سے دل سخت ہو جاتا ہے اور لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ سے دُور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہے۔

میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے

(وعنه) رحمه الله قال: حدثنا السعيد الوالد رحمه الله

قال: حدثنا أبو الطيب قال: حدثنا علي بن ماهان قال: حدثنا عمي قال: حدثنا محمد ابن عمر قال: حدثنا ثور بن يزيد عن مكحول قال: لما كان يوم خيبر خرج رجل من اليهود يقال له «مرحب» وكان طويل القامة عظيم الهامة، وكانت اليهود تقدمه لشجاعته ويساره. قال: فخرج في ذلك اليوم الى أصحاب رسول الله ﷺ فما واقفه قرن الا قال: أنا مرحب، ثم حمل عليه فلم يثبت له، قال: وكانت له ظئر، وكانت كاهنة، وكانت تعجب بشبابه وعظم خلقته، وكانت تقول له: قاتل كل من قاتلك وغالب كل من غالبك الا من تسمى عليك بحيدرة فانك ان وقفت له هلكت.

قال: فلما كثر تناوشته وبعل الناس بمقامه شكوا ذلك الى النبي ﷺ وسألوه أن يخرج اليه علياً عليه السلام، فدعا النبي صلى الله عليه وآله وآله علياً عليه السلام وقال له: يا علي اكفني مرحباً فخرج اليه أمير المؤمنين عليه السلام، فلما بصره مرحب أسرع اليه فلم يره يعبأ به، فأنكر ذلك وأحجم عنه، ثم أقدم وهو يقول: «أنا الذي سمتني أمي مرحب» فأقبل على عليه السلام بالسيف وهو يقول: «أنا الذي سمتني أمي حيدرة» فلما سمعها منه مرحب هرب ولم يقف خوفاً مما حلزته منه ظئره، فتمثل له ابليس في صورة حبر من أجبار اليهود فقال: الى أين يا مرحب؟ فقال: قد تسمى على هذا القرن بحيدرة، فقال له ابليس: فما حيدرة؟ فقال: ان فلانة ظئري كانت تحلزني من مبارزة رجل اسمه حيدرة وتقول انه قاتلك، فقال له ابليس: شوها لك لو لم يكن حيدرة الا هذه وحده لما كان مثلك يرجع عن مثله، تأخذ بقول النساء ومن يخطئن أكثر مما يصبن، وحيدرة في الدنيا كثير،

فارجع فلعلک تقطله، فان قتلته سئدت قومک وانا فی
ظہرک استصرخ الیہود لک، فردہ فواللہ الا ما کان کفوات
ناقة حتی ضربہ علی علیہ السلام ضربة سقط منها لوجہہ وانہزم
الیہود ویقولون: قتل مرحب قتل مرحب۔
قال: وفي ذلك يقول الکمیت بن یزید الأسدی رحمہ اللہ فی
مدحہ لعلی علیہ السلام

سقی جرع الموت ابن عثمان بعدما
تعاورها منه ولید و مرحب
فالولید هو ابن عتبة خال معاوية بن أبی سفيان، و عثمان
بن طلحة من قریش، و مرحب من الیہود۔

مکھول نے روایت بیان کی ہے کہ خیبر کے دن یہودیوں کی طرف سے ایک جوان نکلا،
جس کو مرحب کہا جاتا تھا۔ وہ لمبے قد اور عظیم جفے کا مالک تھا۔ اُس کی شجاعت کی وجہ سے
ہر جنگ میں اُس کو مقدم رکھا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتا ہے: اُس دن وہ نبی اکرمؐ کے اصحاب کی طرف بڑھا، اور وہ جس کے
مقابلے میں بھی آتا اُس سے کہتا: میں مرحب ہوں اور پھر حملہ کر دیتا۔ پس مد مقابل اُس کے
سامنے ثابت قدم نہ رہتا، یہاں تک کہ مارا جاتا یا فرار ہو جاتا۔

راوی بیان کرتا ہے: اُس کی ایک دایا (یعنی پالنے والی ماں) تھی جو کاھنہ اور نجومیہ تھی،
وہ اُس کے جوانی اور عظیم جفے پر بہت نازاں اور حیران رہتی تھی۔ اُس نے مرحب سے کہہ رکھا
تھا کہ جو بھی تجھ سے نبرد آزما ہو گا وہ تیرے ہاتھوں قتل ہو جائے گا اور تو ہر مقابل پر غالب ہو گا
اور اُس نے کہہ رکھا تھا کہ ہر غالب کے مقابل میں جاؤ، لیکن جس شخص کا نام حیدر ہو اس کے
مقابلے سے بچنا، کیونکہ اگر تو اس کے مقابلے میں چلا گیا اور اُس کے سامنے ٹھہر گیا تو مارا جائے
گا اور ہلاک ہو جائے گا۔

راوی بیان کرتا ہے: جب مرحب کے حملے مسلمانوں پر زیادہ ہو گئے اور اصحاب نبیؐ
پریشان ہو گئے اور اُن کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اُس کے مقابلے میں کیا کیا جائے تو سب نے مل کر



نبی اکرمؐ کی خدمت اقدس میں مرحب کی شکایت کی اور سب نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؐ اُس کے مقابلے میں علیؑ کو روانہ کریں۔
نبی اکرمؐ نے علیؑ کو بلا یا، اور فرمایا:

اے علیؑ! اس مرحب سے میری جان چھڑاؤ۔ اور اُس کے مقابلے میں میری مدد کرو۔
امیر المومنین علیؑ اُس کے مقابلے کے لیے نکلے۔ جب مرحب نے آپؐ کو دیکھا تو وہ جلدی سے آپؐ کی طرف بڑھا۔ پس آپؐ نے اُس کی کوئی پروا نہ کی، جب آپؐ نے لا پرواہی کا اظہار کیا تو وہ آپؐ کی اس اُداسے ڈر گیا اور واپس جانے کا ارادہ کیا، پھر وہ واپس ہٹا اور یہ کہتا ہوا بڑھا کہ میں وہ ہوں جس کی ماں نے میرا نام ”مرحب“ رکھا ہے۔ پس علیؑ بھی اپنی تلوار کو لہراتے ہوئے اُس کی طرف بڑھ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام ”حیدر“ رکھا ہے۔ جب مرحب نے یہ سنا کہ میرے مقابلے میں آنے والا وہ ہے کہ جس کی ماں نے اُس کا نام حیدر رکھا ہے تو وہ اُس (علیؑ) کے خوف سے ڈر گیا اور اپنی دایا کی بات کو یاد کر کے لرز گیا۔ پھر آپؐ کے مقابلے سے ہٹ کر واپس جانے لگا، تو ابلیس یہودی سرداروں میں سے ایک سردار اور یہودی عالم کی شکل میں اس کے سامنے آ گیا اور کہنے لگا: اے مرحب! کہاں کا ارادہ ہے؟ مرحب نے کہا: تو نے نہیں سنا کہ اس آنے والے جوان کا نام ”حیدر“ ہے۔

ابلیس نے کہا: اگر اس جوان کا نام حیدر ہے تو پھر کیا ہوا؟
اس نے کہا: میری فلاں دایا نے جو کاہنہ بھی ہے مجھ سے کہہ رکھا ہے کہ جس جوان کا نام حیدر ہو اُس کے مقابلے میں مت جانا اور اُس نے مجھے بتایا ہے کہ حیدر نامی جوان تمہارا قاتل ہے۔

ابلیس نے اُس سے کہا: افسوس ہے تجھ پر! کیا پوری دنیا میں یہ ایک ہی حیدر ہے، دوسرا اور کوئی حیدر نہیں ہے؟ ممکن ہے جو تمہارا قاتل ہو وہ کوئی اور حیدر ہو اور تم اس اپنے جیسے نو جوان سے ڈر کر ہماگ رہے ہو۔ نیز عورتوں کی باتوں پر اعتماد کر رہے ہو کہ جن کی خطائیں ان کی سچائیوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں۔ حیدر نامی شخص دنیا میں بہت زیادہ ہیں واپس چلو اور اُس کا مقابلہ کرو، ممکن ہے کہ تم اُس کو قتل کرو۔ اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو گویا تم نے اپنی پوری



یہودی قوم کی مدد کی اور اُن کو مضبوط کیا۔ چلو میں تمہاری پشت پناہی کرتا ہوں اور پھر یہودیوں نے تم سے مدد بھی طلب کی ہے۔ پس اللہ نے اس کو دوبارہ علی کے مقابلے میں واپس لا کر کھڑا کیا۔ خدا کی قسم! وہ ابھی موت کی اونٹنی پر سوار ہی تھا کہ علی علیہ السلام نے اس پر ایک ایسی کاری ضرب لگائی جس سے وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا اور اس کے گرتے ہی یہودیوں نے اپنی شکست کو مان لیا اور بلند آواز سے کہنے لگے: مرحب مارا گیا، مرحب مارا گیا۔

راوی بیان کرتا ہے: کیت بن یزید اسدی، خدا اس پر رحم کرے، نے علی کی شان میں اس موقع پر ایک شعر کہا ہے:

سقى جرع الموت ابن عثمان بعدما

تعاورها منه وليد و مرحب

”اُس نے ابن عثمان کو موت کا ذائقہ چکھایا، اور اس کے بعد ولید اور

مرحب کو بھی موت کے پیمانے سے لبریز کیا۔“

ولید سے مراد معاویہ کا ماموں اور عقبہ کا بیٹا ہے اور عثمان نے مراد عثمان بن طلحہ ہے جو

قریش میں سے تھا اور مرحب یہودی تھا۔

ایک عربی کی دعا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا أبو

الطيب قال: حدثنا أحمد بن محمد قال: حدثنا أبو عثمان

قال: حدثنا العتبی قال: سمعت اعرابياً يدعوا ويقول:

«اللهم ارزقني عمل الخائفين وخوف العاملين حتى اتنعم

بترك النعيم رغبة فيما وعدت وخوفاً مما أوعدت»

قال: وسمعت آخر يدعو فيقول في دعائه: «اللهم ان لك

على حقوقاً فتصدق على بهاء والناس على تبعات

فتحملها عني، وقد أوجبت لكل ضيف قرى وأنا ضيفك

فاجعل قراى الليلة الجنة»

عسی نے بیان کیا ہے: میں نے ایک اعرابی کو دعا مانگتے ہوئے سنا کہ وہ یوں دعا کر رہا



تھا:

اللهم ارزقني عمل الخائفين
 ”اے میرے اللہ! تو مجھے ان لوگوں کا سائل کرنے کی توفیق عطا فرما
 جو تجھ سے ڈرنے والے ہیں۔“

وخوف العاملين: اور اُن کا سا خوف عطا فرما جو حفظِ حیرِ خاطر عمل کرتے ہیں۔
 فرمایا: حتیٰ اتنعم بترك النعيم رغبة فيما وعدت
 ”یہاں تک کہ میں آسانی سے حیرِ (میر) نعمت کی لذت کو ترک کر
 کے حیرِ وعدہ شدہ چیز کی طرف رغبت پیدا کر سکوں۔“
 وخوفاً منا اوعدت: ”اور جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے اس کے خوف سے
 میں لطف اٹھا سکوں۔“

راوی بیان کرتا ہے: میں نے سنا کہ وہ اپنی دعا کے آخر میں یوں کہہ رہا تھا:
 اللهم ان لك على حقوقا فتصدق على بها
 ”اے میرے اللہ! تو نے میرے اوپر اپنے حقوق کو واجب قرار دیا
 ہے ان حقوق کو میرے لیے تصدق فرما یعنی معاف فرما۔“
 وللناس على تبعات فتحملها عنى
 ”اور نیز لوگوں کے مجھ پر حقوق ہیں، ان حقوق کو میری طرف سے خود
 ادا فرما یعنی مجھے ان کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔“
 وقد اوجبت لكل ضيف قري
 ”اور تو نے سب پر مہمان نوازی کو واجب قرار دیا ہے۔“

وان ضيفك فاجعل قري الليلة الجنة
 ”اور میں آج رات حیرِ مہمان ہوں۔ اے میرے اللہ! آج رات
 میری مہمان نوازی میں جنت میرے لیے مقرر فرما دے۔“

وشرح کی مسجد میں معاویہ کا خطبہ

(وبالاسناد) عن أبي الطيب قال: حدثنا محمد بن القاسم

الأنباري قال: حدثني أبي قال: حدثنا أبو الحسن علي بن الحسن الاعرابي قال: حدثنا علي بن عروس عن هشام بن السائب عن أبيه قال: خطب الناس يوماً معاوية بمسجد دمشق وفي الجامع يومئذ من الوفود علماء قريش وخطباء ربيعة ومدارهما وصناديد اليمن وملوكها فقال معاوية إن الله تعالى أكرم خلفاءه فأوجب لهم الجنة فأنقذهم من النار، ثم جعلني منهم وجعل أنصاري أهل الشام اللذابين عن حرم الله المؤيدين بظفر الله المنصورين على أعداء الله.

قال: وفي الجامع من أهل العراق الأحنف بن قيس وصعصعة بن صوحان فقال الأحنف لصعصعة: اكفيني أم أقوم أنا إليه؟ فقال صعصعة: بل اكفيكه أنا. ثم قام صعصعة فقال: يا بن أبي سفيان تكلمت فأبلغت ولم تقصر دون ما أردت، وكيف يكون ما تقول وقد غلبتنا قسراً وملكتنا تجبراً وددتنا بغير الحق واستوليت بأسباب الفضل علينا، فأما اطراوك أهل الشام فما رأيت اطوع للمخلوق وأعصى لخالق منهم، قوم ابتعت منهم دينهم واهلبانهم بالمال، فإن أعطيتهم حاموا عليك ونصروك وإن منعهم قعدوا عنك ورفضوك، فقال معاوية أسأت يا بن صوحان، فوالله لولا أني لم اتجرع غصة غيظ قط أفضل من حلم واحمد من كرم سيما في الكف عن مثلك والاحتمال للونك لما عدت الى مثل مقالتك، فقعد صعصعة فأنشأ معاوية يقول:

حلمت جاهلهم حملاً وتكرمة
والحلم عن قلدة فضل من الكرم



ہشام بن سائب نے اپنے والد سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: معاویہ نے ایک دن دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ اُس دن مسجد میں قریش کے علماء کا ایک وفد، قبیلہ ربیعہ کے خطباء اور ان دونوں قبیلوں کے سرکردہ نیز یمن کے سردار اور امرا بھی موجود تھے۔ پس معاویہ نے خطبہ میں یوں کہا:

”حقائق اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خلفاء کو عزت و کرامت عطا فرمائی ہے۔ اور اُن کے لیے جنت کو لازم قرار دیا ہے اور ان کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائی ہے اور پھر اُس نے مجھے اپنے ان خلفاء میں سے قرار فرمایا ہے اور تمام اہل شام کو میرے لیے مددگار قرار دیا ہے کہ جو اللہ کی حرمت کی حفاظت کرنے والے ہیں اور جن کی اُس نے اپنی کامیابی کے ساتھ تائید فرمائی ہے اور اپنے دشمنوں کے مقابلے میں جن کی مدد فرمائی ہے۔“

راوی بیان کرتا ہے: اس دوران جامع مسجد میں اہل عراق کی بھی ایک جماعت موجود تھی کہ جن میں اخف بن قیس اور صصہ بن صوحان بھی موجود تھے۔ اس کا یہ خطبہ سننے کے بعد اخف بن قیس نے صصہ بن صوحان سے کہا: کیا آپ اسے جواب دینے کے لیے کھڑے ہوں گے اور آپ کا اسے کھڑے ہو کر جواب دینا کافی رہے گا یا میں اس کے سامنے بولنے کے لیے کھڑا ہو جاؤں؟

صصہ نے کہا: اس کے لیے آپ مجھے ہی کافی سمجھیں۔ میں ہی اس کا جواب دوں گا پس صصہ کھڑے ہوئے اور کہا:

اے ابو سفیان کے بیٹے! تو نے بہت گفتگو کی ہے اور جو کچھ تو بیان کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اس کو بیان کرنے میں تو نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ تو یہ کیسے کہہ سکتا ہے حالانکہ تو نے اس حکومت پر جبراً قبضہ کیا ہے، ہم پر ظلم و جور سے حکومت کر رہا ہے، بغیر حق کے، ہمارے دینی منصب پر مسلط ہو چکا ہے اور اسباب کے ذریعے تو ہم پر برتری حاصل کر کے ہم پر حاکم بن چکا ہے۔ باقی رہے یہ شام والے، جو تیرے مددگار اور حواری ہیں پس میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ یہ مخلوق کی اطاعت میں سب سے جلدی کرتے ہیں اور اپنے خالق کی نافرمانی میں سب سے زیادہ جلدی کرنے والے ہیں۔ یہ وہ قوم ہے کہ جن کے جسموں اور دین کو تو نے مال کے بدلے خرید لیا ہے۔ پس اگر تو ان کو مال دینا رہے گا تو یہ تیرے ارد گرد گھومتے رہیں گے اور تیری مدد بھی



کریں گے اور اگر توہن کو مال دینا بند کر دے گا تو یہ تجھے چھوڑ دیں گے اور تجھے رسوا کر دیں گے۔

پس اس پر معاویہ نے جناب مصعب سے کہا: اے ابن صوحان! تو نے بُرا کیا ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا: خدا کی قسم! اگر میں نے اپنے غصے کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی نہ لیا ہوتا کہ جو حلم سے افضل ہے اور کرم سے زیادہ قابلِ ستائش ہے، خصوصاً تیرے جیسے بندے سے اپنے آپ کو روکنا اور درگزر کرنا، تو میں ضرور تیری اس گفتگو کو تیری طرف پلٹا دیتا۔ پس مصعب بیٹھ گئے اور معاویہ نے شعر پڑھا:

”میں نے اس جاہل سے درگزر کیا اور اس کو عزت بخشی اور قدرت کے باوجود درگزر کرتا کرم سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔“

جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل جائے

(وبالاسناد) قال: وحدثنا أبو الطيب الحسين بن التمار قال: حدثنا أحمد بن محمد بن عبد الله بن أيوب قال: حدثنا يحيى بن عنبسة الجعفي عن حميد الطويل عن انس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: ما فتح لأحد باب دعاء الا فتح الله له فيه باب اجابة، فاذا فتح لأحدكم باب دعاء فليجهد، فان الله عز وجل لا يملُ حتى تملوا۔

قال أبو الطيب: الممل من الانسان الضجر والسامة، ومن الله تعالى على جهة الترك للفعل، وانما وصف نفسه بالممل للمقابلة بممل الانسان، كمال قال: ﴿نسوا الله فأنسيهم﴾ أي تركوا طاعته فتركهم من ثوابه۔

انس بن مالک نے جناب رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: کسی ایک کے لیے دعا کا دروازہ نہیں کھلتا، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے قبولیت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس میں پوری کوشش کرے، کیونکہ خدا ہرگز نہیں اکتاتا، جب تک کہ تم نہ اکتا جاؤ۔



ابوطیب نے بیان کیا ہے: انسان کی طرف سے اکتاہٹ اس کی بے قراری اور سستی ہے اور خدا کی طرف سے اکتاہٹ اُس کے کام کو چھوڑ دینا ہے (یعنی اس کی خواہش کو پورا نہ کرنا ہے) اور سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے اکتاہٹ کو بیان کیا اور اُس کے مقابلے میں انسان کے لیے بھی اکتاہٹ بیان کی ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ

”وہ اللہ کو بھول گئے ہیں اور اللہ ان کو بھول گیا ہے۔“

فرمایا: اس سے مراد ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو ترک کر دیا ہے۔ پس اللہ نے بھی اُن کو ثواب عطا کرنا چھوڑ دیا ہے۔

میری اُمت کی ملکیت سلب کر لی جائے گی

(وبالاسناد) قال: وحدثنا أبو الطيب قال: حدثنا محمد بن القاسم الأنباري قال: حدثني أبي قال: حدثنا العنزي قال أبو بكر: وقد سمعت هذا الحديث من العنزي وقرأته عليه قال: حدثني إبراهيم بن مسلم قال: حدثنا عبد المجيد بن عبد العزيز بن أبي رواد عن مروان بن سالم قال: حدثنا الأعمش عن أبي وابل وزيد بن وهب عن حذيفة بن اليمان قال: قال رسول الله ﷺ: تاركوا الترك ما تركوكم، فإن أول من يسلب أمتي ملكها وما خولها الله لبنو قنطور بن كركرة وهم الترك۔

(بخلاف اسناد) رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ترکوں سے مصالحت کرو، جب تک وہ تم سے مصالحت کرتے ہیں اور سب سے پہلے جو میری اُمت سے چیز منسوب ہوگی وہ ان کی ملکیت ہے جو خدا نے ان کو عطا کی ہے، قنطور بن کرکرہ کی اولاد ہی ترک ہیں۔

جس دل میں قرآن ہوگا اللہ اس کو عذاب نہیں دے گا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن القاسم الأنباري قال:

حدثنا أبو بكر محمد بن علي بن عمر قال: حدثنا داود بن رشيد قال: حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الله بن لهيعة عن المسرح بن هاعان عن عتبة بن عامر قال: قال رسول الله ﷺ: لا يعذب الله قلباً وعى القرآن

(بخلاف استاد) عتبہ بن عامرؓ نے جناب رسول خدا ﷺ روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو دل قرآن کا عمل ہوگا اُس کو اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دے گا۔

حضرت علیؑ کا امام حسنؑ کو وصیت کرنا

(وعنه) قال: حدثني والدي (ره) قال: حدثنا أبو عبد الله محمد بن محمد ابن النعمان في شهر رمضان سنة تسع وأربعمائة قال: حدثنا أبو حفص عمر ابن محمد بن علي الصيرفي المعروف بابن الزيات قال حدثنا أبو علي محمد بن همام الاسكافي قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مالك قال: حدثنا أحمد بن سلامة الغنوي قال: حدثنا محمد بن الحسن العامري قال: حدثنا أبو معمر عن أبي بكر بن عياش عن الفجيع العقيلي قال: حدثني الحسن بن علي بن أبي طالب ﷺ: قال لما حضرت والدي الوفاة أقبل يوصي فقال: هذا ما أوصى به علي بن أبي طالب أخو محمد رسول الله صلى الله عليه وآله وابن عمه وصاحبه، أول وصيتي اني اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسوله وخيرته اختاره بعلمه وارتضاه لخيرته، وان الله باعث من في القبور وسائل الناس من أعمالهم عالم بما في الصدور، ثم اني أوصيك يا حسن وكفى بك وصياً بما أوصاني به رسول الله صلى الله عليه وآله، فاذا كان ذلك يابني الزم بيتك، وأبك على خطيئتك، ولا تكن الدنيا أكبر همك، وأوصيك يابني بالصلاة عند وقتها، والزكاة في



أهلها عند محالها، الصمت عند الشبهة والاقتصاد،
والعدل في الرضاء والغضب، وحسن الجوار، وإكرام
الضيف، ورحمة المجهود وأصحاب البلاء، وصلة الرحم،
وحب المساكين ومجالستهم، والتواضع فإنه من أفضل
العبادة وقصر الامل، وإذكر الموت، وازهد في الدنيا فإنك
رهين موت وغرض بلاء وصريع سقم.

وأوصيك بخشية الله في سر أمرك وعلانيتك، وأنهاك عن
التسرع بالقول والفعل، وإذا عرض شيء من أمر الآخرة
فابدأ به، وإذا عرض شيء من أمر الدنيا فتأنه حتى تصيب
رشدك فيه، وإياك ومواطن التهمة والمجلس المظنون به
السوء، فإن قرين السوء يغير جليسه.

وكن لله يابني عاملاً، وعن الخناء زجوراً، وبالمعروف
آمراً وعن المنكر ناهياً، وواخ الإخوان في الله، وأحب
الصالح لصاحبه، ودار الفاسق عن دينك وابتغضه بقلبك
وزأله بأعمالك كي لا تكون مثله، وإياك والجلوس في
الطرقات، ودع المماراة ومجازاة من لا عقل له ولا علم،
واقصد يابني في معيشتك، واقصد في عبادتك، وعليك
فيها بالأمر الدائم الذي تطيقه، والزم الصمت تسلم، وقدم
لنفسك تغنم، وتعلم الخير تعلم، وكن لله ذاكراً على كل
حال، وارحم من أهلك الصغير، ووقر منهم الكبير، ولا
تأكلن طعاماً حتى تصدق منه قبل أكله، وعليك بالصوم
فانه زكاة البدن ونجاة لأهله وجاهد نفسك، واحذر
جليسك، واجتنب عدوك، وعليك بمجالس الذكر، وأكثر
من الدعاء فاني لم ألك يابني نصحاً، وهذا فراق بيني
وبينك.

وأوصيك بأخيك محمد خيراً فإنه شقيقك وابن أبيك وقد
تعلم حبى له، فأما أخوك الحسين فهو ابن امك، ولا ازيد
الوطاة بذلك، والله الخليفة عليكم، ولله أسأل أن يصلحكم
وان يكف الطغاة البغاة عنكم، والصبر الصبر حتى ينزل
الله الأمر، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ -

حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب علیہا السلام فرماتے ہیں:

جب میرے والد محترم علی بن ابی طالب کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپ میری
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ علی ابن طالب جو حضرت محمد رسول خدا کے بھائی اور ان کے چچا
کے بیٹے اور اُن کے ساتھی ہیں، کا وصیت نامہ ہے۔

”میری سب سے پہلی وصیت یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک کے
علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ حضرت محمد اُس کے رسول اور اُس کے برگزیدہ ہیں کہ
جن کو اُس نے اپنے علم کا عطا کر دیا ہے اور اپنی تمام خیرات کے لیے اُن کو جن لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ
قبروں سے مردوں کو مبعوث کرنے والا ہے، اور وہ لوگوں سے ان کے اعمال کے بارے میں
سوال کرنے والا ہے اور جو کچھ لوگوں کے دلوں میں ہے اس کو جاننے والا ہے۔ اے میرے
فرزند! (حسن) میں آپ کی وصیت کرتا ہوں اور میں آپ کے لیے وہ وصیت کافی سمجھتا ہوں جو
رسول خدا نے مجھے فرمائی تھی۔

اے میرے فرزند! جب آپ کے ساتھ وہ معاملہ پیش آئے جو رسول کے بعد میرے
ساتھ پیش آیا تھا تو اس وقت آپ بھی اپنے لیے خانہ نشینی کو لازم قرار دینا، اور انہی خطاؤں اور
لفظوں پر گریہ کرنا (اس سے مراد ظاہری مفہوم نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد اُمت کی خطاؤں اور
لفظوں پر گریہ کرنا ہے، کیونکہ وہ خود معصوم تھے، اُن سے خطا اور لفظش ممکن نہیں ہے یا پھر اس
سے مراد ہمیں سبق دینا ہے۔ نیز عجز حضور پروردگار بھی مقصود ہے تاکہ یہ دنیا آپ کی آخری اور
سب سے بڑی کوشش اور خواہش نہ ہو جائے)۔

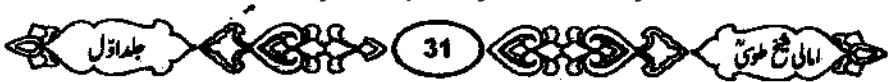
اے میرے فرزند! میں تمہیں اول وقت پر نماز پڑھنے کی وصیت کرتا ہوں، اور زکوٰۃ ادا
کرنے اور مستحقین تک پہنچانے کی وصیت کرتا ہوں اور شبہ کے وقت خاموشی اور میانہ روی



اختیار کرنا، مصائب اور غضب دونوں حالتوں میں عدل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا اور اچھی ہمسائیگی کی وصیت کرتا ہوں۔ مہمان کا احترام و اکرام کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔
 نیز بیماروں اور مصیبت زدہ لوگوں پر رحم کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ صلہ رحم، مساکین اور نادار لوگوں سے محبت کرنا اور اُن کی مجالس میں جانا اور اُن کے لیے تواضع و انکساری کرنے کی، کیونکہ یہ سب ہے افضل ترین عبادت ہے۔ خواہش کو کوتاہ رکھنا، موت کو یاد کرنا اور دنیا میں پرہیزگاری اختیار کرنا کیونکہ تم موت کے رہین آور بلا و مصیبت کا نشانہ ہو اور بیماری تمہیں بچھاڑ دے گی۔

اے میرے فرزند! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اپنے ظاہر اور پوشیدہ امور میں خدا سے ڈرتے رہنا اور کسی بات کے کرنے اور کام کے انجام دینے میں جلدی کرنے سے روکتا ہوں اور جب کوئی ایسا معاملہ تمہارے سامنے پیش آئے جس کا تعلق آخرت، بھلائی اور خیر سے ہو تو اُس کو انجام دینے میں جلدی کرنا اور اگر کوئی ایسا کام اور معاملہ تمہارے سامنے آئے جس کا تعلق دنیا کے ساتھ ہو تو اس کو انجام دینے میں جلدی نہ کرنا، انتظار کرو، یہاں تک کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اُس کی رشد و خیر کو پاسکو۔ تہمت کے مقام سے اپنے آپ کو بچا کر رکھو اور جس محفل کے بارے میں بُرا گمان ہو اُس سے اپنے آپ کو دور رکھو، کیونکہ بُرا دوست اپنے ساتھی کو تہدیل کر دیتا ہے۔

اے میرے فرزند! اللہ کے لیے عمل کرنے والے، بخش کلامی سے روکنے والے، نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے والے ہو جاؤ۔ اپنے بھائیوں سے خدا کی خاطر برادری کو قائم رکھو اور نیک لوگوں سے اُن کی نیکی کی وجہ سے محبت کرو اور فاسق کو اپنے دین سے دور رکھو اور اپنے دل میں اُس سے نفرت کرو، اور اپنے عمل سے اس کے اثرات کو ضائع کرتے رہو، تاکہ تم بھی اس جیسے نہ بن جاؤ۔ راستہ میں بیٹھنے سے اپنے آپ کو بچاؤ اور کھینچا تانی کو چھوڑ دو، اور جس کے پاس عقل اور شعور ظلم نہ ہو اُس سے درگزر کرو اور اپنی معیشت میں میانہ روی اختیار کرو اور عبادت میں بھی میانہ روی اپناؤ۔ اس عبادت میں اپنے لیے وہ لازم قرار دو جس کو ادا کرنے کی ہمیشہ تمہارے پاس طاقت و قدرت ہے۔ خاموشی کو اپنے لیے لازم قرار دو، تاکہ سالم رہ سکو اور اپنے لیے وہ چیز آخرت کے لیے آگے بھیجو جو تمہارے لیے فائدہ مند ہو۔ نیکی اور خیر کی تعلیم



حاصل کرو اور اُس کی تعلیم دو اور ہر حال میں خدا کو یاد رکھو۔ اپنے خاندان کے چھوٹوں پر رحم کرو اور بڑوں کا احترام کرو۔ کوئی کھانا نہ کھاؤ، یہاں تک کہ اس کے کھانے سے پہلے اس کا صدقہ ادا کرو۔ (یعنی بسم اللہ پڑھو) اور روزے کو اپنے لیے لازم قرار دو، کیونکہ روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے، اور جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے ڈھال ہے۔ اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرو اور اپنے ہم محفل سے بچ کر رہو (یعنی اس پر ممکن اعتماد اور بھروسہ نہ کرو) اور اپنے دشمن سے ہوشیار رہو اور جس مجلس میں ذکر خدا ہوتا ہو اس میں حاضری کو اپنے لیے لازمی قرار دو اور دعا کو اپنے لیے زیادہ کرو۔

اے میرے فرزند! میں نے تمہیں وصیت کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور یہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا وقت ہے۔

اے میرے فرزند! میں تمہیں تمہارے بھائی محمد (حنفیہ) کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ وہ تمہارا بھائی تمہارے باپ کا بیٹا ہے اور تم میری محبت جو اُس کے ساتھ ہے اُس کو بھی جانتے ہو۔ بہر حال حسینؑ جو تمہارا بھائی اور ماں جایا ہے کے بارے میں، میں تمہیں زیادہ سخت وصیت نہیں کرتا۔ اللہ تم سب کا محافظ و نگہبان ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری اصلاح کے بارے میں سوال و دعا کرتا ہوں اور باغیوں کی سرکشی و بغاوت سے محفوظ رہنے کی دعا کرتا ہوں اور تمہارے لیے خیر کی دعا کرتا ہوں ایسا صبر کہ جس میں اللہ تعالیٰ کا حکم تمہارے لیے نازل ہو جائے:

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

جس کا میں مولا اُس کا علی مولا ہے

(وعنه) قال: حدثنا شيخنا رضي الله عنه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن محمد الكاتب قال: حدثنا الحسين بن علي الزعفراني قال: حدثنا أبو اسحاق إبراهيم بن محمد الشافعي قال: حدثنا المسعودي قال: حدثنا محمد بن كثير عن يحيى بن حماد القطان قال: حدثنا أبو محمد الحضرمي عن أبي علي

الهمداني ان عبد الرحمن بن أبي ليلى قام الى أمير المؤمنين عليه السلام فقال: يا أمير المؤمنين اني سأفلك لأخذ عنك، وقد انتظرنا ان تقول من امرك شيئاً فلم تقله الا تحدثنا عن امرك، لهذا كان بعهد من رسول الله ﷺ أم شيء رأيته، فانا قد أكثرنا فيك الأقاويل، واثقته عندنا ما قلناه عنك وسمعنا من فيك، انا كنا نقول: لو رجعت اليكم بعد رسول الله ﷺ ينازعكم فيها أحد، والله ما أدري اذا سئلت ما أقول، ازعم ان القوم كانوا أولى بما كانوا فيه منك فان قلت ذلك فعلى م نصيبك رسول الله ﷺ بعد حجة الوداع، فقال: أيها الناس من كنت مولاه فعلى مولاه، وان كنت أولى منهم بما كانوا فيه فعلى م نتولاهم؟

فقال أمير المؤمنين عليه السلام: يا عبد الرحمن ان الله تعالى قبض نبيه ﷺ وأنا يوم قبضه أولى بالناس مني بقميصي لهذا، وقد كان من نبي الله الى عهد لو خرمتموني بأنفي لأقررت سمعاً لله وطاعة، وان أول ما انتقصنا بعده ابطال حقنا في الخمس، فلما دق أمرنا طمعت رعيان قريش فينا، وقد كان لي على الناس حق لو ردوه الى عفواً قبلته وقمت به وكان الى أجل معلوم، وكنت كرجل له على الناس حق الى أجل، فان عجلوا له ماله أخذه وحملهم عليه وان أخروه أخذه غير محمودين، وكنت كرجل يأخذ السهولة وهو عند الناس محزون، وانما يعرف الهدى بقلة من يأخذه من الناس، فلذا سكنت فاففوني، فانه لو جاء أمر تحتاجون فيه الى الجواب اجبتكم، فكفوا عني ما كففت عنكم.

فقال عبد الرحمن: يا أمير المؤمنين فأنت لعمرك كما قال الأول:



لعمری لقد ایقظت من کان نائماً

وَأَسْمَعْتَ مِنْ کَانَتْ لَهُ اِذْنَانِ

ابو بکر ہمدانی نے بیان کیا ہے: عبدالرحمن بن ابولہبی امیر المومنین علی ابن ابی طالبؓ کی خدمتِ اقدس میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المومنین! میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں، تاکہ حقائق کو حاصل کر سکوں۔ آپ اپنے امیر خلافت کے بارے میں جو کچھ بیان فرمائیں گے ہم اُس کے سننے کے انتظار میں ہیں اور آپ جو کچھ بیان کریں گے ہم اس کو آپ کے حوالے سے دوسروں کے سامنے بیان کریں گے اور آپ نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ رسول خداؐ کی طرف سے ہے۔ جو آپ کے ساتھ عہد لیا گیا ہے، وہ ہوگا یا وہ چیز ہوگی جو آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوگی، کیونکہ آپ کے بارے میں ہمارے درمیان بہت سی باتیں پائی جاتی ہیں اور ان میں سے سب سے زیادہ قابلِ وثوق و اعتماد وہ بات ہوگی جو ہم آپ سے نقل کرتے ہوئے بیان کریں گے اور جو کچھ ہم نے آپ کی زبانی سنا ہوگا، کیونکہ ہم سب اس کے قائل ہیں۔ اگر رسول خداؐ کے بعد تمام لوگ آپ اہل بیتؑ کی طرف رجوع کرتے تو اس امر خلافت میں آپ کے ساتھ کوئی اختلاف نہ کرتا، لیکن خدا کی قسم! میں سوال کر چکا ہوں، لیکن میں نہیں جانتا کہ میں اب کیا کہوں؟ کیونکہ اگر میں یہ گمان کروں کہ اس خلافت کے معاملہ میں رسول خداؐ کے بعد وہ لوگ آپ کی نسبت زیادہ سزاوار تھے۔ میں اگر اس کا قائل ہو جاؤں تو پھر رسول خداؐ نے اپنے آخری حج کے بعد یہ کیوں فرمایا: اے لوگو!

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیْ مَوْلَاہُ

”جس کا میں مولا و حاکم ہوں اُس اُس کا علی مولا (حاکم) ہے۔“

اور اگر آپ اُن لوگوں کی نسبت اس امر خلافت کے لیے زیادہ سزاوار تھے تو پھر ہم نے ان لوگوں کو خلافت کا والی کیوں قرار دیا؟

پس امیر المومنینؑ نے فرمایا:

اے عبدالرحمن! سنو، تحقیق اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اکرمؐ کی جان کو قبض کیا میں آپؐ کی وفات کے وقت نبی اکرمؐ کے اس قدر قریب تھا جس طرح میری قمیض میرے قریب ہے اور میں تمام لوگوں سے نبی اکرمؐ کے ساتھ زیادہ اولیت رکھتا تھا اور یہ نبی اکرمؐ کا میرے لیے عہد تھا



اور اگر تم سب مل کر میری ناک کو رگڑ دیتے تب بھی میں اللہ کے حکم کو سننے اور اُس کی اطاعت پر برقرار رہتا۔

رسول خدا کے بعد نب سے پہلے ہم پر جو ظلم کیا گیا وہ ہمارے غصے کے حق کو ضائع کرنا تھا۔ پس جب ہمارا امر دشوار ہوا تو قریش کے چند اہل حق لوگوں نے ہمارے امر خلافت میں لایا کیا جبکہ لوگوں کی گردلوں پر میرا حق تھا۔ اگر وہ ہمارے حق کو میرے سپرد کر دیتے اور میں اس کو قبول کر لیتا تو یہ ان کے لیے بہتر تھا۔ اور میں اس کے ساتھ قیام کرتا اور یہ ایک مدت معلوم تک ہوتا۔ اور میں اس شخص کی مانند ہوں کہ جس کا حق لوگوں کی گردلوں پر ہو۔ اگر لوگ اس کا حق بروقت ادا کر دیتے ہیں تو وہ اپنا حق وصول کرتا ہے اور ان لوگوں کی تعریف کرتا ہے اور اگر وہ اس کا حق بروقت ادا نہیں کرتے، بلکہ دیر سے ادا کرتے ہیں تو وہ اپنا حق حاصل کرتا ہے، لیکن وہ لوگ اس کے نزدیک قابل ستائش و تعریف نہیں ہیں۔

پس اس شخص کی مانند ہوں جو اپنے حق کو لوگوں سے آسانی سے حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کا حق لوگوں نے اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے۔ لوگوں میں سے ہدایت یافتہ لوگ کم ہوتے ہیں اور یہی اُن کی پہچان ہے۔

میں خاموش ہوں، اس وجہ سے انہوں نے مجھ سے درگزر کیا ہے اور جو کام یا معاملہ اُن کو پیش آتا جن میں سے وہ میرے جواب کے محتاج ہوتے ہیں میں اُن کو جواب دیتا ہوں۔ پس تم مجھ سے وہ کچھ روک کر رکھو جو کچھ میں نے تم سے روک رکھا ہے (یعنی جب میں تم کو اذیت نہیں دیتا پس تم بھی مجھے اذیت نہ دو)۔

میں عبدالرحمن نے عرض کیا: اے امیر المومنین! مجھے آپ کی قسم! آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ پہلے کہا گیا اور اس نے شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے:

”مجھے قسم ہے اپنی زندگی کی کہ آپ نے ہر سونے والے کو بیدار کر دیا

ہے اور ہر کان رکھنے والے کو سنا دیا ہے۔“

اے شخص! تو نے اپنے علم پر عمل کیوں نہیں کیا؟

(وعنه) قال: حدثنا والدي رضي الله عنه قال: حدثنا ابو

عبداللہ محمد ابن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثني محمد بن عبد الله بن جعفر الحميري عن أبيه عن هارون بن مسلم عن مسعدة بن زياد قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام وقد سئل عن قوله تعالى: ﴿فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ﴾ فقال: ان الله تعالى يقول للعبد يوم القيامة: عبادي أكنتم عالماً؟ فان قال: نعم، قال له: أفلا عملت بما علمت؟ وان قال: كنت جاهلاً، قال له: أفلا تعلمت حتى تعمل؟ فيخصمه، فتلك الحجة البالغة.

(بمخفف اسناد) جناب سعد بن زیاد نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں:

میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ کے بارے میں سوال کیا گیا (یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کے دن بندے کے خلاف محکم دلیل ہوگی)۔

آپ نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا تیرے پاس علم تھا؟

پس اگر اس بندے نے عرض کیا: ہاں! میرے پاس علم تھا۔ آواز قدرت آئے گی کہ جب تو عالم تھا تو پھر اپنے علم کے مطابق عمل کیوں نہیں کیا؟

اگر اس نے عرض کیا: نہیں! میں جاہل تھا، تو آواز قدرت آئے گی، تو نے علم حاصل کیوں نہیں کیا، تاکہ اس پر عمل کرتا۔ پس وہ مظلوم ہو جائے گا، پس یہی دلیل محکم ہے۔

جو کوئی مجھے میں سے ایک پر عمل کرے گا تو اس پر جنت واجب ہوگی

(وعنه) قال: حدثنا شيخنا رضي الله عنه قال: حدثنا

محمد بن محمد ابن النعمان قال حدثني أبو الحسن علي

بن خالد المراغي قال: حدثنا القسم ابن محمد بن حماد

قال: حدثنا عبيد بن تعيش قال: حدثنا يونس بن بكر قال:

أخبرنا يحيى بن أبي حية أبو الحجاب الكلبي عن أبي العالية

قال: سمعت أبا امامة يقول: قال رسول الله ﷺ: ست



من عمل بواحدة منهن جادلت عنه يوم القيامة حتى تدخله
 الجنة تقول: أى رب قد كان يعمل بى فى الدنيا: الصلاة،
 والزكاة، والحج، والصيام، وأداء الامانة، وصلة الرحم -
 (بخلاف اسناد) ابوامامہ نے بیان کیا ہے: حضرت رسول خدا نے فرمایا:
 چھ چیزیں ایسی ہیں جو شخص اُن میں سے کسی ایک پر بھی عمل کرے گا قیامت کے دن وہ
 چیز اس کا دفاع کرے گی، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔
 وہ چیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے گی: اے میرے پروردگار! اس شخص نے دنیا
 میں مجھ پر عمل کیا ہے۔ اور وہ چیزیں یہ ہیں:

- ① نماز ② زکوٰۃ ③ حج
 ④ روزہ ⑤ امانت ادا کرنا ⑥ صلہ رحمی کرنا

مکارم اخلاق دس ہیں

(وعنه) قال: أخبرنا والدى رضى الله عنه قال: أخبرنا
 محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم محمد بن جعفر بن
 محمد (رض) قال: حدثنا على بن الحسين بن موسى بن
 بابويه قال: حدثنا على بن ابراهيم بن هاشم عن أحمد بن
 محمد بن عيسى عن الهيثم بن ابى مسروق والفهدى عن
 يزيد بن اسحاق عن الحسن بن عطية عن أبى عبد الله
 جعفر بن محمد عليهما السلام قال: المكارم عشر فان
 استطعت ان تكون فيك فلتكن، فانها تكون فى الرجل ولا
 تكون فى ولده وتكون فى الابن ولا تكون فى أبيه وتكون
 فى العبد ولا تكون فى الحر، قيل: وما هن يا بن رسول الله؟
 قال: صدق اللسان، وصدق الناس، وأداء الامانة، وصلة
 الرحم، وإقراء الضيف، وإطعام السائل، والمكافاة على
 الصنائع، والتنعم للجار، والتنعم للمصاحب، ورأسهن الحياء.



حسن بن علیہ نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: مکارم اخلاق دس ہیں۔

پہلی اگر تیرے اندر طاقت ہے تو ان کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کر، کیونکہ یہ ان میں سے ہیں کہ یہ چیزیں اگر ایک مرد میں ہیں تو ضروری نہیں کہ وہ اس کے بیٹے میں بھی ہوں (یعنی یہ موروثی نہیں ہیں، اور ممکن ہے کہ بیٹے میں ہوں، لیکن باپ میں نہ پائی جاتی ہوں۔ ممکن ہے کہ یہ کسی غلام میں ہوں لیکن آزاد میں نہ پائی جاتی ہوں)۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ چیزیں کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا:

- ۱۔ زبان کی سچائی
- ۲۔ لوگوں کے ساتھ سچ بولنا
- ۳۔ امانت ادا کرنا
- ۴۔ صلہ رحمی کرنا
- ۵۔ مہمان کی عزت و احترام کرنا
- ۶۔ سوال کرنے والے کو کھانا دینا
- ۷۔ غلاموں اور کام کرنے والوں کی مدد کرنا
- ۸۔ مسائے کے ساتھ نرمی اختیار کرنا
- ۹۔ اپنے ساتھی کے ساتھ نرمی اختیار کرنا
- ۱۰۔ ان سب کا راس ورنس حیا ہے

امیر المومنین علی ابن ابی طالب کا خطبہ

(وبالاسناد) قال: أُملي علينا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الطيب الحسين بن محمد التمار النحوي قال: حدثنا محمد بن الحسين قال: حدثنا أبو نعيم قال: حدثنا صالح بن عبد الله قال: حدثنا هشام عن أبي مخنف عن الأعمش



عن أبي اسحاق السبيعي عن الأصمغ بن نباتة رحمه الله
قال: ان أمير المؤمنين عليه السلام خطب ذات يوم، فحمد الله وأثنى
عليه وصلى على النبي صلى الله عليه وسلم، ثم قال: أيها الناس اسمعوا
مقالتى وعوا كلامى، ان الخيلاء من التجبر والنخوة من
التكبر، وان الشيطان علو حاضره يعدكم الباطل، ألا ان
المسلم أخو المسلم فلا تنازروا ولا تجادلوا، فان شرائع
الدين واحدة وسبله قاصدة، من أخذ بها لحق ومن تركها
مرق ومن فارها محق، ليس المسلم بالخائن اذا ائتمن ولا
بالمخلف اذا وعد ولا بالكلوب اذا نطق، نحن أهل بيت
الرحمة وقولنا الحق وفعلنا القسط، ومنا خاتم النبيين،
وفينا قادة الاسلام وامناء الكتاب، ندعوكم الى الله
ورسوله والى جهاد علوه والشدة فى أمره وابتغاء رضوانه،
والى اقامة الصلاة وإيتاء الزكاة وحج البيت وصيام شهر
رمضان وتوفير الفى لأهله، ألا وان أعجب العجب ان
معاوية بن أبى سفيان الأموى وعمرو بن عاص السهمى
يحرصان الناس على طلب الدين بزعمهما، وانى والله لم
أخالف رسول الله صلى الله عليه وسلم قط ولم أعصه فى أمر قط، أقبه
بنفسى فى المواطن التى تنكص فيها الإبطال وترعد فيها
الفرائص بقوة أكرمنى الله بها، فله الحمد، ولقد قبض
النبي صلى الله عليه وسلم وان رأسه فى حجرى، ولقد وليت غسله بيدي
تقلبه الملائكة المقربون معى، وإيم الله ما اختلفت أمة
بعد نبيها الا ظهر باطلها على حقها الا ما شاء الله -
قال : فقام عمار بن ياسر رضي الله عنه فقال: يا أمير المؤمنين فقد
أعلمكم ان الأمة لم تستقم عليه، فتفرق الناس وقد نفذت
بصائرهم -



(مخفف اسناد) جناب اصبح بن ہبائہؓ نے بیان کیا ہے: امیر المومنین حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا: پس آپؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ اور اس کے بعد نبی اکرمؐ پر درود و سلام پڑھا۔

پھر فرمایا: اے لوگو! میری گفتگو کو سنو اور میری باتوں کو محفوظ کرلو۔ تحقیق خود پسند اور بڑائی ظاہر کرنے والے متکبر ہیں۔

یاد رکھو! شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے، جو باطل کو تمہارے لیے آمادہ کرتا ہے۔ یاد رکھو! مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ پس تم ایک دوسرے کو بُرے القاب سے نہ پکارو اور ایک دوسرے سے جھگڑو اور اختلاف نہ کرو۔ پس خدائی احکام سب کے لیے ایک ہیں اور سب اس کے راستوں کا قصد کرنے والے ہیں۔

پس جس نے ان احکام کو اخذ کر لیا وہ اس کے ساتھ ملحق ہو جائے گا اور جو ان احکام کو چھوڑ دے گا وہ بدعتی بن کر دین سے خارج ہو جائے گا اور جو دین سے جدا ہو جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو مسلمان امانت داری کے وقت خیانت کرے گا وہ مطمئن نہیں ہے۔ ایسے ہی جو وعدہ کرنے کے بعد وعدہ خلافی کرے گا وہ بھی مسلمان نہیں ہے اور جو بولتے وقت جھوٹ بولے گا وہ بھی مسلمان نہیں ہے۔

اے لوگو! ہم اہل بیتؑ سب کے لیے رحمت ہیں اور ہمارا قول حق ہے اور ہمارا فعل عینِ عدل ہوتا ہے۔ خاتم الانبیاءؑ ہم سے ہیں اور اسلام کی قیادت اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان قرار دی ہے اور کتاب کے امین ہمیں قرار دیا ہے اور ہم ہی خدا کے دشمن کے خلاف جہاد کی دعوت دیتے ہیں اور اس کے امر و حکم کی شدت کے ساتھ اطاعت کرنے کی طرف تم سب کو بلا رہے ہیں اور اس کی خیانت اور خوشنودی کو تلاش کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ نماز ادا کرنے، زکوٰۃ دینے، بیت اللہ کے حج بجالانے، ماہِ رمضان کے روزے رکھنے اور مالِ غنیمت کو ان کے اہل کی طرف پہنچانے کی دعوت دیتے ہیں۔

آگاہ ہو جاؤ، سب سے عجیب یہ ہے کہ معاویہ بن ابی سفیانؓ اُسوی اور عمرو بن عاصؓ یہ دونوں اپنے گمان میں لوگوں کو طلبِ دین پر ابھارتے ہیں، اور آمادہ کر رہے ہیں، حالانکہ خدا کی قسم! میں نے کبھی رسول خداؐ کی مخالفت نہیں کی اور کبھی اُن کے کسی حکم و امر کی نافرمانی نہیں کی



(یعنی میں نے اُن کے کسی علم کو نہیں جھٹلایا) اور میں نے کبھی اپنے آپ کو ان مواقع سے نہیں بچایا (یعنی میں کبھی مشکل اوقات و مواقع میں پیچھے نہیں رہتا) کہ جن مواقع میں باطل کو روکنا مقصود و مطلوب ہوتا تھا اور میں نے پوری قوت کے ساتھ فرائض کو قائم کیا، وہ قوت کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے ذریعے مجھے عزت بخشی ہے۔ پس اس پر میں اس کی حمد کرتا ہوں۔

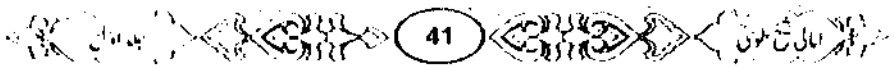
تحقیق جب رسول خدا نے اس دنیا سے آخرت کی طرف سفر اختیار فرمایا تو اُس وقت ان کا سراقہ میری گود میں تھا اور میں نے ان کو اپنے ہاتھوں سے غسل دیا، جبکہ ملائکہ غسل کے وقت میرے ساتھ ان کے جدا طہر کو تبدیل کرنے والے تھے۔

آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم! جب اپنے نبی کے بعد امت نے اختلاف کیا تو انھوں نے حق پر اپنے باطل کو غلبہ دیا مگر یہ کہ جو خدا چاہتا ہے وہ ہی ہوتا ہے۔ پس اس کے بعد عمار بن یاسر کھڑے ہوئے اور عرض کیا:

اے امیر المومنین! آپ نے ہم سب کو یاد کروا دیا ہے کہ تحقیق امت اس پر قائم نہیں رہی۔ پس لوگ متفرق ہو گئے جبکہ اُن کی آنکھیں چیر کر کھا جانے والوں کی طرح دیکھ رہی تھیں۔

تمام اصحاب کا علم علی کے علم کے مقابلے میں

(وعنه) قال: حدثنا والدي رضي الله عنه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن خالد قال: حدثنا زيد بن الحسين الكوفي قال: حدثنا جعفر بن نجيع قال: حدثنا جندل بن والي التغلبي قال: حدثنا محمد بن محمد بن عمر المازني عن أبي زيد الأنصاري عن سعيد بن بشير عن قتادة عن سعيد بن مسيب قال: سمعت رجلاً يسأل ابن عباس عن علي ابن أبي طالب عليه السلام فقال له ابن عباس: ان علي بن أبي طالب عليه السلام صلى القبلتين، وبأبى البيعتين، ولم يعبد صنماً ولا وثناً، ولم يضرب علي رأسه بركم ولا بقدرح، ولد علي الفطرة، ولم يشرك بالله طرفة عين۔



فقال الرجل : انى لم أسألك عن هذا ، انما أسألك عن حملته سيفه على عاتقه يختال به حتى أتى البصرة فقتل بها أربعين ألفاً ، ثم صار الى الشام فلقى حواجب العرب فضرب بعضهم ببعض حتى قتلهم ، ثم أتى النهروان وهم مسلمون فقتلهم عن آخرهم .

فقال له ابن عباس : اعلى أعلم عندك ام أنا ؟ فقال : لو كان على أعلم عندى منك لما سألتك . قال : فغضب ابن عباس حتى اشتد غضبه ، ثم قال : ثكلتك امك على علمنى . وكان علمه من رسول الله ﷺ ، رسول الله ﷺ علمه الله من فوق عرشه ، فعلم النبی ﷺ من الله وعلم على من النبی وعلمى من علم على ، وعلم اصحاب محمد كلهم فى علم على كالقطرة الواحدة فى سبعة أبحر .

سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے میں نے سنا کہ ایک شخص نے ابن عباس سے حضرت علی ابن ابی طالبؓ کے بارے میں سوال کیا۔ پس ابن عباسؓ نے اس شخص سے فرمایا تحقیق علی ابن ابی طالبؓ وہ ہیں جنہوں نے قبیلین کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی اور دونوں جبین نبی اکرمؐ کے ہاتھوں پر کی ہیں اور ایک لمحہ کے لیے بھی بت پرستی نہیں کی اور وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے ہیں اور چشم زدن میں بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیا۔

پس اس شخص نے کہا: میں نے اس چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا۔ میں نے تو اس چیز کے بارے میں سوال کیا کہ انھوں نے اپنی تلوار سے عرب کے آزاد لوگوں پر حملہ کیا اور پھر اس کے ساتھ پروپیگنڈا کیا اور پھر وہ بصرہ میں آئے اور وہاں پر چالیس ہزار مسلمانوں کو قتل کیا۔ پھر آپ شام کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ عرب کے سوراخوں سے ملے اور ان کو ایک دوسرے پر مارا، یہاں تک ان کو بھی قتل کیا، آپ نہروان میں آئے، حالانکہ وہ بھی مسلمان تھے، پھر ان کو بھی قتل کر دیا۔

پس ابن عباسؓ نے اس شخص سے فرمایا یہ بتاؤ کہ تیرے مذہب کی زیادہ عالم ہے یا میں؟



اس نے جواب دیا: اگر میرے نزدیک علیؑ کو آپ سے زیادہ علم ہوتا تو پھر میں آپ سے کیوں سوال کرتا۔

راوی بیان کرتا ہے: ابن عباسؓ غضب ناک ہوئے اور وہ سخت غصہ میں آ گئے، پھر آپ نے فرمایا: تیری ماں تیری قوم میں روئے میں نے علیؑ سے علم حاصل کیا ہے اور آپ نے رسول خدا سے علم حاصل کیا ہے اور رسول خدا کو اللہ نے اپنے عرش پر ہی علم کی تعلیم دے کر مبعوث فرمایا ہے۔

پس نبی اکرمؐ کا علم اللہ کی طرف سے ہے اور علیؑ کا علم نبی اکرمؐ کی طرف سے ہے اور میرا علم علیؑ کے علم سے ہے۔ تمام اصحاب نبی کا علم علیؑ کے علم کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے سات سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ ابن مریمؑ پر وحی فرمائی

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر رضى الله عنه قال: حدثنا أبو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرني أبو جعفر محمد ابن علي بن الحسين بن بابويه قال: حدثنا محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار، قال: محمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن علي بن أسباط عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي عبد الله جعفر ابن محمد عليهما السلام قال: أوحى الله الى عيسى بن مريم ﷺ يا عيسى هب لي من عينيك الدموع، ومن قلبك الخشوع، والكحل عينيك بميل الحزن اذا ضحك البطالون، وقم على قبور الاموات فتادهم بالصوت الرفيع لعلك تأخذ موعظتك منهم، وقد انى لاحق في اللاحقين۔

حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادقؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰ! اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کا ہدیہ میری



بارگاہ میں پیش کرو اور اپنے دل سے میرے لیے خشوع و انکسار کا اظہار کرو اور جب باطل پرست ہنس رہے ہوں اس وقت اپنی آنکھوں کا مکمل حزن و غم کو قرا دو۔
اے عیسیٰ! مردوں کی قبروں پر کھڑے ہو جاؤ اور ان کو بلند آواز سے پکارو شاید تم ان سے کوئی وعظ و نصیحت حاصل کر سکو، جبکہ میں ہر لائق ہونے والے کے ساتھ لائق ہوتا ہوں۔

ایک بھیڑیے کا چرواہے کی بکریوں پر حملہ کرنا

(وعنه) قال: حدثنا والدي رحمه الله قال: حدثنا أبو عبد الله محمد ابن محمد بن النعمان رحمه الله قال: حدثنا أبو الحسن علي بن مالك النحوي قال حدثنا أبو عمر محمد بن عبد الواحد الزاهد قال: حدثنا أحمد بن عبد الجبار قال: حدثنا يونس بن بكير عن عبد الحميد بن بهرام الفزاري قال: حدثني شمر بن حوشب عن أبي سعيد الخدري انه قال: بينا رجل من أسلم في غنيمة له يهش عليها ببيداء ذي الحليفة إذ عدا عليه الذئب فانتزع شاة من غنمه، فهجهج به الرجل ورماء بالحجارة حتى استنقذ منه شاته، قال: فأقبل الذئب حتى أقعى مستنفراً بذنبه مقابلاً للرجل، ثم قال له: أما اتقيت الله عز وجل حلت بيني وبين شاة رزقني الله؟ فقال الرجل: بالله ما سمعت كالיום قط، فقال الذئب: لم تعجب؟ قال: أعجب من مخاطبتك إياي، فقال الذئب: أعجب من ذلك رسول الله ﷺ بين المحرتين في النخلات يحدث الناس بما خلا ويحدثهم بما هو آت وأنت هاهنا تتبع غنمك فلما سمع الرجل قول الذئب ساق غنمه يحوزها حتى إذا أدخلها قباء قرية الأنصار سأل عن رسول الله ﷺ فصادفه في بيت أبي أيوب، فأخبره خبر الذئب، فقال له رسول الله ﷺ: صدقت احضر العشية



فاذا رأيت الناس قد اجتمعوا فأخبرهم ذلك ، فلما صلى
رسول الله ﷺ الظهر واجتمع الناس اليه أخبرهم
الأسلمى خبر الذئب ، فقال لهم رسول الله ﷺ: صدق
صدق صدق ، فتلك الاعاجيب بين يدي الساعة ، أما
والذي نفس محمد بيده ليوشك الرجل أن يغيب عن أهله
الروحة أو الغلوة فيخبره سوطه أو عصاه أو نعله بما أحدث
أهله من بعده .

(بحرف اسناد) ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا ہے: اسلمی قبیلہ کا ایک شخص ذی الحلیفہ کے
بیابان میں اپنی بکریوں کا ریوڑ چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیے نے اُس کی بکریوں پر حملہ کر دیا
اور اُس کے ریوڑ سے ایک بکری اٹھا کر لے گیا۔ اُس شخص نے اُس بھیڑیے پر حملہ کیا اور اُس کو
چتر سے مارا یہاں تک کہ اُس سے اپنی بکری چھڑائی۔

وہ بیان کرتا ہے: وہ بھیڑیا واپس پلٹا اور اپنی دم ہلاتے ہوئے اُس شخص کے سامنے کھڑا
ہو گیا اور پھر اُس نے اس شخص سے کہا: بکری کہ جس کو میرے اللہ نے میرے لیے رزق قرار دیا
ہے تو میرے اور اس کے درمیان حائل ہونا چاہتا ہے اور تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس بکری کو مجھ
سے بچالے۔ اس شخص نے جواب میں کہا: خدا کی قسم! میں نے آج سے پہلے کبھی ایسا سنا اور نہ
دیکھا ہے۔

بھیڑیے نے جواب دیا: تو متوجب کیوں ہے؟

اس شخص نے جواب دیا: میں متوجب ہوں کہ ایک بھیڑیا میرے ساتھ مخاطب ہے۔

اس بھیڑیے نے جواب دیا: اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ ان درختوں کے
درمیان ایک وادی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک رسول کو مبعوث فرمایا ہے، جو لوگوں کو گزشتہ
اور آنے والے زمانے کی خبریں دیتا ہے اور تو یہاں پر اپنی بکریاں چرا رہا ہے۔ جب اُس شخص
نے اس بھیڑیے کی گفتگو سنی تو اس نے اپنی بکریوں کو اکٹھا کیا اور ہانکتا ہوا لے گیا، یہاں تک کہ
وہ انصار کی (مملوکہ) وادی قبا میں داخل ہوا، اور اس نے لوگوں سے رسول خدا کے بارے میں
سوال کیا۔



آپؐ سے اُس کی ابواب انصاری کے گھر میں ملاقات ہوئی تو اس شخص نے بھیڑیے کی ساری گفتگو آپؐ کی خدمت اقدس میں پیش کی۔

رسولؐ خدا نے اس شخص سے فرمایا: تم بالکل سچ کہہ رہے ہو۔ بعد ازاں ظہر یہاں آنا اور جب تم دیکھو کہ لوگ جمع ہو چکے ہیں تو اس وقت اس واقعہ کی خبر دینا۔ جب رسولؐ خدا نے نماز ظہر ادا کی اور لوگ آپؐ کے ارد گرد جمع ہو گئے تو اس اہلسنی شخص نے بھیڑیے کی گفتگو والا سارا واقعہ ذکر کیا۔

رسولؐ خدا نے ان لوگوں سے فرمایا: سچ کہہ رہا ہے، یہ سچ کہہ رہا ہے، یہ سچ کہہ رہا ہے۔ قیامت کے قریب کے عجیب سے عجیب تر واقعات میں سے ایک واقعہ یہ ہے، لیکن مجھے قسم ہے اُس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے، عنقریب (یعنی آخری امام کے زمانہ میں) ایک وقت آئے گا کہ جس میں ایک شخص اپنے خاندان اور گھر والوں سے ایک رات یا ایک دن غائب ہوگا اور جب وہ واپس آئے گا تو جو کچھ اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر والوں نے کیا ہوگا اس مرد کا تازیانہ یا عصا یا جوتا اس کے بارے میں آگاہ کر دے گا۔

عاقی والدین کو سزا دنیا میں مل جاتی ہے

(وعنه) رحمه قال: حدثني والدي رضي الله عنه قال: حدثنا محمد ابن محمد بن النعمان قال: حدثنا أبو حفص عمر بن محمد بن علي الزيات قال: حدثنا عبيد الله بن جعفر بن محمد بن اعين قال: حدثنا مسعر بن يحيى النهدي قال: حدثنا شريك بن عبد الله القاضي قال: حدثنا ابو اسحاق الهمداني عن أبيه عن أمير المؤمنين عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: ثلاثة من الذنوب تعجل عقوبتها ولا تؤخر إلى الآخرة: عقوق الوالدين، والبغى على الناس، وكفر الاحسان۔

(بخلاف اسناد) امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تین گناہ ایسے ہیں جن کی سزا کو دنیا میں آخرت پر مؤخر نہیں کیا جاتا۔



اور وہ یہ ہیں :

① والدین کی نافرمانی کی وجہ سے عاق ہونا ② لوگوں پر ظلم و ستم کرنا
③ احسان کا انکار اور کفر کرنا

نجاشی بادشاہ کا جعفر بن ابی طالب کو خبر دینا

(وعنه) قال : حدثنا والدي رحمه الله قال : أخبرني محمد بن محمد بن النعمان قال : أخبرني أبو الحسين أحمد بن الحسين بن إسامة البصري إجازة قال : حدثنا عبيد الله بن محمد الواسطي قال : حدثنا أبو جعفر محمد بن يحيى قال : حدثنا هارون بن مسلم بن سعدان قال : حدثنا مسعدة بن صدقة قال : حدثني جعفر بن محمد عليهما السلام عن أبيه انه قال : ارسل النجاشي ملك الحبشة الى جعفر بن أبي طالب وأصحابه ، فدخلوا عليه وهو في بيت له جالس على التراب وعليه خلقان الثياب ، قال فقال جعفر بن أبي طالب : فأشفقنا منه حين رأيناه على تلك الحال ، فلما رأى ما بنا وتغير وجوهنا قال : الحمد لله الذي نصر محمداً وأقر عيني به ، ألا ابشركم ؟ فقلت : بلى أيها الملك ، فقال : انه جاء نبي الساعة من نحو أرضكم عين من عيوني هناك وأخبرني ان الله قد نصر نبيه محمداً ﷺ وأهلك عدوه وأسر فلان و فلان و فلان ، وقتل فلان و فلان و فلان التقوا بواد يقال له «البدر» لكأنى أنظر اليه حيث كنت أرى لسيدى هناك وهو رجل من بني ضمرة ، فقال له جعفر : أيها الملك الصالح ما لي أراك جالساً على التراب وعليك هذه الخلقان ؟ فقال : يا جعفر أنا نجد فيما أنزل الله على عيسى صلوات الله عليه ان من حق الله على عباده أن يحدثوا لله

تواضعاً عندما يحدث لهم من نعمة، فلما احدث الله لي
نعمة نبيه محمد حدثت لله هذا التواضع -

قال: فلما بلغ النبي ﷺ ذلك قال لأصحابه: ان الصدقة
تزيد صاحبها كثرة فتصدقوا برحمتكم الله، وان التواضع
يزيد صاحبه رفعة فتواضعوا برفعكم الله، وان العفو يزيد
صاحبه عزاً فاعفوا بعزيزكم الله -

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے والد اکرم سے روایت کی
ہے کہ انھوں نے بیان فرمایا: ایک دن حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اپنا غلام حضرت جعفر بن ابی
طالبؑ اور آپ کے ساتھیوں کی خدمت میں بھیجا اور ان کو اپنے پاس بلایا۔ جب آپ اور آپ
کے ساتھی بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت وہ اپنے گھر کے صحن میں زمین پر بیٹھا
ہوا تھا اور اس کے بدن پر دو چادریں تھیں۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت جعفر بن ابی طالبؑ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے اس کو اس
حالت میں دیکھا تو ہمیں اُس پر بہت ترس آیا۔ جب اس نے ہماری طرف دیکھا تو ہمارے
چہروں کا رنگ اڑ گیا۔

پھر اُس نے کہا: تمام حمد ہے اس ذات کی کہ جس نے اپنے نبی محمدؐ کی مدد فرمائی ہے اور
میری آنکھوں کو ان کی مدد کے شہنشاہ پہنچائی ہے۔ کیا میں تم کو خوش خبری دوں۔

حضرت جعفرؑ نے فرمایا: اے بادشاہ سلامت! کیوں نہیں، ضرور آپ ہمیں خوش خبری
سنائیں۔

انھوں نے کہا: تمھاری سرزمین سے میرے جاسوسوں میں سے ایک جاسوس آیا ہے اور
اُس نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمدؐ کی مدد فرمائی ہے اور آپ کے
دشمنوں کو ہلاک کیا ہے اور قلاں کو اسیر کروا دیا ہے اور قلاں کو قتل کروا دیا ہے اور ان کا آپس میں
گمراہ بدر کے مقام پر ہوا ہے۔ گویا میں اپنے سردار کی کامیابی کو دیکھ رہا ہوں اور جو جاسوس
وہاں سے آیا ہے وہ قبیلہ بنی ضمرہ کا ایک شخص ہے۔

جناب جعفرؑ نے فرمایا: میرے ایک میرے بادشاہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ زمین پر

تشریف فرما ہیں اس کی کیا وجہ ہے آپ کے بدن پر دو چادریں ہیں۔
 اس نے عرض کیا: اے جعفر! ہم نے اُس کتاب میں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ پر
 نازل فرمائی ہے، پایہ ب کہ اللہ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں
 گفتگو کریں تو اس کے لیے تواضع اور انکساری کا اظہار کریں اور جب اُس کی کسی نعمت کو بیان
 کریں تو بھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے میرے لیے اپنی نعمت اپنے نبی محمدؐ کی صورت میں نازل کی
 ہے تو میں اُن کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور تواضع کا اظہار کر رہا ہوں۔

راوی بیان کرتا ہے: جب اس بات کی خبر نبی اکرمؐ کی خدمت اقدس میں عرض کی گئی تو
 آپؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: صدقہ اپنے ساتھی کے لیے (یعنی صدقہ دینے والے کے لیے)
 بہت زیادہ کثرت کا موجب بنتا ہے۔ پس تم صدقہ دو، تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ تحقیق
 تواضع و انکسار اپنے ساتھی (یعنی فاعل) کی بلندی اور رفعت میں اضافہ کرتا ہے۔ پس تم بھی
 تواضع و انکسار کا اظہار کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو بھی بلندی عطا فرمائے اور غنودہ درگزر اپنے ساتھی یعنی
 (فاعل) کے لیے عزت و بزرگی میں اضافہ کرتا ہے۔ پس تم بھی غنودہ درگزر کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ
 تمہاری عزت و بزرگی میں اضافہ فرمائے۔

حضرت امام زین العابدینؑ کی مناجات

(وعنه) قال: حدثنا والدي رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد
 قال: أخبرني أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن
 الوليد قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن الحسن
 الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن هارون ابن
 مسلم عن مسعدة بن صدقة قال: سألت أبا عبد الله جعفر
 بن محمد عليهما السلام ان يعلمني دعاء ادعوا به في
 المهمات، فأخرج الى أوراقاً من صحيفة عتيقة فقال:
 انتسخ ما فيها فهو دعاء جدى على بن الحسين زين
 العابدين عليه السلام، فكتبت ذلك على وجهه، فما كررني
 شئ قط واهمنى الا دعوت به ففرج الله همى وكشف كربى

وأعطاني سؤلي، وهو:

«اللهم هديتني فلهوت ، ووعظت فقسوت، وابليت
الجميل فعصيت ، وعرفت فأصدرت ثم عرفت ،
فاستغفرت فأقلت، فعدت فسترت -

فلك الحمد الهى تفحمت اودية هلاكى، وتحللت شعاب
تلقى، وتعرضت فيها لسطواتك وبحلولها لعقوباتك،
ووسيلتى اليك التوحيد وذريعتى انى لم أشرك بك شيئاً
ولم اتخذ معك إلهاً، وقد فررت اليك من نفسى واليك يفر
المسئ، وأنت مفزع المضيع حظ نفسه -

فلك الحمد إلهى، فكم من عدي انتضى على سيف
عداوته، وشحذ لى ظبابة مديته، وأرهف لى شبا حده،
وداف لى قاتل سموه ، وسدد نهوى صوائب سهامه،
ولم تنم عنى عين حراسته، واضمر ان يسومنى المكروه،
ويجر عنى زعاق مرارته -

فنظرت يا إلهى الى ضعفى عن احتمال الفوادم، وعجزى
عن الانتصار ممن قصدنى بمحاربتة، ووهدتى فى كثير
عدد من ناوانى، وأرصد لى البلاء فيما لم أعمل فيه فكرى،
فابتدأتنى بنصرتك ، وشددت أزرى بقوتك، ثم قللت لى
حده وصيرته من بعد جمع وحده، واعليت كعبى ،
وجعلت ما مهدده مردوداً عليه فرددته ، لم يشف غليله ولم
يبرد حرارة غيظه ، قد عض على شواه، وادبر مولياً قد
اخلفت سراياه -

وكم من باغ بغانى بمكائده ، ونصب لى أشراك مصائده
ووكل بى تفقد رعايته، واضبأ الى اضياء السبع لطريدته،
انتظار لانتهاز الفرصة لفريسته -

فناديتك يا الهى مستغيثاً بك ، واثقاً بسرعة اجابتك ، عالماً
انه لن يضطهد من آوى الى ظل كنفك ، ولن يفرغ من لاجاء
الى معاقل انتصارك ، فحصنتى من بأسه بقدرتك .

وكم من سحائب مكروه قد جليتها ، وغواشى كريات
كشفتها ، لا تسأل عما تفعل ، وقد سئلت فأعطيت ولم
تسأل فابتدأت ، واستمبح فضلك فما اكديت ، ابيت الا
احساناً وأبيت الا تقحم حرمانك وتعدى حدودك والغفلة
عن وعيدك .

فلك الحمد الهى من مقتدر لا يغلب وذى أناة لا يعجل ،
هذه مقام من اعترف لك بالتقصير ، وشهد على نفسه
بالتضييع .

اللهم انى أتقرب اليك بالمحمدية الرفيعة ، وأتوجه اليك
بالعلوية البيضاء فأعلنى من شر ما خلقت وشر من يريدنى
سوءاً ، فان ذلك لا يضيق عليك فى وجدك ولا يتكادك فى
قدرتك وأنت على كل شئ قدير .

اللهم ارحمنى بترك المعاصى ما ابقيتنى ، وارحمنى بترك
تكلف ما لا يعينى ، وارزقنى حسن النظر فيما يرضيك
عنى ، والزم قلبى حفظ كتابك كما علمتنى ، واجعلنى اتلوه
على ما يرضيك به عنى ، ونور به بصرى ، وأوعد سمعى ،
واشرح به صدرى ، وفرج به عن قلبى ، واطلق به لسانى ،
واستعمل به بدنى ، واجعل فى من الحول والقوة ما يسهل
ذلك على ، فانه لا حول ولا قوة الا بك .

اللهم اجعل ليلى ونهارى ودنياى وآخرتى ومتقلبى
ومثواى وعافىة منك ومعافاة وبركتك منك .
اللهم أنت ربى ومولاى وسيدى وأملى والهى وغياثى

وسندی وخالقی وناصری وثقتی ورجائی، لك محیای
ومماتى، ولك سمعى وبصرى وبيدك رزقى واليك امرى
فى الدنيا والاخرة، ملكتنى بقدرتك وقدرت على
بسلطانك لك القدرة فى امرى وناصيتى بيدك، لا حول
احد دون رضاك، برأفتك ارجو رحمتك وبرحمتك ارجوا
رضوانك، لا ارجو ذلك بعملى، فقد عجز عنى عملى
فكيف ارجوا ما قد عجز عنى، أشكو اليك فاقتنى وضعف
قوتى وافراطى فى امرى، وكل ذلك من عندى وما أنت
أعلم به منى، فاكفى ذلك كله.

اللهم اجعلنى من رفقاء محمد حبيبك وابراهيم خليلك،
ويوم الفزع الأكبر من الأمنين، فآمنى وببشارتك فبشرنى،
وباطلالك فأظلمنى، وبمقازة من النار فنجنى، ولا تمسنى
السوء ولا تحزننى، ومن الدنيا فسلمنى، وحجتنى يوم
القيامة فلقنى، وبذكرك فذكرنى، وللإسرى فبسرنى،
وللعسرى فجنبنى، والصلاة والزكاة ما دمت حياً فألهمنى،
ولعبادتك فوفقنى، وفى الفقه وفى مرضاتك فاستعملنى،
ومن فضلك قارزقنى، ويوم القيامة فبيض وجهى، وحساباً
يسيراً فحاسبنى، وبقيح عملى فلا تفضحنى، وبهداك
فاهدنى، وبالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الآخرة
فثبتنى، وما أحببت فحببه الى، وما كرهت فبغضه الى، وما
أهمنى من الدنيا والآخرة فاكفى، وفى صلاتى وصيامى
ودعائى ونسكى وشكرى ودنياى وآخرتى فتبارك لى،
والمقام المحمود فابعثنى، وسلطاناً نصيراً فاجعل لى،
وظلمى وجرمى واسرافى فى امرى فتجاوز عنى، ومن فتنة
المحى والممات فخلصنى برمن الفواحش ما ظهر منها

وما بطن فنجنى، ومن اولياك يوم القيامة فاجعلنى، وأدم
لى صالح الذى آتيتنى، وبالحلال عن الحرام فاغتنى،
وبالطيب عن الخبيث فاكفنى، اقبل بوجهك الكريم الى
ولا تصرفه عنى، والى صراطك المستقيم فاهدنى، ولما
تحب وترضى فوقفنى.

اللهم انى أعوذ بك من الرياء والسمعة والكبرياء والتعظيم
والخيلاء والفخر والبذخ والاشتر والبطر والاعجاب بنفسى
والجبورية، رب وأعوذ بك من البخل والعجز والشح
والحسد والحرص والمنافسة والغش، وأعوذ بك من
الطمع والطبع والهلع والجزع والزيف والقمع، وأعوذ بك
من البغى والظلم والاعتداء والفساد والفجور والفسوق،
وأعوذ بك من الخيانة والعنوان والطغيان، رب وأعوذ بك
من المعصية والقطيعة والسيئة والفواحش والذنوب
وأعوذ بك من الاثم والمأثم والحرام والمنحرم والخبيث
وكل ما لا تحب، رب وأعوذ بك من الشيطان وبغيه وظلمه
وعدوانه وشركه وزبانيته وجنده، وأعوذ بك من شر ما ينزل
من السماء وما يعرج فيها، وأعوذ بك من شر ما خلقت من
دابة وهامة أو جن أو انس مما يتحرك، وأعوذ بك من شر ما
ينزل من السماء وما يعرج فيها ومن شر ما ذرأ فى الأرض
وما يخرج منها، وأعوذ بك من شر كل كاهن وساحر
وزاكن وناقث وراق، وأعوذ بك من شر كل حاسد وطاق
وباغ وناقس وظالم ومعتد وجائر، وأعوذ بك من العمى
والصمم والبكم والبرص والجلد والشك والريب،
وأعوذ بك من الكسل والفشل والعجز والتفريط والعجلة
والتضييع والابطاء وأعوذ بك من شر ما خلقت فى



السموات والارض وما بينما وما تحت الثرى، رب
وأعوذ بك من الفقر والحاجة والمسكنة والضيقة والعائلة،
وأعوذ بك من القيلة والزلّة، وأعوذ بك من الضيق والشدة
والقيد والحبس والوثاق والسجون والبلاء وكل مصيبة
لا صبر لى عليها آمين رب العالمين۔

اللهم اعطنا كل الذى سألناك وزدنا من فضلك على قدر
جلالك وعظمتك بحق لا إله إلا أنت العزيز الحكيم

(مخفف اسناد) جناب سعد بن سعد نے روایت کی ہے: میں نے حضرت ابو عبد اللہ
جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سوال کیا: اے فرزند رسول! مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیں جس کو
میں اپنی مہمات اور غموں میں پڑھوں اور اس کے ذریعے خدا سے طلب کروں۔ پس آپ نے
مجھے ایک پرانے صحیفے کے چند اوراق عطا فرمائے اور فرمایا:

ان اوراق میں جو کچھ ہے اس کو یاد کر لو یہ میرے جد حضرت امام زین العابدین علی بن
حسین علیہما السلام کی دعا ہے جو آپ خود کو درپیش مہمات وقت مانگا کرتے تھے۔ میں نے اس کو
یاد کر لیا۔ پس مجھے جو مصیبت ہم پیش آتی تو میں اس دعا کو پڑھتا تو خدا وہ تعالیٰ میری ہم کو
آسان فرما دیتا اور میرے کرب و مصیبت کو دور کرتا اور میرے سوال پر عطا کرتا اور وہ دعا یہ
ہے:

”اے میرے معبود! تو نے میری رہنمائی فرمائی مگر میں غافل رہا۔ تو نے مجھے
پند و نصیحت کی مگر میں سخت دلی کے باعث اس پند و نصیحت سے متاثر نہ ہوا۔ تو نے مجھے عمدہ نعمتیں
عطا فرمائیں میں نے حیرت نافرمانی کی۔ پھر یہ کہ جن گناہوں سے تو نے میرا رخ موڑا تھا جبکہ تو
نے مجھے اس کی معرفت عطا فرمائی تو میں نے گناہوں کی بُرائی کو پہچان کر توبہ و استغفار کی۔ جس
پر تو نے مجھے معاف کر دیا اور میں پھر ان گناہوں کا مرتکب ہوا تو پھر تو نے ان کی پردہ پوشی
فرمائی۔

اے میرے معبود! میری تمام حمد تیرے لیے خاص ہے۔ میں ہلاکت کی وادیوں میں کودا
اور تباہی اور بربادی کی گہرائیوں میں اُترا۔ ان ہلاکت خیز گہرائیوں میں حیرت نافرمانیوں، سخت



کیریوں اور ان میں تیری تجویزوں سے میرا سامنا ہوا۔ تیری بارگاہ میں میرا وسیلہ تیری توحید اور وحدانیت کا اقرار ہے اور میرا ذریعہ بخشش صرف اور صرف یہ ہے کہ میں نے کسی کو حیرا شریک نہیں قرار دیا۔ اور تیرے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کی اور میں اپنے نفس سے فرار کر کے تیری بارگاہ میں آیا ہوں جو کہ ایک گناہ گار کی پناہ گاہ ہے اور اس التجا کرنے والے کی آخری پناہ گاہ ہے جو اپنا حصہ ضائع کر چکا ہو وہ تیرے دامن میں پناہ لیتا ہے۔

اے میرے معبود! میری ساری حمد و ثنا تیرے لیے ہے۔ کتنے ہی ایسے دشمن تھے جنہوں نے اپنی عداوت کی تلواروں کو میرے لیے بے نیام کیا۔ اور میرے لیے اپنی چھری کی دھار کو تیز کیا اور انہوں نے پانی میں میرے لیے زہروں کی آمیزش کی اور کمانوں میں تیروں کو جوڑ کر مجھے نشانے بنانے کی کوشش کی ان کی تیز نگاہوں نے ہمیشہ میرا تعاقب کیا اور اپنے دلوں سے مجھے اذیت رسانی کے منصوبے بنائے اور تلخ گھونٹوں کی تلخی سے مجھے متواتر تلخ بناتے رہے (جن کو تو نے اپنی رحمت کے سبب مجھ سے دور رکھا)۔

اے میرے معبود! ان رنج و آلام کے برداشت کرنے میں میری کمزوری، تیری نظر میں ہے اور جو میرے خلاف آمادہ پیکار ہیں ان کے مقابلے میں میری عاجزی اور زیادہ دشمنوں کے مقابلے میں میری تنہائی اور ایذا رسانی کے لیے گھات لگانے والوں کے مقابلے میں میری کمزوری کو تو نے ملحوظ خاطر رکھا اور جس سے میں غافل تھا (اس کے معاملے میں) تو نے میری مدد کرنے میں جھل کر دی اور اپنی قوت و طاقت سے میری کمر کو مضبوط کیا اور ان کی تیزی کو ختم کیا اور میرے دشمنوں کی کثرت کو منتشر کر دیا اور ان کو تنہا کر دیا اور مجھے ان کے مقابلے میں قہر و غلبہ عطا فرمایا اور جو تیرے، انہوں نے اپنی کمان میں میرے لیے جوڑا تھا وہ اس کی طرف پلٹا دیا اور دشمن نہ تو اپنا حصہ ٹھنڈا کر سکا اور نہ اس کے دل کی تپش ختم ہو سکی اور اس نے اپنے جسم کی یونیاں کاٹیں اور منہ پھیر کر چلا گیا اور اس کے لشکر نے بھی اس کے ساتھ دعا کی اور کتنے ہی ایسے ستم گر تھے جنہوں نے مکرو فریب سے مجھ پر ظلم و تعدی کی اور اپنے شکار کے جال میں میرے لیے بچھائے اور اپنی تیز اور تلاش کرنے والی نگاہوں سے میرا چہرہ دیا اور یوں گھات لگا کر بیٹھ گئے جس طرح درندہ اپنے شکار کے انتظار میں موقع کی تاک میں گھات لگا کر بیٹھتا ہے۔

اے میرے اللہ! میں نے تجھ سے تیری فریاد رسی چاہتے ہوئے اور تیری جلد حاجت



روائی پر مجروسہ کرتے ہوئے، تجھے پکارا در حالانکہ میں یہ جانتا تھا کہ جو تیرے سایہ رحمت میں پناہ لے گا وہ کبھی شکست نہیں کھا سکتا اور جو تیری محکم پناہ گاہ انتقام میں پناہ حاصل کرے گا وہ خوف زدہ نہیں ہوتا اور تو نے اپنی قدرت سے ان کی شدت اور شر انگیزی سے مجھے محفوظ رکھا۔ اور کتنے ہی مصائب کے بادل تھے جو تو نے چھانٹ دیے اور کتنے ہی غموں کے تاریک پردے میرے دل پر تھے جو تو نے اٹھا اور ہٹا دیئے اور جو کچھ تو کرتا ہے اس کے بارے میں سوال نہیں کیا جاسکتا اور جو بھی تیری ذات سے میں نے مانگا تو نے عطا کیا اور جو کچھ میں نے نہیں مانگا تو نے از خود مجھے عطا فرمایا اور جب بھی میں نے تیرے کرم وجود و فضل کے سامنے جھولی پھیلائی تو نے بخل نہیں کیا اور تو نے جب بھی کیا احسان کیا اور میں تیرے عمرات میں کرتا رہا اور تیری حدود سے تجاوز کرتا رہا اور تیری تہدید و سرزنش سے ہمیشہ غافل رہا۔

اے میرے معبود! تمام حمد و ثناء تیرے لیے ہے جو ایسا صاحب اقتدار ہے جو مطلوب نہیں ہو سکتا تو ایسا برباد بار ہے جو جلدی نہیں کرتا۔ یہ اس شخص کا مقام محل ہے جو فرواں نعمتوں کا اقرار کرے اور اپنی کوتاہیوں اور لغزشوں کا اعتراف کرے اور اپنے خلاف اپنی زبان کاری کی گواہی دے۔ اے میرے معبود! حضرت محمد مصطفیٰ کی بلند پایہ منزلت کے صدقے تیرے قرب کا سوال کرتا ہوں اور علی کے روشن اور درخشاں مرتبے کے واسطے سے تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ تو مجھے ان چیزوں کی بُرائی سے پناہ دے جس کو تو نے خلق کیا ہے اور جو میرے بارے میں بُرا گمان رکھتا ہے ان سے پناہ دے اور یہ تیری قدرت و طاقت کے لیے دشوار اور مشکل (ہرگز) نہیں ہے کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے میرے اللہ! میری زندگی جو باقی رہ گئی ہے اس میں مجھ پر رحم فرما کہ میں تیری نافرمانیوں اور مصیبتوں کو چھوڑ سکوں اور جو جس چیز کی میرے اندر طاقت نہیں ہے اس کی تکلیفیں نہ دے کہ مجھ پر رحم کر اور جو چیز میری طرف سے تجھے راضی اور خوش کرتی ہے اس میں مجھے حسن نظر عطا فرما۔ (یعنی مجھے توفیق عطا فرما تاکہ اس کو انجام دے سکوں) اور جیسے تو نے مجھے اپنی کتاب کی تعلیم دی ہے ویسے ہی اس کو یاد کرنے کے لیے میرے دل کو لازم قرار دے اور مجھے یوں قرار دے کہ جو چیز تجھے میری طرف سے راضی و خوشنود کرے اس کو پورا کر سکوں اور میری آنکھوں میں نور قرار فرما اور میری سننے کی طاقت کو زیادہ کر۔ میرے سینے کو کشادگی دے اور اس



کے ذریعے میرے دل کو وسعت عطا فرما اور میری زبان کو قوت گویائی عطا فرما اور میرے بدن کو اس کے ذریعے استعمال کرنے کی توفیق عطا فرما اور حول و قوت میں میرے لیے وہ چیز قرار دے جس کو میرے لیے آسان قرار دے کیونکہ تیرے علاوہ کسی کی قدرت و طاقت نہیں ہے۔

اے میرے اللہ! میری راتیں، میرے دن، میری دنیا میری آخرت، میری تہدیلی، میرا ٹھکانہ، سب میں اپنی عافیت قرار دے اور درگزر کر اور اپنی طرف سے برکت سے پُر فرما۔

اے میرے اللہ! میرے پروردگار، میرے مولا، میرے رازدار، میری آرزو! میرے معبود! میرے نحوث (یعنی مددگار)! میری سند! میرے خالق، میرے ناصر روزگار! میرے قابل اعتماد! میری امید! میری زندگی اور میری موت تیرے لیے ہے اور میرے سننے اور دیکھنے کی طاقت تیری طرف سے ہے اور تیری لیے ہے۔ میرا رزق تیرے قبضہ قدرت میں ہے اور میرا دنیا اور آخرت کا معاملہ تیرے سپرد ہے تو نے اپنی قدرت کے تحت مجھے مالک قرار دیا ہے اور تیری قدرت و سلطنت میرے اوپر کار فرما ہے۔ میرے معاملہ میں تیری قدرت کار فرما ہے اور میری بھاگ دوڑ تیرے ہاتھ میں ہے اور تیری رضایت کے بغیر کوئی بھی تہدیلی نہیں کر سکتا۔ میں تیری نرمی اور عافیت سے تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں اور تیری رحمت کے ذریعے تیری رضایت و رضوان کی امید رکھتا ہوں۔ ورنہ میرے اعمال اس قابل نہیں کہ میں اس کی امید کر سکوں۔ پس میرے اعمال عاجز ہیں اور جب میرے اعمال عاجز و ناتواں ہیں تو پھر ان کے ذریعے میں ان چیزوں کی امید کیسے کر سکتا ہوں میں تیری بارگاہ میں اپنی ناداری، کمزوری اور اپنے معاملہ میں اپنی افراط و کثاہ کا شکوہ کرتا ہوں اور میرے پاس جو کچھ ہے تو اس سب کو جاتا ہے اور ان تمام چیزوں میں تو میری کفایت فرما۔

اے میرے اللہ! تو مجھے اپنے حبیب حضرت محمدؐ اور اپنے ظلیل (دوست)! حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں میں سے قرار فرما، اور وہ دن جس کا خوف اور ڈر سب سے زیادہ ہوگا اس دن مجھے ان میں سے قرار دے جن کو تو نے امن و امان عطا کی ہے۔ پس مجھے خوف و ڈر سے امن عطا فرما اور اپنی بشارت اور خوشخبری کے ذریعے مجھے خوشخبری عطا فرما، اور اپنے سایہ رحمت میں سے مجھے سایہ عطا فرما اور اپنے درگزر اور عافیت کے ذریعے مجھے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرما اور مجھ سے ہر قسم کی بُرائی اور حزن و ملال کو دور فرما۔ میری دنیا کو سالم قرار فرما اور



قیامت کے دن میری دلیل و حجت مجھے تلقین فرما اور اپنے ذکر کے ذریعے مجھے حقیر کو یاد رکھنا اور آسانی کے ذریعے مجھے آسانی عطا فرما! اور سختی کو مجھ سے دور فرما جب تک میں زندہ ہوں نماز اور زکوٰۃ کی توفیق عطا فرما اور اپنی عبادت کرنے کی مجھے توفیق عطا فرما مجھے اپنے دین کی سمجھ اور اپنی خوشنودی کے حصول میں مشغول فرما اور اپنے فضل سے مجھے عطا فرما اور قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن و سعید فرما اور میرے حساب و کتاب میں میرے ساتھ نرمی فرماتے ہوئے میرا حساب کم سے کم قرار فرما اور میرے بُرے عمل سے مجھے رسوا نہ کرنا اور اپنی ہدایت کے ساتھ میری ہدایت فرماتا۔ دنیا کی زندگی اور آخرت میں مجھے قول ثابت کے ساتھ ثابت قدم قرار فرما اور دنیا و آخرت میں جو میری جائز خواہشات ہیں ان میں میری کفایت فرما اور میری نماز، میرے روزے، میری دعا، میری عبادت، میرا شکر، میری دنیا اور میری آخرت میں مجھے میرے لیے برکت عطا فرما اور مجھے مقام محمود پر فائز فرما اور ایک ہمیشہ مدد کرنے والا سلطان میرے لیے قرار فرما، اور میں نے جو ظلم کیا ہے جو میرے جرم ہیں اور جہاں میں نے اپنے معاملہ میں اسراف کیا ہے ان سب سے درگزر فرما اور موت و حیات کے فتنے سے مجھے نجات عطا فرما اور جو بُرائیاں بھی ہیں خواہ وہ ظاہری ہوں یا باطنی ان سب سے مجھے نجات عطا فرما اور قیامت کے دن مجھے اپنے دوستوں اور اولیاء میں سے قرار فرما اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا اس کو میرے لیے نیک نمونہ قرار دے اور حلال کے ذریعے مجھے حرام سے بے نیاز فرما اور پاک و پاکیزہ کے ذریعے ہر خبیث و ناپاک سے میری کفایت فرما اور اپنی رحمت کا رخ میری طرف موڑ دے اور اس کو میری طرف سے دوسری طرف نہ موڑنا اور صراطِ مستقیم کی طرف میری ہدایت فرما، اور جو چیز تیری محبوب ہے اور تیری خوشنودی کا باعث ہے اس کی مجھے توفیق عطا فرما۔

اے میرے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ ریا، دکھلاوے، بڑائی، خود پسندی، تکبر، فخر، شر، بہک جانے، تعجب کی کثرت اور جبر سے۔

اے میرے رب! میں بخل، ناتوانی، لالچ، حسد، حرص اور ایک دوسرے پر فخر و مباہات کرنے، اور ملاوٹ کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! میں لالچ، جہالت، غم اور خوف و خطر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! پس بغاوت، ظلم، حسد تجاوز کرنے، فساد، فجور اور جھوٹ سے تیری



پناہ چاہتا ہوں اور میں خیانت کاری، عداوت اور سرکشی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے میرے رب میں گناہ، گناہ کے محل، حرام، حرام کی جگہ، خبیث اور ہر اُس چیز سے جو تیری ناپسندیدہ ہیں، سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں شیطان، اس کی بغاوت، اس کے ظلم، اس کی عداوت، اس کی شرکت اور اس کے لشکر اور سپاہیوں کے مقابلے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پس جو کچھ آسمان سے نازل ہوا ہے اور جو آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے پروردگار! جو کچھ تو نے خلق کیا ہے خواہ، چوپاؤں میں سے ہو یا پرندہ ہو یا جن یا انسان جو متحرک ہیں ان سب کے شر سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری بارگاہ میں پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو تو نے آسمان سے نازل کی ہے اور جو آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے اور جو کچھ زمین پر ہے اور جو کچھ زمین سے نکلتا ہے ان کے شر سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں ہر جادوگر، ہر کاہن اور (نما) گمان کرنے والے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں ہر حاسد کے شر، سرکشی کرنے والے، باغی، برتری چاہنے والے، ظالم، تجاوز کرنے والے اور خاہر کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں اندھے پن، بہرے پن، گونگے پن، برص، خرام، شک اور زنا سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! میں سستی، بزدلی، عجز و ناتوانی، کوتاہی جلدی بازی، ضیاع کاری، تقصیر اور نال مثل کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! پس جو کچھ تو نے زمین و آسمان میں خلق کیا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ تحت ارضی میں تو نے خلق کیا ہے ان سب کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں فقر، محتاجی، تنگ دستی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں دوستوں کی قلت اور ذلت سے۔

اے میرے رب! میں تنگی، شدت، قید، جس و وثاق، بندش اور ہر اُس مصیبت سے جس



پر میں مبر کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے اللہ! میری اس دعا کو قبول فرما، تو پوری کائنات کا پروردگار ہے۔

اے میرے اللہ! جو کچھ میں نے تیری بارگاہ سے طلب کیا ہے وہ مجھے عطا فرما اور اپنے فضل نیز اپنی بزرگی کے حساب اس میں اضافہ فرما اور اپنی عظمت کے اس حق کے ساتھ کہ تیرے علاوہ کوئی مجبور نہیں اور تو عزیز اور حکیم ہے۔

میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کی شاخ ہے

(وَعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو محمد عبد الله بن محمد الابهري قال: حدثنا علي بن أحمد الصباح قال حدثنا إبراهيم بن عبد الله ابن أخي عبد الرزاق قال: حدثني عمي عبد الرزاق ابن همام قال: أخبرني أبي همام بن نافع قال: أخبرني مينا مولى عبد الرحمن ابن عوف الزهري قال: قال لي عبد الرحمن: يامينا ألا أحدثك بحديث سمعته عن رسول الله ﷺ؟ قلت: بلى. قال: سمعته يقول: أنا شجرة، وفاطمة فرعها، وعلى لقاحها، والحسن والحسين ثمرها، ومحبوهم من أمتي ورقها۔

(بخلاف اسناد) عبد الرحمن ابن عوف زہری کے غلام نے بیان کیا ہے: مجھے عبد الرحمن نے

کہا: اے مینا! کیا میں تیرے لیے ایک ایسی حدیث بیان کروں جو میں نے رسول خدا سے سنی ہے۔

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ ضرور یہ حدیث میرے لیے بیان کریں۔

اس نے کہا: میں نے خود رسول خدا سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

”میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کی شاخ، علیؑ اس کا تنا، حسن و حسینؑ اس کا پھل اور

میری امت میں سے جو ان سے محبت کرنے والے ہیں وہ اس درخت کے پتے ہیں۔“

الحمد لله ہم کل مودت کے پتے ہیں۔



لا الہ الا اللہ نصف ایمان ہے

(وَعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: حدثني محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا أبو بكر محمد بن عجلي الجعافي قال: حدثني محمد بن علي ابن ابراهيم قال: حدثنا محمد بن أبي العنبر قال: حدثنا علي بن الحسين ابن واقد عن أبيه عن أبي عمرو بن العلا عن عبد الله بن بريدة عن بشير بن كعب عن شداد بن اوس قال: قال رسول الله ﷺ: لا إله إلا الله نصف الميزان، والحمد لله يملأه.

(مخبر استاد) شداد بن اوس نے رسول خدا سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میزان (ایمان) کا نصف حصہ لا الہ الا اللہ ہے اور الحمد للہ کہنے سے میزان کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

سورہ کافرون کا سبب نزول

(وَعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو محمد عبد الله بن أبي شيخ اجازة قال: أخبرنا أبو عبد الله محمد ابن أحمد الحكيمي قال: أخبرنا عبد الرحمن بن عبد الله أبو سعيد البصري قال: حدثنا وهب بن حريز عن أبيه قال: حدثنا محمد بن اسحاق بن يسار الملقب قال: حدثني سعيد بن مينا عن غير واحد من أصحابه: أن نفرًا من قريش اعترضوا لرسول الله ﷺ منهم عتبة بن ربيعة وامية ابن خلف والوليد بن مغيرة والعاص بن سعيد فقالوا: يا محمد هلم فلتعبد ما نعبد فتعبد ما تعبد فنشرك نحن وأنت في الأمر، فان يكن الذي نحن عليه الحق فقد أخذت بحظك منه وان يكن الذي أنت عليه الحق فقد أخذنا بحظنا منه، فأنزل الله

تبارک وتعالیٰ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ﴾ اِلٰی آخرہ السورۃ۔ ثم مشی اُبی بن خلف بعظم رمیم ففتہ فی یدہ ثم نفخہ وقال: اَنْزَعُم اِنْ رَبِّکَ یَحْیِیْ لَہَذَا بَعْدَ مَا تَرٰی؟ فَانْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَهَرَبَ لَنَا مِثْلًا وَنَبِیًّا خَلَقَہُ قَالَ مَنْ یُّحْیِی الْعِظَامَ وَہِی رَمِیمٌ ۝ قُلْ یُحْیِیہَا الَّذِیْ اَنْشَاہَا اَوَّلَ مَرَّةٍ وَہُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیمٌ ۝﴾ اِلٰی آخر السورۃ۔

(مخفف اسناد) سعید بن مینا نے اصحاب رسول سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا کی خدمت میں قریش کے چند مشرک پیش ہوئے کہ جن میں حبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف، ولید بن مغیرہ اور عامر بن سعید شامل تھے۔

انھوں نے نبی اکرم کی خدمت میں عرض کیا: اے محمد! آؤ ہم مصالحت کر لیں جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اس کی آپ بھی عبادت کرو اور جس کی آپ عبادت کرتے ہیں اس کی ہم عبادت کرتے ہیں۔ پس ہم عبادت والے معاملہ میں ایک دوسرے کے شریک ہو جاتے ہیں اگر ہم حق پر ہوئے تو آپ اس میں سے اپنا حصہ حاصل کر لیں گے اور اگر آپ حق پر ہوئے تو ہم آپ کے حق میں سے اپنا حصہ حاصل کر لیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے سورہ کافرون کو نازل کیا: ”اے میرا رسول! کہہ دے: ان کافروں سے، اے کافرو! جن کی تم عبادت کرتے ہو ان کی میں بھی عبادت نہیں کروں گا“، آخر سورہ تک۔ پھر ایک دن ابی بن خلف بوسیدہ ہڈیوں کے قریب سے گزرا ان (میں سے ایک) کو اس نے اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر اس کو پھونک مار کر اس سے گرد صاف کی اور کہا: اے محمد! کہہ اس ہڈی کو کہ جس کو آپ دیکھ رہے ہیں اس کے بارے میں تمھارا گمان ہے کہ تمھارا رب اس کو دوبارہ زندہ کر سکتا ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سورہ کافرون کی آیات ۷۸-۷۹ نازل فرمائیں:

”یہ لوگ ہماری نسبت باتیں بتاتے ہیں اور اپنی خلقت کی حالت کو بھول گئے اور کہنے لگے: جب یہ ہڈیاں گل سڑ کر خاک ہو جائیں گی بھلا ان کو دوبارہ کون خلق کرے گا؟“ اے محمد! رسول! ان سے کہہ دو



کہ وہ ذات کہ جس نے ان کو پہلی مرتبہ خلق کیا ہے وہ ان کو دوبارہ خلق فرمائے گا وہ ہر طرح کی تخلیق سے واقف ہے۔“

علم کی فضیلت کے بارے میں مولائے کائنات کا فرمان

(وعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن موسى بن بابويه قال: حدثنا أبي قال: حدثنا محمد بن القاسم ما جيلويه عن محمد بن علي الصيرفي عن نصر بن مزاحم عن عمر بن سعد عن فضيل بن خديج عن كميل بن زياد النخعي قال: كنت مع أمير المؤمنين عليه السلام في مسجد الكوفة وقد صلينا العشاء الآخرة، فأخذ بيدي حتى خرجنا من المسجد، فمشى حتى خرج إلى ظهر الكوفة ولا يكلمني بكلمة، فلما أضجر تنفس ثم قال: يا كميل إن هذه القلوب أوعية فخيرها أوعاها، احفظ عني ما أقول: الناس ثلاثة: عالم رباني، ومتعلم على سبيل نجاة، وهمج رعا ع اتباع كل ناعق يميلون مع كل ريح لم يستضيئوا بنور العلم ولم يلجأوا إلى ركن وثيق۔

يا كميل العلم خير من المال، العلم يحرسك وأنت تحرس المال، والمال تنقصه النفقة والعلم يزكرك على الاتفاق۔
يا كميل صحبة العالم دين يداك الله به، تكسبه الطاعة في حياته وجميل الاحلوة بعد وفاته۔

يا كميل متعة المال تزول بزواله، يا كميل مات خزان المال والعلماء باقون ما بقي الدهر، أعيانهم مفقودة وأمثالهم في القلوب موجودة، هاهنا ان ههنا۔ وأشار بيده إلى صدره۔ لعلماً جماً لو أصبت له حملة، بلى أصيب له لقناً غير مأمون يستعمل آلة الدين في الدنيا

و يستظهر بحجج الله على خلقه وبنعمه على عباده ليتخذ
الضعفاء وليجة دون ولي الحق، أو منقاداً للحكمة لا
بصيرة له في احسانه، يقدح الشك في قلبه بأول عارض
لشبهة، ألا لاذا ولا ذاك، أو منهوماً باللذات سلس القياد
بالشهوات، أو مغترأ بالجمع والادخار، وليس من رعاة
الدين أقرب - شبهاً بهؤلاء الأنعام السائمة - كذلك يموت
العلم بموت حامله.

اللهم بلى لا يخلوا الارض من قائم بحجة ظاهراً مشهوراً
أو مستتراً مغموراً لئلا تبطل حجج الله وبياناته واين
اولئك؟ والله الاقلون عدداً الأعظمون خطراً، بهم يحفظ
الله حججه حتى يودعوها نظراء هم ويزرعوها في قلوب
أشباههم، هجم بهم العلم على حقائق الأمور فباشروا
أرواح اليقين، واستلانوا ما استوعره المترفون، وأفسوا بما
استوحش منه الجاهلون، صحبوا الدنيا بأبدان أرواحها
متعلقة بالمنحل الأعلى، اولئك خلفاء الله في أرضه
والدعاة الى دينه، آه آه شوقاً الى رؤيتهم، واستغفر الله لي
ولكم، ثم نزع يده من يدي وقال: انصرف اذا شئت.

(بحذف اسناد) کمال ابن زیاد النحوی کہتا ہے: میں مسجد کوفہ میں امیر المومنین علی بن ابی
طالب علیہ السلام کے ساتھ تھا اور آپ کی اقتداء میں نماز عشاء ادا کی۔ نماز کے بعد آپ نے میرا ہاتھ
پکڑا اور کوفہ سے باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے اس دوران میرے ساتھ کوئی گفتگو نہ فرمائی۔
پس جب صحرا میں چلے گئے تو آپ نے ایک لہبا سانس لیا اور پھر فرمایا: اے کمال! تحقیق یہ دل
خزانہ ہے اور یہ خیر کا خزانہ ہے۔ پس جو میں بیان کروں گا اس کو یاد کر لو۔ جان لو کہ لوگوں کی تین
قسمیں ہیں:

- ① عالم ربانی . ② وہ طالب علم جو راہ نجات پر چلنے والا ہے
- ③ عوام الناس بے عقل لوگ۔ یہ وہ ہیں جو ہر ہاتھ دالے کی اتباع کرتے ہیں اور



ہر سمت کی ہوا کے، اس طرف جبکہ جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو علم کے نور سے روشنی طلب نہیں کرتے اور کسی مضبوط ستون کا سہارا حاصل نہیں کرتے۔

اے کمال! علم مال سے بہتر ہے، کیونکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کی تو خود حفاظت کرتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے جبکہ علم خرچ کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔

اے کمال! عالم کی صحبت اس کا ساتھ اس دین میں بہترین چیز ہے کیونکہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور اپنی موت کے بعد وہ دنیا میں اچھی یادیں چھوڑ کر جاتا ہے۔

اے کمال! مال کے ختم ہونے سے اس کے فوائد بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ مال کے خزانہ دار مر جاتے ہیں لیکن علم انہیں مرتے بلکہ جب تک زمانہ ہے وہ باقی رہتے ہیں۔ علم کے جسم مرتے ہیں لیکن ان کی امثال دل و دماغ میں ہمیشہ کے لیے موجود رہتی ہیں۔ آپ نے اس کے بعد اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا، یہاں علم کا ایک سمندر موجزن ہے۔ اے کاش! اس علم کو کوئی اٹھانے والا اور برداشت کرنے والا مل جاتا۔ ہاں! کیوں نہیں۔ اس کو ضرور اسے یاد کرنے والے مل جائیں گے جو خود امن میں نہیں ہوں گے وہ اس علم کو دین کا ہتھیار بنا کر اس سے دنیا حاصل کریں گے اور وہ اس علم کے ذریعے اپنے آپ کو دنیا کے سامنے حجت خدا بنا کر پیش کریں گے۔ اور وہ اپنے آپ کو اللہ کی نعمت بنا کر بندوں پر ظاہر کریں گے۔ تم لوگ حق کے والی کو چھوڑ کر کمزور لوگوں کو اپنا راز دار بناتے ہو اور وہ اپنے آپ کو (ظاہر) حکمت کا تابع قرار دیتے ہیں، لیکن ان کو زندگی میں کوئی بصیرت حاصل نہیں ہوتی اور ان کے دلوں میں پہلی فرصت ہی میں شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ! ان کے لیے نہ یہ جہاں ہے اور نہ وہ جہاں ہوگا۔ یہ لوگ اپنی ذات میں حریص اور خواہشات کی بہت جلدی اتباع کرنے والے ہوتے ہیں اور لوگوں کو دھوکا دیں گے اور ان کو ذلیل و خوار کریں گے۔ دین کے محکم اور مضبوط ستونوں میں جانوروں (جابلوں) سے بھی جلدی شبہ پیدا کریں گے۔

یاد رکھو! عالم کے مرنے سے علم نہیں مرتا۔

اے میرے اللہ! کیوں نہیں۔ یہ زمین کبھی حجت خدا کے ساتھ قائم رہنے والوں سے خالی نہیں ہوگی۔ خواہ ظاہر و مشہور ہو یا وہ پوشیدہ و غیر معروف ہو، تاکہ خدا کی حجت دلیل اور اس

کے دین کی بنیادیں کمزور نہ ہو جائیں۔ یہ لوگ کہاں ہیں؟ خدا کی قسم! یہ لوگ تعداد میں بہت کم ہوں گے لیکن عظمت کے اعتبار سے سب سے زیادہ ہوں گے اور ان کے ذریعے اللہ اپنی دلیلوں کی حفاظت کرے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حجت کو امانت کے طور پر عطا کرتا ہے۔ وہ ان میں غور و فکر کرتے ہیں اور وہ اپنی عقل کے دلوں میں اس کا بیج بوتے ہیں اور چیزوں کے حقائق کا علم ان کو حاصل ہوتا ہے۔ یقین کی ارواح ان کو بشارت دیتی ہیں اور وہ چیز جس کو سرکش اور دشوار جانتے ہیں وہ ان کے لیے نرم و آسان ہوتی ہے اور جس سے جاہل لوگ وحشت ناک ہوتے ہیں وہ ان سے اسے حاصل کرتے ہیں۔ ان کے بدن اس دنیا میں ہوتے ہیں، لیکن ان کی ارواح کا آخرت سے تعلق ہوتا ہے وہ اعلیٰ محل سے متعلق ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ہی اللہ کی زمین پر اللہ کے نائب ہوتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہوتے ہیں۔ آہ! آہ! کاش میں ان کی زیارت کر سکتا۔ میں اللہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں اپنے لیے اور تمھارے لیے پھر آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑا لیا اور فرمایا: جاؤ جدھر جانا چاہتے ہو۔

ابتدا بھی ہمارے ساتھ اور اختتام بھی ہمارے ساتھ

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو بكر بن محمد بن عمر الجعابي قال: حدثني علي بن اسحاق النحوي قال: حدثنا عثمان بن عبد الله الشامي قال: حدثنا أبو لهيعة عن أبي زرعة الحضرمي عن عمر بن علي بن أبي طالب عن أبيه عليه السلام قال: قال لي النبي صلى الله عليه وآله: يا علي بنا يختم الله الدين كما بنا فتحه، وبنا يؤلف الله بين قلوبكم بعد العداوة والبغضاء۔

(بخلاف اسناد) حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرمؐ نے مجھے فرمایا:

اے علی! اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی ابتدا بھی ہمارے ساتھ کی تھی اور ہمارے ذریعے

ہی اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں کو دشمنی اور بغض کے بعد دوبارہ جوڑے گا۔



طوبیٰ کن کے لیے ہے (جنت کا خوبصورت درخت)

(وعنه) عن شيخه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن مروان عن محمد ابن عجلان عن أبي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: طوبى لمن لم يبدل نعمة الله كفوًا طوبى للمتحابين في الله.

(مخفف استاد) حضرت امام جعفر صادق عليه السلام نے فرمایا: طوبیٰ ان لوگوں کے لیے ہے جو کفر کرتے ہوئے اللہ کی نعمتوں کو تبدیل نہیں کرتے اور ایک دوسرے سے اللہ کی خوشنودی کی خاطر محبت کرتے ہیں۔

اہل بیت سے بغض رکھنے والا جہنمی ہے

(وعنه) عن شيخه عليه السلام قال: أخبرنا بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا عبد الكريم بن محمد قال: حدثنا سهل بن تكلمة الرازی قال: حدثنا ابن أبي اويس قال: حدثني أبي عن حميد بن قيس عن عطاء عن ابن عباس قال: قال: رسول الله ﷺ: يا بني عبدالمطلب اني سألت الله لكم ان يعلم جاهلكم، وان يثبت قائمكم، وان يهدي ضالككم، وان يجعلكم نجداً جوداء رحماء، أم والله لو ان رجلاً صف قدميه بين الركن والمقام مصلياً فلقى الله ببغضكم أهل البيت دخل النار.

(مخفف استاد) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا: اے اولاد عبدالمطلب! میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے واسطے دعا کی ہے کہ وہ تمہارے جاہل کو علم کی دولت سے نوازے اور تمہارا جو فرد راہ خدا میں قیام کرے اس کو ثابت قدمی عطا فرمائے اور



تمہارے گمراہ کو ہدایت عطا فرمائے اور وہ تمہیں بہادر، بخشنے والے اور رحم کرنے والے قرار دے۔
آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم! اگر کوئی شخص رکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہو کر ہمیشہ نماز ادا کرتا رہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس حالت میں پیش ہو کہ الہی بیت سے نفی رکھتا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔

اطاعتِ خدا میں لوگ ہمارے تابع ہیں

(وعنه) عن شيخه رحمه قال: حدثنا أبو عبد الله محمد بن محمد ابن النعمان قال: أخبرني الشريف الصالح أبو محمد الحسن بن حمزة العلوي الحسيني الطبري رحمه قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن جعفر الحميري عن أبيه عن أحمد بن محمد بن عيسى عن مروي بن عبيد الكوفي عن محمد ابن يزيد الطبري قال: كنت قائماً على رأس الرضا على بن موسى عليهما السلام بخراسان وعنده جماعة من بني هاشم منهم اسحاق بن العباس بن موسى، فقال له: يا اسحاق بلغني انكم تقولون ان الناس عبيد لنا، لا وقرابتی من رسول الله ﷺ ما قلته قط ولا سمعته من أحد من آبائي ولا بلغني من واحد منهم قاله، لكننا نقول الناس عبيد لنا في الطاعة موال لنا في الدين، فليبلغ الشاهد الغائب۔

(بخلاف اسناد) محمد بن یزید طبری نے بیان کیا ہے: میں خراسان میں حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا اور آپ کے پاس بنو ہاشم کی ایک جماعت بھی موجود تھی، ان میں اسحاق بن عباس بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔

پس آپ نے اس سے فرمایا: اے اسحاق! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگ یہ کہتے ہو کہ لوگ ہمارے غلام ہیں۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ اور مجھے قسم ہے اس قرابت کی جو مجھے رسول خدا سے حاصل ہے میں نے یہ کبھی نہیں کہا اور نہ ہی میرے آباؤ اجداد میں سے کسی نے ایسا کہا ہے اور نہ



ہی ان میں سے کسی کے بارے میں کوئی ایسی خبر مجھے ملی ہے کہ کسی نے ایسے فرمایا ہو۔ البتہ ہم یہ کہتے ہیں کہ لوگ اطاعتِ خدا میں ہمارے غلام و تابع ہیں (یعنی جو ہماری اتباع میں خدا کی اطاعت کی جائے تو وہی قابلِ قبول ہے اور جو دین کو ہم سے حاصل کرتے ہیں وہ ہمارے غلام اور موالی ہیں۔ پس ہر حاضر اس بات کو ہر غائب تک کو پہنچا دے۔

امام رضاؑ کی توحیدِ خدا پر گفتگو

(وبهذا الاسناد) قال: سمعت الرضا عليه السلام يتكلم في توحيد الله فقال: أول عبادة الله معرفته، وأصل معرفة الله - جل اسمه - توحيده، ونظام توحيده نفى التحديد عنه، لشهادة العقول أن كل محدود مخلوق، وشهادة كل مخلوق أن له خالقاً ليس بمخلوق، والممتنع من الحدث هو القديم في الأزل، فليس الله عبد من نعت ذاته، ولا إياه وحّد من اكتنّه، ولا حقيقة أصاب من مثله، ولا به صدّق من نهاه، ولا صمد صمده من أشار إليه بشئ من الحواس، ولا إياه عنى من شبهه، ولا له عرف من بعضه، ولا إياه أراد من توهمه، كل معروف بنفسه مصنوع، وكل قائم في سواه معلول، بصنع الله يستدل عليه، وبالعقول تعتقد معرفته، وبالفطر تثبت محبته خلق الله تعالى الخلق حجاباً بينه وبينهم، ومبايئته إياهم مفارقتهم إيتهم، وابتلاؤهم لهم دليلهم على أن لا ابتداء له، لعجز كل مبتدئ منهم عن ابتداء مثله، فأسماؤه تعالى تعبير وأفعاله سبحانه تفهيم، قد جهل الله من حده وقد تعداه من اشتمله وقد أخطاه من اكتنّه، ومن قال «كيف» هو فقد شبهه، ومن قال فيه «لم» فقد علّله، ومن قال «متى» فقد وقته، ومن قال «فيم» فقد ضمنه، ومن قال «إلى م» فقد نهاه، ومن قال

«حتى م» فقد غياه ، ومن غياه فقد جزاء ومن جزاء فقد
الحد فيه .

لا يتغير الله بتغير المخلوقات ، ولا يتحدد بتحدد المحدود ،
واحد لا بتأويل عدد ، ظاهر لا بتأويل المباشرة ، متجل لا
باستهلال رؤية باطن لا بمزايلة مبائن لا بمسافة ، قريب لا
بمداناة ، لطيف لا بتجسم ، موجود لا عن عدم ، فاعل لا
باضطرار ، مقدر لا بفكرة ، مدبر لا بحركة ، مريد لا بعزيمة ،
شاء لا بهمة ، مدرك لا بحاسة ، سميع لا بألة ، بصير لا بأداة ،
لا تصحبه الأوقات ولا تضمه الا ما كن ، ولا تأخذه السنة ،
ولا تحده الصفات ، ولا تقيد الأدوات .

سبق الأوقات كونه ، والعدم وجوده ، والابتداء ، أزله ، بخلقه
الأشياء علم انه لا شبه له ، وبمضاداته بين الأشياء علم ان لا
ضد له ، وبمقارنته بين الامور عرف ان لا قرن له ، ضاد
النور بالظلمة ، والصبر بالحر ، مؤلف بين متعاقباتها ، مفرق
بين متدانياتها ، بتفريقها دل على مفرقها ، وبتأليفها دل
على مؤلفها ، قال الله تعالى : «ومن كل شئ خلقنا زوجين
لعلكم تذكرون» .

له معنى الربوبية اذ لا مربوب ، وحقيقة الالهية اذ لا مألوه ،
ومعنى العالم ولا معلوم ، ليس منذ خلق استحق معنى
الخالق ، ولا من حيث احدث استفاد معنى المحدث ، لا
يفغيه منذ ، ولا يدنيه قد ، ولا يحجبه لعل ، ولا يوقته متى ،
ولا يشتمله حين ، ولا يقارنه مع ، كل ما فى الخلق من أثر
غير موجود فى خالقه ، وكل ما أمكن فيه ممتنع من صانعه ،
لا تجرى عليه الحركة والسكون ، كيف يجرى عليه ما هو
أجراه ، أو يعود فيه ما هو ابتداءه ؟ اذاً لتفاوتت دلالتة ولا



متنع من الأزل معناه۔

ولما كان للبارى معنى غير المبره لوحد له وراء لحد له
امام، ولو التمس له التمام للزمه النقصان، كيف يستحق
الأزل من لا يمتنع من الحدث، وكيف ينشئ الأشياء من لا
يمتنع من الانشاء۔

لو تعلقت به المعانى لقامت فيه آية المصنوع، ولتحول
عن كونه دالاً الى كونه مدلولاً عليه، ليس فى مجال القول
حجة، ولا فى المسألة عنه لجواب لا اله الا الله العلى
العظيم۔

(بخلاف اسناد) راوی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ
اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔

پس آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ابتدا یہ ہے کہ اس کی معرفت حاصل کی
جائے اور اللہ جل جلالہ کی معرفت کی ابتدا یہ ہے کہ اس کے لیے توحید کو مانا جائے (یعنی اس کو
واحد و یکتا تسلیم کیا جائے) اور اس کی توحید کا نظام یہ ہے کہ اس کو محدود نہ کیا جائے کیونکہ عقل
کو اعی دیتی ہے کہ جو محدود ہو وہ مخلوق ہے۔ اور ہر مخلوق کو اعی دیتی ہے کہ اس کے لیے کوئی
خالق ہے اور اللہ مخلوق نہیں ہے۔ اس کا حادث ہونا متنع ہے وہ ہمیشہ سے قدیم ہے۔ پس جس
مفہم نے اس کی ذات نعمت و صفت بیان کرنا شروع کی اس نے اس کی عبادت نہیں کی۔ اور جو
اس کی اصل و حقیقت کو جاننے کی کوشش کرے گا وہ اس کی توحید پر ایمان نہیں رکھ سکتا اور جس
نے اس کی مثل بیان کی وہ اس کی حقیقت کو نہیں پاسکتا اور جو اس کی نفی کرے گا وہ اس کی تصدیق
نہیں کر سکتا اور جو اس کی طرف خواہش ظاہری کے ذریعے اشارہ کرے گا وہ اس کو بے نیاز تسلیم
نہیں کرتا۔ جس نے اس کی تشبیہ بیان کی اس نے اس کا ارادہ نہیں کیا اور جس نے اس کے صفے
قرار دیئے اس کو اس کی معرفت حاصل نہیں ہوئی اور جس نے اس کے بارے میں توہم کیا اس
نے اس کا ارادہ نہیں کیا اور ہر معروف بذات خود مصنوع ہے اور اس کے علاوہ جو بھی قائم ہے
وہ کسی علت کا معلول ہے اور خود اللہ کی مصنوعات کے ذریعے اس کے وجود پر استدلال کیا جاتا



ہے۔ اور عقل کے ذریعے اس کی معرفت کا اعتقاد رکھا جاتا ہے اور فطرت کے ذریعے اس کی محبت کو ثابت کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو خلق کیا اور ان کے اور اپنے درمیان ایک حجاب (پردہ) قرار دیا ہے اور اپنے اور ان کے درمیان مہابیت قرار دی ہے اور اپنے اور ان کے درمیان مفارقت کو ثابت رکھا ہے، اس کا انہی مخلوق کے لیے ابتدا قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے اپنے لیے کوئی ابتدا نہیں ہے (یعنی وہ ہمیشہ سے ہے) کیونکہ اس مخلوق میں سے ہر ایک اس جیسی ابتدا رکھنے سے عاجز و ناتواں ہے۔

اس کے اسما صرف اس کی ذات کی تعبیر ہیں نہ کہ اس کی حقیقت۔ اس ذات مبرا و منزہ کے تمام افعال صرف اور صرف سمجھانے کے لیے ہیں اور جس نے اس کی حد معین کی وہ اس کی حقیقت سے جاہل ہے اور جس نے اس کا احاطہ کرنے کی کوشش کی وہ اس کی تعداد کا قائل ہو جائے گا اور جو اس کی اصل حقیقت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اس نے اس کے بارے میں خطا کی ہے۔ اور جو اس کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ کیسا ہے؟ پس اس نے اس کو تشبیہ دی ہے۔ جس نے اس کے بارے میں کہا کہ وہ کیوں کر ہے؟ پس اس نے اس کی صلت و تعلیل بیان کی ہے اور جس نے کہا کہ وہ کب سے ہے پس اس نے اس کے لیے وقت کی حد بیان کرنے کی کوشش کی ہے اور جس شخص نے اس کے بارے میں کہا کہ وہ کس میں ہے پس اس نے اس کسی کے ضمن میں قرار دیا اور جس شخص نے اس کے بارے میں کہا کہ وہ کب تک ہے پس اس نے اس کی نفی کر دی ہے اور جس نے اس کے بارے میں بیان کیا کہ وہ فلاں وقت تک ہے اس نے اس کی غایت و انتہا بیان کی ہے اور جس نے اس کی انتہا بیان کی اس نے اس کا تجزیہ کیا اور جس نے اس کا تجزیہ کیا وہ اس کا منکر و کافر ہو جائے گا۔

مخلوقات کی تبدیلی سے اللہ میں تبدیلی نہیں آ سکتی اور مخلوق کی حدود کے ساتھ اس کی حدود کو معین نہیں کیا جاسکتا۔ وہ ایک ہے لیکن کسی عدد کی تاویل میں نہیں ہے۔ وہ ظاہر ہے لیکن ظاہری آنکھیں اس کی تجلی کا نظارہ نہیں کر سکتی (بلکہ حقیقی و باطنی نظریں اس کی تجلی کا مشاہدہ کرتی ہیں)۔ وہ ایسا پوشیدہ ہے جو کبھی ظاہر نہیں ہو سکتا۔ وہ ایسا دور ہے کہ مسافت نہیں رکھتا، وہ ایسا قریب ہے جس کے قرب کو محسوس نہیں کیا جاسکتا۔ وہ ایسا لطیف ہے جو مجسم نہیں ہو سکتا۔ وہ ایسا موجود ہے جس کے اول و آخر میں عدم نہیں ہے۔ وہ ایسا قائل ہے جو مجبور نہیں ہے، وہ ایسا



مقدر (یعنی تقدیر کرنے والا) جو غور و فکر نہیں کرتا۔ وہ پوری کائنات کے لیے مدبر (تدبیر کرنے والا) ہے۔ حرکت کرنے کا محتاج نہیں۔ وہ ایسا مرید ہے جو بغیر زحمت کے ارادہ کرتا ہے۔ وہ چاہنے والا لیکن بغیر کسی ہمت کے۔ وہ درک کرنے والا ہے لیکن اس کا محتاج نہیں ہے۔ وہ سننے والا لیکن بغیر کسی اور ذریعہ کے۔ وہ دیکھنے والا ہے لیکن بغیر آنکھ کے۔ زمانہ اس کا ساتھی نہیں ہو سکتا اور محل اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ اس کو ادگھ آتی ہے اور نہ اس کی صفات کی حد معین ہو سکتی ہے اور اس کو اسباب مفید نہیں کر سکتے (یعنی وہ اسباب کا تابع نہیں ہے)۔

اس کا وجود زمانے سے پہلے ہے اور اس کا وجود عدم پر سبقت رکھتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور اس کا اشیا کو خلق کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے لیے کوئی چیز مشاہد نہیں ہے اور چیزوں کا ایک دوسرے کی ضد ہونے سے معلوم ہوا ہے کہ اس کے لیے کوئی ضد نہیں ہے، اور اُمور کا آپس میں قرین اور ساتھی ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی قرین و ساتھی نہیں ہے۔ اس نے نور کو ظلمت کی ضد قرار دیا ہے۔ سردی کو گرمی کی ضد قرار دیا ہے جو دور دور ہیں ان کے درمیان الفت قرار دی ہے اور جو قریب قریب ہیں ان کے درمیان جدائی قرار دی ہے۔ ان کے درمیان تفریق و جدائی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کوئی جدائی ڈالنے والا ہے اور ان کے درمیان الفت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے درمیان کوئی الفت پیدا کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے:

”ہم نے ہر چیز کو جفت (جوڑا) خلق فرمایا ہے تاکہ تم تذکر حاصل کر سکو۔“

وہ اس وقت بھی رب تھا جب کوئی پرورش پانے والا نہیں تھا اور حقیقت الٰہیت اس کے لیے اس وقت بھی تھی جب کوئی عبادت کرنے والا موجود نہیں تھا۔ علم اس کے لیے اس وقت بھی ثابت تھا جب کوئی معلوم نہیں تھا اور اس نے جب خلق کیا تو اس وقت معنی خلق کا مستحق نہیں بنا، بلکہ پہلے سے تھا اور نہ ہی ایجاد کرنے کے وقت سے ایجاد کرنے والا ہے (بلکہ پہلے ہی تھا)۔ لفظ ضد اس کی غیبت کو بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی قد اس کے قرب کو بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی عجب کا سبب بنتا ہے اور نہ ہی اس کے وقت کا احاطہ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس کے وقت کو بیان کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس کا ساتھ دینے کی وجہ سے اس کا معاون بنا



جاسکتا ہے۔ ہر وہ چیز جو اس کی مخلوق میں ہے وہ اثر اس موجود کے خالق کا غیر ہے اور جو ممکن میں ہے وہ اس کے بنانے والے میں ممنوع ہے۔ اس کو حرکت اور سکون سے متصف نہیں کیا جاسکتا اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس کو اس نے جاری کیا وہ اس کی ذات میں جاری کیا جاسکے اور ہر وہ چیز جس کے لیے ابتدا ہے وہ اس کی طرف پلٹنے والی ہے، کیونکہ دونوں کی دلالت الگ الگ ہے اور ازل کے معنی کے بھی یہ مٹانی ہے۔

مخلوق کے اوصاف کو خالق کے لیے عظمت نہیں کیا جاسکتا اور جس نے اس کے پیچھے والی حد معین کی لامحالہ اس کو امام یعنی آگے والی حد بھی معین کرنا پڑے گی (حالانکہ ہر دو ناممکن ہیں) اور جس نے اس کے تمام ہونے کو ثابت کیا تو وہ اس کے ناقص ہونے کا قائل ہوا اور جوازی ہمیشہ سے ہو اس کے لیے اس چیز کو کیسے ثابت کیا جاسکتا ہے کہ جو حادث کے لیے متمنع نہ ہو۔ (یعنی حادث کے لیے پائی جائے) اور وہ کیسے اشیا کو خلق کر سکتا ہے کہ جو خود خلق کا محتاج ہو؟ اگر یہ معانی اس کے ساتھ قائم ہو جائیں تو یہ اس کے مصنوع ہونے کی دلیل ہے اور اس کے وال (یعنی دلالت کرنے والے رہنمائی کرنے والے) سے مدلول ہونے کی طرف تہدیلی لازم آئے گی اور اس کے بارے میں کوئی قول حجت نہیں ہے اور اس کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا جائے گا اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اس کے اور وہ بلند و عظیم ہے۔

نیکی بندہ مومن کے لیے تحفہ ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال:
أخبرني أبو غالب أحمد بن محمد الرازي رحمه الله قال: حدثني
خالي أبو العباس محمد بن جعفر الزراز القرشي قال:
حدثنا محمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن الحسن بن
محبوب عن جميل بن صالح عن بريد بن معاوية العجلي
عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر عليه السلام عن أبياته قال: قال
رسول الله ﷺ: يقول الله تعالى: المعروف هدية مني
إلى عبدی المؤمن، فان قبلها مني فبرحمتي ومني، وان



ردھا فبئذنبہ حرمھا ومنہ لامنۃ ، وایما عبد خلقته فہدیتہ
الی الایمان وحسنت خلقه ولم ابتلہ بالبخل فانی ارید بہ
خیبراً۔

(بخاری اسناد) حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام کے ذریعے سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نیکی میری طرف سے میرے مومن بندہ کے لیے تحفہ ہے۔ اگر وہ میرے اس تحفہ کو قبول کر لے (یعنی اس کو انجام دے) تو یہ میری رحمت کے ذریعے ہے اور میری طرف سے ہے اور اگر وہ اس کو رد کرے اور قبول نہ کرے (یعنی اس کو انجام نہ دے) تو اس کی محرومیت اس کا گناہ ہے اور یہ میرے بندے کی طرف سے ہے، میری طرف سے نہیں ہے۔ پس میں جس بندے کو بھی خلق کرتا ہوں اس کو ایمان کی طرف ہدایت کرتا ہوں اور اس کے اخلاق و خلق کو حسن قرار دیتا ہوں میں اس کے ساتھ کبھی نہیں کرتا میں تو اس کی اچھائی کا ارادہ کرتا ہوں۔

فاطمہؑ میرا کھڑا ہے

(وعنه) عن شیخہ رضی اللہ عنہا قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن خالد المراغی قال: أبو القاسم الحسن بن الحسن بن علی بن مروان الغزال قال: حدثنا عبد اللہ بن الحسن الأحمشی قال: حدثنا خالد بن عبد اللہ بن یزید بن أبی زیاد عن عبد اللہ بن الحرث بن نوفل قال: سمعت سعد بن مالک ، یعنی ابن أبی وقاص - يقول: سمعت رسول اللہ ﷺ يقول: فاطمة بضعة منی ، من سرھا فقد سرنی ، ومن ساءھا فقد ساءنی ، فاطمة أعز البریة علی۔

(بخاری اسناد) عبد اللہ بن حرث بن نوفل نے بیان کیا ہے: میں نے سعد بن مالک (یعنی ابن ابی وقاص) سے سنا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت رسول خدا سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ”فاطمہؑ میرا کھڑا ہے جس نے اس کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے

اس کو ناراحت کیا پس اس نے مجھے ناراحت کیا۔ مجھے فاطمہ ساری مخلوق سے زیادہ عزیز ہے۔

امیر المؤمنین کا محمد بن ابی بکرؓ اور اہل مصر کے نام خط

(وَعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: حدثني أبو عبد الله محمد بن محمد ابن النعمان رحمته قال: أخبرني أبو الحسن علي بن محمد بن الحسن الكاتب قال: أخبرني الحسن بن علي الزعفراني قال: أخبرني أبو اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثني عبد الله بن محمد بن عثمان قال: حدثنا علي بن محمد بن أبي سعيد عن فضيل بن جعد عن أبي اسحاق الهمداني قال: لما ولي أمير المؤمنين علي بن أبي طالب صلوات الله عليه محمد بن أبي بكر مصر وأعمالها كتب له كتاباً، وأمره أن يقرأه على أهل مصر، وليعمل بما وصاه به فيه، وكان الكتاب:

بسم الله الرحمن الرحيم

من عبد الله أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام إلى أهل مصر ومحمد بن أبي بكر، سلام عليكم، فاني احمد اليكم الله الذي لا إله إلا هو.

اما بعد: فاني اوصيكم بتقوى الله فما أنتم عنه مسئولون واليه تصيرون، فان الله تعالى يقول: ﴿كل نفس بما كسبت رهينة﴾ ويقول: ﴿ويحذركم الله نفسه والى الله المصير﴾ ويقول: ﴿فوربك لنسألنهم أجمعين عما كانوا يعملون﴾.

واعلموا عباد الله ان الله عز وجل سائلكم عن الصغير من عملكم والكبير فان يعذب فتحن أظلم، وان يعف فهو أرحم الراحمين.

يا عباد الله ان أقرب ما يكون العبد الى المغفرة والرحمة

حين يعمل لله بطاعته وينضحه بالتوبة، عليكم بتقوى الله، فانها تجمع الخير ولا خير غيرها، ويدرك بها من الخير ما لا يدرك بغيرها من خير الدنيا وخير الآخرة، قال الله عز وجل: ﴿وقيل للذين اتقوا ماذا أنزل ربكم قالوا خيراً للذين أحسنوا فى هذه الدنيا حسنة ولدار الآخرة خير ولنعم دار المتقين﴾.

اعلموا يا عباد الله ان المؤمن من يعمل الثلاث من الثواب: اما الخير فان الله يثيبه بعمله فى دنياه، قال الله سبحانه لابراهيم: ﴿وآتيناه أجره فى الدنيا وانه فى الآخرة لمن الصالحين﴾ فمن عمل الله تعالى أعطاه أجره فى الدنيا والآخرة وكفاه المهم فيهما، وقد قال الله تعالى: ﴿يا عباد الذين آمنوا اتقوا ربكم للذين أحسنوا فى هذه الدنيا حسنة وأرض الله واسعة انما يوفى الصابرون أجرهم بغير حساب﴾ فما أعطاهم الله فى الدنيا لم يحاسبهم به فى الآخرة، قال الله تعالى: ﴿للذين أحسنوا الحسنى وزيادة﴾ والحسنى هى الجنة والزيادة هى الدنيا، وان الله تعالى يكفر بكل حسنة سيئة، قال الله عز وجل: ﴿ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين﴾ حتى اذا كان يوم القيامة حسبت لهم حسناتهم، ثم أعطاهم بكل واحدة عشرة أمثالها الى سبعمائة ضعف، قال الله عز وجل: ﴿جزاء من ريك عطاء حساباً﴾ وقال: ﴿اولئك لهم جزاء الضعف بما عملوا وهم فى الغرفات آمنون﴾ فارغبوا فى هذا رحمكم الله واعملوا له وتحاضروا عليه.

واعلموا يا عباد الله ان المتقين حازوا عاجل الخير وآجله، شاركوا أهل الدنيا فى دنياهم ولم يشاركهم أهل الدنيا فى



آخرتهم، أباحهم الله في الدنيا ما كفاهم به وأغناهم، قال
الله عز وجل: ﴿قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده
والطيبات من الرزق قل هي للذين آمنوا في الحياة الدنيا
خالصة يوم القيامة كذلك نفصل الآيات لقوم يعلمون﴾
سكنوا الدنيا بأفضل ما سكنت، وأكلوها بأفضل ما أكلت،
شاركوا أهل الدنيا في دنياهم فأكلوا معهم من طيبات ما
يأكلون، وشربوا من طيبات ما يشربون، ولبسوا من أفضل
ما يلبسون وسكنوا من أفضل ما يسكنون وتزوجوا من
أفضل ما يتزوجون، وركبوا من أفضل ما يركبون، أصابوا
لذة الدنيا مع أهل الدنيا وهم غداً جيران الله تعالى،
يتمنون عليه فيعطيه ما يتمنون، لا ترد لهم دعوة ولا
ينقص لهم نصيب من اللذة، فإلى هذا يا عباد الله يشاق
إليه من كان له عقل ويعمل له بتقوى الله ولا حول ولا قوة
إلا بالله.

يا عباد الله ان اتقيتم وحفظتم نبيكم في أهل بيته فقد
عبدتموه بأفضل ما عبد، وذكرتموه ، بأفضل ما ذكر،
وشكرتموه بأفضل ما شكر، وأخذتم بأفضل الصبر
والشكر، واجتهدتم أفضل الاجتهاد، وان كان غيركم اطول
منكم صلاة وأكثر منكم صياماً فأنتم أتقى لله منه وأنصح
لأولى الامر.

احذروا يا عباد الله الموت وسكرته، فأعدوا له عدته، فإنه
يفجئكم بأمر عظيم كبير لا يكون معه شراً بلأ أو بشر. لا
يكون معه خير أبداً، فمن أقرب الى الجنة من عاملها ومن
أقرب الى النار من عاملها، انه ليس أحد من الناس تفارق
روحه جسده حتى يعلم الى أى المنزلين يصير: الى الجنة



أم النار أعدو هو الله أم ولي، فإن كان ولياً لله فتحت له أبواب الجنة وشرعت له طرفها ورأى ما أعد الله له فيها، ففرغ من كل شغل ووضع عنه كل ثقل، وإن كان عدو الله فتحت له أبواب النار وشرع له طرقها ونظر إلى ما أعد الله له فيها فاستقبل كل مكروه وترك كل سرور، كل هذا يكون عند الموت، وعنده يكون بيقين، قال الله تعالى: ﴿الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُم الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُم الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ فَأَلْقُوا السَّلَامَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ فَاَدْخُلُوا أَبْوََابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبَلِشْ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ﴾.

يا عباد الله إن الموت ليس منه فوت، فاحذروه قبل وقوعه، واعدوا له عدته، فإنكم طرد الموت إن اقمتم له أخذكم وإن فررتم منه أدرككم، وهو ألزم لكم من ظلكم، الموت معقود بنواصيكم، والدنيا تطوى خلفكم، فأكثرُوا ذكر الموت عندما تنازعكم إليه أنفسكم من الشهوات، وكفى بالموت واعظاً، وكان رسول الله ﷺ كثيراً ما يوصي أصحابه بذكر الموت، فيقول: أكثرُوا ذكر الموت، فإنها هادم اللذات، حائل بينكم وبين الشهوات.

يا عباد الله ما بعد الموت لمن لا يغفر له أشد من الموت القبر، فاحذروا ضيعته وضيعته وظلمته وغريمته، إن القبر يقول كل يوم: أنا بيت الغربة، أنا بيت التراب، أنا بيت الوحشة، أنا بيت الدود والهوام، والقبر روضة من رياض الجنة أو حفرة من حفر النيران، إن العبد المؤمن إذا دفن قالت له الأرض: مرحباً وأهلاً، فد كنت ممن أحب أن

تمشى على ظهري، فاذا وليتك فستعلم كيف صنعى بك،
 فيتسع له مد البصر، وان الكافر اذا دفن قالت له الارض: لا
 مرحباً ولا أهلاً، لقد كنت من أبغض من يمشى على
 ظهري، فاذا وليتك فستعلم كيف صنعى بك، فتضمه حتى
 تلتقى اضلاعه، وان المعيشة الضنك التى حذر الله منها
 عدوه عذاب القبر انه يسلط على الكافر فى قبره تسعة
 وتسعين تيناً فينهش لحمه ويكسرن عظمه ويترددن عليه
 كذلك الى يوم يبعث، لو ان تيناً منها نفخ فى الارض لم
 تنبت زرعاً أبداً.

اعلموا يا عباد الله ان أنفسكم الضعيفة وأجسادكم الناعمة
 الرقيقة التى يكفيها اليسير تضعف عن هذا فاستطعتم ان
 تجزعوا لأجسادكم وأنفسكم مما لا طاقة لكم به ولا صبر
 لكم عليه، فاحملوا بما أحب الله واتركوا ما كره الله.

يا عباد الله ان بعد البعث ما هو اشد من القبر يوم يشيب
 فيه الصغير، ويسكر منه الكبير، ويسقط فيه الجنين،
 وتذهل كل مرضعة عما ارضعت، يوم عبوس قمطرير، يوم
 كان شره مستطيراً، ان فزع ذلك اليوم ليرهب الملائكة
 الذين لا قنب لهم، وترعب منه السبع الشداد والجبال
 الأوتاد والارض المهاده، وتنشق السماء فهى يومئذ واهية،
 وتتغير فكأنها وردة كالدهان وتكون الجبال سراباً مهيلاً
 بعد ما كانت صمماً صلاباً، وينفخ فى الصور فيفزع من فى
 السموات ومن فى الارض الا من شاء الله، فكيف من
 عصى بالسمع والبصر واللسان واليد والرجل والفرج
 والبطن، ان لم يخفر الله له ويرحمه من ذلك اليوم لأنه
 يفضى ويصير الى غيره الى نار قعرها بعيداً وحرها شديد

وشرابها صديد وعذابها جديد ومقامها حديد، لا يفتر عذابها ولا يَموت ساكنها، دار ليس فيها رحمة ولا يسمع لاهلها دعوة.

واعلموا يا عباد الله ان مع هذا رحمة الله التي لا يعجز العباد جنة عرضها كعرض السموات والارض اعدت للمتقين، لا يكون معها شر أبداً لذاتها لا تمل ومجتمعها لا يتفرق، وسكانها قد جاؤوا الرحمن، وقام بين أيديهم الغلمان بصحاف من الذهب فيها الفاكهة والريحان.

ثم اعلم يا محمد بن أبى بكر انى قد وليتك أعظم أجنادى فى نفسى أهل مصر فاذا وليتك ما وليتك من أمر الناس فأنت حقيق، ان تخاف منه على نفسك وان تحذر فيه على دينك، فان استطعت ان لا تسخط ربك برضى أحد من خلقه فافعل، فان فى الله عز وجل خلفاً من غيره وليس فى شئ سواه خلف منه، اشتد على الظالم وخذ عليه، ولن لأهل الخير وقربهم واجعلهم بطانتك واقرانك، وانظر الى صلاتك كيف هى، فانك إمام لقومك ان تتمها ولا تخففها، فليس من امام يصلى بقوم يكون فى صلاتهم نقصان الا كان عليه لا ينقص من صلاتهم شئ وتممها وتحفظ فيها يكن لك مثل اجورهم ولا ينقص ذلك من أجرهم شيئاً.

وانظر الى الوضوء، فانه من تمام الصلاة، تميمض ثلاث مرات واستنشق ثلاثاً واغسل وجهك ثم يدك اليمنى ثم اليسرى ثم امسح رأسك ورجليك، فانى رأيت رسول الله ﷺ يصنع ذلك، واعلم ان الوضوء نصف الايمان.

ثم ارتقب وقت الصلاة، فصلها لوقتها ولا تعجل بها قبله



لفراغ ولا تؤخرها عنه لشغل، فان رجلاً سأل رسول الله ﷺ عن اوقات الصلاة، فقال رسول الله ﷺ: أتاني جبرئيل ﷺ فأراني وقت الصلاة حين زالت الشمس فكانت على حاجبه الأيمن، ثم أراني وقت العصر فكان ظل كل شئ مثله، ثم صلى المغرب حين غربت الشمس ثم صلى العشاء الآخرة حين غاب الشفق، ثم صلى الصبح فأغلس بها والنجوم مشبكة، فصلّ لهذه الأوقات، والزم السنة المعرفة والطريق الواضح، ثم انظر ركوعك وسجودك فإن رسول الله ﷺ كان أتم الناس صلاة وأحقهم عملاً بها. واعلم ان كل شئ من عملك تبع لصلاتك، فمن ضيع الصلاة فانه لغيرا اضيع، اسأل الله الذي يرى ولا يرى وهو بالمنظر الأعلى ان يجعلنا واياك ممن يحب ويرضى حتى يعيننا، واياك على شكره وذكره وحسن عبادته وأداء حقه وعلى كل شئ اختار لنا في دنيانا وديننا وآخرتنا.

وأنتم يا أهل مصر فليصدق قولكم فعلكم وسركم علانيتكم ولا تخالف ألسنتكم قلوبكم.

واعلموا انه لا يستوى امام الهدى وامام الردى، ووصى النبي وعلوه، انى لا أخاف عليكم مؤمناً ولا مشركاً: أما المؤمن فيمنعه الله بايمانه، وانا المشرك فيحجزه الله عنكم بشركه، ولكنى أخاف عليكم المنافق يقول ما تعرفون ويعمل بما تنكرون.

يامحمد بن أبى بكر اعلم ان أفضل الفقه الورع في دين الله والعمل بطاعته، وانى اوصيك بتقوى الله في سر امرك وعلايتك وعلى أى حال كنت عليه، الدنيا دار بلاء ودار فناء، والآخرة دارالجزاء ودارالبقاء، فاعمل لما يبقى



واعدل عما يفنى، ولا تنس نصيبك من الدنيا۔

اوصيك بسبع هن من جوامع الاسلام: تخشى الله عزوجل
ولا تخش الناس في الله، وخير القول ما صدقه العمل،
ولا تقض في امر واحد بقضائين مختلفين فيختلف امرك
وتزيغ عن الحق، واحب لعامة رعيتك ما تحب لنفسك
وأهل بيتك واكره لهم ما تكره لنفسك وأهل بيتك فان ذلك
أوجب للحجة وأصلح للرقية وخفض الغمرات الى الحق،
ولا تخف في الله لومة لائم، وانصح المرء اذا استشارك،
واجعل نفسك اسوة لقريب المؤمنين وبعيدهم۔

جعل الله مودتنا في الدين وخلصنا واياكم خلة المتقين،
وأبقى لكم طاعتكم حتى يجعلنا واياكم بها اخوانا على
سرر متقابلين۔

احسنوا أهل مصر مؤازرة محمد أميركم، واثبتوا على
طاعتكم تردوا حوض نبيكم صلى الله عليه وآله، أهاننا
الله واياكم على ما يرضاه، والسلام عليكم ورحمة الله
وبركاته۔

(بخلاف استاد) ابواسحاق ہمدانی کہتے ہیں: جب امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ
نے محمد بن ابی بکرؓ کو مصر کا والی بنا کر روانہ کرنا چاہا تو اس وقت آپؑ نے ایک خط تحریر فرمایا اور
ان کو حکم دیا کہ اس خط کو اہل مصر کے سامنے پڑھنا اور جو کچھ میں نے اس میں تیرے لیے نصیحت
تحریر کی ہے اس پر عمل کرنا اور وہ خط یوں تھا:

بسم الله الرحمن الرحيم

یہ خط اللہ کے بندے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی طرف سے محمد بن ابی بکرؓ اور
تمام اہل مصر کے لیے ہے۔ السلام علیکم ایس میں تمہارے لیے اللہ کی حمد کرتا ہوں کہ جس کے
علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

اس کے بعد فرمایا: اے لوگو! جس چیز کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا اس کے



بارے اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنے کی میں وصیت کرتا ہوں اور تم سب اس کی طرف پلٹ کر جانے والے ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”ہر انسان اپنے عمل کا مرہون ہے۔“

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور اس کی طرف ہی

پلٹ کر جاتا ہے۔“

پھر تیسرے مقام پر فرمایا:

”میں مجھے قسم ہے تمہارے رب کی، تم سب سے ضرور بر ضرور سوال کیا

جائے گا اس کے بارے میں جو تم کرتے ہو۔“ اے اللہ کے بندو! اللہ

تعالیٰ تم سے ہر گناہ مغیرہ اور کبیرہ کے بارے میں سوال کرے گا۔ پس

اگر وہ عذاب دے تو ہم ظالم ہوں گے اور اگر وہ معاف کر دے تو وہ

سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اے اللہ کے بندو! تحقیق وہ چیز جو تمہیں اللہ کی رحمت اور مغفرت کے سب سے زیادہ

قرب کر سکتی ہے وہ اس کی اطاعت میں عمل کرنا اور توبہ کے ذریعے اس کی بارگاہ میں آنسو بہانا

ہے۔ تم لوگوں پر اللہ کے سامنے تقویٰ و ڈرنا لازم قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ بات ہی تمام نیکیوں کا

مجموعہ ہے اور اس کے بغیر کوئی نیکی نہیں ہے اور جو خیر و نیکی تقویٰ کے ذریعے حاصل ہو سکتی ہے

اُسے تقویٰ کے بغیر دنیا اور آخرت میں حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اور جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا

نازل کیا ہے تو وہ بول اٹھتے ہیں سب سے اچھا نازل کیا جن لوگوں

نے نیکی کی ان کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہی بھلائی ہے اور آخرت کا

گمراہان کے لیے اچھا ہی ہے۔“ (سورہ نحل، آیت ۳۰)



اے اللہ کے بندو! جان لو مومن وہ ہے جو تین کام کرتا ہے ثواب حاصل کرنے کے لیے۔ بہر حال نیکی وہ (جو تین کاموں میں نیکی اور خیر ہے) تحقیق اللہ اس نیکی پر اس دنیا میں عمل کرنے کو آخرت کے لیے ثابت رکھتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ جناب ابراہیمؑ کے لیے فرماتا ہے:

”اور ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں ہی اس کی نیکی کا بدلہ عطا کیا اور وہ

آخرت میں بھی یقیناً نیک لوگوں میں سے ہوں گے۔“ (سورۃ

حکیمت، آیت ۲۷)

پس جو شخص اللہ کے لیے نیک عمل کرتا ہے اللہ اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں اس کا اجر عطا فرماتا ہے اور ان دونوں میں اس کے لیے جو اہم ترین ہے اس کی کفایت کرتا ہے۔ تحقیق اللہ خود فرماتا ہے:

”اے میرے اہل ایمان بندو! اپنے رب سے ڈرتے رہو اور اس دنیا

میں جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے بھلائی ہے اور اللہ کی زمین

وسیع اور کشادہ ہے اور صبر کرنے والوں کو ہی بھرپور اور بغیر حساب بدلہ

دیا جائے گا۔“ (سورۃ زمر، آیت ۱۰)

پس ان لوگوں کو جو خدا دنیا میں عطا کرے گا اس کا آخرت میں حساب نہیں لے گا۔ اور

خدا فرماتا ہے: ”ان لوگوں کے لیے جو نیکی کو زیادہ انجام دیتے ہیں اور بھی زیادہ نیکی ہے۔“

حسنہ اور نیکی سے مراد جنت ہے اور زیادتی سے مراد دنیا میں زیادتی ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ

نیکی کو ہر برائی کے لیے کفارہ قرار دے گا۔

خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”تحقیق نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور

یہ یاد رکھنے والوں کے لیے تذکرہ ہے۔“

حتیٰ کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو ان کے لیے ہر نیکی کا دس گنا حساب کیا جائے گا

یہاں تک کہ سات سو تک اضافہ ہوگا۔ اس کے بارے میں خدا خود فرماتا ہے:

”تیرے رب کی طرف سے یہ عطا ہے جو کافی ہے۔“

اور پھر فرمایا:

”جن لوگوں نے نیک کام کیا ہے ان کے لیے نیک اعمال کی دوہری



جزا ہے اور وہ جنت میں شطری ہواؤں میں امینان سے ہوں گے۔“

(سورہ سہا، آیت ۳۷)

خدا تم پر رحم کرے، پس اس میں رغبت کرو اور خدا کے لیے اپنی اعمال کو انجام دو اسی پر اپنے آپ کو جمع رکھو۔

اے اللہ کے بندو! جان لو کہ تقویٰ اختیار کرنے والے ہمیشہ متحد رہتے ہیں اور نیکی کی طرف جلدی کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور موت کا انتظار کرتے ہیں اور اہل دنیا ان کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی آخرت میں شریک نہیں ہوتے اور اللہ ان کے لیے دنیا کی ضروریات کو مباح قرار دیتا ہے اور حرام سے بے نیاز کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”اے رسول! ان سے سوال کرو جو زینت کی چیزیں اللہ تعالیٰ نے

اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں اور کھانے کے لیے صاف ستھری چیزیں

پیدا کی ہیں ان کو کس نے حرام کیا ہے؟ تم خود کہہ دو یہ ساری چیزیں

پاک و پاکیزہ قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے ہیں جو دنیا کی (ذرا

سی) زندگی میں ایمان لائے۔ ہم یوں ہی اپنی آیتیں سمجھ دار لوگوں

کے لیے تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔“ (سورہ اعراف، آیت ۳۲)

یہ متعین دنیا میں احسن انداز میں زندگی بسر کرتے ہیں اور وہ چیزیں کھاتے ہیں جو افضل اور احسن ہوتی ہیں۔ پس اہل دنیا ان کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ پاک اور پاکیزہ چیزیں کھاتے ہیں جو کچھ یہ کھاتے ہیں اور جو کچھ یہ (متعین) پیتے ہیں وہ بھی ان کے ساتھ مل کر پیتے ہیں اور جو لباس یہ لوگ پہنتے ہیں متعین ان سے افضل پہنتے ہیں۔ وہ اس دنیا میں بہترین سکونت اختیار کرتے ہیں بہترین طریقے سے شادیاں کرتے ہیں اور دنیا میں بہترین سوار یوں پر سوار ہوتے ہیں اور وہ دنیا والوں کے ساتھ مل کر بہت اچھی لذات حاصل کرتے ہیں اور وہ آخرت میں اللہ کی رحمت کے سائے میں ہوتے ہیں اور جس چیز کی تمنا کرتے ہیں اللہ ان کو عطا کرتا ہے اور ان کی دعا کو رد نہیں کرے گا اور لذت میں سے کسی چیز کو کم نہیں کرے گا پس اس بنا پر اللہ کے بندے جو صاحب عقل ہیں وہ اس کے مشتاق ہیں اور وہ اللہ کے خوف سے ڈرتے ہوئے عمل انجام دیتے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ



اے اللہ کے بندو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو اور اہل بیت کے بارے میں اپنے نبی کے حکم کی حفاظت کرو گے تو تم نے سب سے بہترین انداز میں اللہ کی عبادت کی اور سب سے افضل اللہ کو یاد کیا اور سب سے افضل انداز میں اس کا شکر یہ ادا کیا۔

تم سب سے افضل صبر اور شکر کرنے والے ہو اور سب سے افضل جہاد کیا، اگرچہ تمہارا غیر (دھمن اہل بیت) تمہاری نسبت لمبی لمبی نمازیں ادا کرے اور تمہاری نسبت زیادہ روزے رکھے کیونکہ تم ان کی نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والے ہو۔ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ اولی الامر سے زیادہ صحت قبول کرنے والے ہو۔

اے اللہ کے بندو! موت اور اس کی سختی سے خود کو بچاؤ، کیونکہ یہ اچانک اپنے امر عظیم کے ساتھ تمہارے سامنے آنے والی ہے اور امر عظیم وہ ہے جس میں شرمیں ہوگا۔ یا شرہ ہے جس میں خیر نہیں۔ پس جنت کے وہ لوگ زیادہ قریب ہیں جو خیر و نیک اعمال کو زیادہ انجام دیتے ہیں اور جہنم کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو بُرائی کو زیادہ انجام دے گا۔ کیونکہ لوگوں میں سے کوئی نہیں ہے جس کی روح اس کے بدن سے جدا ہوگی مگر یہ کہ وہ جانتا ہو کہ اس کی منزل کون سی ہے کہ وہ جنتی ہے یا جہنمی، آیا وہ اللہ کا دشمن ہے یا اس کا دوست۔

اگر وہ اللہ کا دوست ہوگا تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کے لیے جنت کی طرف جانے والے راستے واضح اور آشکار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے جنت میں اس کے لیے جو کچھ تیار کیا ہوگا وہ اس کو دیکھتا ہوگا اور ہر مصیبت سے اس کو آزاد قرار دے گا اور ہر بوجھ کو اس سے اٹھالیا جائے گا لیکن اگر وہ اللہ کا دشمن ہوگا تو جہنم کے سارے دروازے اس کے لیے کھول دیے جائیں گے اور جہنم کے راستے اس کے لیے واضح اور آشکار ہوں گے اور جو کچھ جہنم میں اس کے لیے تیار کیا گیا ہوگا وہ اس کو دیکھے گا اور ہر کردہ اس کا استقبال کرے گا اور ہر فرشی اس کو چھوڑ جائے گا۔ یہ سب کچھ اس کی موت کے وقت ہوگا اور یقیناً ہوگا۔

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

”یہ وہ لوگ ہیں جن کی روحوں کو فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (نجاستہ کفر سے) پاک و پاکیزہ ہوتے ہیں تو فرشتے ان



”کو نہایت پُر تپاک انداز میں سلام“ علیکم کہتے ہیں اور کہتے ہیں جو نیکیاں تم دنیا میں کرتے رہے ہو ان کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔“ (سورہ فصل، آیت ۳۲)

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی روحوں کو فرشتے قبض کرتے ہیں، انھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہوتا ہے۔ اب وہ اطاعت پر آمادہ نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں تو اپنے خیال میں کوئی بُرائی نظر نہیں آتی۔ فرشتے ان کو جواب دیتے ہیں کیوں نہیں اللہ تعالیٰ تمھاری ساری کرتوتوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اچھا اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ اور یہ تکبر کرنے والوں کے لیے بہت بُرا مکان ہے۔“ (سورہ فصل، آیت ۲۸، ۲۹)

اے اللہ کے بندو! موت سے کوئی نہیں بچ سکتا اس کے آنے سے پہلے پہلے اس سے ڈرو اور اس کے لیے جو کچھ چاہیے وہ پہلے ہی سے تیار رکھو، کیونکہ موت سے تمھارا سامنا ضرور ہوگا۔ اگر تم اس کے لیے آمادہ رہو گے تب بھی یہ تم کو لے لی گی اور اگر تم اس سے فرار کرو گے تب بھی تم کو پالے گی اور یہ موت تمھارے لیے لازم ہے اور جو تم میں سے فرار کرنے کی کوشش کرے گا وہ اس کو بھی پالے گی۔ موت کا وقت تمھارے بڑوں بڑوں کے لیے بھی مقرر ہے جو تمھارے سامنے سے آئے گی اور دنیا تمھارے پیچھے ہوگی۔ جب تمھارے نفس و خواہشات کے ساتھ لڑ رہے ہوں تو اس وقت موت کو زیادہ یاد کرو اور تمھارے لیے محض موت ہی کافی ہے۔ حضرت رسول خدا جس چیز کی زیادہ وصیت فرماتے تھے وہ موت کو یاد رکھنے کے بارے میں تھی۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے: موت کو یاد رکھو کیونکہ یہ موت تمھاری ذات کو ختم کرنے والی ہے اور تمھارے اور خواہشات کے درمیان حائل ہونے والی ہے۔

اے اللہ کے بندو! موت کے بعد جس بندے نے گناہوں سے توبہ نہیں کی ہوگی اس کے لیے قبر سخت ترین ہوگی۔ اس کی ٹہنی، بختی، تاریکی اور وحشت سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ یہ قبر ہر روز آواز دیتی ہے: میں دہشت کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں،

میں کیڑے کوڑوں کا گھر ہوں، میں سخت پیاس کا گھر ہوں۔“ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ تحقیق جب مومن اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس مومن سے کہتی ہے: خوش آمدید، تحقیق تم ان لوگوں میں سے ہو جن کو میں پسند کرتی ہوں کہ وہ میرے اوپر چلیں۔ پس میں تمہیں دوست رکھتی ہوں۔ میں تمہارے ساتھ برا سلوک کیسے کر سکتی ہوں۔ پس وہ تاجہ نظر وسیع ہو جائے گی اور جب کافر اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس سے کہتی ہے: میں تیرے لیے مبارک نہیں ہوں اور نہ ہی تجھے خوش آمدید کہوں گی تو ان میں سے ہے کہ جس کو میں پسند نہیں کرتی تھی کہ وہ میری پشت پر چلیں پس اب جب کہ تجھے میرے سپرد کر دیا گیا ہے اب دیکھو میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔

پس وہ اس کو اپنے اندر سے اس طرح دبائے گی کہ اس کی ہڈیاں اور پسلیاں آپس میں مل جائیں گی اور یہ وہ تنگ زندگی تھی جس سے اللہ تعالیٰ ڈراتا رہا ہے۔ یہ وہ قبر کا عذاب ہے، کیونکہ کافر پر قبر میں اللہ تعالیٰ ننانوے (۹۹) اڑدھے مسلط کرے گا، جو اس کے گوشت کو ڈسیں گے اور اس کی ہڈیاں توڑ دیں گے اور قیامت تک کے بعد اس کے ساتھ بار بار یہ سلوک کریں گے۔ اگر ان اڑدھوں میں سے ایک بھی اس زمین پر ایک پھونک مار دے تو اس زمین کا سارا سبزہ جل کر راکھ ہو جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو یہ تمہارے نفس کمزور ہیں اور تمہارے یہ جسم نفیس، ملائم اور نہایت کمزور ہیں۔ ان کے لیے تھوڑا سا عذاب بھی کافی ہے جو نفس سے بھی کمزور ہیں۔ اگر تم استطاعت رکھتے ہو تو اپنے جسموں اور نفسوں کو اس سے بچاؤ جس کی تم طاقت نہیں رکھتے اور جس پر تم صبر نہیں کر سکو گے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس پر عمل کرو اور جو اس کو پسند نہیں اس کو چھوڑ دو۔

اے اللہ کے بندو! قبر کے بعد سب سے زیادہ سخت وہ دن ہے جس دن (تمہیں) قبروں سے اٹھایا جائے گا۔ یہ وہ دن ہے جس دن بچے جوان ہو جائیں گے اور جوان بوڑھے ہو جائیں گے اور ماؤں کے حمل ساقط ہو جائیں گے۔ اس دن ہر ماں اپنے بچوں کو بھول جائے گی۔ یہ وہ دن ہے جس دن چہرے بگڑ جائیں گے اور چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی ہوں گی اور اس دن کا شر ہر طرف پھیل جائے گا۔ اس دن کی دہشت اس قدر زیادہ ہوگی کہ ملائکہ جن کا کوئی گناہ نہیں ہوگا، وہ بھی اس دن سے ڈریں گے۔ اس دن کے خوف سے ساتوں آسمان جو کہ

شدید ترین اور زمین، پہاڑ سب لرز جائیں گے اور آسمان پھٹ جائے گا۔ یہ وہ دن ہوگا جو بڑھکتا ہوگا اور اس دن بخارات دھوئیں کی مانند ہوں گی اور پہاڑ اڑتے ہوئے بادلوں کی مانند ہوں گے اور پھر دوبارہ ٹھوس اور سخت ہو جائیں گے اور پھر صور پھونکا جائے گا اور جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ سب دہشت زدہ ہو جائیں گے۔ سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ چاہے گا۔ پس جس شخص نے اس کی نافرمانی کی ہوگی خواہ کانوں سے، آنکھوں سے، زبان، ہاتھ، پاؤں شکم یا شرمگاہ کے ذریعے اگر اللہ نے اس کو مخاف نہ کیا اور اس پر رحم نہ فرمایا تو وہ اس دن آگ کے اس کنوئیں میں، جو بہت گہرا اور بہت گرم ہوگا، داخل کیا جائے گا کہ جس میں پینے کے لیے خون ملی پیپ ہوگی اور اس کا عذاب ہوگا اور اس کے دہانے لوہے کے ہوں گے اور اس کا عذاب کم نہیں ہوگا، اس میں رہنے والوں کو موت نہیں آئے گی اور ان پر رحم نہیں کیا جائے گا (نیز) ان کی پکار کو نہیں سنا جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو ایک جنت بھی ہے جس کا طول و عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہوگا، جو متعین کے لیے بنائی گئی ہے، جس میں کوئی ڈکھ اور تکلیف نہیں ہوگی، اس کی لذت کبھی ختم نہیں ہوگی، اس کا اجتماع کبھی جدائی میں تبدیل نہیں ہوگا، اس کے مقیم اللہ کی رحمت کے قریب ہوں گے، ان کے سامنے خوب صورت غلام ہوں گے، ان کے لیے سونے کے برتن ہوں گے، جن میں مختلف رنگ اور خوشبو کے پھل اور پھول ہوں گے۔

اے محمد بن ابی بکر! جان لو کہ میں نے تمہیں اپنے بہت بڑے شہر کا والی اور گورنر اور لوگوں کے امور کا ولی بنایا ہے۔ تم اپنے آپ کو اس امر خلافت کا مستحق بنا لو اور اپنے دین کو محفوظ رکھو۔ بہتر ہے کہ تم مخلوق میں سے کسی ایک کی خوشی کی خاطر خدا کی ناراضگی حاصل نہ کرو اور اگر تو نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ تیرے علاوہ کسی اور کو اس کا مستحق اور چانشین قرار دے گا۔ ظالم پر سختی کرو اور اپنے قریبوں اور نیکو کار لوگوں کو اپنا دوست قرار دو۔ ان کو اپنا بھائی سمجھو اور اپنی نماز کی طرف دیکھو کہ یہ کیسی ہے کیونکہ تم ایک قوم کے امام اور پیش نماز بھی رہے ہو۔ اس کو کامل کرو کہ اس میں کوئی نقص نہ رہے، کیونکہ اگر کسی قوم کا کوئی امام ہو اور وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے تو ان کی نماز میں کوئی نقص ہو تو اس کا گناہ اس امام پر ہوگا اور ان کی نمازوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔



اپنی نماز کو کامل کرو اس کو خلیفہ قرار نہ دو کیونکہ اگر تم نے اس کو کامل کیا اور اس کی حفاظت کی تو آپ کو ان سب کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور ان کے اجر و ثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی اور اپنے وضو کی طرف بھی نظر کرو کیونکہ نماز کی تکمیل وضو کی وجہ سے ہے۔ وضو میں تین مرتبہ کلی کرو، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالو، پھر اپنا منہ دھوؤ اس کے بعد اپنے داہنے ہاتھ کو اور پھر بائیں ہاتھ کو دھوؤ اس کے بعد سر کا مسح پھر دونوں پاؤں کا مسح کرو کیونکہ میں نے رسول خدا کو دیکھا ہے کہ وہ ایسے ہی وضو کیا کرتے تھے۔

جان لو کہ وضو ایمان کا نصف ہے۔ پھر نماز کی طرف توجہ کرو نماز کو بروقت ادا کرو۔ وقت سے پہلے نماز کو جان چھڑانے کے لیے نہ پڑھو اور کسی کام کی وجہ سے نماز کو مؤخر نہ کرو۔ سید الانبیاء رسول اکرمؐ سے ایک شخص نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا، تو رسول اعظمؐ نے فرمایا:

”مغرب اٹل“ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے نماز کے اوقات کے بارے میں یوں بیان کیا زوال آفتاب کے وقت کہ جب سورج دائیں آبرو پر پڑے وہ وقت نماز ظہر کا وقت ہے اور جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہو جائے تو یہ وقت نماز عصر کا وقت ہے۔ نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھو۔ نماز عشا اس وقت پڑھو جب مغرب کی طرف سے سرخی ختم ہو جائے اور نماز فجر کو رات کی آخری تاریکی میں کہ جب ستارے غروب کے قریب قریب ہوں پڑھو (یعنی نماز فجر کا فضیلت کے وقت ستاروں کی روشنی میں ادا کرنا ہے) ان اوقات میں نماز ادا کرو اور جو معروف سنت ہے اور واضح اور روشن راستہ ہے اس کو اپنے لیے لازم قرار دو، اپنے رکوع اور سجود کی طرف دیکھو کہ کیونکہ رسول خدا لوگوں کے لیے کھل نماز ادا کیا کرتے تھے اور تم بھی نماز میں ان کے لیے ان کے حق کے مطابق ادا کرو۔“

جان لو تمہارا ہر عمل تمہاری نماز کے تابع ہے۔ اگر تم نے نماز کو ضائع کیا تو تمہارے دوسرے اعمال بھی ضائع کر دیئے جائیں گے۔ نماز کے بارے میں وہ اللہ تمہارے سوال کرے گا جس کو تم نہیں دیکھتے لیکن وہ تمہیں اعلیٰ مقام سے دیکھ رہا ہے۔ وہ اللہ ہمیں اور تمہیں ان میں سے



قرار دے جن سے وہ محبت کرتا ہے تاکہ وہ اپنا شکر ادا کرتے میں میری اور تمہاری مدد فرمائے۔
اپنا ذکر کرنے، اچھی طرح عبادت کرنے اور اس کا حق ادا کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔ اور
ہر وہ کام جو ہمارے دین اور آخرت کے لیے ہو اس کو اختیار کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔

اے اہل مصر! تم اس طرح ہو جاؤ کہ تمہارا قول تمہارے فعل کی تصدیق کرے تمہارا
ظاہر تمہارے باطن کی تصدیق کرے، تمہاری زبانیں تمہارے دلوں کی مخالفت نہ کریں۔ جان
لو! امام برحق اور امام مفسد تمہارے نزدیک برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ مہیٰ نبیؐ اور دشمن نبیؐ
تمہارے نزدیک برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ میں مومن اور کافر سے تمہارے بارے میں نہیں
ڈرتا، کیونکہ مومن کو اپنے ایمان کی وجہ سے اللہ اس کو تم سے دور رکھے اور کافر کو اس کے کفر کے
سبب تم کو دور رکھے گا، لیکن منافق کے بارے میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں کیونکہ وہ جو کچھ
بیان کرے گا اسے تم صحیح جانتے ہو اور جس سے وہ منع کرے گا اس سے تم بھی انکار کرتے ہو۔

اے محمد بن ابی بکر! سب سے افضل فقط اللہ کے دین میں پرہیزگاری ہے اور اس کی
اطاعت پر عمل کرنا ہے۔ میں تمہیں تمہارے ظاہر اور باطن دونوں امور میں اللہ سے تقویٰ اختیار
کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور ہر حال میں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور یہ دنیا فانی اور
مصیبتوں کا گھر ہے اور آخرت جزا اور باقی رہنے والا گھر ہے اور جو باقی رہنے والا ہے اس کے
لیے کام کرو اور جو فانی ہونے والا ہے اس سے دوری اختیار کرو۔ دنیا میں اپنے حقے کو فراموش
نہ کرو۔

پس میں تم کو جن چیزوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں ان میں سے ایک جو امع
اسلام ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ لوگوں سے مت ڈرو۔ سب سے بہتر قول وہ ہے کہ جس کی عمل
تصدیق کرے۔ کبھی کسی معاملے میں دو مختلف حکم نہ دو۔ تمہارے امر کی وہ مخالفت کرے گا اور
تمہیں حق سے دور کر دے گا۔ (عمل میں حکم اور ہو اور زبان سے حکم اور ہو تو اس کو مختلف حکم کہتے
ہیں) اپنی تمام رعایا کے لیے وہ چیز پسند کرو جو تم اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند
کرتے ہو۔ اور وہ نہیں جو تم اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند نہیں کرتے وہ عام رعایا
کے لیے بھی پسند نہ کرو کیونکہ تمہاری حجت دلیل کو زیادہ محکم اور واجب قرار دے گی اور رعایا کی
اصلاح کرو لوگوں کو حق کی طرف آمادہ کرو۔ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والوں کی

طاعت سے نہ ڈرو اور اگر کوئی تم سے مشورہ طلب کرے تو اس کو اچھی نصیحت کرو۔ تمام مسلمانوں کے لیے خواہ وہ قریب ہوں یا بعید اپنے آپ کو ایک اچھا نمونہ قرار دو۔ اور ہماری محبت اور موذت کو دین میں سے قرار دو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو متقین میں سے قرار دے اور ان کو ہماری اطاعت پر باقی رکھے تاکہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنا بھائی قرار دیں جو ایک دوسرے کی خوشی کا موجب بنیں۔

اہل مصر کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ حضرت محمدؐ تمہارے امیر اور آقا ہیں اللہ تعالیٰ تم سب کو آپؐ کی اطاعت پر ثابت قدم رکھے اور اپنے نبیؐ کے حوض پر تم سب کو وارد کرے اور جو اس کو پسند ہے اس کو انجام دینے میں ہماری اور آپؐ کی مدد کرے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔





باب دوم

کسی بھائی کی مصیبت پر خوشی نہ مناؤ

(حدثنا) الشيخ السعيد أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رحمہ اللہ بمشهد مولانا أمير المؤمنين علي بن أبي طالب صلوات الله عليه قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن بن علي الطوسي رحمہ اللہ في شهر ربيع الأول من سنة خمس وخمسين وأربعمائة قال: أملى علينا أبو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان رحمہ اللہ قال: أخبرني أبو بكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو نصر محمد بن عمر النيشابوري قال: حدثنا محمد بن السري قال: حدثنا أبي قال: حدثنا حفص بن غياث عن برد ابن سنان عن مكحول عن وائلة بن الأصقع قال: قال رسول الله ﷺ لا تظهر الشمامة لأخيك فيعا فيه الله ويبتليك.

(مخفف اسناد) وائلہ بن الاصقع رحمۃ اللہ علیہ نے رسول خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”اپنے مومن بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو۔ ہو سکتا ہے کہ خدا اس کو معاف کر دے اور تمہیں اس مصیبت میں مبتلا کر دے۔“

تم اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو

(أخبرنا) محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمہ اللہ قال: حدثني أبي قال: أخبرني سعد بن عبد الله عن أحمد ابن محمد بن عيسى عن هونس بن



عبدالرحمن عن كليب بن معاوية الأسدي قال: سمعت أبا
عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: أم والله انكم
لعلی دین الله وملائکته، فأعينونا علی ذلك یورع
واجتهاد، علیکم بالصلاة والعبادة علیکم بالورع۔
(بخلاف استاد) کلب بن معاویہ اسدی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر
بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

”اے ہمارے شیعو! آگاہ ہو جاؤ، خدا کی قسم! تم اللہ تعالیٰ اور اس کے
ملائکہ کے دین پر قائم ہو پس تم پرہیزگاری اور اجتہاد کے ذریعے
ہماری مدد کرو، تم پر نماز اور عبادت لازم قرار دی گئی ہے اور پرہیز
گاری کو اپنے لیے لازم قرار دو۔“

جناب حارث اعمور کی روایت

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال:
حدثني محمد بن محمد بن محمد رحمه الله قال: أخبرني أبو الحسن علي
بن خالد المراءى قال: حدثنا أبو القاسم علي بن الحسن
الکوفي قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مروان قال: حدثنا
أبي قال: حدثنا شيخ بن محمد قال: حدثني أبو علي بن أبي
عمر الخراساني عن اسحاق بن ابراهيم عن أبي اسحاق
السبيعي قال: دخلنا على مسروق الاجدع فاذا عنده ضيف
له لا نعرفه وهما يطعمان من طعام لهما، فقال الضيف:
كنت مع رسول الله ﷺ بحنين؟ فلما قالها عرفنا كانت
له صحبة من النبي ﷺ، قال: جاءت صفية بنت حيي
بن اخطب الي النبي ﷺ فقالت: يا رسول الله اني لست
كأحد من نسائك قتلت الأب والابن والعم، فان حدث بك
شيء فالي من؟ فقال لها رسول الله ﷺ: الي هذا۔

وأشار الى علي ابن أبي طالب - ثم قال: ألا احدثكم بما حدثني به الحارث الأحمري؟ قال: قلت بلى، قال: دخلت علي علي بن أبي طالب فقال: ما جاء بك يا أحمري؟ قال: قلت حبك يا امير المؤمنين، قال الله فناشلتني ثلاثاً؟ ثم قال: اما انه ليس عبد من عباد الله ممن امتحن الله قلبه بالايمان الا وهو يجد مودتنا على قلبه فهو يحبنا، وليس عبد من عباد الله ممن سخط الله عليه الا يجد بغضنا على قلبه فهو يبغضنا، فأصبح محبنا ينتظر الرحمة وكان أبواب الرحمة قد فتحت له، وأصبح مبغضنا على شفا جرف هار فانهار به في نار جهنم، فهنيئاً لأهل الرحمة رحمتهم، ونعساً لأهل النار مثواهم.

(بخلاف اسناد) ابواسحاق السبعي رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مسروق کے پاس گئے، پس ہم نے دیکھا کہ اس کے پاس ایک مہمان موجود ہے جس کو ہم نہیں جانتے تھے اور وہ دونوں دسترخوان پر موجود کھانا تناول کر رہے تھے۔ پس اس مہمان نے کہا کہ میں جنگو حنین میں رسول خدا کے ساتھ موجود تھا۔ جب اس نے یوں کہا تو ہم یہ سمجھ گئے کہ یہ رسول خدا کا صحابی ہے۔ پس اس نے پھر کہا کہ رسول خدا کی خدمت اقدس میں ام المومنین حضرت صفیہ بنت جہنم بن اخطب حاضر ہوئیں اور عرض کیا:

یا رسول اللہ! کیا میں آپ کی دوسری بیویوں کی طرح نہیں ہوں۔ آپ نے میرے بھائی، باپ اور چچا کو جنگ میں قتل کر دیا ہے۔ پس اگر آپ کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آ جائے (یعنی موت آ جائے) تو آپ کے بعد میں کس کی طرف جاؤں گی؟

پس رسول خدا نے اس سے فرمایا: اس کی طرف اور آپ نے حضرت علی ابن ابی طالب کی طرف اشارہ کیا۔ پھر اس مہمان نے بیان کیا: کیا میں تم لوگوں کے لیے وہ حدیث بیان نہ کروں جو حارث احمري نے میرے لیے بیان کی تھی۔

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے کہا: کیوں نہیں!



اس نے کہا: حادث نے بیان کیا کہ میں علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

پس آپ نے فرمایا: اے حادث! تو کس وجہ سے میرے پاس آیا ہے؟

اعور نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ کی محبت مجھے آپ کی خدمت میں لے آئی ہے۔

آپ نے فرمایا: اللہ! کیا واقعی ایسا ہے۔ پس آپ نے تین دفعہ اس کا مجھ سے اقرار

کروایا۔ پھر آپ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! اللہ کے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ

جس کے دل کا اللہ نے ایمان کی خاطر امتحان نہ لیا ہو، مگر یہ کہ وہ ہماری موت کو اپنے دل میں

پالے گا تو وہ ہمارے ساتھ محبت ضرور کرے گا۔ اور اللہ کے بندوں میں سے کوئی ایسا بندہ نہیں

ہے کہ جو ان میں سے ہو کہ جن پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو۔ مگر یہ کہ وہ اپنے دل میں ہمارے بغض کو

پالے گا تو ضرور وہ ہمارے ساتھ دشمنی رکھے گا۔ پس ہمارے ساتھ محبت کرنے والا جب صبح کو

اٹھتا ہے تو خدا کی رحمت کو اپنے شامل حال دیکھتا ہے، اور جنت کے دروازے اس کے لیے

کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور جو ہمارا دشمن ہو گا وہ صبح اس حالت میں کرتا ہے کہ وہ جہنم کے

کنارے پر کھڑا ہوتا ہے۔ پس اس کا دن جہنم کی آگ میں گزرتا ہے۔ اہل رحمت کو ان کی

رحمت مبارک ہو۔ اور اہل نار (یعنی جہنمیوں) کے لیے افسوس ہے کہ ان کا ٹھکانہ کتنا بُرا ہے۔

قیامت کے دن فقط چار ہستیاں سوار ہوں گی

(وعنه) رحمه الله قال: حدثنا السعيد الوالد رحمه قال:

حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابو علي الحسن بن

علي بن الفضل الرازي قال: حدثنا علي بن أحمد بن بشر

العسكري قال: حدثنا أبو اسحاق محمد بن هارون بن

عيسى الهاشمي قال: حدثنا أبو اسحاق ابراهيم بن مهدى

الأبلي قال: حدثنا اسحاق بن سليمان الهاشمي قال:

حدثنا ابى قال: حدثنا هارون الرشيد قال: حدثني ابى

المهدى قال: حدثنا امير المؤمنين المنصور أبو جعفر

عبدالله بن محمد بن علي قال: حدثني أبى محمد بن علي

قال: حدثني أبى محمد بن علي قال: حدثني ابى علي بن



عبداللہ بن عباس عن عبداللہ بن العباس بن عبدالمطلب قال: سمعت رسول اللہ ﷺ يقول: أيها الناس نحن في القيامة ركبان أربعة ليس غيرنا، فقال له قائل: بأبي أنت وأمي يا رسول اللہ ﷺ من الركبان؟ قال: أنا على البراق، وأخي صالح على ناقة الله التي عقرها قومه، وابنتي فاطمة على ناقتي العضباء، وعلى بن أبي طالب على ناقة من نوق الجنة خطمها من اللؤلؤ الرطب وعيناها من ياقوتين حمراوين وبطنها من زبرجد اخضر، عليها قبة من لؤلؤة بيضاء يرى ظاهرها من باطنها وباطنهما من ظاهرها، ظاهرها من رحمة الله وباطنهما من عفو الله، اذا أقبلت زفت واذا أدبرت زفت، وهو امامي على رأسه تاج من نور يضيئ لأهل الجمع، ذلك التاج له سبعون ركناً كل ركن يضيئ كالكوكب الدرّي في أفق السماء، ويده لواء الحمد وهو ينادي في القيامة: ﴿لا إله الا الله محمد رسول الله﴾ فلا يمر بملا بين الملائكة الا قالوا نبي مرسل، ولا بنبي الا يقول ملك مقرب، فينادي مناد من بطنان العرش: يا أيها الناس ليس هذا ملك مقرب ولا نبي مرسل ولا حامل عرش، هذا على ابن أبي طالب، ويجئ شيعته من بعده فينادي مناد لشيعته: من أنتم؟ فيقولون: نحن العلويون، فيأتيهم النداء: أيها العلويون أنتم آمنون ادخلوا الجنة مع من كنتم توالون.

(بخلاف استاد) عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں: میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ”اے لوگو! قیامت کے دن ہم چار کے علاوہ کوئی دوسرا سوار ہو کر نہیں آئے گا۔

کہنے والے نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں وہ



چار کون ہیں، جو قیامت کے دن سوار ہو کر تشریف لائیں گے؟

آپؐ نے فرمایا: ایک میں ہوں جو براق پر سوار ہو کر آؤں گا، دوسرا میرا بھائی صالح علیہ السلام ہے جو اس اللہ کی اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے جس کی ٹانگیں قوم نے کاٹ دی تھیں اور میری بیٹی فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا ہیں جو میری اونٹنی کے جس کا نام عضباء ہے اس پر سوار ہو کر آئیں گی اور چوتھے علی ابن ابی طالبؑ ہیں جو جنت کی اونٹیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے کہ جس اونٹنی کی ٹیکل سبز لولو کی ہوگی اور اس کی آنکھیں سرخ یا قوت کی سی ہوں گی اور اس کا حکم سبز زبرجد کا ہوگا اور اس کے اوپر سفید لولو کا پالان ہوگا۔ جس کے باہر اس کا اندرون نظر آتا ہوگا اور اس کے اندرون سے ظاہر نظر آتا ہوگا (یعنی نہایت ہی صاف و شفاف ہوگی) اس کا ظاہر رحمت خدا سے ہوگا اور اس کا باطن اللہ تعالیٰ کی طرف سے غور اور درگزر کا ہوگا۔ پس جب وہ آگے کی طرف بڑھے گی تو چمکتی ہوگی اور پیچھے کی طرف جائے گا تو پھر بھی چمکتی ہوئی نظر آئے گی، اور علی ابن ابی طالبؑ میرے آگے آگے ہوں گے اور ان کے سر پر نور کا ایک تاج ہوگا جو تمام اہل عشر کے لیے چمک رہا ہوگا اور اس تاج کے ستر (۷۰) رکن اور کنارے ہوں گے اور اس کا ہر کنارہ اس طرح چمکے گا جس طرح آسمان کے افق پر کوکب و زری چمکتا ہے اور آپؐ کے ہاتھ میں لوائے محمد کا پرچم ہوگا اور آپ قیامت کے میدان میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ندا دے رہے ہوں گے۔ پس یہ ندا دیتے ہوئے فرشتوں کے جس گردہ کے قریب سے بھی آپؐ کا گزر ہوگا وہ یہی کہہ رہے ہوں گے کہ یہ کوئی خدا کا مقرب ترین نبیؐ ہے اور جس نبی کے قریب سے بھی گزر ہوگا وہ یہ کہہ رہا ہوگا کہ یہ کوئی خدا کا مقرب ترین فرشتہ ہے۔ پس عرش کے درمیان سے آواز آئے گی:

”اے لوگو! یہ نہ نبی مرسلؐ ہے اور نہ ہی کوئی ملک مقرب ہے اور نہ ہی

عرش کو اٹھانے والا ہے، بلکہ یہ علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔“

پس آپ کے بعد آپ کے شیعہ آئیں گے پس ندا دینے والا منادی سوال کرے گا تم

کون لوگ ہو؟

پس وہ شیعہ جواب دیں گے: ہم طلوی ہیں جن کا امام حادی علی علیہ السلام ہے۔

پس ان کو آواز آئے گی: اے علیؑ والو! تم سب صاحبان ایمان ہو۔ پس جن لوگوں کے



ساتھ تم محبت و ولایت رکھتے ہو ان کے ساتھ مل کر جنت میں داخل ہو جاؤ۔

حضرت امام رضاؑ کی دعا

(وَعنه) عَنْ شَيْخِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحَسَنِ الْوَلِيدُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى عَنْ الرِّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عَلِيَّ بْنَ مُوسَى يَدْعُو بِكَلِمَاتٍ، فَحَفِظْتُهَا عَنْهُ فَمَا دَعَوْتُ بِهَا فِي شِدَّةِ الْاِجْرَاءِ اللَّهُ عَنِّي وَهِيَ: «اللَّهُمَّ أَنْتَ ثَقْتِي فِي كُلِّ كَرْبَةٍ وَأَنْتَ رَجَائِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ، وَأَنْتَ لِي فِي أَمْرِ نَزَلَ بِي ثِقَةٌ، وَعِدَّةٌ، كَمْ مِنْ كَرْبٍ يَضْعَفُ فِيهِ الْفَوَادُ، وَتَقِلُّ فِيهِ الْحِيلَةُ، وَتَعْيُ فِيهِ الْأُمُورُ، وَيَخْذُلُ فِيهِ الْبَعِيدُ وَالْقَرِيبُ وَالصَّدِيقُ، وَيَشْمَتُ فِيهِ الْعَلُو، وَأَنْزَلَتْهُ بِكَ وَشَكْوَتُهُ إِلَيْكَ، رَاغِبًا إِلَيْكَ فِيهِ عَمَّنْ سِوَاكَ، فَفَرَجْتَهُ وَكَشَفْتَهُ وَكَفَيْتَهُ، فَأَنْتَ وَلِيَّ كُلِّ نِعْمَةٍ، وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ، وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ، فَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيرًا، وَلَكَ الْمَنُّ فَاضِلًا، بِنِعْمَتِكَ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، يَا مَعْرُوفًا بِالْمَعْرُوفِ مَعْرُوفٌ، يَا مَنِّ هُوَ بِالْمَعْرُوفِ مَوْصُوفٌ، أَنْلَنِي مِنْ مَعْرُوفِكَ مَعْرُوفًا تَغْنِي بِي عَنْ مَعْرُوفٍ مِنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ»۔

(بخلاف استاد) ریان بن صلت فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام الرضا علی بن موسیٰؑ سے سنا کہ آپ یوں دعا فرمایا کرتے تھے اور میں نے آپ کی دعا کے کلمات کو یاد کر لیا۔ پس میں نے اپنی جس مصیبت اور سختی میں اس دعا کو پڑھا ہے خدا نے اس کو مجھ سے دور کر دیا ہے اور دعا کے وہ کلمات یوں ہیں:

اللَّهُمَّ أَنْتَ ثَقْتِي فِي كُلِّ كَرْبَةٍ وَأَنْتَ رَجَائِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ
 ”اے میرے اللہ تو ہر سختی میں میرا قابلِ اعتماد ہے اور ہر مشکل میں



میری امید تو ہے۔“

وانت لی فی امرنزل ہی ثقة وعدة

”اور مشکل میں جو کچھ مجھ پر وارد ہوا ہے۔ اس میں میرے لیے محل وثوق اور سامان آسانی فراہم کرنے والا ہے۔“

کم من کرب يضعف فیہ الغوادر و تقل فی الحيلة و تعی فیہ الامور

”کتنی ہی ایسی مشکلات ہیں جو دلوں کو کمزور کرتی ہیں اور ان میں چارہ جوئی کم ہوتی ہے اور کام مشکل ہوتے ہیں۔“

و یخذل فیہ البعید والقرب والصديق و یشتت فیہ العدو
”دور و نزدیک کے عزیز دوست رسوا ہو جاتے ہیں اور دشمن کو خوش کرنے والی ہیں۔“

انزلته بك و شکوته اليك راغب اليك فیہ عن سواك
”میں نے ان کو تیرے پاس پیش کیا اور ان کی آپ سے شکایت کرتا ہوں جبکہ صرف تو ہی ان میں میری امید ہے۔“

ففرجته و کشفته و کفیتہ
”میں تو نے مجھے خوش حالی عطا کی اور میری مشکل کو حل کیا اور تو نے میری کفایت فرمائی۔“

فانت ولی کل نعمة و صاحب کل حاجة و متھی کل رغبة
”اور تو ہر نعمت کا مالک اور ولی ہے اور ہر حاجت کو پورا کرنے والا ہے اور ہر امید کی انتہا ہے۔“

فلك الحمد کثیرا و لك المن فاضلا و بنعمتك تتم الصالحات
”میں بہت زیادہ تعریفیں تیرے لیے ہیں اور بہترین احسان تیری طرف سے ہے اور تیری نعمت و فضل کے ساتھ نیک کام پایہ تکمیل تک پہنچتے ہیں۔“

یا معروف بال معروف یا من هو بالمعروف موصوف

”معروف و مشہور ہے جو نیک کاموں کی وجہ سے معروف و مشہور ہے اور
اے وہ ذات نیک کاموں کے ساتھ جس کی تعریف کی جاتی ہے۔“

انلنی من معروفك معروفًا تغنی بہ عن معروف من
سواك برحمتك یا ارحم الراحمین
”اے میرے اللہ! تو مجھے اپنے نیک کاموں میں سے ایک کام عطا فرما
تا کہ میں تیرے غیر سے بے نیاز ہو جاؤں تیری رحمت کے صدقے، اے
رحمت کرنے والوں میں سے تو سب سے زیادہ رحمت کرنے والا ہے۔“

منافق میں دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا
محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علي بن خالد
المراغي قال: حدثنا أبو القاسم علي ابن الحسن عن جعفر
بن محمد بن مروان عن أبيه قال: حدثنا أحمد بن عيسى
قال: حدثنا محمد بن جعفر عن أبيه جعفر بن محمد عن
آبائهم عليهم السلام قال: قال رسول الله ﷺ: خلقان لا
تجتمعان في منافق: فقه في السلام وحسن سمت في الوجه.
(بخلاف استاد) حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے
رسول خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:
”منافق کے اندر دو اوصاف جمع نہیں ہو سکتے۔ اسلام میں سوچ بوجھ
اور فقہ اور دوسرا اس کے چہرے پر حسن و خوبصورتی کا پایا جاتا۔“

قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد بن
النعمان قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن
بن الوليد قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن الحسن

الصفار عن علی بن محمد القاشانی عن سلیمان بن داود
 المتقری عن حفص بن غیاث قال: قال ابو عبد اللہ جعفر
 بن محمد علیہما السلام: اذا اراد أحدکم ألا یسأل اللہ شیئا
 الا اعطاه فلیأس من الناس کلهم ولا یكون له رجاء الا من
 عند اللہ عزوجل، فاذا علم اللہ ذلك من قلبه لم یسأل اللہ
 شیئا الا اعطاه، ألا فحاسبوا أنفسکم قبل ان تحاسبوا، فان
 للقیامة خمسين موقفاً کل موقف مثل ألف سنة مما
 تعدلون، ثم تلا هذه الآية ﴿فی يوم کان مقداره خمسين
 ألف سنة﴾۔

(بخلاف استاد) حفص بن غیاث نے بیان کیا ہے: حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام
 نے فرمایا: ”جب کوئی بندہ یہ چاہتا ہو کہ وہ ایسا ہو جائے کہ وہ سوال نہ کرے مگر یہ کہ اللہ اس کو
 عطا کر دے تو اس کو چاہیے کہ وہ تمام مخلوق سے نا امید اور مایوس ہو جائے اور فقط خدا سے
 امیدوار ہو جائے۔ پس اس کے دل کی اس حالت کے بارے میں اللہ جانتا ہے تو پھر وہ اللہ
 سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ اس کو وہ عطا فرما دے گا۔

آگاہ ہو جاؤ، اپنے نفوس کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ ان کا محاسبہ کیا جائے پس تحقیق
 قیامت کے دن پچاس مقام ایسے ہوں گے جہاں انسان کو ٹھہرنا پڑے گا اور ہر ایک مقام پر ایک
 ہزار سال کا قیام ہو گا جن کو تم شمار کرتے ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

فی يوم کان مقداره خمسين ألف سنة

”کہ اس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی۔“

ایمان کی تعریف رسول خدا کی زبانی

(وعنه) عن شیخہ رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال:

أخبرنا ابوبکر محمد بن عمر الجماعی قال: حدثنا

ابو عبد اللہ الحسین بن علی المالکی قال: حدثنا

ابوالصلت الہروی قال: حدثنا الرضا علی بن موسیٰ عن

ابیہ موسیٰ بن جعفر عن ابیہ جعفر بن محمد عن ابیہ
محمد بن علی عن ابیہ علی بن الحسین زین العابدین عن
ابیہ الحسین بن علی الشہید عن ابیہ امیر المؤمنین علی بن
ابی طالب قال: قال رسول اللہ ﷺ: الایمان قول مقول
وعمل معمول وعرفان العقول، قال ابو الصلت: فحدثت
بهذا الحديث فی مجلس احمد بن حنبل فقال لی احمد: یا
ابا الصلت لو قرئ بهذا الاسناد علی المجانین لافاقوا۔

(بخدمت استاد) جناب ابو الصلت ہروی نے حضرت امام رضا علی بن موسیٰ علیہ السلام سے اور
انہوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور
انہوں نے اپنے والد محمد بن علی علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن حسین علیہ السلام سے اور
انہوں نے اپنے والد حسین بن علی علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد امیر المؤمنین علی ابن ابی
طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا نے فرمایا: ”ایمان وہ قول ہے
جو بولا جائے اور عمل وہ ہے جو انجام دیا جائے اور عرفان وہ ہے جس کا عقل اور اک کرے۔“
ابو الصلت ہروی بیان کرتا ہے: اس سند کے ساتھ میں نے یہ حدیث احمد بن حنبل
(مسلمانوں کے امام) کی خدمت میں بیان کی تو انہوں نے کہا: اگر اس حدیث کو اس سلسلہ سند
کے ساتھ کسی مجنون پر پڑھا جائے تو وہ صحت یاب ہو جائے گا۔

ایمان کے بارے میں امیر المؤمنین کا خطبہ

(وعنه) عن شیخہ رحمہ اللہ قال: حدثنی محمد بن محمد بن
النعمان قال: أخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی
قال حدثنی احمد بن سلیمان الطوسی عن الزبیر بن بکار
قال: حدثنی عبد اللہ بن وہب عن السدی عن عبد الحسین
عن جابر الاسدی قال: قام رجل الی امیر المؤمنین علی بن
ابی طالب فسأله عن الایمان؟ فقام علیہ خطیباً فقال:
الحمد لله الذی شرع الاسلام فسهل شرائعه لمن ورده،



وأعز أركانه على من حاربه، وجعله عزاً لمن والاه وسلاماً لمن دخله، وهدى لمن اتهم به، وبينه لمن تحلى به، وعصمة لمن اعتصم به، وحبلاً لمن تمسك به، وبرهاناً لمن تكلم به، ونوراً لمن استضاء به، وشاهداً لمن خاصم به، وملجأ لمن حاج به، وعلماً لمن وعاه، وحديثاً لمن رواه، وحكماً لمن قضى به، وحلماً لمن جرب، ولباً لمن تدبر، وفهما لمن فطن، ويقيناً لمن عقل، وتبصرة لمن عزم، وآية لمن توسم، وعبرة لمن اتعظ، ونجاة لمن صدق، ومودة من الله لمن أصلح، وزلفى لمن ارتقب، وثقة لمن توكل، وراحة لمن فوض، وجنة لمن صبر، الحق سبيله، والهدى صفته، والحسنى مأثرته، فهو ابليج المنهاج، مشرق المنار، مضئ المصابيح، رفيع الغاية، يسير المضمار، جامع الحيلة، متنافس السبقة، كريم الفرسان، التصديق منهاجه، والصالحات مناره، والفقه مصابيح، والموت غايته، والدنيا مضماره، والقيامة حلتته، والجنة سبقه، والنار نقمته، والتقوى عدته، والمحسون فرسانه، فبالإيمان يستدل على الصالحات، وبالصالحات يعمر الفقه، وبالفقه يرهب الموت، وبالموت تختتم الدنيا، وبالقيامة تزلف الجنة للمتقين وتبرز الجحيم للغاوين، والإيمان على أربع دعائم: الصبر واليقين والعدل، والجهاد، فالصبر على أربع شعب: الشوق والشفق، والزهادة، والترقب، ألا من اشتاق إلى الجنة سلا عن الشهوات، ومن اشفق من النار رجع عن المحرمات، ومن زهد في الدنيا هانت عليه المصيبات، ومن ارتقب الموت سارع إلى الخيرات واليقين على أربع شعب: تبصرة

الفطنة، وتأول الحكمة، وموعظة العبرة، وسنة الأولين، فمن تبصر في الفطنة تبين الحكمة، ومن تبين الحكمة عرف العبرة، ومن عرف العبرة عرف السنة، ومن عرف السنة فكأن ما كان في الأولين، والعدل على أربع شعب: على غامض الفهم، وعمارة العلم، وزهرة الحكم، وروضة العلم، فمن فهم نشر جميع العلم، ومن علم عرف شرائع الحكم، ومن عرف شرائع الحكم لم يضل، ومن حلم لم يفرط امره وعاش في الناس حميدا، والجهد على أربع شعب: على الأمر بالمعروف، والنهي عن المنكر، والصدق في المواطن، وشنان الفاسقين، فمن أمر بالمعروف شد ظهر المؤمن، وأمن نهى عن المنكر أرغم أنف الكافر، ومن صدق في المواطن قضى ما عليه، ومن شنأ الفاسقين غضب لله، ومن غضب لله تعالى فهو مؤمن حقا، فهذه صفة الايمان ودعائمه، فقال له السائل: لقد هديت يا أمير المؤمنين وارشدت، فجزاك الله عن الدين خيرا۔

(بخلاف اسناد) جابر اسدی بیان کرتا ہے: ایک شخص امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

کی خدمت اقدس میں کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا: اے امیر المومنین!! ایمان کیا ہے؟ پس آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا:

تمام حمد ہے اس خدا کے لیے جس نے اسلام کو واضح اور روشن کر کے بیان فرمایا۔ پس اس کی شریعت کو اس پر عمل کرنے والوں کے لیے آسان قرار دیا اور جو اس کے ساتھ ٹکرایا اس کے لیے اس کے ارکان کو مضبوط قرار دیا اور جو اس کی ولایت کو قبول کرتا ہے اس کے لیے اس کو عزیز قرار دیا اور جو اس میں داخل ہو جائے اس کے لیے اس کو سلامتی قرار دیا اور جو اس کی اقتدا کرے اس کے لیے اس کو باعث ہدایت قرار دیا اور جو اس کو اپنے لیے زیور قرار دے گا یعنی جو اس کے ساتھ تمسک کرے گا اس کے لیے اس کو واضح بینہ و دلیل قرار دیا اور جو اس سے عصمت طلب کرے اس کے لیے عصمت قرار دی اور جو اس سے تمسک کرے گا اس کے لیے

اس کو اپنی رسی قرار دیا اور جو اس کے بارے میں گفتگو کرے گا اس کے لیے اس کو برہان و دلیل قرار دیا۔ اور جو اس سے روشنی طلب کرے گا اس کے لیے اس کو نور قرار دیا اور جو اس کے مقابل میں آئے گا اس کے خلاف اس کو گواہ قرار دے گا اور جو اس کا قصد و ارادہ کرے گا اس کے لیے اس کو پناہ گاہ قرار دیا اور جو اس کو قبول کرے گا اس کے لیے اس کو علم (پرچم) قرار دیا اور جو اس کی روایت کرے گا اس کے لیے اس کو حدیث قرار دیا اور جو اس کے ساتھ تفاوت کرے گا اس کے لیے اس کو حکم قرار دیا اور تحریر کرنے والے کے لیے اس کو حکم قرار دیا اور تدبیر کرنے والے کے لیے اس کو عقل قرار دیا اور ظہن کے لیے اس کو فہم قرار دیا اور عقل والوں کے لیے اس کو یقین قرار دیا اور عزم و ارادہ رکھنے والوں کے لیے اس کو موجب بصارت قرار دیا۔ صاحبان فراست کے لیے اس کو نشانی اور آیت قرار دیا اور عبرت حاصل کرنے کے لیے اس کو سبق قرار دیا اور سچ بولنے والوں کے لیے اس کو باعث نجات قرار دیا اور اصلاح حاصل کرنے والے کے لیے اس کی طرف سے اسے موذت ہے اور اس کا تقرب حاصل کرنے والوں کے لیے باعث قرب ہے اور توکل کرنے والے کے لیے یہ محل اعتماد ہے اور جو اپنے امور اس کے سپرد کر دے اس کے لیے باعث راحت و سکون ہے اور صبر کرنے والے کے لیے اس کو ڈھال قرار دیا اور اس کا راستہ حق ہے اور اس کی صفت ہدایت ہے اور اس کے اثرات نیک ہیں اور یہ بہت واضح اور روشن راستہ ہے۔ روشن منارہ ہے اور چمکتا ہوا ستارہ ہے، انتہائی بلندی ہے، یہ وسیع میدان ہے اور زیور کا جاسم ہے اور یہ سبقت میں مقابلہ کرنے کی طرف رغبت دیتا ہے، کریم فراست ہے، تصدیق کا راستہ ہے، نیک اعمال اس کا منارہ ہیں اور فقہ اس کا چراغ ہے اور موت اس کی انتہا ہے، دنیا اس کا میدان ہے، قیامت اس کا محل ہے اور جنت اس کے سامنے ہے اور جہنم اس کی سزا ہے اور تقویٰ اس کا وعدہ ہے اور احسان کرنے والے اس کی فراست رکھنے والے ہیں۔

پس ایمان کے ذریعے اس کے نیک اعمال پر استدلال کیا جاتا ہے اور نیک اعمال کے ذریعے فقہ آباد کی جاتی ہے اور فقہ کے ذریعے موت سے ڈرا جاتا ہے اور موت کے ذریعے دنیا کا اختتام ہوتا ہے اور قیامت کے ذریعے متقی لوگ جنت کی طرف جائیں گے اور کفر و گنہگار لوگ جہنم کا ایہ من بنیں گے۔ ایمان کے چار ارکان ہیں:

۱ صبر ۲ یقین ۳ عدل ۴ جہاد

اور صبر کے چار شعبے ہیں:

۱ شوق ۲ پرہیزگاری ۳ قرب خدا کا حصول

۴ اصلاح اور بھلائی کی فکر کرنا

آگاہ ہو جاؤ! جو جنت کی طرف اشتیاق رکھتا ہو گا وہ اپنی شہوات و خواہشات کو قابو کرے گا اور جو جہنم سے بچنے کی فکر کرے گا وہ حرام چیزوں سے اجتناب کرے گا اور جو دنیا میں پرہیزگاری اختیار کرے گا اس کے لیے مصیبتوں کا مقابلہ کرنا آسان ہو گا اور جو موت کے قریب ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو گا وہ غیبیوں کی طرف جلدی کرے گا۔

یقین کے چار ارکان ہیں:

۱ فطین اور سمجھ دار کے لیے بصیرت ۲ حکمت کی تاویل کرنا

۳ عبرت حاصل کرنے والا موعظہ حسنہ ۴ پہلے لوگوں کی سنت و سیرت پر عمل کرنا
پس جو شخص ادراک میں بصیرت سے کام لے گا اس کے لیے مملکت آشکار ہوگی اور جن کے لیے حکمت آشکار ہو جائے گی وہ عبرت حاصل کر لیں گے اور جو عبرت حاصل کر لیں گے ان کو سنت کی معرفت حاصل ہو جائے گی اور جو سنت کی معرفت حاصل کر لیں گے پس وہ ایسے ہوں گے جیسے وہ خود اولین میں سے ہیں۔

عدل کے چار ارکان ہیں:

۱ فہم کی گہرائی تک غوطہ لگانا

۲ علم کی عمارت

۳ حکم کی چمک

۴ حلم اور برہنہ دہائی کا باغ

جو شخص فہم حاصل کرے گا اس کے لیے تمام علوم نشر ہو جائیں گے اور جو علم حاصل کرے گا اس کو حکمت کی شرائع حاصل ہو جائیں گی اور جس کو شرائع کی حکمت حاصل ہو جائے گی وہ گمراہ نہیں ہوگا اور جو حلم اور بردباری کا مالک ہو گا وہ کسی اور افراط سے کام نہیں لے گا اور وہ لوگوں میں اس طرح زندگی بسر کرے گا کہ وہ قابل تعریف ہوگا اور جہاد کے چار ارکان ہیں:

❖ بُرائی سے روکنا

پس جو نیکی کا حکم دے گا اس نے مومن کی کمر کو مضبوط کیا اور جس نے بُرائی سے روکا اس نے کافروں کی ناک کو رگڑ دیا ہے، اور جو مقام جہاد میں صدق حاصل کر لے گا اس کو کوئی فکر نہیں ہوگی کہ اس پر کیا واقع ہو رہا ہے اور جو فاسق لوگوں سے دشمنی کرے گا اس کا غضب اللہ کے لیے ہوگا اور جو خدا کی خاطر غضب ناک ہوگا پس وہ حقیقی مومن ہے۔ پس یہ ایمان کی صفت اور اس کے ارکان ہیں۔

مسائل نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپؑ نے میری ہدایت فرمادی ہے پس خداوند تعالیٰ آپ کو اپنے دین کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

عقیق کے بارے میں امام محمد باقرؑ کا فرمان

(وعنه) عن شيخه قال: حدثنا محمد بن محمد بن محمد بن أبي
أخبرني أبو الحسن بن محمد بن الحسن قال: حدثني أبي
قال: حدثنا محمد بن يحيى العطار عن الحسن بن موسى
الخشاب عن علي بن النعمان عن بشير الدهان قال: قلت
لأبي جعفر: جعلت فداك أي القصص أركبه على
خاتمي؟ فقال: يا بشير أين أنت عن العقيق الأحمر والعقيق
الأصفر والعقيق الأبيض، فإنها ثلاثة جبال في الجنة؛ فأما
الأحمر فمطل على دار رسول الله ﷺ، وأما الأصفر
فمطل على دار فاطمةؑ، وأما الأبيض فمطل على دار
أمير المؤمنين عليه السلام، والدور كلها واحدة يخرج منها ثلاثة
أنهار من تحت كل جبل نهر أشد برداً من الثلج وأحلى من
العسل وأشده بياضاً من اللبن، لا يشرب منها إلا محمد
وآله وشيعتهم، ومصبتها كلها واحد ومخرجها من الكوثر،
وان هذه الجبال تسبح لله وتقدس وتمجده وتستغفر

لمحبی آل محمد علیہم السلام ، فمن تختم بشئ منها من
شیعة آل محمد علیہم السلام لم یزال الخیر والحسنی والسعة
فی رزقه والسلامة من جمیع انواع البلاء ، وهو امان من
السلطان الجائر ، ومن کل ما یخافه الانسان ویحذرہ۔

(بخلاف اسناد) بشیر الدھان بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام محمد الباقر علیہ السلام کی خدمت

اقدم میں عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں میں اپنی انگوٹھی میں کون سا گنبدہ جزاؤں؟
آپ نے فرمایا: اے بشیر! کیا تجھے حقیق کی فضیلت و منزلت معلوم ہے؟ سرخ حقیق زرد
حقیق اور سفید حقیق کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟ پس یہ جنت کے تین پہاڑ ہیں۔ سرخ حقیق
کے پہاڑ کا سایہ رسول خدا کے گھر پر اور زرد کا سایہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء کے گھر پر اور سفید
کا سایہ علی ابن ابی طالب کے گھر پر پڑتا ہے اور ان کے گھر ایک ہی جگہ پر ہیں اور ان پہاڑوں
کے نیچے سے تین نہریں نکلتی ہیں، جن کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ
سے زیادہ سفید ہے۔ ان نہروں سے حضرت محمد مصطفیٰ ان کی آل پاک اور ان کے شیعوں کے
علاوہ کوئی بھی سیراب نہیں ہوگا اور ان سب نہروں کا منبع کوثر ہوگا اور ان کا اختتام بھی ایک جگہ
پر ہوگا۔ تحقیق یہ تین پہاڑ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں اور احد خدا کی بزرگی بیان کرتے ہیں۔
اس کو عظیم شمار کرتے ہیں اور آل محمد علیہم السلام کے شیعوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔
پس آل محمد کے شیعوں میں سے جو شخص ان تین نہروں میں سے کسی ایک کا گنبدہ اپنی انگوٹھی میں
جزاؤں کا وہ ہمیشہ خیر و برکت کو پائے گا اور اس کے رزق میں وسعت ہوگی اور وہ تمام قسم کی
مصیبتوں سے محفوظ و مامون رہے گا۔ یہ جابر و ظالم بادشاہ نے امان ہے اور ہر وہ چیز جو انسان کو
خوف زدہ کرتی ہے اس سے یہ انگوٹھی امان دے گی۔

احق و بے وقوف کی صحبت سے بچو

(وعنه) عن شیخہ قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا
ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی ابوالعباس
احمد بن محمد بن سعید المہرانی قال: حدثنا احمد بن
محمد بن یحییٰ بن زکریا بن شیبان املاء ا قال: حدثنا



أسيد بن زيد القرشي قال: حدثنا محمد بن مروان عن
الصادق جعفر بن محمد عليهما السلام قال: إياك وصحبة
الأحقق، فإنه أقرب ما يكون منه أقرب ما يكون إلى مساء تلك.

(بخلاف اسناد) محمد بن مروان نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے
کہ آپؑ نے فرمایا: احق اور بے وقوف کی محبت سے بچو، کیونکہ جو اس کے قریب تر ہے وہ اس
کی حماقت کے قریب ہے یعنی اس کی بے وقوفی سے دوچار ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ بخش بکنے اور گالیاں دینے والے پر غضب ناک ہوتا ہے

(وعنه) عن شيخه رحمہ اللہ قال: حدثنا محمد بن محمد قال:
أخبرني أبو بكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا الفضل
بن حباب الجمحي قال: حدثنا عبد الواحد بن سليمان عن
أبيه عن الأخلج الكندي عن نافع عن ابن عمر قال: قال
رسول الله ﷺ: إن الله يحب الحيي المتعفف، ويبغض
البذي السائل الملحف.

(بخلاف اسناد) عبد اللہ ابن عمر نے رسول خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ صاحبِ مبا اور غفلت والے شخص سے محبت کرتا ہے، اور بخش بکنے اور گالیاں دینے والے
اور بُرے سائل سے بغض رکھتا ہے۔

حضرت علیؑ کا رسول خدا سے حضرت فاطمہؑ کا رشتہ طلب کرنا

(وعنه) عن شيخه رحمہ اللہ قال: أخبرنا أبو عبد الله محمد بن
محمد ابن النعمان رحمہ اللہ قال: حدثنا أبو نصر محمد بن
الحسين البصير الشهرزوري قال: حدثنا الحسين بن محمد
الاسدي قال: حدثنا أبو عبد الله جعفر ابن عبد الله بن جعفر
العلوي المحمدي قال: حدثنا يحيى بن هاشم الغناني
قال: حدثنا محمد بن مروان قال: حدثني جوهر بن سعد



عن الضحاک بن مزاحم قال: سمعت علی بن ابی طالب
 يقول: اتانی ابوبکر وعمر فقالا: لو أتیت رسول اللہ ﷺ
 فذكرت له فاطمة، قال: فأتيته فلما رآني رسول اللہ ﷺ
 ضحك ثم قال: ما جاء بك يا أبا الحسن وما حاجتك؟ قال:
 فذكرت له قرابتي وقدمي في الاسلام ونصرتي له
 وجهادي، فقال: يا علي صدقت فأنت افضل مما تذكر-
 فقلت: يا رسول اللہ فاطمة تزوجنيها، فقال: يا علي انه قد
 ذكرها قبلك رجال فذكرت ذلك لها فرأيت الكراهة في
 وجهها، ولكن علي رسلك حتى اخرج اليك، فدخل عليها
 فقامت اليه فأخذت رداءه ونزعت نعليه وأتته بالوضوء،
 فوضأته بيدها وغسلت رجله ثم قعدت، فقال لها:
 يا فاطمة، فقال: لبيك حاجتك يا رسول اللہ؟ قال: ان علي
 بن ابی طالب من قد عرفت قرابته وفضله واسلامه، واني
 قد سألت ربي أن يزوجك خير خلقه واحبهم اليه، وقد ذكر
 من امرك شيئا فما ترين؟ فسكتت ولم تول وجهها ولم
 يرفيه رسول اللہ ﷺ كراهة، فقام وهو يقول: اللہ اكبر
 سكوتها اقرارها، فأتاه جبرئيل فقال: يا محمد زوجها علي
 بن ابی طالب، فان اللہ قد رضيها له ورضيه لها، قال علي:
 فزوجني رسول اللہ ﷺ، ثم أتاني فأخذ بيده فقال: قم
 بسم اللہ وقل: ﴿على بركة اللہ وما شاء اللہ لا قوة الا باللہ
 توكلت على اللہ﴾ ثم جاءني حين اقعلني عندها عليها
 السلام ثم قال: ﴿اللهم انهما احب خلقك الي فأحبهما
 وبارك في ذريتهما واجعل عليهما منك حافظاً، واني
 اعيدهما وذريتهما بك من الشيطان الرجيم﴾.

(بخلاف اسناد) ضحاک بن مزاحم نے بیان کیا ہے، میں نے علی ابن ابی طالب سے سنا

کہ آپؐ نے فرمایا: ایک دن میرے پاس حضرت ابو بکر اور حضرت عمر دونوں آئے اور دونوں نے کہا: آپؐ رسول خدا کی خدمت میں جائیں اور ان سے فاطمہؓ اثر ہراء کا رشتہ طلب کریں۔ اُمید ہے کہ آپؐ کو مل جائے گا ہم تو قسمت آزمائی کر چکے ہیں) پس آپؐ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ جب رسول خداؐ نے دیکھا تو آپؐ مسکرائے۔ پھر فرمایا: اے ابوالحسن! کیسے آتا ہوا؟ کیا کوئی کام ہے؟ آپؐ فرماتے ہیں: میں نے آپؐ کی خدمت اقدس میں آپؐ کے ساتھ جو میری قرابت اور رشتہ داری تھی اس کو بیان کیا اور اسلام میں اپنے تقدیم کو بیان کیا پھر ہر مقام پر انھی (آنحضرتؐ) کے لیے مدد و نصرت کا تذکرہ کیا اور راہِ خدا میں جہاد کرنے کا تذکرہ کیا۔ اس کو سننے کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے علیؓ! آپؐ نے سچ فرمایا ہے بلکہ آپؐ کی فضیلت و منزلت میرے نزدیک اس سے کہیں زیادہ ہے۔ پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپؐ سے آپؐ کی بیٹی فاطمہؓ زہراءؓ کی خواستگاری کے لیے حاضر ہوا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: اے علیؓ! تم سے پہلے بھی کافی لوگوں نے فاطمہؓ کی مجھ سے خواستگاری کی ہے اور جب میں نے ان کا ذکر اپنی بیٹی سے کیا تو میں نے اس کے چہرے پر کراہت اور ناپسندیدگی کے اظہار کو ملاحظہ کیا۔ لہذا میں نے ان سب کو جواب دے دیا ہے۔ لیکن اب میں آپؐ کے پیغام و خواہش کو اس کے پاس لے کر جاتا ہوں (اور جو کچھ ہو اس کی آپؐ کو اطلاع دوں گا) پس آپؐ جناب فاطمہؓ کے پاس تشریف لے گئے تو بی بی آپؐ کے استقبال کے لیے کھڑی ہو گئیں اور بی بی نے آپؐ کی چادر کو اٹھایا، آپؐ کے طہین مبارک اتروائے۔ آپؐ کے لیے وضو کا پانی فراہم کیا، اپنے ہاتھ سے وضو کروایا۔ آپؐ کے پاؤں مبارک دھلوائے اور آپؐ کو اپنی مسند پر بٹھایا، اس کے بعد رسول خداؐ نے فرمایا: اے فاطمہؓ میری بیٹی!

بی بی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کی خواہش پر بلیک کہتی ہوں کیا حکم ہے؟

آپؐ نے فرمایا: آپؐ علیؓ کی میرے ساتھ جو قرابت ہے اور ان کی جو فضیلت ہے اور ان کا اسلام میں سب سے پہلے میری تصدیق کرنا اور مجھ پر ایمان کا انحصار کرنا ہے، بخوبی جانتی ہو اور یہ بھی جانتی ہو کہ میں نے خدا سے تمہارے بارے میں سوال کیا ہے کہ اے میرے اللہ! جو شخص تیری مخلوق میں سے تیرے نزدیک سب سے صاحبِ خیر اور اچھا ہے اور تجھے سب سے



زیادہ محبوب ہے اس سے فاطمہ کی شادی کر دے۔ پس علیؑ نے مجھ سے تمہاری خواستگاری کی ہے۔ تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ پس بی بی خاموش رہیں اور اپنا چہرہ بھی دوسری طرف نہ موڑ اور آپ کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی کراہت بھی ظاہر نہ ہوئی بلکہ خوشی کی ایک لہر چہرے پر نمودار ہو گئی۔ رسول خداؐ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اللہ اکبر اس کی خاموشی اس کے اقرار کی دلیل ہے۔ آپؐ پر جبرائیل نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمدؐ! اپنی بیٹی (فاطمہؑ) کی شادی علیؑ ابن ابی طالبؑ سے کر دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہؑ کو علیؑ کے لیے اور علیؑ کو فاطمہؑ کے لیے پسند فرمایا ہے۔ علیؑ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد رسول خداؐ نے میری شادی فاطمہؑ سے کر دی۔ پھر آپؐ میرے پاس تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر اٹھو اور کہو:

على بركة الله وماشاء الله لا قوة الا بالله توكلت على الله
پھر آپؐ مجھے اپنے ساتھ لے کر آئے اور فاطمہؑ کے قریب بیٹھا دیا پھر آپؐ نے یوں ہمارے لیے دعا فرمائی:

اللهم انهما احب خلقك الي فاحبهما وبارك في
ذريتهما واجعل عليهما منك حافظا واني اعيد هما و
ذريتهما بك من الشيطان الرجيم
”اے میرے اللہ! تیری ساری مخلوق میں سے یہ دونوں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما اور ان دونوں کی نسل میں برکت فرما اور اپنی طرف سے ان دونوں کے لیے ایک محافظ معین فرما: میں ان دونوں کو اور ان کی نسل کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔“

علیؑ و فاطمہؑ کی شادی اور جہیز کا سامان

(حدثني) جماعة عن ابي غالب احمد بن محمد الزراري
عن خاله عن الاشعري عن احمد بن ابي عبد الله عن علي
بن اسباط عن داود عن يعقوب بن شعيب عن ابي عبد الله
قال: لما زوج رسول الله فاطمة علياً عليهما السلام دخل

عليها وهي تبكى فقال لها: ما يبكيك؟ فوالله لو كان في
أهل بيتي خير منه زوجتك، وما أنا زوجتك ولكن الله
زوجك واصدق عنك الخمس ما دامت السموات
والارض، قال علي: قال رسول الله: قم فبع الدرع، فقامت
فبعته واخذت الثمن ودخلت على رسول الله، فسكبت
الدراهم في حجره فلم يسألني كم هي ولا أنا أخبرته، ثم
قبض قبضة ودعا بلالا فأعطاه وقال: ابتع لفاطمة طيباً، ثم
قبض رسول الله من الدراهم بكلتا يديه فأعطاهما أبا بكر
وقال: ابتع لفاطمة ما يصلحها من ثياب واثاث البيت،
وارداه بعمار بن ياسر وبعده من أصحابه، فحضرُوا السوق
فكانوا يعرضون الشئ مما يصلح فلا يشترونه حتى
يعرضوه على أبي بكر فان استصلحه اشتروه، فكان مما
اشتروه قميص بسبعة دراهم، وخمار بأربعة دراهم وقطيفة
سوداء خيبرية، وسرير مزمل بشرطة، وفراشين من جنس
مصر حشو أحدهما ليف وحشو الآخر من جز الغنم، وأربع
مرافق من آدم الطائف حشوها اذخر، وستر من صوف،
وحصير مجرى، ورحا لليد، ومخضب عن نحاس، وسقى
من آدم، وقعب للبن، وشئ للماء، مطهرة مزفتة، وجرة
خضراء، وكيزان خزف، حتى اذا استكمل الشراء حمل
أبو بكر بعض المتاع وحمل أصحاب رسول الله الذين كانوا
معه الباقي، فلما عرضوا المتاع على رسول الله جعل
يقلبه بيده ويقول: بارك الله لأهل البيت قال علي: فأقامت
بعد ذلك شهراً أصلى مع رسول الله وأرجع الى منزلي ولا
أذكر شيئاً من أمر فاطمة، ثم قلن أزواج رسول الله: ألا
تطلب لك من رسول الله دخول فاطمة عليك؟ قلت:

افعلن، فدخلن عليه فقالت أم ايمن: يا رسول الله لو ان خديجة باقية لقرت عينها بزفاف فاطمة، وان علياً يريد أهله فقر عين فاطمة ببعلها واجمع شملهما، وقر عيوننا بذلك، فقال: فما بال علي لا يطلب منى زوجته فقد كنا نتوقع منه ذلك.

قال عليٌ فقلت: الحياء يمنعي يا رسول الله، فالتفت الى النساء فقال: من ههنا؟ فقالت أم سلمة: انا أم سلمة وهذه زينب وهذه فلانة وفلانة، فقال رسول الله: هيئوا لابنتي وابن عمي في حجرة لى بيتاً، فقالت أم سلمة: فى أى حجرة يا رسول الله؟ قال: فى حجرتك، وأمر نساءه ان يزين ويصلحن من شأنها.

فقالت أم سلمة: فسألت فاطمة هل عندك طيب اذخرته لنفسك؟ قالت: نعم، فأنت قارورة فسكبت منها فى راحتي فشمنت منها رائحة ما شمنت مثلها قط، فقلت: ما هذا؟ فقالت: كان دحية الكلبي يدخل على رسول الله فيقول لى: يا فاطمة هاتى الوسادة فاطرحيها لعبيك، فأطرح له الوسادة فيجلس عليها فاذا نهض سقط من بين ثيابه شئ فيأخذني بجمعه، فسأل عليٌ رسول الله عن ذلك فقال: هو عنبر يسقط من اجنحة جبرئيل.

قال عليٌ: ثم قال لى رسول الله: يا على اصنع لأهلك طعاماً فاضلاً، ثم قال: من عندنا اللحم والخبز وعليك التمر والسمن، فاشتريت تمرأً وسمنأً، فحسر رسول الله عن ذراعه وجعل يشدخ التمر فى السمن حتى اتخذ حيساً ويعث الينا كبشاً سمينا فذبح وخبز لنا خبزاً كثيراً، ثم قال لى رسول الله: ادع من احببت، فأتييت المسجد وهو

مشحن بالصحابة فاستحييت أن اشخص قوماً وادع قوماً،
ثم صعدت على ربوة هناك وناديت اجيئوا الى وليمة
فاطمة، فأقبل الناس ارسالا فاستحييت من كثرة الناس
وقلة الطعام، فعلم رسول الله ما تدخلني فقال: يا عليّ اني
سأدعو الله بالبركة.

قال عليّ: وأكل القوم عن آخرهم طعامي وشربوا شرابي
ودهوا لي بالبركة وصدورا وهم أكثر من اربعة آلاف رجل،
ولم ينقص من الطعام شيء، ثم دعا رسول الله بالصحاف
فملئت ووجه بها الى منازل ازواجه، ثم اخذ صحيفة وجعل
فيها طعاما وقال: هذا لفاطمة وبعلمها، حتى اذا انصرفت
الشمس للغروب قال رسول الله: يا أم سلمة هلمي فاطمة،
فانطلقت فأتت بها وهي تسحب اذ يالها وقد تصببت عرقا
حياءً امن رسول الله، فعثرت فقال لها رسول الله: اقالك
الله العثرة في الدنيا والآخرة، فلما وقفت بين يديه كشف
الرداء عن وجهها حتى رآها عليّ، ثم اخذ يدها فوضعها
في يد عليّ فقال: بارك الله لك في ابنة رسول الله، يا عليّ
نعم الزوجة فاطمة ويا فاطمة نعم البعل عليّ، انطلقا الى
متزلكما ولا تحدثا امراً حتى آتيكما.

قال عليّ فأخذت بيد فاطمة وانطلقت بها حتى جلست في
جانب الصفة وجلست في جانبها وهي مطرقة الى الارض
حياءً أمي وأنا مطرق الى الارض حياءً أمتها، ثم جاء
رسول الله فقال: من ههنا؟ فقلنا: ادخل يا رسول الله
مرحبا بك زائراً وداخلاً، فلدخل فأجلس فاطمة من جانبه
ثم قال: يا فاطمة ايتيني بماء، فقامت الى قعب في البيت
فملاته ماء أم ثم اتته به، فأخذ منه جرعة فمضمض بها ثم



مجہا فی القعب ثم صب منها علی رأسها ثم قال: اقبلی،
فلما اقبلت نضح منه بین ٲئدیہا ثم قال: ادبری، فلما
ادبرت نضح منه بین کتفیہا ثم قال: ﴿اللہم هذه ابنتی
وأحب الخلق الی، اللہم وهذا اخی وأحب الخلق الی،
اللہم لك ولیا وبك حفیا وبارك له فی أهله﴾ ثم قال:
یا علی ادخل بأهلك بارك الله لك ورحمة الله وبرکاته انه
حمید مجید۔

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب رسول خدا نے
حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی شادی حضرت علی سے کر دی تو آپ فاطمہ کے پاس گئے۔ آپ نے
دیکھا کہ بی بی زہرا ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے میری بیٹی! کیوں رو رہی ہو۔ خدا کی قسم!
اگر میرے خاندان میں علی ابن ابی طالب سے بہتر کوئی اور ہوتا تو میں تمہاری شادی اس سے
کر دیتا اور پھر میں نے تمہاری شادی علی سے نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شادی علی سے کی
ہے اور جب تک زمین و آسمان باقی ہیں اس وقت تک تمہارا قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد
آپ علی کے پاس آئے۔

مولا علی فرماتے ہیں: آپ نے مجھ سے فرمایا: اے علی! اٹھو اور اپنی زرہ فروخت کر
کے رقم لے آؤ۔

امام فرماتے ہیں: میں اٹھا اور اپنی زرہ کو فروخت کر کے آیا اور اس کی ساری قیمت لے کر
رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ساری رقم آپ کی جھولی مبارک میں ڈال دی۔
آپ نے مجھ سے نہیں پوچھا کہ یہ کتنے پیسے ہیں اور میں نے بھی آپ کی خدمت میں عرض نہیں
کیا کہ کتنے ہیں؟ پھر آپ نے بلال کو بلایا اور ان درہموں میں سے ایک ٹھٹی بلال کو دی اور
فرمایا: اس سے میری بیٹی فاطمہ کے لیے خوشبو کا سامان وغیرہ خرید کر لے آؤ پھر آپ نے اپنے
دونوں ہاتھوں سے درہموں کو اٹھایا اور ابو بکرؓ کو دیے اور فرمایا: جاؤ ان سے میری بیٹی کے لیے
کپڑے اور گھر کے دوسرے لوازمات اور سامان خرید کر لے آؤ اور ان کے ساتھ جناب عمار بن
یاسرؓ اور چند دوسرے اصحاب کو بھیجا اور فرمایا: تم سب بازار جاؤ اور جو چیز مناسب دیکھو وہ خرید

کر لے آؤ اور جو چیز تم کو پسند آئے اس کو (ابوبکر) کو دکھاؤ، اگر وہ پسند کرے تو اس کو خریدنا۔ پس جو کچھ ان لوگوں نے خریدا وہ یہ تھا: سات درہم کی ایک قمیض، چار درہم کی ایک چادر، جو عورتیں دوپٹہ کے طور پر استعمال کرتی ہیں اور ایک سیاہ رنگ کی محمل کی چادر۔ ایک محمل سے بنا ہوا کلیہ اور تخت پوش۔ مصری دو گدے جن میں سے ایک میں بکرے کی اُون بھری ہوئی تھی اور دوسرے میں کجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور چار بچے، چڑے کے جو طائف کے بنے ہوئے تھے۔ ان میں ایک خاص گھاس بھری ہوئی تھی۔ اُون کا ایک پردہ، ایک چٹائی، ہاتھ کی چکی، تانبے کا ایک برتن جو زیادہ تر رنگ کرنے کے کام آتا ہے۔ چڑے کی ایک مٹک، دودھ کے لیے ایک پیالہ اور پانی کے لیے ایک برتن (مٹی کا گھڑا وغیرہ) کپڑے دھونے کے لیے ایک برتن (لب کی مانند)۔

جب تمام خریداری مکمل ہو گئی تو کچھ سامان حضرت ابوبکرؓ نے اٹھایا اور کچھ باقی اصحاب نے اٹھایا جو اس کے ساتھ گئے ہوئے تھے اور رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے سارے سامان کو اپنے ہاتھوں سے اُلٹ پلٹ کر دیکھا اور فرمایا: اللہ اس سامان کو میرے اہل بیت کے لیے باعثِ برکت قرار دے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں پورا ایک ماہ منتظر رہا۔ ہر روز رسول خداؐ کے ساتھ نماز ادا کرتا اور اپنے گھر چلا جاتا۔ میں نے جناب فاطمہؓ کے سلسلے میں کبھی کوئی بات آپؐ سے نہ کی۔ پھر ایک دن رسول خداؐ کی ازواج نے مجھے کہلا بھیجا، ہم آپؐ کی طرف سے رسول خداؐ سے فاطمہؓ کی رخصتی کی خواہش کرتی ہیں۔ میں نے کہا: جو چاہیں کریں۔ پس ساری بیبیاں رسول خداؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور ان میں سے جناب ام سلمہؓ نے یوں عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آج جناب خدیجہؓ موجود ہوتیں تو خود اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی فاطمہؓ کو رخصت کرتیں اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔ اب وہ موجود نہیں ہیں لہذا ہم عرض کرتیں ہیں کہ علیؓ اپنی بیوی کی رخصتی چاہتے ہیں اور آپؐ بھی ان کی رخصتی کر کے انھیں اور علیؓ دونوں کو خوشی فراہم کریں اور ہماری آنکھوں کو بھی ٹھنڈا کریں۔ آپؐ نے فرمایا: علیؓ خود سے اپنی بیوی کی رخصتی کے بارے میں کیوں نہیں کہتے میں تو اس انتظار میں ہوں۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حیا میرے لیے مانع رہی کہ



میں خود آپ سے اس کا سوال کرتا۔ پس آپ اپنی ازدواج کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہاں کوئی ہے؟ جناب اُم سلمیٰ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہوں۔ یہ نضب ہے، پس رسول خدا نے فرمایا: میرے گھر میں میری بیٹی اور میرے چچا زاد کے لیے ایک کمرہ تیار کرو اور اس کو سجاؤ۔ پس اُم سلمیٰ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا کمرہ (حجرہ) تیار کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: اپنے والا کمرہ تیار کرو اور آپ نے اپنی ازدواج کو حکم دیا کہ اس کو مرین کرو اور ان کی شان کے مطابق اس کی سجاوٹ کرو۔

جناب اُم سلمیٰ فرماتی ہیں: میں نے جناب فاطمہ سے عرض کیا: کیا آپ کے پاس کوئی خوشبو ہے، جو آپ نے اپنے لیے رکھی ہوئی ہو۔ بی بی نے فرمایا: ہاں! پس آپ ایک قارورہ (یعنی وہ شیشی جس میں خوشبو ڈالی جاتی ہے یا ڈبیہ) لے کر آئیں۔ میں نے اس سے اپنی ہتھیلی پر کچھ خوشبو ڈالی اور اس کو سونگھا پس اس کی مش کبھی کوئی خوشبو نہیں دیکھی تھی۔ پس میں نے فاطمہ سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ بی بی نے فرمایا: ایک دن دجیہ کلبی رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے مجھے فرمایا: اے فاطمہ! اپنے چچا کے لیے چٹائی لے کر آؤ اور ان کے لیے بچھا دو۔ پس میں نے چٹائی ان کے لیے بچھا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئے۔ جب وہ اٹھ کر گئے تو اس وقت ان کے لباس سے ایک چیز گری۔ آپ نے مجھے اس کو اکٹھا کرنے کا حکم دیا، یہ وہی ہے۔ اس کے بعد علی نے رسول خدا سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: وہ عنبر تھی جو جبرئیل کے پیروں سے گری تھی۔ یعنی وہ دجیہ کلبی نہیں تھے بلکہ جبرئیل تھے۔

حضرت علی فرماتے ہیں: اس کے بعد رسول خدا نے مجھے فرمایا:

اے علی! اپنے خاندان والوں کے لیے عمدہ کھانے (یعنی ولیمہ) کا بندوبست کرو۔ پھر فرمایا: گوشت اور روٹی ہماری طرف سے اور کھجور اور گھی کا بندوبست آپ نے کرنا ہے۔ پس میں نے کھجور اور گھی خرید لیا۔ رسول خدا نے اپنے ہاتھوں سے کھجور اور گھی کو یوں ملایا کہ ایک جیسا ہو گیا پھر آپ نے ایک دنبہ فراہم کیا جس کو ذبح کیا گیا اور کافی سارا کھانا تیار کیا گیا۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: جن جن کو تم پسند کرتے ہو ان کو دعوت دیں۔ میں مسجد میں آیا۔ مسجد تمام صحابہ سے بھری ہوئی تھی۔ میں نے شرم محسوس کی کچھ کو دعوت دوں اور کچھ کو چھوڑ دوں۔ پھر سب سے کہا کہ میں تمہیں فاطمہ کے ولیمہ کی دعوت دیتا ہوں۔ تمام لوگ چل پڑے تو میں لوگوں کی

کھڑت اور کھانے کی قلت کی وجہ سے ڈر گیا، مگر رسول خدا نے میرے اندر کی بات کو بھانپ لیا تھا اور فرمایا: اے علی! میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ اس میں برکت ڈال دے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: سارے لوگوں نے کھانا کھایا اور پانی بھی پیا اور میرے لیے برکت کی دعا کرتے رہے اور جنہوں نے کھانا کھایا ان کی تعداد چار ہزار افراد پر مشتمل تھی لیکن کھانے میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔ پھر رسول خدا نے بڑے بڑے پیالے منگوائے اور ان کو کھانے سے پُر کر کے اپنی بیویوں کے گھروں میں روانہ کیا۔ پھر ایک پیالہ منگوایا اور اس میں کھانا ڈالا اور فرمایا کہ یہ فاطمہؓ اور اس کے شوہر کے لیے ہے۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد جب سورج غروب ہونے کی طرف مائل تھا تو رسول خدا نے فرمایا: اے ام سلمہؓ! میری بیٹی فاطمہؓ کو لے کر آؤ۔ بی بی پاک کو رسول کی خدمت اقدس میں لایا گیا۔ آپ ان کپڑوں میں بہت خوبصورت نظر آ رہی تھیں اور رسول خدا سے حیا اور شرم کی وجہ سے آپ کے چہرہ انور پر پسینہ آیا ہوا تھا اور آپ کا نپ رہی تھیں۔ رسول خدا نے آپ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا: خداوند تعالیٰ آپ کی عمرت کو دنیا و آخرت میں محفوظ رکھے۔ جب بی بی رسول خدا کے سامنے کھڑی ہوئیں تو آپ نے اپنے ہاتھوں سے بی بی کے رخ انور سے پردہ اٹھایا یہاں تک کہ علیؓ نے آپ کو دیکھ لیا۔

پھر آپ نے بی بی کا ہاتھ پکڑا اور اس کو علیؓ کے ہاتھ پر رکھ دیا اور آپ کے حق میں یوں دعا کی: خداوند تعالیٰ آپ کے لیے رسول کی بیٹی کو بابرکت قرار دے۔

اے علیؓ! فاطمہؓ! بہترین زوجہ ہے اور اے فاطمہؓ! علیؓ بہترین شوہر ہے۔ اب اپنے گھر کی طرف جاؤ اور میرے آنے کا انتظار کرنا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: وہ میں نے فاطمہؓ زہراءؓ کا ہاتھ پکڑا اور آپ کو لے کر اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ہم دونوں اپنے کمرے میں چلے گئے۔ چٹائی کی ایک جانب میں بیٹھ گیا اور دوسری جانب فاطمہؓ بیٹھ گئیں۔ ہماری حالت یہ تھی کہ پسینے کے قطرے زمین پر گر رہے تھے۔ فاطمہؓ مجھ سے حیا کر رہی تھی اور آپ کی حیا کی وجہ سے میرے پسینے کے قطرے بھی زمین پر گر رہے تھے۔ پھر کچھ دیر کے بعد رسول خدا تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: کوئی ہے؟ (یعنی آواز دی اور متوجہ کیا) ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تشریف لائیں خوش آمدید۔ پس

رسول خدا اندر تشریف فرما ہوئے۔ جناب فاطمہؑ کو اپنے پہلو میں جگہ دی پھر فرمایا: اے فاطمہ! جاؤ پانی لے کر آؤ۔ بی بی کھڑی ہوئیں اور گھر میں جو پانی کا مٹکا تھا اس کی طرف متوجہ ہوئیں اور ایک پیالہ پانی کا بھر کر لے آئیں اور آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپؐ نے اس سے ایک گھونٹ بھرا اور کھلی کی اور دوبارہ اس پیالے میں ڈال دی۔ پھر اس پانی سے بی بی کے سر پر پانی ڈالا اور فرمایا: میرے سامنے آؤ۔ جب بی بی سامنے آئی تو آپؐ نے بی بی کے سینہ مبارک پر بھی پانی چھڑکا، پھر فرمایا: کمر میری طرف کرو۔ جب بی بی نے کمر رسول خدا کی طرف کی تو آپؐ نے دونوں (اُن کے) شانوں کے درمیان پانی چھڑکا، پھر دعا دیتے ہوئے یوں عرض کیا: اے میرے اللہ! یہ میری بیٹی فاطمہؑ ہے جو ساری مخلوق سے مجھے پیاری اور محبوب ہے اور پھر عرض کیا: اے میرے اللہ! یہ میرا چچا زاد بھائی ہے، جو مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اے اللہ! یہ تیرا ولی اور دوست ہے اور تیری معرفت رکھنے والا ہے اور اس کو اس کی بیوی میں برکت عطا فرما۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! یہ تمہاری بیوی ہے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لیے بابرکت قرار دے اور اللہ کی رحمت و برکت تم دونوں پر (نازل) ہو کیونکہ وہ قابلِ حمد اور سزاوارِ بزرگی ہے۔

اگر علیؑ نہ ہوتے تو فاطمہؑ کا کوئی کفو نہیں تھا

(وعنه) قال: وحدثني جماعة عن ابی غالب الزراری عن محمد بن یعقوب عن عدة من اصحابه عن احمد بن محمد عن الوشاء عن الخیري عن یونس بن ظبیان عن ابی عبد الله قال: سمعته يقول: لولا ان الله خلق امیر المؤمنین لفاطمة علیها السلام ما كان لها کفو علی الارض۔

(وروی) ان امیر المؤمنین دخل بفاطمة علیها السلام بعد وفاة اختها رقیة زوجة عثمان بسة عشر يوماً وذلك بعد رجوعه من بدر وذلك لایام خلت من شوال، وروی انه دخل بها يوم الثلاثاء لست خلون من ذی الحجة، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(بخلاف استاد) حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کو جناب فاطمہ الزہراءؑ کے لیے خلق نہ کرتا تو بی بی کے لیے پوری زمین پر کوئی کفو (یعنی برابر کا رشتہ) نہ ہوتا۔

ایک روایت نقل ہوتی ہے جس میں ذکر کیا گیا کہ بی بی پاک جناب فاطمہ الزہراءؑ کی رخصتی رقیہ زوجہ عثمان کی وفات کے سولہ دن بعد میں ہوئی اور یہ واقعہ جنگ بدر سے واپس آنے کے بعد چھ شوال کو ہوا۔

(یہ رقیہ وہی بی بی ہے جس کو رسول خدا کی بیٹی ظاہر کیا جاتا ہے اور جناب خدیجہ سے قرار دیا جاتا، حالانکہ شیعہ عقیدہ کے مطابق آپ کی بیٹی فاطمہؑ کے علاوہ کوئی اور بیٹی نہیں ہے۔ اور اس پر قرآن و حدیث نیز روایات بھی گواہ ہیں اور تاریخی حقائق بھی اسی کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ لڑکیاں رسول خدا کی لے پالک تھیں جو جناب خدیجہ کی بہنِ حلالہ بنت خویلد کی بیٹیاں تھیں نہ کہ خود حضرت خدیجہ کی، مترجم)۔ ایک روایت یہ ہے کہ یہ رخصتی چھ ذی الحجہ کو ہوئی۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

حضرت فاطمہؑ کی زندگی میں علیؑ پر باقی عورتیں حرام تھیں

(وعنه) عن جماعة عن ابي غالب عن خاله عن الاشعري
عن ابي عبد الله عن منصور بن العباس عن اسماعيل بن
سهل الكاتب عن ابي طالب الغنوي عن علي بن ابي حمزة
عن ابي بصير عن ابي عبد الله قال: حرم الله عز وجل علي
علي النساء ما دامت فاطمة حية، قلت: فكيف؟ قال: لانها
طاهرة لا تحيض۔

(بخلاف استاد) جناب ابوبصیرؒ نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر الصادق علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ پر جناب سیدہ فاطمہؑ کی زندگی میں تمام عورتیں حرام قرار دی تھیں۔ پس میں نے عرض کیا: یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا، کیونکہ بی بی طاہرہ تھیں اور آپ نجاست حیض اور نفاس وغیرہ سے پاک تھیں۔



لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالو خدا تمہارے عیبوں پر پردہ ڈالے گا

(وعنه) قال: أخبرني والدي (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثني أبو الحسن علي بن خالد المراغي قال: حدثنا أبو عمران موسى بن الحسن بن سلمان قال: حدثني أبو بكر بن الحرث الباعدي قال: حدثني عيسى بن رعية قال: حدثنا محمد بن عريس قال: حدثنا الليث ابن سعد عن يزيد بن أبي حبيب عن نافع عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: كان بالمدينة اقوام لهم عيوب فسكتوا عن عيوب الناس فأسكت الله عنهم عيوبهم الناس، فماتوا ولا عيوب لهم عند الناس، وكان في المدينة اقوام لا عيوب لهم فتكلموا في عيوب الناس فأظهر الله لهم عيوباً لم يزالوا يعرفون بها الى ان ماتوا۔

(بخلاف اسناد) عبد اللہ ابن عمر نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مدینہ میں ایسی قومیں آباد تھیں جن میں عیب پائے جاتے تھے، وہ لوگوں کے عیبوں پر بھی پردہ پوشی کرتے تھے، لہذا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے سامنے ان کے عیبوں پر پردہ پوشی کر دی۔ جب وہ مر گئے تو لوگوں کے نزدیک ان کے کوئی عیب نہ تھے اور مدینہ میں ایک اور قوم بھی تھی جن کے اندر (بظاہر) کوئی عیب نہیں پایا جاتا تھا لیکن وہ لوگوں کے عیبوں کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے عیبوں کو ظاہر کر دیا اور ان کے عیبوں کو لوگوں نے جان لیا اور یہاں تک کہ وہ مر گئے لیکن لوگوں کی نظروں میں عیب دار مشہور رہے۔

اسلام کی بنیادوں چیزوں پر ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرني أبو عبد الله محمد بن محمد ابن النعمان عن أبي الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثني أبي قال: قال حدثني محمد بن الحسن الصفار قال: حدثني أحمد بن محمد بن عيسى



عن محمد بن ابی عمیر عن عبداللہ بن بکیر عن زرارة بن
اعین عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر عن آباءہ علیہم
السلام قال: قال رسول اللہ: بنی الاسلام علی عشرة اسمہم:
علی شهادة لن لا الہ الا اللہ وہی الملة، والصلاة وہی
الفريضة، والصوم وہی الجنة، والزكاة وہی المطهرة،
والحج وهو الشریعة، والجهاد وهو العز، والأمر
بالمعروف وهو الوفاء، والنہی عن المنکر وهو الحجة،
والجماعة وہی الألفة، والعصمة وہی الطاعة۔

(مخفف استاد) حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے

سے رسول خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد دس چیزوں پر ہے:

- ① لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا، یہ طاعت ہے۔ ② نماز، یہ ایک فریضہ ہے ③ روزہ،
- یہ جہنم سے بچنے کے لیے ڈھال ہے ④ زکوٰۃ، یہ مال کو پاک کرنے والی ہے ⑤ حج، یہ شریعت
- ہے ⑥ جہاد، یہ اسلام کی عزت ہے ⑦ نیکی کا حکم کرنا، یہ اسلام سے وفا کرنا ہے ⑧ بُرائی سے
- روکنا، یہ اسلام کی دلیل ہے ⑨ جماعت (یعنی باجماعت نماز) یہ اُلفت پیدا کرنے والی ہے
- ⑩ نافرمانی سے بچنا، یہ خدا کی اطاعت ہے۔

جس میں چار اوصاف ہوں وہ کامل الایمان ہے

(وعنه) عن شیخہ (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد
قال: أخبرنی ابوالقاسم جعفر بن احمد بن محمد بن
قولویہ رحمہ اللہ قال: حدثنی ابی قال: حدثنی سعد بن عبداللہ
عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن
ابی ولاد الحنات عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد علیہما
السلام قال: اربع من کن فیہ کمل ایمانہ وان کان من قرنہ
الی قدمہ ذنوب لم ینقصہ ذلک ، وہی: الصدق ، واداء
الامانة، والحياء، وحسن الخلق۔

(بخلف اسناد) حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص میں چار اوصاف پائے جاتے ہیں وہ کامل الایمان ہے، اگرچہ سر سے لے کر پاؤں تک اس کے گناہ ہی گناہ کیوں نہ ہوں، پھر بھی اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی اور وہ یہ ہیں:

* زبان کا بچ * امانت ادا کرنا * حیا * اچھا اخلاق

ماہ رجب کے روزوں کا اجر و ثواب

(وعنه) قال: حدثنا والدي (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ قال: حدثني محمد بن الحسن ابن مسّت الجوهري عن محمد بن أحمد بن يحيى بن عمران الأشعري عن أحمد بن محمد بن أبي نصر البرزطي عن أبان بن عثمان عن كثير النوا عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: أنا نوحا ركب السفينة في أول يوم من رجب، فأمر من معه أن يصوموا ذلك اليوم، وقال: من صام ذلك اليوم تباعدت عنه النار مسيرة سنة، ومن صام سبعة أيام غلقت عنه أبواب النار السبعة، ومن صام ثمانية أيام فتحت له أبواب الجنان الثمانية، ومن صام خمسة عشر يوماً أعطى مسألته، ومن زاد على ذلك زاده الله.

قال: وفي اليوم السابع والعشرين منه نزلت النبوة فيه على رسوله الله صلی اللہ علیہ وسلم ومن صام هذا اليوم كان ثوابه ثواب من صام ستين شهراً.

(بخلف اسناد) حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام یکم رجب کو اپنی کشتی پر سوار ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کو اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا: جو شخص اس دن (یعنی یکم رجب) کا روزہ رکھے گا، جہنم کی آگ اس سے ایک سال کے قافلے پر چلی جائے گی اور جو شخص ماہ رجب میں سات دن روزے



رکھے گا اس کے لیے جہنم کے سارے دروازے بند کر دیے جائیں گے، اور جو شخص آٹھ روزے رکھے گا اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے اور جو شخص ماہِ رجب کے پندرہ (۱۵) روزے رکھے گا وہ اللہ سے جو سوال کرے گا اس کو وہ عطا کیا جائے گا اور جو شخص اس سے زیادہ روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس سے زیادہ عطا کرے گا۔

آپؐ نے فرمایا: جو شخص اس ماہ کی ستائیس (۲۷) تاریخ کو روزہ رکھے کہ جس دن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے، اس شخص کا ثواب ساٹھ (۶۰) ماہ کے روزے رکھنے والے کے برابر ہوگا۔

جو شخص آلِ محمدؐ کی اطاعت کرے گا وہ آلِ محمدؐ میں سے شمار ہوگا

(وعنه) قال: حدثني والدي رحمه الله قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني ابو عبد الله الحسين بن احمد بن المغيرة قال: أخبرني حيدر ابن محمد السمرقندي قال: حدثني محمد بن عمر الكشي قال: حدثني محمد ابن مسعود العياشي قال: حدثني جعفر بن المعروف قال: حدثني يعقوب بن يزيد عن محمد بن عذاقر عن عمر بن يزيد قال: قال ابو عبد الله: يا ابن يزيد انت والله منا أهل البيت، قلت جعلت فداك ابو عبد الله: يا ابن يزيد انت والله منا أهل البيت، قلت جعلت فداك من آل محمد؟ قال: اى والله من انفسهم، قلت: من انفسهم جعلت فداك؟ قال: اى والله من انفسهم، يا عمر أما تقرأ كتاب الله عز وجل: ﴿ان اولى الناس بابراهيم للذين اتبعوه وهذا النبي والذين آمنوا والله ولي المؤمنين﴾ وما تقرأ قول الله عن اسمه ﴿فمن تبعني فانه مني ومن عصاني فانك غفور رحيم﴾۔

(بخلاف اسناد) حضرت عمر بن یزیدؓ نے بیان کیا کہ حضرت امام ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابن یزید! خدا کی قسم، تو ہم اہل بیت میں سے ہے۔ میں نے عرض کیا:



میں آپ پر قربان جاؤں کیا میں آل محمد میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! خدا کی قسم، تو خود آل محمد میں سے ہے۔ میں نے پھر عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں میں خود آل محمد سے ہوں۔ آپ نے پھر فرمایا: ہاں! خدا کی قسم، تو خود آل محمد میں سے ہے۔ اے عمر! کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرما رہا ہے:

ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوه وهذا النبی والدین
آمنوا واللہ ولی المومنین

”لوگوں میں سے سب سے زیادہ ابراہیمؑ کے ساتھ اولیت وہ رکھتے
ہیں جو اس کا اتباع کرتے ہیں، اور یہ نبی اور جو اس کے ساتھ ایمان
لے کر آئے ہیں اور اللہ مومنین کا ولی ہے۔“

کیا تو نے خدا کا یہ فرمان نہیں پڑھا:

”کہ جو شخص میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے اور جو میری نافرمانی کرے

گا پس تو بہت زیادہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

گویا اتباع نہ صرف آل محمد میں شامل کرتی ہے بلکہ آل اللہ (حزب اللہ) بناتی ہے۔

آل محمد کی تبلیغ کرنے والے کو قیامت کے دن ایک نور ملے گا

(وعنه) قال: حدثني والدي رحمه الله قال: أخبرني ابو عبد الله

محمد بن محمد قال: أخبرني ابو عبد الله الحسين بن احمد

بن المغيرة قال: أخبرني حيدر بن محمد بن نعيم عن

محمد بن عمر عن محمد بن مسعود قال: حدثني محمد

بن احمد النهدي قال: حدثني معاوية بن حكيم الدهني

قال: حدثنا شريف بن سابق التفليسي قال: حدثنا حماد

السملري قال: قلت لأبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما

السلام: اني ادخل بلاد الشرك وان من عندنا يقول: ان مت

ثم حشرت معهم، قال: فقال لي يا حماد اذا كنت ثم تذكر

أمرنا وتدعو اليه؟ قال: قلت نعم، قال: فاذا كنت في هذه



المدن مدن الاسلام تذكر امرنا وتدعو اليه؟ قال: قلت لا، فقال

لِي انك تمت ثم حشرت أمة وحدثك وسعى نورك بين يديك.

(بخلاف استاد) حماد نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہما السلام

کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: میں مشرکوں کے شہروں میں جاتا ہوں اور ہمارے پاس وہ شخص

ہوتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ اگر میں مر جاؤں گا تو کیا میں ان کے ساتھ محشور کیا جاؤں گا۔

آپؑ نے فرمایا: اے حماد! اگر تو ان کے درمیان ہو اور وہاں تجھے ہماری یاد آئے تو کیا

تم ان کو ہمارے امر کی طرف دعوت دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپؑ نے فرمایا: اور جب

تم اسلام کے شہروں میں ہو اور وہاں ہمارا امر تمہیں یاد آئے تو کیا اس کی طرف دعوت دیتے

ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں! تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم ان شہروں میں مر جاؤ تو پھر اکیلے

کے ساتھ امت محشور ہوگی اور تیرے سامنے ایک نور ہوگا۔

امامؑ سے نبی کے مقام پر پانچ سو سوال کرنا

(وعنه) قال: حدثني شيخني رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن

محمد قال: أخبرني ابو الحسن احمد بن محمد بن محمد بن الحسن

بن الوليد قال: حدثني ابي قال: حدثني محمد بن الحسن

الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن علي بن سعيد

عن هشام بن الحكم قال: سألت ابا عبد الله جعفر بن

محمد عليهما السلام بمضى عن خمسمائة حرف من

الكلام، قال: فأقبلت يقولون كذا قال: فتقول يقال لهم

كذا، فقلت: هذا الحلال والحرام والقرآن اعلم انك

صاحبه واعلم الناس به في هذا الكلام، قال: قال لي

وتشك يا هشام، يحتاج الله تعالى على خلقه بحجة لا كون

عالمًا بكل ما يحتاج اليه الناس؟

(بخلاف استاد) هشام بن حکمؑ نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن

محمد الصادق علیہما السلام سے مقامِ منیٰ میں پانچ سو علمِ کلام کے سوال کیے۔ آپؑ نے فرمایا: اگر وہ تیرے

سامنے یوں بات کر رہی تھی تو ان کے جواب میں یوں کہتا۔ پس میں نے عرض کیا: یہ حلال اور حرام ہے اور یہ قرآن ہے، اور مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ اس قرآن کے صاحب ہیں، اور اس کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ عالم ہیں۔ ہشام کہتا ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ہشام! کیا تو اس میں شک کرتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ایسے کو حجت قرار دے گا کہ لوگوں کی جس کی طرف احتیاج ہو اور وہ اس کو علم نہ ہو؟

ہشام بن حکم کے بارے میں امام سے سوال

(وعنه) قال: أخبرني والدي رحمه الله قال: أخبرني أبو عبد الله محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبد الله الحسين بن أحمد عن حيدر بن محمد ابن نعيم عن محمد بن عمر عن محمد بن مسعود عن جعفر بن معروف قال: حدثني العمرى قال: حدثني الحسن بن أبي لبابة عن أبي هاشم داود بن قاسم الجعفری قال: قلت لأبي جعفر محمد بن علي الثاني: ما تقول جعلت فداك في هشام بن الحكم؟ فقال: رحمه الله ما كان اذبه عن هذه الناحية۔

(مخفف استاد) ابوباشم داؤد بن قاسم جعفری نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی زین العابدین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں، آپ ہشام بن حکم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: خدا اس پر رحمت نازل کرے وہ اسی جانب ہے۔

مومن کے نامہ اعمال کا عنوان

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: حدثنا أبو عبد الله محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد رحمه الله قال: حدثني محمد بن عبد الله بن جعفر الحميري عن أبيه عن أحمد بن أبي بكر عبد الله البرقي عن شريف بن سابق عن

ابی العباس الفضل بن عبدالمکک عن ابی عبد اللہ جعفر ابن محمد قال: قال رسول اللہ: اول عنوان صحیفۃ المؤمن بعد موته ما يقول الناس فيه ان خير فخييراً وان كان شراً فشرّاً، واول تحفة المؤمن ان يغفر له ولمن تبع جنازته، ثم قال: يا فضل لا يأتى المسجد من كل قبيلة الا وافدها، ومن كل اهل بيت الا نجيبها، يا فضل لا يرجع صاحب المسجد بأقل من احدى ثلاث: إما دعاء يدعو به يدخله الله الجنة، وإما دعاء يدعو به فيصرف الله به عنه بلاء الدنيا، وإما أخ يستفيده في الله عز وجل.

قال: ثم قال رسول الله ﷺ: ما استفاد امرء مسلم، فائدة بعد فائدة الاسلام مثل أخ يستفيده في الله.

ثم قال: يا فضل لا تزهلوا في فقراء شيعتنا، فان الفقير منهم ليشفع يوم القيامة في مثل ربيعة ومضر، يا فضل انما سمى المؤمن مؤمناً لأنه يؤمن على الله فيجيز الله امانه، ثم قال: اما سمعت الله تعالى يقول في اعدائكم اذا رأوا شفاعة الرجل منكم لصديقه يوم القيامة: ﴿فما لنا من شافعين ولا صديق حميم﴾.

(بخلاف اسناد) ابوالعباس الفضل بن عبدالمکک نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن

محمد الصادق علیہ السلام سے رسول خدا کی روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

مومن کی موت کے بعد اس کے نامہ اعمال کا پہلا عنوان وہ ہوگا جو لوگ اس کے بارے میں کہیں گے۔ اگر لوگ اس کے بارے میں خیر اور اچھائی کو بیان کریں گے تو اس کا عنوان خیر اور اچھائی ہوگا اور اگر لوگ اس کے بارے میں بُرائی اور شریان کریں گے تو اس کے نامہ اعمال کا عنوان بُرا ہوگا اور مومن کو اس کی موت کے بعد سب سے پہلا حقہ جو ملے گا وہ اس کی اور ان لوگوں کی بخشش ہوگی جو اس کے جنازے کی تعظیم کریں گے۔

پھر آپ نے فرمایا: اے فضل! ہر قبیلہ سے صرف ایک گروہ ہی مسجد میں آتا ہے اور ہر گروہ



سے مسجد میں نہیں آئے گا مگر وہ جو شریف و نجیب ہوگا۔

اے فضل! جو بھی مسجد میں آئے گا اس کو تین میں سے ایک چیز ضرور ملے گی:

✽ وہ دعا جو وہ مانگتا ہے اس دعا کے سبب اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

✽ وہ دعا جو وہ مانگتا ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس سے دنیا کی بلائیں دُور کر دیتا ہے۔

✽ یا اس کا بھائی اس کو اللہ کی خاطر فائدہ پہنچائے گا۔

آپؐ نے فرمایا: رسول خداؐ نے فرمایا: ایک مسلمان مرد جو کسی دوسرے کو فائدہ دے سکتا

ہے۔ وہ اسلام کے فائدہ سے بڑا کوئی فائدہ نہیں (یعنی ایک دوسرے کو سلام کریں)۔ یہ وہ

فائدہ ہے جو ایک بھائی دوسرے کو دے سکتا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: اے فضل! ہمارے شیعوں میں سے جو فقرا ہیں ان سے دُوری اختیار نہ

کرو، کیونکہ ہمارے شیعوں میں سے ایک فقیر قیامت کے دن ربیعہ اور مضر دونوں قبیلوں کے

افراد کے برابر لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

اے فضل! مومن کو مومن کا نام اس لیے دیا گیا ہے، کیونکہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔

پس اللہ اس کو ایمان کا انعام دے گا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: کیا تو نے نہیں سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ

تمہارے دشمنوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ جب وہ تم میں سے ایک بندے کی اپنے دوستوں

کی شفاعت کو دیکھیں گے تو اس وقت وہ کہہ رہے ہوں گے: پس ہمارے لیے کوئی شافع نہیں

ہے اور نہ ہی ہمارا کوئی پکا دوست ہے۔

آسمانوں پر کچھ لوگ عظیم ہوں گے

(روئے) قال: أخبرني شيخني رحمه الله قال: أخبرني أبو عبد الله

محمد بن محمد رحمه الله قال: حدثنا أحمد بن محمد قال:

حدثني أبي عن سعد بن عبد الله عن القاسم بن محمد عن

سليمان بن داود المنقري عن حفص بن غياث القاضي

قال: قال أبو عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام: من

تعلم لله عز وجل وعمل لله وعلم لله دعى في ملكوت

السموات عظيماً، وقيل تعلم لله وعمل لله وعلم لله.



(بخلاف استاد) حفص بن غیاث القاضی نے بیان کیا ہے: حضرت ابو عبد اللہ تمام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: جو حفص خدا کی خاطر علم حاصل کرے اور خدا کی خاطر اس پر عمل کرے اور خدا کی خاطر اس علم کی دوسروں کو تعلیم دے تو قیامت کے دن اسے آسمانوں پر عظیم کے نام سے پکارا جائے گا اور کہا گیا ہے کہ اللہ کے لیے علم حاصل کرو اور اللہ کے لیے اس پر عمل کرو اور اللہ کی خاطر دوسروں کو تعلیم دو۔

زیارت امام حسینؑ کا پندرہ شعبان کو اجر و ثواب

(وَعنه) قال: حَدَّثَنِي وَالِدِي (رَضِيَ) قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِوَاةٍ عَنْ دَاوُدَ الرَّقْفِيِّ قَالَ: قَالَ الْبَاقِرُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ زَارَ الْحُسَيْنَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ، وَلَمْ يَكُتَبْ لَهُ سَيِّئَةٌ فِي سِتَّةٍ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ السَّنَةُ، فَمَنْ زَارَ فِي السَّنَةِ الْمُسْتَقْبَلَةِ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ

(بخلاف استاد) داؤد رقی نے بیان کیا ہے: حضرت امام محمد بن علی بن حسین الباقر علیہ السلام نے فرمایا: جو حفص پندرہ شعبان کی رات کو حضرت امام حسینؑ کی زیارت کرے گا اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور آئندہ سال تک اس کی کسی بُرائی اور گناہ کو نہیں لکھا جائے گا اور اگر وہ آئندہ سال بھی زیارت کرے گا تو اس کے آئندہ تمام گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔

جو بھی اہل بیتؑ سے محبت نہیں رکھتا اس کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوگا

(وَعنه) قال: حَدَّثَنَا شَيْخُنِي (رَضِيَ) قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْعَلِيبِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الثَّقَفِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ يَنْظُرُ فِي كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

علی بن ابراہیم العمری قال: حدثنا ابو الحسن علی بن حرب الطائی قال: حدثنا محمد بن الفضیل عن یزید بن ابی زیاد عن عبدالله بن الحرث عن العباس بن عبدالمطلب (رض) قال: قلت یا رسول اللہ ما لنا ولقریش اذا تلاقوا تلاقوا بوجوه مستبشرة واذا لقونا لقونا بغیر ذلك؟ فغضب النبی ﷺ ثم قال: والذي نفسی بیده لا یدخل قلب رجل الايمان حتی یحبکم لله ولرسوله۔

(بخلاف استاد) عباس بن عبدالمطلب نے بیان کیا ہے: میں نے رسول خدا کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! ان قریش والوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب یہ آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں تو بہت زیادہ مسرت کے ساتھ اور خوش و خرم چہروں کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں اور جب ہمارے ساتھ ملاقات کرتے ہیں تو اس خوشی کے ساتھ ملاقات نہیں کرتے۔ نبی اکرم غضب ناک ہوئے پھر فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، کسی شخص کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ میرے اہل بیت کے ساتھ خدا اور اس کے رسول کی خاطر محبت نہ رکھتا ہو۔

علی کے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا

(وَعنه) قال: حدثنا والدی (رض) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابو الحسن علی بن خالد المراءعی قال: حدثنا ابوبکر محمد بن صالح السبیعی قال: حدثنا ابو الحسین صالح بن احمد بن ابی مقاتل البزاز قال: حدثنی عیسیٰ بن عبدالرحمن الکوفی الخزاز قال: حدثنا الحسن ابن الحسین العربی قال: حدثنا یحییٰ بن علی عن ابان بن تغلب عن ابی داود الانصاری عن الحارث الهمدانی قال: دخلت علی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فقال: ما جاء بك؟ قال: فقلت حی لك یا امیر المؤمنین، فقال: یا حارث

اتحبنی؟ فقلت: نعم واللہ یا امیر المؤمنین، قال: اما لو
بلغت نفسك الحلقوم رأيتني حيث تحب، ولو رأيتني وانا
اذود الرجال عن الحوض ذود غريبة الابل لرأيتني حيث
تحب، ولو رأيتني وانا مار على الصراط بلواء الحمد بين
يدي رسول الله ﷺ لرأيتني حيث تحب۔

(بخلاف اسناد) حارث ہمدانی نے بیان کیا ہے: میں امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام
کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: اے حارث! کون سی چیز اور حاجت آپ کو
میرے پاس لے کر آئی ہے؟

میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپؐ کی محبت مجھے آپ کے پاس لے کر آئی ہے۔
آپؐ نے فرمایا: اے حارث! کیا تو میرے ساتھ محبت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں!
خدا کی قسم اے امیر المؤمنین! میں آپؐ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: چونکہ تو میرے ساتھ
محبت رکھتا ہے لہذا جب تیری جان کئی کا وقت ہوگا اس وقت بھی تو مجھے دیکھے گا اور اگر تو مجھے دیکھے
اس حالت میں کہ میں حوض کوثر سے لوگوں کو اس طرح دھکار رہا ہوں کہ جس طرح ایک شخص
اجنبی اونٹ (اوزوں) کو اپنے پانی سے دھکارتا ہے وہاں تو مجھے ضرور دیکھے گا اس حیثیت سے کہ
تو مجھ سے محبت رکھتا ہے اور یا تو مجھے دیکھے گا، اس حالت میں کہ میں پل صراط پر لوٹے ہوئے آ رہا ہوں
رسول خداؐ کے آگے آگے چل رہا ہوں گا تو اپنی محبت کے حساب سے مجھے ضرور دیکھے گا۔

فیروزہ کی انگوٹھی کا کمال

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا ابو عبد الله محمد بن
محمد قال: حدثنا ابو الطيب الحسن بن علي النحوي قال:
حدثنا محمد بن قاسم الأنباري قال: حدثني ابو نصر
محمد بن احمد الطائي قال: حدثنا علي بن محمد
الضيغمي الكاتب قال: تزوجت ابنة جعفر بن محمود
الكاتب واحببتها حباً لم يحب احد مثله، وابطن علي
الولد فصرت الي ابي الحسن علي بن موسى الرضا عليهما



السلام فذكرت ذلك له، فتبسم وقال: اتخذ خاتماً فضه
فيروزج واكتب عليه «رب لا تذرني فرداً وانت
خير الوارثين» ففعلت ذلك، فما اتى على حول حتى
رزقت منها ولداً ذكراً.

(مخفف استاد) علی بن محمد ضمیری، جو کاتب تھے، بیان کیا ہے: میں نے جعفر بن محمود
کاتب کی بیٹی سے شادی کی اور میں اس سے بہت زیادہ پیار کرتا تھا کہ اس کی شکل میں کسی اور
سے پیار نہیں کرتا تھا لیکن اس نے اولاد کے بارے میں دیر کر دی یعنی اس سے بچہ ہونے میں
دیر ہو گئی۔ پس ابوالحسن علی بن موسیٰ امام رضا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور آپ کی خدمت
میں اس بات کا ذکر کیا۔ آپ مسکرائے اور فرمایا: ایک اگوشی لو اس میں فیروزے کا نگینہ بڑاؤ
اور اس پر یہ دعا تحریر کرواؤ:

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝

پس میں نے ایسا ہی کیا اور دوسرے سال کے آنے تک خدا نے مجھے اس بیوی میں سے
بیٹا عطا فرمایا (لیکن یہ آل محمد کی محبت کے ساتھ شروط ہے مترجم)۔

سید بن محمد کے آخری اشعار

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرني أبو عبد الله محمد
بن محمد رحمته قال: أخبرنا أبو عبد الله محمد بن عمران
المرزباني قال: حدثني عبيد الله بن الحسن قال: حدثني
أبو سعيد محمد بن رشيد قال: آخر شعر قاله سید بن
محمد رحمته قبل وفاته بساعة، وذلك انه اغمى عليه واسود
لونه، ثم افاق وقد ابيض وجهه، وهو يقول:

احب الذي من مات من اهل وده

تلقاه بالبشري لدى الموت يضحك

ومن مات يهوى غيره من علوه

فليس له الا الى النار مسلك



ابا حسن تفديك نفسى وأسرتنى
ومالى وما أصبحت فى الارض أملك

ابا حسن انى بفضلك عارف
وانى بحبل من هواك لمسك

وانت وصى المصطفى وابن عمه
وانا نعادى مبغضيك وفترك

موالىك ناج مؤمن بين الهدى
وقالبك معروف الضلالة مشرك

ولاح لنخانى فى على وحزبه
وقلت لحاك الله انك اعفك

(معنى اعفك: احمق)

(بحذف اسناد) جناب ابوسعید محمد بن رشید نے بیان کیا کہ آخری اشعار سید بن محمدؒ نے

اپنی وفات سے کچھ دیر پہلے کہے۔ ہوا یوں کہ وہ بے ہوش ہو گئے اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔
پھر جب اس کو غشی سے آفاقہ ہوا تو اس وقت اس کا چہرہ سفید تھا اور وہ یوں کہہ رہا تھا:

احب الذى من مات من أهل وده
تلقاه بالبشرى لدى الموت يضحك

ومن مات يهوى غيره من عدوه
فليس له الا الى النار مسلك

ابا حسن تفديك نفسى وأسرتنى
ومالى وما أصبحت فى الارض أملك

ابا حسن انى بفضلك عارف
وانى بحبل من هواك لمسك



وانت وصی المصطفیٰ وابن عمہ
وانا نعاذی مبغضیک وفترک

موالیک ناج مؤمن بین الہدی
وقالیک معروف الضلالة مشرک

ولاح لحانی فی علی وحزبہ
وقلت لحاک اللہ انک اعفک

- [۱] ”اہلی موذن میں سے جو مرتا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں اور موت کے وقت وہ اس سے خوشخبری کے ساتھ ملتا ہے اور مسکرا رہا ہوتا ہے۔“
- [۲] ”جو شخص مرتا ہے اور وہ اس کے غیر جو اس کے دشمن کے ساتھ محبت رکھتا ہے تو وہ جہنم کی آگ کی طرف جانے والے راستے کا راہی ہے۔“
- [۳] ”اے ابوالحسن! میں اور میرا خاندان آپ پر قربان ہو جائیں اور مجھے کیا پروا ہے کہ میں زمین پر نہیں رہتا اور نہ میں اس کا مالک ہوں۔“
- [۴] ”اے ابوالحسن! میں آپ کی فضیلت کا جاننے والا ہوں اور میں آپ کی رسی سے تمسک رکھتا ہوں۔“
- [۵] ”آپؐ نبی اکرمؐ (جو مصطفیٰ ہیں) کے وصی ہیں اور ان کے چچا کے بیٹے ہیں اور میں آپؐ کے دشمن کے ساتھ عداوت رکھتا ہوں اور اس کو ترک کرتا ہوں۔“
- [۶] ”آپؐ کا دوست اور موالیٰ کامیاب ہے، وہی مومن ہدایت یافتہ ہے اور آپؐ کا دشمن گمراہ اور مشرک مشہور ہے۔“
- [۷] ”ملامت کرنے والے نے علیؑ اور اس کی حزب و جماعت کے بارے میں میری ملامت کی اور میں نے کہا: اللہ تیری ملامت کرے، کیونکہ تو احمق ہے (احقک کا معنی احمق ہے)۔“

رسول خدا مصیبت کے وقت الحمد للہ پڑھا کرتے تھے

(وعنه) قال: حدثني شيخني رحمه الله قال: أخبرني محمد بن محمد قال: حدثني ابو حفص عمر بن محمد بن علي الصيرفي قال: حدثنا ابو الحسن بن مہروية القزويني قال: حدثني داؤد بن سليمان الغازی، قال: حدثنا الرضا علي

بن موسیٰ قال: حدثنی ابی موسیٰ بن جعفر العبد الصالح
 قال: حدثنی ابی جعفر بن محمد الصادق قال: حدثنی ابی
 محمد ابن علی الباقر قال: حدثنی ابی علی بن الحسین
 زین العابدین قال: حدثنی ابی الحسین بن علی الشہید
 قال: حدثنی ابی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہم
 السلام قال: کان رسول اللہ ﷺ اذا أتاه أمر یسرہ قال:
 ﴿الحمد لله الذی بنعمته تنم الصالحات﴾ واذا أتاه أمر
 یکرهہ قال: ﴿الحمد لله علی کل حال﴾۔

(بخلاف استاد) حضرت امام علی بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ہے، وہ فرماتے ہیں:
 میرے والد ابو موسیٰ بن جعفر نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد جعفر بن محمد الصادق
 نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے
 ہیں: میرے والد علی بن حسین زین العابدین نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد
 حسین بن علی شہید کربلا نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد امیر المؤمنین علی ابن ابی
 طالب نے بیان فرمایا ہے: رسول خدا کی یہ سنت اور روش تھی جب آپ کی خدمت میں آسان
 امر پیش ہوتا تو آپ فرماتے:

الحمد لله الذی بنعمته تنم الصالحات
 ”کہ تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جو اپنی نعمت کے ساتھ صالحات کی
 نعمت عطا کرتا ہے۔“

اور جب آپ کے سامنے کوئی مکروہ امر آتا تو آپ یوں فرماتے تھے:
 الحمد لله علی کل حال
 ”ہر حال میں اللہ کے لیے حمد ہے۔“

علی تمام مسلمانوں کا سردار ہے

(وعنه) قال: أخبرنی شیخی (رض) قال: أخبرنا محمد بن
 محمد قال: أخبرنی ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی

قال: حدثني ابو بكر احمد بن محمد بن عيسى المكي قال:
حدثني ابو عبد الرحمن عبد الله بن احمد ابن حنبل قال:
حدثنا يحيى بن عيسى الرملي قال: حدثنا الأعمش بن
عباية الاسدي عن عبد الله بن عباس بن عبد المطلب رضي الله عنه
قال: قال رسول الله ﷺ لأم سلمة رحمها الله: يا أم
سلمة على مني، وأنا من علي، لحمه من لحمي ودمه من
دمي، وهو مني بمنزلة هرون من موسى، يا أم سلمة
اسمعي واشهدي هذا على سيد المسلمين.

(بخلاف اسناد) جناب عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلبؓ نے فرمایا: رسول خدا نے
جناب ام سلمہؓ سے فرمایا: اے ام سلمہ! علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ اس کا گوشت میرا
گوشت ہے۔ اس کا خون میرا خون ہے، اس کی میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ
سے تھی۔ اے ام سلمہ! سنو اور گواہ رہو، یہ علیؑ تمام مسلمانوں کے سردار ہیں۔

شبه بن غفال کی تقریر کا امام جعفر صادقؑ کی طرف سے جواب

(وعنه) قال: حدثني والدي رضي الله عنه قال: أخبرنا محمد بن
محمد قال: أخبرني ابو القاسم جعفر بن محمد بن
قولويه رضي الله عنه قال: حدثني ابو علي محمد بن همام الأسكافي
رضي الله عنه قال: حدثني احمد بن موسى النوفلي قال: حدثني
محمد بن عبد الله بن مهران عن معاوية بن حكيم قال:
حدثني عبد الله بن سلمان التميمي قال: لما قتل محمد و
ابراهيم ابنا عبد الله ابن الحسن صار الى المدينة رجل يقال
له «شبه بن غفال» ولاء المنصور على أهلها، فلما قدمها
وحضرت الجمعة صار الى مسجد النبيؐ، فرقا المنبر وحمد
الله واثنى عليه ثم قال: اما بعد ان علي بن ابي طالب شق
عصا المسلمين وحارب المؤمنين واراد الامر لنفسه ومنعه

من أهله فحرمه الله عليه امنيته واماته بغضته، وهؤلاء ولده
يتبعون اثره في الفساد وطلب الامر بغير استحقاق له، فهم
في نواحي الارض مقتولون وبالنساء مضرجون۔

قال: فعظم هذا الكلام منه على الناس ولم يجسر أحد
منهم أن ينطق بحرف، فقام اليه رجل عليه أزار قوميسي
سحق فقال: فنحن فحمد الله ونصلي على محمد خاتم
النبيين وسيد المرسلين وعلى رسل الله وانبيائه اجمعين،
اماما قلت من خير فنحن أهله وما قلت من سوء فأنت
وصاحبك به اولي واحرى، يامن ركب غير راحلته واكل
غير زاده ارجع مأزورا، ثم اقبل على الناس فقال: ألا انبئكم
بأخف الناس يوم القيامة ميزانا وايبتهم خسرانا، من باع
آخوته بدنيا غيره وهو هذا الفاسق، فأسكت الناس وخرج
الوالي من المسجد لم ينطق بحرف، فسألت عن الرجل
فقال لي هذا جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي
بن ابي طالب صلوات الله عليهم۔

(بمخبر اسناد) عبداللہ بن سلمان تمی نے بیان کیا ہے جب عبداللہ بن حسن کے
دونوں بیٹے (محمد اور ابراہیم) قتل ہو گئے تو منصور کے کارندوں میں سے ایک کارندہ جس کا نام
شہ بن غفال تھا، مدینہ کی طرف آیا۔ جب وہ مدینہ پہنچا تو جمعہ کا دن تھا۔ وہ مسجد نبوی میں آیا اور
منبر پر گیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے کے بعد یوں بولا:

محقق علی ابن ابی طالب نے مسلمانوں کے اتحاد کو توڑا اور مومنین کے ساتھ جنگ کی
اور وہ امر خلافت کو خود حاصل کرنا چاہتا تھا اور مستحق خلافت کو اس سے محروم کرنا چاہتا تھا۔ پس
خدا نے اس کو اس خواہش سے محروم رکھا اور اس کو مار دیا اس حالت میں کہ وہ اس پر غضب
ناک تھا اور یہ اس کی اولاد بھی اس کے نقش قدم پر چل رہی ہے اور زمین میں فساد برپا کر رہی
ہے اور امر خلافت کو طلب کر رہی ہے، حالانکہ یہ اس کا استحقاق نہیں رکھتے۔ پس یہ زمین کے چار
اطراف میں قتل ہو رہے ہیں اور اپنے خون میں نہا رہے ہیں۔



راوی بیان کرتا ہے: اس کی یہ گفتگو لوگوں پر بہت گراں گزری اور کوئی بھی اس کے جواب میں بولنے کی جرأت نہ کر رہا تھا۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور اس پر ایک چادر تھی۔ پھر فرمایا: پس ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور محمد جو ختم الانبیاء ہیں اور تمام رسولوں کے سردار ہیں، پر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اور اس کے تمام نبیوں اور رسولوں پر بھی صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اس کے بعد جو کچھ تو نے اچھا بیان کیا ہے اس کے ہم مستحق ہیں اور جو کچھ تو نے بُرا بیان کیا ہے اس کا تو اور حیرا ساجھی (یعنی منصور) زیادہ سزاوار اور مستحق ہیں اور اس کے بعد فرمایا: اے وہ شخص جو اس اونٹ پر سوار ہے جو سواری کے لائق نہیں ہے اور بغیر زاد کے سڑ کر رہا ہے اور اپنے مال سے کھا رہا ہے جو تیرے لیے حلال نہیں ہے اور جہنم کی طرف لوٹ رہا ہے اس کے بعد اس نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا: اے لوگو! کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسے شخص کے بارے میں بیان کروں کہ جس کا قیامت کے دن میزان سب لوگوں سے ہلکا اور خفیف ہوگا اور وہ واضح نقصان میں ہوگا اور جس نے اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے میں فروخت کر دیا ہے۔ وہ یہ قاسق اور جھوٹا مرد ہے۔ پس تمام لوگ خاموش رہے اور وہ کارندہ مسجد سے نکل گیا اور اس نے کسی سے کوئی بات نہ کی۔ میں نے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو کھڑا ہوا تھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

حضرت امیرؑ کے ساتھ حضرت خضرؑ کا ملاقات کرنا

(وعنه) عن شيخه عن الشيخ أبي عبد الله محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن محمد الكاتب قال: أخبرني الحسن بن علي بن عبد الكريم قال: حدثنا أبو اسحاق إبراهيم بن محمد الثقفی قال: حدثنا إبراهيم بن ميمون قال: حدثنا معصب بن سلام عن سعد بن ظريف عن الأصمغ بن نباتة قال: كان أمير المؤمنين علي بن أبي طالب يصلی عنه الاسطوانة السابقة من باب الفيل إذ أقبل عليه رجل عليه بردان اخضران وعليه عقيصتان سوداوان ابيض اللحية فلما سلم أمير المؤمنين من صلاته أقبل



عليه فقبل رأسه ثم اخذ بيده فأخرجه من باب كندة
قال: فخرجنا مسرعين خلفهما ولم نأمن عليه، فاستقبلنا
عليه السلام في جدار سوج كندة قد اقبل راجعا، فقال: ما
لكم؟ فقلنا: لم نأمن عليك هذا الفارس، فقال: هذا أخى
الخصر، ألم تروا حيث أكب على، قلنا: بلى، فقال: انه قد
قال لى: انك فى مدره لا يريدها جبار بسوء الا قصمه الله،
واحذر الناس فخرجت معه لاشيعه لأنه اراد الظهر.

(بخلاف اسناد) اصغ بن نباتہ نے بیان کیا ہے: امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے
بیت اللہ میں پہلے ستون، جو باب قبل کی طرف سے ہے، کے پاس نماز ادا کر رہے تھے ایک
فخص آپؐ کی طرف بڑھا۔ اس کے جسم پر دو سبز رنگ کی چادریں تھیں اور سر پر دو سیاہ رنگ کی
ٹوپیاں بھی تھیں اور ریش سفید تھی۔ جب امیر المومنینؑ نے نماز کو ختم کیا تو وہ آپؐ پر جھکا اور
آپؐ کے سر کا بوسہ لیا پھر اس نے آپؐ کا ہاتھ پکڑا اور آپؐ کو ساتھ لیے باب کندہ سے باہر نکل گیا۔
راوی بیان کرتا ہے: پس ہم جلدی سے آپؐ دونوں کے پیچھے نکل پڑے کیونکہ ہم آپؐ
کے بارے میں امن میں نہیں تھے۔ پس آپؐ نے سوج کندہ کے قریب ہمارا استقبال کیا اور
آپؐ واپس آ رہے تھے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہے؟

ہم نے عرض کیا: ہم آپؐ کے بارے میں اس فخص سے امن میں نہیں تھے (مطمئن نہیں
تھے)۔

آپؐ نے فرمایا: وہ میرے بھائی خضرؑ تھے۔ کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ وہ میرے اوپر
جھکے تھے اور انھوں نے میرے سر کا بوسہ لیا تھا۔
ہم نے عرض کیا: یہ تو ہم نے دیکھا تھا۔

آپؐ نے فرمایا: انھوں نے مجھے بتایا تھا کہ آپؐ معرض خطر میں ہیں اور جو ظالم بھی آپؐ
کے بارے میں برا ارادہ کرنے کا اللہ اس کے ارادوں کو ناپود کردے گا اور آپؐ لوگوں کو ڈرائیں۔
پس میں ان کے ساتھ نکلا تھا تاکہ ان کا ساتھ دوں کیونکہ وہ نماز ظہر کا ارادہ رکھتے تھے۔

امیر المؤمنین علیؑ جنگِ جمل کی طرف جاتے ہوئے

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن محمد الكاتب قال: أخبرني الحسن بن علي بن عبد الكريم قال: حدثنا أبو اسحاق إبراهيم بن محمد الثقفي قال: أخبرني أبو نعيم الفضل بن دكين قال: حدثنا أبو عاصم عن قيس بن مسلم قال: سمعت طارق بن شهاب يقول: لما نزل علي بالريثة سألت عن قدومه إليها؟ فقل: خالف عليه طلحة والزبير وعائشة وصاروا إلى البصرة فخرج يريدكم، فصرت إليه فجلست حتى صلى الظهر والعصر، فلما فرغ من صلاته قام إليه ابنه الحسن بن علي عليهما السلام فجلس بين يديه، ثم بك وقال: يا أمير المؤمنين اني لا أستطيع ان اكلمك بويكى، فقال له أمير المؤمنين: لا تبك يا بني وتكلم ولا تحن حنين الجارية، فقال: يا أمير المؤمنين ان القوم حصروا عثمان يطلبونه بما يطلبونه اما ظالمون أو مظلومون، فسألتك ان تعزل الناس وتلحق بمكة حتى تؤب العرب وتعود إليها احلامها وتأتيك وفودها، فوالله لو كنت في حجر ضب لضربت اليك العرب آباط الابل حتى تستخرجك منه، ثم خالفك طلحة والزبير فسألتك ان لا تتبعهما وتدعهما فان اجتمعت الامة فذاك و^١ اختلفت رضيت بما قضى الله، وانا اليوم اسألك الا تقدم العراق واذكرك بالله ان لا تقتل بمضيعة، فقال امير المؤمنين: اما قولك ان عثمان حصر فما ذاك وما علي منه وقد كنت بمعزل عن حصره، واما قولك انت مكة فوالله ما كنت لامكون الرجل الذي يستعمل به مكة، واما قولك اعتزل

العراق ودع طلحة والزبير فوالله ما كنت لأكون كالضبع
يتنظر حتى يدخل عليها طالبها فيضع الحبل في رجلها
حتى يقطع عرقوبها ثم يخرجها فيمزقها اربا اربا، ولكن
اباك يا بنى يضرب بالمقبل الى الحق المدبر عنه وبالسامع
المطيع العاصي المخالف ابداً حتى يأتي على يومي،
فوالله ما زال ابوك مدفوعاً عن حقه مستأثراً عليه منذ قبض
الله نبيه حتى يوم الناس هذا، فكان طارق بن شهاب أى
وقت حدث بهذا الحديث بكى.

(بمذرف اسناد) قیس بن مسلم نے بیان کیا ہے: میں نے طارق بن شہاب سے سنا، وہ
بیان کرتے ہیں: جب امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے بصرہ کی طرف سفر کرتے ہوئے ربذہ
کے مقام پر قیام فرمایا تو میں نے پوچھا: آپؑ کا بصرہ کی طرف سفر کرنے کا مقصد کیا ہے؟ مجھے
بتایا گیا کہ طلحہ، زبیر اور عائشہ نے آپؑ کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور وہ بصرہ کی طرف چلے
گئے ہیں۔ پس آپؑ ان کے ارادہ سے نکلے ہیں۔ پس میں آپؑ کے قریب گیا اور بیٹھ گیا،
یہاں تک کہ آپؑ ظہر اور عصر سے فارغ ہو گئے۔ جب آپؑ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؑ کے
فرزند حسن آئے اور آپؑ کے سامنے بیٹھ گئے پھر انھوں نے رونا شروع کر دیا اور عرض کیا: اے
امیر المومنین! میں آپؑ کے ساتھ بات کرنے کی جرأت نہیں رکھتا یعنی آپؑ کے سامنے بات
کرنے کی میرے اندر طاقت نہیں ہے پھر انھوں نے رونا شروع کر دیا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! رو کیوں رہے ہو؟ کوئی بات کرو اور کینروں
کی طرح رو کر مجھ سے ملافت نہ کرو۔

امام حسنؑ نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپؑ جانتے ہیں کہ اس قوم نے عثمان کا
محاصرہ کیا تھا اور یہ بھی کہ انھوں نے اس کا محاصرہ کیوں کیا تھا۔ اس کی دو ہی صورتیں تھیں یا یہ
ظالم تھے یا یہ مظلوم تھے۔ میں آپؑ سے گزارش کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو چھوڑ دیں اور مکہ میں
رہائش پذیر ہو جائیں حتیٰ کہ عرب والے خود آپؑ کی طرف رخ کریں اور ان کی عقل ان کو
آپؑ کی طرف متوجہ کریں اور یہ وفود بن کر آپؑ کی خدمت میں آئیں۔ خدا کی قسم اگر آپؑ کسی



بل میں بھی ہوں گے تو یہ آپ کی طرف رجوع کریں گے اور آپ کو وہاں سے باہر لے آئیں گے۔ جب طلحہ اور زبیر نے آپ کی مخالفت کی تو اس وقت بھی میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا تھا کہ ان کا چچا نہ کریں اور ان کو چھوڑ دیں۔ اگر تمام امت آپ کے ساتھ جمع ہو جائے تو ٹھیک ورنہ اگر یہ آپ کی مخالفت کریں تو جو حکم خدا ہے اس پر آپ بھی راضی ہو جائیں۔ آج میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ عراق کی طرف نہ جائیں اور میں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ یہ جنگ نہ کریں۔

(یہ باتیں جو امام حسنؑ سے وارد ہوئی ہیں ظاہر ہے یہ ہم لوگوں یا اس کے دور کے لوگوں کو سمجھانے کے لیے تھیں، پھر امیر المومنینؑ کی زبان سے لوگوں کے سامنے حقائق بیان کروانے کے لیے تھیں۔ ظاہری معنی مقصود نہیں بلکہ ان کے کوئی باطنی معنی ہیں ورنہ امام حسنؑ کا امیر المومنینؑ پر اعتراض کرنا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ معصوم پر اعتراض عصمت کے منافی ہے جبکہ امام حسنؑ کا معصوم ہونا روز روشن کی طرح عیاں اور ثابت ہے (مترجم)۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: (اے میرے فرزند!) یہ جو تم نے عثمان کی بابت کہا ہے۔ وہ عثمان تھا اور اس کا محاصرہ۔ لیکن میں اس جیسا نہیں ہوں۔ میں تو خود اس کے محاصرہ کو ختم کروانے کی کوشش کرتا رہا، باقی جو تو نے کہا ہے کہ میں مکہ میں سکونت پذیر ہو جاؤں تو خدا کی قسم، میں اس شخص کی مانند نہیں ہو سکتا جو مکہ کو اپنا محل سکونت قرار دے اور خاموشی سے رہے اور یہ جو تو نے کہا ہے کہ میں عراق کی طرف نہ جاؤں اور طلحہ اور زبیر کو چھوڑ دوں تو خدا کی قسم، میں اس لومڑی کی مانند نہیں ہو سکتا جو اپنے دشمن کا ساتھ دیا کرتی ہے تاکہ وہ اس پر قبضہ کر لے اور اسی کو اس پاؤں میں ڈال دے یہاں تک کہ اس کی گردن کی رگیں کاٹ دے اور بعد میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

اے میرے فرزند! آپ کا باپ ہمیشہ حق کی خاطر جنگ لڑے گا۔ آگے اور پیچھے دونوں طرف سے حق کا دفاع کرے گا اور ان لوگوں کو ساتھ لے گا جو اس کے ساتھ ہیں اور اطاعت کرتے ہیں ان کے خلاف جو میری نافرمانی کرتے ہیں اور میری مخالفت کرتے ہیں یہاں تک کہ میری موت واقع ہو جائے۔

خدا کی قسم، تمہارے باپ نے ہمیشہ حق کا دفاع کیا ہے جب سے رسول خدا اس دنیا سے گئے ہیں اس وقت سے لے کر آج تک اور ہمیشہ حق کو دوسری ہر چیز پر ترجیح دی ہے۔
طارق بن شہاب جب بھی اس روایت کو یاد کرتا تو روتا تھا۔

پھر گنہگار شرم سار ہو گیا

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو حفص عمر بن محمد قال: حدثنا ابو عبد الله الحسين بن اسماعيل قال: حدثنا عبد الله بن شبيب قال: حدثنا ابو العيناء قال: حدثنا محمد بن مسعر قال: كنت عند سفیان بن عیینة فجاءه رجل فقال له: روى عن النبی انه قال: ان العبد اذا اذنب ذنباً ثم علم ان الله عز وجل يطلع عليه غفر له. فقال ابن عیینة: هذا كتاب الله عز وجل، قال الله تعالى: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَوُونَ اَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا ابْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرَدَكُمْ﴾ فاذا كان الظن هو المردى كان ضده هو المنجى۔

محمد بن مسعر نے بیان کیا ہے کہ میں سفیان بن عیینہ کے پاس موجود تھا کہ اُس کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے بیان کیا کہ حضرت رسول خدا ﷺ سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے اور پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے کہ خدا کو اس کے گناہ کا علم ہو گیا ہے (یعنی شرم سار ہو جاتا ہے) تو اس کا وہ گناہ بخش دیا جاتا ہے۔ ابن عیینہ نے کہا: یہ تو خود کتاب خدا میں اللہ عز وجل فرماتا ہے: ”اور تم اس بات پر پردہ پوشی نہیں کرتے تھے کہ کہیں تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور گوشت پوست کو اسی نہ دے دیں، بلکہ تمہارا خیال یہ تھا کہ اُمت تمہارے بہت سے اعمال سے باخبر ہے اور یہ ہی خیال جو تم نے اپنے خدا کے بارے میں قائم کیا تھا وہ تمہیں ہلاک کر دے گا۔“ (سورہ حم السجده، آیت ۲۲-۲۳) پس جب یہ گمان ہلاک کرنے والا ہے تو جو گمان اس کی ضد ہو گا وہ یقیناً نجات

عطا کرنے والا ہوگا۔

ابو ذرؓ سب سے سچا تھا

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب الحسين بن علي بن محمد التمار قال: حدثنا عبدالله بن محمد قال: حدثنا ابونصر التمار قال: حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن ابى الدرداء قال: قال رسول الله ﷺ ما اقلت الغبراء ولا اظلت الخضراء على ذى لهجة اصدق من ابى ذر۔

(بخلاف اسناد) جناب ابودرداءؓ نے بیان کیا ہے: رسول اللہؐ نے فرمایا: نہ زمین نے کسی کو اٹھایا اور نہ آسمان نے کسی پر سایہ کیا کہ جو ابوذرؓ سے زیادہ سچا ہو (یعنی یہ مقابلہ اصحابِ نبی سے ہے، نہ کہ آلِ نبی سے کیونکہ آلِ نبی صاحبِ اوصافِ حمیدہ ہیں نبی اکرمؐ کے بعد تمام اُمت سے افضل ہیں مترجم)۔

مجالسِ امانتیں ہیں

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب قال: حدثنا محمد بن مزيد قال: حدثنا الزبير بن بكار قال: حدثنا عبدالله بن نافع قال: حدثنا ابن ابى ذئب عن ابن اخى جابر بن عبدالله عن عمه جابر بن عبدالله قال: قال رسول الله ﷺ: المجالس بالامانة الا ثلاثة مجالس: مجلس سفك فيه دم، ومجلس استحל فيه فوج حرام، ومجلس استحل فيه مال حرام بغير حقه۔

(بخلاف اسناد) جابر بن عبد اللہؓ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تمام

مجالسِ امانتیں ہیں سوائے تین مجالس کے۔

✽ وہ مجلس جس میں ناحق خون کے بہانے کا فیصلہ کیا جائے (یعنی ناحق قتل کا حکم ہو)۔

✽ وہ مجلس جس میں کسی نامحرم شرمگاہ کے ساتھ زیادتی کا حکم دیا جائے (یعنی ناجائز طور پر اس

کو مباح قرار دیا جائے۔

وہ مجلس جس میں حرام مال کو بغیر حق کے حلال قرار دیا جائے۔ (یہ مجالس اللہ کی امانتیں نہیں ہیں اور نہ ہی یہ اہل مجلس کے لیے امان ہیں بلکہ ان کے اہل پر خدا کا غضب ہے۔ مترجم)

علی کا حق اس اُمت پر

(وعنه) **رضی اللہ عنہ** قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب الحسين بن علي بن محمد قال: حدثنا علي بن ماهان قال: حدثنا ابو منصور نصر بن الليث قال: حدثنا مخول قال: حدثنا يحيى بن سالم عن ابي الجارود زياد بن المنذر عن ابي الزبير المكي عن جابر بن عبد الله الانصاري قال: قال رسول الله ﷺ: حق علي على هذه الامة كحق الوالد على الولد.

(بمخفف استاد) جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے حضرت رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: علی کا حق اس اُمت پر ایسے ہی ہے جیسے باپ کا حق اپنی اولاد پر ہوتا ہے۔

شہادت امام حسینؑ پر تین نہیں روئے

(عنه) قال: حدثنا الوالد السعيد (رض) قال: حدثنا ابو عبد الله محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد **رضی اللہ عنہ** قال: حدثني ابي قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن ابي عمير عن الحسين بن ابي فاخته قال: كنت انا وابوسلمة السراج ويونس بن يعقوب والفضيل بن يسار عند ابي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام فقلت له: جعلت فداك اني احضر مجالس هؤلاء القوم فأذكركم في نفسي فأى شيء اقول؟ فقال: يا حسين اذا



حضرت مجلس هؤلاء فقل: ﴿اللهم ارنا الرخاء والسرور فانك تاتى على ما تريد﴾ قال: فقلت: جعلت فداك انى اذكر الحسين بن على عليهما السلام فأتى شئ اقول اذا ذكرته؟ فقال: قل ﴿صلى الله عليك يا ابا عبدالله﴾ تكررهما ثلاثا. ثم اقبل علينا وقال: ان ابا عبدالله الحسين لما قتل بكت عليه السماوات السبع والارضون السبع وما فيهن وما بينهن ومن يتقلب فى الجنة والنار وما يرى وما لا يرى الا ثلاثة اشياء فانها لم تبك عليه، فقلت: جعلت فداك وما هذه الثلاثة الاشياء التى لم تبك عليه؟ فقال البصرة ودمشق و آل الحكم بن ابى العاص-

حسين بن ابى قاضی نے بیان کیا ہے: میں ابوسلمہ سراج و یونس بن یعقوب اور فضیل بن سار حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھے۔ میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں میں ان لوگوں (غیروں) کی محافل میں جاتا ہوں۔ پس جب میں ان مخالف لوگوں میں آپ کو یاد کروں تو مجھے کیا کہنا چاہیے۔
پس آپ نے فرمایا: اے حسین! جب بھی تم ان لوگوں کی محفل میں جاؤ اور وہاں پر ہم تمہیں یاد آ جائیں یا ہمارا وہاں ذکر کرو تو یہ دعا پڑھا کرو:

اللهم ارنا الرخاء والسرور فانك تاتى على ما تريد
پھر میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں! جب میں امام حسین کو یاد کروں تو پھر مجھے کیا کہنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا: اس وقت یوں کہو:
صلى الله عليك يا ابا عبدالله
اور اس کا تین مرتبہ تکرار کیا کرو۔

پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تحقیق جب ابو عبد اللہ امام حسین کو قتل کیا گیا تو آپ پر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ ان پر ہے اور جو کچھ جنت میں ہے اور جو کچھ جہنم میں ہے (یعنی جہنم کے موکل) اور جو کچھ نظر آتا ہے اور جس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ سب آپ پر گریہ کر رہے تھے سوائے تین کے:



✽ بصرہ، ✽ دمشق ✽ اور حکم بن ابی عامر کی اولاد (یعنی بنو امیہ)

امام حسینؑ کے زائر کی قدر و منزلت

(وعنه) عن شیخہ (رض): أخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو الطیب الحسین بن محمد النحوی قال: حدثنی ابو الحسن احمد بن ماذن قال: حدثنی القاسم بن سلیمان البزاز قال: حدثنی بکر ابن هشام قال: حدثنی اسماعیل بن مهران عن عبد اللہ بن عبد الرحمن الأصم قال: حدثنی محمد بن مسلم قال: سمعت ابا عبد اللہ جعفر بن محمد علیہما السلام يقول: ان الحسین بن علی علیہما السلام عند ربہ عزوجل ینظر الی موضع معسکرة ومن حله من الشهداء معه، ینظر الی زواره وهو اعرف بحالهم وبأسمائهم واسماء آبائهم ویدرجانهم ومنزلتهم عند اللہ عزوجل من احکم بولده، وانه لیری من ینبکیه فیستغفر له ویسأل اباءہ علیہم السلام ان یتغفروا له، ویقول: لو یعلم زائری ما أعد اللہ له لکان فرحه اکثر من جزعه، وان زائره لیتقلب وما علیہ من ذنب۔

(مخفف اسناد) محمد بن مسلمؑ نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن

محمد الصادقؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت امام حسینؑ کو اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والوں کو جو خدا کے نزدیک مقام حاصل ہے وہاں سے میدانِ محشر کی طرف دیکھیں گے اور وہاں سے اپنے زواروں کو دیکھتے ہیں اور آپ ان کے ہاں ان کے ناموں ان کے باپوں کے ناموں اور ان کے جو درجات ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو ان کو منزلت حاصل ہے خود ان کو بھی دیکھتے ہیں اور ان کو اس طرح پہچانتے ہیں کہ جس طرح تم اپنی اولاد کو پہچانتے ہو اور اپنے اوپر گریہ کرنے والوں کو بھی دیکھتے ہیں۔ اور آپ ان کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اپنے آباؤ اجداد سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ بھی میرے اوپر رونے والوں کے لیے استغفار کریں



اور خود مولا فرماتے ہیں: اگر میری زیارت کرنے والے کو اس کے اجر و ثواب کے بارے میں پوچھ لیا جائے کہ جو خدا نے ان کے لیے تیار کیا ہوا ہے تو ان کی خوشی ان کی رحمت سے زیادہ ہو جائے اور میرے زائر کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

مومن کی آنکھ

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محمد بن أحمد الشافعي قال: حدثنا أبو عبد الله الحسين بن اسماعيل الضبي قال: حدثنا عبد الله بن شبيب قال: حدثنا أبو طاهر أحمد بن عيسى بن عبد الله بن محمد بن عمر بن علي بن أبي طالب قال: حدثني الحسين بن علي بن الحسين عن أبيه عن جده قال: كان لا يحل لعين مؤمنة تری الله بعضی فتطرق حتى تغيره۔
(بخلاف استاد) حضرت حسین بن علیؑ نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن کی آنکھ کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اللہ کی رحمت کی طرف متوجہ ہو، اس حالت میں ہو کہ وہ گناہ کر چکی ہو۔ پس اس کو اس طرح نہیں ہونا چاہیے کہ وہ اس کے قریب ہو لیکن وہ اس کے سامنے نہ ہو سکے (یعنی منہ موڑے)۔

امیر المؤمنینؑ کا قبرستان سے گزرنا

(وعنه) عن شيخه قال: حدثنا أبو عبد الله محمد بن محمد قال: حدثنا أبو الطيب الحسين بن علي التمار قال: حدثنا علي بن ماهان قال: حدثنا عمي قال: حدثنا صهيب بن عماد بن صهيب عن جعفر بن محمد عليهما السلام قال: أمير المؤمنين علي بن أبي طالب بالمقبرة - ویروی بالمقابر - فسلم ثم قال: ﴿السلام عليكم يا أهل المقبرة والتربة﴾ اعلموا أن المنازل بعدكم قد سكنت وإن الأموال بعدكم قد قسمت وإن الأزواج بعدكم قد نكحت فهذا خبر ما عندنا

فما خبر ما عندكم؟ فأجابه هاتف من المقابر يسمع صوته
ولا يرى شخصه: عليك السلام يا أمير المؤمنين ورحمة
الله وبركاته أما خبر ما عندنا فقد وجدنا ما عملنا وريحنا
ما قدمنا وخسرنا ما خلفنا، فالتفت الى أصحابه فقال:
أسمعتهم؟ قالوا: نعم يا أمير المؤمنين، قال: فتزودوا فان خير
الزاد التقوى۔

(بخلاف استاد) حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت نقل فرمائی ہے کہ ایک
دن امیر المومنین قبرستان سے گزرے تو آپؑ نے فرمایا:

السلام علیکم یا اهل المقبرة والتربة

”اے قبروں میں رہنے والو! اور مٹی کے اندر مقیموں! تم پر سلام ہو۔“

جان لو! تمہارے بعد تمہارے گھروں میں دوسرے لوگ رہائش پذیر ہو چکے ہیں اور
تمہارے اموال کو دوسروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور تمہاری بیویوں نے تمہارے بعد دوسرے
لوگوں سے نکاح کر لیے ہیں۔ یہ ہمارے پاس تمہارے لیے خبر ہے۔ اب تم بتاؤ کہ تمہارے
پاس کیا خبر ہے؟

قبرستان میں سے ہاتف نے آواز دی جس کی آواز کو سنا گیا لیکن وہ خود نظر نہ آیا اس
نے یوں جواب دیا: اے امیر المومنین! آپؑ پر بھی ہماری طرف سے سلام ہو اور اللہ کی رحمت
اور برکت ہو۔ بہر حال وہ خبر جو ہمارے پاس ہے وہ یوں ہے کہ جو کچھ ہم نے کیا تھا اس کو ہم
نے پالیا ہے، اور جو کچھ ہم نے آگے بھیجا تھا وہ ہمارے لیے فائدہ مند ثابت ہوا ہے اور جو کچھ
ہم ترکہ میں چھوڑ کر آئے ہیں وہ ہمارے لیے نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ آپؑ اپنے اصحاب کی
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے ان کی باتوں کو سنا ہے۔

سب نے جواب دیا: جی ہاں امیر المومنین!

آپؑ نے فرمایا: تو پھر اپنے لیے زاہد راہ تیار کرو اور سب سے بہترین زاہد راہ تقویٰ ہے۔

علیٰ اور ان کی آل کو گالیاں نہ دو

(وعنه) عن شیخہ رحمہ اللہ قال: أخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن



عمران قال: حدثنا ابوبكر احمد بن محمد بن عيسى قال:
 حدثنا ابو عبدالرحمن عبدالله بن احمد بن حنبل قال:
 حدثني ابي قال: حدثنا عبدالملك بن عمرو قال: سمعت
 ابا رجاء يقول: لا تسبوا علياً ولا اهل هذا البيت، فان جاراً
 لنا من التحير قدم الكوفة بعد قتل هشام بن عبدالملك زيد
 بن علي عليهما السلام، ورآه مصلوباً فقال: ألا ترون الى
 هذا الفاسق كيف قتله الله؟ قال: فرماه الله بقرحتين في
 عينيه فطمس الله بهما بصره، فاحذروا أن تتعرضوا لاهل
 هذا البيت الا بخير۔

(بخلف استاد) عبدالملك بن عمر نے بیان کیا کہ میں نے ابورجاء سے سنا کہ اس نے
 کہا: اے لوگو! علیؑ اور ان کے اہل بیتؑ کو گالیاں مت دو۔ کیونکہ ہمارا وہ بھی ہماری طرح تحیر
 و پریشانی میں رہتا تھا۔ جب هشام بن عبدالملك نے زید بن علی بن حسینؑ کو قتل کر دیا تو وہ کوفہ
 میں آیا اس نے جناب زید کو سولی پر لٹکا ہوا دیکھا تو کہا: اے لوگو! دیکھو اس فاسق (نعوذ باللہ)
 کی طرف، اس کو اللہ نے کیسے قتل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں کے درمیان دو پھوڑے
 نکال دیے اور اس کے ذریعے اس کی دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ پس تم لوگ بھی ڈرو اور
 اس کے گھر کے اہل (یعنی اہل بیت نبیؑ) کے ساتھ اچھے انداز میں پیش آؤ۔

اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں

(وعنه) قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني
 ابو حفص عمر ابن محمد قال: حدثنا علي بن مهرويہ عن
 داود بن سليمان الغازی قال: حدثنا الرضا علي بن موسى
 قال: حدثني ابي موسى بن جعفر قال: حدثني ابي جعفر بن
 محمد قال: حدثني ابي محمد بن علي قال: حدثني ابي
 علي بن الحسين قال: حدثني ابي الحسين بن علي عليهم
 السلام قال: سمعت أمير المؤمنين يقول: الملوك حكام



علی الناس والعلم حاکم علیہم، وحسبک من العلم ان
نخشی اللہ، وحسبک من الجہل ان تعجب بعلمک۔

(بخاری اسناد) حضرت امام رضا علی بن موسیٰؑ نے اپنے والد موسیٰؑ بن جعفرؑ سے اور انہوں نے اپنے والد محمد بن علیؑ سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن حسینؑ سے اور انہوں نے اپنے والد حسینؑ بن علیؑ سے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بادشاہ لوگوں پر حاکم (یعنی لوگوں کے جسموں پر حاکم ہوتے ہیں اور علم خود ان پر حاکم ہوتا ہے) اور علم کی فضیلت و منزلت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ علم والے ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور جہالت کی پستی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ تمہارے علم پر تعجب کرتے ہیں۔

قیامت، عقل اور نجات

(وبہذا) الاسناد قال: سمعت الرضا علی بن موسیٰؑ يقول:
ما استودع اللہ عبداً عقلاً الا استنقذہ بہ یوما۔

اسی اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ راوی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام الرضا علی بن موسیٰؑ علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو عقل کی امانت نہیں دی، مگر اس لیے کہ وہ اس عقل کے ذریعے اپنے آپ کو قیامت کے دن نجات دلوا سکے۔

تواضع بلندی کا سبب ہے

(وعنه) عن شیخہؒ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال:
أخبرنی ابو جعفر محمد بن الحسن البزوفریؒ قال:
حدثنی ابی قال: حدثنا الحسن بن ابراہیم قال: حدثنا
علی بن داؤد قال: حدثنا آدم العسقلانی قال: حدثنا ابو عمر
الصنعانی قال: حدثنا العلاء بن عبدالرحمن عن ابی ہریرۃ
قال: قال رسول اللہ: ما تواضع احد الا رفعہ اللہ۔

(بخاری اسناد) ابو ہریرہؓ نے حضرت رسول خداؐ سے روایت کو نقل کیا ہے کہ آپؐ نے



فرمایا: کوئی بندہ بھی تواضع و انکساری اختیار نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ اس کو بلند کر دے گا۔

نبی اکرمؐ ہر سیاہ و سفید کی طرف مبعوث ہوئے ہیں

(وعنه) عن شيخه قال: أخبرنا أبو عبد الله محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبد الله محمد بن علي بن رباح القرشي اجازة قال: حدثنا أبي قال: حدثنا أبو علي الحسن بن محمد قال: حدثنا الحسن بن محبوب عن علي بن رقاب عن أبي بصير عن أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين عليهم السلام قال: ان ابا ذر و سلمان خرجا في طلب رسول الله فقبل لهما انه توجه الى ناحية قباء فاتبعاه فوجداه ساجداً تحت شجرة، فجلسا ينتظرانه حتى قلنا انه نائم، فأهويا ليوقضاه فرفع رأسه اليهما ثم قال: رأيت مكانكما وسمعت مقالكما ولم اكن راقداً، ان الله بعث كل نبي كان قبلي الى أمته بلسان قومه وبعثنى الى كل اسود وأحمر بالعربية، وأعطاني في أمتي خمس خصال لم يعطها نبيا كان قبلي: نصرني بالعرب لسمع بي القوم بيني وبينهم مسيرة شهر، فيؤمنون بي، وأحل لي المغنم، وجعل لي الأرض مسجداً وطهوراً أينما كنت منها أقيم من تربتها وأصلي عليها، وجعل لكل نبي مسألة فسألوه إياها فأعطاهم ذلك وأعطاني مسألة فأخرت مسألتى لشفاعة المؤمنين من أمتي الى يوم القيامة ففعل ذلك، وأعطاني جوامع العلم ومفاتيح الكلام ولم يعط ما أعطاني نبياً قبلي، فمسألتى بالغة الى يوم القيامة لمن لقي الله لا يشرك به شيئاً مؤمناً بي موالياً لوصي محباً لأهل بيتي۔

(بخلاف استاد) ابو بصیر نے حضرت امام ابو جعفر بن محمد بن علی بن حسین علیہم السلام سے

بیان کیا ہے: حضرت ابوذر اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں حضرت رسول خدا کو تلاش کرنے کے لیے باہر نکلے۔ دونوں کو بتایا گیا ہے کہ آپ قبا کی جانب تشریف لے گئے ہیں۔ یہ دونوں آپ کے پیچھے قبا کی طرف روانہ ہوئے۔ ان دونوں نے رسول خدا کو تلاش کیا تو آپ کو ایک درخت کے نیچے سجدہ کی حالت میں پایا۔ وہ دونوں وہاں آپ کی انتظار میں بیٹھ گئے (اور آپ نے سجدہ کو اتنا طویل فرمایا یہاں تک کہ ان کو گمان ہوا کہ آپ سو گئے ہیں۔ اس خیال کو آمادہ کیا تا کہ یہ دونوں آپ کو بیدار کریں۔ رسول خدا نے اپنے سر اقدس کو اٹھایا اور ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تم دونوں کو دیکھ رہا ہوں اور دونوں کی باتوں کو بھی میں نے سنا ہے جبکہ میں سو نہیں رہا تھا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی مبعوث فرمائے ہیں وہ سب کے سب ایک ایک قوم پر مبعوث ہوئے تھے، جو ان کی زبانوں میں مبعوث ہوئے تھے جبکہ میں ہر سیاہ و سفید کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں، عربی اور غیر عربی سب کی طرف مبعوث ہوا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ خصال عطا فرمائے ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے رعب اور ڈر کے ساتھ مدد فرمائی ہے۔ وہ قوم جو مجھ سے ایک ماہ کے قاصد پر قیام پذیر ہے وہ بھی میری آواز سننے کے بعد خوف اور ڈر میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ پس وہ میرے اوپر ایمان لے آتے ہیں۔ میرے لیے اللہ تعالیٰ نے غنائم (یعنی مالی غنیمت) کو حلال قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ قرار دیا ہے۔ میں جہاں پر بھی ہوں وہاں حجیم کر کے نماز ادا کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے لیے ایک دعا مقرر کی ہے۔ انھوں نے اس دعا سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی حق دعا عطا فرمایا۔ میں نے اس دعا کو آخرت کے لیے باقی رکھا ہوا ہے۔ پس میں قیامت کے دن اپنی امت کے مومنین کی شفاعت کرتے ہوئے اس حق کو استعمال کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جامع علم عطا فرمایا ہے (یعنی تمام علوم عطا فرمائے ہیں) اور گفتگو اور علم کی چابیاں عطا فرمائی ہیں (یعنی جب میں گفتگو کرتا ہوں تو باتوں سے باتیں نکلتی جاتی ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا: مجھ سے پہلے کسی نبی کو یہ ساری چیزیں عطا نہیں فرمائیں۔ پس قیامت کے دن میری دعا اس شخص کو نصیب ہوگی جو اللہ کے دربار میں اس طرح ہوگا کہ اس نے شرک نہ کیا ہو اور میرے اوپر ایمان رکھتا ہو اور میرے وصی علی کی ولایت کو قبول کرتا ہو اور میرے اہل بیت سے محبت رکھتا ہو۔

اے علی! آپ اور آپ کے شیعوہ جنت میں جائیں گے

(وعنه) عن شيخه عليه السلام قال: أخبرنا أبو الحسن علي بن إبراهيم الكاتب قال: حدثنا محمد بن أبي الثلج قال: أخبرني عيسى بن مهران قال: حدثنا محمد بن زكريا قال: حدثني كثير بن طارق قال: سألت زيد بن علي ابن الحسين عليهم السلام عن قول الله تعالى: ﴿لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا﴾ قال: يا كثير انك رجل صالح ولست بمتهم واني اخاف عليك ان تهلك، ان كل امام جائز فان اتباعهم اذا امرهم الى النار نادوا باسمه فقالوا: يا فلان يا من اهلكنا هلم فخلصنا مما نحن فيه، ثم يدعون بالويل والثبور، فعندها يقال لهم: ﴿لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا﴾، ثم قال زيد بن علي رحمه الله حدثني ابي علي بن الحسين عن ابيه الحسين بن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله ﷺ يا علي يا علي انت واصحابك في الجنة، انت واتباعك يا علي في الجنة.

(بخلاف استاد) كثير بن طارق نے بیان کیا ہے: میں نے زید بن علی ابن حسین علیہم السلام

سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا (سورہ فرقان،

آیت ۱۳)

”آج تم ایک موت کو مت پکارو بلکہ بہت زیادہ موتوں کو پکارو۔“

کے بارے میں سوال کیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: اے کثیر! تم ایک صالح شخص ہو، تم کسی قسم سے متعم بھی نہیں ہو لیکن میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں کہ تم کو مروانہ دیا جائے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر امام جابر و ظالم کے سامنے اس کی ابتاع کرنے والوں اور اس کے حکم کی اطاعت کرنے والوں کو، جہنم کی آگ میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ اس وقت وہ ان اماموں کا

نام لے کر پکاریں گے: اے وہ لوگو! جنہوں نے ہمیں ہلاک کیا ہے، برباد کیا ہے آج ہمیں اس عذاب سے نجات دلواؤ (اور جب وہ ان سے مایوس ہو جائیں گے) تو اس وقت وہ افسوس اور اپنی موت کو طلب کریں گے (یعنی یہ آواز دیں گے: اے کاش! ہم مرجائیں) پس اس وقت ان کو جواب دیا جائے گا کہ آج تم اپنی ایک موت کو آواز نہ دو بلکہ زیادہ موتوں کو آواز دو (کسی کی بھی موت کی دعا کارآمد نہیں ہوگی) پھر جناب زید بن علیؑ نے فرمایا: میرے والد علی بن حسینؑ نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اپنے والد حسین بن علیؑ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: رسول خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپ اور آپ کے اصحاب اور شیعہ جنت میں جائیں گے اور آپ اور آپ کی اتباع کرنے والے جنتی ہیں۔

اے لوگو! میرے بعد علیؑ کی اطاعت کرنا

(وعنه) عن شيبخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد
قال: أخبرني ابونصر محمد بن الحسين البصير قال: حدثنا
محمد بن اسماعيل الحاسب قال: حدثنا سلمان بن احمد
الواسطي قال: حدثنا احمد بن ادریس قال: حدثنا نصير
بن النصير البحراني عن ابيه عن جابر بن عبد الله الانصاري
قال: قال رسول الله ﷺ: يا ايها الناس اتقوا الله
واسمعوا، قالوا: لمن السمع والطاعة بعدك يا رسول الله؟
قال: لأخي وابن عمي ووصيي علي بن ابي طالب قال جابر
بن عبد الله: فعصوه والله وخالفوا أمره وحملوا عليه السيف.

(بخلاف استاد) حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے بیان کیا ہے: حضرت رسول خداؐ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سنو۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد کس کی اطاعت کرنا اور حکم ماننا ہمارے لیے واجب ہے۔

آپؐ نے فرمایا: میرے بھائی، میرے چچا زاد، میرے وصی علی ابن ابی طالب کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا میرے بعد تم لوگوں پر واجب ہے۔

جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا ہے: خدا کی قسم، لوگوں نے رسول خداؐ کے بعد علیؑ کی



نافرمانی کی اور ان کے حکم کی مخالفت کی اور ان پر تکواروں سے حملہ کیا اور ان سے جنگ کی۔

کسی کا کسی کے لیے بددعا کرنا

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو الطيب الحسين بن علي بن محمد قال: حدثنا أحمد بن محمد المقرئ قال: حدثنا يعقوب بن إسحاق قال: حدثنا عمر بن عاصم قال: حدثنا معمر بن سليمان عن أبيه عن أبي عثمان النهدي عن جندب الغفاري أن رسول الله ﷺ قال: إن رجلاً قال يوماً: والله لا يغفر الله لفلان. قال الله عز وجل: من ذا الذي تآلى على أن لا اغفر لفلان، فآلى قد غفرت لفلان واحبطت عمل المتآلى بقوله لا يغفر الله لفلان.

(بخلاف اسناد) جندب ابوذر غفاریؓ نے بیان کیا ہے: حضرت رسول خداؐ نے فرمایا: حقیق ایک شخص نے ایک دن یوں دعا کی: اے میرے اللہ! فلاں بندے کو معاف نہ کرنا اور نہ ہی بخشا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تو کون ہوتا ہے کہ مجھ پر حکم چلائے کہ میں فلاں کو معاف نہ کروں۔ میں نے اس بندے کو معاف کر دیا ہے اور اس بددعا کرنے والے کے صرف یہ کہنے کی وجہ سے کہ اے اللہ! فلاں کو معاف نہ کرنا، میں نے اس کے سارے اعمال ختم کر دیے ہیں۔

حضرت علیؓ کا دعویٰ سلونی

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن موسى بن بابويه القمي رحمه الله قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن يحيى العطار قال: حدثنا أحمد بن أبي عبد الله البرقي عن أبيه عن خلف بن حماد الأزدي عن أبي الحسن العبدی عن الأعمش عن عناية بن ربعي قال: كان علي أمير



المؤمنين كثيرا ما يقول سلوني قبل ان تفقدوني فوالله ما
من ارض مخصبة ولا مجدبة ولا فئة تفضل مائة أو تهدى
مائة الا وانا اعلم قائدها وسائقها وناعقها الى يوم القيامة.

(بخلاف اسناد) عتايہ بن ربیعؒ کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیؑ اکثر فرمایا کرتے تھے۔
اے لوگو! مجھ علیؑ سے سوال کرو قبل اس کے کہ تم مجھے اپنے درمیان نہ پاؤ۔ پس خدا کی قسم، زمین
پر کوئی سرسبز میدان ایسا نہیں، کوئی پیابان ایسا نہیں اور نہ کوئی ایسا گروہ ہے جو ہدایت یافتہ ہے
اور کوئی ایسا گروہ نہیں جو گمراہ ہوگا مگر یہ کہ میں اس کے قائد کو بھی جانتا ہوں۔ اس کو چلانے
والے کو بھی جانتا ہوں اور پیچھے سے ہانکنے والے کو بھی قیامت تک کے لیے جانتا ہوں۔

نبی اکرمؐ کے گھر میں سانپ کا پایا جانا

(وعنه) عن شيخه زعم قال: حدثنا محمد بن محمد قال:
حدثني ابو الحسن علي بن محمد الكاتب قال: حدثني
الحسن بن علي الزعفراني قال: حدثنا ابو اسحاق ابراهيم
بن محمد الثقفى قال: حدثنا محمد بن علي قال: حدثنا
العباس بن عبدالله العنبري عن عبدالرحمن بن الاسود
اليشكري عن عون بن عبيدالله عن ابيه عن جده ابي رافع
قال: دخلت على رسول الله ﷺ يوما وهو نائم وحية
في جانب البيت فكرهت ان اقتلها فأوقظ النبي ﷺ،
فظننت انه يوحى اليه، فاضطجعت بينه وبين الحية فقلت:
ان كان منها سوء كان الى دونه فمكثت هنيئة فاستقيظ
النبي ﷺ وهو يقرأ: انما وليكم الله ورسوله والذين
آمنوا حتى اتى آخر الآية ثم قال: الحمد لله الذي اتم لعلي
نعمته وهنيئا له بفضل الله الذي آتاه. ثم قال لي: ما لك
ههنا؟ فأخبرته خبر الحية فقال لي: اقتلها، ففعلت ثم قال:
يا أبا رافع كيف أنت وقوم يقاتلون علياً وهو على الحق



وهم على الباطل جهادهم حق الله عز اسمه فمن لم يستطع فبقبله ليس وراءه شيء؟ فقلت: يا رسول الله ادع الله لي ان ادركتهم ان يقويني على قتالهم۔ قال: فدعا النبي ﷺ وقال: ان لكل نبي امينا وان اميني ابورافع، قال: فلما بايع الناس عليا بعد عثمان وسار طلحة والزبير ذكرت قول النبي ﷺ فبعت داري بالمدينة وارضا لي بخيبر وخرجت بنفسى وولدى مع امير المؤمنين لاستشهد بين يديه، فلم ازل معه حتى دعا من البصرة وخرجت معه الى صفين فقاتلت بين يديه بها وبالنهر وان لم ازل معه حتى استشهد، فرجعت الى المدينة وليس لي بها دار ولا ارض، فأعطاني الحسن بن علي عليهما السلام ارضا يتبع وقسم لي شطر دار امير المؤمنين، فنزلتها وعبالي۔

(بخلاف اسناد) ابورافع نے بیان کیا ہے: میں ایک دن حضرت رسول خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ سو رہے ہیں اور آپؐ کے گھر کی ایک جانب ایک سانپ تھا۔ میں نے اس کو مارنا پسند نہ کیا، ایسا نہ ہو کہ رسول خدا بیدار ہو جائیں۔ میں نے گمان کیا کہ آپؐ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ میں آپؐ کے اور سانپ کے درمیان پہلو کے بل لیٹ گیا اور یہ خیال کیا کہ اگر سانپ کوئی بُرا ارادہ کرے تو وہ مجھ تک محدود رہے۔ حضورؐ تک اس کی رسائی نہ ہو۔ پس میں کچھ دیر ایسے ہی لیٹا رہا کہ حضرت رسول خدا نیند سے بیدار ہوئے اور آپؐ یوں فرما رہے تھے:

انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الى اخره
یعنی آخر آیت تک آپؐ پڑھ رہے تھے پھر آپؐ نے فرمایا: الحمد لله..... کہ تمام حمد ہے اس ذات پر دروِگار کے لیے جس نے علیؑ کے لیے اپنی نعمت کو مکمل فرمایا اور ان کو وہ فضیلت مبارک ہو جو خدا نے ان کو عطا فرمائی ہے۔

پھر آپؐ نے مجھے فرمایا: اے ابورافع! تیری اس قوم کے مقابلے میں کیا حالت ہوگی جو علیؑ کے مقابلے میں جنگ کریں گے جبکہ علیؑ حق پر ہوں گے اور وہ قوم باطل پر ہوگی اور ان کے

مقابل میں جہاد حق ہے۔ اللہ کے لیے کہ جس کا نام عزیز ہے اور جو ان کے خلاف جہاد کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کو اپنے دل سے اس قوم سے نفرت کرنی چاہیے اور اس سے کم کوئی چیز نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ کی بارگاہ میں دعا کریں کہ میں ان لوگوں کو پا سکوں اور مجھے ان کے مقابلے میں جہاد کرنے کی قوت و طاقت عطا فرمائے۔

راوی بیان کرتا ہے: رسول خدا نے دعا فرمائی اور فرمایا: ہر نبی کی امت میں ایک امین ہوتا رہا ہے اور میری امت میں میرا امین الہودا ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: جب لوگوں نے عثمانؓ کے بعد حضرت علیؓ کی بیعت کی اور طلحہ اور زبیر نے بیعت کو توڑ دیا تو مجھے نبی اکرمؐ کا فرمان یاد آ گیا۔ پس میں نے مدینہ سے اپنا گھر اور خیبر کی اپنی زمین دونوں کو فروخت کر دیا اور اپنے والد کے ساتھ مل کر حضرت امیر المومنین علیؓ کے ساتھ نکلا، تاکہ آپؐ کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے درجہ شہادت پر فائز ہو سکوں۔ میں ہمیشہ آپؐ کے ساتھ رہا یہاں تک کہ بصرہ سے فارغ ہو کر میں آپؐ کے ساتھ جنگ صفین کے لیے بھی گیا۔ وہاں بھی میں نے آپؐ کے سامنے آپؐ کے دشمنوں کے خلاف جہاد کیا اور پھر نہروان میں بھی گیا اور ہمیشہ آپؐ کے ساتھ رہا تاکہ میں شہادت حاصل کر سکوں۔ جب ہم نہروان سے فارغ ہو کر واپس مدینہ آئے تو میرے پاس نہ تو اپنا گھر تھا اور نہ کوئی زمین۔ پھر امام حسن بن علی علیہما السلام نے مجھے اپنی زمین عطا فرمائی، تاکہ میں کاشت کاری کروں اور امیر المومنینؓ کے گھر میں سے ایک حصہ مجھے عطا فرمایا۔ اس میں میں اور میرے خاندان والے اقامت پذیر ہوئے۔

اللہ سے ڈرو اور نیک بھائی بن جاؤ

(روئے) قال: حدثني والدي رحمه الله عن محمد بن محمد قال:

أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن أبيه

عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن

الحسن بن محبوب عن شعيب العنقروفي قال: حدثنا

أبو عبيد قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول

لأصحابه وأنا حاضر: اتقوا الله وكونوا أخوة برة متحابين



فی اللہ متواصلین متراحمین، تزاوڑوا وتلاقوا وتذاکروا
وأحبوا امرئنا۔

(بخاری اسناد) جناب ابو عبیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادقؑ سے سنا کہ آپؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: (جبکہ میں بھی ان کے درمیان موجود تھا) اللہ سے ڈرو اور آپس میں اچھے بھائی بن جاؤ اور ایک دوسرے سے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے محبت کرو، ایک دوسرے سے اچھے تعلقات قائم کرو، ایک دوسرے پر مہربانی کرنے والے بن جاؤ اور ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے بن جاؤ اور ایک دوسرے سے ملاقات کرو اور ایک دوسرے کو یاد رکھو اور ہمارے احکام کو زندہ رکھو۔

میرے الی بیت کی مثال بابِ حطہ کی ہے

(وعنه) عن شیخہ رحمہ اللہ قال حدثنی محمد بن محمد بن محمد قال:
أخبرنی ابوالحسن علی بن محمد الکاتب قال: أخبرنی
الحسن بن علی بن عبدالکریم قال: حدثنا ابواسحاق
ابراہیم بن محمد الثقفی قال: أخبرنی عباد بن یعقوب قال:
حدثنا الصّحکم بن ظہیر عن ابی اسحاق عن رافع مولى ابی
ذر قال: رأیت أبا ذر رحمہ اللہ أخذاً یحلقه باب الکعبۃ مسقبل
الناس بوجهه وهو یقول: من عرفنی فأنا جندب الغفاری
ومن لم یعرفنی فأنا أبو ذر الغفاری، سمعت رسول اللہ
یقول: من قاتلنی فی الأولى وقاتل أهل بیتی فی الثانیة
حشرہ اللہ تعالیٰ فی الثالثة مع الدجال، انما مثل أهل بیتی
فیکم کمثل سفینة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها،
غرق، ومثل باب حطة من دخله نجا ومن لم یدخله هلك۔

(بخاری اسناد) حضرت ابو ذرؓ کے قلام رافع نے بیان کیا ہے: وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو ذر غفاریؓ کو دیکھا کہ آپ کعبہ کے دروازے کی زنجیر کو ہاتھوں میں لیے ہوئے لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے تھے اور یوں فرما رہے تھے: جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے کہ میں



جندب التفاری ہوں اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں ابوذر غفاری ہوں۔ میں نے خود رسول خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص پہلے میرے مقابلے میں جگ کرتا رہا پھر دوسری مرتبہ میرے اہل بیٹھ کے مقابلے میں جگ میں آیا تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ تیسری مرتبہ دجال کے ساتھ محشور فرمائے گا۔ سوائے اس کے کہ میرے اہل بیٹھ کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوح کی ہے جو اس پر سوار ہو جائے گا وہ نجات پا جائے گا اور جو اس سے دوری اختیار کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ میرے اہل بیٹھ کی مثال تم میں اس باب حلہ کی ہے (جو بنی اسرائیل کے درمیان میں تھا) جو اس میں داخل ہو جائے گا وہ نجات پا جائے گا اور جو اس میں داخل نہیں ہوگا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

لیلة القدر کیا ہے؟

(وعنه) عن شيوخه رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم قال: سئل أبو جعفر عن ليلة القدر؟ فقال: تنزل فيه الملائكة والكتب إلى سماء الدنيا فيكتبون ما هو كائن بغامر السنة وما يصيب العباد فيها، وأمر موقوف لله تعالى فيه المشيئة يقدم منه ما يشاء ويؤخر ما يشاء، وهو قوله تعالى: ﴿يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده أم الكتاب﴾۔

(بخلاف اسناد) محمد بن مسلم نے بیان کیا ہے: حضرت امام ابو جعفرؑ سے لیلة القدر کے

بارے میں سوال کیا گیا کہ یہ کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: یہ وہ رات ہے جس میں ملائکہ اور لکھنے والے فرشتے اس دنیا کے آسمان پر نازل ہوتے ہیں اور آئندہ سال میں جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے وہ سب کچھ تحریر کرتے ہیں اور جو کچھ اس سال میں بندوں کے ساتھ ہونے والا ہوتا ہے اس کو بھی رقم کرتے ہیں اور یہ امر اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہوتا ہے۔ اس میں سے جس کو وہ چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے اور جس کو

چاہتا ہے بوخر کر دیتا ہے۔ یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی جس کے بارے میں وہ ارشاد فرماتا ہے:

يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ مَا يُعِزُّهُ أُمُّ الْكَيْبِ (سورہ رعد، آیت ۳۹)
 ”کہ جس کو وہ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے
 اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔“

جو عمل تقویٰ کے ساتھ ہو وہ کم نہیں ہوتا

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال:
 أخبرني أبو بكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا
 أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنا
 محمد بن هرون بن عبد الرحمن الحجازي قال: حدثنا أبي
 قال: حدثنا عيسى بن أبي الورد عن أحمد بن عبد العزيز
 عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال
 أمير المؤمنين علي بن أبي طالب: لا يقل مع التقوى عمل،
 وكيف يقل ما يتقبل۔

(مختصر اسناد) حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین
 علی ابن ابی طالب سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو عمل تقویٰ کے ساتھ انجام دیا جائے وہ
 کم نہیں ہوتا، کیونکہ جو عمل قبول ہو جائے وہ بھلا کم کیسے ہو سکتا ہے؟

جو رزق تیرے مقدر میں ہے وہ موت کی طرح ضرور ملے گا

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد
 قال: أخبرنا أبو نصر محمد بن حسين المقرئ قال: حدثنا
 أبو القاسم علي بن محمد قال: حدثنا أبو العباس الأحمس
 بن علي بن مرداس قال: حدثني محمد بن الحسين بن
 عيسى الرواسي قال: حدثني سماعة بن مهران عن أبي
 عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: من اليقين ان

لا ترضوا الناس، بسخط الله ولا تكرهوا هم على ما لم
يؤتكم الله من فضله، فان الرزق لا يسوقه حرص حريص
ولا يرده كره كاره، ولو أن احدكم فر من رزقه كما يفر من
الموت لأدركه كما يدركه الموت.

(بخلاف استاد) سماع بن مهران نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے

نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

یقین میں سے ایک چیز یہ ہے کہ انسان کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر خدا کو ناراض
نہ کرے اور اللہ نے جو انھیں اپنا فضل عطا فرمایا ہے اس سے کراہت اور ناپسندیدگی کا اظہار نہ
کرے، کیونکہ حریص کا لالچ رزق کو زیادہ نہیں کر سکتا۔ اس کو اپنی طرف کھینچ نہیں سکتا اور
کراہت کرنے والے کی کراہت اس رزق کو روک نہیں سکتی۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے
رزق سے فرار بھی کرنا چاہے تو فرار نہیں کر سکتا، جس طرح موت سے فرار نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ
اس کو ضرور آئے گی۔



زمین پر جو اللہ کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟

(حدثنا) الشيخ السعيد المفيد ابو علي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي (رض) بمشهد مولانا أمير المؤمنين علي بن ابي طالب صلوات الله عليه وآله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسي رحمه الله في شعبان سنة خمس وخمسين واربعمائة قال: أخبرنا الشيخ السعيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله تعالى قال: حدثنا ابو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه قال: حدثني ابي قال: حدثنا سعد بن عبد الله عن ايوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن ابان بن عثمان عن ابي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: اذا كان يوم القيامة نادى مناد من بطنان العرش: اين خليفة الله في ارضه؟ فيقوم داود النبي، فيأتي النداء من عند الله عز وجل: لسنا اياك اردنا وان كنت لله خليفة ثم ينادى مناد ثانياً: اين خليفة الله في ارضه؟ فيقوم أمير المؤمنين علي بن ابي طالب، فيأتي النداء من قبل الله عز وجل: يا معشر الخلائق هذا علي بن ابي طالب خليفة الله في ارضه وحجته على عباده، فمن تعلق بحبله في دار الدنيا فليتعلق بحبله في هذا اليوم يسر ضئ بنوره ولتبعه الى الدرجات العلى من الجنات. قال: فيقوم الناس الذين قد تعلقوا بحبله في الدنيا فيتبعونه الى الجنة، ثم يأتي

النَّهَاءُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ: أَلَا مَنْ تَعْلَقَ بِإِمَامٍ فِي دَارِ الدُّنْيَا فَلْيَتَّبِعْهُ إِلَى حَيْثُ يَذْهَبُ، فَحَيْثُ «إِذَا تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوْا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ» ○ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّأُوا مِنَّا كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِبَارِحِينَ مِنَ النَّارِ ○ (سورة بقرہ، آیات ۱۶۶، ۱۶۷)

(مختصر اسناد) جناب ابان بن عثمان نے ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب قیامت کے دن وسط عرش سے منادی کی ندا آئے گی: اللہ کی زمین پر اس کا خلیفہ کہاں ہے؟

جناب داؤد علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: آپؑ کا ارادہ کیا تھا۔ اگرچہ آپؑ بھی اللہ کے خلیفہ ہیں۔ پھر دوبارہ آواز آئے گی: اللہ کی زمین پر اس کا خلیفہ کہاں ہے؟ اس مرتبہ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے اہل محشر! یہ علی ابن ابی طالبؑ ہیں جو میری زمین پر میرے خلیفہ تھے اور میرے بندوں پر میری حجت تھے۔ دنیا میں جو شخص اس کے دامن سے متمسک رہا ہے (یعنی جو دنیا میں اس کی اطاعت میں رہا ہے) وہ آج کے دن بھی اس کے دامن کے ساتھ اپنے آپ کو متمسک کرے (یعنی ان کے ساتھ ہو جائے) اور ان کے نور سے روشنی حاصل کرے اور جنت کے اعلیٰ درجات میں ان کی اتباع کرتے ہوئے چلا جائے۔

آپؑ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے اہل محشر! جو جو دنیا میں جس جس امام کی اتباع کرتا رہا ہے، اپنے اپنے امام کی اتباع کرتے ہوئے جدھر اس کا امام جائے اُدھر وہ بھی چلا جائے۔ اس وقت لوگوں کی حالت ایسی ہوگی جس کی قرآن ترجمانی کر رہا ہے۔

”وہ کیا بُرا اور سخت وقت ہوگا جب امام اور پیشوا اپنے پیروکاروں سے پیچھا چھڑائیں گے اور وہ اپنی آنکھوں سے عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے درمیان کے تعلقات ٹوٹ جائیں گے اور پھر وہ لوگ جو پیروکار ہوں گے وہ فریاد کریں گے: اے کاش! اگر ہمیں دنیا میں دوبارہ پلٹایا جائے تو ہم بھی تم سے ایسی پیروی کا اعلان کریں جس طرح آج تم ہم سے پیروی اختیار



کر رہے ہو اور یوں ہی خدا ان کے اعمال کو حسرت کے ساتھ دکھائے گا، بھلا وہ اب جہنم سے کیسے نجات پاسکیں گے۔ (سورہ بقرہ، آیات ۱۶۶، ۱۶۷)

ابن عباسؓ کا بصرہ کے منبر پر خطبہ

(وعنه) عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا المظفر بن أحمد البلخي قال: حدثنا أبو بكر محمد بن أحمد بن أبي الثلج قال: حدثنا أبو عبد الله جعفر بن محمد بن الحسين قال: حدثنا عيسى بن مهران قال: حدثنا حفص بن عمر الفراء قال: حدثنا أبو معاذ الخراز قال: حدثني يونس بن عبد الوارث عن أبيه قال: بينا ابن عباس رحمه الله يخطب عندنا على منبر البصرة إذ أقبل على الناس بوجهه ثم قال: ايتها الأمة المتحيرة في دينها والله لو قدمتم من قدم الله وأخرتم من أخر الله وجعلتم الوراثة والولاية حيث جعلها الله ما عال سهم من فرائض الله، ولا عال ولي الله، ولا اختلف اثنان في حكم الله ﴿فنفوقوا﴾ وبإل ما فرطتم فيه بما قدمت أيديكم وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون﴾۔

(بخلاف اسناد) یونس بن عبد الوارث نے بیان کیا ہے کہ ہمارے درمیان بصرہ کے منبر پر ابن عباسؓ خطبہ دے رہے تھے۔ اس دوران آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے وہ قوم! جو اپنے دین میں پریشان و متحیر ہو! اللہ کی قسم، اگر تم لوگ اس دین میں اسے مقدم کرتے جسے اللہ نے مقدم کیا تھا اور اس کو مؤخر رکھتے جس کو اللہ نے مؤخر اور پیچھے رکھا تھا اور نبیؐ کی وراثت اور ولایت کو تم وہیں پر قرار دیتے جہاں پر خدا نے قرار دیا تھا تو اللہ کے فرائض میں سے کوئی فرض ضائع نہ ہوتا اور اللہ کا کوئی ولی ظلم کا شکار نہ ہوتا اور کوئی دو بندے حکم خدا میں اختلاف نہ کرتے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: پس اب اس نافرمانی کی اذیت برداشت کرو اور جو کچھ تم نے اپنے ہاتھوں سے افراط و تفریط کی ہے اس کا انجام دیکھو، اور عنقریب وہ لوگ جو



ظلم کرنے والے ہیں وہ مان لیں گے کہ ان کو ایک لوٹنے والے کی طرف لوٹنا پڑے گا۔

علیؑ کے کسی حکم میں نبی سے اختلاف نہیں ہوگا

(وعنه) قال: حدثني الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد رحمه الله قال: حدثني والدي (رض) قال: حدثنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابو بكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا ابو العباس احمد ابن محمد بن سعيد قال: حدثنا عبيد بن حملون الرواسي قال: حدثنا الحسن بن ظريف قال: سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لا تجد علياً (ع) يقضي بقضاء الا وجدت له اصلاً في السنة. قال: وكان عليٌ يقول: لو اختصم الى رجلا فقضيت بينهما ثم مكثا احوالا كثيرة ثم اتيانى في ذلك الامر لقضيت بينهما قضاء واحداً لأن القضاء لا يحول ولا يزول.

(بخلاف اسناد) حسن بن ظریفؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے نہیں پایا (یعنی نہیں دیکھا) کہ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے کوئی حکم فرمایا ہو (یا کوئی فیصلہ کیا ہو) مگر یہ کہ اس کی اصل سیرت رسول اکرمؐ میں نہ پائی جاتی ہو۔ آپؑ نے فرمایا: حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے: اگر دو شخص میرے پاس کوئی خصوصیت یا جھگڑا لے کر آئیں اور میں ان کے درمیان فیصلہ کروں وہ چند سال گزرنے کے بعد دوبارہ وہی قضاوت لے کر آئیں تو میں ان کے درمیان ویسا ہی فیصلہ کروں گا، دونوں حالتوں میں فیصلہ ایک ہوگا، کیونکہ میرا فیصلہ نہ تبدیل ہوتا ہے اور نہ ہی وہ زائل ہوتا ہے۔

ماں کی ناراضگی کا اثر

(وعنه) عن شيخه عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابونصر محمد بن الحسين البصير

المقری قال: أخبرنی ابو القاسم علی بن محمد قال: حدثنا
 علی بن الحسن قال: حدثنا الحسن بن علی بن یوسف عن
 ابی عبد اللہ زکریا بن محمد المؤمن عن سعید بن یسار
 قال: سمعت ابا عبد اللہ جعفر بن محمد علیهما السلام
 يقول: ان رسول اللہ ﷺ حضر شابا عند وفاته فقال له:
 قل لا اله الا الله. قال: فاعتقل لسانه مرارا فقال لامرأة عند
 رأسه: هل لهذا أم؟ قالت: نعم انا أمه. قال: أفساخطة أنت
 علیه؟ قالت: نعم ما كلمته منذ ست حجج، قال لها: ارضی
 عنه، قالت: رضی الله عنه یا رسول الله برضاك عنه، فقال
 له رسول الله صلى الله عليه وآله: قل لا اله الا الله، فقالها،
 فقال النبی ﷺ: ما ترى؟ فقال: اری رجلا اسود قبیح
 المنظر وسخ الثياب متن الريح قد والینی الساعة فأخذ
 یکضنی، فقال النبی ﷺ: قل: ﴿یا من یقبل الیسیر ویعفو
 عن الکثیر اقبل منی الیسیر واعف عنی الکثیر انک انت
 الغفور الرحیم﴾ فقالها الشاب، فقال له النبی ﷺ: انظر
 ما ترى؟ قال: اری رجلا ابیض اللون حسن الوجه طیب
 الريح حسن الثياب قد ولینی واری الاسود وقد تولی عنی۔
 قال: اعد، فأعاد، قال: ما ترى؟ قال: لست اری الاسود
 واری الابيض قد ولینی، ثم طفی علی تلك الحال۔

(بخلاف استاد) سعید بن یسار نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر
 بن محمد الصادق علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسول خدا ایک نوجوان کی وفات
 کے وقت (یعنی وقت نزع) اس کے قریب آئے۔ آپؑ نے اس نوجوان سے فرمایا: کہو لا اله الا
 الله۔ جب وہ نوجوان اس کلمہ کو ادا کرنا چاہتا تو اس کی زبان انک جاتی اور وہ ان کلمات کو ادا نہ کر
 پاتا۔ آپؑ نے اس عورت کو جو اس کے سرہانے کی طرف کھڑی تھی فرمایا: کیا اس نوجوان کی ماں
 موجود ہے؟ اُس عورت نے جواب میں عرض کیا: ہاں! میں اس کی ماں ہوں۔ آپؑ نے فرمایا:

کیا تم اپنے اسے بیٹے پر ناراض ہو؟ اس نے عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ! مجھے سال سے میرے اور اس کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس سے راضی ہو جاؤ۔ اس عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کی رضایت و خوشی اور خدا کی رضایت و خوشی کی خاطر میں اس سے راضی ہو رہی ہوں۔ اس کے بعد نبی اکرمؐ نے دوبارہ اس نوجوان سے فرمایا: کہو لا الہ الا اللہ۔ اس مرتبہ یہ کلمہ اس نوجوان نے اپنی زبان سے جاری کر دیا۔

پھر نبی اکرمؐ نے فرمایا: اب بتاؤ! اب کیا دیکھ رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ایک سیاہ رنگ کے خونک آدمی کو دیکھ رہا ہوں، جس کی شکل انتہائی ڈراؤنی ہے۔ اُس نے گندالباں پہن رکھا ہے اور اس کے منہ سے بدبو آ رہی ہے اور وہ میرے ایک گھٹنے کے قریب ہے اور اس نے میری گردن کو پکڑا ہوا ہے۔ نبی اکرمؐ نے اس سے فرمایا: اب کہو۔

یا من یقبل البسیر ویعفو عن الکثیر اقبل منی البسیر
واعف عنی الکثیر انک انت الغفور الرحیم
”اے وہ ذات جو تھوڑا قبول کر لیتی ہے اور زیادہ کو معاف کر دیتی
ہے میری طرف سے بھی تھوڑا قلیل قبول کر لے اور زیادہ کو معاف کر
دے کیونکہ تو بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

اس نوجوان نے ان کلمات کو اپنی زبان سے جاری کیا۔

نبی اکرمؐ نے دوبارہ اس سے فرمایا: اب بتاؤ کیا نظر آ رہا ہے؟

اس نوجوان نے عرض کیا: میں دیکھ رہا ہوں ایک سفید رنگ کا خوبصورت جوان جس نے اچھا لباس زیب تن کیا ہوا ہے اور اس سے بہت اچھی خوشبو آ رہی ہے، وہ میرے قریب آ گیا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ سیاہ جوان مجھ سے دور ہو رہا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: ان کلمات کو دوبارہ پڑھو۔ اس نے دوبارہ پڑھا۔

آپؐ نے فرمایا: اب کیا دیکھ رہا ہے؟

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب میں اس سیاہ جوان کو نہیں دیکھ رہا اور اس سفید اور خوبصورت جوان کو دیکھ رہا ہوں جو میرے قریب ہو رہا ہے پھر وہ نوجوان اسی حالت میں اس دنیا سے کوچ کر گیا۔



سورة فتح کی شان نزول

(وعنه) عن شيخه (رض) المفيد ابو علي الحسن بن محمد عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابو الحسن علي ابن بلال المهلبی قال: حدثنا ابو العباس احمد بن الحسين بغدادی قال: حدثنا الحسين بن عمر المقرئ عن علي بن الأزهر عن علي بن صالح المكي عن محمد بن عمر بن علي عن ابيه عن جده (ع) قال: لما نزلت علي النبي ﷺ «إذا جاء نصر الله والفتح» فقال لي: يا علي لقد جاء نصر الله والفتح فاذا رأيت الناس يدخلون في دين الله افواجا فسيح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا، يا علي ان الله تعالى قد كتب على المؤمنين الجهاد في الفتنة من بعدى كما كتب عليهم جهاد المشركين معي، فقلت: يا رسول الله وما الفتنة التي كتب علينا فيها الجهاد؟ قال: فتنة قوم يشهدون ان لا اله الا الله واني رسول الله، وهم مخالفون لستى وطاعون في ديني. فقلت: فعلى م تقاتلهم يا رسول الله وهم يشهدون ان لا اله الا الله وانك رسول الله؟ فقال: على احداثهم في دينهم وفراقهم لأمرى واستحلالهم دماء عترتي، قال: فقلت يا رسول الله انك كنت وعدتني الشهادة فسل الله تعجيلها لي، فقال: أجل قد كنت وعدتك الشهادة فكيف صبرك اذا خضبت هذه من هذا - ولومي الى رأسي ولحيتي. فقلت: يا رسول الله أما اذا بينت لي ما بينت فليس بموطن صبر لكنه موطن بشرى وشكر، فقال: أجل فاعد للمحصومة فانك تخاصمهم أمتي، قلت: يا رسول الله ارشدني الفلح، قال: اذا رأيت قومك قد عدلوا عن الهدى الى الضلال



فخاصمهم، فان الهدى من الله والضلal من الشيطان،
 يا على ان الهدى هو اتباع امر الله دون الهوى والرأى،
 وكأنك بقوم قد تأولوا القرآن وأخلوا بالشبهات واستحلوا
 الخمر والنبذ والبخس بالزكاة والسحت بالهدية، فقلت:
 فماهم اذا فعلوا ذلك أهم أهل فتنه أو أهل ردة؟ فقال: هم
 أهل فتنه يعمهون فيها الى ان يدركهم العدل، فقلت:
 يا رسول الله العدل منا أم من غيرنا؟ فقال: بل منا، بنا فتح
 الله وبنا يختم الله وبنا ألف الله بين القلوب بعد الشرك،
 وبنا يولف بين القلوب بعد الفتنه، فقلت: الحمد لله على
 ما وهب لنا من فضله.

(بخلاف اسناد) جناب محمد بن عمر بن علی نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد
 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب نبی اکرمؐ پر سورۃ اذا جاء نصر اللہ
 والفتح نازل ہوئی تو آپ نے مجھے فرمایا:

اے علی! تحقیق اللہ کی مدد اور فتح آچکی ہے۔ پس اب آپ دیکھیں گے کہ لوگ جو حق در
 جو حق اللہ کے دین میں داخل ہوں گے۔ پس آپ اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے رہو اور اس سے
 استغفار کرو کیونکہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اے علی! تحقیق اللہ تعالیٰ نے مومنین پر میرے بعد فتنوں کے مقابلے میں جہاد کو واجب
 قرار دیا ہے۔ جیسے ان پر میرے ساتھ مل کر مشرکین کے خلاف جہاد واجب و لازم قرار دیا گیا ہے۔
 میں نے (علیؑ فرماتے ہیں) عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سے فتنے ہیں جن کے لیے
 ہم پر جہاد کو واجب قرار دیا گیا ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ اس قوم کے فتنے ہیں جو لا الہ الا اللہ وانی محمد رسول
 اللہ کی کواہی دیتی ہوگی لیکن میری سنت و سیرت کی مخالف ہوگی۔ میرے دین میں فتنہ ڈالیں
 گے (یعنی شبہ خون ماریں گے)۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس بنا پر ہم ان کے خلاف جہاد کریں گے، کیونکہ وہ

لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ کی گواہی دیتے ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: اس بنا پر ان کے خلاف جہاد ہوگا کہ وہ اپنے دین میں نئی بدعات ایجاد کریں گے اور میرے امر و حکم میں جدائی ڈالیں گے اور میری عزت و اہل بیتؑ کے خون کو اپنے لیے مباح قرار دیں گے۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تحقیق آپؐ نے میرے بہا تھ شہادت کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ پس آپؐ سے التماس کرتا ہوں کہ آپؐ دعا فرمائیں کہ وہ شہادت مجھے جلدی نصیب ہو جائے۔ آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! ہاں، میں نے آپؐ سے شہادت کا وعدہ کر رکھا ہے، آپؐ اس وقت کیسے صبر کریں گے جب آپؐ کی یہ اس سے رنگین ہوگی اور حضورؐ نے حضرت کی پشت مبارک اور سر اقدس کی طرف اشارہ فرمایا۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب آپؐ کی بیان کردہ حقیقت میرے سامنے آشکار ہوگی تو وہ صبر کا مقام نہیں ہوگا بلکہ بشارت اور شکر کا مقام ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! اپنے آپؐ کو اس دشمنی کے لیے تیار کرو جو میرے بعد میری امت نے آپؐ کے ساتھ کرنی ہے۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ میری کامیابی کی دعا کریں۔ آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! جب آپؐ دیکھیں کہ قوم ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی کی طرف جا رہی ہے تو اس وقت آپؐ ان کے دشمن بن جانا، کیونکہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی اور گمراہی شیطان کی طرف سے ہوگی۔

اے علیؑ! تحقیق ہدایت یہ ہے کہ بغیر ہوا و ہوس کے حکم خدا کی اتباع کی جائے، اور آپؐ کا ایسی قوم سے واسطہ پڑے گا جو قرآن کی تاویل کریں گے اور محکمات کو چھوڑ کر شبہات کی طرف جائیں گے اور ان کو اخذ کریں گے۔ شراب اور نیند کو حلال قرار دیں گے اور زکوٰۃ کو جرم مانے اور رشوت کو ہدیہ قرار دیں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب وہ لوگ اس طرح کریں گے تو کیا وہ اہل بدعت ہوں گے یا اہل فتنہ؟

آپؐ نے فرمایا: وہ اہل فتنہ ہوں گے اور اس فتنہ کو عام کریں گے، یہاں تک کہ ان کا عدل سے سامنا ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ عدل ہماری طرف سے ہوگا یا

ہمارے غیر کی طرف سے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ عدل ہماری طرف سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہی ذریعے ابتدا کی ہے اور ہم پر ہی انتقام کرے گا اور ان لوگوں کے شرک کے بعد ہمارے ہی ذریعے سے ان کے دلوں کو دوبارہ اللہ تعالیٰ ملائے گا اور فتنوں کے بعد ان کے دلوں میں ہمارے ذریعے دوبارہ الفت پیدا کرے گا۔

میں نے عرض کیا: تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے اس کے اس فضل و نعمت پر جو اس نے ہمیں عطا فرمائیں ہیں۔

علیؑ کے شیعوں کے معاملے کو خدا میرے سپرد کر دے گا

(وعنه) عن شيخه عن والده (رض) قال: أخبرني أبو عبد الله محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمته الله قال: حدثنا محمد بن الحسين بن محمد بن عامر عن المعلى بن محمد البصري عن محمد بن جمهور القمي قال: حدثنا أبو علي الحسن بن محبوب قال: سمعت أبا محمد الرائي رواه عن أبي الورد قال: سمعت أبا جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام يقول: إذا كان يوم القيامة جمع الله الناس في صعيد واحد من الأولين والآخرين عراة حفاة، فيوقفون على طريق المحشر حتى يعرقوا عرقاً شديداً وتشتد أنفاسهم، فيمكثون بذلك ما شاء الله، وذلك قوله «ولا تسمع إلا همساً» ثم قال: ينادي مناد من تلقاء العرش أين النبي الأمي؟ قال: فيقول الناس قد اسمعت. كلا قسم باسمه، فقال: فينادي أين نبي الرحمة محمد بن عبد الله؟ قال: فيقوم رسول الله صلى الله عليه وآله فيتقدم أمام الناس كلهم حتى ينتهي إلى حوض طوله ما بين أيلة وصنعاء فيقف عليه ثم ينادي بصاحبكم فيقوم أمام الناس ويقف معه، ثم يؤذن



للناس فيمرون، قال ابو جعفر: فبين وارد يومئذ وبين مصروف، واذا رأى رسول الله ﷺ من يصرف عنه من محبينا اهل البيت بكى وقال: يا رب شيعة على يا رب شيعة على، قال: فبيعت الله عليه ملكا فيقول له ما يبكيك يا محمد؟ قال: فيقول وكيف لا ابكي لاناس من شيعة أخى على بن ابى طالب أراهم قد صرفوا تلقاء أصحاب النار ومنعوا من ورود حوضى، قال: فيقول الله عز وجل يا محمد قد وهبتهم لك وصفح لك عن ذنوبهم، وألحقتهم بك ويمن كانوا يتولون من ذريتك، وجعلتهم فى زمرك، وأوردتهم حوضك، وقبلت شفاعتك فيهم وأكرمتك بذلك. ثم قال ابو جعفر محمد بن على بن الحسين عليهما السلام: فكم من باك يومئذ وباكىة ينادون: يا محمداه اذا رأوا ذلك. قال: فلا يبقى احد يومئذ كان يتولانا ويحبنا الا كان فى حزينا ومعنا وورد حوضنا.

(بخلاف اسناد) ابوالحسن بن محبوب نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو محمد الواعظی سے سنا ہے اور انھوں نے ابوالورد سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو جعفر محمد ابن علی الباقر علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا۔ وہ تمام لوگ میدانِ محشر میں کھڑے ہوں گے۔ یہاں تک کہ ہر ایک کے جسم سے بہت زیادہ پسینہ بہہ جائے گا اور ان کے نفوس تنگ ہو جائیں گے۔ اور وہ اس میدانِ محشر میں کھڑے رہیں گے، جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اور اس کی طرف خدا کے اس فرمان کا اشارہ ہے:

ولا تسمع الا همسا

”یعنی اس دن بہت آہستہ آواز بھی سنی جائے گی۔“

پھر عرش کی جانب سے منادی کی ندا آئے گی۔ وہ نبی جو انبیاء سے وہ کہاں ہے؟ آپؑ نے فرمایا: لوگ کہہ رہے ہوں گے: اے ہمارے اللہ! ہم نے سن لیا ہے۔ اے



میرے اللہ! آپ اس نبی کا نام لے کر پکاریں گے۔

آپ نے فرمایا: پھر آواز قدرت آئے گی: وہ نبی جو کائنات کے لیے رحمت بن کر آیا ہے جو محمد بن عبد اللہ ہیں وہ کہاں ہیں؟ حضرت رسول خدا کھڑے ہو جائیں گے۔ آپ تمام لوگوں سے آگے آگے ہوں گے یہاں تک کہ آپ حوض پر تشریف فرما ہوں گے کہ جس حوض کی لمبائی ایلہ اور صفا کے درمیان میں ہوگی۔ آپ اس پر کھڑے ہوں گے۔ پھر آپ لوگوں کو دعا دیں گے۔ پس لوگ آپ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور آپ اس مقام پر تشریف فرما ہوں گے اور آپ کے سامنے لوگوں کو گزرنے کا حکم دیا جائے گا اور آپ ان لوگوں میں ان کو بھی دیکھیں گے جو حوض پر وارد ہوں گے اور ان کو بھی دیکھیں گے جن کو حوض سے واپس پلٹایا جائے گا۔

جب رسول خدا اہل بیت کے محبوں میں سے بعض کو واپس جاتے ہوئے دیکھیں گے تو آپ گریہ فرمائیں گے اور بارگاہِ خدا میں عرض کریں گے: اے میرے رب! یہ علیؑ کے شیعہ ہیں۔ اے میرے رب! یہ علیؑ کے شیعہ ہیں۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ آپ پر مبعوث فرمائے گا اور وہ عرض کرے گا: اے محمدؐ آپ گریہ کیوں کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: حضرت رسول خدا فرمائیں گے: میں کیوں گریہ نہ کروں ان لوگوں کے لیے جو میرے بھائی علیؑ ابن ابی طالبؑ کے شیعہ ہیں۔ میرے حوض سے اصحاب جہنم کے ساتھ ان کو بھی ہٹایا جا رہا ہے اور ان کو میرے حوض پر آنے سے روکا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمدؐ میں علیؑ کے شیعوں کو آپ کے سپرد کرتا ہوں اور آپ کی خوشی کی خاطر ان کے گناہوں کو معاف کرتا ہوں اور میں ان کو آپ کے ساتھ اور آپ کی آلؑ میں سے جن کے ساتھ یہ محبت کرتے ہیں ملحق کرتا ہوں اور میں ان کو آپ کے گروہ میں قرار دیتا ہوں اور میں ان کو آپ کے حوض پر وارد کرتا ہوں اور ان کے بارے میں آپ کی شفاعت کو قبول کرتا ہوں اور آپ کے وسیلہ سے ان کو عزت اور کرامت عطا کرتا ہوں۔ پھر حضرت ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علیہم السلام نے فرمایا: قیامت کے دن بہت زیادہ رونے والے اور رونے والیاں بغیر آواز سے پکاریں گے جب وہ آپ کو یوں دیکھیں گے تو آپ کو شفاعت کے لیے پکاریں گے۔

آپ نے فرمایا: قیامت کے دن کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہوگا جو ہم سے محبت رکھتا ہوگا اور

تم میں سے سب سے اچھے لوگ سخی ہیں

(مخفف استاد) جناب جمیل بن دراج نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو تم میں سے سخی ہیں اور تم میں سے بدتر اور شریر تر وہ لوگ ہیں جو تم میں سے بخیل ہیں اور جو شخص اپنے بھائیوں (یعنی مومن بھائیوں) کے ساتھ نیک اعمال انجام دے اور نیکی کرے گا اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرے گا وہ شخص شیطان کو ذلیل کرنے والا ہے۔ جہنم کی آگ سے دور رہنے والا ہے اور جنت میں داخل ہونے والا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: اے جمیل! اس حدیث کو اپنے مخصوص ساتھیوں تک پہنچا دو۔
 میں نے عرض کیا: اے میرے مولا! وہ مخصوص نیک ساتھی کون ہیں؟
 آپؐ نے فرمایا: وہ نیک لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرتے ہیں خواہ وہ نیکی
 میں ہوں یا وسعت میں ہوں (یعنی دونوں صورتوں میں اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرتے ہیں)۔
 پھر آپؐ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! وہ شخص جو صاحب وسعت ہے اور اس کے پاس
 زیادہ مال ہے اس کے لیے یہ کام بہت آسان ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بھی تعریف
 فرمائی ہے جو تھوڑے مال کے ہوتے ہوئے بھی یہ نیکی کرتا ہے۔
 پس اس نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگرچہ وہ اپنے اوپر نیکی کو پاتے ہیں لیکن پھر بھی وہ اپنے نفس پر دوسرے
 کو ترجیح دیتے ہیں اور جو لوگ اپنے نفس کو حرص اور لالچ سے بچالیں تو وہ
 یہی لوگ ہیں جو کاسمیالی پانے والے ہیں۔“ (سورہ حشر، آیت ۹)

لقمانؑ کا اپنے بیٹے کو نصیحت کرنا

(وعنه) عن شيبخه (رض) عن الشيخ السعيد الوالد رضى
 الله عنه قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني جعفر
 بن محمد بن قولويه قال: حدثني الحسين بن محمد بن
 عامر عن القاسم بن محمد الاصفهاني عن سليمان بن
 داود المنقري عن حماد بن عيسى عن ابي عبد الله جعفر
 بن محمد عليهما السلام قال: كان فيما وعظ لقمان ابنه
 قال له: يا بني اجعل في ايامك ولياليك وساعاتك نصيبا
 لك في طلب العلم، فانك لن تجد لك تضييعاً مثل تركه۔

(بخلاف استاد) حماد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام
 سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی: اے میرے بیٹے!
 اپنے دنوں، راتوں اور ہر ساعت میں علم حاصل کرو۔ کیونکہ تو اس علم کے ترکہ کی مثل کسی دوسرے
 ترکہ کو نہیں پائے گا۔

رسول خدا اور علی دونوں عدالت میں مساوی ہیں

(وَعنه) عن شيخه شيخ المفيد ابى على الحسن بن محمد الطوسي عن الشيخ السعيد الوالد رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابو على الحسن بن عبدالله القطان قال: حدثنا ابو عمر و عثمان بن احمد المعروف بابن السماك قال: حدثنا ابوبكر احمد بن محمد بن صالح التمار قال: حدثنا محمد بن مسلم الرازي قال: حدثنا عبدالله بن رجاء قال: حدثنا اسراييل عن ابى اسحاق عن حبشى بن جنادة قال: كنت جالسا عند ابى بكر فأتاه رجل فقال: يا خليفة رسول الله ان رسول الله وعدنى ان يحثو لى ثلاث حثيات من تمر، فقال ابوبكر: ادعوا لى علياً، فجاءه على فقال ابوبكر: يا ابا الحسن ان هذا يذكر ان رسول الله وعده أن يحثو له ثلاث حثيات من تمر فاحثها له، فحثا له ثلاث حثيات من تمر فقال ابوبكر: عدوها فوجلوا فى كل حثية ستين تمرة، فقال ابوبكر: صدق رسول الله، سمعته ليلة الهجرة ونحن خارجون من مكة الى المدينة يقول: يا ابا بكر كفى وكفى على فى العدل سواء.

(بمخفف اسناد) حبشى بن جنادہ نے بیان کیا ہے کہ میں ابوبکر خلیفہ اول کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا: اے رسول خدا کے خلیفہ! رسول خدا نے اپنی زندگی میں میرے ساتھ تین تمہیلی بھر (یعنی دونوں ہاتھوں کو ملا کر جو ظرف بتایا جاتا ہے) بھجوریں دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔

ابوبکر نے کہا: میرے پاس علی کو بلایا جائے۔ علی ابن ابی طالب اس کے پاس تشریف لے آئے۔ ابوبکر نے عرض کیا: اے ابوالحسن! یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ رسول خدا نے میرے ساتھ تین تمہیلی بھر بھجوروں کا وعدہ فرمایا تھا۔ پس آپ اس کو یہ مقدار بھجوریں عطا فرمائیں۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالب نے اس کے لیے تین تمہیلی بھر بھجوریں عطا فرمائیں۔

جناب ابوبکر بیان کرتے ہیں: ان میں سے ہر شی (مٹھی) کو شمار کیا گیا تو ہر ایک کی کجگوریں ساٹھ (۶۰) ہوئیں (یعنی کل ۱۸۰ کجگوریں ہوئیں)۔ ابوبکرؓ فوراً بول اٹھے اور کہا: رسولؐ خدا نے سچ فرمایا تھا۔ میں نے خود ہجرت کی رات جب ہم مکہ سے مدینہ کی طرف نکل رہے تھے تو اس وقت آپؐ نے فرمایا: اے ابوبکرؓ! میرا ہاتھ اور علیؓ کا ہاتھ عدالت میں برابر ہے۔

علیؓ سے محبت کرو

(وعنه) عن شيخه الشيخ المفيد ابى علي الحسن بن محمد الطوسي (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابو علي الحسن بن عبدالله القطان قال: حدثنا ابو عمر و عثمان بن احمد بن السمك قال: حدثنا احمد بن الحسين قال: حدثنا ابراهيم بن محمد بن بسام علي بن علي بن الحكم عن ليث بن سعد عن ابى سعيد الخدري قال: قال رسول الله: احبوا علياً فان لحمه من لحمي ودمه من دمي، لعن الله اقواماً من أمتي ضيعوا فيه عهدى ونسوا فيه وصيتي، هالهم عند الله من خلاق۔

(بخلاف استاد) ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے لوگو! علی ابن ابی طالبؓ سے محبت کرو، کیونکہ ان کا گوشت میرا گوشت ہے، ان کا خون میرا خون ہے۔ اللہ تعالیٰ لعنت کرے میری امت میں سے ان لوگوں پر جو علیؓ کے بارے میں میرے عہد کو ضائع کر دیں اور اس کے بارے میں میری وصیت کو بھول جائیں۔ ایسے لوگوں کے لیے خدا سے دُور دیکھو کوئی اجر و ثواب نہیں ہے۔

کوثر سے کیا مراد ہے؟

(وعنه) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا محمد بن اسماعيل قال: حدثنا محمد بن الصلت قال: حدثنا ابو كدینه عن عطاء عن مريد بن جبير عن عبدالله بن العباس قال: لما نزلت

علی رسول اللہ: ﴿انا اعطیناک الکوثر﴾ قال له علی بن ابی طالب: ما هو الکوثر یا رسول اللہ؟ قال: نہر اکرمنی اللہ بہ، قال علی: ان هذا النہر شریف عفانته لنا یا رسول اللہ، قال: نعم یا علی الکوثر نہر تجری تحت عرش اللہ تعالیٰ ماؤه اشد بياضاً من اللبن وأحلى من العسل وألین من الزبد، حصاه الزبرجد والياقوت والمرجان، حشيشه الزعفران، ترابه المسک الأزفر، قواعده تحت عرش اللہ عزوجل، ثم ضرب رسول اللہ یدہ علی جنب امیر المؤمنین وقال: یا علی ان هذا النہر لی ولك ولمحییک من بعدی۔

(بخلاف استاد) عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں: جب جناب رسول خدا پر سورہ انا اعطیناک الکوثر نازل ہوئی تو علی ابن ابی طالب نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کوثر کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اے علی! جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے عزت و کرامت عطا فرمائی ہے۔ علی نے عرض کیا: یہ نہر شریف ہے کہ جس کے ذریعے آپ کو اللہ نے شرافت و کرامت عطا فرمائی ہے اس کے اوصاف ہمارے سامنے بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں! یا علی۔

کوثر وہ نہر ہے جو عرش خدا کے نیچے سے جاری ہوئی ہے کہ جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ ملائم ہے، جس کے سنگریزے زبرجد، یاقوت اور مرجان کے ہیں اور اس کے کناروں پر اُگنے والی گھاس زعفران کی ہے اور اس کی مٹی تروتازہ مشک کی ہے اور اس کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے ہے۔ پھر حضرت رسول خدا نے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کے پہلو پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے علی! تحقیق یہ نہر میرے، آپ کے لیے اور میرے بعد آپ کے ساتھ محبت کرنے والوں کے لیے ہے۔

عبد اللہ بن خلیفہ طائی کی جنگ بصرہ کے راستہ میں ملاقات

(وعنه) عن شيوخه ابی علی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ

عن الشيخ السعيد الوالد (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: أخبرني الحسن بن على بن عبدالكريم الزعفراني قال: حدثنا ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي قال: أخبرنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا عمرو بن شمر قال: سمعت جابر بن يزيد الجعفي يقول: سمعت ابا جعفر محمد بن على يقول: حدثني ابي عن جدي عليهما السلام قال: لما توجه امير المؤمنين من المدينة الى التاكثين بالبصرة نزل بالريذة، فلما ارتحل منهما لقيه عبدالله بن خليفة الطائي وقد نزل بمنزل يقال له (فايد) فقربه امير المؤمنين فقال له عبدالله الحمد لله الذي رد الحق الى أهله ووضعه في موضعه كره ذلك قوم او استبشروا به، فقد والله كرهوا محمداً ونازلوه وقاتلوه فرد الله كيدهم في نحورهم وجعل دائرة السوء عليهم، والله لنجاهدن معك في كل موطن حفظاً لرسول الله (ص).

فرحب به امير المؤمنين وأجلسه الى جنبه وكان له حبيباً وولياً يسأله عن الناس الى ان سأله عن ابي موسى الأشعري فقال والله ما انا واثق به وما آمن عليك خلافة ان وجد مساعداً على ذلك، فقال امير المؤمنين: ما كان عندي مؤتمناً ولا ناصحاً، ولقد كان الذين تقدموني استولوا على مودته وولوه وسلطوه بالامر على الناس، ولقد اردت عزله فسألني الاشر فيه ان اقره فأقرته على كره مني له، وعملت على صرفه من بعد. قال: فهو مع عبدالله في هذه ونحوه اذ اقبل سواد كثير من قبل جبال طي، فقال امير المؤمنين انظروا ما هذا؟ وذهبت الخيل تركض فلم تلبث ان رجعت

فقبل: هذه طى قد جاءك تسوق الغنم والابل والخيول،
فمنهم من جاءك بهداياه وكرامته ومنهم من يريد النفور
معك الى عدوك، فقال امير المؤمنين جزى الله طيا خيراً
﴿وفضل الله المجاهدين على القاعدين اجرا عظيماً﴾
فلما انتهوا اليه سلموا عليه، قال عبدالله بن خليفة: فسرني
والله ما رأيت من جماعتهم وحسن هيتهم، وتكلموا
فأقروا والله بعيني ما رأيت خطيباً ابلى من خطيبهم، وقام
عدي بن حمير الطائي فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: اما بعد
فانى كنت اسلمت على عهد رسول الله، وأديت الزكاة على
عهده، وقاتلت اهل الردة من بعده، اردت بذلك ما عند الله
وعلى الله ثواب من احسن واتقى، وقد بلغنا ان رجالا من
أهل مكة نكثوا بيعتك وخالفوا عليك ظالمين فأتينا لنصرك
بالحق، فنحن بين يديك فمرنا بما احببت، ثم انشأ يقول:

بحق نصرنا الله من قبل ذا

وانت بحق جئتنا فستنصر

سنكفيك دون الناس طراً بنصرنا

وانت به من سائر الناس اجدر

فقال امير المؤمنين: جزاكم الله من حق عن الاسلام وعن
اهله خيراً، فقد اسلمتم طائعين وقتلتم المرتدين ونوitem
نصر المسلمين.

وقام سعيد بن عبيد البختری من بنى بختري فقال:
يا امير المؤمنين ان من الناس من يقدر أن يعبر بلسانه عما
فى قلبه ومنهم من لا يقدر ان يبين ما يجد فى نفسه بلسانه،
فان تكلم ذلك شق عليه وان سكوت عما فى قلبه يرح به
الهم والبرم، وانى والله ما كل ما فى نفسى اقدر ان اؤديه



اليك بلساني، ولكن والله لأجهدن على ان ابين لك والله
ولى التوفيق، اما أنا فاني ناصح لك فى السر والعلانية،
ومقاتل معك الاعلاء فى كل موطن، وارى لك من الحق
مالم اكن اراء لمن كان قبلك ولا لأحد اليوم من اهل
زمانك لفصيلتك فى الاسلام وقربتك من الرسول، ولن
افارقك ابدا حتى تظهر او اموت بين يديك. قال له
أمير المؤمنين: يرحمك الله، فقد أدى لسانك ما يكن
ضميرك لنا، ونسأل الله ان يرزقك العافية ويغيبك الجنة.
وتكلم نفر منهم فما حفظت خير كلام هلمين الرجلين، ثم
ارتحل أمير المؤمنين واتبعه منهم ستمائة رجل حتى نزل
ذاقان، فترلها ألف وثلاثمائة رجل.

(مخبر استاد) جابر بن یزید بھی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی
علیہ السلام سے سنا ہے کہ میرے والد نے میرے دادا سے نقل کیا ہے: جب امیر المومنین مدینہ
سے بصرہ کے ناکھین (یعنی طبرہ اور زبیر وغیرہ جنہوں نے بیعت کرنے کے بعد بیعت کو توڑ دیا
تھا) کی طرف روانہ ہوئے تو آپؑ نے مقام ربذہ پر قیام فرمایا۔ جب وہاں سے آپؑ نے کوچ
فرمایا تو آپؑ کی ملاقات عبداللہ بن خلیفہ الطائی سے ہوئی، اور آپؑ نے مقام ربذہ پر دوبارہ
نزول فرمایا۔

امیر المومنینؑ نے اپنے قریب بلایا۔ عبداللہ نے آپؑ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ
تمام حصہ ہے اس ذات کے لیے کہ جس نے حق کو اپنے حقیقی مستحق کی طرف پلایا ہے اور اس کو اپنے
حقیقی محل پر قرار دیا ہے اور ایک قوم اس کو پسند نہیں کرتی اور دوسری اس سے خوش ہو رہی ہے۔
خدا کی قسم، ان لوگوں نے حضرت محمد کو کبھی پسند نہیں کیا تھا ان کے مقابلے میں بھی
آئے اور ان کے خلاف جنگ کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے فتنوں اور مکاریوں کو خود ان کی طرف
ہی پلٹا دیا اور ان کے بُرے ارادوں کو ان پر مسلط کر دیا۔

خدا کی قسم، ہم ہر مقام پر آپؑ کے ساتھ مل کر آپؑ کے دشمن کے خلاف جہاد کریں گے

تاکہ رسول خدا کے حکم کی حفاظت کر سکیں۔

امیر المومنین نے اس کے حق میں مرجا فرمایا اور اس کو اپنے پہلو میں جگہ دی۔ وہ آپ سے دوستی و محبت رکھتا تھا۔ اس نے آپ سے مختلف لوگوں کے بارے میں سوال کرنا شروع کر دیئے۔ سوال کرتے کرتے ابو موسیٰ اشعری کے بارے میں سوال کیا اور عرض کیا: اے امیر المومنین! خدا کی قسم، میں اس شخص کے بارے میں مطمئن نہیں ہوں اور اس شخص کی آپ سے مخالفت کرنے پر میں امن میں نہیں ہوں، اگر اس کو موقع مل گیا تو وہ آپ کی مخالفت کرے گا۔

امیر المومنین نے فرمایا: اے عبداللہ! میں بھی اس پر مطمئن نہیں ہوں اور میں اس کو اپنے لیے ناصح نہیں قرار دیتا! حالانکہ ان لوگوں نے اس کو مقدم کر رکھا ہے اور اس کی محبت پر سارے جمع ہیں اور اس کی پیروی کرتے ہیں اور انھوں نے اس کو لوگوں کے معاملہ پر مسلط کر رکھا ہے۔ اگرچہ میں اس کو معزول کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مالک اشتر نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ اگر میں نے اس (ابو موسیٰ اشعری) کو مقرر کیا ہے تو اس کو مقرر رکھنا میری مجبوری ہے۔ میں اس کو پسند نہیں کرتا اور اس کے بعد میں اس کو معزول کر دوں گا۔

راوی بیان کرتا ہے: آپ اس کے ساتھ ہی تھے کہ ملی کی پہاڑیوں کی جانب سے آپ کی طرف ایک بہت بڑی سیاحی بڑھتی ہوئی نظر آئی اور اس کا رخ آپ کی طرف تھا۔

امیر المومنین نے فرمایا: تم دیکھو یہ کیا ہے؟ یہ گھوڑے آ رہے ہیں اور ان پر سوار موجود ہیں جو ہماری طرف آ رہے ہیں۔ عرض کیا گیا: امیر المومنین! یہ قبیلہ بنی طی واسی ہیں جو آپ کی خدمت اقدس میں آ رہے ہیں وہ اپنے ساتھ اونٹ، گھوڑے اور بکریاں لے کر آ رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ آپ کے لیے ہدیہ لے کر آ رہے ہیں، جس کے لیے وہ آپ کی کرامت و عزت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور کچھ ان میں سے ایسے ہیں جو آپ کے ساتھ آپ کے دشمن سے مقابلہ کرنے کے لیے کوچ کریں گے۔

امیر المومنین نے فرمایا: خداوند تعالیٰ بنی طی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو ان پر فضیلت دی ہے جو راہ خدا میں جہاد نہیں کرتے اور ان کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ جب وہ سارے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے آپ پر سلام کیا اور آپ نے بھی ان کے سلام کا جواب دیا۔ عبداللہ بن خلیفہ نے کہا: خدا کی قسم،

مجھے بہت بڑی خوشی ہوئی ہے۔ میں نے تم جیسی جماعت نہیں دیکھی جس کی مصیبت تم سے زیادہ ہو، پس اس کو بیان کرو۔ خدا کی قسم، میری نظر میں تم سے زیادہ کوئی خطیب مبلغ نہیں ہے۔

عدی بن حمیر طائی کھڑا ہوا اور اس نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد کہا: میں رسول خدا کے زمانہ سے اسلام کو قبول کر چکا ہوں اور آپ کے زمانے میں زکوٰۃ ادا کرتا رہا ہوں اور آپ کے بعد بدعت کے خلاف جنگ کروں گا اور میں اس جہاد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو اجر و ثواب ہے اس کا ارادہ رکھتا ہوں اور میں اس سے تقویٰ اختیار کرتا ہوں اور ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ اہل مکہ میں سے کچھ لوگوں نے آپ کی بیعت کو توڑ دیا ہے اور ان خالموں نے آپ کی مخالفت کی ہے۔ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تاکہ حق پر آپ کی مدد کر سکیں۔ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ آپ جو چاہتے ہیں وہ حکم فرمائیں اور پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

بحق نصرنا اللہ من قبل ذا
وانت بحق جنتنا فستنصر

”ہم نے اس سے پہلے بھی حق کے ذریعے اللہ کی مدد کی ہے اور اب آپ حق کے ساتھ ہیں۔ پس ہم آپ کی خدمت میں آئے ہیں تاکہ آپ کی مدد کر سکیں۔“

سنکفیک دون الناس طراً بنصرنا
وانت بحق سائر الناس اجلر

”آپ کی مدد کے لیے تمام لوگوں کی نسبت ہم ہی آپ کے لیے کافی ہیں اور تمام لوگوں کی نسبت آپ کی مدد کے زیادہ مستحق و سزاوار ہیں۔“

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو حق کی مدد کرنے پر اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ تم نے اطاعت گزاروں والا اسلام قبول کیا ہے اور مرتد لوگوں کو قتل کرنے والے ہو اور مسلمانوں کی مدد کا تم نے ارادہ کیا ہے۔

اس کے بعد سعید بن عبدالمجری جو بنی ہنتر قبیلہ سے تھا وہ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اے امیر المؤمنینؑ! لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنے دل کی آواز زبان سے بیان کر سکتے ہیں



اور کچھ وہ ہیں جو اپنے دل کی آواز کو زبان سے بیان کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ اگر وہ گفتگو کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لیے مشکل بن جاتی ہے اور اگر وہ خاموش رہتے ہیں تو جو ان کے دل میں ہوتا ہے وہ ان کے لیے غم کا باعث بن جاتا ہے۔ خدا کی قسم، جو کچھ میرے دل میں ہے میں اس کو آپ کے سامنے بیان کرنے کی طاقت اور قدرت نہیں رکھتا لیکن میں اس کو بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میرا اللہ مجھے اس حق کو کہنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

بہر حال میں علانیہ اور پوشیدہ دونوں طور پر آپ کی حمایت کرنے والا ہوں۔ میں آپ کو حق پر دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ سے پہلے والے حق پر نہیں تھے اور آج پورے عالم اسلام میں آپ کی فضیلت کے برابر کوئی فضیلت نہیں ہے اور نہ ہی رسول خدا کے ساتھ آپ سے زیادہ کسی کو حق قرابت حاصل ہے۔ پس میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گا، یہاں تک کہ آپ کامیاب ہو جائیں یا میں آپ کے سامنے درجہ شہادت پالوں۔

امیر المومنینؑ نے اس کے لیے فرمایا: خدا تم پر رحم کرے جو کچھ تمہارے دل میں ہے وہ سب کچھ تم نے بیان کر دیا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تمہیں دنیا اور آخرت کی عافیت عطا فرمائے اور تمہیں جنت الفردوس میں قرار فرمائے۔

اس کے بعد اور آدمیوں نے بھی گفتگو کی لیکن میں ان دو کی باتوں کے علاوہ باقی کی گفتگو کو یاد نہ رکھ سکا۔ اس کے بعد امیر المومنینؑ نے اس مقام سے کوچ فرمایا اور بنی ملی میں چھ سو آدمیوں نے آپ کی اتباع کی، یہاں تک کہ ذاقان کے مقام پر آپ نے دوبارہ قیام کیا تو وہاں پر تیرہ سو افراد دوبارہ آ کے لشکر میں شامل ہوئے۔

السابقون السابقون سے مراد کون ہیں؟

(وعنه) عن شيخه المفيد أبي علي الحسن بن محمد عن

والده رضي الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال:

أخبرنا أبو نصر محمد بن الحسين المقرئ قال: حدثنا عمر

بن محمد الوراق قال: حدثنا علي بن عباس البجلي قال:

حدثنا حميد بن زياد قال: حدثنا محمد بن نسيم الوراق

قال: حدثنا أبو نعيم الفضل بن دكين قال: حدثنا مقاتل بن

سليمان عن الضحاک بن مزاحم عن ابن عباس قال: سألت رسول الله عن قول الله عزوجل ﴿والسابقون السابقون اولئك المقربون في جنات النعيم﴾ فقال: قال لى جبرئيل ذلك على وشيعته هم السابقون الى الجنة المقربون من الله بكرامته لهم۔

(بخلاف اسناد) ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نے حضرت رسولؐ خدا سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا: یا رسول اللہ!

و السابقون السابقون اولئك المقربون في جنات النعيم
”لوگ جو سبقت کرنے والوں میں سے سبقت کرنے والے ہیں یہی
خدا کے مقرب بندے ہیں اور یہی جنت نعیم میں ہوں گے۔“

یہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: مجھے جبرئیلؑ نے بتایا ہے کہ ان سے مراد علی ابن ابی طالبؓ اور ان کے شیعہ ہیں۔ یہی لوگ جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہیں۔ اور ان لوگوں کو ہی اللہ تعالیٰ جنت میں اپنی نعمتوں کی سی کرامت و عزت بخشے گا اور ان کو اپنا مقرب قرار دے گا۔

وہ لوگ جن کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کیا جائے گا

(وعنه) عن شيخه عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو غالب أحمد بن محمد الزراري قال: أخبرني عمي أبو الحسن علي بن سليمان بن الجهم قال: حدثنا أبو عبد الله محمد بن خالد الطيالسي قال: حدثنا العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم الثقفي قال: سألت أبا جعفر محمد بن علي عليهما السلام عن قول الله عزوجل: ﴿فأولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات وكان الله غفورا رحيما﴾ فقال: يؤتى بالمؤمن المنذب يوم القيامة حتى يقام بموقف الحساب، فيكون الله تعالى هو الذي



یتولی حسابہ لا یطلع علی حسابہ احدا من الناس، فہر وہ
 ذنبہ حتی اذا اقر بسیناتہ قال اللہ عزوجل لملاککۃ:
 بدلوا حسنات واظہروہا للناس، فیقول الناس حنیئ ما
 کان لہذا العبد سینۃ واحدا، ثم یأمر اللہ بہ الی الجنة، فہذا
 تأویل الایۃ، وہی فی الملتزمین من شیعتنا خاصۃ۔

(بخاری اسناد) محمد بن مسلم ثقفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی
 علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا، جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
 فاولئک یدل اللہ سیناتہم حسنات وکان اللہ خفورا رحیما
 ”وہ لوگ جن کی برائیوں کو اللہ نیکیوں میں تبدیل کر دے گا اور اللہ
 بہت بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔“

ان سے مراد کون لوگ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک مومن گناہ گار کو لایا
 جائے گا اور اسے حساب کے مقام پر کھڑا کیا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کا حساب لے گا کسی
 اور کو ان کے حساب پر وہ مطلع نہیں کرے گا۔ پس وہ اس کے گناہوں کو جانتا ہے اور وہ مومن
 اس ذات کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائے گا
 اس کی برائیوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دو۔ ملائکہ اس کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر کے اس کی
 نیکیوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کریں گے۔ اس وقت لوگ کہیں گے: اس بندے کے نامہ اعمال
 میں ایک بھی برائی نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں جانے کا حکم صاف فرمائے گا۔ پس اس
 آیت کی یہ تاویل و تفسیر ہے اور یہ ہمارے شیعہ جو گناہگار ہیں ان کے لیے خاص ہے۔

چار چیزوں سے ایمان کامل ہوتا ہے

(روعنہ) عن شیخہ عن والدہ رضی اللہ عنہما قال: أخبرنا
 محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو الحسن احمد بن محمد
 بن الحسن بن الولید رحمۃ اللہ علیہ قال: حدثنی ابی قال: حدثنا محمد
 بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن
 محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن محبوب عن ابی

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

رمضان کی فضیلت

(مختصر اسناد) ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول خداؐ نے فرمایا: رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے کہ جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیے ہیں اور جنت کے دروازے اس میں کھول دیئے جاتے ہیں۔ شیاطین کو اس ماہ میں قید کر دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس ماہ کی حرمت و عزت کا احترام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے احترام کو باقی رکھے گا۔ رسول خداؐ نے یہ کلمات تین دفعہ ارشاد فرمائے:

مصیبت پہلے ہمارے پاس آتی ہے پھر تم لوگوں کے پاس پہنچتی ہے

(وعنه) عن شيخه رحمته عن والده (رض) قال: أخبرنا

ابو عبد الله محمد بن محمد قال: حدثنا ابو بكر محمد بن

عمر الجماعی قال: حدثنا ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقلة قال: حدثنا جعفر بن عبيد الله قال: حدثنا سعدان بن سعيد قال: حدثنا سفيان بن ابراهيم العائدي القامي قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام قال: بنا يبدأ البلاء ثم بكم، وبنا يبدأ الرخاء ثم بكم، والذي يحلف به ليتصرون الله بكم كما انتصروا بالحجارة.

(بخلاف استاد) سفيان بن ابراهيم العائدي القامي نے بیان کیا ہے کہ میں نے جعفر بن محمد علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مصیبت و آزمائش پہلے ہمارے پاس آتی ہے پھر تمہارے پاس پہنچتی ہے اور نرمی و آسانی بھی پہلے ہمارے پاس آتی ہے، پھر تمہارے پاس جاتی ہے۔ وہ ذات جو اس قائل ہے کہ اس کی قسم اٹھائی جائے تمہاری ضرورت مدد کی جائے گی جیسا کہ تمہروں کے ساتھ خاتمہ خدا کی مدد کی جاتی تھی۔

نبی اکرمؐ کی خدمت میں بارش کی التجا کرنا

(وعنه) عن شيخه رحمه عن والده (رض) قال: أخبرنا ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابو الحسن علي بن بلال المهلبی قال: حدثنا النعمان بن احمد القاضي الواسطي ببغداد قال: وأخبرنا ابراهيم بن عرفة النحوي قال: حدثنا احمد بن رشيد بن خيثم الهلالي قال: حدثنا عمي سعيد قال: حدثنا مسلم الغلابي قال: جاء أعرابي الى النبي فقال: والله يا رسول الله لقد أتيناك وما لنا بغير ياط ولا غنم يخط، ثم أنشأ يقول:

أتيناك يا خير البرية كلها
لترحمنا مما لقينا من الازل
أتيناك والعذراء تلمى لبانها
وقد شغلت أم البنين عن الطفل



وَأَلْقَى بِكَفِّهِ الْفَتَى اسْتِكَانَةً
 مِنَ الْجُوعِ ضَعْفًا مَا يَمُرُّ وَلَا يَحُلِي
 وَلَا شَيْءٌ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ عَنْهُ مَا
 سِوَى الْحَنْظَلِ الْعَائِي وَالْعَلْهَنْ الْغَسْلِ
 وَلَيْسَ لِنَسَا إِلَّا إِلَيْكَ فِرَارُنَا
 وَأَيْنَ فِرَارُ النَّاسِ إِلَّا إِلَى الرَّسْلِ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ لِلصَّحَابَةِ: إِنَّ هَذَا الْأَعْرَابِي يَشْكُو قِلَّةَ
 الْمَطَرِ وَقِطْعًا شَدِيدًا. ثُمَّ قَامَ يَجْرُدَاءُ حَتَّى صَعَدَ الْمَنْبِرَ،
 فَحَمَدَ اللَّهَ وَاثْنَى عَلَيْهِ، وَكَانَ فِيمَا حَمْدَهُ بِهِ أَنْ قَالَ: الْحَمْدُ
 لِلَّهِ الَّذِي عَلَا فِي السَّمَاءِ وَكَانَ عَالِيَاءُ، وَفِي الْأَرْضِ قَرِيبًا
 دَانِيًا اقْرَبَ إِلَيْنَا مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ
 وَقَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَغِيثًا مَرِيئًا مَرِيئًا غَدَقًا طَبَقًا عَاجِلًا
 غَيْرَ وَائِثٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، تَمَلَّا بِهِ الزَّرْعُ وَتَنَبَّتَ الزَّرْعُ
 وَتَحْيَى الْأَرْضُ بَعْدَ مَوْتِهَا.
 فَمَا رَدِيدُهُ إِلَى نَحْرِهِ حَتَّى احْدَقَ السَّحَابُ بِالْمَدِينَةِ
 كَالْأَكْلِيلِ، وَالتَّقَتِ السَّمَاءُ بِأَرْوَاقِهَا وَجَاءَ أَهْلُ الْبَطَاحِ
 يَضْجُونَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْغُرُقُ الْغُرُقُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ:
 اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، فَانْجَابَ السَّحَابُ عَنِ السَّمَاءِ
 فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ: لِلَّهِ دَرَأِي طَالِبٌ لَوْ كَانَ حَيًّا
 لَقَرَّتْ عَيْنَاهُ مِنْ يَنْشَدُنَا قَوْلَهُ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ:
 عَسَى أُرِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

وَمَا حَمَلْتُ مِنْ نَاقَةٍ فَوْقَ ظَهْرِهَا
 أَبْرَ وَأَوْفَى ذِمَّةً مِنْ مُحَمَّدٍ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَيْسَ هَذَا مِنْ قَوْلِ أَبِي طَالِبٍ، هَذَا مِنْ قَوْلِ
 حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، فَقَامَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ: كَأَنَّكَ



اردت يا رسول الله -

وابيض يستقى الغمام بوجهه
 ربيع اليتامى عصمة للارامل
 تلوذ به الهلاك من آل هاشم
 فهم عنده فى نعمة وفواضل
 كلبتم وبيت الله يبرى محمد
 ولما نماصع دونه ونقاتل
 ونسلمه حتى تصرع حوله
 ونهل عن ابثنا والحلائل

فقال رسول الله اجل ، فقام رجل من بنى كنانة فقال:

لك الحمد والحمد ممن شكر
 سقينا بوجه النبی المطر
 دعا الله خالفه دعوة
 واشخص منه اليه البصر
 فلم يك الا كالقواء الردا
 واسرع حتى اتانا الدرر
 دفاق الغر الي جم البعاق
 اخاث به الله عليا مضر
 فكان كما قاله عمه
 ابوطالب ذا رواء غرر
 به الله يسقى صوب انغمام
 فهنا العيان و ذاك الخبر

فقال رسول الله: يا كنانى بؤاك الله بكل بيت قلته بيتاً فى الجنة.



(مختلف اسناد) مسلم غلابی نے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم، میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں حالانکہ ہمارے لیے اب نہ کوئی اونٹ رہا ہے کہ اس پر سواری کر سکیں اور نہ ہی کوئی بکری بچی ہی کہ اسے کھا سکیں، پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

اتیناک یاخیر البریۃ کلہا
لترحمنا مما لقینا من الازل
”اے تمام مخلوق سے بہتر! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں
تاکہ آپ ہم پر رحم کریں اور اس مصیبت سے نجات دلوائیں جو ہم کو
لاحق ہو چکی ہے۔“

اتیناک والعذراء تدمی لبانہا
وقد شغلت أم البنین عن الطفل
”میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، در حالانکہ ہماری عورتوں
کے دودھ خشک ہو چکے ہیں اور بچوں کی مائیں بچوں سے منہ موڑ چکی
ہیں۔“

والقی بکفیه الفتی استکانۃ
من الجوع ضعفاً ما یمر ولا یحلی
”اور ہمارے جوان ایسی کیفیت سے دوچار ہو چکے ہیں کہ وہ بھوک کی
وجہ سے اتنے کمزور ہو چکے ہیں کہ ان کے لیے زندگی اچیرن ہو چکی ہے
اور چلنا اور پھرنا مشکل ہو گیا ہے۔“

ولا شیء مما یاکل الناس عنہ ما
سوی المحتظل العائی والعلھن الغسل
”اور اب ہمارے پاس کھانے اور پینے کے لیے کچھ نہیں بچا سوائے
سج اجوائن اور گندے پانی کے۔“

ولیس لنسا الا الیک فرارنا
واین فرار الناس الا الی الرسل

”اور ہم آپ کی طرف آگئے ہیں، اور لوگ انبیاء کو چھوڑ کر کدھر جاسکتے ہیں۔“

پس سید الانبیاءؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: یہ اعرابی، بارش کی قلت اور قحط کی شدت کا شکوہ کر رہا ہے۔ پھر آپؐ اس حالت میں کھڑے ہو گئے کہ آپؐ کی چادر مبارک زمین پر کھینچی جا رہی تھی۔ آپؐ منبر پر تشریف لائے اور یوں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی جیسے وہ حمد کے لائق و سزاوار ہے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا: تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے کہ جو آسمانوں پر بلند ہے اور اس کی بلندی ہے اور زمین پر اس کا قرب ایسا ہے کہ انسان کی شررگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور یوں دعا گو ہوئے:

اللهم اسقنا غيثاً مغيثاً مريئاً مريعاً غداً طبقاً عاجلاً غير
واث نافعاً غير ضار تملأ به الزرع و تنبت الزرع و

تحیی الارض بعد موتها

ابھی رسولؐ خدا نے ہاتھ بھی نیچے نہ کیے تھے کہ پورے مدینہ کو باد و باراں کے طوفان نے گھیر لیا۔ بادل بہت زور سے برسنے شروع ہو گئے اور تمام اہل بطحا چیختے پکارتے رسولؐ خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں فراق ہونے سے بچائیے۔

رسولؐ خدا نے بارگاہِ خدا میں عرض کیا: اے اللہ! ان بادلوں کو ہمارے لیے رحمت قرار دے اور باعثِ رحمت نہ بنا۔ آپؐ کی اس دعا کے بعد آسمان سے بادل چھٹ گئے۔ آپؐ مسکرائے اور فرمایا: خدا کی قسم، آج میرے چچا ابوطالبؓ زندہ ہوتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں (یعنی وہ خوش ہو جاتے) پھر آپؐ نے فرمایا: کوئی ہے جو میرے لیے میرے چچا کا شعر پڑھے۔ پس عمر بن خطابؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اُمید ہے کہ آپؐ کا ارادہ اس شعر کے سننے کا ہے۔

وما حملت من ناقة فوق ظهري
أبر و أوفى ذمة من محمد
”کسی ناقہ نے اپنی پشت پر کسی ایسے شخص کو سوار نہیں کیا جو محمدؐ سے
زیادہ نیک اور اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے والا ہو۔“

پس رسولؐ خدا نے فرمایا: یہ شعر میرے چچا ابوطالب کا نہیں ہے یہ تو احسان بن ثابت کا ہے۔ اس کے بعد علیؓ ابن ابی طالبؓ نے آپؐ کی خدمت میں کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! گویا آپؐ کی مراد یہ اشعار ہیں:

وابيض يستقى الغمام بوجهه
ربيع الينامي عصمة للارامل
”اے سفید اور روش چہرے والے! جس کے چہرے کی وجہ سے بادل بارش
سے سیراب کرتے ہیں جو یتیموں کا سہارا اور یتیموں کی پناہ گاہ ہے۔“
تلوذ به الهلاك من آل هاشم
فهم عنده في نعمة وفواضل
”آل ہاشم کے کمزور اس کی پناہ حاصل کرتے ہیں اور وہ اس کے
نزدیک نعمت اور فضل والے ہیں۔“

كذبتكم بيت الله يبري محمد
ولما نماصع دونه ونقاتل
”اللہ کے گھر کی قسم، جو محمدؐ سے بیزاری کرے وہ جھوٹا ہے اور ہم اس کا
ہر طرف سے دفاع کریں گے اور اس کے دشمنوں کے خلاف جنگ کریں
گے۔“

ونسلمه حتى تصرع حوله
ونلعل عن ابنائنا والحلائل
”اور پھر اس کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ اس کے ارد گرد موجود
ہر دشمن کو پچھاڑ دیں گے اور ہم اس کی حفاظت میں اپنی اولاد اور اپنے
گھر والوں کا بھی خیال نہیں کریں گے۔“

رسولؐ خدا نے فرمایا: ہاں! یہی اشعار میری مراد ہیں۔ اس کے بعد بنی کنانہ کا ایک شخص
کھڑا ہوا اور اس نے آپؐ کی شان میں چند اشعار پڑھے جو یوں تھے:

لك الحمد والحمد ممن شكر
سقيننا بوجه النبي المطر

”تمام حمد و شکر ہے تیرے لیے کہ تو نے نبی کے چہرے کے صدقے میں بارش سے سیراب فرمایا ہے۔“

دعا اللہ خالقہ دعویٰ

و اشخص منه الیہ البصر

”اس نے اپنے خالق کو پکارا اور اس کی طرف اپنی نظر کو بلندر کیا۔“

فلم یك الا کالقاء الردا

واسرع حتی اتانا الدرر

دفاق الغر الی جم البعاق

اغاث به اللہ علیا مضر

فکان کما قالہ عمہ

ابوطالب ذا رواء غرر

به اللہ یسقی صوب انعمام

فهنا العیان و ذاک الخبر

پس رسول خدا نے فرمایا: اے کنانی! اللہ تعالیٰ تجھے اس ہر شعر کے بدلے میں جنت الفردوس میں ایک گھر عطا فرمائے۔

مکہ میں عبید اللہ بن عباسؓ کے دو بچوں کا قتل

(وعنه) عن شیبخہؓ عن والدہ (رض) قال: أخبرنا ابو

عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابو الحسن

علی بن محمد الکاتب قال: أخبرنا الحسن بن عبد الکرم

الزعفرانی قال: حدثنا ابو اسحاق ابراہیم بن محمد الثقفی

قال: حدثنا جعفر بن محمد الوراق قال: حدثنا عبد اللہ بن

ازرق الشیبانی قال: حدثنا ابو الحجاج عن معاویہ بن

ثعلبہ قال: لما استوسق الامر لمعاویہ بن ابی سفیان انفذ

بسر بن ارطاة الی الحجاز فی طلب شیعۃ امیر المؤمنینؓ،

وكان على مكة عبيد الله بن العباس بن عبد المطلب، فطلبه فلم يقدر عليه، فأخبر أن له ولدين صبيين فبحث عنهما فوجدهما واخذهما فأخرجهما من الموضع الذي كانا فيه ولهما ذؤابتان، فأمر بلبجتهما فلبجا، وبلغ امهما الخبر فكادت نفسها تخرج، ثم انشأت تقول:

ها من احسن بنى اللذين هما
كالدرتين تشطا عنهما الصدف

ها من احسن بنى اللذين هما
سمعى وعينى فقلبي اليوم يختطف

نبئت بسراً وما صدقت ما زعموا
من قولهم ومن الافك الذى اقترفوا
احنى على ودجى طفلى مرهفة
مشحوفة وكذلك الظلم والسرف

من دل والهة عبرا مفعجة
على صبيين فاتا اذ مضى السلف

قال: ثم اجتمع عبيد الله بن عباس من بعد ببسر بن اوطاة عند معاوية فقال معاوية لعبيد الله: اتعرف هذا الشيخ قاتل الصبيين؟ فقال بسر: نعم انا قاتلتهما ثمة، فقال عبيد الله: لو ان لى سيفاً، قال بسر: فهاك سيفى، واوما الى سيفه فزيره معاوية وانتهره وقال: انى لك من شيخ ما احققك تعمد الى رجل قد قتلت ابنه فتعطيه سيفك، كأنك لا تعرف اكباد بنى هاشم، والله لو دفعته لبدأ بك وثنى بى، فقال عبيد الله: بلى والله كنت ابدأ بك ثم اثنى به.

(بخلاف اسناد) معاوية بن ثعلبة نے روایت بیان کی ہے کہ جب امر خلافت و حکومت

معاویہ بن ابی سفیان کے لیے مستقر اور مضبوط ہو گیا تو اس نے سر بن ارطاة کو حجاز کی طرف روانہ کیا تاکہ وہ علی امیر المومنین کے شیعوں کو تلاش کرے اور ان کو شہید کیا جائے۔ پس یہ مکہ میں پہنچا تو اسے اطلاع ملی کہ یہاں پر عبید اللہ بن عباس بن عبدالمطلب اقامت پذیر ہیں۔ اس نے اپنے سپاہی عبید اللہ کی تلاش کے لیے روانہ کیے، لیکن وہ انھیں نہ پاسکے لیکن ان کو اطلاع ملی کہ عبید اللہ کے دو بچے یہاں موجود ہیں۔ پس اس نے اپنے سپاہیوں کو ان بچوں کی تلاش کے لیے روانہ کیا۔ وہ دونوں بچے ان کو مل گئے اور ان کو گرفتار کر کے لے آئے اور اس نے ان دونوں بچوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان دونوں کو قتل کر دیا گیا۔ جب ان کے قتل کی خبر ان کی ماں کو ہوئی تو قریب تھا کہ وہ بی بی ان کے غم میں مڑ حال ہو کر اپنی جان دے دیتی۔ اس نے شدت غم میں یہ اشعار پڑھے:

ہا من احسن بنی اللدین ہما
کل الدینین تشطا عنہما الصدف
”آگاہ ہو جاؤ جو میرے ان دو بچوں کا درد محسوس کرے کہ جو ایسے دُر
تھے کہ جن کو صدف سے نکالا گیا ہے۔“

ہا من احسن بنی اللدین ہما
سمعی وعینی فقلبی الیوم یختطف
”آگاہ ہو جاؤ جو میرے ان دو بچوں کے درد محسوس کرے کہ جن کی
وجہ سے میرے کان، آنکھ اور دل آج غم زدہ ہیں۔“

نبئت بسراً وما صدقت ما زعموا
من قولہم ومن الافک الذی اقترفوا
”میری ساری خوشیاں ختم ہو گئی ہیں اور اس گمان کی تصدیق نہیں
کرتی۔ یہ قتل وہ گناہ ہے جس کا انھوں نے ارتکاب کیا ہے۔“

احنی علی ودجی طفلی مرہفۃ
مشحوظۃ وکذاک الظلم والسرف
”مجھ پر ظلم ہوا اور رات کی تاریکی میں میرے دونوں بچوں پر حیر و حار

تکوار چلائی گئی اور ایسے ہی ظلم و زیادتی کی گئی۔

من دل والہة عبرا مفعجة
على صبيين فاتا اذ مضى السلف
”جو بھی کسی مصیبت کو بیان کرے گا وہ میرے ان دونوں بچوں پر
زمانے کے گزرنے کے باوجود بھی گریہ کرے گا۔“

راوی بیان کرتا ہے: بعد میں ایک دن عبید اللہ بن عباس اور بسر بن ارطاة دونوں معاویہ کے پاس جمع ہوئے۔ معاویہ نے عبید اللہ سے کہا: اے عبید اللہ! آپ اس شخص کو جانتے ہیں؟ یہی آپ کے دو بچوں کا قاتل ہے۔ بسر نے کہا: ہاں میں ان دو بچوں کا قاتل ہوں۔ جناب عبید اللہ نے فرمایا: کاش آج میرے پاس تکوار ہوتی! بسر نے کہا: یہ میری تکوار موجود ہے اور اس نے اپنی تکوار کی طرف اشارہ کیا۔ معاویہ نے اس کو روکا اور چمڑکی دے کر کہا: اے بسر! تو کتنا احمق ہے کہ تو اپنی تکوار اس شخص کو دے رہا ہے کہ جس کے دو بچوں کو تو نے قتل کیا ہے۔ تو نہیں جانتا کہ یہ بنو ہاشم کے بہادروں میں سے ہے۔ خدا کی قسم، اگر تو اس کو تکوار دے دے تو پہلے یہ تجھے قتل کرے گا اور بعد میں میری طرف متوجہ ہوگا۔ پس عبید اللہ نے فرمایا: کیوں نہیں خدا کی قسم، اگر آج میرے پاس تکوار ہوتی تو پہلے میں تیرا کام تمام کرتا پھر اس (یعنی معاویہ) کا قصہ پاک کر دیتا۔

یا علی! آپ سے فقط مومن محبت رکھے گا

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: املا علينا والدي (رض) قال:
أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر
الجعابي قال: حدثنا ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد
بن عقدة قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مروان قال: حدثنا
ابراهيم بن الحكم المسعودي قال: حدثنا الحارث بن
الحضيرة عن عمران بن الحصين قال: كنت انا وعمر بن
الخطاب جالسين عند النبي وعلى جالس الى جنبه، اذا قرأ
رسول الله ﴿امن يجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوء

وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذْكُرُونَ ﴿٢٠٤﴾
 فانخفض على كانهما العصفور، فقال له النبي: ما شأنك
 تجزع؟ فقال: وما لي لا اجزع والله يقول انه يجعلنا خلفاء
 الارض، فقال له النبي: لا تجزع والله لا يحبك الا مؤمن
 ولا يبغيضك الا منافق۔

(بخلاف استاد) عمران بن حصین نے بیان کیا ہے کہ میں اور عمر بن خطاب دونوں رسول خدا
 کی خدمت میں موجود تھے اور علی بھی آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے، جب رسول پاک نے
 اس آیت کی تلاوت فرمائی:

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ
 خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذْكُرُونَ (سورہ نمل،
 آیت: ۶۳)

”بھلا وہ کون ہے کہ جب مضطر اسے پکارے تو وہ دعا قبول کرتا ہے
 اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم لوگوں کو زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے تو کیا
 خدا کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے، ہرگز نہیں اس پر بھی تم لوگ بہت
 کم ہمت حاصل کرتے ہو۔“

علیؑ چڑیا کی طرح پھڑکنے لگے۔ نبی اکرمؐ نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کو کیا ہو گیا
 ہے کہ آپؑ نے اس طرح غم کیا ہے۔ آپؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیوں غم نہ کروں جبکہ
 خدا وہ دعائی فرما رہا ہے کہ ان کو (مضطربین کو) زمین پر میں نے اپنا خلیفہ قرار دیا ہے: نبی اکرمؐ
 نے فرمایا: یا علیؑ! آپؑ غم نہ کریں خدا کی قسم! آپؑ سے محبت نہیں کرے گا سوائے مومن کے اور
 آپؑ سے بغض اور دشمنی نہیں رکھے گا سوائے منافق کے۔

ہمارے شیعہ اس اُمت میں سے بہتر ہیں

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: املا علينا والدي (رض) قال:
 أخبرنا ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا
 ابو بكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثني جعفر بن

محمد بن سلیمان بن الفضل قال: حدثنا داود بن رشید

قال: حدثنی محمد بن اسحاق الثعلبی الموصلی ابونوفل

قال: سمعت جعفر بن محمد بن علی علیہما السلام یقول:

نحن خیرة الله من خلقه، وشيعتنا خیرة الله من أمة نبيه۔

(بخلاف استاد) جناب ابونوفل نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد بن علی

علیہم السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہم اہل بیت اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے افضل اور بہتر

ہیں اور ہمارے شیعوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نبی کی امت سے چن لیا ہے اور بہتر ہیں۔

جس شخص کو موت یاد رہے وہ دنیا کی خواہش کو ترک کر دیتا ہے

(روعنہ) عن شیخہ رحمہ اللہ قال: املا علينا والدي رضي الله

عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو حفص

عمر بن محمد المعروف بابن الزيات قال: حدثنا علي بن

مهرويه القزويني قال: حدثني داود بن سليمان الغازي قال:

حدثني الرضا علي بن موسى عليهما السلام قال: حدثني

ابی موسى بن جعفر قال: حدثني ابي جعفر بن محمد قال:

حدثني ابي محمد ابن علي قال: حدثني ابي علي بن

الحسين قال: حدثني ابي الحسين بن علي عليهما السلام

قال: قال امير المؤمنين: لو رأى العبد أجله وسرعه اليه

لأبغض الأمل وترك طلب الدنيا۔

(بخلاف استاد) حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ میرے والد

موسیٰ بن جعفرؑ نے بیان کیا ہے، انھوں نے اپنے والد جعفر بن محمدؑ سے اور انھوں نے اپنے والد

محمد ابن علیؑ سے اور انھوں نے اپنے والد علی بن حسینؑ سے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد حسینؑ

بن علیؑ نے بیان کیا کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا: اگر کوئی بندہ اپنی موت

کو یاد رکھے اور اس کو یقین ہو کہ موت اس کی طرف جلدی جلدی آ رہی ہے تو وہ اُمیدوں،

آرزوؤں کو چھوڑ دے گا اور اس دنیا کی خواہش بھی اس کے دل سے نکل جائے گی۔



جو شخص اللہ کی نشانیوں کا منکر ہے اس کا کوئی دین نہیں ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه قال: املا علينا والدي رضي الله عنه قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: قال أخبرنا ابو غالب احمد بن محمد الزراري رحمه قال: حدثنا عمي علي بن سليمان قال: حدثنا محمد بن خالد الطيالسي قال: حدثني العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم الثقفي قال: سمعت ابا جعفر محمد بن علي عليه السلام يقول: لا دين لمن دان بطاعة من عصي الله، ولا دين لمن دان بفرية باطل على الله، ولا دين لمن دان بجحود شيء من آيات الله.

(بخلاف استاد) محمد بن مسلم ثقفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے نافرمان کی اطاعت کرے گا اس کا کوئی دین نہیں ہے، اور جو شخص خدا کی طرف باطل اور جھوٹ کی نسبت دے گا اس شخص کا بھی کوئی دین نہیں ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے کسی نشانی کا انکار کر کے دین کو اپنائے گا تو اس کا بھی کوئی دین نہیں ہے۔

مومن ہر حال میں نماز ادا کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمه قال: أخبرنا والدي رضي الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا مظفر البلخي الوراق قال: أخبرنا ابو علي محمد بن همام الاسكافي الكاتب قال: حدثنا عبدالله بن جعفر الحميري قال: حدثنا احمد بن محمد بن عيسى قال: حدثنا الحسن بن محبوب عن ابي حمزة الثمالي عن ابي جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام قال: لا يزال المؤمن في صلاة ما كان في ذكر الله قائما كان او جالسا او مضطجعا ان الله تعالى

يقول: ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَذَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾۔

(بخلاف اسناد) ابو حمزہ ثمالی نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن ہمیشہ نماز کو ادا کرے گا اور ذکر خدا سے غافل نہیں ہوگا خواہ وہ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا لیٹ کر ذکر خدا کرے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَذَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (سورہ آل عمران، آیت ۱۹۱)

”مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہو کر بیٹھ کر یا لیٹ کر اور کے بل لیٹ کر اور آسمانوں اور زمین کی خلقت میں غور و فکر کرتے ہیں (اور وہ کہتے ہیں) کہ ہمارے رب نے ان سب چیزوں کو باطل اور بے فائدہ خلق نہیں کیا۔ وہ معز و پاک ہے پس (وہ ہی) ہمیں جہنم کے عذاب سے بچانے والا ہے۔“

جب حاکم جموئے ہوں تو اللہ بارشوں کو روک دیتا ہے

(روایا اسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد رحمه الله قال: أخبرنا والدي رضي الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثني ابي عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن تياسر عن ابي الحسن الرضا عليه السلام قال: اذا كذب الولاة حبس المطر، واذا جار السلطان هانت الدولة، واذا حبست الزكاة ماتت المواشي۔

(بخلاف استاد) جناب یاسرؓ نے حضرت امام ابو الحسن الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب حاکم جھوٹ بولتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ بارشوں کو روک دیتا ہے، اور جب بادشاہ ظالم و جابر بن جائیں تو حکومت کمزور ہو جاتی ہے اور جب زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو جانور زیادہ مرنا شروع ہو جاتے ہیں (یعنی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا نقصان ہوتا ہے)۔

قیامت کے دن فقط علیؑ کے شیعوں کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا

(وبالاستاد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد والدي رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا ابو عبد الله جعفر بن محمد الحسنی قال: حدثنا احمد بن عبد المنعم قال: حدثنا عبد الله بن محمد الرازي عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر قال: وحدثني جعفر بن محمد الحسنی قال: حدثنا احمد بن عبد المنعم قال: حدثنا عمرو بن شمر عن جابر عن ابي جعفر محمد بن علي عليهما السلام عن جابر بن عبد الله الانصاري قال: قال رسول الله لعلي بن ابي طالب عليه السلام: ألا ابشرك الا امنحك؟ قال: بلى يا رسول الله، قال: فاني خلقت انا وانت من طينة واحدة، ففضلت منها فضل فخلق منها شيعتنا، واذا كان يوم القيامة دعى الناس بأسمائهم الا شيعتك فانهم يدعون بأسماء آبائهم لطيب مولدهم۔

(بخلاف استاد) جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا نے علی ابن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علی! کیا میں آپؑ کو خوشخبری نہ سناؤں اور کچھ عطا نہ کروں!

آپؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔

ضرور نے فرمایا: اے علی! میں اور آپ دونوں ایک طینت (مٹی) سے خلق کیے گئے ہیں اور جو مٹی اس مٹی سے نکلی گئی اس سے ہمارے شیعوں کو خلق کیا گیا ہے اور جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں کو ان کی ماں کے نام سے پکارا جائے گا سوائے آپ کے شیعوں کے۔ پس تحقیق ان کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا، کیونکہ ان کی ولادت پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ اُسے ہلاک کرے جو ہمارا دشمن ہو

(روبالاسناد) عن شیخہ عن والدہ رضی اللہ عنہما قال: أخبرنا محمد بن محمد بن محمد قال: حدثنا ابو بکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی محمد ابن عبید اللہ بن ابی ایوب بساحل الشام قال: حدثنا جعفر بن ہرون المصیصی قال: حدثنا خالد بن یزید القسری قال: حدثنا ابی الصیرفی قال: سمعت ابا جعفر محمد بن علی علیہ السلام یقول: برئ اللہ ممن تبرأ منا لعن اللہ من لعننا، اهلك اللہ من عادانا، اللهم اذك تعلم انا سبب الهدی لهم وانما يعادونا فكن انت المتفرد بعذابهم۔

(مکذوف اسناد) ابو صیریفیؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علیؑ الباقریؒ سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا: خدا بری ہے اس سے جو ہم سے برأت کا اعلان کرے اور خدا لعنت کرتا ہے اس پر جو ہم پر لعنت کرے۔ خدا ہلاک کرے اس شخص کو جو ہمارے ساتھ دشمنی کرے۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ ہم ان لوگوں کے لیے ہدایت کا سبب ہیں اور انھوں نے ہمارے ساتھ دشمنی کر رکھی ہے۔ پس تو ان کو منفرد اور الگ قسم کا عذاب دے (کہ جس کی شکل کسی پر عذاب نہ ہوا ہو)۔

واقعہ فیل کی رپورٹ

(روبالاسناد) عن شیخہ عن والدہ رضی اللہ عنہما قال: أخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو الحسن



على بن بلال المهلبى قال: حدثنا عبدالواحد بن عبدالله
 بن يونس الربعى قال: حدثنا الحسين بن محمد ابن عامر
 قال: حدثنا المعلى بن محمد البصرى قال: حدثنا محمد
 بن جمهور القمى قال: حدثنا جعفر بن بشير قال: حدثنى
 سليمان بن سماعة عن عبدالله ابن قاسم عن عبدالله بن
 سنان عن ابي عبدالله جعفر بن محمد عن ابيه عن جده
 عليهم السلام قال: لما قصد ابرهة بن الصباح ملك
 الحبشة لهدم البيت تسرغت الحبشة فأغاروا عليها،
 فأخذوا سرحا لعبد المطلب بن هاشم، فجاء عبدالمطلب
 الى الملك فاستأذن عليه، فأذن له وهو فى قبة ديباج على
 سرير له، فسلم عليه فرد ابرهة السلام، فجعل ينظر فى
 وجهه فراقه حسنه وجماله وهيبته. فقال له: هل كان فى
 اباك مثل هذا النور الذى أراه لك والجمال؟ قال: نعم
 ايها الملك كل آبائى كان لهم هذا الجمال والنور والبهاء.
 فقال له ابرهة: لقد فقتم الملوكة فخرا وشرفا ويحق لك ان
 تكون سيد قومك. ثم اجلسه معه على سرير وقال لسائس
 فيله الأعظم. وكان فيلا ابيض عظيم الخلق له نابان
 مرصعان بأنواع الدرر والجواهر، وكان الملك يباهى به
 ملوك الارض. اتنى به، فجاء به سائسه وقد زين بكل زينة
 حسنة، فحين قابل وجه عبدالمطلب سجد له ولم يكن
 يسجد لملكه، واطلق الله لسانه بالعربية فسلم على
 عبدالمطلب، ولما رأى الملك ذلك ارتاع له وظنه سحرا،
 فقال: ردوا الفيل الى مكانه. ثم قال لعبد المطلب: فيم
 جئت فقد بلغنى سخاؤك وكرمك وفضلك، ورأيت من
 هيبتك وجمالك وجلالك ما يقتضى ان انظر فى حاجتك



فاسألني ما شئت وهو يرى انه يسأله في الرجوع عن مكة.
فقال له عبدالمطلب: ان اصحابك غدوا على سرح لي
فذهبوا به فمرهم برده على-

قال: فتغيظ الحبشي من ذلك وقال لعبد المطلب: لقد
سقطت من عيني جنتني تسألني في سرحك وانا قد جئت
لهدم شرفك وشرف قومك ومكرمتكم التي تتميزون بها
من كل جيل، وهو البيت الذي يحج اليه من كل صقع في
الارض، فتركت تسألني في ذلك وسألتني في سرحك-

فقال له عبدالمطلب: لست برب البيت الذي قصدت
لهدمه وانا رب سرحي الذي اخذه اصحابك، فجئت
أسألك فيما انا ربه وللبيت رب هو امنع له من الخلق كلهم
وأولى به منهم-

فقال الملك: ردوا اليه سرحه وانصرف الى مكة، واتبعه
الملك بالفيل الاعظم مع الجيش لهدم البيت، فكانوا اذا
حملوه على دخول الحرم اتاخ واذا تركوه رجع مهرولا-
فقال عبدالمطلب لغلمانه: ادعوا لي ابني- فجئ بالعباس
فقال: ليس هذا أريد، ادعوا لي ابني فجئ بابي طالب فقال:
ليس هذا أريد، ادعوا لي ابني- فجئ بعبد الله ابي النبي،
فلما اقبل اليه قال: اذهب يا بني حتى تصعد ابا قبيس، ثم
اضرب ببصرك ناحية البحر فانظر أي شئ يجئ من هناك
وأخبرني به-

فصعد عبدالله ابا قبيس فما لبث ان جاء طير ابابيل مثل
السيل والليل، فسقط على ابي قبيس ثم صار الى البيت
فطاف به سبعا ثم صار الى الصفا والمروة فطاف بهما
سبعا، فجاء عبدالله الى ابيه فأخبره الخبر، فقال: انظر

یابنی ما کون من امرها بعد فأخبرنی به، فنظرها فاذا هی قد
اخذت نحو عسکر الحبشة، فأخبر عبدالمطلب بذلك،
فخرج عبدالمطلب وهو یقول: یا أهل مكة اخرجوا الی
العسکر فخلوا غنائمکم۔

قال: فأتوا العسکر وهم امثال الخشبۃ النخرة وليس من
الطیر الا ما معه ثلاثة احجار فی متقارہ ورجلیہ، یقتل بكل
حصاة منها واحدا من القوم، فلما اتوا علی جمیعهم
انصرف الطیر ولم یر قبل ذلك ولا بعده، فلما هلك القوم
بأجمعهم جاء عبدالمطلب الی البیت فتعلق بأستارہ وقال:

یا حابس الفیل بذی المغمس
جستہ کانہ مکوکس

فی مجلس تزہق فی الانفس

فانصرف وهو یقول فی فرار قریش وجزءہم من الحبشة:

طارت قریش إذ رأت خمیسا
فظلت فردا لا أری انیسا
ولا احس منهم حسیسا
الا اخالی ماجدا نفیسا

مسودا فی اہلہ رئیساً

(بمخفف اسناد) حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے والد سے اور
انہوں نے اپنے جد بزرگوار سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب ملک حبشہ کے
بادشاہ ابرہہ بن صباح نے بیت اللہ کو منہدم کرنے کے لیے مکہ پر چڑھائی کی خاطر وہاں سے سفر
کا ارادہ کیا تو وہ حبشہ سے روانہ ہو کر جلدی جلدی مکہ کے قریب پہنچ گیا۔ اور اس کے لشکر نے مکہ
کے قریب آ کر پڑاؤ کیا اور اس کے بعد اس کے لشکر نے حضرت عبدالمطلب بن ہاشم علیہ السلام کے
اونٹوں پر قبضہ کر لیا اور ان کو اپنے لشکر گاہ کی طرف لے آئے (جب حضرت عبدالمطلبؐ کو اس
کے بارے میں خبر ہوئی) تو آپؐ ابرہہ بادشاہ کے پاس تشریف لائے اور بادشاہ کے دربار میں



داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ بادشاہ نے آپ کو اجازت دی تو آپ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت اپنے ریشمی خیمے میں اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اس کو سلام کیا اور اس نے آپ کو سلام کا جواب دیا۔ آپ کے چہرہ انور کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ اس دوران میں آپ کے چہرہ انور کے حسن و جمال اور ہیبت کو دیکھنے کے بعد بادشاہ نے عرض کیا: یہ جو آپ کے چہرہ انور پر نہیں نور و حسن و جمال دیکھ رہا ہوں کیا یہ آپ کا خاندانی نور و حسن و جمال ہے؟ اور کیا آپ کے آباؤ اجداد سے یہ نور چلا آ رہا ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں، یہ ہمارے آباؤ اجداد میں پایا جاتا ہے۔

ابرحہ نے عرض کیا: گویا آپ اس فخر و شرف میں بادشاہوں کو بھی مات کر گئے ہیں۔ آپ کے لیے سزاوار ہے کہ آپ قوم کے سردار ہوں۔ پھر اس نے آپ کو اپنے تخت پر جبکہ دی اور آپ کا اکرام کیا اور اس نے اپنے بڑے ہاتھی جس کا نام سانس تھا اور یہ ایک سفید رنگ کا بہت بڑا ہاتھی تھا جس کے دو بڑے بڑے کان تھے اور اس ہاتھی کو اس نے مختلف قسم کے ہیروں اور جواہرات کے ذریعے مزین کیا ہوا تھا اور بادشاہ اس ہاتھی کی وجہ سے دوسرے بادشاہوں پر فخر و مباہات کرتا تھا، اس ہاتھی کو بادشاہ نے اپنے پاس لانے کا حکم دیا۔ جیسے ہی وہ ہاتھی عبدالمطلب کے سامنے آیا تو اس نے فوراً آپ کے سامنے سجدہ کر دیا جبکہ وہ اپنے بادشاہ کے سامنے کبھی سجدہ نہیں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو عربی زبان میں بولنے کی طاقت عطا فرمائی اور اس نے عربی زبان میں بول کر حضرت عبدالمطلب کو سلام کیا۔ جب بادشاہ نے سارے واقعہ کا مشاہدہ کیا تو دل ہی دل میں ڈر گیا لیکن اپنے خیال میں اس کو جادو کا کرشمہ قرار دے کر اس سے بے نیاز ہو گیا اور اس نے حکم دیا کہ اس ہاتھی کو اپنے مقام پر لے جاؤ۔

پھر اس نے حضرت عبدالمطلب سے عرض کیا: مجھے آپ کی سخاوت و ہیبت، حسن و جمال اور کرم و شرف کی خبر مل چکی ہے۔ آپ کیوں تشریف لائے ہیں حکم کریں۔ میں آپ کی اس ہیبت جلال اور بزرگی کا مشاہدہ کر چکا ہوں۔ اب میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپ نے زحمت کیوں فرمائی ہے جو آپ چاہتے ہیں وہ بتائیں میں اس کو پورا کرنے کے لیے تیار ہوں۔ وہ یہ گمان کر رہا تھا کہ آپ مجھے گزارش کریں گے کہ کہہ پر چڑھائی کرنے سے باز رہو اور بیت اللہ کو منہدم کرنے کا خیال ذہن سے نکال دو مگر آپ نے فرمایا: آج تمہارے لشکریوں نے میرے اونٹوں

پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ ان کو لشکر گاہ میں لے کر آ گئے ہیں، آپ انھیں حکم دیں کہ وہ میرے اونٹ واپس کر دیں۔

راوی بیان کرتا ہے: یہ سن کر امیرہ بادشاہ غضب ناک ہو گیا اور اس نے حضرت عبدالمطلبؑ سے کہا: آپ کی جو قدر و منزلت اور عزت میری نظروں میں تھی وہ ساری ختم ہو گئی ہے، کیونکہ آپ اپنے چند اونٹوں کا سوال لے کر میرے پاس آئے ہیں۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ میں آپ کے اور آپ کی قوم کے شرف کو ختم کرنے کے لیے آیا ہوں اور آپ کی اس عزت و کرامت کا خاتمہ کرنے کے لیے آیا ہوں جس کی وجہ سے ہر طرف کے لوگ آپ کی طرف حج کے لیے آتے ہیں اور میں اس گھر کو گرانے کے لیے آیا ہوں جس کی وجہ سے تمام لوگوں پر آپ کو فضیلت حاصل ہے۔ آپ نے اس گھر کے بارے میں مجھ سے سوال تک نہیں کیا اور اپنے چند اونٹوں کے بارے میں سوال کرنے آ گئے ہو۔

حضرت ابو عبدالمطلبؑ نے بڑے اطمینان سے فرمایا: تم جس گھر کو گرانے کے لیے آئے ہو میں اس گھر کا مالک نہیں ہوں، میں تو اپنے اونٹوں کا مالک ہوں کہ جس کو تمہارے لشکر والے لے کر آئے ہیں۔ میں ان کے بارے میں تمہارے پاس آیا ہوں یعنی ان کو مانگنے آیا ہوں اور جس گھر کو تم مجہدم کرنے آئے ہو اس گھر کا بھی ایک مالک ہے جو سب لوگوں کی نسبت اس کی حفاظت کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے اور سب کو اس سے دور کر سکتا ہے۔ وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔ پس امیرہ بادشاہ نے اپنے فوجیوں کو حکم دیا کہ آپ کے اونٹ آپ کو واپس کر دیئے جائیں۔ آپ اپنے اونٹ لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ بادشاہ بھی اپنا بڑا ہاتھی لیے ہوئے اپنے لشکر کے ساتھ بیت اللہ کو گرانے کے لیے آپ کے پیچھے روانہ ہو گیا۔ پس وہ بیت اللہ کے حرم کی حدود میں داخل ہونا چاہتے تھے کہ ان کے سب ہاتھی بیٹھ جاتے اور جب وہ واپس ہونے کا ارادہ کرتے تو ہاتھی واپس چلنا شروع ہو جاتے۔

حضرت عبدالمطلبؑ نے اپنے غلام سے فرمایا: میرے بیٹے کو میرے پاس بلاؤ۔ وہ حضرت عباسؑ کو لے کر آئے۔ آپ نے فرمایا: یہ میری مراد نہیں ہے۔ میرے بیٹے کو بلاؤ تو انھوں نے جناب ابوطالبؑ کو بلایا۔ آپ نے فرمایا: نہیں میری مراد یہ بھی نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میرے بیٹے کو میرے پاس بلاؤ جناب عبداللہ نبی اکرمؐ کے والد محترم کو بلایا گیا تو جب

آپ جناب عبدالمطلب کے پاس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! ابوقیس پہاڑ پر چلے جاؤ اور وہاں جا کر سمندر کی طرف نظر کرو اور غور سے دیکھو کہ کون سی چیز وہاں سے آ رہی ہے اور جو کچھ آپ کو نظر آئے اس کے بارے میں مجھے خبر دو۔

جناب عبد اللہ ابوقیس پہاڑ پر گئے۔ ابھی کچھ ہی دیر کے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ابابیل پرندے سیلاب کی طرح سیاہ رات بن کر آ رہے ہیں اور وہ سارے ابوقیس پر اترے اور پھر وہاں سے بیت اللہ کے طواف کے لیے روانہ ہوئے اور وہاں سے سات طواف کے چکر لگائے اور پھر صفا اور مروہ کے درمیان سات دوڑیں لگائیں تاکہ سعی انجام دی۔ حضرت عبد اللہ علیہ السلام نے یہ ساری تفصیل اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہو کر بیان کر دی۔

آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جاؤ اور اس کے بعد دیکھو کہ کیا رونما ہوتا ہے اس کے بارے میں مجھے باخبر رکھو۔ آپ نے دیکھا کہ وہ ابابیل نامی پرندوں کا لشکر حبشہ کے لشکر کی طرف روانہ ہوا۔ حضرت عبدالمطلب کو اس کے بارے میں بتایا گیا۔ حضرت عبدالمطلب اپنے گھر سے یہ کہتے ہوئے نکلے: اے مکہ والو! اس ابرہہ کے لشکر کی طرف نکلو اور ان کے مالی غنیمت کے حصول کے لیے بڑھو اور اس کو حاصل کر لو!

راوی بیان کرتا ہے: جب ہم اہل لشکر کے پاس آئے تو ان کی حالت یہ تھی کہ وہ بوسیدہ لکڑیوں کی طرح گرے پڑے تھے اور ہر پرندے کے پاس تین کنگریاں تھیں دو ان کے پاؤں میں اور ایک ان کی چونچ میں اور ایک ایک کنگری کے ذریعے انھوں نے ایک ایک کو مارا۔ جب سارے لشکر والے مر گئے تو وہ پرندے سارے کے سارے واپس چلے گئے۔ ان پرندوں کو کسی نے اس سے پہلے کبھی دیکھا اور تا بعد میں کسی نے ان کو دیکھا۔

جب ابرہہ کی ساری قوم مر گئی تو حضرت عبدالمطلب بیت اللہ کی طرف چلے اور بیت اللہ کے قریب آ کر غلاف کعبہ کو ہاتھوں میں لے کر یہ اشعار پڑھے:

یا حابس الغیل بذی المغنس
جستہ کانہ مکوکس

”اے ہاتھیوں کو روکنے والے! اسی طاقت سے کہ تو نے ان کو کھایا ہوا

بھوسہ بنا دیا۔“

فی مجلس تزہق فی الانفس

”اس مجلس میں کہ اس میں سانس تک ہو جاتے ہیں۔“

جب بیت اللہ سے واپس آ رہے تھے تو اس وقت وہ قریش کا لشکر خوف سے فرار کرنے کے بارے میں اپنے اشعار میں یوں بیان کر رہے تھے:

طارت قریش إذ رأت خميسا

فظلت فردا لا أرى انيسا

”جب قریش والوں نے گھٹیا لشکر کو دیکھا تو فرار کر گئے اور میں اکیلا

رہ گیا۔ میں کسی کو اپنا مددگار نہیں پاتا تھا اور میں ان سے خوف زدہ نہ تھا

کیونکہ میں اپنے سے ایک عمدہ مددگار پانے والا تھا۔“

مسودا فی اہلہ رئیساً

”وہ مددگار جو بادشاہ کو اس کے ایہوں میں رسوا کر دیتا ہے۔“

امام حسنؑ کا لوگوں کے سامنے حضرت علیؑ کی موجودگی میں خطبہ دینا

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال:

أخبرنا ابو عبد الله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو الحسن

على بن محمد الكاتب قال: حدثنا الحسن بن على

الزهراني قال: حدثنا ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثنا

ابو الوليد العباس بن بكار الضبي قال: حدثنا ابو بكر

الهزلي قال: حدثنا محمد بن سيرين قال: سمعت غير

واحد من مشيخة اهل البصرة يقولون: لما فرغ على بن

ابى طالب عليه السلام من الجمل عرض له مرض وحضرت

الجمعة فتأخر عنها وقال لابنه الحسن عليه السلام: انطلق يا بني

فجمع بالناس، فأقبل الحسن عليه السلام الى المسجد، فلما استقل

على المنبر حمد الله وأثنى عليه وتشهد وصلى على رسول

الله ﷺ قال: ايها الناس ان الله اختارنا بالنبوة،

واصفنا على خلقه، وانزل علينا كتابه ووحيه، وايم الله
لا ينقصنا احد من حقنا شيئا الا ينقصه الله في عاجل دنياه
واجل اخرته، ولا يكون علينا دولة الا كانت لنا العاقبة
﴿ونتعلمن نبأه بعد حين﴾ ثم جمع بالناس، وبلغ اياه
كلامه، فلما انصرف الى ابيه عليه السلام نظر اليه وما ملك عبرته ان
سالت على خديه، ثم استلناه اليه فقبل بين عينيه وقال:
بابي انت وامى ﴿فَرِيَّةٌ بَغْضُهَا مِنْ بَغْضِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

(بحرف استاد) محمد بن سیرین نے بیان کیا ہے کہ میں نے لہرہ کے کافی زیادہ مشائخ
اور بزرگوں سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: جب امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ جنگ جمل
سے فارغ ہوئے تو آپ کی صحت ناساز ہو گئی اور اس صحت کی خرابی کے دوران جمعہ کا دن آ گیا
تو آپؑ نے تاخیر فرمائی اور اپنے بیٹے امام حسنؑ سے فرمایا: اے بیٹا جاؤ اور لوگوں کو جمع کرو
(یعنی میرے آنے سے پہلے تم تقریر کرو)۔ امام حسنؑ مسجد کی طرف روانہ ہوئے اور منبر پر
تشریف لے گئے اور منبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔

نیز رسول خداؐ پر درود و سلام پڑھنے کے بعد فرمایا:

”اے لوگو! تحقیق ہم وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نبوت کے ساتھ نوازا اور ہمیں اپنی
تمام مخلوق پر برگزیدہ فرمایا اور ہم پر اپنی کتاب اور وحی کو نازل فرمایا۔ خدا کی قسم، کوئی شخص
ہمارے حق میں سے کوئی چیز کم نہیں کر سکتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی زندگی کم کر دیتا ہے اور
اس کی موت کو جلدی واقع کر دیتا ہے اور ہمارے خلاف کوئی حکومت نہیں ہو سکتی مگر یہ کہ اس کا
انجام ہمارے حق میں ہوگا (یعنی اس دنیا کی آخری حکومت ہماری ہوگی) اور ہم تم لوگوں کو بعد
میں آنے والے زمانے کی خبریں دے سکتے ہیں۔ لوگ جمع ہوئے انھوں نے آپؑ کی یہ ساری
گفتگو آپؑ کے والد یعنی امیر المومنینؑ کو بتائی۔ پس جب شہزادہ حسنؑ اپنے والد کی طرف گئے اور
حضرت نے ان کو دیکھا تو فرمایا: میرے قریب آؤ تاکہ میں تمہارا منہ چوم سکوں۔ پھر آپؑ نے
شہزادہ حسنؑ کو اپنے قریب بٹھایا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر بوسہ دیا اور
فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہو جائیں اور پھر قرآن کی اس آیت کی تلاوت فرمائی:

ذُرِّيَّةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

چار چیزیں دلوں کو فاسد بنا دیتی ہیں

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال:
أخبرنا ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا
ابو على الحسن بن خالد المراغى قال: حدثنا ثوبان بن يزيد
قال: حدثنا احمد بن على بن المثنى عن شبابة بن سوار
قال: حدثنى مبارك بن سعيد عن خليلد الفراء عن ابى
المحبر قال: قال رسول الله: اربعة مفسدة للقلوب: الخلو
بالنساء، والاستماع منهن، والأخذ برأيهن، ومجالسة
الموتى، فقليل: يا رسول الله وما مجالسة الموتى؟ قال:
مجالسة كل ضال عن الايمان وجائر عن الاحكام.

(بخلاف اسناد) ابو المحرر نے حضرت رسول خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: چار چیزیں دلوں کو فاسد کر دیتی ہیں اور وہ یہ ہیں:

① عورتوں سے غلط کرنا ② عورتوں سے زیادہ لطف اٹھانا

③ عورتوں کی رائے اور نظریہ کو قبول کرنا ④ مردوں کی محفل کو اختیار کرنا

آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ مردوں کی محفل سے کیا مراد ہے۔
آپ نے فرمایا: اس سے مراد ان لوگوں کی محفل و مجلس ہے جو ایمان سے کم راہ اور احکام دین سے دور ہیں اور دین کی پرواہ نہیں کرتے۔

کون ہے جو جہنم کی آگ کے شعلوں سے محفوظ رہنا چاہتا ہے؟

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال:
أخبرنا محمد بن محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابو بكر محمد بن عمر
الجعابى قال: حدثنا ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد
قال: حدثنا عبد الله بن حريس قال: حدثنا احمد بن برد

قال: حدثنا محمد بن جعفر عن ابيه جعفر بن محمد عن ابيه محمد بن علي عن ابي لبابة بن عبد المنذر انه جاء يتقاضى ابا اليسر ديناً عليه، فسمعتة يقول: قولوا له ليس هو، فصاح ابل لبابة يا ابا اليسر اخرج الى فخرج اليه فقال: ما حملك على هذا؟ فقال: العسر يا ابا لبابة. قال: الله. قال: الله. فقال ابل لبابة: سمعت رسول الله يقول: من احب ان يستظل من نور جهنم؟ فقلنا: كلنا نحب ذلك. قال: فلينظر غريماً أو ليدع لمعسر.

(بخلاف اسناد) ابولبابہ بن عبد المنذر نے بیان کیا ہے کہ میرے والد کے پاس ایک شخص آیا جو مقروض تھا اور وہ قرض کے لیے سہولت طلب کر رہا تھا۔ میں نے اس سے سنا کہ وہ یہ کہہ رہا تھا: تم لوگ اس کے بارے میں وہ باتیں کرتے ہو جس کا وہ اہل نہیں ہے۔ ابولبابہ نے پکار کر کہا: ”اے وسعت دینے والے! میری طرف آؤ، وہ اس کی طرف آیا اور اس نے اس سے کہا کہ تمہیں کس چیز نے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: بھگی نے۔ ابولبابہ نے کہا: میں نے حضرت رسول خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو جہنم کی آگ کی گرمی سے بچنا چاہتا ہے؟ ہم سب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سب اس سے بچنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: قرض دار کو مہلت دو اور اس پر بھگی نہ کرو (یعنی تنگ دستی میں اس سے قرض کو طلب نہ کرو بلکہ اس کے لیے وسعت کا انتظار کرو۔

جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ دے گا

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو حفص عمر بن محمد الزيات قال: حدثنا علي بن مهرويه القزويني قال: حدثنا داود بن سليمان الغازي قال: سمعت الرضا علي بن

موسىٰ عليهما السلام يقول: من استفاد أخا في الله فقد استفاد بيتا في الجنة.

(مخفف استاد) جناب داؤد بن سلیمان الغازی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حرث امام رضا علی بن موسیٰ طہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص اپنے مومن بھائی کو اس دنیا میں خدا کی خوشنودی کی خاطر قائم رکھے گا، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے گھر کا مالک بنا دے گا۔

دینِ نصیحت ہے

(وبیالاستاد) عن شیخہ عن والدہ رضی اللہ عنہما قال: أخبرنا أبو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرني أبو الحسن علي بن خالد المراهي قال: حدثنا أبو بكر أحمد بن إسماعيل بن ماهان قال: حدثنا زكريا بن يحيى الساجي قال: حدثنا بندار بن عبد الرحمن قال: حدثنا سفیان عن سهل بن الجراح عن عطاء بن يزيد عن تميم الداري قال: قال رسول الله: الدين نصيحة. قيل: لمن يارسول الله؟ قال: لله ولرسوله ولكتابه وللأئمة في الدين ولجماعة المسلمين.

(مخفف استاد) تميم الداری نے رسول خدا سے روایت کو نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: دین نصیحت ہے، یعنی دین سچی اور خالص دوستی کرنے کا نام ہے۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ کن کے لیے ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اُس کے رسول کے لیے، اس کی نازل کردہ کتاب کے لیے ہے، دین میں جو آئمہ برحق ہیں اُن کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے خالص اور سچی دوستی رکھنے کا نام ہے۔

اسلام کی بنیاد اہل بیتؑ کی محبت پر ہے

(وبیالاستاد) عن شیخہ عن والدہ رضی اللہ عنہما عن محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو نصر محمد بن الحسين



البصری قال: حدثنا احمد بن نصر ابن سعيد الباهلی قال:
حدثنا ابراهيم بن اسحاق النهاوندى قال: حدثنا عبد الله
بن حماد عن عمرو بن شمر عن جابر بن يزيد عن ابي
جعفر محمد بن علي بن الحسين عن ابيه عن جده عليهم
السلام قال: لما قضى رسول الله من حجة الوداع
ركب راحلته وانشأ يقول: لا يدخل الجنة الا من كان
مسلمًا. فقام اليه ابوذر الغفاري رضي الله عنه فقال: يا رسول الله وما
الاسلام؟ فقال (ص): الاسلام عريان، ولباسه التقوى،
وزينة الحياء، وملاكه الورع، وكماله الدين، وثمره العمل
الصالح، ولكل شئ اساس، واساس الاسلام حبنا اهل البيت۔

(مخترق استاد) حضرت ابو جعفر امام محمد بن علي الباقر علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے
ذریعے رسول خدا سے حدیث نقل فرمائی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب حضرت رسول خدا آخری حج
(یعنی حجة الوداع) کے تمام مناسک (یعنی اعمال) ادا کر چکے اور اپنی سواری پر سوار ہو رہے
تھے تو اس وقت آپؐ نے فرمایا: کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکا، مگر وہ جو مسلمان ہوگا۔
حضرت ابوذر غفاریؓ آپؐ کی خدمت اقدس میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول
اللہ! اسلام کیا ہے؟ اس کی خصوصیات بیان فرمائیں؟

آپؐ نے فرمایا: اسلام عریان ہے یعنی بغیر لباس کے ہے اس کا لباس تقویٰ ہے۔ اس
کی زینت حیا اور پرہیزگاری اس کا ملاک اور اس کا کمال ہے۔ اس کا پھل نیک اعمال ہیں اور
ہر چیز کی ایک بنیاد ہے اور اسلام کی بنیاد ہم الہ بیت کی محبت ہے۔

فاطمۃ الزہراء تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہیں

(روایا اسناد) عن شیخہ عن والدہ رضی اللہ عنہما قال:
أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرني ابو بكر محمد بن
عمر بن سالم الجعابی قال: حدثنا عمرو بن سعيد
السجستاني قال: حدثنا محمد بن يزيد القرطبي قال:



حدثنا اسرائيل عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو
عن رزين بن خنيس عن حذيفة بن اليمان قال: سمعت
النبي (ص) يقول: اتاني ملك يهبط الى الارض قبل وقته،
فعرفني انه استأذن الله عزوجل في الاسلام علي، فأذن له
فسلم علي وبشرني ان ابنتي فاطمة سيدة نساء أهل الجنة،
وان الحسن والحسين عليهما السلام سيلا شباب أهل الجنة.

(بخلاف اسناد) حذیفہ یثانی نے بیان کیا ہے کہ میں نے نبی اکرمؐ سے سنا ہے کہ آپؐ
نے فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا جو اس سے قبل کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا تھا چونکہ وہ میری
معرفت رکھتا تھا لہذا اُس نے اللہ تعالیٰ سے مجھے سلام کرنے کی خاطر اذن حاصل کیا اللہ تعالیٰ
نے اُسے مجھے سلام کرنے کا اذن عطا فرمایا۔ اس نے مجھ پر سلام کیا اور ساتھ ہی مجھے بشارت دی
کہ تحقیق آپؐ کی بیٹی فاطمہ الزہراءؑ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین علیہما السلام
جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

سب سے پہلے بارگاہِ خدا میں کھڑا ہوں گا

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال:
أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابو حفص عمر بن
محمد قال: حدثنا ابو بكر احمد ابن اسماعيل بن ماهان
قال: حدثنا ابي قال: حدثنا مسلم قال: حدثنا عروة ابن
خالد قال: حدثنا سليمان التميمي عن ابي مجاز عن قيس
بن سعد بن عبادة قال: سمعت علي بن ابي طالب عليه
السلام يقول: انا اول من يجثو بين يدي الله عزوجل يوم
القيامة للخصومة.

قیس بن سعد بن عبادہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ
سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں سب سے پہلے بارگاہِ خدا میں باادب طریقہ سے کھڑا ہو کر اپنا
مقدمہ پیش کروں گا۔

میرے علاوہ جو بھی دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے

(وبالاسناد) عن شیخہ عن والدہ رضی اللہ عنہما قال: أخبرنا أبو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا أبو الحسن علی بن خالد قال: حدثنا عبد اللہ بن مسلم القطان قال: حدثنا سعید بن عبد الرحمن قال: حدثنا اسماعیل بن صبیح قال: حدثنا صباح المزنی عن حکم بن جبیر عن عقبۃ الہجرى عن عمہ قال: سمعت علیاً علیہ السلام علی المنبر وهو يقول: لأقولن الیوم قولاً لم یقلہ احد قبلى ولا یقولہ احد بعدى الا کاذب، انا عبد اللہ واخو رسول اللہ (ص) ونکحت سیدۃ نساء الامۃ۔

(بخلاف اسناد) عقبۃ الہجرى نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب سے سنا آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! آج میں ایسی باتیں کرنا چاہتا ہوں کہ میرے علاوہ جو بھی یہ باتیں کرے گا وہ جھوٹا ہو گا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور نبی اکرم کا بھائی اور ان کی بیٹی جو اس امت کی عورتوں کی سردار ہیں، کا شوہر ہوں (یعنی وہ میری بیوی ہیں)۔

کون ہے جو رسول اکرم کو گالیاں دیتا ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبو علی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: أخبرنا الشيخ الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانى قال: حدثنا محمد بن احمد بن محمد بن عیسیٰ المکی قال: حدثنا أبو عبد الرحمن عبد اللہ بن احمد ابن حنبل قال: حدثنی ابی قال: حدثنا یحییٰ بن ابی بکر قال: حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی عبد اللہ الجدلّی قال: دخلت علی أم سلمة زوجة النبی فقالت: ایسب

رسول اللہ فیکم؟ فقلت: معاذ اللہ۔ فقال: سمعت رسول
اللہ يقول: من سب علیا فقد سبني۔

(بخاری اسناد) ابو عبد اللہ جدی نے بیان کیا ہے کہ میں نبی اکرم کی زوجہ محترمہ ام المومنین
جناب ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو
نبی اکرمؐ کو گالیاں دیتا ہو؟

میں نے عرض کیا: معاذ اللہ! ایسا کون ہو سکتا ہے؟
آپؐ نے فرمایا: میں نے خود رسول خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا تھا: جس نے علیؓ
کو گالیاں دیں گویا اس نے مجھے گالیاں دیں۔

ہمارے امر کو فقط قبول کرنا ہی کافی نہیں ہے

(روایا اسناد) عن شیخہ عن والدہ رضی اللہ عنہما قال:
أخبرني أبو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان قال:
أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد ابن قولويه قال: حدثنا
أبو علي محمد بن همام الاسكافي قال: حدثنا عبد الله بن
جعفر الحميري قال: حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى قال:
حدثنا الحسين بن سعيد الأهوازي قال: حدثنا علي بن
حديد عن سيف بن عميرة عن مدرك بن زهير قال: قال
أبو عبد الله جعفر بن محمد (ع): يا مدرك ان امرنا ليس
بقبوله فقط ولكن بصيانته وكتمانه عن غير اهله، اقراء،
اصحابنا السلام ورحمة الله وبركاته وقل لهم: رحم الله
امره أاجتر مودة الناس الينا فحدثهم بما يعرفون وترك ما
ينكرون۔

(بخاری اسناد) مدرك بن زهير نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد
الصادقؑ نے فرمایا۔ اے مدرك! ہمارے امر ولایت کو فقط قبول کر لینا کافی نہیں ہے بلکہ
اس کی حفاظت کرنا اور ان کے غیر اہل سے اسے محفوظ اور پوشیدہ رکھنا بھی ضروری ہے۔

ہمارے دوستوں کو ہماری طرف سے سلام اور رحمۃ اللہ و برکات کہتا ہے اور ہماری طرف سے ان کو کہتا: خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جو لوگوں کی موذت و محبت کو ہماری طرف کھینچے اور ان کو ہمارا دوست بنائے اور ایسی چیزیں ہماری، ان کے لیے بیان کرے جن کے ذریعے ان کو ہماری معرفت حاصل ہو اور ایسی چیزیں ترک کر دے جس کی وجہ سے وہ ہمارے منکرین بنائیں (یعنی اپنے کردار کے ذریعے لوگوں کو ہمارا محبت بنائے نہ کہ ہمارا دشمن)۔

اس اُمت میں جنت کی نشانی کیا ہے؟

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا أبو عبد الله محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال: حدثنا خالد بن يزيد بن كثير الثقفي قال: حدثني أبو خالد عن حنان بن سدير عن أبي إسحاق عن ربيعة السعدي قال: أتيت حذيفة بن اليمان فقلت له: حدثني بما سمعت من رسول الله (ص) ورأيت يعمل به. فقال: عليك بالقرآن. فقلت له: قد قرأت القرآن وأناما جئتك لتحدثني بما لم أراه ولم أسمع من رسول الله (ص)، اللهم اني اشهدك على حذيفة اني اتيت ليحدثني فانه قد سمع وكنتم۔

قال: فقال حذيفة: قد أبلغت في الشدة، فقال لي: خذها قصيرة من طويلة وجامعة لكل أمرك ان آية الجنة في هذه الأمة ليأكل الطعام ويمشي في الأسواق. فقلت له: فبين لي آية الجنة فأتبعها وآية النار فأتقها. فقال لي: والذي نفس حذيفة بيده ان آية الجنة والهداة إليها الى يوم القيامة لأئمة آل محمد عليهم السلام، وان آية النار والدعاة إليها الى يوم القيامة لأعداؤهم۔



(بمخالف اسناد) ربیعہ سعدی نے بیان کیا ہے کہ میں جناب رسول خدا کے صحابی حذیفہ یمانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ میرے لیے وہ چیز بیان کریں جو آپ نے رسول خدا سے سنی ہو اور آپ نے اس پر آنحضرت کو عمل کرتے ہوئے دیکھا ہو؟ انھوں نے مجھے جواب میں کہا: تم پر قرآن کریم کی تلاوت واجب ہے اسی کی تلاوت کرو اور اس پر عمل کرو۔ میں نے عرض کیا: قرآن کی تلاوت تو میں کرتا رہتا ہوں، میں آپ کے پاس صرف اس لیے آیا ہوں کہ آپ میرے لیے وہ کچھ بیان کریں جس کو میں نے دیکھا اور میں نے رسول سے نہیں سنا۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا: اے میرے اللہ میں تجھے اس پر گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں حذیفہ کے پاس آیا تھا تاکہ وہ میرے لیے اس بات کو بیان کریں جو انھوں نے تیرے رسول سے سنی ہے اور وہ اس کو میرے لیے پوشیدہ رکھ رہے ہیں۔

پس حذیفہ نے کہا: تحقیق تم بہت گہرائی تک چلے گئے ہو۔

اس کے بعد مجھ سے کہا: اچھا چلو ایک طویل حدیث میں سے ایک چھوٹا سا کھلاؤ تمہارے لیے بیان کر رہا ہوں جو تمہارے ہر امر اور معاملہ پر محیط ہے۔ تحقیق اس امت میں جنت کی ایک نشانی ہے جو کھانا بھی کھاتی ہے اور بازاروں میں بھی آتی جاتی ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ کون سی جنت کی نشانی ہے؟ وہ میرے لیے بیان کرو تاکہ میں اس کی اتباع کر سکوں اور جہنم کی نشانی کون سی ہے؟ (مجھے بتائیے) تاکہ اس سے میں اپنے آپ کو بچا سکوں۔ حذیفہ نے کہا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں حذیفہ یمانی کی جان ہے، تحقیق جنت کی نشانی اور قیامت تک کے لیے اس جنت کی طرف رہنمائی کرنے والے آل محمد میں سے ائمہ طاہرین علیہم السلام ہیں اور جہنم کی نشانی اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دینے والے قیامت تک ان کے دشمن اور ان سے بغض رکھنے والے ہیں۔

مغیرہ کا امیر المومنین کو مشورہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن

محمد الطوسي قال: أخبرنا الشيخ الوالد ابو جعفر رحمه الله قال:

أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابو الحسن علي بن



محمد الكاتب قال: أخبرنا أبو الحسن علي بن عبد الكريم
قال: حدثنا إبراهيم بن محمد الثقفي قال: أخبرني عبيد الله
ابن القاسم قال: حدثنا عمر بن ثابت عن جبلة بن سحيم
عن أبيه قال: لما بويع أمير المؤمنين علي بن أبي طالب بلغه
أن معاوية قد توقف عن أظهر البيعة له وقال: إن أقرني على
الشام وأعمال التي ولانيها عثمان بايعته، فجاء المغيرة
إلى أمير المؤمنين عليه السلام فقال له: يا أمير المؤمنين إن
معاوية من قد عرفت وقد ولاه الشام من كان قبلك فوله
أنت كيما تنسق عرى الأمور ثم أعزله إن بدا لك. فقال
أمير المؤمنين عليه السلام:

اتصن لي عمري يا مغيرة فيما بين توليته إلى خلعه؟ قال:
لا. قال: لا يسألني الله عز وجل عن توليته على رجلين من
المسلمين ليلة سوداء أبدا «وما كنت متخذ المضلين
عضدا» لكن أبعث إليه وأدعوه إلى ما في يدي من الحق
فإن أجاب فرجل من المسلمين له مالهم وعليه ما عليهم،
وإن أبى حاكمته إلى الله. فولى المغيرة وهو يقول: فحاكمه
إذا، فأنشأ يقول:

نصحت عليًا في ابن حرب نصيحة

فرد فما مني له الدهر ثانيه

ولم يقبل انصح الذي جتته به

وكانت له تلك النصيحة عافيه

وقالوا له ما اخلص النصيح كله

فقلت له ذات النصيحة غاليه

فقام قيس بن سعد رضي الله عنه فقال: يا أمير المؤمنين إن المغيرة
أشار عليك بأمر لم يرد الله به فقدم فيه رجلا وآخر فيه



اخرى، فان كان لك الغلبة يقرب اليك بالنصيحة وان
كانت المعاوية يقرب اليه بالمشورة ثم انشأ يقول:

كاد ومن أرسى ثبيرا مكانه
مغيرة ان يقوى عليك معاوية
وكننت بحمد لله فينا موقفا
تلك التي اراكها غير كافية

فسبحان من علا السماء مكانها
وارض رحاها فاستقرت كما هي

(مختف استاد) جملہ بن حیم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب
امیر المومنین علی ابن ابی طالب کی بیعت کی گئی تو آپ کو یہ خبر ملی کہ معاویہ بیعت کرنے میں توقف
کر رہا ہے اور اس نے کہا ہے کہ اگر مجھے شام کی سلطنت پر باقی رکھا جائے اور جو حکمرانی مجھے
عثمان نے دی ہوئی ہے اس پر قائم رکھا جائے تو میں امیر المومنین کی بیعت کر لوں گا ورنہ نہیں۔

مغیرہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

اے امیر المومنین! آپ معاویہ کو اچھی طرح جانتے ہیں اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ
آپ سے پہلے والے حکمران نے اس کو شام کا والی و حاکم مقرر کر رکھا تھا، آپ بھی اپنے معاملہ
اور امور کے محکم ہونے تک اس کو شام کا اسی طرح ولی و حاکم مقرر رکھیں اور جب مناسب معلوم
ہو تو اس وقت اس کو معزول کر دیں۔

امیر المومنین نے فرمایا: اے مغیرہ! کیا تو میری زندگی کی ضمانت دیتا ہے کہ میں اس کو اس
وقت ولی بنا کر اور مناسب وقت پر اس کو معزول کرنے تک زندہ رہوں گا۔

مغیرہ نے کہا: نہیں! میں اس کی ضمانت نہیں دے سکتا۔

پھر آپ نے فرمایا: کیا تو یہ ضمانت دیتا ہے کہ میرا اللہ تعالیٰ مجھ سے یہ سوال نہیں کرے گا
کہ میں اس کو مسلمانوں پر ولی اور حاکم قرار دوں جو کہ گمراہی اور سیاہ رات کے برابر ہے جس
کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَصَدًا (الکہف، آیت ۵۱)

”اور میں مگر اہوں کو اپنا زور بازو نہیں بنا سکتا۔“

لیکن میں اس کو اپنا حکم اور پیغام ارسال کروں گا اور اس کو اس حق کی طرف بلاؤں گا۔ میرے نزدیک (موجودہ) ہے۔ اگر اس نے اس پر لیک کہا تو وہ بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ایک مسلمان تصور ہوگا اور اس کے لیے وہی حقوق ہوں گے جو دوسروں کے لیے ہیں اور اس پر وہی حکم نافذ ہوگا جو دوسروں کے لیے ہے اور اگر اس نے انکار کیا تو میں اس کے بارے میں حکم خدا کو نافذ کروں گا۔ پس مغیرہ یہ کہتے ہوئے پلا۔

نصحت علیاً فی ابن حرب نصیحة

فرد فما منی له الدهر ثانیہ

”میں نے ابن حرب (یعنی معاویہ) کے بارے میں علی کو نصیحت کی،

لیکن انھوں نے اس کو قبول نہیں کیا۔ لہذا میرے لیے دوبارہ کہنا ضروری نہیں ہے۔“

ولم یقبل انصح الذی جنتہ بہ

وکانت له تلك النصیحة عافیہ

”جو نصیحت میں ان کے لیے لے کر آیا تھا اس کو انھوں نے قبول نہیں

کیا جبکہ اس نصیحت میں ان کے لیے بھلائی اور عافیت تھی۔“

وقالوا له ما اخلص النصح كله

فقلت له ذات النصیحة غالیہ

”اور ان لوگوں نے آپ سے کہا کہ تمام نصیحت خالص نہیں ہوتی۔

میں نے ان کو بہت عمدہ نصیحت کرنے کی کوشش کی۔“

اس کے بعد قیس بن سعد امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھڑے ہوئے اور عرض

کیا: اے امیر المومنین! تحقیق مغیرہ نے آپ کو ایک ایسے امر کی طرف متوجہ کر دیا ہے جس کو اللہ

دور رکھے۔ پس اس نے ایک شخص کو مقدم کیا ہے اور دوسرے کو مؤخر کیا ہے۔ یہ شخص (یعنی

مغیرہ) اگر آپ کو غلبہ حاصل ہو گیا تو آپ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ آپ کو

نصیحت کر سکے اور اگر معاویہ کو غلبہ حاصل ہو گیا تو معاویہ کا تقرب حاصل کرے گا تاکہ اس کو مشورہ دے سکے۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

کاد ومن أرسى نبيرا مكانه
مغيرة ان يقوى عليك معاوية
”قريب ہے کہ کوئی اس کے مقام کو روکے، مغیرہ آپ کے بارے میں
معاویہ کو تقویت دے گا۔“

وكنتم بحمد الله فينا موقفا
تلك التي اراكها غير كافية
”اور میں خدا کی حمد اور شکر کرتا ہوں کہ ہمارا موقف اور ٹھکانہ آپ کے
ساتھ ہے اور موقف جس کو وہ دیکھتے ہیں وہ عافیت والا نہیں ہے۔“
فسبحان من علا السماء مكانها
وارض راحاها فاستقرت كما هي
”پس منزه ہے وہ ذات جس کا مقام آسمانوں پر بلند ہے اور زمین پر
مرکز اسی طرح قائم رکھا ہے جس طرح وہ ہے۔“

محاجة کیا ہے؟

(روبالاسناد) قال: أخبرنا ابو علي الحسن بن محمد
الطوسي قال: أخبرنا الشيخ الوالد ابو جعفر محمد بن
الحسن رضي الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال:
أخبرنا ابونصر محمد بن الحسين المقرئ قال: حدثني
ابو محمد عبد الله بن محمد البصري قال: حدثنا عبد العزيز
ابن يحيى قال: حدثنا موسى بن زكريا قال: حدثنا ابو خالد
قال: حدثني العتبي قال: سمعت الشعبي يقول: سمعت
علي بن ابي طالب عليه السلام يقول: العجب ممن يقنط ومعه
المحاجة. فقل له: وما المحاجة؟ قال: الاستغفار.

(بخاری اسناد) جناب حق نے بیان کیا ہے کہ میں نے قسمی سے سنا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو نا اُمید اور مایوس ہے حالانکہ اس کے ساتھ محبت ہے۔ پس آپؑ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا: یہ محبت کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد استغفار ہے ("یعنی مولیٰ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ استغفار کے ہوتے ہوئے اگر کوئی نا اُمید ہو تو اس پر تعجب ہے")۔

سب سے زیادہ کون سی چیز واجب ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي قال: أخبرنا الشيخ المفيد الوالد رضي الله عنه قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: حدثنا الشريف الصالح ابو محمد الحسن بن حمزة العلوي رحمه الله قال: حدثنا احمد بن عبد الله قال: حدثنا جدي احمد بن ابي عبد الله البرقي عن ابيه عن يعقوب بن يزيد عن ابن ابي عمير عن هشام بن سالم عن ابي عبيدة الخلاء عن ابي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال: الا اخبركم بأشد ما افترض الله على خلقه؟ انصاف الناس من انفسهم، ومواساة الاخوان في الله عز وجل، وذكر الله على كل حال، فان عرضت له طاعة لله عمل بها، وان عرضت له معصية تركها۔

(بخاری اسناد) حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ کون سی چیز اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر سب سے زیادہ سخت انداز میں واجب قرار دی ہے! وہ یہ ہے کہ انسان لوگوں کے ساتھ اپنی ذات کی طرف سے انصاف کرے اور اپنے بھائیوں کی خدا کی خاطر مدد کرے اور اللہ تعالیٰ کا ہر حال میں ذکر کرے اور اگر اطاعت خدا کا مورد اس کے سامنے آئے تو اس میں اطاعت کرے اور اس پر عمل کرے اور اگر معصیت خدا کا مورد سامنے آئے تو اس میں نافرمانی نہ کرے اور اس پر عمل کرنے کو ترک کر دے۔

سب سے بخیل شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد (رض) قال: حدثنا ابو عبدالله محمد ابن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثني ابو جعفر محمد ابن صالح القاضي قال: حدثنا مسروق بن المرزباني قال: حدثنا حفص بن عاصم عن ابي عثمان عن ابي هريرة قال: قال رسول الله (ص): ان اعجز الناس من عجز عن الدماء، وان ابخل الناس من بخل بالسلام.

(بخلاف اسناد) ابو هريرة نے حضرت رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: سب لوگوں میں سے عاجز ترین اور کمزور ترین وہ شخص ہے جو لوگوں کو دعا دینے میں عاجز ہو اور لوگوں میں سے سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جو دوسروں پر سلام کرنے میں بخل کرے۔

رسول خدا کا امیر المومنین کے حق میں دعا کرنا

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رضي الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثني الحسن الهادي بن حمزة ابو علي من اصل كتابه قال: حدثنا الحسن بن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال: حدثنا محمد بن سليمان الاصفهاني عن عبد الله الاصفهاني عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن علي بن ابي طالب عليه السلام قال: دعائي النبي (ص) وانا ارمم العين، فتفل في عيني وشد العمامة على رأسي وقال: اللهم اذهب عنه الحر والبرد، فما وجدت بعدها حرا ولا بردا.

(بخلاف اسناد) عبد الرحمن بن ابولیلی نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا ہے کہ



آپؐ نے ارشاد فرمایا: (خیبر کے دن) نبی اکرمؐ نے مجھے بلایا جبکہ میری حالت یہ تھی کہ میں آشوبِ چشم میں مبتلا تھا۔ آپؐ نے اپنا لحاب و بہن میری آنکھوں پر لگایا اور میرے سر پر عمامہ باندھا اور فرمایا: اے میرے اللہ! تو اس سے گرمی اور سردی کو دور فرما دے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: آپؐ کی اس دعا کے بعد میں نے کبھی گرمی اور سردی کو محسوس نہیں کیا۔

دروازہ اہل بیتؑ پر آیتِ تطہیر کی تلاوت کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابو عبد الله محمد بن محمد قال: حدثنا ابو بكر محمد بن عمر رحمه الله قال: حدثني احمد بن عيسى بن ابي عيسى بن ابي موسى بالكوفة قال: حدثنا عبلوس بن محمد الحضرمي قال: حدثنا محمد بن فرات عن ابي اسحق عن الحارث عن علي بن ابي طالب قال: كان رسول الله ﷺ يأتينا كل غداة فيقول: الصلاة رحمكم الله الصلاة ﴿انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا﴾۔

(بخلاف اسناد) جناب حارث نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: حضرت رسول خدا (دروازہ اہل بیتؑ) پر ہر روز صبح کے وقت آتے اور فرماتے: خدا تم پر رحمت نازل کرے نماز کے لیے تیار ہو جاؤ، نماز کے لیے تیار ہو جاؤ اور اس کے بعد آیتِ تطہیر کی تلاوت فرماتے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

بنتِ عقیل کا روضہ نبیؐ پر مرثیہ امام حسینؑ پڑھنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي قال: حدثنا الشيخ الوالد السعيد ابو جعفر رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو

عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا احمد بن محمد قال: حدثنا الحسين بن عليل العتري قال: حدثنا عبد الكريم بن محمد قال: حدثنا علي بن سلمة عن ابي اسلم محمد بن مخلد عن ابي هياج عبد الله بن عوامر قال: لما اتى نعي الحسين عليه السلام الى المدينة خرجت بنت عقيل بن ابي طالب رضى الله عنهما فى جماعة من نساها حتى انتهت الى قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فلاذت به وشهقت عنده ثم التفتت الى المهاجرين والأنصار وهى تقول:

ماذا تقولون ان قال النبى لكم
يوم الحساب وصدق القول مسموع
خذلتم عترتى او كنتم غيبا
والحق عند ولى الامر مجموع
اسلمتموهم بايدي الظالمين فما
منكم له اليوم عند الله مشفوع
ما كان عند غداة الطف اذ حضروا
تلك المنايا ولا عنهن مدفوع
قال: فما رأينا باكيا ولا باكيا اكثر مما رأينا ذلك اليوم:

(بحرف اسناد) جناب ابو هياج عبد الله بن عامر نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت امام حسینؑ کی شہادت کی خبر مدینہ میں پہنچی تو حضرت عقیلؑ بی بی مسلمانوں کی خواتین کے ایک گروہ کے ساتھ نبی اکرمؐ کی قبر مبارک پر حاضر ہوئیں اور آپؐ کو اس شہادت کی تعزیت پیش کی اور آپؐ کی قبر کے پاس شدت سے گریہ کیا۔ پھر بی بی مهاجرین اور انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور یہ اشعار پڑھے:

ماذا تقولون ان قال النبى لكم
يوم الحساب وصدق القول مسموع

”اگر قیامت کے دن تمہارے نبی نے تم سے سوال کیا تو تم ان کے جواب میں کیا کہو گے اور پھر وہاں کہ جہاں صرف سچ اور حق ہی سنا جائے گا۔“

خذلتم عترتی أو کتتم غیبی
والحق عند ولی الامر مجموع
”تم نے میری عترت اور آل کو رسوا کیا یا تم غیب تھے یعنی اُن کی مدد اور اپنے حق اور اس کا حق ولی امر کے پاس محفوظ ہے۔“

اسلمتموہم بأیدی الظالمین فما
منکم له اليوم عنداللہ مشفوع
”تم نے ان کو ظالموں کے سپرد کر دیا پس آج اسی وجہ سے تمہارے لیے میں اللہ کی بارگاہ میں شفاعت نہیں کروں گا۔“

ما کان عند غداة الطف اذ حضروا
تلك المنایا ولا عنہن مدفوع
”کل قیامت کے دن اس میدان میں جب تمہارے اوپر بلا و مصائب نازل ہوں گے تو ان کو ڈور کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔“

راوی بیان کرتا ہے: اس دن کے علاوہ اتنے رونے والے اور رونے والیاں میں نے کبھی نہیں دیکھیں جتنے لوگوں کو میں نے اس دن روتے ہوئے دیکھا۔

حضرت اُم سلمہؓ کا نبی اکرمؐ کو خواب میں دیکھنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رضی اللہ عنہما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا احمد بن محمد الجوهري قال: حدثنی الحسن ابن علیل العنزی عن عبد الکريم بن محمد قال: حدثنا حمزة بن القاسم

العلوی عن غیاث بن ابراہیم عن الصادق جعفر بن محمد
 علیہما السلام قال: أصبحت یوماً أم سلمة رضی اللہ عنہا
 تبکی، فقیل لها: مما بکاؤک؟ فقالت: لقد قتل ابنی
 الحسین اللیلۃ، وذلك اننی ما رأیت رسول اللہ (ص) منذ
 مضی الا اللیلۃ فرأیتہ شاحباً کثیباً، فقالت: قلت ما لی اراک
 یارسول اللہ شاحباً کثیباً؟ قال: ما زلت اللیلۃ احفر القبور
 للحسین واصحابی علیہ وعلیہم السلام۔

(بخلاف اسناد) غیاث بن ابراہیم نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا
 ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے صبح کے وقت رونا شروع کر دیا۔
 جب آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ کے رونے کی وجہ کیا ہے؟
 بی بی نے فرمایا: اے لوگو! حسین ابن علی قتل ہو گئے ہیں اور اس کے بارے میں مجھے
 یوں معلوم ہوا ہے کہ جب سے رسول خدا اس دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں اس وقت سے لے کر
 آج تک وہ مجھے خواب میں نہیں ملے، سوائے آج رات کے۔ پس آج رات میں نے آپ کو
 دیکھا کہ آپ کا چہرہ گرد آلود ہے اور پریشان و غمگین ہیں۔
 میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو اس حالت میں دیکھ رہی ہوں؟
 آپ نے فرمایا: میں ساری رات حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کی قبر کھودتا رہا ہوں۔

قبر امام حسینؑ پر حاتف کا مرثیہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن
 محمد الطوسي عن والده رضي الله عنه قال: أخبرنا محمد
 بن محمد قال: أخبرنا ابو حفص عمر بن محمد قال: حدثنا
 علي بن العباس قال: حدثنا عبد الكريم ابن محمد قال:
 حدثنا سليمان بن مقبل الحارثي قال: حدثنا المحفوظ بن
 المنذر قال: حدثني شيخ من بني تميم كان يسكن الرابية
 قال: سمعت ابي يقول: ما شعرنا بقتل الحسين عليه السلام حتى



كان مساء ليلة عاشوراء، فاني جالس بالراية ومعى رجل
من الحى فسمعنا هاتفا يقول

والله ما جتكم حتى بصرت به
بالطف منعفر الخدين منحورا
وحوله فتية تدمى نهورهم
مثل المصابيع يطفون الدجى نورا
وقد حثت قلوبى كى اصادفهم
من قبل ان يتلاقى الخرد الحورا
فعاقتنى قدر والله بالغه
وكان امر قضاء الله مقفورا
كان الحسين سراجا يستضاء به
الله اعلم انى لم اقل زورا
صلى الا له على جسم تضمنه
قبر الحسين حليف الحر مقبورا
مجاور الرسول الله فى غرف
وللوصى للطيار مسرورا

فقلت له: من انت يرحمك الله؟ قال: انا وابى من جن
نصيبين اردنا مؤازرة الحسين عليه السلام ومواساته بأنفسنا
فانصرفنا من الحج فأنصبتاه قتيلا-

(بخلاف اسناد) محفوظ بن منذر نے بیان کیا ہے کہ میں نے نبی تمیم کے ایک بزرگ
سے، جو صحراء میں سکونت رکھتا تھا، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ
بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسین ابن علی کے قتل کے بارے میں ہمیں معلوم ہوا تو دسویں محرم
کو شام کے وقت (یعنی شام غریباں کے موقع پر) میں ایک صحرائی ٹیلے پر بیٹھا ہوا تھا اور میرے

پاس بنی جی کا ایک شخص بھی تھا، ہم نے ایک حاتف کی آواز سنی جو یوں اشعار پڑھ رہا تھا:

واللہ ما جئتکم حتی بصرت بہ
بالطف منعفر الخدین منحورا
”خدا کی قسم، جب میں تمہارے پاس آیا ہوں تو میں نے صحرائے کربلا
میں حسین کو خاک و خون میں غلطاں دیکھا ہے۔“

وحولہ فتیۃ تلمی نحورہم
مثل المصابیع یطفون الدجی نورا
”اور آپ کے ارد گرد بہت سے جوانوں کو میں نے دیکھا ہے کہ جن
کی گردنوں سے خون جاری تھا اور ہر شخص سے چراغ کی طرح نور
ساطع ہو رہا تھا جو چاروں طرف پھیلا ہوا تھا۔“

وقد حشنت قلوبی کی اصادفہم
من قبل ان یتلاقی الخرد الحورا
”اور ہم نے اپنے اونٹوں کو دوڑایا کہ شاید ہم ان تک پہنچ جائیں اور
قبل اس کے کہ جنت کی حوریں اپنی آغوش میں لیں ہم ان کو پالیں۔“

فعاقنی قدر واللہ بالغہ
وکان امر قضاء اللہ مقبورا
”مگر تقدیر نے نہ چاہا اور خدا کی تقدیر جو ہوئی تھی، وہ ہو کر رہی۔“

کان الحسین سراجا یتضاء بہ
اللہ اعلم انی لم اقل زورا
”خدا جانتا ہے کہ حسین بزم ہدایت کا چراغ ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ
میں اس کے حق میں غلط بیانی نہیں کرتا۔“

صلی الالہ علی جسم تضمہ
قبر الحسین حلیف الحر مقبورا
”اللہ تعالیٰ اس قبرِ مطہر پر رحمت نازل فرمائے جس میں حسین ابن علی



مدفون ہیں۔“

مجاور الرسول اللہ فی غرف
وللوصی وللطیار ومسورا
”اور حسینؑ جنت کے گمروں میں رسولؐ خدا اور وصی حیدر کرار اور جعفر
طیارؑ کی ہمیشگی میں خوش اور متروک ہیں۔“

راوی بیان کرتا ہے: میں نے اس ہاتف سے سوال کیا: خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے
آپ کون ہیں؟

اس نے جواب دیا: میں اور میرا باپ نصیبین کے جنوں میں سے ہیں، ہم حسین علیہ السلام کی
زیارت اور اپنی جانوں کے ذریعے اُن کی مدد کرنا چاہتے تھے لیکن جب ہم حج سے فارغ ہو کر
واپس آئے ہیں تو ہم نے انھیں شہید پایا ہے۔

حضرت زینبؑ بنت علیؑ کا کوفہ کے بازار میں خطبہ

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن
محمد الطوسي عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا
ابو عبد الله محمد بن محمد قال: أخبرني ابو عبد الله محمد
بن عمران المرزباني قال: حدثني احمد بن محمد
الجوهري قال: حدثنا محمد بن مهران قال: حدثنا موسى
بن عبد الرحمن المسروقي عن عمر بن عبد الواحد عن
اسماعيل بن راشد عن حذلم ابن كثير قال: قدمت الكوفة
في المحرم سنة احدى وستين منصرف علي ابن الحسين
عليهما السلام بالنسوة من كربلاء ومعهم الأجناد يحيطون
بهم، وقد خرج الناس للنظر اليهم، فلما اقبل بهم علي
الجمال بغير وطاء جعل نساء الكوفة يبكين وينشدن،
فسمعت علي بن الحسين عليه السلام يقول بصوت ضئيل
وقد نهكته العلة وفي عنقه الجامعة ويده مغلولة الى عنقه:

ان هؤلاء النسوة يبكين فمن قتلنا؟

قال: ورأيت زينب بنت علي عليه السلام ولم أر خفرة قط انطق منها كأنها تفرغ عن لسان امير المؤمنين عليه السلام.

قال: وقد او مأت الى الناس ان اسكتوا، فارتدت الانفاس وسكنت الاصوات، فقالت: الحمد لله، والصلاة على ابي رسول الله صلى الله عليه وسلم، اما بعد: يا اهل الكوفة، ويا اهل الختل والخذل، فلا رقات العبرة ولا هدأت الرنة، فانما مثلكم كمثل التي نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا تتخلون ايمانكم دخلا بينكم، ألا وهل فيكم الا الصلف الظلف والضم الشرف، خوaron في اللقاء، عاجزون من الاعداء، ناكثون للبيعة، مضيعون للذمة «فبئس ما قدمت لكم انفسكم ان سحق الله عليكم وفي العذاب انتم خالدون» اتبكون، أي والله فابكوا كثيرا واضحكوا قليلا، ولقد فرتم بعارها وشارها ولن تغسلوا دنسها عنكم ابدا، فسليل خاتم الرسالة، وسيد شباب اهل الجنة، وملاذ خيرتكم، ومفرغ نازلتكم، وامارة محجتكم، ومدرجة حجتكم خلتكم وله قتلتم، الاساء ما تزرون.

فتعساً ونكساً، ولقد خاب السعي، وتبت الأيدي، وخسرت الصفقة، ويؤتم بغضب من الله «وضربت عليكم الذلة والمسكنة».

ويلكم اتلدرون أكيد لمحمد فرثتم، وأي دم له سفكتكم، وأي كريمة له اصبتم «لقد جثتم شيئا ادا تكاد السموات يتفطرن منه وتنشق الأرض وتخر الجبال هدا».

ولقد اتيتم بها خرقاء شوهاء بلاغ الارض والسماء، افعجبتم ان قطرت السماء دماً ولعذاب الآخرة أخزى فلا

يستعجلنكم المهل، فانه لا يخفره البدار، ولا يخاف عليه
فوات الثار، كلا ﴿ان ربك لبالمرصاد﴾.

قال: ثم سكنت فرأيت الناس حيارى وقد ردوا أيديهم
على افواههم، ورأيت شيخا قد بكى حتى اخضلت لحيته
وهو يقول: كهولكم خير الكهول، ونسلکم اذا عدلا يخبب
ولا يخزى.

(بخلاف اسناد) حذلم بن کثیر بیان کرتا ہے: میں ۶۱ ہجری کو کوفہ میں آیا۔ میں نے دیکھا
کہ حضرت امام علی بن الحسینؑ چند عورتوں کے ساتھ کربلا سے کوفہ میں لائے گئے اور لوگوں کا
ایک بہت بڑا جھوم آپ کے ساتھ تھا جس نے آپ کو گھیر رکھا تھا اور لوگ گروہ در گروہ آپ کو
دیکھنے کے لیے آرہے تھے جب کہ آپ (سب) بغیر پالان کے اونٹوں پر سوار تھے اور کوفہ کی
عورتیں آپ پر گریہ کر رہی تھیں اور مرچے پڑھ رہی تھیں۔ میں نے سنا کہ حضرت علی بن حسینؑ
جن کی گردن میں طوق تھا اور ان کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ عورتیں اگر ہم
پر گریہ کر رہی ہیں اور رورہی ہیں تو انھیں بتاؤ ہمارا قاتل کون ہے؟

حذلم ابن کثیر بیان کرتا ہے: اس دن میں نے حضرت زینب بنت علیؑ کو اس طرح
تقریر کرتے ہوئے دیکھا کہ خدا کی قسم، کسی پردہ نشین عورت کو میں نے کبھی اتنی فصاحت و بلاغت
سے بولتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ گویا زینب بنت علیؑ کے دہن مبارک میں ان کے باپ علی
مرتضیٰ کی زبان گوہر بار تھی۔ ایک دفعہ آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: چپ
ہو جاؤ! اس اشارہ کی یہ تاثیر دیکھی کہ

فارتدت الانفاس و سكنت الاصوات
”لوگوں کے سینوں کے سانس رک گئے اور اونٹوں کی گھنٹیوں کی آواز
تک بند ہو گئی۔“

پھر حضرت زینبؑ نے بولنا شروع کیا اور یوں فرمایا:

تمام حمد اس خداوند کریم کے لیے ہے اور درود و سلام ہو میرے بابا محمدؐ پر اور ان کی آل
پاک پر، اس کے بعد فرمایا: اے کوفہ والو! اے مکہ و مدینہ والو! تم رورہے ہو تمہارا رونا کبھی ختم نہ ہو

اور یہ تمہارے نوے ایسے ہی جاری رہیں۔ تمہاری مثال اس بڑھیا جیسی ہے جو مضبوط دھاگہ بانٹنے کے بعد اسے کھول ڈالے۔ تمہاری قسمیں کیا غداری کے لیے تھیں؟ تم میں سوائے اوجھے پن اور برائیوں میں غلطیاں ہونے کے اور کیا ہے؟ تم کئیروں کی طرح تملق کرنا چاہتے ہو اور دشمنوں کی طرح اذیت دیتے ہو۔ شرفا کو رسوا کرنے والے ہو اور تم ملاقات کرنے والوں کو خوار کرنے والے ہو اور بیعت کو توڑنے والے ہو اور جو تمہارے ذمے ہے اُسے ضائع کرنے والے ہو۔ کتنا بڑا ذخیرہ ہے جو تم نے اپنے لیے چھپا کر رکھا ہے اور تم پر ہمیشہ اللہ کا غضب رہے گا اور تم ہمیشہ عذاب میں رہو گے۔ اب رو رہے ہو تو روتے رہو۔

خدا کی قسم، تم بہت زیادہ روؤ گے اور کم ہنسو گے۔ کیونکہ تم نے ساری دنیا کی برائیاں اپنے دامن میں سمیٹ لی ہیں۔ اب یہ دجے تمہارے دامن سے دھوئے نہیں جاسکتے اور فرزند رسول خدا کے خون کے دجے اور جنت کے جوانوں کے سردار کے خون کے دجے کیسے دھل سکتے ہیں۔ وہ سردار جو تمہاری نیکیوں کا پلا و ماوٹی تھا جو مصیبت کے وقت تمہاری پناہ گاہ تھا جو راہ ہدایت کے لیے نورانی مینار تھا۔ تمہاری محبت کی نشانی تھا اور تمہاری حجت کا درجہ تھا۔ جس کو تم نے ختم کر دیا ہے اور اس کو تم نے قتل کر دیا ہے، کتنا بڑا ذخیرہ تم اپنے لیے کر چکے ہو۔

تمہارے لیے ہلاکت و بربادی ہو تمہاری کوئی امید بر نہ آئے۔ تمہاری ساری کوششیں ضائع ہو جائیں، تمہارے ہاتھ ٹوٹ جائیں، تمہاری تجارت برباد ہو جائے اور تم خدا کے غضب میں گرفتار رہو، تم پر ذلت و رسوائی کی مار ہو۔

اے کوفہ والو! تم جانتے ہو کہ تم نے رسول خدا کے کس جگر بند کو ذبح کر دیا ہے اور اس کے خون کو راینگاں کر دیا ہے اور بے دریغ بہایا ہے اور کس کے ناموس کو تم نے سر بر ہنہ کر دیا ہے۔ کس کی حرمت کو تم نے ضائع کر دیا ہے۔ ایسی مصیبت برپا کی ہے کہ جس پر قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے اور زمین شق ہو جائے، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور ایسی مصیبت ہے کہ زمین و آسمان اس سے پُر ہیں۔ تعجب ہے کہ آسمان سے خون کیوں برس رہا ہے۔ آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے اور رسوا کن ہو گا جب تمہارا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔ پس تم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مہلت پر اتراؤ مت وہ جلدی نہیں کرتا کیونکہ اس کو انتقام کے وقت کے ختم ہونے کا ڈر نہیں ہوتا۔ آگاہ ہو جاؤ! تمہارا رب تمہاری کہیں گاہ (شکار) میں ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: بی بی خاموش ہو گئیں لیکن خدا کی قسم، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ سب لوگ یہ کلام سن کر حیران اور متحیر ہو گئے تھے اور بے اختیار رو رہے تھے اور اپنی انگلیاں منہ میں دبائے ہوئے تھے۔ ایک بوڑھے کوئیں نے دیکھا جو بہت رو رہا تھا، یہاں تک کہ اس کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی تھی اور وہ کہہ رہا تھا: میرے ماں، باپ تم پر قربان ہو جائیں۔ تمہارے بوڑھے تمام دنیا کے بوڑھوں سے افضل ہیں۔ تمہارے جوان تمام جوانوں سے بہتر ہیں اور تمہاری عورتیں تمام عورتوں سے افضل ہیں، اور تمہاری نسل تمام نسلوں سے بہتر ہے اور کبھی تم عاجز اور ذلیل نہیں ہو سکتے۔

سب سے پہلا مرثیہ جو امام حسینؑ پر پڑھا گیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي عن والده رضي الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن عمران قال: حدثنا محمد بن ابراهيم بن خالد قال: حدثنا عبدالله بن ابي سعيد الوراق قال: حدثني مسعود بن عمرو الجحدري قال: حدثني ابراهيم بن راحة قال: اول شعر رثي به الحسين بن علي عليه السلام قول عقبة بن عمية السهمي من بني سهم بن عوف بن غالب يقول:

اذ العين قرت في الحياة وانتم
تخافون في الدنيا فأظلم نورها
مررت على قبر الحسين بكرىلا
ففاض عليه من دموعي غزيرها
فما زلت اريه وابكي لشجوه
وبسعد عيني دمعها وزفيرها

ویکیت من بعد الحسین عصاباً
 اطافت به من جانیہا قبورها
 سلام علی اہل القبور بکریلاً
 وقل لہا منی سلام یزورها
 سلام بأصال العشی وبالضحی
 تودیه نکباء الرياح ومورها
 ولا یرح الوفاد زوار قبرہ
 یفوح علیہم مسکھا وغیرہا

(بخندہ استاد) جناب ابراہیم بن راحہ نے بیان کیا ہے کہ حسین بن علیؑ پر پہلے مرثیہ کے اشعار پڑھے گئے وہ عقبہ بن عمیرؓ بھی کے اشعار ہیں کہ جو ہم بن عوف بن غالب کے قبیلہ سے تھا۔ اور وہ اشعار یوں ہیں:

اذ العین قرت فی الحیاة وانتم
 تخافون فی الدنیا فاظلم نورہا
 ”اگر دنیا کی زندگی میں آنکھوں کو ٹھنڈک ہو اور (اے آلِ محمد) تم
 ستائے جاؤ تو وہ ٹھنڈک ختم ہو جاتی ہے اور تاریکی میں بدل جاتی ہے۔“
 مرت علی قبر الحسین بکریلاً
 ففاض علیہ من دموعی غزیرہا
 ”میں کربلا میں قبر حسینؑ کی طرف سے گذرا تو میری آنکھوں سے
 آنکھوں کا سیلاب بہہ نکلا۔“

فما زلت ارثیہ وابکی لشجوبہ
 ویسعد عینی دمعہا وزفیرہا
 ”میں ہمیشہ ان کا مرثیہ پڑھتا رہوں گا اور ان پر روتارہوں گا۔“
 ویکیت من بعد الحسین عصاباً
 اطافت به من جانیہا قبورها
 ”حسینؑ کے بعد میں اس گروہ (شہدائے کربلا) پر گریہ کروں گا، جن

کی قبریں تربت حسین کے دونوں جانب ہیں۔“

سلام علی اهل القبور بکریلا
 وقل لها منی سلام یزورہا
 ”میرا سلام ہو کر بلا کے ان اہل قبور پر اور میرا سلام ہو ان پر جو ان کی
 زیارت کے لیے آئے ہیں یہ ان کے مرتبہ کے مطابق بہت تھوڑا ہے۔“
 سلام بأصال العشی۔ وبالضحی
 تؤدیہ نکباء الریاح ومورها
 ”میرا سلام ہو ان پر شام و سحر اور ظہر کے وقت جو باد مخالف اور غبار
 اڑانے والی ہوا پہنچاتی ہے۔“

ولا برج الوفاد زوار قبرہ
 یفوح علیہم مسکھا وعیرہا
 ”ہمیشہ اس قبر پر زائرین کی بھیڑ ہے اور وہ اس پر ٹھک و غبر چمکتے رہیں۔“

میرا رشتہ دنیا اور آخرت دونوں میں قائم رہے گا

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا ابو علی الحسن بن محمد
 الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رضی اللہ
 عنہ قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالقاسم
 جعفر بن محمد قال: حدثنی جعفر بن محمد ابن مسعود
 عن ابیہ عن ابی النضر العباسی قال: حدثنا محمد بن خالد
 قال: حدثنی محمد بن معاذ قال: حدثنا زکریا بن عدی
 قال: حدثنا عبید اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن محمد بن
 عقیل عن حمزة بن ابی سعید الخدری عن ابیہ قال:
 سمعت رسول اللہ ﷺ يقول علی المنبر: ما بال اقوام
 يقولون ﴿ان رحم رسول اللہ لا تشفع يوم القيامة﴾ بلی
 واللہ ان رحمی لموصلة فی الدنيا والآخرة، وانی ایہا
 الناس فرطکم يوم القيامة علی الحوض، فاذا جستم قال

الرجل: یا رسول اللہ انا فلان بن فلان، فأقول: اما النسب فقد عرفته لكنکم اخذتم بعدی ذات الشمال وارتددتم علی اعقابکم القهقری۔

(بخاری اسناد) جناب حمزہ بن ابی سعید خدری نے اپنے والد سے سنا ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے حضرت رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ نے منبر پر ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ جو یہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن رسول خدا کے ساتھ رشتہ داری بھی مفید نہیں ہوگی۔ کیوں نہیں! خدا کی قسم، میرے ساتھ رشتہ داری اور تعلق دنیا اور آخرت دونوں میں قائم رہے گا۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم قیامت کے دن میرے پاس حوض پر وارد ہو گے۔ جب تم لوگ میرے پاس آؤ گے تو تم میں سے ایک شخص کہہ رہا ہوگا: یا رسول اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں۔ میں اس کے جواب میں کہوں گا: جہاں تک تیرے نسب کی بات ہے اس کو میں جانتا ہوں لیکن تم سب کے سب میرے بعد ذات شمال (یعنی بائیں بازو والے کردہ) میں شامل ہو گئے تھے اور زبردستی مرتد ہو گئے تھے اور اُن کے پاؤں واپس چلے گئے تھے۔

مومن بھائیوں سے ملاقات خوشی کا باعث ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ ابو علي الحسن بن محمد الطوسي قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشريف الصالح ابو محمد الحسن بن حمزة العلوي قال: حدثني ابو الحسن علي بن الفضل قال: حدثني ابو تراب عبيد الله بن موسى قال: حدثني ابو القاسم عبد العظيم بن عبد الله الحسنی قال: سمعت ابا جعفر محمد بن علي بن موسى عليه السلام يقول: ملاقة الاخوان بسرة وتلقيح للعقل وان كان نزرًا قليلا۔

(بخاری اسناد) ابو القاسم عبد العظیم بن عبد اللہ الحسنی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد

اس حدیث کے دو حصے ہیں اور ان کے باہمی تعلق سے واضح ہے کہ رشتہ داروں میں سے بھی خدا خواست کوئی بائیں بازو یعنی رسول خدا اور آل رسول کے حزب مخالف میں شامل ہو جائے تو اسے اس کا نسب کچھ فائدہ نہ پہنچ سکے گا۔ (صحیح)



ابو جعفر محمد بن علی بن موسیٰ عظیم السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن بھائیوں سے ملاقات کرنا پابعدِ خوشی اور محفل میں اضافہ کا موجب بنتی ہے اگرچہ یہ بہت کم اور شاذ و نادر ہی کیوں نہ ہو۔

اے علیؑ! آپ جہنم سے فرمائیں گے یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبو علي الحسن بن محمد الطوسي قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رضي الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثني المظفر بن محمد الوراق قال: حدثني ابن علي محمد بن همام قال: حدثني أبو سعيد الحسن بن زكريا البصري قال: حدثني عمر ابن المختار قال: حدثني أبو محمد الترسى عن النضر بن سويد عن عبد الله ابن مسكان عن أبي جعفر الباقر عليه السلام عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول الله: كيف بك يا علي إذا وقفت على شفير جهنم وقدمت الصراط وقيل للناس جوزوا وقلت لجهنم هذا لي وهذا لك؟ فقال علي يا رسول الله ومن أولئك؟ فقال أولئك شيعتك معك حيث كنت.

(بمخفف اسناد) عبد اللہ ابن مسکانؒ نے حضرت ابو جعفر امام محمد الباقر عليه السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے حضرت رسول خدا سے کہ آپؑ نے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کا اس وقت کیا منزلت و مقام ہوگا، جب آپؑ جہنم کے کنارے پر کھڑے ہوں گے اور پہلا صراط آپؑ کے سامنے ہوگا اور لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس پہلے سے گزر دو اور آپؑ اس وقت جہنم سے کہہ رہے ہوں گے: اے جہنم! یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہوں گے جن کو میں اپنا کہوں گا؟
آپؑ نے فرمایا: اے علیؑ! وہ آپؑ کے شیعہ ہوں گے جو آپؑ کے ساتھ ہوں گے جہاں آپؑ ہوں گے وہاں وہ ہوں گے۔





باب چہارم

مسلمان مومن بھائی کی حاجت روائی کی فضیلت

(أخبرنا) الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رضي الله عنه بمشهد مولانا امير المؤمنين علي بن ابي طالب صلوات الله عليه قال: أخبرنا الشيخ الوالد السعيد ابو جعفر محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا احمد بن محمد ابن الصلت الأهوازي قال: أخبرنا ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد ابن عقدة الحافظ قال: أخبرنا جعفر بن عبد الله قال: حدثنا عمر بن خالد ابو حفص عن محمد بن يحيى الملقب قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: من كان في حاجة اخيه المؤمن المسلم كان الله في حاجته ما كان في حاجة اخيه.

(بمجلس استاد) جناب محمد بن یحییٰ مدنی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو کوئی اپنے مومن مسلمان بھائی کی حاجت روائی کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس شخص کی حاجت روائی کرے گا۔ اس مقدار سے زیادہ جتنی وہ اپنے بھائی کی حاجت میں زحمت کرے گا۔

امام کا ایک شخص کو نصیحت کرنا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد

ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی رضی اللہ عنہ قال:
 أخبرنا احمد بن محمد بن الصلت الأهوازی قال: أخبرنا
 ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة عن عاصم
 بن عمرو عن محمد بن مسلم قال: أتاني رجل من أهل
 الجبل فدخلت معه على أبي عبد الله عليه السلام، فقال له
 عند الوداع: أوصني. فقال: أوصيك بتقوى الله وبر أخيك
 المسلم، وأحب له ما تحب لنفسك، وأكره له ما تكره
 لنفسك، وإن سألك فاعطه، وإن كف عنك فأعرض عليه،
 ولا تمله خيراً فإنه لا يملك، وكن له عضداً فإنه لك عضد،
 إن وجد عليك فلا تفارقه حتى تحل سخيمته، وإن غاب
 فاحفظه في غيبته، وإن شهد فاكفه وأعضده ووازره
 وأكرمه ولاطفه، فإنه منك وأنت منه.

(مخترق استاد) جناب محمد بن مسلمؑ نے بیان کیا ہے کہ پہاڑی علاقے کا ایک شخص میرے پاس آیا اور میں اس کو اپنے ساتھ لے کر حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر الصادقؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے جب اجازت لے کر واپس جانے کا ارادہ کیا تو اس شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: اے مولاً! مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ نیکی کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ جو کچھ تم اپنے لیے پسند کرتے ہو، وہی اس کے لیے پسند کرو۔ اور جس چیز کو تم اپنے لیے ناپسند کرتے ہو، وہ اس کے لیے بھی ناپسند کرو۔ اگر وہ تم سے سوال کرے تو اس کو عطا کرو اور اگر وہ تمہیں محروم کرے تو اس سے بے زنجی نہ کرو اور خیر سے اس کو محروم نہ کرو اگرچہ وہ تمہارے ساتھ نیکی نہ کرے۔ تم اس کے لیے زور بازو نہ بنو، کیونکہ وہ تمہارا بازو ہے اور اگر وہ تمہارے اوپر ناراض ہو جائے تو اس سے جدا اور الگ نہ ہو یہاں تک کہ اس کی ناراضگی کو دور کرو اور اگر وہ غائب ہو تو اس کی عدم موجودگی میں اس کی حفاظت کرو (یعنی اس کی غیبت نہ کرو) اور اگر وہ موجود ہے تو اس کی مدد کرو اور اس کے



(دست و بازو) بن جاؤ اس کی زیارت کرو اور اس کی عزت کرو اور اس پر مہربانی و نرمی کرو
کیونکہ وہ تم سے ہے اور تم اس سے ہو۔

ایک مومن بھائی کے دوسرے مومن پر سات حقوق واجب ہیں

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد
بن الحسن الطوسي رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد
ابو جعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا احمد بن محمد
بن الصلت الأهوازي قال: أخبرنا ابو العباس احمد بن
محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثني احمد بن الحسن
قال: حدثنا الهيثم بن محمد عن محمد بن الفيز عن
معلي بن خنيس قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: ما
حق المؤمن على المؤمن؟ قال: سبع حقوق واجبات ما
منها حق الا واجب عليه ان خالفه خرج من ولاية الله وترك
طاعته ولم يكن لله فيه نصيب، قال: قلت حدثني ما هن؟
فقال: ويحك يا معلي اني عليك شفيق اخشى ان تضيع ولا
تحفظ وان تعلم ولا تعمل۔ قال: قلت لا حول ولا قوة الا
بالله العلي العظيم۔ قال: ايسر حق منها ان تحب له ما
تحب لنفسك وتكره له ما تكره لنفسك، والحق الثاني ان
تمشي في حاجته وتتبع رضاه ولا تخالف قوله، والحق
الثالث ان تصله بنفسك وما لك ويديك ورجليك
ولسانك، والحق الرابع ان تكون عينه ودليله ومرآته
وقميصه، والحق الخامس ان لا تشيع ويجوع ولا تلبس
ويعرى ولا تروى ويظلم، والحق السادس ان يكون لك
امراة وخادم وليس لأخيك امراة وخادم فتبعث بخادمك
فتغسل ثيابه وتصنع طعامه وتمهد فراشه فان ذلك كله لما
جعل بينك وبينه، والحق السابع ان تبر قسمه وتجيّب

دعوته وتشهد جنازته وتعود مریضة وتشخص ببدنك فی
قضاء حوائجه ولا تلجئه الی ان یسألك، فاذا حفظت ذلك
منه فقد وصلت ولايتك بولايته وولایته بولايته تعالیٰ۔

(بخلاف اسناد) معلىٰ بن خنيسؒ بیان کرتے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: اے فرزند رسول! یہ فرمائیں کہ ایک مومن کا اپنے دوسرے مومن بھائی پر کیا حق واجب ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ایک مومن پر دوسرے مومن بھائی کے سات حقوق واجب ہیں اور ان حقوق میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ اسے پورا نہ کیا جائے اور اس کے خلاف کرنے والا اللہ تعالیٰ کی ولایت سے خارج ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو ترک کرنے والا شمار ہوگا اور بارگاہِ خدا میں اس کے لیے اجر و ثواب سے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

میں نے عرض کیا: فرمائیں! وہ حقوق کون کون سے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اے معلىٰ بن خنيسؒ! تم پر افسوس ہے! تم پر مہربان ہوں، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ تم ان حقوق کو ضائع کر دو اور ان کی حفاظت نہ کر سکو اور ان کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان پر عمل نہ کر پاؤ۔

معلىٰ بیان کرتا ہے: میں نے آپؑ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: مولاً! اللہ کی طاقت و قدرت کے علاوہ کوئی نہیں ہے اور وہ اللہ علیٰ اور عظیم ہے اور اس کی طاقت و قدرت اگر شامل حال ہوگئی تو میں عمل یعنی ان حقوق کی ادائیگی کروں گا۔

آپؑ نے فرمایا:

① ان حقوق میں سے سب سے آسان حق یہ ہے کہ ایک مومن اپنے دوسرے مومن بھائی کے لیے وہی چیز پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے اور جس کو وہ اپنے لیے پسند نہیں کرتا وہ اس کے لیے بھی پسند نہ کرے۔

② دوسرا حق یہ ہے کہ اپنے مومن بھائی کی حاجت روائی کے لیے کوشش کرے اور اس کو خوش کرے اور اس کی بات کی مخالفت نہ کرے۔

③ تیسرا حق یہ ہے کہ اپنی جان، مال، پوتوں اور زبان کے ذریعے اس کے ساتھ رہے۔
④ چوتھا حق یہ ہے کہ اپنے مومن بھائی کی آنکھ بن جائے۔ اس کی دلیل بن جائے اس کے لیے آئینہ بن جائے اور اس کے لیے قمیض بن جائے یعنی اس کے عیبوں پر پردہ پوشی

کرے۔

۱۵) پانچواں حق یہ ہے کہ اگر وہ بھوکا ہے تو پھر تم پیٹ بھر کر نہ کھاؤ اور وہ بے لباس ہو تو تم بھی لباس زیب تن نہ کرو (یعنی اس کے لباس اور غذا کا بندوبست کرو) اور وہ پیاسا ہے تو خود میرا پ نہ ہو۔

۱۶) چھٹا حق یہ ہے کہ اگر تمھاری بیوی بھی مہار و نوکر بھی ہو اور تمھارے (مومن) بھائی کے پاس نہ بیوی ہو اور نہ نوکر تو پھر تم اپنا نوکر اس کی خدمت میں روانہ کرو تا کہ وہ نوکر اس کے لیے کھانا تیار کرے اور اس کے کپڑوں کو دھوئے اور اس کے لیے بستر بچائے۔

۱۷) ساتواں حق یہ ہے کہ اگر وہ قسم اٹھائے تو اس قسم سے برأت دلوائے (یعنی تم اس کا کفارہ ادا کرو) وہ دعوت دے تو اس کو قبول کرو۔ اور اگر وہ مرجائے تو اس کے جنازے میں شمولیت کرو۔ اگر بیمار ہے تو اس کی حصار داری کرو اور خود بخش نقیس اس کی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ضرورت مند ہے تو انتظار نہ کرو کہ وہ تم سے سوال کرے اور پھر تم اس کی ضرورت کو پورا کرو۔ نہیں اس کے سوال کے بغیر اس کی ضرورت کو پورا کرو۔ پس جب تم نے اپنے مومن بھائی کے ان حقوق کی حفاظت کی ہے تو اطمینان رکھو کہ تم نے اپنی ولایت اور دوستی کو اس کی دوستی سے ملا دیا ہے اور اس کی دوستی کو اللہ کی دوستی سے ملا دیا ہے۔

جو اپنے دین کو عظیم شمار کرے وہ اپنے بھائی کو بھی عظیم شمار کرے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: حدثنا احمد بن محمد بن الصلت الازهري قال: اخبرنا ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنا محمد بن فضل بن ابراهيم ابن المفضل بن قيس بن رمانه قال: حدثني ابي عن عبدالله بن ابي يعفور قال: قال لي ابو عبدالله عليه السلام: انه من عظم دينه عظم اخوانه، ومن استخف بدينه استخف باخوانه۔ يا محمد اخصص بما لك وطعامك من تحبه في الله عز وجل۔



(بخلاف استاد) عبداللہ ابن ابی مہرور نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تحقیق جو اپنے دین کو عظیم شمار کرے گا وہ اپنے مومن بھائی کو بھی عظیم شمار کرے گا اور جس نے اپنے دین کو خفیف اور ہلکا شمار کیا، وہ اپنے مومن بھائی کو بھی خفیف اور ہلکا شمار کرے گا۔ اے محمد! تم اپنے مال اور اپنے طعام کو اس شخص کے لیے خاص قرار دو جس سے تم اللہ تعالیٰ کی خوش نودی کی خاطر محبت کرتے ہو۔

جو اپنے مومن بھائی کا دفاع کرے گا اللہ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا

(وَعَنهُ) قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ الْوَالِدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَقْدَةَ عَنْ الْمُفَضَّلِ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَسْلِيِّ عَنْ إِبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ كَانَ وَصَلَ لِأَخِيهِ بِشَفَاعَةٍ فِي دَفْعِ مَغْرَمٍ أَوْ جَرِ مَغْنَمٍ ثَبَتَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدَمِيهِ يَوْمَ تَزُلُ فِيهِ الْأَقْدَامُ۔

(بخلاف استاد) ابان بن تغلب نے حضرت امام ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص کسی ضرر کو دور کرنے میں یا کسی نفع و فائدہ کو حاصل کرنے میں اپنے مومن بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو قیامت کے دن ثابت قدمی عطا فرمائے گا کہ جس دن لوگوں کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ ہوگی۔

مومن بھائی کی قدرت کی باوجود مدد نہ کرنے پر مذمت

(وَعَنهُ) قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الطُّوسِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ الْوَالِدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَقْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى



بن المنذر قال: حدثنا حسين بن محمد قال: حدثني ابي
عن اسماعيل بن ابي خلف عن صفوان بن مهران عن ابي
عبدالله عليه السلام قال: ايما رجل مسلم اتاه رجل مسلم في
حاجة وهو يقدر على قضائها فمنعه اياها عيّر الله يوم
القيامة تعبيراً شديداً وقال له: اتاك اخوك في حاجة قد
جعلت قضاؤها في يدك فمنعته اياها زهداً منك في
ثوابها، وعزتي لا انظر اليك اليوم في حاجة معذراً كنت او
مغفوراً لك.

(بخلاف استاد) صفوان بن مهران علیہ الرحمہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام الصادق علیہ السلام سے
نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مسلمان کہ جس کے پاس کوئی دوسرا مسلمان کسی حاجت و
ضرورت کے لیے آئے اور وہ اس کی حاجت روئی پر قادر ہونے کے باوجود بھی اس سے انکار
کر دے اور اس کی اس حاجت کو پورا نہ کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو شدید ملامت کرے
گا اور اس سے فرمائے گا کہ تیرے پاس تیرا بھائی ایک حاجت لے کر آیا تھا اور میں نے اس کی اس
حاجت کو تیرے ہاتھوں سے پورا کرنا قرار دیا تھا، جبکہ تو نے اس کو روک دیا اور انکار کر دیا اور اس
کی حاجت کو پورا نہ کیا اور اس حاجت کے پورا کرنے سے جو ثواب تھا تو نے اس کو حاصل کرنے
سے پہلو تہی کی ہے۔ مجھے قسم ہے اپنی عزت کی، آج میں تیری حاجت کی طرف بھی نہیں دیکھوں گا
تو بخشا جائے یا تجھ پر عذاب نازل ہو مجھے کوئی پروا نہیں ہے۔

خليفة الله کہاں ہے؟

(و عنہ) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد
بن الحسن الطوسي رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد
الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال:
حدثني ابو جعفر محمد بن علي بن الحسين ابن بابويه رحمه الله
قال: حدثني ابي قال: حدثنا سعد بن عبدالله عن ايوب ابن
نوح عن صفوان بن يحيى عن ابان بن عثمان عن ابي

عبداللہ جعفر بن محمد علیہما السلام قال: اذا كان يوم القيامة نادى مناد من بطنان العرش: اين خليفة الله في ارضه؟ فيقوم داود النبي ﷺ، فيأتى النداء من عند الله عزوجل لسنا اياك اردنا وان كنت لله خليفة. ثم ينادى ثانية: اين خليفة الله في ارضه؟ فيقوم امير المؤمنين ﷺ، فيأتى النداء من قبل الله عزوجل: يامعشر الخلائق هذا على بن ابي طالب خليفة الله في ارضه وحجته على عباده، فمن تعلق بحبله في دار الدنيا فليتعلق بحبله في هذا اليوم ليستضي بنوره وليتبعه الى الدرجات العلى من الجنان.

قال: فيقوم اناس قد تعلقوا بحبله في الدنيا فيتبعونه الى الجنة. ثم يأتى النداء من عند الله عزوجل: ألا من ائتم بامام في دار الدنيا فليتبعه الى حيث يذهب به، فحيثذ «يتبرأ الذين اتبعوا من الذين اتبعوا وراوا العذاب وتقطعت بهم الاسباب. وقال الذين اتبعوا لو أن لنا كرة فنتبرأ منهم كما تبرأوا منا كذلك يريهم الله اعمالهم حسرات عليهم وما هم بخارجين من النار».

(بخلاف استاد) ابان بن عثمانؒ نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادقؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو وسطِ مرث سے منادی آواز دے گا: جو اللہ کی زمین پر اس کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟

حضرت داؤدؑ کھڑے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے داؤد! اگرچہ تو بھی میری زمین پر میرا خلیفہ تھا لیکن اب تو مراد نہیں ہے۔ پھر منادی دوبارہ نداء دے گا جو زمین پر خلیفہ اللہ تھا وہ کہاں ہے؟

امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ کھڑے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے میری مخلوق! یہ علی ابن ابی طالبؑ، جو اللہ کی زمین پر اللہ کے خلیفہ تھے اور اس کی مخلوق کی طرف سے حجت ہیں۔ پس جو شخص دنیا میں ان کی رسی (دامن) سے متمسک رہا ہے وہ

آج بھی اس کی رسی (یعنی دامن) سے متمسک ہو جائے اور اس کے نور سے روشنی حاصل کرتے ہوئے اور ان کی اتباع کرتے ہوئے جنت کے درجات عالیہ (یعنی بلندیوں) کی طرف چلا جائے۔ آپؐ نے فرمایا: اس کے بعد لوگوں کی ایک جماعت جو دنیا میں آپؐ کے دامن سے متمسک رہی ہوگی وہ آپؐ کی اتباع کرتے ہوئے جنت میں چلی جائے گی۔ پھر دوبارہ بارگاہِ خداوندی سے آواز آئے گی: اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ! اب جو شخص دنیا میں جس امام (یعنی باطل امام) کی اتباع و اطاعت کرتا رہا ہے وہ اس امام کی اتباع کرتے ہوئے جدھر اس کا امام جائے گا اُدھر چلا جائے۔ یہ وہ وقت ہوگا کہ جس کی ترجمانی خدا خود فرما رہا ہے:

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ تَبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۖ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۚ كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ۝ (سورۃ بقرہ: ۱۶۷، ۱۶۸)

”وہ (وقت کتنا سخت ہوگا) جب پیٹھ والوگ اپنے پیروؤں سے اپنا پیچھا چھڑائیں گے اور (وہ اپنی آنکھوں سے) عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے سارے تعلق ٹوٹ جائیں گے اور پیروکار کہنے لگیں گے: اگر ہم دوبارہ (دنیا کی طرف) پلٹ سکتے تو ہم بھی اسی طرح تم سے برأت کا اعلان کریں گے جیسے آج تم ہم سے برأت کا اعلان کر رہے ہو اور اس وقت خدا ان کو ان کے اعمال دکھائے گا جنہیں وہ بڑی حسرت سے دیکھیں گے۔ اب بھلا وہ جہنم کی آگ سے نجات کیسے پاسکیں گے؟“۔

بصرہ میں ابن عباسؓ کا لوگوں سے خطاب

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني المظفر بن احمد البلخي قال: أخبرنا ابوبكر محمد بن احمد بن ابي البلخ

قال: حدثنا ابو عبد الله جعفر بن محمد الحسنی قال: حدثنا عیسیٰ بن مهران قال: حدثنا حفص بن عمر الفراء قال: حدثنا ابو معاذ الخزاز قال: حدثني یونس بن عبد الوارث عن ابيه قال: بینا ابن عباس رحمه الله یخطب عندنا علی منبر البصرة اذ اقبل علی الناس بوجهه ثم قال: ایتها الامة المتحيرة فی دینها أم والله لو قدمتم من قدم الله، وأخرتم من أخر الله، وجعلتم الوراثة والولاية حیث جعلها الله ما عال سهم من فرائض الله ولا عال ولی الله، ولا اختلف اثنان فی حکم الله، فلقوا ویا ل ما فرطتم فیہ بما قدمت ایدیکم ﴿وسیعلم الذین ظلموا ای متقلب ینقلبون﴾

(مخفف استاد) جناب یونس بن عبد الوارثؒ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ کے منبر پر ہمارے درمیان ابن عباسؓ خطبہ دیتے ہوئے، لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے وہ قوم جو اپنے دین میں تمہیں پریشان ہو، آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم، اگر تم نے اپنے دین کو اس کو مقدم کیا ہوتا کہ جس کو خدا نے مقدم کیا ہے اور تم مؤخر کرتے اس شخص کو جس کو خدا نے مؤخر کیا تھا اور تم نبی کی ولایت و وراثت کو اس جگہ قرار دیتے جس جگہ اللہ تعالیٰ نے قرار دی ہے تو اللہ کے حقوق میں سے کوئی فرض ضائع نہ ہوتا اور اللہ کے ولی پر ظلم نہ ہوتا اور کوئی دو شخص کسی حکم خدا میں اختلاف نہ کرتے لیکن تم نے ایسا نہ کیا اب اپنے کیے کا مزہ چکھو اور جو تم نے اپنے ہاتھوں سے خود کمایا ہے اس کو دیکھو:

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيُّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ
”اور عنقریب جو ظالم ہیں پس وہ جان لیں گے کہ ان کے لیے کتنا بُرا ٹھکانہ ہے۔“ (سورہ شعراء، آیت ۲۲۷)

قیامت کے دن آوازِ قدرت آئے گی

(و عنہ) قال: حدثنا الشيخ المفید ابو علی الحسن بن محمد الطوسیؒ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالدؒ قال:



أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو الطيب الحسين بن علي
التمار قال: حدثنا أبو عبد الله ابن محمد قال: حدثنا سويد قال:
حدثنا الحكم بن يسار عن سديس صاحب السابري عن
انس بن مالك قال: قال رسول الله: **إذا جمع الله الخلائق**
يوم القيامة يدخل أهل الجنة الجنة وأهل النار النار نادى
مناد تحت العرش: تاركوا المظالم بينكم فعلى ثوابكم

(بخلاف استاد) انس بن مالک نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کو جمع کرے گا اور اہل جنت، جنت میں داخل ہو جائیں
گے اور اہل جہنم، جہنم میں چلے جائیں گے تو اس وقت عرش کے نیچے سے آواز آئے گی: اگر تم
خالصوں کا ساتھ چھوڑ دیتے تو تمہارے لیے اس کام کا ثواب میرے ذمہ ہوتا۔

دعبل بن علی خزاعی کے اشعار

(وہنہ) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد
الطوسي رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال:
أخبرنا محمد بن محمد بن محمد والحسن بن اسماعيل قالوا: أخبرنا
ابو عبد الله محمد بن عمران المرزباني قال: حدثنا عبد بن
ابی عبد الله بن يحيى العسكري قال: حدثني احمد بن زيد
بن احمد قال: حدثنا محمد بن يحيى بن اكنم ابو عبد الله
قال: حدثني ابي يحيى بن اكنم القاضي قال: أقدم المأمون
دعبل بن علي الخزاعي رحمہ اللہ وآمنه على نفسه، فلما مثل بين
يديه - وكنت جالسا بين يدي المأمون فقال له: انشدني
قصيدتك، فوجدتها دعبل وانكر معرفتها، فقال له: لك
الامان عليها كما أمتك على نفسك، فأنشده:

تاسفت جارتی لما رأت زوری
وعدت الحلم ذنباً غیر مغتفر



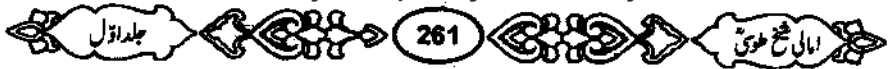
ترجو الصبا بعد ما شابت فوائها
 وقد جرت طلقاً في حلية الكبر
 اجارتي ان شيب الرأس ثقلني
 ذكر المعاد و ارضاني عن القدر
 لو كنت اركان للدنيا وزيتها
 اذا بكيت على الماضين من نفر
 اخني الزمان على اهلي فصدهم
 تصدع الشعب لاقى صدمة الحجر
 بعض اقام وبعض قد اصاب لهم
 داعي المنية والباقي على الاثر
 اما المقيم فأخشى ان يفارقني
 ولست اويه من ولي بمنتظر
 اصبحت اخبر عن اهلي وعن ولدي
 كحالم قص رؤيا بعد مذكر
 لولا تشاغل عيني بالأولى سلقوا
 من اهل بيت رسول الله لم اقر
 وفي مواليك للحرين مشغلة
 من ان تبيت لمشغول على اثر
 كم من ذراع لهم بالطف بائة
 وعارض بصعيد الترب منعفر
 امسى الحسين و مسراهم لمقلته
 وهم يقولون هذا سيد البشر



يا امة السوء ما جازيت احمد فى
 حسن البلاء على التنزيل والسور
 خلفتموه على الأنباء حين مضى
 خلافة الذئب فى انقاذ ذى بقر
 قال يحيى بن اكثم: وانفذ فى المأمون فى حاجته، فقامت
 فعدت اليه وقد انتهى الى قوله:

لم يبق حى من الاحياء نعلمه
 من ذى يمان ويكر ولا مضر
 الا وهم شركاء فى دمائهم
 كما تشارك ايسار على جزر
 قتلا وأسراً وتخويفاً ومنهبة
 فعل الغزاة بأهل الروم والجزر
 ارى امة معلورين ان قتلوا
 ولا ارى لبنى الفتاح من عذر
 قوم قتلتم على الاسلام اولهم
 حتى اذا استمكنوا اجاروا على الكفر
 ابتاء حرب و مروان وليس بهم
 بنو معيط اولاة الحقد والوغر
 اربع بطوس على قبر الزكى بها
 ان كنت تربيع من دين على وطر
 هيهات كل امرء رهن بما كسبت
 له يداه فخذ ما شئت او فذر

قال: فضرب المأمون بعمامته الأرض وقال: صدقت والله
 يادعبل-



(بخلاف اسناد) محمد بن یحییٰ بن اسلم ابو عبد اللہ نے اپنے والد یحییٰ بن اسلم قاضی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: مامون نے ایک دن دھبل بن علی خزاعی کو اپنے پاس بلایا اور اس کو اپنی طرف سے امن و امان کا یقین دلایا۔ ہم سب مامون کے پاس موجود تھے جب دھبل اس سے مطمئن ہو گیا تو مامون نے اس سے کہا: مجھے اپنا قصیدہ سناؤ۔ دھبل نے اس کا اعتراف کیا اور اس کے جاننے سے انکار کرتا رہا۔ مامون نے اس کو کہا: میں نے تجھے اس قصیدہ پر ایسی امان دی ہے جس طرح میں نے تجھے تیرے نفس پر امان دی ہے۔ پس اس کے بعد دھبل نے قصیدہ شروع کیا اور یوں فرمایا:

تأسفت جارتی لما رأت زوری
وعدت الحلم ذنباً غیر مغفرت
”مجھے افسوس ہے اپنے مسائے پر کہ جب اس نے میرے جھوٹ کو
دیکھا تو مجھ سے ایسے گناہ پر نمد باری کا وعدہ کیا، جو ناقابل معافی
تھا۔“

ترجو الصبا بعد ما شابت فوائها
وقد جرت طلقاً فی حلیة الکبر
”وہ ایسی صبح کی امید رکھتا ہے جس کے بعد بچے جوان ہو جائیں اور
آزاد جوان بڑھاپے کے زیور سے حرین ہو جائیں۔“

اجارتی۔ ان شیب الرأس ثقلنی
ذکر المعاد و ارضانی عن القدر
”اے میرے مسائے! اس بڑھاپے سے میرے لیے قیامت کا
تذکرہ ٹھیل ہو گیا ہے اور اس نے مجھے قضا و قدر پر راضی کر دیا ہے۔“

لو كنت اركاناً للدنيا وزيتها
اذا بکیت علی الماضین من نفر
”اگر دنیا اور اس کی ذہنیت میرے لیے زیادہ قابل بھروسہ ہوتی تو میں
گزرے ہوئے لوگوں میں سے کسی پر ضرور گریہ کرتا۔“



اخنی الزمان علی اہلی فصدعہم
تصدع الشعب لاقی صلعة الحجر
اور زمانے نے اپنے اہل پر ظلم کیا ہے اور ان کو بچھاڑ دیا ہے اور ہر
لٹے والے کو بچھاڑ دیا ہے جیسا کہ حجر کو بچھاڑ دیا جاتا ہے۔

بعض اقام وبعض قد اصاب لهم
داعی المنیة والباقي علی الاثر
”بعض کھڑے ہیں اور بعض تک موت کا پیغام پہنچ چکا ہے اور باقی ان
کے پیچھے ہیں۔“

اما المقيم فأخشی ان يفارقني
ولست اویه من ولی بمنتظر
”بہر حال جو کھڑے ہیں ان کے بارے میں، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں
وہ مجھ سے جدا ہو جائیں اور میں ان کے پیچھے جانے کا شہر ہوں۔“

اصبحت اخبر عن اہلی وعن ولدی
كحالم قص رؤیا بعد مذكر
”میں نے صبح کی اور کیا خبر مجھے میرے اہل اور میرے بچوں کے
بارے میں۔ گویا میں نے ان کے تذکرہ کے بعد ان کا خواب نہیں
دیکھا۔“

لولا تشاغل عینی بالأولی سلفوا
من اهل بیت رسول اللہ لم افر
”اگر میری آنکھیں گزشتہ کے لیے روتی ہیں تو میں اہل بیت رسول
میں سے ہر ایک کے لیے گریہ کرتا اور میری آنکھوں کو سکون نہ ملتا۔“

وفی موالیک للحرین مشغلة
من ان تبیت لمشغول علی اثر
”تیرے چاہنے والا کون ان دنوں آزاد ہستیوں (یعنی امام حسینؑ اور



امام رضاؑ کے غم میں مشغول ہے اور ان کی اتباع کرنے میں مشغول ہیں۔

کم من ذراع لهم بالطف بائنة
وعارض بصعيد الترب منعفر
”صحرا میں سے ان کیلے ہاتھ زمین پر ہیں اور مٹی کی گرد نے ان کے چہروں کو غبار آلود کر دیا ہے۔“

امسى الحسين و مسراهم لمقلته
وهم يقولون هذا سيد البشر
”امام حسینؑ نے رات اس حالت میں کی کہ انھیں اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیا گیا، حالانکہ یہ جانتے تھے کہ یہ سید البشر ہیں۔“

يا امة السوء ما جازيت احمد في
حسن البلاء على التنزيل والسور
”اے بُری امت! اتو نے احمدؑ کی کو کیسا برا صلہ دیا ہے ان پر قرآن اور (اس کی) سورتوں کے نازل ہونے پر۔“

خلفتموه على الانبياء حين مضى
خلافة اللئب في انقاذ ذى بقر
”تم نے ان کو ان کی قبروں پر اس لیے رسوا کیا ہے اور ان کی آل پر اس طرح حملہ کیا ہے کہ جیسے بھیڑیا بکریوں پر حملہ کرتا ہے۔“
حمی بن اشم نے بیان کیا ہے: اس کے بعد مامون کسی ضروری کام کے لیے چلا گیا۔ میں بھی کھڑا ہوا جب وہ واپس آیا تو (دھمل) اس شعر پر پہنچ چکا تھا۔

لم يبق حى من الاحياء نعلمه
من ذى يمان وبكر ولا مضر
”زندہ لوگوں میں سے کوئی نہیں بچا جو جانتے ہوں کہ وہ صاحبِ ایمان ہے جو بنی بکر سے ہو یا بنی مضر سے۔“



الا وهم شركاء في دمائهم
 كما تشارك ايسار على جزره
 ”آگاہ ہو جاؤ! یہ سب ان بزرگوں کے خون میں شریک ہیں جیسے سارے
 سرمایہ دار کسی بڑے جانور کے ذبح کرنے میں شریک ہوتے ہیں۔“
 قتلا وأسرأ وتخويفأ ومنهبة
 فعل الغزاة بأهل الروم والجزر
 ”ان کو قتل کیا۔ قیدی بنایا اور ان کو ڈرایا، ان کے مالی غنیمت کو لوٹا
 جیسا کہ اہل روم جنگوں میں اپنے دشمنوں سے کرتے ہیں۔“

اری امية معلورين ان قتلوا
 ولا اری لبنی الفتح من عذر
 ”بنو امیہ کو ان کے قتل میں معذور قرار دیتا ہوں، کیونکہ وہ دشمن تھے
 لیکن بنی عباس کے لیے کوئی عذر قابل قبول نہیں ہے۔“

قوم قتلتم علی الاسلام اولهم
 حتی اذا استمكنو اجاروا علی الکفر
 ”کیونکہ بنو امیہ وہ قوم ہے کہ جس کے بزرگوں کو ان کے بزرگوں
 نے اسلام کی خاطر قتل کیا اور جب ان کو ہمت ہوئی تو انھوں نے ان
 بزرگوں کو کفر کی خاطر قتل کیا۔“

ابناء حرب و مروان و لیس بهم
 بنو معیط اولاة الحقد والوغر
 ”حرب کی اولاد اور مروان کی اولاد اور بنو معیط کی اولاد ان میں سے
 نہیں ہے وہ کینہ اور دشمنی والے ہیں یعنی وہ بھی ان سے زیادہ (بڑے
 دشمن) ثابت ہوئے۔“

اربع بطوس علی قبر الزکی بها
 ان کنت تبرع من دین علی وطر
 ”میں طوس میں اس پاک و پاکیزہ قبر کا مجاور و زائر ہوں اور اس کی



مجاوری کسی حاجت کی خاطر کرنا بھی دین میں سے ہے۔“

ہیہات کل امرہ رهن بما کسبت
له یداه فخذ ما شئت او فذر
”صہمات ہر وہ شخص ہے جو ہاتھوں سے کئے ہوئے عمل کا مرہون منت
ہے۔ خواہ اسے اخذ کرے یا اس سے رسوا ہو جائے۔“

یحییٰ بن ائیم نے بیان کیا ہے: پس ان اشعار کے سننے کے بعد مامون نے اپنا عمامہ سر
سے اتار کر زمین پر مارا اور کہا: اے وعمل! خدا کی قسم، تو نے سچ کہا ہے۔

امیر المؤمنینؑ نے نمازِ صبح کے بعد فرمایا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد
الطوسي رضى الله عنه قال: حدثنا الشيخ الوالد رضى الله عنه قال: أخبرنا
محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو القاسم جعفر بن محمد بن
قولويه القمي رضى الله عنه قال: حدثني ابي قال: حدثنا سعد بن
عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن
محبوب عن عبد الله بن سنان عن معروف بن خربوذ عن
ابی جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام قال: صلی امیر المؤمنین
علیہ السلام بالناس الصبح بالعراق فلما انصرف وعظهم، فبکی
وابکاهم من خوف الله تعالى، ثم قال: ایا واللہ لقد عہدت
اقواما علی عہد خلیلی رسول اللہ، وانہم لیصبحون
ویمشون شعشاء غبراء خمضاء بین اعینہم کربکب المعزی،
یبیتون لربہم سجدا وقیاما، یراوحون بین اقدامہم
وجباہم، یناجون ربہم ویسألونہ فکاک رقابہم من النار،
واللہ لقد رأیتہم مع ذلک وہم جمیع مشفقون منہ خائفون۔

(بخلاف اسناد) معروف بن خربوذ نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے نقل

کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ نے لوگوں کے ساتھ مل کر نمازِ صبح کو



باجماعت ادا فرمایا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں کو وعظ فرمایا۔ اس کے اثر میں آپ نے گریہ کیا اور لوگوں نے بھی خوفِ خدا کی وجہ سے گریہ کیا، پھر آپ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! اللہ کی قسم، میں نے اپنے دوست اور غلیل رسولِ خدا سے ان لوگوں کے لیے عہد کیا ہوا ہے اور یہ (مومنین) جو صبح و شام اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور وہ ٹوٹے ہوئے، غم زدہ اور سجدوں کی کثرت کی وجہ سے ان کی پیشانی پر زخم بن جاتے ہیں جیسا کہ وہ عزاء کی سواری پر سوار ہیں اور ان کی ساری راتیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کی حالت میں گزر جاتی ہیں اور وہ اس حالت میں ہوتے ہیں کہ کبھی ایک پاؤں کو زمین پر رکھتے ہیں اور کبھی دوسرے کو پیشانی کو زمین پر رکھتے ہیں اور وہ اپنے رب سے مناجات کرتے ہیں اور وہ اپنے رب سے سوال کرتے ہیں کہ ان کی گردنوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے۔ خدا کی قسم تو ان کو اگر اس حالت میں دیکھے وہ سارے اللہ سے شفقت اور مہربانی کے طلب گار ہوتے ہیں اور اس سے ڈر رہے ہوتے ہیں۔

قیامت کے دن آواز آئے گی: اہل صبر کہاں ہیں؟

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرني ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنا ابي قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن ابي عمير عن صباح الحذاء عن ابي حمزة الثمالي عن ابي جعفر محمد بن علي الباقر رحمہ اللہ عن آبائه عن رسول الله قال: اذا كان يوم القيامة جمع الله الخلائق في صعيد واحد، وينادي مناد من عند الله يسمع آخرهم كما يسمع اولهم يقول: اين اهل الصبر؟ فيقوم عنق من الناس فتستقبلهم زمرة من الملائكة فيقولون لهم: ما كان صبركم هذا الذي صبرتم؟ فيقولون: صبرنا انفسنا على طاعة الله وصبرناها عن معصية الله. قال: فينادي مناد من



عندالله صدق عبادى خلوا سبيلهم ليدخلوا الجنة بغير حساب۔ قال: ثم ينادى مناد آخر يسمع آخرهم كما يسمع اولهم فيقول: اين اهل الفضل۔ فيقوم عنق الناس فتستقبلهم زمرة من الملائكة فيقولون ما فضلکم هذا الذى نوديتم به؟ فيقولون: كنا يجهل علينا فى الدنيا فنحتمل ويساء اليثا فتعفو۔ قال: فينادى مناد من عندالله تعالى صدق عبادى خلوا سبيلهم ليدخلوا الجنة بغير حساب۔ قال: ثم ينادى مناد من عندالله عزوجل يسمع آخرهم كما يسمع اولهم فيقول: اين جيران الله جل جلاله فى داره؟ فيقوم عنق من الناس فتستقبلهم زمرة من الملائكة فيقولون لهم: ماذا كان عملکم فى دار الدنيا فصرتم به اليوم جيران الله تعالى فى داره؟ فيقولون: كنا نتحاب فى الله عزوجل وتبازل فى الله وتنوازر فى الله، فينادى مناد من عندالله: صدق عبادى خلوا سبيلهم لينطلقوا الى جوار الله فى الجنة بغير حساب، قال: فينطلقون الى الجنة بغير حساب۔ ثم قال ابو جعفر عليه السلام: فهؤلاء جيران الله فى داره يخاف الناس ولا يخافون ويحاسب الناس ولا يحاسبون۔

(بخدمت استاد) ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو جعفر بن محمد علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے آباء کرام کے ذریعے سے حضرت رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کو ایک بہت وسیع میدان میں جمع فرمائے گا، پھر خداوند متعال کی طرف سے منادی ندا دے گا جس کو تمام مخلوق کے اولین و آخرین سنیں گے۔ وہ منادی آواز دے گا: اہل صبر کہاں ہیں؟ پس لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو جائے گی۔ ان لوگوں کا فرشتوں کی ایک جماعت استقبال کرے گی اور وہ ان لوگوں سے کہیں گے: اے لوگو! تم نے کون سا صبر کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: ہم نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کیا ہے اور اللہ کی محبت پر صبر کیا ہے۔ خداوند متعال کی طرف سے آواز آئے

گی: میرے بندے سچ کہہ رہے ہیں۔ ان کا راستہ چھوڑ دو تا کہ وہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں۔

اطاعتِ خدا پر صبر سے مراد یہ ہے کہ اطاعتِ خدا کرنا، اور معصیت پر صبر کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ نافرمانی کرنے میں جلدی نہیں کرتے اور چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر خداوند تعالیٰ کی طرف سے منادیِ عداوے کا جس کو تمام اہل محشر سنیں گے۔ پس وہ آواز دے گا: اہل فضل کہاں ہیں؟ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کھڑی ہو جائے گی اور فرشتوں کی (ایک) جماعت ان لوگوں کا استقبال کرے گی اور ان سے سوال کرے گی: وہ کون سا فضل ہے جس کی وجہ سے تم لوگوں کو پکارا گیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: دنیا میں جو کچھ جاہلوں کی طرف سے ہم پر نازل ہوا ہم نے اس کو برداشت کیا اور جو برائی اور زیادتی ہم سے کی گئی اسے ہم معاف کرتے رہے۔

حضورؐ نے فرمایا: خداوند تعالیٰ کی طرف سے عداوے آئے گی۔ میرے بندے سچ کہہ رہے ہیں، ان کا راستہ چھوڑ دو، تا کہ یہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں۔

آپؐ نے فرمایا: پھر خداوند تعالیٰ کی طرف سے منادیِ عداوے کا جسے تمام اہل محشر سنیں گے۔ پس وہ منادیِ آواز دے گا: وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ہمسائے تھے، کہاں ہیں؟ لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو جائے گی اور فرشتوں کی جماعت ان کا استقبال کرے گی۔ پس وہ ان سے سوال کریں گے۔ وہ کون سا عمل ہے جو تم دنیا میں انجام دیتے رہے ہو اور اس کی وجہ سے آج تم اللہ تعالیٰ کے ہمسائے بن گئے ہو؟ (یعنی اس کی رحمت کے سائے میں ہو)

وہ جواب دیں گے: ہم وہ لوگ ہیں کہ دنیا میں اگر ہم نے کسی سے محبت کی ہے تو اللہ کی خاطر اور اگر مال خرچ کیا ہے تو اللہ کی خوشنودی کے لیے اور ایک دوسرے کی مدد کی ہے تو وہ بھی اللہ کی خوشنودی کے واسطے۔

پس خداوند تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: میرے (یہ) بندے سچ کہہ رہے ہیں۔ اے میرے فرشتو! ان لوگوں کا راستہ چھوڑ دو، تا کہ یہ جنت میں اللہ کے جواب میں بغیر حساب و کتاب کے چلے جائیں۔

آپؐ نے فرمایا: وہ لوگ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں چلے جائیں گے۔ اس کے بعد امام ابو جعفرؑ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اُس دنیا میں اللہ کے ہمسائے ہیں۔ اور لوگوں کو



قیامت کے دن ڈرایا جائے گا لیکن ان کو نہیں ڈرایا جائے گا۔ قیامت کے دن (دوسرے) لوگوں کا حساب ہوگا لیکن ان کا حساب نہیں ہوگا۔

امام حسنؑ کا لوگوں سے خطاب

(وَعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمته قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمته قال: أخبرني ابو عبد الله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو الحسن علي بن محمد الكاتب قال: حدثنا الحسن بن علي الزعفراني قال: حدثنا ابو اسحق الثقفي قال: حدثنا العباس بن بكار الضبي قال: حدثنا ابو بكر الهذلي قال: حدثنا محمد بن سيرين قال: سمعت غير واحد من مشيخة اهل البصرة يقول: لما فرغ أمير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام من حرب اصحاب الجمل لحقه مرض وحضرت الجمعة، فقال لابنه الحسن عليه السلام: انطلق يا بني فجمع بالناس، فأقبل الحسن عليه السلام الى المسجد، فلما استقل على المنبر حمد الله واثني عليه وتشهد وصلى على رسول الله، ثم قال: ايها الناس ان الله اختارنا لنبوته واصطفانا على خلقه وبريته وانزل علينا كتابه ووحيه وايم الله لا يتقصنا احد من حقنا شيئاً الا انتقصه الله في عاجل دنياه واجل آخرته، ولا يكون علينا دولة الا كانت لنا العاقبة ﴿ولتعلمن نبأه بعد حين﴾ ثم جمع بالناس، وبلغ اباه كلامه، فلما انصرف الى ابيه عليه السلام نظر اليه فما ملك عبرته ان سالت على خديه، ثم استدناه فقبل بين عينيه وقال: بأبي انت وامى ﴿ذُرِّيَّةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

(بخلاف استاد) محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہل بصرہ کے کافی بزرگوں



سے سنا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ جگہ جمل سے فارغ ہوئے تو آپؑ پیار ہو گئے اور اس دوران جمعہ کا دن آ گیا۔ آپؑ نے اپنے بیٹے حسنؑ سے فرمایا: اے حسنؑ! جاؤ اور لوگوں کو جمعہ پڑھاؤ۔ امام حسنؑ مسجد میں تشریف لائے۔ آپؑ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد رسولؐ کی رسالت کی گواہی دینے اور آپؑ پر درود و سلام پڑھنے کے بعد فرمایا:

اے لوگو! تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی نبوت کے لیے اختیار کیا اور اپنی ساری مخلوق پر برگزیدہ فرمایا اور ہم پر اپنی کتاب کو نازل فرمایا اور اپنی وحی کو نازل فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی قسم کوئی شخص بھی ہمارے حق میں سے کوئی چیز کم نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی زندگی کو کم کر دے گا اور اس کی موت کو جبراً واقع کر دے گا اور ہمارے اوپر کسی کی کوئی حکومت نہیں ہوگی مگر یہ کہ ہمارے لیے عافیت ہوگی (اور اس کے بعد آپؑ نے ایک زمانے کی خبریں دیں) پھر آپؑ نے لوگوں کو جماعت کروائی۔ جب آپؑ کی گفتگو آپ کے والد کی خدمت میں پیش کی گئی اور آپؑ اپنے والد یعنی امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرتؑ نے آپؑ کی طرف محبت بھرے انداز میں دیکھا پھر آپؑ کو اپنے قریب بلایا اور قریب کرنے کے بعد آپؑ کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے فرمایا: میری ماں اور باپ آپؑ پر قربان ہو جائیں: اے فرزند رسولؐ! اس کے بعد قرآن کی ایک آیت کی تلاوت کی:

ذُرِّيَّةٌ مِّنْ بَعْضِهَا مِّنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

ہر نبی کو آخری وقت وحی کے بارے میں حکم ہوا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رضى الله عنه قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رضى الله عنه قال: أخبرنا ابو عبد الله محمد بن محمد قال: أخبرني ابو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثني ابي عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد عن العباس بن معروف عن محمد بن سنان عن طلحة بن زيد عن جعفر بن محمد الصادق عليه السلام عن ابيه عن جده عليهم السلام قال: قال رسول الله: ما

قبض الله نبيا حتى امره الله ان يوصي الى افضل عشيرته
من عصبته ، وامرني أن اوصي- فقلت: الى من يارب؟
فقال: اوص يا محمد الى ابن عمك علي بن ابي طالب
فاني قد اثبتته في الكتب السالفة وكتبت فيها انه وصيك،
وعلى ذلك اخذت ميثاق الخلائق وموائق انبيائي
ورسلي، اخذت موافقهم لي بالربوبية ولك يا محمد
بالنبوة ولعلي بالولاية.

(بخلاف اسناد) جناب طلحہ بن زید نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے اور
آپؑ نے اپنے والد سے اور انھوں نے آپؑ کے دادا کے ذریعے حضرت رسول خدا سے نقل کیا
ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

خدا و پیرِ حلال نے کسی نبی کو اس وقت تک موت نہیں دی جب تک اسے حکم نہ دیا گیا کہ
وہ اپنے پورے خاندان میں جو سب سے افضل ہے اُسے اپنا وصی قرار دے اور اللہ تعالیٰ نے
مجھے بھی وصی مقرر کرنے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کیا: اے میرے اللہ! میں اپنے خاندان میں
سے کس کو اپنا وصی قرار دوں؟ آوازِ قدرت آئی: اے محمد! اپنے چچا کے بیٹے علی ابن ابی طالبؑ
کو اپنا وصی قرار دو۔ تحقیق میں نے اس امر کو گذشتہ کتب میں تحریر کیا ہوا ہے اور ان کتابوں میں
تحریر ہے کہ وہ آپؑ کا وصی ہے اور اس بات پر میں نے اپنی مخلوق سے عہد لیا ہوا ہے۔ اپنے
انبیاء اور رسولوں سے بھی اس کا عہد لیا ہے کہ میرے آخری نبی کا وصی علی ابن ابی طالبؑ ہوگا۔
میں نے ان سب سے اپنی ربوبیت کا اور آپؑ کے لیے نبوت کا اور علیؑ کی ولایت کا عہد لیا ہے۔

علیؑ اور معراجِ نبی اکرمؐ

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد
الطوسي رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال:
أخبرنا محمد بن محمد بن محمد قال: أخبرني ابو الحسن أحمد بن
محمد بن الحسن قال: حدثني أبي عن سعيد بن عبد الله بن
موسى قال: حدثنا محمد بن عبد الرحمن العزمي قال:

حدثني المعلى بن هلال عن الكلبي عن ابي صالح عن
عبدالله بن العباس قال: سمعت رسول الله يقول: اعطاني
الله تبارك وتعالى خميساً واعطى علياً خمسا: اعطاني
جوامع الكلم واعطى علياً جوامع العلم، وجعلني نبيا
وجعله وصيا، واعطاني الكوثر واعطاه السلسيل،
واعطاني الوحي واعطاه الالهام، وامرني به اليه وفتح له
ابواب السماء والحجب حتى نظر الى فنظرت اليه.

قال: ثم بكى رسول الله ﷺ، فقلت له: ما يبكيك فذاك
أُمِّي وابي؟ فقال: يا ابن عباس ان اول ما كلمني به ان قال:
يا محمد انظر تحتك، فنظرت الى الحجب قد انخرقت
والى ابواب السماء قد فتحت ونظرت الى على وهو رافع
رأسه الى، فكلمني وكلمته وكلمني ربي عزوجل.

فقلت: يا رسول الله بم كلمك ربك؟ قال: قال لي يا محمد
اني جعلت علياً وصيك ووزيرك وخليفتك من بعدك
فأعلمه، فها هو يسمع كلامك فأعلمته وانا بين يدي ربي
عزوجل فقال لي: قد قبلت واطعت، فأمر الله الملائكة ان
تسلم عليه، ففعلت فرد عليهم السلام، ورأيت الملائكة
يتباشرون به، وما مررت بملائكة من ملائكة السماء الا
هتولني وقالوا: يا محمد والذي بعثك بالحق لقد دخل
السرور على جميع الملائكة باستخلاف الله عزوجل لك
ابن عمك، ورأيت حملة العرش قد نكسوا رؤوسهم الى
الارض، فقلت: يا جبرئيل لم نكس حملة العرش
رؤوسهم؟ فقال: يا محمد ما من ملك من الملائكة الا وقد
نظر الى وجه على بن ابي طالب استبشاراً به ما خلا حملة
العرش، فانهم استأذنوا الله عزوجل في هذه الساعة فأذن

لهم ان ينظروا الى علي بن ابي طالب فنظروا اليه، فلما هبطت جعلت اخبره بذلك وهو يخبرني به، فعلمت اني لم اظاً موطئاً الا وقد كشف لعلی عنه حتى نظر اليه.

قال ابن عباس: فقالت يا رسول الله اوصني. فقال عليك بمودة علي بن ابي طالب، والذي بعثني بالحق نبياً لا يقبل الله من عبد حسنة حتى يسأله عن حب علي بن ابي طالب ﷺ وهو تعالى اعلم، فان جاء بولايته قبل عمله على ما كان منه وان لم يأت بولايته لم يسأله عن شيء ثم امر به الى النار، يا ابن عباس والذي بعثني بالحق نبياً ان النار لأشد غضباً على مبغض علي منها على من زعم ان لله ولداً، يا ابن عباس لو أن الملائكة المقربين والأنبياء المرسلين اجتمعوا على بغض علي ولن يفعلوا لعذبهم الله بالنار. قلت: يا رسول الله وهل يبغضه احد؟ قال: يا ابن عباس نعم، يبغضه قوم يذكرون انهم من أمتي لم يجعل الله لهم في الاسلام نصيباً، يا ابن عباس ان من علامة بغضهم تفضيلهم من هو دونه عليه، والذي بعثني بالحق نبياً ما بعث الله نبياً اكرم عليه مني، ولا وصياً اكرم عليه من وصي علي.

قال ابن عباس: فلم ازل كما امرني رسول الله ووصاني بمودته، وانه لا كبر عملي عندي.

قال ابن عباس: ثم مضى من الزمان ما مضى وحضرت رسول الله الوفاة حضرته، فقالت له: فذاك ابي وامی يا رسول الله قد دنا اجلك فما تأمرني؟ فقال يا ابن عباس خالف من خالف علياً ولا تكونن لهم ظهيراً ولا ولياً. قلت: يا رسول الله فلم لا تأمر الناس بترك مخالفتي؟ قال:

فبکی ﷺ حتی اغمی علیہ، ثم قال: یا بن عباس قد سبق
فیہم علی ریی، والذی بعثنی بالحق نبیاً لا یخرج احد
ممن خالفہ من الدنیا وانکر حقہ حتی یغیر اللہ ما بہ من نعمۃ۔
یا بن عباس اذا أردت ان تلقی اللہ وهو عنک راض
فاستلک طریقۃ علی ابن ابی طالب ومل معہ حیث مال،
وارض بہ اماماً، وعاد من عاداء، ووال من والاء۔
یا بن عباس احذر ان بدخلک شک فیہ، فان الشک فی علی
کفر باللہ تعالیٰ۔

(بخلاف استاد) عبداللہ بن عباسؓ نے نقل کیا ہے کہ میں نے جناب رسول خدا سے سنا
ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی ہیں اور علی ابن ابی
طالبؓ کو بھی پانچ چیزیں عطا فرمائی ہیں:

- ① مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام جوامع الکلم عطا فرمایا ہے اور علی کو جوامع الحکم عطا فرمایا ہے۔
- ② مجھے اس نے نبی بنایا ہے اور علی کو میرا وصی قرار دیا ہے۔
- ③ مجھے کوثر عطا فرمایا ہے اور علی کو سلسیل عطا فرمائی ہے۔
- ④ مجھے وحی عطا فرمائی ہے اور علی کو الہام عطا فرمایا ہے۔
- ⑤ مجھے معراج عطا فرمائی ہے اور اسی رات علیؓ کے لیے آسمانوں کے تمام دروازے کھول دیے
گئے اور پردے اٹھا دیئے گئے یہاں تک کہ میں اُس کو دیکھ رہا تھا اور وہ مجھے دیکھ رہے
تھے۔

ابن عباس فرماتے ہیں: اس کے بعد رسول خداؐ نے گریہ فرمایا۔ میں نے آپؐ کی
خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ نے گریہ کیوں کیا؟ میرے ماں باپ آپؐ پر
قربان ہو جائیں؟ آپؐ نے فرمایا: اے ابن عباس! معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے جو سب سے
پہلی بات مجھ سے فرمائی وہ یہ تھی: اے محمدؐ! اپنے نیچے زمین کی طرف دیکھو۔ میں نے دیکھا کہ
تمام پردے اٹھا دیئے گئے ہیں اور تمام دروازے آسمان کے کھول دیئے گئے ہیں اور میں نے
علیؓ کی طرف دیکھا کہ وہ اس حالت میں ہیں کہ اپنا سر اٹھا کر مجھے دیکھ رہے ہیں۔ میں نے
ان سے گفتگو کی اور انھوں نے میرے ساتھ نیز میرے ساتھ میرے اللہ نے گفتگو کی۔



میں نے عرض کیا: (یعنی ابن عباسؓ عرض کرتے ہیں:) یا رسول اللہ! وہ کون سی کلام تھی جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے فرمائی۔

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے محمدؐ! میں نے علیؑ کو آپؐ کا وصی، وزیر اور آپؐ کے بعد آپؐ کا خلیفہ قرار دیا ہے۔ آپؐ اس کی اطلاع علیؑ کو کر دیں۔ آگاہ رہو کہ وہ آپؐ کی گفتگو کو سن رہا ہے۔ میں نے اس کے بارے میں اللہ کی بارگاہ ہی میں علیؑ کو اطلاع کر دی۔ علیؑ نے مجھ سے کہا: میں نے اس حکم کو قبول کر لیا ہے۔ میں آپؐ کی اطاعت کروں گا۔

اس کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ نے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ علیؑ کو سلام کریں۔ تمام ملائکہ نے آپؐ کو سلام کیا اور علیؑ نے ان تمام کے سلام کا جواب دیا اور میں نے دیکھا کہ تمام ملائکہ ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے ہیں اور جو فرشتہ بھی میرے قریب سے گذرے گا وہ مجھے بھی اس کی مبارک دینا اور یوں کہتا: اے محمدؐ! قسم ہے اس ذات کی، جس نے آپؐ کو برحق مبعوث فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے چچا زاد کو آپؐ کا خلیفہ قرار دے کر تمام ملائکہ کو خوش کر دیا ہے۔

میں نے دیکھا کہ تمام حاملین عرش بھی اپنے اپنے سر نیچے زمین کی طرف جھکائے کھڑے ہیں۔ میں نے سوال کیا: اے جبرائیلؑ! یہ حاملین عرش کیوں اپنے سر جھکائے کھڑے ہوئے ہیں؟ جبرائیلؑ نے عرض کیا: اے محمدؐ! تمام ملائکہ اس وقت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی زیارت کر رہے ہیں اور اس پر ایک دوسرے کو بشارت دے رہے ہیں سوائے حاملین عرش کے۔ انھوں نے بھی اللہ تعالیٰ سے علیؑ کی زیارت کی اجازت طلب کی ہے اور اللہ نے ان کو بھی زیارت علیؑ کی اجازت عطا فرمادی ہے اور وہ بھی علیؑ ابن ابی طالبؑ کی زیارت کر رہے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: میں زمین پر واپس آیا اور میں نے چاہا کہ اس کے بارے میں علیؑ کو خبر دوں تو علیؑ نے ان سارے واقعات کی مجھے خبر دے دی۔ میں اس سے جان گیا کہ میں کسی مقام پر بھی نہیں گیا مگر یہ کہ علیؑ کے لیے اس مقام کے پردے اٹھا دیئے گئے یہاں تک کہ انھوں نے ہر مقام پر مجھے دیکھا۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول خداؐ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ مجھے وصیت وصیحت فرمائیں۔

آپؐ نے فرمایا: علیؑ ابن ابی طالبؑ کی موثقت و محبت کو اپنے اوپر لازم قرار دو۔ مجھے قسم

ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کی کوئی نیکی قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ وہ علی ابن ابی طالب کی محبت کے بارے میں اس بندے سے سوال کرے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ بغیر سوال کے بھی جاننے والا ہے۔ اگر وہ بندہ علی کی ولایت کو اپنے پاس رکھتا ہو گا تو اس کے سارے اعمال قبول کرے گا اور اگر اس کے پاس علی کی محبت و ولایت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرے گا اور فوراً اس کو جہنم کی آگ کا حکم سنا دے گا۔

اے ابن عباس! مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے جہنم کی آگ دشمن علی پر اس بندے سے بھی زیادہ سخت ہوگی جو اپنے گمان میں اللہ کا بیٹا قرار دیتا ہے (یعنی جہنم دشمن علی کے لیے کافر و مشرک سے زیادہ سخت ہوگی)۔

اے ابن عباس! اگر تمام ملائکہ مقرب اور انبیاء و مرسلین علی کے بغض پر جمع ہو جائیں (اگرچہ ایسا ہو گا نہیں) تو اللہ تمام کو جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔

ابن عباس کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کوئی علی کا دشمن ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہاں! اے ابن عباس! علی سے ایک قوم دشمنی رکھے گی اور وہ اپنے آپ کو میرے امتی (بھی) قرار دیں گے حالانکہ ان کے لیے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

اے ابن عباس! ان کے بغض کی علامت یہ ہوگی کہ پست ترین لوگوں کو علی پر فضیلت دیں گے اور علی سے افضل قرار دیں گے اور مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے، کوئی نبی اللہ نے مبعوث نہیں فرمایا جو مجھ سے افضل ہو، اور کوئی وصی ایسا نہیں ہے جو علی ابن ابی طالب سے افضل ہو۔

ابن عباس فرماتے ہیں: جیسے مجھے رسول خدا نے حکم دیا تھا میں ہمیشہ ایسے ہی رہا۔ آپ نے مجھے علی کی مودت و محبت کی وصیت فرمائی تو میں اس پر باقی رہا اور میرا ہر عمل میرے نزدیک سب سے عظیم تھا۔

ابن عباس فرماتے ہیں: پھر زمانہ گزرتا رہا اور نبی اکرم کی وفات کا وقت قریب سے قریب تر آ گیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپ کی وفات کا وقت قریب تر آ گیا ہے آپ مجھے کیا حکم صادر فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:



اے ابن عباس! جو علی کی مخالفت کرے اس کی تم بھی مخالفت کرو۔ کبھی دشمن علی کے لیے مددگار نہ بننا اور ان کے دوست بھی مت بننا۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپ لوگوں کو کیوں نہیں علم دیتے کہ وہ علی کی مخالفت نہ کریں؟

ابن عباس بیان کرتے ہیں میں رسول خدا نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ آپ گریہ کرتے کرتے بے ہوش ہو گئے اور جب ہوش آیا تو پھر فرمایا: اے ابن عباس! میرے رب کا علم ان لوگوں پر جاری ہو چکا ہے (یعنی یہ حما مخالفت کریں گے)۔

مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اس کے مخالفین میں سے کوئی بھی اس دنیا سے نہیں جائے گا کہ جو اس کے حق کا انکار کرے گا مگر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی سیت کو تبدیل کر دے (یعنی اس کی شکل کو تبدیل کر دے گا)۔

اے ابن عباس! اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سے تمہاری ملاقات اس حال میں ہو کہ وہ تم سے راضی ہو تو پھر علی ابن ابی طالب کے راستہ پر چلو اور جس طرف علی میلان رکھتے ہیں اس طرح تم بھی میلان رکھو۔ اور اس کی امامت پر راضی رہو جو اس سے دشمنی کرے اُسے تم بھی دشمن رکھو اور جو اس سے محبت کرے اس سے تم بھی محبت کرو۔

اے ابن عباس! خبردار! علی کے بارے میں شک نہ کرنا، کیونکہ علی کے بارے میں شک کرنا اللہ تعالیٰ کے بارے میں کفر کرنا ہے۔ (یعنی علی کے بارے میں شک کرنا اللہ تعالیٰ کے انعام) کا کفر و انکار کرنا ہے)۔

حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم خدا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمہ اللہ قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرني ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرني ابو الطيب الحسين بن محمد التمار قال: حدثني محمد بن القاسم الأنباري قال: حدثني ابي عن الحسين بن سليمان الزاهد قال: سمعت ابا جعفر الطائي الواعظ

يقولوا: سمعت وهب بن منبه يقول: قرأت في زيور داود اسطرًا منها ما حفظت ومنها ما نسيت فما حفظت قوله: يا داود اسمع مني ما اقول والحق اقول، من اتاني وهو يحبني ادخلته الجنة. يا داود اسمع مني ما اقول والحق اقول، من اتاني وهو مستحي من المعاصي التي عصاني بها غفرتها له وأنسيتها حافظيه. يا داود اسمع مني ما اقول والحق اقول، من اتاني بحسنة واحدة ادخلته الجنة. قال داود: يارب ما هذه الحسنة؟ قال: من فرج عن عبد مسلم. فقال داود عليه السلام كذا لا ينبغي لمن عرفك ان يقطع رجاء منك.

(بخلاف اسناد) حسین بن سلیمان الراشد نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو جعفر طائی واعظ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے وہب بن منہ سے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب زیور میں سے چند سطریں پڑھیں جن میں سے بعض مجھے یاد ہیں اور بعض کو میں بھول چکا ہوں اور وہ چند سطریں جو مجھے یاد ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

”اے داؤد! میں جو بیان کروں وہ تم سنو اور یاد رکھو، میں جو کہتا ہوں وہ حق ہے۔ پس مجھ سے محبت رکھنی ہوگی۔ جب وہ میری بارگاہ میں حاضر ہوگا تو میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔

اے داؤد! جو میں کہتا ہوں اسے سنو اور یاد رکھو! میں جو کہتا ہوں وہ حق ہے جو شخص میری بارگاہ میں حاضر ہو اور وہ اس حالت میں ہو کہ اپنے کیے ہوئے گناہوں پر شرم سار اور پشیمان ہو تو میں اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دوں گا اور جنہوں نے ان گناہوں کو یاد کر رکھا ہو گا (کر اما کاتبین) ان کو اس کے تمام گناہ فراموش کرادوں گا۔

اے داؤد! جو میں بیان کروں اسے سنو اور یاد رکھو، میں جو بیان کرتا ہوں وہ حق ہے جو شخص میری بارگاہ میں حاضر ہو اور اس کے پاس

ایک نیکی ہو میں اس کو بھی جنت میں داخل کر دوں گا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے اللہ! یہ کون سی نیکی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے داؤد! وہ نیکی کسی مومن و مسلم بندے کے لیے کشادگی کے اسباب فراہم کرنا ہے۔
حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے اللہ! اگر ایسے ہی ہے تو جو شخص تیری معرفت رکھتا ہے اس کے لیے سزاوار ہے کہ وہ اپنی امید کو تیری ذات سے منقطع نہ کرے۔

انسان کے عیب دار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب تلاش کرے

(روعنہ) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو غالب احمد بن محمد الزراري قال: حدثني جلدی محمد بن سليمان قال: حدثنا محمد بن خالد عن عاصم بن حميد عن ابی عبيدة الحلء قال: سمعت ابا جعفر محمد بن علي الباقر عليه السلام يقول: قال رسول الله: ان اسرع الخير ثواب البر، واسرع الشر عقابا البغي، وكفى بالمرء عيبا من يبصر من الناس ما يغني عنه من نفسه، وان يعبر الناس بما لا يستطيع تركه، وان يؤذي جليسه بما لا يعنيه.

(بخلاف استاد) ابو عبیدۃ الخدائے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: جناب رسول خدا نے ارشاد فرمایا: سب سے جلدی جس نیکی پر ثواب ملتا ہے وہ اطاعت اور سب سے جلدی جس برائی پر عذاب ملتا ہے وہ بغاوت ہے اور کسی شخص کے عیب دار ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ لوگوں کے ان عیبوں کو تلاش کرے جو خود اس کی اپنی ذات میں پائے جاتے ہیں اور وہ لوگوں کی ان چیزوں پر سرزنش و ملامت کرے جس کو وہ خود چھوڑنے کی قدرت اور طاقت نہ رکھتا ہو اور اپنے ساتھی کو ایسی چیزوں کے ذریعے اذیت دے جو بے فائدہ اور بے معنی ہوں۔

رسول خدا کا علیؑ کے بارے میں خدا سے سوال کرنا

(وَعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمہ اللہ قال: أخبرني الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا ابو عبد الله محمد بن محمد قال: حدثنا ابو حفص عمر بن محمد المعروف بابن الزيات قال: حدثنا ابو علي بن همام الاسكافي قال: حدثنا عبد الله بن جعفر الحميري قال: حدثنا عبد الله بن محمد بن عيسى قال: حدثني ابي عن عبد الله ابن المغيرة عن ابن مسكان عن عمار بن يزيد عن ابي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: لما نزل رسول الله بطن قديد قال لعلي بن ابي طالب عليہ السلام: يا علي اني سألت الله عز وجل ان يوالي بيني وبينك ففعل، وسألته ان يواخي بيني وبينك ففعل، وسألته ان يجعلك وصيي ففعل. فقال رجل من القوم: والله لصاع من تعرفي شن بال خير مما سأل محمد ربه، هلا سأل ملكاً يعضده على علوه أو كنزاً يستعين به على فاقتة؟ فانزل الله تعالى: ﴿فعلك تارك بعض ما يوحى اليك وضائق به صدورك ان يقولوا لولا انزل عليه كنز وجاء معه ملك انما انت نذير والله على كل شئ وكيل﴾.

(بخلاف استاد) عمار بن یزیدؓ نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول خدا نے علی ابن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علی! میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کیا (یعنی دعا کی) کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان دوستی و محبت قرار دے۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول کرتے ہوئے ایسے ہی کیا۔ اور پھر میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کیا کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان برادری اور بھائی چارہ قرار دے۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول کرتے ہوئے ایسے ہی کیا۔ پھر میں نے بارگاہِ خدا میں دعا کی کہ وہ تمہیں میرا وصی قرار دے تو اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول کرتے ہوئے ویسے ہی قرار دیا ہے۔



اس گفتگو کو سننے کے بعد قوم کا ایک فرد کھڑا ہو گیا اور کہا: خدا کی قسم، مجھوروں کا ایک صارع (یعنی تین کلو) جو بالوں کی تھیلی میں ہو میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ جس کا محمدؐ نے اپنے رب سے سوال کیا۔ آگاہ ہو جاؤ! کاش محمدؐ اپنے رب سے کسی فرشتے کے بارے میں سوال کرتا جو اس کی مدد کرتا اور دشمن کے خلاف اس کے بازو کو مضبوط کرتا یا کسی خزانے کے بارے میں دعا کرتا کہ اس خزانے کے ذریعے اس کے قاقوں کو دور کرنے میں مدد ملتی۔ اس کی ان باتوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضُ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كُتُبٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۖ إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ (سورہ ہود: آیت ۱۲)

”جو چیز تمہارے پاس وحی کے ذریعے بھیجی جاتی ہے ان میں سے بعض کو (سنانے کے وقت) شاید تم فقط اس خیال سے چھوڑ دینے والے ہو اور تم ٹھک دل ہوتے ہو کہ مبادا یہ لوگ کہہ اٹھیں کہ ان پر خزانہ کیوں نازل نہیں کیا یا (ان کی تصدیق کے لیے) ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا تم تو صرف ڈرانے والے ہو اور اللہ ہر چیز کا ذمہ دار اور وکیل ہے۔“

عبدالملک بن مروان کا مکہ میں خطاب

(وَعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ الوالد السعيد رحمہ اللہ قال: أخبرني محمد ابن محمد قال: حدثنا ابو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه رحمہ اللہ قال: حدثنا محمد بن موسى بن المتوكل قال: حدثنا علي بن الحسين السعد ابادي عن احمد بن ابي عبد الله البرقي عن ابيه عن محمد بن ابي عمير عن غير واحد من اصحابه عن ابي حمزة الثمالي قال: حدثني من حضر عبدالملك بن مروان وهو يخطب الناس بمكة، فلما صار الى موضع العظة من



خطبته قام الیہ رجل فقال: مهلا مهلا انکم تأمرون ولا تأمرون وتنهون ولا تنهون وتعظون ولا تعظون، افاقتداء بسیرتکم أو طاعة لأمرکم؟ فان قلت اقتداء بسیرتنا فكيف یقتدی بسیرة الظالمین وما الحجة فی اتباع المجرمین الذین اتخذوا مال الله دولا وجعلوا عباد الله خولا، وان قلت اطیعوا أمرنا واقبلوا نصحننا فكيف ینصح غیره من لم ینصح نفسه ا؟ كيف تجب طاعة من لم تثبت له عدالة، وان قلت خنوا الحکمة من حیث وجدتموها واقبلوا العظة ممن سمعتموها فلعل فینا من هو اقصیح بصنوف العظاات واعرف بوجوه اللغات منکم، فتزحزحوا عنها واطلقوا قفالها واخلوا سبیلها یتدب لها الذین شردتم فی البلاد ونقلتموهم عن مستقرهم الی کل واد، فوالله ما قلدناکم أزمة أمورنا وحکمناکم فی ابداننا واموالنا وادیاننا لتسیروا فینا بسیرة الجبارین، غیر انا نصبر انفسنا لاستبقاء المدة وبلوغ الغایة وتمام المحنة، ولكل قائم منکم یوم لا یعدوه وکتاب لا ید ان یتلوا ﴿لا یغادر صغيرة ولا کبیرة الا احصاها وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب یتقلبون﴾۔

قال: فقام الیة بعض اصحاب المشائخ فقبض علیه، وكان ذلک آخر عهدنا به ولا ندری ما كانت حاله۔

(بخلاف استاد) جناب ابو حزمہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے میرے لیے بیان کیا ہے کہ جب عبدالملک بن مروان مکہ میں لوگوں کے سامنے خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہوا تو میں اس وقت وہاں پر موجود تھا۔ جب وہ خطبہ دیتے ہوئے وعظ و نصیحت کرنے لگا تو لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے عبدالملک سے مخاطب ہو کر کہا: بس کرو! بس کرو! کیونکہ تم وہ لوگ ہو جو دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اس نیکی پر عمل نہیں کرتے، دوسروں کو برائی سے روکتے ہو لیکن خود برائی سے نہیں رکتے، دوسروں کو وعظ کرتے ہو لیکن خود

اس وعظ کا اثر قبول نہیں کرتے۔

بتاؤ ہم لوگ تمہاری سیرت کی اتباع کریں یا تمہارے حکم کی اطاعت کریں؟ اگر تم کہتے ہو کہ ہماری سیرت کی اتباع کرو تو ظالموں کی سیرت کی اتباع کیسے کی جاسکتی ہے؟ اور ان مجرموں کی سیرت کی اتباع کے واجب ہونے پر ہمارے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ہے، وہ مجرم کہ جنہوں نے اللہ کے مال کو اپنی دولت قرار دے رکھا ہے اور اللہ کے بندوں کو اپنا غلام بنایا ہوا ہے ایسے لوگوں کی اتباع کیسے کی جاسکتی ہے؟

اور اگر تم کہتے ہو کہ ہمارے حکم و امر کی اطاعت کرو اور ہماری وعظ و نصیحت کو قبول کرو تو جو خود وعظ و نصیحت کے اثر کو قبول نہیں کرتا اس کی وعظ کا اثر دوسروں پر کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر جو خود عادل نہیں ہے اس کی اطاعت بھلا کیسے واجب ہو سکتی ہے؟

اور اگر تم یہ کہتے ہو (کہ ہمارے کردار کو چھوڑو) تم حکمت کو حاصل کرو، جہاں سے بھی مل سکے (خواہ ہم اس قابل نہیں) اور وعظ کو قبول کرو خواہ وہ جس سے بھی سنو تو یقیناً ہمارے درمیان ایسے افراد موجود ہیں جو تم سے زیادہ فصاحت کے ساتھ وعظ کرنے والے ہیں اور لغات کو تم سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ پس تم (مع اپنے ظلم و ستم کے) دور ہو جاؤ اور ان کی زبانوں سے تالے کھول دو تاکہ وہ وعظ کر سکیں اور ان کے راستے خالی کر دو اور چھوڑ دو تاکہ لوگ ان کی طرف ہر شہر سے آسکیں۔ جن کو تم نے دھکارا ہوا ہے اور ہر وادی سے وہ ان کی طرف منتقل ہو سکیں اور آکر قرار حاصل کریں۔

خدا کی قسم، ہم نے اپنے اہم امور میں تمہاری تقلید نہیں کی اور ہم نے تم کو بدلوں، اموال اور دینی امور میں حاکم نہیں بنایا کہ تم ہمارے درمیان جاہلوں، ظالموں اور مجرموں کی سیرت رائج کرو۔ مگر یہ کہ ہم اُس وقت کا انتظار کر رہے ہیں، جس میں تمہارا کام تمام ہو جائے اور تمہاری ساری محنت پوری ہو جائے اور یاد رکھو تمہارے ہر قیام کرنے والے کے لیے ان کے لیے ایک دن ہو گا جس کو تمہارے خلاف قرار دیا جائے گا اور اس وقت تمہاری کتاب (نامہ اعمال) کو پڑھا جائے گا اور اس کے بعد اس نے اس آیت کی تلاوت کی:

لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا (سورہ کہف: آیت ۳۹)
وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ (سورہ شعراء: آیت ۲۲۷)



”ہائے افسوس یہ کیسی کتاب ہے جس نے نہ کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا ہے اور نہ کوئی بڑا یعنی سب کو اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے..... اور عتریب جو ظالم ہیں، وہ جان لیں گے کہ ان کے لیے کون سا ٹھکانہ ہے جس کی طرف ان کو پلٹنا پڑ جائے گا۔“

راوی بیان کرتا ہے اس کے بعد چند لوگ کھڑے ہو گئے اور انھوں نے اس شخص کو گرفتار کر لیا اور یہ آخری وقت تھا کہ جب ہم وہاں پر موجود تھے اس کے بعد اس کے ساتھ کیا ہوا اور کیا سلوک کیا گیا، مجھے کچھ علم نہیں ہے۔

سیدہ فاطمہ الزہراء کا علی کو وصیت کرنا

(وعدہ) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمہ اللہ قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرني محمد ابن محمد قال: أخبرني ابو جعفر محمد بن علي بن الحسين قال: حدثنا ابي قال: حدثنا احمد بن ادریس قال: حدثنا محمد بن عبد الجبار عن القاسم ابن محمد الداوی عن علي بن محمد الهرمذاري عن علي بن الحسين عليهما السلام عن ابيه الحسين رحمہ اللہ قال: لما مرضت فاطمة بنت محمد رسول الله وصت الى علي بن ابي طالب رحمہ اللہ ان يكتف امرها ويخفي خبرها ولا يؤذن احداً بمرضها، ففعل ذلك، وكان يمرضها بنفسه وتعينه علي ذلك اسماء بنت عميس رحمها الله علي استمرار بذلك كما وصت به، فلما حضرته الوفاة وصت امير المؤمنين رحمہ اللہ ان يتولى امرها ويدفنها ليلاً ويعفي قبرها، فتولى ذلك امير المؤمنين رحمہ اللہ ودفنها وعفي موضع قبرها، فما نفص يده من تراب القبر هاج به الحزن وارسل دموعه على خديه وحول وجهه الى قبر رسول الله فقال: السلام



عليك يا رسول الله عنى وعن ابتك وحييتك وقرة عينك
وزايرتك والثابتة فى الثرى بيقعتك المختارة الله لها سرعة
اللاحاق بك، قل يا رسول الله عن صفيتك صبرى وضعف
عن سيدة النساء تجلدى الا ان فى التأسى لى بستك
والحزن الذى حل بى لفراقك لموضع التعزى ، ولقد
وسدتك فى ملحود قبرك بعد أن فاضت نفسك على
صدرى وغمضت يدي وتوليت امرك بنفسى، نعم وفى
كتاب الله نعم القبول وانا لله وانا اليه راجعون، قد
استرجعت الوديعه واخذت الرهينه واختلست الزهراء،
فما اقبح الخضراء والغبراء يا رسول الله، أما حزنى فسرمد
وأما ليلى فمسهد، لا يبرح الحزن من قلبى او يختار الله لى
دارك التى فيها انت مقيم، كمد منيخ وهم مهيج، سرعان ما
فرق بيننا والى الله أشكو، وستنبك ابتك بتظاير امتك
على وعلى هضمها حقها، فاستخيرها الحال، فكم من
جليل معتلج بصلرها لم تجد الى بثه سبيلا، وستقول
ويحكم الله بيننا وهو خير الحاكمين.

سلام عليك يا رسول الله سلام مودع لا سام ولا قال، فان
انصرف فلا عن ملالة وان اقم فلا عن سوء ظن بما وعد الله
الصابرين، الصبر ايمن واجمل، ولولا غلبة المستولين
علينا لجعلت المقام عند قبرك لازماً والتثبت عنده
معكوفاً، ولأعولت احوال الشكلى على جليل الرزية، فبعين
الله تدفن بتك سراً ويهضم حقها قهراً ويمنع ارثها جهراً،
ولم يطل العهد ولم يخلق منك الذكر، فالى الله يا رسول
الله المشتكى وفيك اجمل العزاء، فصلوات الله عليها
وعليك ورحمة الله وبركاته.



(بخلاف اسناد) حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت فاطمہ بنت محمد بیمار ہوئیں تو آپ نے حضرت علی ابن ابی طالب سے وصیت فرمائی کہ میری بیماری کی خبر لوگوں سے پوشیدہ رکھنا اور کسی کو میری بیماری کے بارے میں خبر نہ ہونے پائے۔

امیر المومنین نے ایسے ہی کیا۔ آپ خود ہی بی بی کی حصار داری کرتے رہے اور آپ کے ساتھ آپ کی مدد اسماء بنت عمیس کرتی رہی۔ جیسے آپ نے وصیت فرمائی تھی، ویسے ہی انھوں نے انجام دیا۔

جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو بی بی نے دوبارہ وصیت فرمائی کہ میرے غسل و کفن اور دفن کے معاملے کو آپ خود اپنے سپرد لیں اور مجھے رات کو دفن کرنا اور میری قبر کا نشان مٹا دینا۔

امیر المومنین نے آپ کے تمام امور کو اپنے ذمہ لیا اور آپ کو رات ہی میں دفن فرمایا اور آپ کی قبر کی جگہ کو پوشیدہ رکھا۔ جب آپ قبر کی مٹی کو ہاتھوں سے جھاڑ رہے تھے تو اس وقت آپ کے حزن و غم میں شدت پیدا ہو گئی اور شدت غم سے آپ نے گریہ شروع کر دیا اور آنسو آپ کے رخساروں پر جاری ہو گئے۔ آپ نے اپنا رخ انور رسول خدا کی قبر کی طرف کیا اور رسول خدا کی خدمت میں سلام کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری طرف سے اور آپ کی بیٹی اور آپ کی حبیبہ اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور آپ کی زائرہ، آپ کے روضہ کے قریب خاک کے نیچے آرام فرما ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کو آپ کی ملاقات کے لیے سب سے پہلے اختیار دیا اور یجن لیا ہے۔

یا رسول اللہ! آپ کی بیٹی کی شہادت سے میرے صبر کی طاقت کم ہو گئی ہے اور سیدۃ النساء کی وجہ سے میری طاقت اور اہمیت کمزور ہو گئی ہے۔ مگر یہ کہ میں آپ کی سنت کی اتباع کروں اور وہ غم اور حزن جو آپ کے جانے کی وجہ سے مجھے لاحق ہوا، وہی بہت بڑی مصیبت تھا اور جب میں نے آپ کو قبر میں سلایا تھا تو اس وقت آپ کے غم نے میرے سینے کو جھکڑ لیا تھا اور میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ کی آنکھوں کو بند کیا اور آپ کی تدفین وغیرہ کے امور کو اپنے ذمہ لیا اور جو کچھ کتاب میں آیا ہے وہ بہت اچھا ہے اور ہر مصیبت کو قبول کرنے کا بہترین انداز یہ ہے کہ انسان یوں کہہ دے: انا لله وانا اليه راجعون۔ اب آپ نے مجھ سے اپنی



امانت اور اپنی زہرائے مجھ سے اچانک واپس لے لی ہے۔ یا رسول اللہ! یہ کتنا بڑا غم ہے جس کی مثل زیر آسمان اور زمین کے اوپر کوئی غم موجود نہیں ہے۔

بہر حال میرا غم ہمیشہ رہے گا اور میری راتیں اس غم میں جاگتے گزر جائیں گی۔ میرے دل سے یہ غم ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے وہی مگر جن لے جس میں آپ قیام پذیر ہو چکے ہیں۔ آہ! کتنی جلدی اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی ہے۔ میں اس کی بارگاہ میں اس کا شکوہ کرتا ہوں۔

یا رسول اللہ! آپ کے بعد ہمارے ساتھ کیا ہوا۔ اس کے بارے میں عنقریب آپ کی بیٹی آپ کو سب کچھ بیان کر دے گی۔ اور اس کے حق کے غضب کرنے پر اس کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا اس کے بارے میں (پھر) بتائے گی اور بیان کرے گی کہ کتنے ایسے غم تھے جو اس کے سینے میں موجزن ہیں۔ جن کو سنانے کے لیے کوئی (سننے والا) اسے نہیں ملا۔ وہ آپ سے بیان کرے گی اور عنقریب ان سب کو سننے کے بعد آپ فرمائیں گے کہ اللہ ہمارے لیے حکم کرنے والا ہے اور وہ سب سے بہترین حاکم ہے۔

یا رسول اللہ! میری طرف سے آپ کو الوداعی سلام ہو۔ ایسا سلام کہ جس میں کوئی استقامت نہیں ہے اور کوئی شکوہ نہیں ہے۔ یا رسول اللہ! اگر میں چلا جاؤں تو اس لیے نہیں کہ مجھے ملالت لاحق ہوگئی ہے اور اگر میں دکھڑا سنا رہا ہوں تو اس وجہ سے نہیں کہ جو خدا نے ممبر کرنے والوں کے لیے وعدہ فرمایا ہے اس کے بارے میں سوئے ظن پیدا ہو گیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے صابریں سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اور اگر ان کے حق سے منہ پھیرنے والوں نے، میرے اوپر تسلط حاصل نہ کر لیا تو بس آپ کی قبر پر ہی رہوں گا اور میں آپ کی قبر کا مجاور ہی بن کر رہوں گا اور اس عظیم مصیبت پر اس طرح غم کروں گا جیسے بوڑھی ماں اپنے جوان بیٹے کے مرنے پر غم حال ہوتی ہے۔

یا رسول اللہ! اللہ کی مدد سے آپ کی بیٹی کو چھپا کر رات کو دفن کر رہا ہوں اور اس کی قبر کو میں نے مخفی رکھا ہے کہ جس کے حق کو چھینا گیا اور جسے میراث سے محروم کیا گیا۔ جس کے عہد کو پورا نہیں کیا گیا اور ابھی آپ کی یاد ختم نہیں ہوئی تھی کہ (مجھے) آپ کی بیٹی کا غم بھی مل گیا۔

یا رسول اللہ! اللہ سے شکوہ کرتا ہوں کہ وہ آپ کے بارے میں میرے غم کو اچھا اور

احسن غم قرار دے۔ پس آپؐ پر اور آپؐ کی بیٹی پر اللہ کی طرف سے درود اور رحمت اور اس کی برکت نازل ہو۔

موت گناہوں کا کفارہ ہے

(وعنه) قال: حدثني الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرني محمد ابن محمد قال: حدثني ابو جعفر محمد بن علي بن الحسين قال: حدثنا محمد بن علي ماجيلويه عن عمه محمد ابن ابي القاسم عن احمد بن محمد ابن خلف عن ابيه ومحمد بن سنان عن محمد بن عطية عن ابي عبد الله جعفر ابن محمد عليہ السلام قال: قال رسول الله: الموت كفارة للذنوب المؤمنين۔

(بخلاف استاد) محمد بن عیسیٰ رحمہ اللہ علیہ نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا، حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا ہے: ”موت مومنین کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔“

دین تیرا بھائی ہے

(وعنه) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا ابو الحسن علي بن محمد الكاتب قال: حدثني ابو الحسن زكريا بن يحيى الكنيحي قال: حدثني ابو هاشم داود بن القاسم الجعفري قال: سمعت الرضا علي بن موسى عليهما السلام يقول: ان امير المؤمنين صلوات الله عليه قال لكميل بن زياد فيما هم قال: يا كميل اخوك دينك فاحتط لدينك بما شئت۔

(بخلاف استاد) جناب ابو ہاشم داؤد بن قاسم جعفریؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت



امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ نے مکمل بن زیاد سے فرمایا:

”اے مکمل! تیرا دین تیرا بھائی ہے پس تم اپنے دین کے بارے میں جتنی چاہو احتیاط کرو۔“

اللہ تعالیٰ کے علاوہ باقی لوگوں سے ناامید ہو جاؤ

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمہ اللہ قال: حدثني الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابو الحسن احمد بن محمد بن الوليد قال: حدثني ابي قال: حدثني محمد بن الحسن المصنف قال: حدثنا علي بن محمد القاشاني عن حفص بن غياث القاضي قال: سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: اذا أراد أحدكم ان لا يسأل الله شيئا الا اعطاه فليأمن عن الناس كلهم، ولا يكون له رجاء الا من الله عز وجل، فانه اذا علم الله تعالى ذلك من قلبه لم يسأل الله شيئا الا اعطاه، ألا فحاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا، فان في القيامة خمسين موقفاً كل موقف مقام ألف سنة، ثم تلا هذه الآية ﴿فني يوم كان مقداره خمسين ألف سنة﴾.

(مخفف استاد) حفص بن غياث قاضی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ

امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے، آپؑ نے فرمایا:

تم میں سے کوئی ایسا ہونا چاہیے کہ جب بھی وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اور اللہ اس کو عطا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ تمام لوگوں سے ناامید ہو جائے اور سوائے خدا کے باقی کسی سے کوئی امید نہ رکھے۔ تحقیق جب اللہ تعالیٰ اس شخص کے دل کی کیفیت کو جان لے گا تو پھر وہ اللہ سے جس چیز کا سوال کرے گا اللہ اس کو عطا کرے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! پس تم لوگ اپنے آپ کا خود محاسبہ کرو، قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ پس تحقیق قیامت کے دن پچاس مقامات پر تمہیں کڑا کیا جائے گا اور ہر مقام پر ایک ہزار سال تک تمہیں کڑا رکھا جائے گا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ (سورہ معارج، آیت ۴)

”قیامت کے دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔“

علم کو اپنے لیے خزانہ قرار دو

(وعنه) قال: أخبرني الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمہ اللہ قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا ابو عبد الله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو الحسن علي بن محمد الحبش الكاتب عن الحسن بن علي الزعفراني عن ابي اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي عن حبيب بن بصير عن احمد بن بشر بن سليمان عن هشام بن محمد عن ابيه محمد السائب عن ابراهيم بن محمد اليماني عن عكرمة قال: سمعت عبد الله ابن العباس يقول لابنه علي بن عبد الله: ليكن كتوك الذي تدخره العلم كن به اشد اغتباطاً منك بكتز الذهب الأحمر، فاني مودعك كلاماً ان انت وعيتك اجتمع لك به خير امر الدنيا والآخرة، لا تكن ممن يرجوا الآخرة بغير عمل ويؤخر التوبة لطول الأمل، ويقول في الدنيا قول الزاهدين ويعمل فيها عمل الراغبين، ان اعطى منها لم يشبع وان منع منها لم يقنع، يعجز عن شكر ما يؤتى ويبغى الزيادة فيما بقى، ويأمر بما لا يأتي يحب الصالحين ولا يعمل عملهم، ويبغض الفجار وهو احدهم، ويقول لم أعمل فأتعنى ولا اجلس فأتمنى، فهو يتمنى المغفرة وقد دثب في المعصية،



قد عمر ما يتذكر فيه من تذكر، يقول فيما ذهب لو كنت
عملت ونصبت كان ذخراً لي ببعض ربه تعالى فيما بقي
غير مكثرت، ان سقم ندم على العمل، وان صح أمن واختر
وأخر العمل معجبا بنفسه ما عوفى وقانطا اذا ابتلى، ان
رغب اشر وان سقط له هلك، تغلبه نفسه على ما يظن ولا
يغلبها على ما يستيقن، لا يثنو من الرزق بما قد ضمن له
ولا يقنع بما قسم له، لم يرغب قبل ان ينصب ولا ينصب
فيما يرغب، ان استغنى بطر وان افتقر قنط، فهو يبتغى
الزيادة وان لم يشكر ويضيع من نفسه ما هو اكثر، يكره
الموت لا ساء له ولا يدع الاساءة في حياته، ان عرضت
شهوته واقع الخطيئة ثم تمنى التوبة، وان عرض له عمل
الآخرة دافع، يبلغ في الرغبة حين يسأل ويقصر في العمل
حين يعمل، فهو بالطول مدلل وفي العمل مقل، يتبادر في
ال الدنيا ثعبا لمرض فاذا أفاق واقع الخطايا، ولم يعرض
يخشى الموت ولا يخاف القوت، يخاف على غيره بأقل
من ذنبه ويرجوا لنفسه بدون عقله، وهو على الناس طاعن
ولنفسه مداهن، يرجوا الامانة ما رضى ويرى الخيانة ان
سخط، ان عوفى ظن انه قد تاب وان ابتلى طمع في العافية
وعاد، لا يبيت قائما ولا يصبح صائما وهمه الغذاء
وهمسى ونية العشاء وهو مفطر، يتعوذ بالله منه من فوقه
ولا ينجو بالعوذ منه من هو دونه، يهلك في بغضه اذا
أبغض ولا يقصر في حبه اذا أحب، يغضب في اليسير
ويغضى على الكثير، فهو يطلع وبعضى والله المستعان.

(بخلاف استاد) جناب کرمہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبداللہ ابن عباسؓ سے سنا ہے

کہ آپؐ نے اپنے فرزند علی بن عبداللہؓ سے فرمایا:



اے میرے فرزند! اپنے لیے علم کو خزانہ قرار دو اور سرخ سونے سے زیادہ تمہیں علم پر خوش حالی و شادمانی حاصل ہونی چاہیے۔ میں تجھے ایک کلام ودیعت کرتا ہوں اگر تم نے اسے غور سے سنا اور اسے اپنے پاس محفوظ رکھا تو گویا دنیا و آخرت کی ساری نیکیاں تمہارے لیے جمع ہو جائیں گی۔

اے فرزند! اس بندے کی طرح نہیں ہونا چاہیے جو بغیر عمل کے آخرت کی بہتری کی امید رکھے اور اپنی خواہش اور لمبی آرزو کی وجہ سے توبہ کرنے میں تاخیر کرے اور جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو زائدوں اور پرہیزگاروں والی کرتے ہیں اور ان کا عمل ان لوگوں کا سا ہوتا ہے جو دنیا میں رغبت رکھتے ہیں اور ان کو عطا کیا جائے تو ان کے لیے کافی نہیں ہوتا۔ اور اگر ان کو اس سے روکا جائے تو وہ قناعت نہیں کرتے اور جو کچھ اللہ نے ان کو عطا کیا ہے، اس پر اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور زیادہ کے حصول کی خواہش کرتے ہیں اور جو خود انجام نہیں دیتے اس کا دوسروں کو حکم دیتے ہیں، نیک لوگوں سے محبت کرتے ہیں، لیکن نیک لوگوں والے عمل انجام نہیں دیتے۔ بُرے لوگوں سے نفرت کرتے ہیں۔ حالانکہ خود وہ شخص بُرا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے کبھی وہ کام نہیں کیا جس پر مجھے عداوت اٹھانی پڑے اور میں کبھی ایسی جگہ پر نہیں بیٹھتا تا کہ مجھے اس کی تنہا باقی رہے۔

وہ مغفرت و بخشش کی تمنا رکھتا ہے جبکہ وہ گناہوں میں ڈوبا رہتا ہے اور زندگی کو ایسی چیزوں میں بسر کرتا ہے کہ جن سے تندرستی حاصل کر سکے اور جو چیز اس سے ضائع ہو جائے اس کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ اگر اسے انجام دے لیتا تو یہ میرے لیے ذخیرہ بن جاتا (یعنی جو چیز ضائع ہو جائے اس پر پچھتا تا ہے) لیکن جو چیز باقی ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے میں پروا نہیں کرتا۔ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اپنے کیے پر پشیمان ہوتا ہے اور اگر تندرست رہے تو اپنے آپ کو امن میں شمار کرتا ہے اور دھوکا کھاتا ہے۔ اور وہ اپنے نفس پر تعجب کرتے ہوئے عدل کو مؤخر کر دیتا ہے، اس کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ اور جب وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ ناامید ہو جاتا ہے اور جب رغبت پیدا کرتا ہے تو سب سے شریر ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑ دیا جائے تو ہلاک ہو جاتا ہے۔

اس کے نفس پر ظن غلبہ پیدا کرتا ہے لیکن یقین اس پر غالب نہیں آتا اور جو رزق اس کے

حصہ میں قرار دیا گیا ہے وہ اس کو حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، اور جو رزق اس کی قسمت میں رکھا گیا ہے اس پر وہ قناعت نہیں کرتا اور جب تک اس کو معین نہ کیا جائے تب تک وہ اس کام میں رغبت نہیں رکھتا اور جس میں رغبت رکھتا ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔

اگر وہ بے نیاز ہو جائے تو بہک جاتا ہے اور اگر محتاج ہو جائے تو وہ ناامید ہو جاتا ہے اور زیادتی رزق کی خواہش رکھتا ہے اگرچہ وہ شکر ادا نہ کر کے خود اپنی طرف سے اکثر کو ضائع کر دیتا ہے۔ اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے موت سے ڈرتا ہے لیکن برے اعمال کو اپنی زندگی میں چھوڑنے کے لیے تیار بھی نہیں ہے اور جب اس کو شہوت آ جائے تو وہ خطا اور گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور پھر توبہ کی تمنا کرتا ہے اور جب آخرت کا عمل اس کے سامنے آتا ہے تو اس کو وہ رد کر دیتا ہے۔ جب وہ خدا سے سوال کرتا ہے تو اس انداز میں کہ انتہائی خلوص و رغبت اس میں پائی جاتی ہے اور جب عمل کرتا ہے تو اس میں بہت زیادہ کوتاہی کرتا ہے۔ وہ آرزوئیں اور خواہشیں لمبی رکھتا ہے لیکن عمل بہت کم کرتا ہے اور بیماری کی وجہ سے دنیا میں بہت جلدی کرتا ہے (یعنی بیماری سے نجات چاہتا ہے) اور جب اس بیماری سے اس کو افاقہ ہوتا ہے تو پھر خطا اور گناہ کرنے لگتا ہے اور جب کوئی چیز اس کو میسر نہ ہو تو موت سے ڈرتا ہے مگر اعمال کے ضائع ہونے سے نہیں ڈرتا۔ دوسروں کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کے بارے میں ڈرتا ہے اور اپنے بارے میں بغیر عمل کے بھی آخرت کی امید رکھتا ہے۔

لوگوں کو برائیوں کے انجام دینے میں لعن طعن کرتا ہے اور خود برائیوں پر قائم رہتا ہے۔ جب وہ خوش و خرم ہوتا ہے تو امانت داری کا خیال رکھتا ہے اور جب ناراض ہو جائے تو ضیافت کاری کرتا ہے اور اگر وہ عافیت میں قرار دیا گیا ہو تو اپنے آپ میں گمان کرتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہو چکی ہے اور اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پھر عافیت کے بارے میں طمع و لالچ کرتا ہے اور توبہ کی طرف لوٹتا ہے مگر راتوں کو عبادتِ خدا میں قیام نہیں کرتا اور دن کو روزہ نہیں رکھتا۔ اس کی ہمت ہے کہ دن رات کھاتا ہے اور عشا کی نیت کرتا ہے، لیکن ادا نہیں کرتا جبکہ روزہ رکھنے کی نیت ہی نہیں کرتا۔ اپنے سے طاقت ور سے تو خدا کی پناہ طلب کرتا ہے لیکن جو اس سے کمزور اور ناتواں ہوتا ہے اس کے بارے میں اپنے دل میں خوفِ خدا نہیں لاتا اور اللہ کی پناہ طلب نہیں کرتا۔ جب غضب ناک ہوتا ہے تو اپنے بغض میں ہلاک ہو جاتا ہے یعنی حد سے

تجاوز کر جاتا ہے اور جب محبت کرتا ہے تو اس میں بھی کوتاہی نہیں کرتا۔ چھوٹی غلطی پر غضبناک ہو جاتا ہے اور بڑی غلطی پر صرف نظر کر جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے لیکن خود نافرمانی کرتا ہے۔

اپنے لیے قرآن کو لازم قرار دو

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ قال: حدثنا ابو عبد الله محمد بن محمد بن قال: حدثنا ابو بكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا محمد بن محمد بن سلمان الناعدي قال: حدثني هرون بن حاتم قال: حدثنا اسماعيل بن بويه ومصعب بن سلام عن ابي اسحاق عن ربيعة السعدي قال: اتيت حذيفة بن اليمان فقلت له: حدثني بما سمعت من رسول الله او رأيته لأعمل به؟ قال: فقال لي عليك بالقرآن. فقلت له: قد قرأت القرآن وانما جئتك لتحدثني، اللهم اني اشهدك على حذيفة اني اتيت به بما لم أسمعه ولم أره من رسول الله قد منعني وكتمنيته. فقال حذيفة: يا هذا قد ابلغت في الشقة. ثم قال: خذها قصيرة من طويلة وجامعة لكل امرئ، ان آية الجنة في هذه الأمة لبينة انه ليأكل الطعام ويمشي في الاسواق فقلت له: بين لي آية الجنة اتبعها وبين لي آية النار فاتقياها. فقال لي: والذي نفسي بيده ان آية الجنة والهداة اليها الى يوم القيامة وآية الحق الى يوم القيامة لآل محمد عليهم السلام، وآية النار وآية الكفر والدعاة الى النار الى يوم القيامة لغيرهم۔

(مخبر استاد) اسماعیل بن بویہ اور مصعب بن سلام ان دونوں نے ابو اسحاق سے اور انھوں نے ربیعہ سعدی سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حذیفہ بن یمان کی خدمت

میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ میرے لیے وہ بات بیان کریں جو آپ نے رسول خدا سے سنی ہے یا آپ نے ان میں دیکھی ہے تاکہ میں اس پر عمل کر سکوں۔

آپ نے مجھے فرمایا: تم اپنے لیے قرآن کو لازم قرار دو۔

میں نے اس سے عرض کیا: میں قرآن کی تلاوت کرتا ہوں۔ میں آپ کی خدمت میں اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ میرے لیے حدیث رسول خدا کو بیان فرمائیں اور اس کے بعد اس نے کہا: اے میرے اللہ! میں تجھے حذیفہ پر گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں ان کے پاس آیا تھا تاکہ جو میں نے رسول خدا سے نہیں سنا تھا اور جو میں نے آپ کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا وہ اس سے سنوں اور یہ مجھے اس سے روک رہا ہے اور مجھ سے یہ چیزیں پوشیدہ رکھ رہا ہے۔

حذیفہ نے فرمایا: اے شخص! تو بہت اہتمام تک چلا گیا۔

پھر اس نے میرے لیے فرمایا: میں بہت بڑی حدیث میں سے ایک چھوٹا سا کھڑا تمہارے لیے بیان کر رہا ہوں، لیکن یہ چھوٹا سا کھڑا تمام امور کو جامع ہے۔
تحقیق اس امت کے لیے آیت جنت واضح طور پر ہے جو کھانا بھی کھاتی ہے اور بازاروں میں بھی آتی جاتی ہے۔

میں نے حذیفہ سے عرض کیا: آپ میرے لیے وہ جنت کی نشانی بیان فرمائیں، تاکہ میں اس کی اتباع کر سکوں اور جہنم کی نشانی بھی بیان کریں، تاکہ میں اس سے بچ سکوں۔

چنانچہ حذیفہ نے مجھ سے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تحقیق وہ جنت کی نشانی اور قیامت تک کے لیے جنت کی طرف ہدایت کرنے والے اور قیامت تک کے لیے حق کی نشانی اور آیت آل محمد میں اور جہنم کی نشانی اور جہنم کی طرف قیامت تک کے لیے لوگوں کو دعوت دینے والے وہ آل محمد کے غیر ہیں (یعنی آل محمد کے دشمن ہیں)۔

علی اپنے محبت سے محبت کرنے والے ہیں

(وہ) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد

الطوسي رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال:



أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن خالد المراءغي رحمته قال: حدثني القاسم بن محمد الدلال عن سبرة بن زياد عن الحكم بن عتيبة عن خنيس بن المعتمر قال: دخلت على أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام فقلت: السلام عليك يا أمير المؤمنين ورحمة الله وبركاته كيف أمسيت؟ قال: أمسيت محباً لمحبتنا ومبغضاً لمبغضنا وأمسي محبنا مغتبطاً برحمة من الله كان ينتظرها وأمسي عدونا يؤسس بنيانه على شفا جرف هار، وكان ذلك الشفا قد انهار به في نار جهنم، وكان أبواب الرحمة قد فتحت لأهلها، فهيننا لاهل الرحمة رحمتهم والتعس لاهل النار والنار لهم.

يا خنيس من سره ان يعلم امحب لنا أم مبغض فليستحن قلبه، فان كان يحب ولياً لنا فليس بمبغض لنا، وان كان يبغض ولينا فليس بمحب لنا، ان الله تعالى اخذ الميثاق لمحبتنا بمودتنا وكتب في الذكر اسم مبغضنا، نحن النجباء وافراطنا افراط الانبياء.

(بحرف استاد) حکم بن حمیہ نے حمیس بن العسکر سے بیان کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: اے امیر المؤمنین! خداوند کریم آپ پر اپنی رحمت اور برکتیں نازل فرمائے، آج آپ نے شام کس حالت میں کی ہے؟

آپ نے فرمایا: آج میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ میں اپنے سے محبت کرنے والوں سے محبت کرنے والا ہوں اور اپنے سے دشمنی کرنے والوں سے دشمنی کرنے والا ہوں، اور میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ ہمارے ساتھ محبت رکھنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت پر درخشاں کر رہا ہے گویا کہ وہ رحمت خدا کو اپنے شامل حال ہوتا ہوا دیکھ رہا ہے اور میں شام اس حالت میں کر رہا ہوں کہ میں اپنے دشمن کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہنم کے کنارے پر کھڑا

ہے اور وہ اس کی حرارت کو محسوس کر رہا ہے اور وہ اس میں ہی رہے گا۔ رحمت کے دروازے اہل رحمت کے لیے کھلے ہوئے ہیں۔ پس اہل رحمت کو رحمت مبارک ہو اور اہل جہنم کے لیے جہنم کے دروازے کھلے ہوئے ہیں یعنی ان کے لیے جہنم ہے۔

اے خنیس! جو چاہتا ہے کہ وہ معلوم کرے کہ وہ ہمارا محبت ہے یا ہمارا دشمن تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کو ملاحظہ کرے، اگر وہ ہمارے محبت سے محبت کرتا ہے تو پھر وہ ہمارا دشمن نہیں ہوگا اور اگر وہ ہمارے محبت سے بغض رکھتا ہے تو پھر وہ ہمارا دوست نہیں ہو سکتا۔

حقیق اللہ تعالیٰ نے ہمارے محبت سے ہماری مودت کا عہد و پیمان لیا ہوا ہے اور کتاب میں ہمارے دشمنوں کے نام تک لکھ دیے ہیں۔ ہم نجبا ہیں اور ہمارے حق میں افراط و تفریط کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے انبیاء کے حق میں افراط و تفریط کرنے والا ہے۔

حضرت علیؑ کا طلحہ اور زبیر کے ہارے میں خبر دینا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرني ابو بكر محمد بن عمر الجماعی قال: حدثنا ابو العباس احمد بن سعيد بن عقدة الهمدانی قال: حدثنا ابو عوانة موسى بن يوسف بن راشد قال: حدثنا عبدالسلام بن عاصم قال: حدثنا اسحاق بن اسماعيل جنويه قال: حدثنا عمر بن ابي قيس عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو قال: أخبرني رجل من تميم قال: كنا مع علي بن ابي طالب عليه السلام بذي قار ونحن نرى انا سنختطف في يومنا، فسمعتة يقول: والله لنظهرن علي هذه الفرقة ولنقتلن هذين الرجلين - يعني طلحة وزبیر - ولنستبيحن عسكرهما - قال التميمي: فأتيت الى عبدالله بن عباس فقلت: اما ترى الى ابن عمك وما يقول؟ فقال لا تعجل حتى تنظر ما يكون، فلما كان من امر البصرة

ما كان أتيته فقلت: لا أرى ابن عمك الا قد صدق. فقال:
ويحك انا كنا نتحدث اصحاب محمد ان النبي عهد اليه
ثمانين عهداً لم يعهد شيئاً منها الى احد غيره، فلعل هذا
مما عهد اليه.

(بخلاف اسناد) جناب منہال بن عمرؓ نے نقل کیا کہ یونیم کے ایک شخص نے مجھ سے
بیان کیا، وہ بیان کرتا ہے کہ ہم مقام ذی قار میں امیر المومنین علی ابن ابی طالبؓ کے ساتھ تھے
اور ہم جلدی جلدی چلتے جا رہے تھے۔ میں نے سنا کہ امیر المومنین علیؓ فرما رہے ہیں: خدا کی قسم،
ہم ضرور اس قوم پر غلبہ حاصل کریں گے اور ہم ان دونوں اشخاص یعنی طلحہ اور زبیر کو قتل کریں
گے اور ہم ان دونوں کے لشکر کو تباہ و کر دیں گے۔ یہ جیسی شخص بیان کرتا ہے: میں عبد اللہ ابن عباسؓ
کے پاس آیا اور عرض کیا: اے عبد اللہ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے چچا زاد کیا فرما رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، دیکھتے جاؤ کہ کیا ہوتا ہے؟

جب جنگ میں بصرہ والوں کا کام تمام ہو گیا تو میں پھر عبد اللہ ابن عباسؓ کے پاس آیا
اور کہا: اے عبد اللہ ابن عباس! جو کچھ آپ کے چچا زاد بھائی (یعنی امیر المومنین علیؓ) نے فرمایا
تھا وہ سب کچھ سچ ثابت ہوا ہے۔

جناب عبد اللہ ابن عباسؓ نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر ہم تمام اصحاب محمدؐ نے اس کو بیان
کیا ہے کہ حضرت نے آپؐ سے اسی (۸۰) عہد لیے کہ جو آپ کے غیر میں سے کسی سے نہیں
لیے گئے اور ممکن ہے کہ یہ بھی ان عہدوں میں سے ایک عہد ہو۔

محمد و آل محمد کا عمل ایک ہے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد
الطوسي رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رضى الله عنه قال:
أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابو جعفر محمد بن
علي بن الحسين بن بابويه رضى الله عنه قال: حدثني ابي قال:
حدثني محمد بن ابي القاسم عن احمد بن ابي عبد الله
البرقي عن ابيه قال: حدثني من سمع حنان بن سدير يقول:

سمعت ابی سدید الصیرفی یقول: رأیت رسولَ اللہ فیما یرى النائم و بین یدیه طبق مغطى بمندیل، فدنوت منه و سلمت علیه فرد السلام و كشف المندیل عن الطبق، فاذا فیہ رطب، فجعل يأكل منه، فدنوت منه فقلت: یا رسولَ اللہ ناولنی رطبة، فناولنی واحدة، فأكلتها، ثم قلت: یا رسولَ اللہ ناولنی اخرى، فناولنیها فأكلتها وجعلت كلما اكلت واحدة سألتہ اخرى حتى اعطانی ثمانی رطبات فأكلتها، ثم طلبت منه اخرى فقال لی: حسبك.

قال: فانتبهت من منامی، فلما كان من الغد دخلت علی جعفر بن محمد الصادق علیهما السلام و بین یدیه طبق مغطى بمندیل كأنه الذى رأیتہ فی المنام بین یدى رسولَ اللہ، فسلمت علیه فرد علی السلام ثم كشف عن الطبق فاذا فیہ رطب، فجعل يأكل منه فعجبت لذلك و قلت: جعلت فداك ناولنی رطبة، فناولنی فأكلتها، ثم طلبت اخرى فناولنی فأكلتها، و طلبت اخرى حتى اكلت ثمانی رطبات ثم طلبت منه اخرى فقال لی: لو زادك جدی رسولَ اللہ لزدتك، فأخبرته الخبر فتبسم متبسم عارف بما كان.

(بخلف اسناد) حنان بن سدید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت رسول خدا کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے سامنے کجوروں کا ایک طشت پڑا ہوا ہے جو ایک رومال کے ساتھ ڈھکا ہوا ہے۔

میں آپ کے قریب ہوا اور آپ کی خدمت و اقدس میں سلام عرض کیا۔ آپ نے میرے سلام کا جواب دیا اور اس طشت سے آپ نے رومال کو اٹھایا۔ اس میں تازہ کجوریں تھیں۔ آپ نے اس سے کجوریں کھانا شروع کر دیں۔ میں آپ کے قریب ہوا، اور آپ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بھی کجور عطا فرمائیں۔ آپ نے مجھے ایک کجور عطا فرمائی۔ میں نے اس کو کھایا۔



پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور عطا فرمائیں۔ آپؐ نے ایک اور عطا فرمائی اور میں نے اس کو بھی کھا لیا۔ پھر میں سوال کرتا رہا اور آپؐ ہر سوال پر مجھے ایک کجور عطا فرماتے رہے اور میں ان کو کھاتا رہا، یہاں تک کہ آٹھ عدد کجوریں آپؐ نے مجھے عطا فرمائیں۔ میں نے ان کو کھایا پھر میں نے اور طلب کیں تو آپؐ نے فرمایا: بس اتنی ہی کافی ہیں۔

اس کے بعد راوی بیان کرتا ہے: میں نیند سے بیدار ہوا۔ جب دوسرے دن میں حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو جس طرح میں نے خواب میں جناب رسول خدا کے سامنے کجوروں کا طشت دیکھا تھا جو رومال سے ڈھکا ہوا تھا ویسے ہی میں نے آپؐ کے سامنے بھی کجوروں کا ایک طشت دیکھا جو رومال سے ڈھکا ہوا تھا۔

میں نے آپؐ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کیا اور آپؐ نے سلام کا جواب دیا پھر آپؐ نے اس طشت سے رومال کو اٹھایا تو اس میں تازہ کجوریں تھیں۔ پھر آپؐ نے ان سے کھانا شروع کر دیا۔ میں نے اس پر تعجب کیا اور اس کے بعد آپؐ کی خدمت میں عرض کیا: میں نے اس آپؐ پر قربان ہو جاؤں مجھے بھی عطا فرمائیں۔ آپؐ نے مجھے ایک کجور عطا فرمائی۔ میں نے اس کو بھی کھایا اس طرح ایک ایک کر کے میں طلب کرتا رہا اور آپؐ دے دے رہے، یہاں تک کہ آٹھ کجوریں مجھے آپؐ نے عطا فرمائیں پھر میں نے جب اس سے زیادہ طلب کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے نانا رسول خدا نے زیادہ دی ہوتیں تو میں بھی زیادہ دیتا۔ جب میں نے آپؐ کی خدمت اقدس میں خواب والا سارا واقعہ نقل کیا تو آپؐ اس طرح مسکرائے جیسے جاننے والا مسکراتا ہے۔

علم بہترین وراثت ہے

(وعنه) قال: حدثني الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو بكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثني الشيخ الصالح عبدالله بن محمد بن عبدالله بن ياسين قال: سمعت العبد الصالح علي بن محمد بن علي الرضا عليه السلام يسر من رأى يذكر عن

آبائہ علیہم السلام قال: قال امیر المؤمنین: العلم وراثۃ
کریمۃ، والآداب حلل حسان، والفکرۃ مرآۃ صافیۃ،
والاعتذار منذر ناصح، وكفی بك أدباً ترکك ما کرهته من
غیرک۔

(بخلف اسناد) شیخ صالح عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن یاسین نے بیان کیا ہے کہ میں
نے عبد صالح علی بن محمد بن علی الرضا علیہ السلام سے سرن رائے میں سنا کہ آپ نے اپنے آباؤ اجداد
کے ذریعے سے نقل فرمایا کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا ہے: علم بہترین وراثت
ہے اور ادب خوبصورت زیور ہے اور فکر صاف ستھرا شیشہ ہے اور عذر ڈرانے والا اور نصیحت
کرنے والا ہے اور تیرے باادب ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ تو ایسی چیز کو چھوڑ دے جس کو
تو اپنے غیر سے پسند نہیں کرتا۔

اے ابن آدم قیامت کے سوالوں کے جواب تیار کر

(وعنه) قال: حدثنی الشیخ المفید ابو علی الحسن بن
محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: أخبرنی الشیخ السعید الوالد رحمہ
قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنی ابو الحسن احمد
بن محمد بن الولید قال: حدثنی ابی عن سعد بن عبداللہ
عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن
ابی حمزۃ الثمالی کان علی بن الحسین علیہ السلام یقول: ابن آدم
لا تنزل بخیر ما کان لك واعظ من نفسك، وما كانت
المحاسبۃ من همك، وما كان الخوف لك شعاراً والحزن
لك دثاراً۔ ابن ادم انك میت ومبعوث وموقوف بین یدی
اللہ عزوجل ومسئول، فأعد جواباً۔

(بخلف اسناد) حسن بن محبوب نے ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان
کرتے ہیں کہ حضرت امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام ارشاد فرمایا کرتے تھے:
اے فرزند آدم! تو اس وقت تک نیکی اور خیر کو نہیں پاسکتا جب تک خود تیرا نفس تیرے



لیے واعظ نہ بن جائے اور تیرا ضمیر تیرا حامی نہ کرے اور خوف تیرے لیے شعار نہ بن جائے اور غم و حزن تیرے لیے لباس نہ ہو جائے۔

اے فرزندِ آدم! جان لو کہ تم نے مرنا ہے اور پھر تمہیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور پھر وہاں پر تم سے سوالات کیے جائیں گے ان کے جوابات تیار کر لو۔

جو اپنے بھائی کی آبرو کا دفاع کرے گا

(وعنه) قال: حدثني الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمہ اللہ قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا ابو الحسن احمد بن محمد الجرجاني قال: حدثنا اسحاق بن عبلون قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن سلمان الحضرمي قال: حدثنا محمد بن اسماعيل الأحمسي قال: حدثنا المعاري عن ابن ابي ليلى عن الحكم بن عتيبة عن ابن ابي الدرداء عن ابيه قال: نال رجل من عرض رجل عند النبي، فرد رجل من القوم عليه، فقال النبي: من رد عن عرض اخيه كان ليه حجابا من نار۔

(مختلف اسناد) ابو الدرداء نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رسول خدا کی خدمت میں دوسرے آدمی کی آبروریزی کرنا شروع کر دی۔ اس کی قوم کے ایک اور شخص نے اس کا دفاع کیا۔

رسول خدا نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی آبرو کا دفاع کرے گا خداوند کریم اس کے اور جہنم کی آگ کے درمیان ایک حجاب قرار دے گا۔

اس حدیث کو سونے کے پانی سے تحریر کرنا چاہیے

(وعنه) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمہ اللہ قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ

قال: أخبرنا محمد بن محمد ابن النعمان رحمہ اللہ قال: أخبرني
ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن ابيه عن سعيد بن
عبدالله عن احمد بن ابي عبدالله البرقي رحمہ اللہ قال: حدثنا
سليمان بن مسلم الكندي عن محمد بن سعيد بن غزوان
عن عيسى بن ابي منصور عن ابان بن تغلب عن ابي
عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: نفس المهموم
لفظلنا تسييح، وهمه لنا عبادة، وكتمان سرنا جهاد في
سبيل الله، ثم قال ابو عبدالله رحمہ اللہ: يجب ان يكتب هذا
الحديث بالذهب.

(مخفف استاد) جناب ابان بن تغلب نے حضرت امام ابو عبدالله جعفر بن محمد الصادق رحمہ اللہ
سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمارے اوپر ہونے والے ظلم کی وجہ سے کسی نفس کا غم زدہ ہونا
خدا کی تسبیح کے برابر ہے اور اس کا ہمارے لیے پریشان ہونا عبادت خدا کے برابر ہے اور اس کا
ہمارے اسرار و رموز کو پوشیدہ رکھنا اور خدا میں جہاد کے برابر ہے۔ پھر حضرت ابو عبدالله نے
فرمایا: واجب ہے کہ اس حدیث کو سونے سے تحریر کیا جائے۔

میں اور میرے شیعہ حوزے پر چمکتے ہوئے چہروں سے آئیں گے

(وعدہ) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد
الطوسي رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال:
أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو بكر محمد بن عمر
الجعابي قال: حدثنا احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا
ابوعوانة موسى بن يوسف القطان قال: حدثنا محمد بن
يحيى الأودي قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا
علي بن هاشم بن بريد عن ابيه عن عبد الرحمن بن قيس
الرجبي قال: كنت جالسا مع امير المؤمنين علي بن ابي
طالب رحمہ اللہ على باب القصر حتى أوجته الشمس الى حائط

القصر، فوثب لیدخل فقام رجل من همدان فتعلق بشوہ
وقال: یا امیر المؤمنین حدثنی حدیثاً جامعاً ینفعنی اللہ بہ
قال: او لم یکن فی حدیث کثیر؟ قال: بلی ولكن حدثنی
حدیثاً ینفعنی اللہ بہ۔ قال: حدثنی خلیلی رسول اللہ ارد
انا وشیعتی الحوض رواء مرویین مبیضة وجوہهم، ویرد
علونا ظمثانا مظمتین مسودة وجوہهم، خذها الیک
قصیرة من طویلة انت مع من احببت ولك ما اکتسبت
ارسلنی یا اخا همدان، ثم دخل القصر۔

(بخلاف اسناد) عبدالرحمن بن قیس الرجبی نے بیان کیا ہے: میں امیر المؤمنین علی ابن
ابی طالب کے ساتھ باپ قصر پر بیٹھا ہوا تھا کہ سورج کی روشنی قصر کی دیوار پر پڑی۔ آپ
کھڑے ہوئے تاکہ اندر تشریف لے جائیں۔ پس ہمدان کے ایک شخص نے آپ کے دامن کو
تھام لیا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ میرے لیے ایک ایسی حدیث بیان کریں جس کو
اللہ تعالیٰ میرے لیے فائدہ مند قرار دے۔ آپ نے فرمایا: خواہ وہ کوئی بڑی حدیث ہو؟ اس نے
عرض کیا: کیوں نہیں! جو بھی ہو لیکن ایسی ہونی چاہیے کہ اس کو اللہ تعالیٰ میرے لیے فائدہ مند
قرار دے۔

آپ نے فرمایا: میرے خلیل رسول خدا نے مجھ سے فرمایا:

میں اور میرے شیعہ حوض پر وارد ہوں گے اور وہ میرے پیچھے ہوں گے، ان کے چہرے
چمکتے ہوں گے اور ہمارے دشمنوں کو حوض سے دور کیا جائے گا۔ وہ مایوس ہوں گے اور ان کے
چہرے سیاہ ہوں گے۔

اے ہمدانی! اس حدیث کو یاد کر لو یہ ایک بڑی حدیث کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ قیامت
کے دن تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہوگا اور جو اس دنیا میں کرے گا اس کو قیامت
کے دن پائے گا۔

اے میرے ہمدانی بھائی! اب مجھے اجازت دے دو۔ پھر آپ اپنی دولت سرا میں داخل
ہو گئے۔



ایسے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے

(وَعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد الزعفراني عن ابى اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي عن يوسف بن كليب عن معاوية بن هشام عن الصباح بن يحيى المزني عن الحارث ابن حصيرة قال: حدثني جماعة من اصحاب امير المؤمنين عليہ السلام انه قال يوما: ادعوا غينا وباهلة وحيا اخرو قد سماها، فليأخذوا اعطياتهم فوالذي فلق الحب وبرئ النسمة ما لهم في الاسلام نصيب، وانا شاهد في منزلي عند الحوض وعند المقام المحمود انهم اعداء لي في الدنيا والآخرة، لأخذن غينا احدة تضرب بأهله، ولئن ثبتت قدماي لأردن قبائل الى قبائل وقبائل الى قبائل، ولأبهرجن ستين قبيلة ما لها في الاسلام نصيب۔

(مخفف استاد) حارث بن حمیرہ نے روایت بیان کی ہے: امیر المؤمنین علی عليہ السلام کے اصحاب کی ایک جماعت نے میرے لیے بیان کیا ہے کہ ایک دن امیر المؤمنین نے فرمایا: قبیلہ غین و باہلہ اور ایک اور کا نام لیا۔ جس کو میں بھول چکا ہوں، کو میرے پاس بلاؤ تاکہ وہ بیت المال میں سے اپنے حصے کو لے جائیں۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جو دانہ کو چیر کر اس سے نرم و نازک ٹکڑے نکالتا ہے ان لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ مقام حوض پر خدا نے مجھے جو مقام عطا کیا ہے اور مقام محمود پر سے بھی میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ یہ میرے دنیا اور آخرت دونوں میں دشمن ہیں اور اس قبیلہ غین پر ایسی حد لگاؤں گا کہ باہلہ والوں کو بھی عبرت حاصل ہو جائے گی اور اگر مجھے ثابت قدمی ملے تو میں ضرور ان قبائل کو دوسرے قبائل کی طرح رد کر دوں اور ایسے ساتھ قبائل کو ضائع اور ختم کر دوں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے (یعنی وہ ظاہری طور پر مسلمان ہیں لیکن حقیقت میں وہ مسلمان نہیں ہیں)۔

غم حسینؑ میں ایک آنسو سے اللہ جنت میں گھر عطا کرے گا

(روئے) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد رحمه الله قال: أخبرني ابو عمرو عثمان الدقاق اجازة قال: أخبرنا جعفر بن محمد بن مالك قال: حدثنا احمد بن يحيى الأزدي قال: حدثنا مخول بن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن ابيه عن الحسين بن علي عليهما السلام قال: ما من عبد قطرت عيناه فينا قطرة أو دمعت عيناه فينا دمعة الا بواه الله بها في الجنة حقبا. قال احمد بن يحيى الاودي: فرأيت الحسين بن علي عليه السلام في المنام فقلت: حدثني مخول بن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن ابيه عنك انك قلت: ما من عبد قطرت عيناه فينا قطرة أو دمعت عيناه فينا دمعة الا بواه الله بها في الجنة حقبا، قال: نعم. قلت: سقط الاسناد بيني وبينك.

(بخلاف اسناد) احمد بن یحییٰ ازدی نے مخول بن ابراہیم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ربیع بن منذر سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور اس نے حضرت امام حسین ابن علیؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کی آنکھوں سے ہمارے غم میں ایک قطرہ یا ایک آنسو جاری ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل قرار دے گا۔ احمد بن یحییٰ ازدی فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے خواب میں حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ کو دیکھا تو میں نے عرض کیا: اے فرزند رسول! مخول بن ابراہیم نے ربیع بن منذر سے اور اس نے اپنے والد سے اور اس نے آپؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ جس کی آنکھوں سے ہمارے غم میں ایک آنسو جاری ہو جائے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں! ایسا ہی ہے۔

میں نے عرض کیا: آج سے میرے اور آپ کے درمیان کا سارا سلسلہ سند ختم ہو گیا ہے
(یعنی آئندہ راویوں کا نام ذکر نہیں کروں گا بلکہ بلا واسطہ اس حدیث کو آپ سے نقل کروں گا)۔

حسد گزشتہ امتوں سے سرایت کر کے آیا ہے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد
الطوسي رحمہ اللہ قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال:
أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابو نصر محمد بن
الحسين البصير قال: حدثنا علي بن احمد ابن شبابه قال:
حدثنا عمر بن عبد الجبار قال: حدثنا ابي قال: حدثنا علي
ابن جعفر بن محمد عن اخيه موسى بن جعفر عن ابيه عن
جلده عليهم السلام قال: قال رسول الله ذات يوم
لأصحابه: ألا إنه قد دب اليكم داء الامم من قبلكم، وهو
الحسد، ليس بحالق الشعر لكنه حالق الدين، وينجي منه
ان يكف الانسان يده ويخزن لسانه ولا يكون ذا غمز علي
اخيه المؤمن۔

(بخلاف اسناد) حضرت علی بن جعفر رحمہ اللہ نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر سے اور
انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے جد (تمام پر درود و سلام ہو) سے نقل کیا ہے کہ
آپ نے فرمایا: حضرت رسول خدا نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا:
آگاہ ہو جاؤ کہ گزشتہ امتوں کی بیماری تمہاری طرف سرایت کر رہی ہے اور وہ بیماری
حسد ہے۔ اس نے تمہارے بالوں کو ختم نہیں کرنا بلکہ اس نے تمہارے دین کو برباد کر دیتا ہے
اور اس سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھے اور اپنی زبان کو
اپنے قابو میں رکھے اور اپنے مومن بھائی کے عیبوں کو بیان کرنے والا نہ بن جائے۔

خواہشات اتباع حق سے روک دیتی ہیں

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد

الطوسی رحمۃ اللہ علیہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمۃ اللہ علیہ قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرني ابوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا ابن الوليد قال: حدثنا عنبر بن محمد قال: حدثنا شعبة عن سلمة بن جميل عن ابي طفيل عامر بن واثلة الكنانی رحمۃ اللہ علیہ قال: سمعت امير المؤمنين عليه السلام يقول: ان اخوف ما اخاف عليكم طول الأمل واتباع الهوى، فأما طول الأمل فينسى الآخرة واما اتباع الهوى فيصد عن الحق، ألا وان الدنيا قد تولت مدبرة والآخرة قد اقبلت مقبلة، ولكل واحدة منهما بنون فكونوا من ابناء الآخرة ولا تكونوا من ابناء الدنيا، فان اليوم عمل ولا حساب والآخرة حساب ولا عمل.

(بخلاف اسناد) جناب ابو طفیل عامر بن واثلة کنائی نے بیان کیا ہے میں نے حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

میں تمہاری طرف سے دو چیزوں کے بارے میں سب سے زیادہ خوف زدہ ہوں۔ بڑی بڑی آرزوئیں اور خواہشیں نفس کی اتباع، کیونکہ بڑی بڑی آرزوئیں آخرت کو فراموش کرا دیتی ہیں اور خواہشیں نفس کی اتباع حق سے روک دیتی ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ دنیا تمہارے پیچھے ہے اور آخرت تمہارے سامنے ہے اور ان میں سے ہر ایک کے چاہنے والے ہیں۔ پس تم لوگ آخرت کے چاہنے والے بنو۔ دنیا کے چاہنے والے مت بنو۔ تحقیق آج عمل کا دن ہے حساب کا نہیں اور آخرت کے دن حساب ہوگا عمل نہیں ہوگا۔

اہل بیت کا دشمن جہنم میں جائے گا

(وعدہ) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمۃ اللہ علیہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمۃ اللہ علیہ قال: أخبرنا أبو الطيب الحسين بن محمد التمار قال: حدثنا ابن ابي اويس قال: حدثني ابي عن حميد بن قيس عن عطاء

عن ابن عباس قال: قال رسول الله: يا بني عبدالمطلب اني سألت الله لكم ان يعلم جاهلكم وان يثبت قائمكم وان يهدي ضالككم وان يجعلكم نجلاء جوداء رحماء، ولو ان رجلا صلى وصف قدميه بين الركن والمقام ولقى الله ببغضكم اهل البيت دخل النار۔

(بخلاف اسناد) ابن عباسؓ نے حضرت رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے اولاد عبدالمطلب! میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ تمہارے جاہل کو علم کی دولت سے نوازے اور تمہارے قیام کرنے والے کو ثابت قدمی عطا فرمائے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے بہادروں کو رحیم اور بخشنی قرار دے اور اگر کوئی شخص رکن و مقام کے درمیان نماز کے دوران میں مر جائے اور وہ اس حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ تم اہل بیتؑ سے بغض رکھتا ہو تو اللہ اس کو ضرور جہنم میں داخل کرے گا۔

رسول خدا کو علیؑ کی فضیلت بیان کرنے کا حکم ہوا

(وہنہ) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابو بكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا ابو محمد عبد الله بن محمد بن سعيد بن زياد من كنانة قال: حدثنا احمد بن عيسى بن الحسن الجرمي قال: حدثنا نصر بن حماد قال: حدثنا عمرو بن شمر عن جابر الجعفي عن ابي جعفر محمد بن علي الباقر عليه السلام عن جابر بن عبد الله الانصاري قال: قال رسول الله: ان جبرئيل نزل علي وقال: ان الله يأمرك ان تقوم بتفضيل علي بن ابي طالب خطيبا على اصحابك ليلغوا من بعدهم ذلك عنك، ويأمر جميع الملائكة ان تسمع ما تذكره، والله يوحى اليك يا محمد ان من خالفك في امره

دخل النار، ومن اطاعك فله الجنة.

فأمر النبي منادياً فنادى بالصلاة جامعة، فاجتمع الناس
وخرج حتى رقى المنبر، وكان أول ما تكلم به، اعوذ بالله
من الشيطان الرجيم.

بسم الله الرحمن الرحيم، ثم قال: ايها الناس انا البشير
وانا النذير، وانا النبي الأمي، اني مبلغكم عن الله عز وجل
في أمر رجل لحمه من لحمي ودمه من دمي وهو عيبة
العلم، وهو الذي انتخبه الله من هذه الأمة واصطفاه وهذه
وتولاه، وخلقني واياه، وفضلني بالرسالة وفضله بالتبليغ
عني، وجعلني مدينة العلم وجعله الباب، وجعله خازن
العلم والمقتبس منه الأحكام، وخصه بالوصية، وأبان
أمره، وخوف من عداوته، وأزلف من والآء، وغفر لشيعته،
وأمر الناس جميعاً بطاعته. وانه عز وجل يقول: من عاداه
عاداني، ومن وآلاه وآلاني، ومن ناصبه ناصبني ومن خالفه
خالفني، ومن عصاه عصاني، ومن آذاه آذاني، ومن ابغضه
ابغضني، ومن احبه احبني، ومن أرواه أرواني، ومن كاده
كادني، ومن نصره نصرني.

يا ايها الناس اسمعوا ما أمركم به واطيعوه، فاني اخوفكم
عقاب الله ﴿يوم تجد كل نفس ما عملت من خير محضراً
وما عملت من سوء تود لو ان بينها وبينه امداً بعيداً
ويحذركم الله نفسه والى الله المصير﴾.

ثم اخذ بيد علي بن ابي طالب امير المؤمنين عليه السلام فقال:
معاشر الناس هذا مولى المؤمنين، وحجة الله على خلقه
اجمعين، والمجاهد للكافرين، اللهم اني قد بلغت وهم
عبادك وانت القادر على صلاحهم فأصلحهم، برحمتك



یا ارحم الراحمین، واستغفر اللہ لی ولکم۔
ثم نزل عن المنبر فأتاه جبرئیل فقال: یا محمد ان اللہ
عزوجل یقرنک السلام ویقول لک: جزاک اللہ عن تبلیغک
خیراً، قد بلغت رسالات ربک ونصحت لأمّتک وارضیت
المؤمنین وارضمت الکافرین۔ یا محمد ان ابن عمک مبتلی
ومبتلی به، یا محمد قل فی کل اوقاتک ﴿الحمد لله رب
العالمین وسبّعلم الذین ظلموا اى متقلب ینقلبون﴾۔

(بخلاف اسناد) حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے حضرت رسول خدا سے نقل کیا ہے

کہ آپؐ نے فرمایا:

حضرت جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حکم دیا ہے کہ آپؐ اپنے
اصحاب کے سامنے طے کی فضیلت کے بارے میں خطبہ ارشاد فرمائیں تاکہ یہ لوگ بعد میں آنے
والی نسلوں کے لیے آپؐ کی طرف سے اس فضیلت کو بیان کریں اور اللہ نے تمام ملائکہ کو حکم دیا
ہے کہ آپؐ جو خطبہ ارشاد فرمائیں گے، وہ تمام غور سے سماعت فرمائیں۔

یا رسول اللہ! اللہ نے آپؐ کی طرف وحی فرمائی ہے کہ طے کی فضیلت کے بارے میں جو
مخص بھی آپؐ کی مخالفت کرے گا وہ جہنم میں جائے گا اور جو آپؐ کی اطاعت کرے گا وہ جنت
میں جائے گا۔

رسول خدا نے منادی کو نماز باجماعت کی ندا کا حکم دیا۔ لوگ جمع ہو گئے اور آپؐ گھر
سے باہر تشریف لائے اور آپؐ منبر پر تشریف لے گئے اور آپؐ نے اپنی گفتگو کا یوں آغاز فرمایا:

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پھر آپؐ نے فرمایا:

اے لوگو! میں بشیر بھی ہوں اور نذیر بھی، میں نبی الہامی بھی ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کی
طرف سے تمہارے سامنے ایسے بندے کے بارے میں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جس کا گوشت
میرا گوشت ہے اور جس کا خون میرا خون ہے اور وہ علم کا خزانہ اور پوشیدہ رکھنے کا محل ہے اور وہ



جس کو اللہ تعالیٰ نے اس امت سے منتخب فرمایا ہے اور اس کو جن لیا ہے اور اس کو ہدایت یافتہ بنایا اور اپنا ولی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور اس کو خلق فرمایا ہے۔ مجھے اپنی رسالت کے ساتھ فضیلت بخشی ہے اور اس کو میری طرف سے اس رسالت کی تبلیغ کا شرف عطا فرمایا ہے۔ مجھے علم کا شہر قرار دیا ہے اور اس کو اس کا دروازہ قرار دیا ہے۔ اور اس کو علم کا خزانہ دار قرار دیا ہے اور تمام احکام اس سے اخذ کیے جائیں گے اور اللہ نے اس کو میرا وصی ہونے کے لیے خاص قرار دیا ہے اور اس کے امر کو واضح کیا ہے اور اس کی دشمنی سے ڈرایا ہے اور اس کی محبت کے لیے تیار کیا ہے اور اس کے شیعہ کو بخش دیا ہے اور تمام لوگوں کو اس کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور حقیق اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

جس نے اس سے عداوت کی اس نے میرے ساتھ عداوت کی اور جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے دشمنی کی اس نے میرے ساتھ دشمنی کی اور جس نے اس سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض رکھا اور جس نے اس سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی۔ جس نے اس کا ارادہ کیا اس نے میرا ارادہ کیا جس نے اس کو زیر کرنے کی کوشش کی اس نے مجھے زیر کرنے کی کوشش کی اور جس نے اس کی مدد کی اس نے میری مدد کی۔

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو اس کے بارے میں حکم دیا ہے، اس کو سنو اور اس کی اطاعت کرو اور میں تم لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اس دن کا عذاب جس کے بارے میں اس سے ارشاد ہوتا ہے:

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَلًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ (سورہ آل عمران، آیت ۳۰)

وہ دن کہ جس دن ہر شخص اپنے عمل خیر کو اپنے سامنے پائے گا جو اس نے کیا ہوگا اور جو اس نے برا کام کیا ہوگا اس کو بھی اپنے سامنے پائے گا اور خواہش کرے گا کہ کاش میرے اس عمل اور میرے درمیان ایک بہت بڑا پردہ حائل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے بارے میں



خبردار کرتا ہے اور تم نے اس کی جانب ہی پلٹ کر جانا ہے۔

پھر آپؐ نے علی ابن ابی طالبؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے لوگو! یہ مومنین کا مولا اور اللہ کی تمام مخلوق پر اس کی حجت اور کافروں کے مقابلے میں جہاد کرنے والا ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے یوں فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا! میں نے تیرے حکم کی تبلیغ کی ہے اور یہ تیرے بندے ہیں اور تو ان کی اصلاح کرنے پر قادر رہے۔ تو ان کی اپنی رحمت کے ذریعے اصلاح فرما۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اور میں اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ کی بارگاہ میں طلب مغفرت کرتا ہوں۔ پھر آپؐ منبر سے نیچے تشریف فرما ہوئے۔

جبرائیلؑ دوبارہ آپؐ کی خدمت اقدس میں تشریف لائے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپؐ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ کے لیے فرما دیا ہے کہ اللہ آپؐ کو اپنی طرف سے اس خیر کی تبلیغ پر جزائے خیر عطا فرما رہا ہے۔

حقائق آپؐ نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ کر دی ہے اور اپنی امت کو صیحت کر دی ہے اور مومنین کو آپؐ نے خوش کر دیا ہے اور کافروں کو ذلیل و رسوا کر دیا ہے۔

اے محمدؐ! حقائق آپؐ کے چچا کے بیٹے کا امتحان ہوگا اور اس کے ذریعے لوگوں کا امتحان

لیا جائے گا۔

اے محمدؐ! آپؐ ہر وقت یوں فرمایا کریں:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ
مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ○

محمد بن حنفیہؒ کا ابن عباسؓ کے نام خط

(وَعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رضى الله عنه قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رضى الله عنه قال: أخبرنا ابو عبد الله محمد بن محمد بن محمد قال: أخبرني ابو عبد الله محمد بن عمر المرزباني قال: حدثنا ابو الحسن بن علي بن عبد الرحيم السجستاني عن ابيه عن الحسين بن ابراهيم عن عبد الله بن عاصم عن محمد بن بشر قال: لما سيرا بن

الزبير ابن عباس رضي الله عنه الى الطائف كتب اليه محمد بن الحنفية رضي الله عنه: اما بعد فقد بلغني ان ابن الجاهلية سيرك الى الطائف، فرفع الله جل اسمه بذلك لك ذكراً واعظم لك اجراً وخط به عنك وزراً- يابن عم انما يتلى الصالحون وانما تهتدي الكرامة للابرار، ولولم توجر الا فيما تحب اذا قلّ أجرك، قال الله تبارك وتعالى: ﴿وعسى ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم﴾ وهذا لست اشك انه خير لك عند بارئك، عزم الله لك على الصبر في البلوى والشكر في النعماء انه على كل شئ قدير-

فلما وصل الكتاب الى ابن عباس اجاب عنه، فقال: ﴿اما بعد فقد اتاني كتابك تعزيني فيه على تسييري وتسأل ربك جل اسمه ان يرفع به ذكري، وهو تعالى قادر على تضعيف الاجر والعائلة بالفضل والزيادة من الاحسان، وما احب ان الذي ركب مني ابن الزبير كان ركب مني اعدا خلق الله لي احتساباً لذلك في حسناتي، ولما ارجو ان انال به رضوان ربي- يا اخي الدنيا قد ولت وان الآخرة قد اظلت، فاعمل صالحاً جعلنا الله واباك ممن يخافه بالغيب يعمل لرضوانه في السر والعلانية انه على كل شئ قدير﴾-

(مخزن استاد) جناب محمد بن بشر نے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب ابن عباسؓ کو ابن زبیر اپنے ساتھ طائف کے سفر پر لے گیا تو جناب محمد بن حنفیہؓ نے ابن عباسؓ کے نام ایک خط تحریر فرمایا: حمد و صلوة کے بعد تحریر فرمایا: اما بعد!

مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ جاہلیت کا فرزند آپؓ کو طائف کی طرف لے گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؓ کے ذکر کو خیر کے ساتھ بلند کرے اور آپؓ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور آپؓ کے گناہوں کے بوجھ کو ختم کر دے (یعنی گناہ معاف کر دے) اور نیک لوگوں والی کرامت و عزت عطا فرمائے۔ اے میرے چچا زاد ایا در کھو، ہمیشہ نیک اور صالح لوگوں کو آزمایا جاتا ہے اور حقے اجر

نہیں دیا جائے گا مگر اس چیز کے ساتھ کہ جسے آپ اپنے نزدیک محبوب قرار دیتے ہیں، خواہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (سورہ بقرہ، آیت ۲۱۶)

”اور جب نہیں کہ تم کسی چیز (جہاد) کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور جب نہیں کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور خدا تو جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے ہو۔“

”اور اس میں تمہیں شک نہیں ہونا چاہیے۔ یہ تمہارے لیے بہتر اور خیر ہے اور تمہارے بارے میں اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ تم مصیبت پر صبر کرو اور اس کی نعمتوں پر شکر کرو، کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

جب یہ خط ابن عباس کو ملا تو آپ نے اس کا جواب یوں تحریر فرمایا: اما بعد! آپ کا خط مجھے ملا ہے جس میں آپ نے میرا طائف کے سفر پر بڑا افسوس کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے میری بلندی ذکر کا سوال کیا ہے اور وہ ذات بلند اور اس پر قادر ہے کہ اجر کو دوگنا کرے اور فضل کے ساتھ مجھے لوٹائے اور اپنے احسان میں زیادتی کرے جس چیز پر ابن زبیر مجھے آمادہ کرنا چاہتا ہے، میں اس پر آمادہ نہیں ہوں گا۔ وہ مجھے خلق خدا سے عداوت پر آمادہ کر رہا ہے اور وہ میری نیکیوں میں اس کا حساب کر رہا ہے جبکہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا و رضوان کو پانے کی امید رکھتا ہوں۔

اے میرے بھائی! دنیا ہمارے عقب میں ہے اور آخرت ہمارے سامنے ہے۔ ہمیں نیکی کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان لوگوں میں سے قرار دے جو تنہائی اور پوشیدہ اور غیب ہونے کی حالت میں بھی اللہ سے ڈرتے ہیں اور پوشیدہ و علانیہ دونوں صورتوں میں ہمیں اپنی رضایت اور خوشنودی کو حاصل کرنے والوں میں سے قرار دے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

واجبات کو ادا کرو تا کہ تم سب سے زیادہ متقی بن سکو

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال:

حدثنا محمد بن محمد قال: حدثني المظفر بن محمد
 البلخي قال: حدثنا محمد بن همام ابو علي قال: حدثنا
 حميد بن زياد قال: حدثنا ابراهيم بن عبيد بن حنان قال:
 حدثنا الربيع بن سلمان عن اسماعيل بن مسلم السكوني
 عن الصادق جعفر ابن محمد عليهما السلام عن ابيه عن
 جده عليهم السلام قال: سمعت رسول الله يقول: اعمل
 بفرائض الله تكن من اتقى الناس، وارضى بقسم الله تكن
 من اغنى الناس، وكف عن محارم الله تكن اروع الناس،
 واحسن مجاورة من يجاورك تكن مؤمناً، واحسن
 مصاحبة من صاحبك تكن مسلماً.

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر صادق عليه السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے
 رسول خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپ کے جد فرماتے ہیں: میں نے رسول خدا سے سنا کہ آپ نے
 فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے واجب کردہ فرائض و واجبات کو پورا کرو، تاکہ تم سب لوگوں سے زیادہ
 متقی بن سکو۔ اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ تاکہ تم سب سے غنی ہو سکو اور اپنے آپ کو اللہ کی حرام
 کردہ چیزوں سے روک کر رکھو، تاکہ تم زیادہ پرہیزگار بن سکو اور اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھی
 ہمسائیگی کو انجام دو، تاکہ تم مومن بن سکو اور اپنے ساتھی کے ساتھ اچھا ساتھ نبھاؤ تاکہ تم
 مسلمان بن سکو۔



حضرت امام حسنؑ کا پہلا خطبہ

(آخرینا) الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسیؒ بمشهد مولانا امیر المؤمنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللہ عنہ يوم الخميس السادس والعشرين من شهر رمضان سنة سبع وخمسين واربع مائة قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمانؒ قال: حدثنا ابو القاسم اسماعيل بن محمد الانباري الكاتب قال: حدثنا ابو عبد اللہ ابراهيم بن محمد الأزدي قال: حدثنا شعيب بن ايوب قال: حدثنا معاوية بن هشام عن سفيان عن هشام بن حسان قال: سمعت ابا محمد الحسن بن علی عليهما السلام يخطب الناس بعد البيعة له بالامر فقال: نحن حزب الله الغالبون، وعتره رسوله الأقربون، وأهل بيته الطيبون الطاهرون، واحد الثقلين اللذين خلفهما رسول الله في امته، والثاني كتاب الله فيه تفصيل كل شيء لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه، فالمعول علينا في تفسيره لا نتظننا تأويله بل نتيقن حقائقه، فأطيعونا فان طاعتنا مفروضة اذ كانت بطاعة الله عزوجل ورسوله مقرونة، قال عزوجل: ﴿يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله

واطيعوا الرسول وأولى الأمر منكم فان تنازعتم فى شئ
فروحوه الى الله والرسول ولو ردوه الى الرسول وأولى الأمر
منهم لعلهم الذين يستنبطونه منهم ﴿ واحذركم الاصغاء
لهتاف الشيطان فانه لكم عدو مبين، فتكونوا كاولياءه
الذين قال لهم ﴿ لا غالب لكم اليوم من الناس وانى جار
لكم فلما تراءت الفتنان نكص على عقبيه وقال انى برئ
منكم انى ارى مالا ترون ﴾ فتلقون التى الرماح وزرا والى
السيوف حزرا وللعبد حطما وللشهام غرضا ﴾ ثم لا ينع نفسا
ايمانها لم تكن امنت من قبل او كسبت فى ايمانها خيرا ﴾.

جناب شیخ مفید ابو علی الحسن بن محمد الطوسی نے مولائے کائنات امیر المومنین علی ابن ابی
طالبؑ کے روضہ مبارک میں بیان کیا ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے شیخ سعید ابو جعفر محمد بن حسن بن علی
طوسی کے والد نے بروز جمعرات چھبیس ماہ رمضان المبارک سال ۳۵۷ ہجری کو خبر دی ہے، وہ
فرماتے ہیں کہ ہمیں شیخ مفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمانؑ نے خبر دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں ہمیں
ابوالقاسم اسماعیل بن محمد انباری الکاتب نے خبر دی ہے، وہ فرماتے ہیں ہمیں ابو عبد اللہ ابراہیم
بن محمد ازدی نے خبر دی ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم سے شعیب بن ایوب نے بیان کیا ہے، وہ
فرماتے ہیں ہمیں معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اور اس نے ہشام بن حسان سے نقل کیا ہے،
وہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو محمد امام حسن بن علیؑ سے سنا ہے، آپؑ کی امر خلافت پر جب
بیعت کی گئی۔ آپؑ نے لوگوں سے جو پہلا خطبہ ارشاد فرمایا: وہ یوں تھا:

”ہم اللہ کی وہ جماعت ہیں جو ہمیشہ غالب رہنے والی ہے۔ ہم اس کے رسول کی وہ
عزت ہیں جو سب سے زیادہ ان کے قریب ہیں۔ ہم ان کی وہ آل ہیں جو پاک و طاہر ہیں،
ہم ان دو گراں قدر چیزوں میں سے ایک ہیں جن کو رسول خدا اپنے پیچھے اپنی امت میں چھوڑ کر
گئے ہیں اور دوسری چیز جو گراں قدر ہے وہ اللہ کی کتاب (یعنی قرآن) ہے کہ جس میں ہر چیز کا
بیان تفصیل سے موجود ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے سامنے اور پیچھے دونوں طرف سے باطل
اس میں نہیں آسکتا اور اس کی تفسیر میں ہم پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ ہم اس کی تفسیر و تاویل ظن و گمان

کے تحت نہیں کرتے بلکہ ہم اس کی تفسیر یقین کی بنیادوں پر بیان کرتے ہیں۔ پس ہماری اطاعت کرو، کیونکہ ہماری اطاعت واجب و فرض قرار دی گئی ہے، کیونکہ ہماری اطاعت کو قرآن پاک میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے ساتھ ملایا گیا ہے جیسا کہ خداوند کریم نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي
الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَ
الرَّسُولِ (سورہ نساء، آیت ۵۹)

”اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور
ان صاحبان امر کی جو تم میں سے ہیں پس اگر تم کسی چیز میں نزاع اور
جھگڑا کرو تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف پلٹا دو۔“

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

اور اگر تم اس کو رسول اور ان صاحبان امر کی طرف پلٹ دو گے جو ان میں سے ہیں کہ
جس کو اللہ کے حکم کردہ علم سے معاملہ کی تہہ تک رسائی رکھتے ہیں۔ پس تم لوگوں کو شیطان کی
آواز پر لبیک کہنے سے خبردار کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارا واضح دشمن ہے ایسا نہ ہو کہ تم اس کے ان
دوستوں میں سے ہو جاؤ کہ جن کے بارے میں اس نے کہا تھا:

لَا خَالِبَ لَكُمْ النَّبِيُّ مِنَ النَّاسِ وَ إِنِّي جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا
تَرَاءَتِ الْفِئَتَيْنِ نَكَصَ عَلَى عَقَبَيْهِ وَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ
إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ (سورہ انفال، آیت ۴۸)

”آج لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب نہیں ہو سکتا اور میں بھی تم
لوگوں کا حمایتی ہوں۔ لیکن جب اس نے دو گروہوں کو دیکھا تو اُلٹے
پاؤں مڑ گیا اور کہہ رہا تھا: میں تم سے بری ہوں کیونکہ جو کچھ میں دیکھ
رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہے۔“

تم نیزے زمین پر گراتے ہو وزن سمجھ کر، اور تلواریں مارتے ہو ازل سے اور غلام کی طرف
طبع دلائی کے لیے بڑھتے ہو اور تیروں میں بھی تمہاری غرض ہوتی ہے (یعنی خدا کے لیے کوئی
کام نہیں کرتے)۔ جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ
اِيْمَانِهَا خَيْرًا (سورۃ النعام، آیت ۱۵۸)

”اے شخص کا ایمان اس کو فائدہ نہیں دے گا جو پہلے سے ایمان یافتہ
نہ ہو یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔“

جو اپنے نفس کو خدا کی خاطر روکے وہ جنت میں جائے گا

(وبالاسناد) عنہ عن شیخہ عن والدہ رضی اللہ عنہما قال:
أخبرنی ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد قال: أخبرنی
ابو القاسم جعفر بن محمد (رض) عن ابيه عن سعید بن
عبد اللہ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن علی بن اسباط
عن عمہ یعقوب بن سالم عن ابی الحسن العبدی عن ابی
عبد اللہ جعفر ابن محمد الصادق علیہما السلام قال: ما
کان عبد لیجس نفسه علی اللہ الا ادخله الجنة۔

(بخلاف اسناد) احمد بن محمد بن عیسیٰ نے علی بن اسباط سے اور انھوں نے اپنے چچا
یعقوب بن سالم سے اور انھوں نے ابوالحسن العبدی سے اور اس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر
بن محمد الصادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو خدا کی خاطر
گناہوں سے روک کر رکھے گا، اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

میرے بعد تم کو کمزور قرار دیا جائے گا

(وبالاسناد) عنہ عن شیخہ عن والدہ (رض) قال: أخبرنا
محمد بن محمد قال: أخبرنی ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عمران
الزیات قال: حدثنی احمد ابن محمد الجوهری قال:
حدثنا الحسن بن علیل العنزی قال: حدثنا عبد الکرم بن
محمد قال: حدثنا محمد بن علی قال: حدثنا محمد بن
منقر عن زیاد بن المنذر قال: حدثنا شرجیل عن أم الفضل
بنت العباس قالت: لما ثقل رسول اللہ فی مرضہ الذی

توفی فیہ افاق افاقة ونحن نبکی فقال: ما الذی یبکیکم؟
فقلنا: یرسلو اللہ نبکی لغير خصلة نبکی لفراقک ايانا
ولانقطاع خبر السماء عنا ونبکی الامة من بعدک، فقال علیہ السلام:
اما انکم المقهورون والمستضعفون من بعدی۔

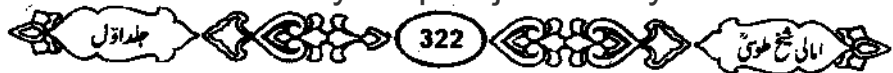
(مخبر استاد) شریل نے اُم الفضل بنت عباس سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ مرض کہ جس میں رسول خدا اس دنیا سے رحلت فرما گئے تھے، اس نے شدت اختیار کی اور آپ بے ہوش تھے جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے دیکھا کہ ہم رو رہے ہیں۔
آپ نے ارشاد فرمایا: تم کیوں رو رہے ہو؟

ہم نے عرض کیا: ہم کسی اور وجہ سے نہیں رو رہے بلکہ ہم آپ کے فراق میں رو رہے ہیں اور آپ کے جانے کے بعد آسمان سے وحی اور خبروں کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور ہم اور آپ کی امت آپ کے بعد روتے رہیں گے۔

آپ نے فرمایا: بہر حال تم اہل بیت پر قہر و غضب کے پہاڑ توڑ دے جائیں گے اور میرے بعد تم کو کمزور کر دیا جائے گا۔

اصح بن نباتہ نے امیر المؤمنین سے آخری حدیث سنی

(وبالاسناد) عن شیخہ عن والدہ رضی اللہ عنہما قال:
أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوبکر محمد بن عمر
الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن السعيد
الهمدانی قال: حدثنا ابو عوانة موسى بن يوسف القطان
الکوفی قال: حدثنا محمد بن سلمان المقرئ الکندی عن
عبدالصمد بن علی النوفلی عن ابی اسحاق السیعی عن
الاصح بن نباتة العبدی قال: لما ضرب ابن ملجم امیر
المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام غلونا علیہ نفر من
اصحابنا انا والحارث وسويد بن غفلة وجماعة معنا،
فقلعنا علی الباب فسمعنا البكاء فبکینا، فخرج الينا



الحسن بن علي عليهما السلام فقال: يقول لكم امير المؤمنين: انصرفوا الى منازلكم، فانصرف القوم غيرى فاشتد البكاء من منزله، فيكبت وخرج الحسين عليه السلام وقال: ألم أقل لكم انصرفوا. فقلت لا والله يا بن رسول الله ما تتابعنى نفسى ولا تحملنى رجلى ان انصرف حتى ارى امير المؤمنين صلوات الله عليه.

قال: ويكبت، فدخل فلم يلبث ان خرج فقال لى: ادخل، فدخلت على امير المؤمنين عليه السلام فاذا هو مستند معصوب الرأس بعمامة صفراء قد نزف واصفر وجهه ما ادرى وجهه اصفر أم العمامة، فأكبت عليه فقبلته ويكبت فقال لى: لا تبك يا اصبح فانها والله الجنة. فقلت له: جعلت فداك انى اعلم والله انك تصير الى الجنة وانما ابكى لفقدانى اياك يا امير المؤمنين جعلت فداك، حدثنى بحديث سمعته من رسول الله، فانى اراك لا اسمع منك حديثاً بعد يومى هذا أبداً. قال نعم يا اصبح، دعانى رسول الله يوماً فقال لى: يا على انطلق حتى تأتى مسجدى ثم تصعد منبرى ثم تدعو الناس اليك فتحمد الله تعالى وتثنى عليه وتصلى على صلاة كثيرة ثم تقول: ايها الناس انى رسول رسول الله اليكم، وهو يقول لكم: ان لعنة الله ولعنة ملائكته المقربين وانبيائه المرسلين ولعنتى على من انتمى الى غير ابيه او ادعى الى غير مواليه او ظلم اجيراً اجره. فأتيت مسجده (ص) وصعدت منبره، فلما رأتنى قريش ومن كان فى المسجد أقبلوا نحوى، فحمدت الله واثبتت عليه وصليت على رسول الله صلاة كثيرة ثم قلت: ايها الناس انى رسول رسول الله اليكم وهو يقول لكم الا ان لعنة الله

ولعنة ملائكتہ المقربين وانبيائه المرسلين ولعنتى على من
انتضى الى غير ابيه او ادعى الى غير مواليه او ظلم اجيرا
أجره۔ قال: فلم يتكلم احد من القوم الا عمر بن الخطاب،
فانه قال: قد أبلغت يا ابا الحسن ولكنك جئت بكلام غير
مفسر۔ فقلت: ابلغ ذلك رسول الله، فرجعت الى النبي
فأخبرته الخبر، فقال: ارجع الى مسجدي حتى تصعد
منبري فاحمد الله واثن عليه وصل على ثم قل: يا ايها
الناس ما كنا لنجيثكم بشئ الا وعندنا تأويله وتفسيره، الا
وانى انا ابوكم، الا وانى انا مولاكم، الا وانى انا اجيركم۔

(بخلاف اسناد) اصغ بن نباتہ نے بیان کیا ہے: جب ابن ملجم ملعون نے امیر المومنین
علی بن ابی طالب کو ضرب لگائی تو ہمارے دوستوں کی ایک جماعت اس کو تلاش کرنے چلی گئی
جبکہ میں، حارث اور سوید بن غفلہ ایک جماعت کے ہمراہ آپ کے دروازے پر بیٹھ گئے۔ ہم
نے رونے کی آواز سنی تو ہم نے بھی رونا شروع کر دیا۔

حضرت امام حسن بن علی باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ امیر المومنینؑ فرما
رہے ہیں: تم سب اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ سوائے میرے، باقی تمام لوگ چلے گئے۔ پھر
جب دوبارہ بیت امیر المومنینؑ سے رونے کی آواز بلند ہوئی تو میں نے بھی رونا شروع کر دیا۔
دوبارہ امام حسنؑ باہر تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا کہ آپ چلے جائیں؟
میں نے عرض کیا: کیوں نہیں لیکن اے فرزند رسول خدا! اللہ کی قسم، میری جان اور
میرے قدم میرا ساتھ نہیں دیتے۔ امیر المومنینؑ کی زیارت کیے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتا اور
اس کے بعد میں نے رونا شروع کر دیا۔ حسنؑ اندر تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے بعد آپؑ
دوبارہ تشریف لائے اور مجھے اندر چلنے کے لیے فرمایا۔ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا
تو آپؑ تجھے کے ساتھ ٹیک لگا کر تشریف فرماتے اور آپؑ کا سر مبارک پیلے عمامہ کے ساتھ بندھا
ہوا تھا اور معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ یہ پیلا ہٹ عمامہ کی ہے یا سر مبارک کی۔ میں آپؑ کے اوپر
گر پڑا اور آپؑ کا بوسہ لیا اور رونا شروع کر دیا تو آپؑ نے فرمایا: اے ابن نباتہ! نہ رو، خدا کی قسم،

وہ سامنے جنت ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؐ پر قربان ہو جاؤں خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ آپؐ جنت کی طرف جارہے ہیں میں تو اسی لیے رو رہا ہوں کہ اب اس کے بعد میں آپؐ کو نہیں پاؤں گا۔ اے امیر المؤمنین! میں آپؐ پر قربان ہو جاؤں۔ آپؐ مجھے ایک حدیث رسولؐ سنائیں جو آپؐ نے رسولؐ خدا سے سنی ہو، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آج کے بعد دوبارہ میں آپؐ سے کبھی کوئی حدیث نہیں سن سکوں گا۔

آپؐ نے فرمایا: ہاں! اے امیر! ایک دن رسولؐ خدا نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علی! میری مسجد میں چلے جاؤ اور میرے منبر پر تشریف لے جاؤ پھر تمام لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرو۔ اس کے بعد خدا کی حمد و ثنا اور میری ذات پر بہت زیادہ درود پڑھنے کے بعد لوگوں سے کہہ دو: اے لوگو! میں رسولؐ خدا کی طرف سے رسول بن کر تمہاری طرف آیا ہوں وہ تمہارے لیے فرما رہے ہیں: تحقیق اللہ کی لعنت اور تمام ملائکہ مقررین اور تمام انبیاء و مرسلین کی لعنت اور میری لعنت ہو اس شخص پر، جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے، اور اپنے مولیٰ و آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف دعوت دے اور جو کسی اجیر کی اجرت سے ظلم کرے۔ (آپؐ نے فرمایا:) میں مسجد میں آیا اور آپؐ کے منبر پر چلا گیا۔ اس وقت تمام قریش اور جو لوگ مسجد میں تھے، سب میری طرف متوجہ ہوئے۔ میں نے خدا کی حمد و ثنائیاں کی اور پھر آپؐ کی ذات اقدس پر کثرت سے درود و سلام پڑھا اور اس کے بعد کہا:

اے لوگو! میں رسولؐ خدا کی طرف سے تمہاری طرف اُن کا نمائندہ بن کر آیا ہوں وہ تم لوگوں کے لیے فرما رہے ہیں:

آگاہ ہو جاؤ! تحقیق اللہ کی لعنت اور تمام ملائکہ مقررین اور انبیاء و مرسلین کی لعنت اور میری لعنت ہے اس شخص پر، جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے یا اپنے مولیٰ و آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف دعوت دے یا اجیر کی اجرت میں اس پر ظلم کرے تو پوری قوم میں سے سوائے عمر بن خطاب کے کوئی بندہ نہ بولا۔ وہ بولا: اے ابوالحسن! آپؐ نے نبی اکرمؐ کی طرف سے پیغام دے دیا ہے اور تبلیغ کر دی ہے لیکن آپؐ نے ایک ایسی گفتگو فرمائی ہے جو واضح اور روشن نہیں ہے۔

آپؐ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں رسولؐ خدا کو خبر دیتا ہوں۔ میں نبی اکرمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپؐ کو اس کی خبر دی تو آپؐ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: میری مسجد میں جاؤ اور میرے منبر پر چلے جاؤ۔ خدا کی حمد و ثنا بجالاؤ اور میری ذات پر بہت زیادہ درود پڑھو۔ پھر لوگوں سے کہو: اے لوگو! ہم کوئی چیز تمہارے لیے بیان نہیں کرتے مگر یہ کہ اس کی تاویل و تفسیر ہمارے پاس ہوتی ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! تحقیق میں (علیؑ) تمہارا باپ ہوں۔ میں تمہارا موٹی ہوں اور میں ہی تمہارا اجر ہوں۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

(ویا لاسناد) عنہ عن شیخہ عن والدہ رضی اللہ عنہما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثني أبي عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن أبي حمزة الثمالي عن أبي جعفر محمد بن علي عليهما السلام قال: بني الإسلام على خمس دعائم: إقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، وصوم شهر رمضان، وحج البيت، والولاية لنا أهل البيت۔

(بخلاف اسناد) جناب حسن بن محبوب نے ابو حمزہ ثمالیؑ سے اور انھوں نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر مشتمل ہے:

○ نماز قائم کرنا ○ زکوٰۃ ادا کرنا ○ ماہِ رمضان کے روزے رکھنا ○ حج کرنا ○ اور ہم اہل بیتؑ کے ساتھ ولایت و محبت رکھنا

ہر شخص سے چار چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا

(ویہذا الاسناد) قال: قال رسول الله: لا تزال قدم عبد مؤمن يوم القيامة من بين يدي الله عز وجل حتى يسأله عن أربع خصال: عمرك فيما أفنيته، وجسدك فيما أبليت، ومالك من أين اكتسبته وأين وضعته، وعن حبنا أهل البيت۔ فقال رجل من القوم: وما علامة حبكم يا رسول الله؟

فقال: محبة هذا۔ ووضعه يده على رأس علي بن أبي طالب۔
گزشتہ سند کے ساتھ رسول خدا سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو بندہ مومن قیامت کے دن بارگاہِ خدا میں حاضر ہوگا تو اس سے چار چیزوں کے بارے میں حتمی سوال کیا جائے گا۔

- ① عمر کے بارے میں کہ اس کو اُس نے کس چیز میں فخر کر دیا ہے۔
 - ② بدن کے بارے میں اس کو اُس نے کس چیز میں جلا اور مصروف رکھا۔
 - ③ مال کے بارے میں کہ اس کو اُس نے کہاں سے حاصل کیا اور کہاں پر خرچ کیا۔
 - ④ ہم اہل بیت کی محبت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔
- اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے ساتھ محبت کی علامت اور نشانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس شخص کی محبت ہے۔ آپ نے اپنا ہاتھ علی بن ابی طالب کے سر پر رکھا۔

جناب سلمان فارسیؓ نے فرمایا

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
ابوالحسن علی ابن خالد المراغی قال: حدثنا القاسم بن
محمد الدلال قال: حدثنا اسماعیل ابن محمد المزنی قال:
حدثنا عثمان بن سعید قال: حدثنا علی بن عراب عن
موسى بن قيس الحضرمي عن سلمة بن كهيل عن عياض
بن عياض عن ابيه قال: مر علي بن أبي طالب عليه السلام بجملاً فيه
سلمان عليه السلام ، فقال لهم سلمان: قوموا فخذلوا بحجزة هذا،
فوالله لا يخبركم بسر نبیکم صلوات الله عليه احد غيره۔

(بخلاف اسناد) سلمہ بن کھیل نے عیاض بن عیاض سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے بیان کیا کہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالبؓ ایک گروہ کے قریب سے گزر رہے تھے کہ جن میں سلمان فارسیؓ بھی موجود تھے۔ آپؓ (سلمان) نے لوگوں سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اس شخص کا دامن تھام لو۔ خدا کی قسم، اس شخص کے علاوہ کوئی نہیں ہے جو نبی



اکرم کے اسرار و رموز کو بیان کرے۔

سالم بن ابو حفصہ کا تعجب کرنا

(ویلا سناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني المظفر بن أحمد البلخي قال: حدثنا أبو علي محمد بن همام الاسكافي قال: أخبرني أبو جعفر أحمد بن مابداز ان منصور بن العباس العصياني حدثهم عن الحسن بن علي الخزاز عن علي بن عتبة عن سالم بن أبي حفصة قال: لما هلك أبو جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام قلت لأصحابي: انتظروني حتى ادخل علي أبي عبدالله جعفر بن محمد فأعز به، فدخلت عليه فعزيت ثم قلت: انا لله وانا اليه راجعون ذهب والله من كان يقول: قال رسول الله فلا يسأل عمن بينه وبين رسول الله، والله لا يرى مثله ابداً.

قال: فسكت أبو عبدالله عليه السلام ساعة ثم قال: قال الله تبارك وتعالى: ان من عبادي من يتصد بشق من ثمرة فأريبها له كما يربي احدكم فلوه حتى اجعلها له مثل جبل احد، فخرجت الى أصحابي فقلت: ما رأيت اعجب من هذا كنا نستعظم قول أبي جعفر عليه السلام قال رسول الله بلا واسطة فقال لي أبو عبدالله قال الله تعالى بلا واسطة.

علی بن عتبہ نے سالم بن ابو حفصہ سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتا ہے: جب حضرت ابو جعفر محمد بن علی امام باقر علیہ السلام کا اس دنیا سے انتقال ہوا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم اس بات کا انتظار کر رہے ہو کہ میں ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس جاؤں اور ان کے ساتھ ان کے والد کی تعزیت کروں۔ میں آپ کے پاس حاضر ہوا، اور آپ کو تعزیت پیش کی۔ پھر میں نے عرض کیا:



انا لله وانا اليه راجعون

خدا کی قسم، ہمارے درمیان سے وہ شخص چلا گیا جو یوں فرمایا کرتا تھا کہ رسول خدا نے فرمایا اور اس کے اور رسول خدا کے درمیان واسطہ کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا تھا۔ خدا کی قسم، اس کی مثل کبھی کوئی نہیں دیکھا جائے گا۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: تحقیق میرے بندوں میں سے جو بھی کجگوں کا ایک نصف حصہ صدقہ کرے گا پس وہ اس نصف کو اس کے لیے اس قدر فائدہ مند قرار دیا جائے گا جیسے تم میں سے کوئی پھنسا سے فائدہ حاصل کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کو اس شخص کے لیے اُحد پہاڑ کے مثل قرار دیا جاتا ہے۔

سالم بیان کرتا ہے: میں یہ سننے کے بعد اپنے ساتھیوں کے پاس باہر آیا اور ان سے کہا: ہم ابو جعفر علیہ السلام کے قول کو عظیم اور بزرگ شمار کرتے تھے۔ میں تو اس سے بھی عجیب تر سن کر آیا ہوں۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے سامنے قول خدا کو بغیر واسطے کے ذکر کیا۔ (لا ریب ان ہستیوں کا اللہ اور اس کے رسول سے الہامی و روحانی تعلق اپنی انتہا پر تھا۔ مصلح)

بندے کا ایمان چار چیزوں سے مکمل ہوتا ہے

(وبالاسناد) أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن علي ابن الحكم عن أبي سعيد القمط عن المفضل بن عمر الجعابي قال: سمعت أبا عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لا يكمل إيمان العبد حتى تكون فيه أربع خصال: يحسن خلقه، ويستخف نفسه، ويمسك الفضل من قوله، ويخرج الفضل من ماله۔

(بخلاف اسناد) مفضل بن عمر جعابی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: کسی بندہ مومن کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ اس میں

چار چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

① اس کا اخلاق اچھا ہو۔

② وہ اپنے آپ کو حقیر اور خفیف قرار دے (یعنی اس کے اندر سے "انا" ختم ہو چکی ہو)۔

③ اپنے قول میں فضل کو طوطا رکھے (یعنی افضل اور اچھی ننگو کرے)۔

④ اور اپنے مال سے فضل کو نکالے (یعنی زکوٰۃ، صدقات، ٹمس دے)۔

حدیث قدسی

(وبیالاسناد) قال: حدثنا ابو عبد الله محمد بن محمد بن محمد بن

حفظة قال: حدثني ابو حفص عمر بن محمد الزيات

الصيرفي قال: حدثنا علي بن مہرويه القزويني قال: حدثنا

داود بن سليمان الغازي قال: حدثنا علي بن موسى الرضا

قال: حدثني ابي موسى بن جعفر العبد الصالح قال:

حدثني ابي جعفر ابن محمد الصادق قال: حدثني ابي

محمد بن علي الباقر قال: حدثني ابي علي بن الحسين زين

العابدين قال: حدثني ابي الحسين بن علي الشهيد قال:

حدثني ابي امير المؤمنين علي بن ابي طالب قال: حدثني

اخى رسول الله قال: يقول الله عز وجل: يا ابن آدم ما

تنصفتني، اتحب اليك بالنعمة وتنمقت الي بالمعاصي،

خيرى اليك منزول وشرك الي صاعد، ولا يزال ملك كريم

يأتيني عنك في كل يوم بعمل غير صالح- يا ابن آدم لو

سمعت وصفك من غيرك وانت لا تدري من الموصوف

لسارعت الي مقتله.

ابو عبد الله محمد بن محمد بن حفص نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھے ابو حفص عمر بن محمد زیات

میرفی نے اور وہ بیان کرتے ہیں: مجھے علی بن مہرویہ قزوینی نے اور اس نے کہا: ہمیں داؤد بن

سلیمان غازی نے اور انھوں نے حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ

نے فرمایا: مجھے میرے والد موسیٰ بن جعفر عبد صالح نے بیان کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں مجھے



میرے والد ابو جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں مجھے میرے والد محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد حسین بن علی شہید (کربلا) نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بیان کیا اور وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے بھائی رسول خدا نے بیان کیا اور آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اے فرزند آدم! تو نے میرے حق میں انصاف نہیں کیا۔ میں تیرے ساتھ نعمت کے ذریعے اظہار محبت کرتا ہوں اور تم میرے بارے میں میری نافرمانی اور معصیت کے ذریعے ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہو اور میری خیر تمہاری طرف نازل ہوتی ہے اور تمہاری طرف سے شرمیری طرف بلند ہوتی ہے، اور ہر روز تمہاری طرف سے ایک ملکِ کریم غیر صالح عمل لے کر میرے پاس آتا ہے۔

اے فرزند آدم! تم نے اپنے اوصاف اپنے غیر سے سنے جبکہ تمہیں کیا معلوم کہ تمہارے اوصاف کیا ہیں (اگر معلوم ہوتے تو) پھر تم اپنی موت کی طرف جلدی کرتے (یعنی مرنے کو پسند کرتے)۔

علم کی خیانت مال کی خیانت سے سخت ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابو عبد الله محمد بن محمد قال:

حدثنا ابو الحسن علي بن خالد المراغي قال: حدثنا الحسين

بن علي بن عمر الكوفي قال: حدثني القاسم بن محمد بن

حماد الدلال قال: حدثنا عبيد بن يعيش قال: حدثنا مصعب

بن سلام عن ابي سعيد عن عكرمة عن ابن عباس قال: قال

رسول الله: تناصحوا في العلم فان خيانة احدكم في علمه

اشد من خيانتة في ماله، وان الله سائلكم يوم القيامة.

(بخلاف اسناد) عكرمة نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ آپ نے رسول خدا سے نقل کیا

ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دوسرے کو علم سکھاؤ کیونکہ تم میں سے کسی کا اپنے علم میں خیانت کرنا

مال کی خیانت سے زیادہ سخت اور قابلِ مذمت ہے اور قیامت کے دن خدا وہ متعال تم سے اس

کے بارے میں سوال کرے گا۔

بنی اسرائیل کے ایک قاضی کی وصیت

(وبالاسناد) قال: أخبرني أبو بكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال: حدثنا علي بن الحسين بن عبد الله بن اسلم قال: حدثني أبي قال: حدثنا معاوية بن سفيان المزني قال: حدثني محمد بن اسماعيل بن الحكم عن أبي جعفر محمد بن علي عليهما السلام قال: كان في بني اسرائيل قاض وكان يقصّي بينهم۔

قال: فلما حضره الموت قال لأمرأته: اذا مت فاغسليني وكفنيني وضعيني على سريري وغطى وجهي فانك لا ترين سوءاً۔

قال: فلما ان مات فعلت به ذلك ثم مكثت حيّاً وكشف على وجهه لتتنظر اليه فاذا هي بدودة تعترض منخره، ففرغت لذلك، فلما كان الليل اتاها في منامها فقال لها: افزعك ما رأيت؟ فقالت: اجل لقد فرغت۔ فقال: اما انك ان كنت فرغت ما كان رأيت الا في اخيك فلان، اتاني ومعهم خصم له فلما جلسنا الى قلت اللهم اجعل الحق له ووجه القضاء له على صاحبه، فلما اختصما الى كان الحق له ورأيت ذلك بينا في القضاء، فوجه القضاء له على صاحبه، فأصابني ما رأيت لموضع هو أي كان معه وان وافقه الحق۔

(بخلاف اسناد) محمد بن اسماعیل بن حکم نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک قاضی تھا جو ان کے درمیان قضاوت کیا کرتا

تھا۔ آپ نے (حریہ) فرمایا: جب اس قاضی کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنی بیوی سے کہا: دیکھو جب میں مر جاؤں تو مجھے غسل دینا اور کفن دینا، میت تخت پر رکھنا اور میرے چہرے کو ڈھانپ دینا تاکہ کوئی برائی تمہیں نظر نہ آئے۔ امام نے فرمایا: جب وہ قاضی مر گیا تو اس کی بیوی نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ پھر کچھ دیر کے بعد اس نے اس کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تاکہ اس کی طرف دیکھے تو اچانک اس نے دیکھا کہ ایک کبوتر اس کی ناک میں گھس رہا ہے۔ پس اس کی بیوی دہشت زدہ ہو گئی۔ جب رات ہوئی تو وہ شخص اس کے خواب میں آیا اور اس نے کہا: جو کچھ تو نے دیکھا ہے، اس کی وجہ سے تم خوف زدہ ہو گئی تھیں۔ اس نے کہا: ہاں! واقعاً میں انتہائی خوف زدہ ہو گئی تھی۔ قاضی نے کہا: اگر تم خوف زدہ ہو گئی تھیں تو پھر تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ میرے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ تمہارے فلاں بھائی کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس کا ایک شخص کے ساتھ جھگڑا تھا اور وہ اپنے دشمن کے ہمراہ میرے پاس آیا۔ جب وہ دونوں میرے پاس بیٹھ گئے تو اس وقت میں نے کہا: اے اللہ! تو حق اس میرے رشتہ دار کے لیے قرار دے۔ (یعنی میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی) اور میری فتاویٰ اس کے حق میں ہو اور اس کے دشمن کے خلاف ثابت ہو۔

جب ان دونوں نے میرے سامنے اپنا دعویٰ پیش کیا اور میں نے بینہ اور بیانات کو سنا تو مجھے معلوم ہوا کہ حق تمہارے بھائی کے ساتھ ہے۔ میں نے اس کے حق میں اور دوسرے کے خلاف فیصلہ کر دیا اب یہ جو تم نے میرے ساتھ معاملہ دیکھا ہے، یہ میری اس خواہش کی وجہ سے تھا اگرچہ وہ حق ثابت ہوئی تھی۔ (یعنی ایک حاکم اور قاضی کے لیے ایسی خواہش بھی موجب گرفت ہے تو اگر وہ خلاف حق فیصلہ کریں گے تو اس کی سزا کتنی ہے یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے)۔ (مترجم)

اونٹ خود پھول اٹھا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني عمر بن محمد الصيرفي قال: حدثنا الحسين بن اسماعيل الضبي قال: حدثنا عبدالله بن شبيب قال: حدثني هارون بن عبد الرحمن بن مخاطب بن ابي بلتعنة قال: حدثني زكريا بن اسماعيل الزبدي من ولد زيد بن ثابت الأنصاري عن ابيه سلمان عن عمه سلمان بن زيد بن ثابت عن زيد بن

ثابت قال: خرجنا جساعة من الصحابة في غزاه من الغزوات مع رسول الله حتى وقفنا في مجمع طرق فطلع اعرابي بخطام بغير حتى وقف على رسول الله وقال: السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله وبركاته. فقال له رسول الله: وعليك السلام. قال: كيف اصبحت بأبي انت وامى يا رسول الله؟ قال له: احمد الله اليك كيف اصبحت. قال: وكان وراء البعير الذي يقوده الاعرابى رجل فقال: يا رسول الله ان هذا الاعرابى سرق البعير، فرغا البعير ساعة فأنصت له رسول الله يسمع رغاء. قال: ثم اقبل رسول الله على الرجل فقال: انصرف عنه فان البعير يشهد عليك انك كاذب. قال: فانصرف الرجل واقبل رسول الله على الاعرابى فقال: أى شئ قلت حين جئتني؟ قال: قلت اللهم صل على محمد حتى لا تبقى صلاة، اللهم بارك على محمد حتى لا تبقى بركة، اللهم سلم على محمد حتى لا يبقى سلام اللهم ارحم محمدا حتى لا تبقى رحمة. فقال رسول الله: انى اقول ما لى ارى البعير ينطق بعذره وارى الملائكة قد سلوا الأبق.

(بخلاف اسناد) زید بن ثابتؓ نے بیان کیا ہے: ایک غزوہ میں ہم رسول خدا کے ساتھ جا رہے تھے اور صحابہ کی ایک پوری جماعت آپ کے ساتھ تھی۔ جب ہم ایک چوراہے پر رُکے تو دیکھا کہ ایک اعرابی ایک اونٹ کی گیل کو کھینچ کر لایا ہے اور وہ رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله وبركاته۔

رسول خدا نے اس کا جواب دیا: عليك السلام۔

پھر اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کے حراج شریف کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: الحمد لله! تمہارا کیا حال ہے؟

اس نے عرض کیا: الحمد للہ!

راوی بیان کرتا ہے: وہ اونٹ جس کو اعرابی کھینچ کر لایا تھا اس کے پیچھے ایک شخص تھا جو بول پڑا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس اعرابی نے میرا یہ اونٹ چرا لیا ہے۔ جیسے ہی اس شخص نے یہ دعویٰ کیا اسی وقت اس اونٹ نے بلبلانا شروع کر دیا۔ رسول خدا اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس بلبلاہٹ کو سنا۔

راوی بیان کرتا ہے: پھر جناب رسول خدا اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: دور ہو جاؤ اس اونٹ سے کیونکہ خود اونٹ نے بول کر تیرے خلاف گواہی دے دی ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: وہ شخص اونٹ چھوڑ کر ایک طرف ہو گیا اور اس کے بعد رسول خدا اس اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے اعرابی! جب تو میرے پاس آ رہا تھا تو نے کون سے کلمات اپنی زبان پر جاری کیے تھے۔

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں یوں کہہ رہا تھا:

اللهم صلي على محمد حتى لا تبقى صلاة
”اے میرے اللہ! تو محمدؐ پر درود ارسال فرما یہاں تک کہ کوئی درود باقی نہ رہے۔“

اللهم بارك على محمد حتى لا تبقى بركة
”اے اللہ! تو محمدؐ پر اپنی برکت نازل فرما یہاں تک کہ کوئی برکت باقی نہ رہے۔“

اللهم سلم على محمد حتى لا تبقى سلام
”اے اللہ! محمدؐ پر سلامتی نازل فرما یہاں تک کہ کوئی سلامتی باقی نہ رہے۔“

اللهم ارحم محمدًا حتى لا تبقى رحمة
”اے اللہ! تو محمدؐ پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ کوئی رحمت باقی نہ رہے۔“

رسول خدا نے فرمایا: اچھا! میں بھی کہہ رہا ہوں کیا وجہ ہے کہ اونٹ اس قدر فصاحت کے ساتھ حجت قائم کر رہا ہے اور میں ملائکہ کو دیکھ رہا تھا کہ جو اس بھاگنے والے کو قابو کیے ہوئے تھے۔

نبی اکرمؐ نے بادل کے وقت دعا کی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابو عبد الله محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن اسكاف قال: حدثنا مصعب بن مقدم بن شريح عن ابيه عن عائشه ان النبيؐ كان اذا رأى ناشئاً ترك كل شئ وان كان في صلاة وقال: اللهم انى اعوذ بك من شر ما فيه فان ذهب حمد الله وان امطر قال: اللهم ناشئاً نافعاً. الناشئ السحاب والمخيلة ايضاً السحابة۔

ويروى ان عبيد بن الابرص الاسدى قال للمنذر بن ماء السما حين خيره وأراد قتله: ان شئت من الاكل، وان شئت من الابل، وان شئت من الوريد۔ فقال: ابيت اللعن ثلاث خصال كسحائب عاد ولا خير فيها لمرتاد۔

(بخلاف استاد) مصعب بن مقدم بن شريح نے اپنے والد سے اور اس نے ام المؤمنین عائشہؓ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتی ہیں: تحقیق نبی اکرمؐ جب بھی گھٹا اٹھتی ہوئی دیکھتے، ہر کام کو چھوڑ دیتے حتیٰ کہ اگر آپؐ نماز میں ہوتے تو اس کو بھی ترک کر دیتے اور یوں دعا کرتے:

اللهم انى اعوذ بك من شر ما فيه
”اے اللہ! جو اس بادل کی گھٹا میں شر موجود ہے میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

اگر وہ گھٹا چلی جاتی تو آپؐ فرماتے: الحمد للہ اور اگر اس سے بارش شروع ہو جاتی تو پھر آپؐ یوں دعا کرتے:

اللهم ناشئاً نافعاً

”اے میرے اللہ اس بادل اور بارش کو ہمارے لیے فائدہ مند قرار دے۔“

(ناشی سے مراد بادل اور خلیلہ سے مراد بھی بادل ہے) اس روایت کا صحیح ہونا مشکل ہے۔

روایت کی گئی ہے کہ عبيد بن ابرص اسدى نے منذر بن ماء السماء کو جب قتل کرنے کا

ارادہ کیا تو اس وقت اسے کہا: اگر تو چاہے تو میں تیری سرگین (یہ ایک رگ کا نام ہے) کو کاٹ دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو میں تیری ابل (یہ بھی ایک رگ کا نام ہے) کو کاٹ دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو تیری ورید (یہ بھی رگ کو ہی کہتے ہیں) کو کاٹ دیتا ہوں ان تین میں سے جس کو تو چاہے اختیار کر سکتا ہے تو اس نے جواب میں کہا: یہ تینوں چیزیں قوم عاد کے بادلوں کی مانند ہیں جن میں کوئی خیر نہیں ہے۔

ملک الموت مومنین کے ساتھ بہت زیادہ نرم ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أحمد بن سلمة عن إبراهيم بن محمد عن الحسن بن حذيفة عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: مرض رجل من أصحاب سلمان رحمه الله فافتقده فقال: أين صاحبكم؟ فقالوا: مريض۔ قال: امشوا بنا نعوذه، فقاموا معه، فلما دخلوا على الرجل إذا هو يحدو بنفسه، فقال سلمان: يا ملك الموت ارفق بولي الله۔ قال ملك الموت بكلام يسمعه من حضر: يا أبا عبد الله اني ارفق بالمؤمنين ولو ظهرت لأحد لظهرت لك۔

(بخلاف اسناد) حسن بن حذیفہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے

نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

حضرت سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں میں سے ایک بیمار ہو گیا جب آپؑ نے اسے نہ پایا تو دوسروں سے فرمایا: تمہارا وہ ساتھی کہاں چلا گیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا: وہ بیمار ہے۔

آپؑ نے فرمایا: میرے ساتھ چلو، ہم اس کی عیادت کو چلیں۔ پس وہ تمام آپؑ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور اس کی طرف چل دیئے۔ جب یہ سارے اس کے گھر میں داخل ہوئے تو

وہ جان کنی کی حالت میں تھا۔ جناب سلمانؓ نے ملک الموت سے فرمایا: اے ملک الموت! اللہ کے دوست اور ولی کے ساتھ نرمی اختیار کرو۔ ملک الموت نے یہ جواب دیا، جس کو تمام حاضرین نے سنا۔

اے ابو عبد اللہ! میں مومنین کے لیے انتہائی زیادہ نرمی سے پیش آتا ہوں اور اگر میں اس کا کسی دوسرے کے لیے اکتھار کروں تو اس کا آپ کے لیے بھی اکتھار کروں گا۔

نبی اکرمؐ کی دعا سے بارش کا برسنہ

(رویا لاسناد) قال: حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا ابو الطیب حسین بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن القاسم قال: حدثنا ابو عمران موسیٰ بن محمد الحنات قال: حدثنا اسحاق بن ابراہیم الخراسانی۔ وهو ابن ابی اسرائیل۔ قال: حدثنا شریک عن عبد اللہ بن عمر عن ابی سلمة عن ابی ہریرة قال: اصابنا عطش فی الحدیبة، فجهشنا الی النبیؐ فبسط یدیه بالدعاء فتألف السحاب وجاء الغیث فروینا منه۔

قال ابو الطیب: قال الأصمعی «الجهش»: ان یفزع الانسان الی الانسان، قال ابو عبیدة: ہی مع فزعه، کأنه یرید البکاء۔ وفی لغة اخرى اجهشت اجهاشا فاننا مجهش، ومنه قول لیبید:

قالت تشکی الی النفس مجهشة

وقد حملتک سبعا بعد سبعینا

فان تزدی ثلاثا تبغی املا

وفی الثلاث وفاء للثمانینا

(بخلاف اسناد) عبد اللہ بن عمر نے ابو سلمہ سے اور اس نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے۔ ابو ہریرہ کہتا ہے: مقام حدیبیہ میں ہم سب پر پیاس کا غلبہ طاری ہوا۔ ہم نے روتے ہوئے



نبی اکرمؐ سے التجا کی۔ پس آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی، دعا کے ختم ہوتے ہی بادل جمع ہونا شروع ہو گئے اور بارش شروع ہو گئی جس سے ہم سب سیراب ہو گئے۔

(ابو الطیب نے بیان کیا ہے کہ اصمعی نے بیان کیا ہے کہ جہش کا معنی ہے۔ ایک انسان کا دوسرے انسان سے رو کر یا رونے والی شکل بنا کر فریاد و التجا کرنا ہے۔ ابو نعیمہ نے کہا ہے: جہش زدہ ہو کر التجا کرنا گویا اس سے مراد رونے والا ہی ہے۔)

”ایک دوسری لغت میں بیان ہوا جہشت اجہاشاء فانما مجہش یعنی میں نے خوف زدہ ہو کر التجا کی اور میں التجا کرنے والا ہوں“ اور اسی سے لبید کا یہ قول ہے:

قالت تشكى الى النفس مجهشة

وقد حملتك سبعا بعد سبعينا

فان تزاوى ثلاثا تبغى املا

وفى الثلاث وفاء للثمانينا

”اس عورت نے کہا: نفس نے میرے سامنے روتے ہوئے وہ فریاد کی حالانکہ میں نے تجھے اٹھایا سات کے بعد ستر یعنی ۷۷ مرتبہ۔ اور اگر تین دفعہ کا اضافہ کر دیتا تو پورا کرتی اور تین کے پورا کرنے سے اسی (۸۰) پورا ہو جاتا۔“

عمر بن عبدالعزیز کی شان میں شعر

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا
ابو الطيب الحسين بن محمد التمار قال: حدثنا احمد بن
عبدالله بن محمد قال: حدثنا ابو الفضل الربيعي قال: حدثنا
جميل المكي قال: حدثني الاصمعي قال: حدثنا جابر بن
عون قال: دخل اسماء بن خارجة الفزارية على عمر بن
عبدالعزیز يوم بوع له فأنشأ يقول:

ان اولی الانام بالحق قدما

هو اولی بان یکون خلیقا

بالامر والنہی اللاتی
یأبی بغیرہ ان یلیقا

من ابوہ عبدالعزیز بن مروان
ومن کان جدہ فاروقا
فقال عمر: لو امسکت عن هذا لکان أحب لی۔

(بخاری اسناد) جابر بن عوف نے بیان کیا ہے وہ کہتا ہے: جس دن عمر بن عبدالعزیز کی بیعت کی گئی تو اس دن اسماء بن خارجہ فراریہ اس کے پاس گیا۔ اس نے عمر بن عبدالعزیز کی شان میں یہ اشعار پڑھے:

ان اولى الأنام بالحق قدما
هو أولى بأن یکون خلیقا
بالامر والنہی اللاتی
یأبی بغیرہ ان یلیقا

من ابوہ عبدالعزیز بن مروان
ومن کان جدہ فاروقا

”تحقیق لوگوں سے زیادہ حق دار تھا وہ مقدم ہوا اور وہ تمام لوگوں سے زیادہ اس خیانت کے لیے لائق ہے۔ امر اور نبی دونوں اس کے غیر کو سزاوار نہیں ہیں۔ اس کے والد عبدالعزیز بن مروان کے اور اس کے جو اس کا دادا جو فاروق تھا۔“

خلیفہ کالوگوں کے گھر میں تجسس کرنا

(ویلا اسناد) قال: أخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن محمد قال: حدثنا ابو حفص عمر بن محمد الصیرفی قال: حدثنا القاضی ابو عبد اللہ الحسین بن اسماعیل قال: حدثنا ابو سعید عبد اللہ بن شیبہ قال: حدثنی ابن ابی اویس قال:

حدثنی اخی عن سلمان بن بلال عن محمد بن یوسف عن
السائب بن برید أن عمر بن الخطاب بینما هو یمشی فی
ازقة المدینة اذ هو بأصوات فی بیت، فاطلع علیهم فاذا هم
علی شراب، فقالوا له حین رأوه: ما هذا یا بن الخطاب
ألیس الله تعالی یقول: ﴿ولا تجسسوا﴾ قال: فأعرض عمر
عنهم وانصرف مبادراً۔

(بخلاف استاد) سائب بن برید نقل کرتا ہے: جب عمر بن خطاب حاکم مدینہ بنا تو وہ
مدینہ کے گلی کوچوں میں رات کی تاریکی میں لوگوں کے گھروں میں جھانکا کرتا تھا اور پھر لوگوں کو
برائی پر آواز دے کر خبردار کرتا تھا۔ ایک دن اس نے ملاحظہ کیا کہ کچھ لوگ گھر میں شراب نوشی
کر رہے ہیں تو اس نے ان کو خبردار کیا۔ جب ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ خلیفہ ہیں تو ان لوگوں
نے کہا: جناب! یہ کون سا طریقہ ہے، کیا حکم خدا یہ نہیں ہے کہ ولا تجسسوا یعنی تم لوگوں
کے بارے میں تجسس نہ کرو۔

راوی بیان کرتا ہے: جب خلیفہ نے یہ سنا تو ان کو چھوڑ کر جلدی جلدی چلا گیا۔

کعب بن سور بصرہ کا قاضی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا
ابوسعید الحسن بن عبد الله المرزبانی قال: حدثنا ابن
درید قال: حدثنا اسحاق بن عبد الله الطلحی قال: قال
الأصمعی ولی عمر بن الخطاب کعب بن سور قضاء
البصرة، وكان سبب ذلك ان حضر مجلس عمر فجاءت
امراً فقالت: یا امیر المؤمنین ان زوجی صوام قوام۔ فقال
عمر: ان هذا الرجل صالح لیتنی کن کذا، فردت علیه
الکلام قال عمر کما قال، فقال کعب بن سور الأزدی:
یا امیر المؤمنین انھا تشکو زوجھا تخبر انھا لاحظ لها منه۔
قال علی بزوجه، فأتی به فقال له: ما بالها تشکوک وما

رأيت اكرم شكوى منها۔ قال له: يا أمير المؤمنين انى امره۔
افزعنى ما قد نزل فى الحجر والنحل: وفى السبع الطوال۔
فقال له كعب: ان لها عليك حقاً فأبعل فأوها الحق فصم
ثم وصل۔ فقال عمر لكعب: اقض بينهما۔ قال: نعم احل
الله للرجال اربعاً فأوجب لكل واحدة ليلة، فلها من كل
اربع ليال ليلة، ويضع بنفسه فى الثلاثة ماشاء، فالزمه
ذلك۔ وقال لكعب: اخرج قاضياً على البصرة، فلم يزل
عليها حتى قتل عثمان، فلما كان يوم الجمل خرج مع أهل
البصرة وفى عنقه مصحف، فقتل هو يومئذ وثلاثة اخوة له
او اربعة، فجاءت امهم فوجدتهم فى القتلى فحملتهم
وجعلت تقول:

ايا عين ابكى بلمع سرب
على فتية من خيار العرب
فما ضرهم غير حين النفوس
أى اميرى قريش غلب

(بمخفف اسناد) اصمعی نے بیان کیا ہے کہ عمر بن خطاب نے کعب بن سور کو بصرہ کا
قاضی مقرر کیا تھا اور اس کے تقرر کا سبب یہ تھا کہ عمر کے دربار میں ایک عورت حاضر ہوئی اور
اس نے عمر کے سامنے اپنے شوہر کی یوں شکایت کی: اے امیر المؤمنین! میرا شوہر ہر دن روزے
اور ہر رات قیام میں گزار دیتا ہے۔ یعنی راتوں کو عبادتِ خدا میں عبادت کرتے ہوئے اور دن
کو روزے سے بسر کرتا ہے۔

عمر نے اس کے جواب میں کہا: اے بی بی! تمہارا شوہر ایک نیک اور صالح شخص ہے
کاش میں بھی ایسا ہو جاؤں۔ اس عورت نے دوبارہ اپنی بات کی تکرار کی تو آپ نے پھر ویسا ہی
جواب دیا۔

کعب بن سور ازدی نے عرض کیا: جناب عالی! یہ عورت آپ کے سامنے اپنے شوہر کی



حکایت کر رہی ہے اور آپ کو یہ خبر دے رہی ہے کہ اس کے شوہر کے پاس اس کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے یعنی اس کے لیے کوئی وقت نہیں ہے۔

عمر نے فرمایا: اے بی بی! اپنے شوہر کو میرے پاس بلاؤ۔ جب اس کو بلایا گیا تو آپ نے اس سے فرمایا: کیا بات ہے کہ تیری بیوی تیری حکایت کر رہی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی حکایت بھی مناسب ہے؟

اس نے عرض کیا: اے امیر المومنین! میں ایک مصیبت زدہ آدمی ہوں جو کچھ ان سات سالوں میں میری کمیتی باڑی اور باغات میں واقع ہو رہا ہے اس نے مجھے غم زدہ کر دیا ہے۔

اس کے بعد کعب نے اس سے کہا: درست ہے، لیکن تیری بیوی کا تیرے اوپر حق ہے پہلے اس کو پورا کرو پھر عبادت کرو یا روزے رکھو۔

عمر نے کعب سے کہا: آپ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کریں۔

کعب نے کہا: ہاں! اللہ تعالیٰ نے ایک مرد کے لیے چار عورتیں ایک وقت میں حلال فرمائی ہیں اور ہر ایک کے حق میں ایک رات کو لازم قرار دیا ہے۔ چار راتوں میں سے ایک رات اس کا حق ہے اور باقی تین راتیں شوہر کا حق ہیں، وہ ان راتوں کو جیسے چاہے بسر کر سکتا ہے۔ عمر نے اس کے شوہر کو اس کا طرم قرار دیا ہے اور کعب سے کہا: جاؤ میں نے آپ کو بصرہ کا قاضی مقرر کر دیا ہے۔ پس وہ بصرہ کا قاضی مقرر رہا یہاں تک عثمان قتل ہو گیا اور اس کے بعد وہ جنگ جمل میں عائشہ کی طرف سے جنگ میں شریک ہوا تو اس کے گلے میں قرآن پاک آویزاں تھا اور جنگ جمل کے دن وہ قتل ہوا اور اس جنگ میں اس کے تین یا چار بھائی بھی مارے گئے۔ ان کی ماں آئی اور اس نے اپنے فرزندوں کو قتل کیا ہوا پایا تو یوں مرثیہ پڑھا:

ایا عین ابکی بلمع سرب

علی فتیة من خیار العرب

فما ضرهم غیر حین النفوس

ای امیری قریش غلب

”اے آنکھ! میں گریہ کروں گی آنسوؤں کے ساتھ ان جوانوں پر جو

تمام عرب سے بہتر تھے۔ پس اس وقت تک کوئی نفس بھی ان کی شرافت

کو نقصان نہیں دے سکتا، خواہ وہ قریش کا سردار ہی کیوں نہ ہو۔“



علی کے مقابل میں کفر کے سردار

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
ابوالحسن علی بن خالد المراضی قال: حدثنا الحسن بن
علی بن الحسين الكوفي قال: حدثنا القاسم بن محمد
الدلال قال: حدثنا يحيى بن اسماعيل المزني قال: حدثنا
جعفر بن علی قال: حدثنا علی بن هاشم عن ابيه عن بكير
بن عبدالله الطويل وعمار بن أبي معاوية قال: حدثنا
أبو عثمان البجلي مؤذن بني اقصی قال بكير: اذن لنا
اربعين سنة.

قال: سمعت علياً عليه السلام يقول يوم الجمل: «وان نكثوا
ايمانهم من بعد عهدهم قطعنا في دينكم فقاتلوا أئمة
الكفر انهم لا ايمان لهم لعلهم يتشعرون» ثم حلف حين
قرأها انه ما قوتل اهلها منذ نزلت حتى اليوم.
قال بكير: فسألت عنها ابا جعفر، فقال: صدق الشيخ هكذا
قال علي عليه السلام، هكذا كان.

(مخفف اسناد) عمار بن ابو معاوية نے ذکر کیا ہے کہ ہم سے بنو اقصیٰ کے مؤذن ابو
عثمان بجلی نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: بکیر نے ذکر کیا ہے کہ جب وہ چالیس سال کا تھا تو میں
نے خود امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے سنا آپ حمل کے دن قرآن کی اس آیت کی تلاوت
فرما رہے تھے:

وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ
فَقَاتِلُوا أَيْمَةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَتَشَعَّرُونَ

”اگر یہ لوگ عہد و پیمان کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور پھر تمہارے
دین میں طعنہ زنی کرنا شروع کر دیں تو پھر تم بھی ان کفر کے سرداروں
کو قتل کرو، اور ان کا ایمان میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ ممکن ہے وہ اس
طرح باز آ جائیں۔“ (سورہ توبہ، آیت ۱۲)

پھر مولائے کائنات نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم، جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے، میں نے آج سے پہلے اس آیت کے مطابق جنگ نہیں کی تھی۔ بکیر بیان کرتا ہے: میں نے ابو جعفر سے اس کی تصدیق کے بارے میں سوال کیا تو اس نے بھی بیان کیا: ہاں! یہ شخص سچ کہہ رہا ہے۔ امیر المؤمنین علیؑ نے یوں بھی فرمایا تھا اور ایسے ہی تھا۔

جس کو موت یاد ہو وہ فراق نہیں کرتا

(ویالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو عبد الله محمد بن عمران المرزبانی قال: أخبرني الحسن بن علي قال: حدثنا أحمد ابن سعيد قال: حدثني الزبير بن بكار قال: حدثنا علي بن محمد قال: كان عمرو بن العاص يقول: ان في علي دعاية. فبلغ ذلك امير المؤمنين عليه السلام فقال: زعم ابن النابغة اني تلعبه مزاحه خود دعاية اعافس وامارس، هيهات يمنع من العفاس والمراس ذكر الموت وخوف البعث والحساب ومن كان له قلب، ففي هذا له واعظ وزاجر، أما وشر القول الكذب، انه ليحدث فيكذب ويعد فيلف، فاذا كان يوم البأس فأى زاجر وأمر هو ما لم يأخذ السيوف هام الرجال، فاذا كان ذلك فاعظم مكيدته في نفسه ان يمنع القوم استه.

(بمخفف اسناد) علی بن محمد نے بیان کیا ہے: عمرو بن عاص تھا جو کہتا تھا: علی ابن ابی طالب فراق زیادہ کرتے ہیں۔ جب اس کے بارے میں امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب نے سنا تو آپ نے فرمایا: وہ تالائق عورت کا بیٹا! یہ گمان کرتا ہے کہ میں لہو و لعب اور زیادہ فراق کرنے والا ہوں اور افسوس صد افسوس موت کی یاد محشر میں محشور ہونے اور حساب و کتاب کا خوف اس طرح کے لہو و لعب اور ہر وقت کثرت سے فراق کرنے سے روکتے ہیں اور جس شخص کے پاس دل (مائل) ہے، اس کے لیے خود یہ ایک اور روکنے والا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ بُری بات جھوٹ ہے کیونکہ یہ جھوٹا جب بولتا ہے جھوٹ ہی بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو

وعدہ خلائی کرتا ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا پھر اس سے روکنے والا اور حکم دینے والا کون ہوگا۔ اور جب میدان جنگ میں تلواریں لوگوں کے سر اڑا رہی ہوتی ہیں، اس وقت یہ لوگوں کو اپنی شرمگاہ دکھا دیتا ہے۔

زمین کا سب سے افضل ٹکڑا

(روایا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو بکر محمد ابن عمر الجماعی قال: حدثنا عبد اللہ احمد بن مستورد قال: حدثنا عبد اللہ ابن یحییٰ عن علی بن عاصم عن ابی حمزہ الثمالی قال: قال لنا علی بن الحسین زین العابدین علیہما السلام: ای البقاع افضل؟ فقلت: اللہ ورسولہ وابن رسولہ اعلم۔ فقال: ان افضل البقاع ما بین الرکن والمقام، ولو ان رجلاً عمر ما عمر نوح فی قومه ألف سنة الا خمسين عاماً يصوم النهار ويقوم الليل فی ذلك الموضع ثم لقی اللہ بغير ولا یتنا لم ینفعه ذلك شیئاً۔

(مختلف استاد) ابو حمزہ ثمالی نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت امام علی بن حسین زین العابدینؑ نے مجھ سے سوال کیا: زمین کا کون سا ٹکڑا سب سے افضل ہے؟

میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسولؐ اور اس کے رسولؐ کا فرزند اس کے بارے میں بہتر جانتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: زمین کا ٹکڑا جو رکن و مقام کے درمیان ہے، وہ پوری زمین میں سے سب سے زیادہ افضل ہے۔ (اے ثمالی!) اگر کوئی شخص حضرت نوح علیہ السلام کی اس زندگی کے برابر زندگی بسر کرے جو آپؑ نے اپنی قوم کے درمیان تبلیغ میں بسر فرمائی جو کہ ساڑھے نو سو سال تھی وہ شخص اس زندگی میں سارے دن روزے رکھے اور ساری راتیں عبادتِ خدا میں بسر کرے اس کی راتیں اور دن اس افضل مقام پر بسر ہوں اور پھر بھی وہ ہماری ولایت کے بغیر مر جائے تو اس کی عبادت اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گی۔



اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر امید کے بھی نعمت ملتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثني أبي قال: حدثني سعد بن عبد الله قال: حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى عن عبد الله بن مسكان عن بكر بن محمد قال: سمعت أبا عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: كم من نعمة لله على عبده في غيره آفله، وكم من مؤمل أملا الخيار في غيره، وكم من ساع إلى حتفه وهو مبطن عن حظه.

(بمخفف اسناد) بکر بن محمدؒ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادقؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ایسی ہیں جو بندے کو بغیر امید کے اللہ کی طرف سے مل جاتی ہیں اور کافی ایسی نعمتیں ہیں جن کی وہ امید رکھتا ہے لیکن ان کی خیر اس کے لیے اختیار کی جاتی ہیں (یعنی معاملہ اُلٹ ہوتا ہے) اور وہ موت کی طرف جلدی جلدی جا رہا ہوتا ہے جبکہ وہ اپنا حق ادا کرنے میں سستی کر رہا ہوتا ہے۔

رسول خدا کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسين محمد بن المظفر قال: حدثنا محمد بن عبد ربه قال: حدثنا عصام بن يوسف قال: حدثنا أبو بكر بن عباس عن عبد الله بن سعيد عن أبيه عن أبي هريرة قال: قال رسول الله: اللهم من أحبني فارزقه الكفاف والعفاف، ومن أبغضني فأكثر ماله وولده.

(بمخفف اسناد) ابو ہریرہؓ نے حضرت رسول خداؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے مقام دعا میں

ارشاد فرمایا:

اللَّهُمَّ مَنْ أَحَبَّنِي فَارْزُقْهُ الْكَفَافَ وَالْعِفَافَ وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَأَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ

”اے میرے اللہ! جو شخص مجھ سے محبت کرے تو اس کو دنیا سے بے نیازی اور پاک دامنی عطا فرما، اور جو شخص مجھ سے بغض رکھے اس کے لیے مال دنیا اور اولاد کی کثرت قرار دے۔“

علیؑ سے محبت کرنے والا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن محمد بن محمد قال: حدثني ابوبكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال: حدثنا ابو حاتم قال: حدثنا محمد بن الفرات قال: حدثنا حنان بن سدير عن ابي جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام قال: ما ثبت الله تعالى حب علي في قلب احد فزلت له قدم الا ثبتت له قدم اخرى.

(مختصر اسناد) حنان بن سديرؒ نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی بندے کے دل میں علیؑ کی محبت قرار دے تو اگر اس کے ایک قدم میں لغزش آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے دوسرے قدم کو ثابت قدمی عطا کرتا ہے۔

سلمان فارسیؓ سے محبت کیوں کرتے تھے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو الحسن علي بن خالد المراغي قال: حدثنا ابو الحسن علي بن العباس قال: حدثنا موسى بن زياد عن يحيى بن يعلى عن ابي خالد الواسطي عن ابي هاشم الخولاني عن زازان قال: سمعت سلمان بن عبد الله يقول: لا ازال احب علياً عليه السلام، فاني رأيت رسول الله يضرِبُ فخذه ويقول: محبك لي محب ومحبى لله محب، ومبغضك لي مبغض ومبغضى لله تعالى مبغض.

(بخذاف اسناد) ابو ہاشم خولانی نے زازان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت سلمانؓ سے خود سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے: میں ہمیشہ علیؓ ابن ابی طالبؓ سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں نے خود رسولؐ خدا کو دیکھا ہے کہ آپؐ علیؓ کی ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے: اے علیؓ! جو آپؐ سے محبت کرے گا وہ میرا محبت ہے اور میرا محبت اللہ کا محبت ہے اور جو آپؐ سے بغض رکھے گا وہ میرے ساتھ بغض رکھنے والا ہے اور جو میرے ساتھ بغض رکھے گا وہ اللہ سے بغض رکھنے والا ہے۔

سلمانؓ، فارسی نہیں بلکہ محمدی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثني ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثني ابي عن محمد بن يحيى و احمد بن ادريس ، جميعاً عن علي بن محمد بن علي الأشعري قال: حدثنا محمد بن مسلم بن ابي سلمه عن الحسن بن علي الوشا عن محمد بن يوسف عن منصور بن زبرج قال: قلت لأبي عبد الله الصادق عليه السلام: ما أكثر ما اسمع منك يا سيدي ذكر سلمان الفارسي؟ فقال: لا تقل الفارسي ولكن قل سلمان المحمدي، اتدري ما كثرة ذكرى له؟ قلت: لا. قال: لثلاث خلال: أحدها إشاره هوى أمير المؤمنين عليه السلام على هوى نفسه، والثانية حبه للفقراء واختياره إياهم على أهل الثروة والعدد، والثالثة حبه للعلم والعلماء، إن سلمان كان عبداً صالحاً حنيفاً مسلماً وما كان من المشركين.

منصور بن زبرج نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت و اقدس میں عرض کیا: کیا وجہ ہے کہ میں آپؐ سے سلمان فارسیؓ کا تذکرہ زیادہ سنتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: سلمان فارسیؓ نہ کہو بلکہ سلمان محمدیؓ کہو، کیا تم جانتے ہو کہ میں سلمان کو زیادہ کیوں یاد کرتا ہوں؟

میں نے عرض کیا: نہیں!

آپؐ نے فرمایا: ان کے تین اوصاف کی وجہ سے میں ان کو زیادہ یاد کرتا ہوں۔

اول: وہ اپنی خواہش نفس پر علیؑ کی خواہش کو مقدم رکھتے تھے (یعنی اپنی خواہش کو آپؐ کی خواہش پر قربان کر دیا کرتے تھے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ میری خواہش کیا ہے بلکہ وہ یہ دیکھتے تھے کہ علیؑ کی خواہش کیا ہے)۔ یہی منزلت اطاعت و اتباع ہے۔

دوم: وہ فقرا اور غربا سے محبت کرتے تھے اور ان کو صاحبان دولت پر ترجیح دیتے تھے۔

سوم: وہ علم اور علما سے محبت کرتے تھے۔

تحقیق حضرت سلمانؓ اللہ کے نیک بندے تھے جو دین حنیفہ ابراہیمی پر قائم و دائم تھے اور وہ کبھی مشرک نہیں رہے۔

جس نے علیؑ کو اذیت دی، اس نے رسولؐ کو اذیت دی

(ویالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علي بن محمد الكاتب قال: أخبرنا الحسن بن علي الزعفراني قال: حدثنا إبراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثنا عثمان بن سعيد قال: حدثنا منصور ابن مهاجر عن علي بن عبد الأعلى عن رز بن حبیب قال: كان عصابة من قریش فی مسجد النبیؐ، فذكروا علی بن ابی طالب وانتهكوا منه ورسول الله فائل فی بیت بعض نساائه، فأنى بقولهم فثار من نومه فی أزار لیس علیہ غیره، فقصد نحوهم ورأوا الغضب فی وجهه، فقالوا: نعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله. فقال رسول الله: ما بالکم ولعلیؑ، اما تدعون علیاً، ألا ان علیاً منی وانا منه، من أذى علیاً فقد أذانی، من أذى علیاً فقد أذانی۔

(بخلاف استاد) علی بن عبد الاعلیٰ نے رز بن حبیب سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں:

قریش کے کچھ لوگ مسجد نبویؐ میں بیٹھ کر حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کا ذکر ان الفاظ

میں کر رہے تھے کہ آپؐ کی توہین اور ہجک حرمت لازم آتی تھی۔ رسولؐ خدا اس وقت اپنی بیویوں میں سے ایک بیوی کے گھر میں استراحت فرما رہے تھے۔ پس جب آپؐ کو ان کی باتوں کے بارے میں اطلاع ملی تو آپؐ جلدی سے اپنے بستر سے اٹھ کھڑے ہوئے اور حالت یہ تھی کہ آپؐ کے جسم اطہر پر صرف ایک ہی چادر تھی۔ جب آپؐ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے آپؐ کے چہرہ اقدس پر غضب ناک آثار دیکھ کر کہا: ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: تم لوگوں کو علیؑ سے کیا دشمنی ہے کہ تم علیؑ کو یوں یاد کرتے ہو؟ آگاہ ہو جاؤ! تحقیق علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی۔

حق و باطل کو لوگوں کے ذریعے پہچانو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الكاتب قال: أخبرني الحسن بن علی الزعفرانی قال: أخبرنا ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثني ابوالوليد الضبي قال: حدثنا ابو بكر الهذلي قال: دخل الحارث بن حوط الليثي علی أمير المؤمنين علی بن ابی طالب عليه السلام فقال: يا امير المؤمنين ما اری طلحة والزبير وعائشة احتجوا الاعلى حق؟ فقال: يا حارث انك ان نظرت تحتك ولم تنظر فوقك جزت عن الحق، ان الحق والباطل لا يعرفان بالناس، ولكن اعرف الحق باتباع من اتبعه والباطل باجتنا ب من اجتنبه. قال: فهلا اكون كعبد الله بن عمر وسعد بن مالك؟ فقال امير المؤمنين عليه السلام: ان عبد الله بن عمر وسعدا خذلا الحق ولم ينصرا الباطل، متى كان امامين في الخير فيتبعان؟

(بخلاف اسناد) ابو بکر ہرولی نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: حارث بن حوط لیثی امیر

المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: طلحہ وزیر اور عائشہ نے آپ کے خلاف جو احتجاج کیا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟

آپؑ نے اس کے جواب میں فرمایا: اے حارث! تو نے نیچے دیکھا ہے اوپر نہیں دیکھا۔ اسی وجہ سے حق سے پیچھے رہ گیا ہے اور تو حق سے تجاوز کر گیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ حق و باطل لوگوں کے ذریعے نہیں پہچانا جاتا، بلکہ حق کی اتباع کرنے والے کی اتباع کرنے سے حق کو پہچانو اور باطل کو باطل سے اجتناب کرنے والوں سے پہچانو۔

اس نے کہا: پھر میں عبد اللہ بن عمر اور سعد بن مالک کی طرح نہ ہو جاؤں؟ امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: عبد اللہ بن عمر اور سعد بن مالک، دونوں نے حق کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے اور باطل کی نصرت اور مدد بھی نہیں کی، اور وہ دونوں کب خیر کی ہدایت کرنے والے ہیں کہ ان کی اتباع کی جائے؟

معاویہ اور عمرو بن عاص کی ٹوک جھوک

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو عبد الله محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثني محمد بن اسحق الأشعري النحوي قال: حدثني الوليد بن محمد بن اسحاق الحضرمي عن ابيه قال: استأذن عمرو بن العاص علي معاوية بن ابي سفيان، فلما دخل عليه استضحك معاوية فقال له عمرو: ما اضحكك يا امير المؤمنين ادام الله سرورك؟ قال: ذكرت ابن ابي طالب وقد غشيك بسيفه فاتقيته ووليت، فقال: اتشمت بي معاوية واعجب من هذا يوم دعاك الى البراز فالتمع لونك واطت اضلاعك وانتفخ منخرك، والله لو بارزته لأوجع قذالك وايتم عيالك وبزك سلطانك، وانشأ عمرو يقول:

معاوی لا تشمت بفارس بهمتہ
لقی فارساً لا تعلیہ الفوارس

معاوی لو ابصرت فی الحرب مقبلا
 ابا حسن یهوی علیک الوسوس
 وایقنت ان الموت حق وانه
 لنفسک ان لم تمنع الركض خالس
 دعاک فصمت دون الاذن اذرا
 ونفسک قد ضاقت علیها الامالس
 اتشمت بی اذ نالنی حدو مخه
 وعضضنی ناب من الحرب ناهس
 فأی امرم لاقاه لم یلق شلوه
 بمعترک تسفی علیہ الروامس
 ابی الله انه لیث غابه
 ابواشبل تهدی الیه الفرائس
 فان کنت فی شک فأرہج عجاجه
 والا فتلك الترهات البسابس
 فقال معاویہ: مهلا یا ابا عبد الله ولا کل هذا۔ قال: أنت
 استدعیتہ۔

(بخلاف استاد) ولید بن محمد بن اسحاق حضرمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے: عمرو بن عامر نے معاویہ بن ابوسفیان سے حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اذن دخول ملنے پر جب عمرو، معاویہ بن ابوسفیان کے پاس پہنچا تو اس نے دیکھا کہ معاویہ قہقہہ لگا کر ہنس رہا تھا۔ اس نے کہا: خدا آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔ اس قدر ہنسنے کی وجہ کیا ہے؟ معاویہ نے کہا: علی ابن ابیطالب کی یاد آگئی اور تیرا اس کی تلوار سے ڈرنا اور پھر پیٹھ پھیر کر بھاگنا یاد آ گیا ہے۔

عمر و نے کہا: اے معاویہ! کیا تو مجھے گالیاں دے رہا ہے؟ اس سے زیادہ تعجب خیز وہ دن ہے کہ جس دن علیؑ نے تجھے مقابلے کے لیے پکارا تھا اور تیرا رنگ اُڑ گیا تھا اور تیری ہڈیاں بھی کانپ رہی تھیں اور خیری سانس حلق میں ٹھہر چکی تھی۔ خدا کی قسم، اگر تو اس دن علیؑ کے مقابلے میں نکل پڑتا تو یقیناً تیری گردن توڑ دی جاتی اور تیرے بچے یتیم ہو جاتے اور تیری حکومت کا خاتمہ ہو جاتا۔ اس کے بعد عمرو بن عاصؓ نے یہ اشعار پڑھے:

معاوی لا تشمت بفارس بهمته
لقی فارسا لا تعتلیه الفوارس
”اے معاویہ! اس شہسوار کی وجہ سے میری ملامت نہ کر کہ جس کا مقابلہ بڑے بڑے سوار بھی نہیں کر سکتے۔“

معاوی لو ابصرت فی الحرب مقبلا
ابا حسن یھوی علیک الرساوس
”اے معاویہ! اگر میدانِ جنگ میں تیرا سامنا ابوالحسنؑ (علیؑ) سے ہو جاتا تو اس کے زعمب کی وجہ سے تو پاگل ہو جاتا۔“

وایقنت ان الموت حق وانہ
لنفسک ان لم تمنع الركض خالس
”اور تجھے یقین ہو جاتا کہ موت برحق ہے، اور تیرے اندر اتنی بھی طاقت نہ رہتی کہ گھوڑے کو دوڑانے کے لیے ایڑی مار سکتا۔“

دعاک فصمت دون الاذن اذرعا
ونفسک قد ضاقت علیھا الامالس
”اس نے تجھے جنگ کے لیے پکارا تھا اور تو خاموش رہا اور ایک ہاتھ بھی آگے نہ گیا اور تیری حالت یہ تھی کہ زمین تیرے لیے ٹھک ہو رہی تھی۔“

اتشمت بی اذ نالنی حلو مخه
وععضضنی ناب من الحرب ناھس
”کیا تو میری ملامت کر رہا ہے اس وقت جب تیرا دھارنگوار تیری ہڈیوں کی عک تک کاٹنے والی تھی اور جنگ کی ڈریں تجھے پیس کر رکھ

دسپے والی تھیں۔

فأى امرء لاقاه لم يلق شلوه
بمعتوك تسفى عليه الروامس
”کسی مرد میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ اس کے مقابل میں آئے۔ اس کے
مقابل میں میدان میں شیر بھی آئے گا وہ بھی اپنے ہواں کھو بیٹھے گا۔“
ابى الله انه ليث غابة
ابو اشبل تهدي اليه الفرائس
”خدا کی قسم، وہ ایسا شیر ہے کہ جس کے لیے عام شیر خود ہدیہ روانہ
کرتے ہیں۔“

فان كنت فى شك فأرهب عجاجه
والا فتلك الترهات البسباس
”اگر تجھے میری ان باتوں میں شک ہے تو اس کے مقابل میں جا کر فقط
ایک دفعہ خاک ہی اُڑا دے۔ پس یہی تیرے لیے مصیبت کا فہر ہوگا۔“
معاویہ نے کہا: اے ابو عبد اللہ! بس کر واس طرح نہ کہو۔ اس نے کہا: اے معاویہ! تو
نے خود ہی تو مجھے اس پر ابھارا ہے۔

ہمارے ماننے والوں کو ہماری طرف سے سلام دینا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني
ابو القاسم جعفر بن محمد رضي الله عنه عن ابيه عن سعد بن
عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن احمد بن اسحق
عن بكر بن محمد عن ابي عبد الله جعفر بن محمد عليهما
السلام قال: سمعته يقول لخيصة: يا خيصة اقرأوا موالينا
السلام، وادعهم بتقوى الله العظيم، وان يشهد أحياءهم
جنائز موتاهم، وان يتلاقوا في بيوتهم، فان لقيامهم حياة
امرنا. قال: ثم رفع يده عليه السلام فقال: رحم الله من احيا امرنا.

(بخلف استاد) جناب بکر بن محمد نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے خیمہ سے فرمایا: اے خیمہ! میری طرف سے ہمارے دوستوں اور ماننے والوں کو سلام کہہ دینا اور خداوند عظیم سے ڈرنے کی وصیت کرنا۔ اور ان سے کہنا کہ وہ اپنے جنازوں کی تہیج کریں اور ایک دوسرے کے گمروں میں جا کر ملاقات کریں، کیونکہ ان کی آئیں ملاقات کرنا ہمارے امر کو زندہ رکھنا ہے کہ اس کے بعد آپ نے دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: خدا ان پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ رکھتے ہیں۔

دعا قضا کو ٹال دیتی ہے

(وبہذا الاسناد) قال: قال ابو عبد اللہ علیہ السلام: ان الدعاء ليرد القضاء، وان المؤمن ليذهب فيحرم بذنبه الرزق۔

(بخلف استاد) گزشتہ سلسلہ سند کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: دعا قضا کو ٹال دیتی ہے۔ تحقیق جب مومن رزق کی تلاش میں جاتا ہے تو اس کا گناہ اُسے رزق سے محروم کر دیتا ہے۔

رسول خدا کی علی کو یمن کے سفر کے وقت وصیت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو الحسن علی بن خالد المراغي قال: حدثنا ابو صالح محمد بن فيض العجلي قال: حدثنا ابي قال: حدثنا عبد العظيم بن عبد الله الحسنی رضی اللہ عنہ قال: حدثنا ابو جعفر محمد بن علی بن موسیٰ علیہم السلام قال: حدثني ابي الرضا علی بن موسیٰ قال: حدثني ابي موسیٰ بن جعفر بن محمد قال: حدثني ابي جعفر قال: حدثني ابي محمد بن علی قال: حدثني ابي علی بن الحسين قال: حدثني ابي الحسين بن علی عن ابيه امير المؤمنين علی بن ابي طالب علیہ السلام قال: بعثني رسول الله على اليمن فقال وهو



یوصینی : یا علی ما حار من استخار ولا ندم من استشار،
یا علی عليك بالدلجة فان الارض تطوى بالليل مالا تطوى
بالتهار، یا علی اغد علی اسم الله فان الله تعالى بارك
لامتی فی بکورها۔

(بخلاف اسناد) حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ سے میرے والد حضرت علی بن موسیٰ الرضا نے بیان کیا، آپ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد موسیٰ بن جعفر بن محمد اکاظم نے بیان کیا، آپ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کیا: آپ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد محمد بن علی امام باقر علیہ السلام نے بیان کیا آپ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد علی بن حسین امام زین العابدین نے بیان کیا آپ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد حسین بن علی نے بیان کیا، آپ نے اپنے والد امیر المومنین علی ابن ابی طالب سے نقل کیا، آپ نے فرمایا: رسول خدا نے مجھے یمن کی طرف اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تو اس وقت مجھے ایک نصیحت فرمائی کہ جو کسی سے مہربانی سے پیش آتا ہے وہ کھانے میں نہیں رہتا اور جو مشورہ کرے وہ عداوت سے دوچار نہیں ہوتا۔

اے علی! میں آپ کو رات کے آخری حصہ کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ زمین رات کے وقت سب کچھ پوشیدہ کر دیتی ہے جو وہ دن کے وقت پوشیدہ نہیں رکھتی۔
اے علی! اپنی صبح کا آغاز اللہ کے ذکر سے کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے صبح کے وقت کو باعث برکت قرار دیا ہے۔

رسول خدا کا الہی بیت کے حق میں دعا کرنا

(روا لا اسناد) قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبد الله محمد بن عمران المرزباني قال: حدثنا أبو بكر محمد بن محمد بن عيسى المكي قال: حدثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل قال: حدثني أبي قال: حدثنا هود بن خليفة قال: حدثنا عوز عن عطية العفاري عن أبيه عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: بينا رسول في بيتي إذ قالت

الخادم: یا رسول اللہ ان علیاً وفاطمۃ علیہما السلام فی السدة۔ فقال: قومی فتحنی عن اهل بیتی۔ قالت: ففقت فتحنیت فی البیت قریباً، فدخل علی وفاطمۃ والحسن والحسین وھما صبیان صغیران، فوضعھما النبی فی حجرہ وقبلھما واعتنق علیاً باحدى یدیه وفاطمۃ بالید الاخری، وقبل فاطمۃ علیہا السلام وقال: اللھم ینک انا واهل بیتی لا الی النار۔ فقلت: یا رسول اللہ وانا معکم؟ فقال: وانت۔

(بخلاف اسناد) جناب علیہ عفراری نے اپنے والد سے اور انھوں نے اُم المومنین اُم سلمہ سے نقل کیا ہے کہ بی بی نے فرمایا: رسول خدا میرے گھر میں موجود تھے کہ آپ کی ایک خادمہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علی اور فاطمہ دونوں برآمدے میں سامنے کھڑے ہیں۔ آپ نے ہمیں فرمایا: تم اٹھ جاؤ اور میرے اہل بیت سے الگ ہو جاؤ۔ بی بی فرماتی ہیں: میں کھڑی ہو گئی اور گھر میں ایک قرعہ جگہ پر چلی گئی۔ آپ کی خدمت اقدس میں علی، فاطمہ، حسن اور حسین حاضر ہوئے۔ آپ نے دونوں بچوں کو اپنی گود مبارک میں بٹھالیا اور بوسے لینا شروع کر دیے۔ علی نے آپ کے دست مبارک کو مضبوطی سے پکڑا اور اس کا بوسہ لینا شروع کر دیا اور حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے دوسرے ہاتھ کو تھام لیا اور اس کا بوسہ لینا شروع کر دیا تو رسول خدا نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں اور میرے اہل بیت تیری طرف ہیں ہمیں جہنم کی طرف قرار نہ دینا۔

بی بی فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے ساتھ نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا: تو میرے اہل بیت سے نہیں ہے۔

علی کو رسول خدا سے دس نسبتیں

(ویبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشریف أبو محمد الحسن بن محمد بن یحییٰ قال: حدثنی جدی قال: حدثنا ابراھیم بن علی والحسن بن

یحییٰ جمیعاً قالوا: حدثنا نصر بن مزاحم عن ابی خالده
الواسطی عن زید بن علی بن الحسین علیہ السلام عن أبیه عن جده
عن أمير المؤمنين علیہ السلام قال: كان لی من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
عشر لم يعطهن أحد قبلی ولا يعطاهن أحد بعدی۔ قال لی:
أنت یا علی أخی فی الدنیا وأخی فی الآخرة، وأنت أقرب
الناس منی موقفاً یوم القيامة، ومنزلی ومنزلك فی الجنة
متواجهان کمنزل الاخوين، وأنت الوصى وأنت الولی
وأنت الوزير، علوک علوی وعلوی علو الله، وولیک
ولی وولیی ولی الله۔

(بمخفف اسناد) جناب زید بن علی بن حسین نے اپنے والد امام علی بن حسین سے اور
انھوں نے امام حسین سے انھوں نے اپنے والد امیر المومنین علی بن ابی طالب سے نقل فرمایا کہ
آپ نے فرمایا: مجھے رسول خدا کے ساتھ دس نسبتیں ایسی حاصل ہیں جو میرے علاوہ کسی اور کو
حاصل نہیں ہیں اور نہ حاصل ہوں گی۔

رسول خدا نے میرے حق میں فرمایا: یا علی! تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے۔ قیامت
کے دن سب لوگوں سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔ میرا اور تیرا مکان جنت میں آنے سے ملے ہو
گا جیسے دو بھائی آنے سے ملے ہوتے ہیں۔ تو میرا وصی ہے، میرا وزیر ہے، تیرا دشمن میرا دشمن اور
میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ تیرا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔

علی کا جب جمل سے پہلے زہیر کو نصیحت کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو الحسن علی بن محمد الكاتب
قال: أخبرني الحسن بن علی الزعفرانی قال: حدثني
أبو اسحاق إبراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثنا إبراهيم بن
عمر قال: حدثني أبي عن أخيه عن بكر بن عيسى قال: لما
اصطف الناس للحرب بالبصرة خرج طلحة والزبير فی
صف أصحابهما، فنادی أمير المؤمنين علی بن ابی

طالب ﷺ الزبير بن العوام فقال له: يا أبا عبد الله ادن مني
لافضى اليك بسر عندي، فلنا منه حتى اختلف أعناق
فرسيهما، فقال له أمير المؤمنين ﷺ: انشدتك الله ان
ذكرتك شيئاً فذكرته أما تعترف به؟ فقال: نعم. فقال: اما
تذكر يوماً كنت مقبلاً على بالمدينة تحدثني اذ خرج
رسول الله ﷺ فراك معي وأنت تبسم الى فقال لك:
يازبير أنتحب علياً؟ فقلت: وكيف لا أحبه بيني وبينه من
النسب والمودة في الله ما ليس لغيره. فقال: انك ستقاتله
وأنت له ظالم. فقلت: أعوذ بالله من ذلك؟ فنكس الزبير
رأسه ثم قال: اني انسيت هذا المقام. فقال له
أمير المؤمنين ﷺ: دع هذا فلست بابعثني طائعاً؟ قال:
بلى. قال: فوجدت مني حدثاً يوجب مفارقتي؟ فسكت ثم
قال: لا جرم والله لا قاتلتك ورجع متوجهاً نحو البصرة،
فقال له طلحة: مالك يازبير تنصرف عنا سحرك ابن أبي
طالب؟ فقال: لا ولكن ذكرني ما كان انسانيه الدهر واحتج
على بيعتي له. فقال طلحة: لا ولكن جنبنا وانتفع
سحرك. فقال الزبير: لم أجبن لكن اذكرت فذكرت. فقال له
عبد الله: يا أبا جثت بهذين العسكرين العظيمين حتى اذا
اصطفا للحرب قلت: اتركهما وانصرف، فما تقول قرش
غدا بالمدينة؟ الله الله يا أبا لا تشمت الاعداء ولا تشمر
نفسك بالهزيمة قبل القتال. قال: يا بني ما اصنع وقد
حلفت له بالله ألا اقاتله؟ قال له: فكفر عن يمينك ولا
تفسد أمرنا. فقال الزبير: عبيد مكحول حر لوجه الله
كفارة يميني. ثم عاد معهم للقتال.

فقال هشام الثقفي في فعل الزبير وما فعل وعظه عبده في



قال علی:

أبعتق مكحولاً ويعصى نبيه
لقد ناه عن قصد الهدى ثم عوق
أينوى بهذا الصدق والبر والتقوى
سيعلم يوماً من ببر ويصدق
أشتان ما بين الضلالة والهدى
وأشتان من يعصى النبي ويعتق
ومن هو في ذات الإله مشمر
يكبر بوار به ويصدق
أفى الحق أن يعصى النبي سفاهة
ويعتق عن عصيانه ويطلق
كدافق ماء للسراب يؤمه
ألا في ضلال ما يصب ويدفق

(بخلاف اسناد) بکر بن عسیٰ بیان کرتے ہیں: جب بعمرہ کے میدان میں دونوں لشکروں نے اپنی صف بندی کر لی تو طلحہ اور زبیر اپنے ساتھیوں کی صف سے باہر آئے۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے زبیر بن عوام کو فرمایا:

اے ابو عبد اللہ! میرے قریب آؤ، میرے پاس تمہارا ایک راز ہے۔ وہ آپ کے اس قدر قریب آیا دونوں کے گھوڑوں کی گردنیں آئیں قریب تر ہو گئیں۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: اگر میں تجھے کوئی بات یاد دہاؤں اور وہ تجھے یاد آ جائے تو کیا تو اس کا اعتراف کرے گا؟

اس نے کہا: جی ہاں!

آپؑ نے فرمایا: پھر اُس دن کو یاد کرو جب تو میرے ساتھ محو گفتگو تھا اور دوران گفتگو رسول خدا تشریف فرما ہوئے۔ آپؑ نے تجھے میرے ساتھ مسکراتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: اے زبیر! کیا تو علیؑ سے محبت رکھتا ہے؟

اس وقت تو نے کہا تھا کہ میں کیسے علیؑ سے محبت نہ کروں حالانکہ میرے اور ان کے درمیان



رشتہ داری ہے اور خدا کی خاطر بھی مجھے ان سے محبت ہے جو ان کے غیر کے لیے نہیں ہے۔
آپؐ نے فرمایا: عنقریب تو اس کے مقابلے میں جنگ کرے گا اور اس کے حق میں ظلم کرے گا۔

اور تو نے جواب میں کہا: نہیں! اس بارے میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اس بات کے یاد آنے کے بعد زبیر نے اپنا سر نیچے جھکا لیا اور کہا: میں یہ سب کچھ بھول چکا ہوں۔
امیر المومنینؑ نے فرمایا: چلو اس کو بھی چھوڑو! تو نے میری بیعت رضامندی سے نہیں کی تھی؟
اس نے کہا: جی ہاں۔

پھر آپؐ نے فرمایا: کیا تو نے میرے اندر کوئی ایسی چیز دیکھی ہے، جس کی وجہ سے تو مجھ سے جدا ہو گیا ہے؟ وہ خاموش ہو گیا اور کچھ دیر کے بعد بولا: نہیں! آپؐ نے کوئی جرم نہیں کیا۔
خدا کی قسم میں اب آپؐ کے مقابلے میں جنگ نہیں کروں گا۔ پھر وہاں سے واپس لوٹا اور میدان چھوڑ کر بصرہ کی طرف جانے لگا کہ طلحہ نے اس سے کہا: اے زبیر! تجھے کیا ہو گیا ہے کیا ابو طالب کے بیٹے کا جادو تجھ پر اثر تو نہیں کر گیا؟

اس نے کہا: نہیں! اس نے مجھے وہ کچھ یاد کروا دیا ہے جو زمانے نے مجھے فراموش کروا دیا تھا اور دوسرا اس نے میرے لیے اپنی بیعت لینے پر میرے خلاف احتجاج کیا ہے۔ طلحہ نے کہا: ایسا نہیں، بلکہ تو بزدل ہو گیا ہے اور تیرے اوپر جادو اثر کر چکا ہے۔ زبیر نے کہا: نہیں! میں بزدل نہیں ہوں بلکہ اس نے مجھے یاد کروایا ہے اور وہ اب مجھے یاد آ گیا ہے۔ عبداللہ (یعنی طلحہ) نے کہا: اب جبکہ دونوں لشکر جمع ہو چکے ہیں اور لڑائی کے لیے صف بندی ہو چکی ہے اب تو چھوڑ کر جا رہا ہے۔ کل قریش کو کیا جواب دے گا کہ میں بزدل ہو گیا تھا۔ اب دشمنوں کو طعنہ زنی کا موقع فراہم نہ کر اور جنگ سے منہ موڑ کر اپنے آپ کو ذلت و رسوائی سے دو چار مت کر۔

زبیر نے کہا: اب بتائیں کیا کروں؟ جبکہ میں قسم اٹھا چکا ہوں کہ علیؑ سے جنگ نہیں کروں گا۔ طلحہ نے اس سے کہا: قسم کا کفارہ ادا کر دو لیکن ہمارا سارا کام خراب نہ کر۔

زبیر نے کہا: ہاں، میرے پاس ایک غلام ہے، جس کا نام مکھول ہے میں قسم کے کفارے کے طور پر اس کو آزاد کرتا ہوں۔ پھر وہ دوبارہ ان کے ساتھ جنگ میں شریک ہو گیا۔

جو کچھ زبیر نے کہا تھا اور پھر دوبارہ علیؑ کے مقابلے میں جنگ میں شریک ہوا۔ اس کے

بارے میں ہمام ثقفی نے اشعار پڑھے:

أبعثت مكحولا ويعصى نبيه
لقد تاه عن قصد الهدى ثم عوق
”کیا تو نے مکھول کو اپنے نبی کی نافرمانی کرنے کی خاطر آزاد کیا ہے
تحقیق تو ہدایت حاصل کرنے کے بعد دوبارہ نافرمان ہو چکا ہے۔“

ابنوی بهذا الصدق والبر والتقوى
سيعلم يوماً من يبر ويصدق
”کیا اس نے اس آزادی سے سچائی، نیکی اور تقویٰ کا ارادہ کیا ہے،
عقرب قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا کہ کون نیک اور کون سچا ہے۔“

اشتان ما بين الضلالة والهدى
وشتان من يعصى النبی ويعتق
”گمراہی اور ہدایت کے درمیان بہت فرق ہے نبی کی نافرمانی اور
غلام کو آزاد کرنے میں بھی واضح فرق ہے۔“

ومن هو في ذات الاله مشمر
يكبر بوار به ويصدق
”کون ہے وہ جس نے ذاتِ خدا کے بارے میں جفاکشی کی، پھر تکبر
کیا اور اس کو بابرکت قرار دے رہا ہے اور صدقہ دے رہا ہے۔“

أفى الحق أن يعصى النبی سفاهة
ويعتق عن عصيانه ويطلق
”کیا یہی حق ہے کہ بیوقوفی میں نبی کی نافرمانی کی جائے اور پھر اس
نافرمانی سے بچنے کے لیے غلام کو آزاد کیا جائے۔“

كدافق ماء للسراب يؤمه
ألا في ضلال ما يصب ويدفق
”یہ ایسے ہی ہے جیسے سراب، جو انسان کو پانی نظر آتا ہے لیکن وہ دھوکا

ہوتا ہے اور جب انسان اس کے قریب پہنچتا ہے تو وہ جلدی سے آگے چلا جاتا ہے۔“

قیامت کے دن ہر شخص اپنے امام کے ساتھ ہوگا

(وبیالاسناد) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أحمد بن سعيد الهمداني قال: حدثنا العباس بن بكر قال: حدثنا محمد بن زكريا قال: حدثنا كثير بن طارق قال: سألت زيد بن علي بن الحسين عليهما السلام عن قوله تعالى: ﴿لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا﴾ فقال زيد: يا كثير انك رجل صالح ولست بمتهم واني خائف عليك أن تهلك، انه اذا كان يوم القيامة أمر الله باتباع كل امام جائر الى النار، فيدعون بالويل والثبور ويقولون لا امامهم يامن اهلكنا هلم الان فخلصنا مما نحن فيه، فعندها يقال لهم ﴿لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا﴾۔
ثم قال زيد بن علي: حدثني أبي عن أبيه الحسين بن علي عليهما السلام قال: قال رسول الله ﷺ لعلي بن أبي طالب عليه السلام: أنت يا علي واصحابك في الجنة، أنت يا علي وأتباعك في الجنة۔

(بخلاف اسناد) كثير بن طارق بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت زید بن علی بن حسین

سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا جس میں خدا فرماتا ہے:

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا
”آج تم ایک موت و ہلاکت مت پکارو بلکہ آج تم بہت زیادہ موتوں

اور ہلاکتوں کو آواز دو۔“ (سورہ فرقان، آیت ۱۴)

جناب زیدؑ نے فرمایا: اے کثیر! تو ایک نیک اور صالح شخص ہے اور تو برائی کے ساتھ

مستم بھی نہیں ہے اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں ہلاک نہ ہو جائے، کیونکہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر جاہل و ظالم امام کی اتباع کرنے والوں کو جہنم کی طرف جانے کا حکم فرمائے گا تو وہ اس وقت ہلاکت اور موت کو آواز دیں گے اور اپنے اماموں سے کہہ رہے ہوں گے: اے ظالمو! جنہوں نے ہمیں ہلاکت میں ڈالا ہے، آج ہمیں چھوڑ رہے ہو اور ہمیں عذاب میں ڈالا ہے، آج ہمیں چھوڑ رہے ہو اور ہمیں عذاب سے نجات نہیں دلا رہے؟ اس وقت ان سے کہا جائے گا: آج ایک موت کو آواز نہ دو بلکہ زیادہ موتوں کو پکارو!

پھر جناب زید بن علیؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اپنے والد حسین بن علیؑ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ نے حضرت علی بن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علی! آپؑ اور آپؑ کے ساتھی جنت میں جائیں گے۔ آپؑ اور آپؑ کی اتباع کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

ایمان کیا ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر ابن محمد بن قولويه عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن سعدان بن مسلم عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام ما الإيمان؟ فجمع لي الجواب في كلمتين فقال: الإيمان بالله أن لا تعصى الله. قلت: فما الإسلام؟ فجمعه في كلمتين فقال: من شهد شهادتنا ونسك نسكنا وذبح ذبيحتنا.

(مخزن استاد) ابو بصیرؑ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپؑ نے دو لفظوں میں جامع جواب عطا فرمایا: اللہ پر ایمان یہ ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ پھر میں نے عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپؑ نے اس کا جواب بھی دو جملوں میں جواب عطا فرمایا: جو ہماری شہادت کی شہادت دے اور ہمارے طریقہ پر عبادت کرے اور ہمارے طریقہ پر اپنا ذبیحہ کرے۔

مساجد آخرت کے بازار ہیں

(ویلا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الطيب التحسين بن محمد التمار قال: حدثنا أحمد بن محمد قال: حدثنا العتري قال: حدثنا علي بن الصباح قال: أخبرنا أبو المنذر عن أبي صالح عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: المساجد سوق من أسواق الآخرة قراها المغفرة وتحفتها الجنة.

(بخاری اسناد) ابو ہریرہؓ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مساجد آخرت کے بازاروں میں سے ہیں۔ ان میں رکنا مغفرت ہے اور ان کا تحفہ جنت ہے۔

مومن کامل کون ہے؟

(ویلا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا القاضي أبو بكر محمد بن عمر بن مسلم الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال: حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن قال: حدثنا عبد الله بن محمد ابن علي بن عبد الله بن جعفر بن أبي طالب قال: حدثني أبي انه سمع جعفر ابن محمد يحدث عن أبيه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ: أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً.

(بخاری اسناد) جناب عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن جعفر بن ابوطالبؓ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے جعفر بن محمدؓ سے سنا ہے کہ انھوں نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل الایمان وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔

وہ عمل جس سے انسان محبوبِ خدا بن جاتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن محمد قال: أخبرنا القاضي أبو بكر محمد بن عمر بن مسلم بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد ابن محمد بن سعيد قال: حدثني سليمان بن محمد الهمداني قال: حدثني محمد بن عمران قال: حدثنا محمد بن عيسى الكندي عن جعفر بن محمد عليهما السلام قال: جاء اعرابي الى رسول الله فقال: يا محمد أخبرني بعمل يحبني الله عليه. قال: يا اعرابي ازهد في الدنيا يحبك الله عزوجل، وازهد في ما في أيدي الناس يحبك الناس.

قال: قال جعفر بن محمد عليهما السلام: من أخرجته الله تعالى من ذل المعصية الى عز التقوى اغناه الله بلامال، وأعزه بلاعشيرة، وأنسه بلا بشر، ومن خاف الله عزوجل اخاف الله منه كل شيء، ومن لم يخف الله عزوجل أخافه الله من كل شيء.

(بخلاف استاد) حضرت امام جعفر بن محمد علیہما السلام نے فرمایا: ایک اعرابی حضرت رسول خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے میں محبوبِ خدا بن جاؤں۔

آپ نے فرمایا: اے اعرابی! دنیا میں زہد اختیار کر، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے، اس سے بے نیازی ظاہر کر، لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

پھر حضرت امام جعفر بن محمد علیہما السلام نے فرمایا: جس شخص کو خداوندِ معصیت کی ذلت سے نکال کر تقویٰ کی عزت میں داخل کر دے تو بغیر مال کے وہ غنی کر دیتا ہے اور بغیر خاندان کے اس کو عزیز قرار دیتا ہے اور بغیر کسی بشر کے اس کو انس عطا کر دیتا ہے۔ جو خدا سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر چیز میں اس کا خوف پیدا کر دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ ہر چیز کا

خوف اس کے دل میں پیدا کر دیتا ہے۔

ولایتِ اہل بیتؑ کے کوئی عمل بھی قبول نہیں ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علي بن خالد المراغي قال: حدثنا الحسن بن علي بن الحسن الكوفي قال: حدثنا اسماعيل بن محمد الغزني قال: حدثنا سلام بن أبي عمرة الخراساني عن سعد بن سعيد عن يونس بن الحباب عن علي بن الحسين زين العابدين قال: قال رسول الله ﷺ: ما بال أقوام إذا ذكر عندهم آل إبراهيم فرحوا وابتشروا، وإذا ذكر عندهم آل محمد عليهم السلام اشمازت قلوبهم؟ والذي نفس محمد بيده لو أن عبداً جاء يوم القيامة بعمل سبعين نبياً ما قبل الله ذلك منه حتى يلقاه بولائتي وولاية أهل بيتي۔

حضرت امام علیؑ بن حسین زین العابدینؑ نے حضرت رسول خدا سے نقل کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب اُن کے سامنے حضرت ابراہیمؑ کی آل کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ خوش ہو جاتے ہیں اور جب اُن کے سامنے آل محمدؑ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے چہرے خوف زدہ ہو جاتے ہیں اور اُن کے دلوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے؟ مجھے قسم ہے اُس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں میں محمدؐ کی جان ہے، اگر کوئی شخص قیامت کے روز ستر (۷۰) انبیاء کے برابر عمل لے کر بارگاہِ خدا میں حاضر ہوگا اور اس کے دل میں میری اور میرے اہل بیتؑ کی ولایت نہ ہوگی تو اُس کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔

جگ موتہ کے حالات

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو عبد الله محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا علي بن سليمان قال: حدثنا محمد بن حميد قال: حدثنا محمد بن

اسحاق المسيبي قال: حدثنا محمد بن فليج عن موسى بن عقبة عن محمد بن شهاب الزهري قال: لما قدم جعفر بن أبي طالب عليه السلام من بلاد الحبشة بعثه رسول الله صلى الله عليه وآله الى مؤتة واستعمل على الجيش معه زيد بن حارثة وعبدالله بن رواحة، فمضى الناس معهم حتى كانوا بتخوم الבלقاء فلقبهم جموع هرقل من الروم والعرب فانحاز المسلمون الى قرية يقال لها مؤتة، فالتقى الناس عندها واقتتلوا قتالاً شديداً، وكان اللواء يومئذ مع زيد بن حارثة فقاتل به حتى شاط في رماح القوم، ثم أخذه جعفر فقاتل به قتالاً شديداً، ثم اقتحم عن فرس له شقراء فعفرها وقاتل حتى قتل.

قال: وكان جعفر أول رجل من المسلمين عقر فرسه في الاسلام، ثم أخذ اللواء عبدالله بن رواحة فقاتل حتى قتل، فأعطى المسلمون اللواء بعدهم خالد بن الوليد، فتناوش القوم ورا وغهم حتى انجاز بالمسلمين منهزماً ونجا بهم من الروم، وأنفذ رجلاً من المسلمين يقال له عبدالرحمن بن سمرة الى النبي بالخبر، فقال عبدالرحمن: فصررت الى النبي صلى الله عليه وآله فلما وصلت الى المسجد قال لي رسول الله صلى الله عليه وآله: على رسلك يا عبدالرحمن. ثم قال صلى الله عليه وآله: أخذ اللواء زيد فقاتل به فقتل رحمه الله زيدا، ثم أخذ اللواء جعفر وقاتل وقتل رحمه الله جعفراً، ثم أخذ اللواء عبدالله بن رواحة وقاتل وقتل فرحم الله عبدالله.

قال: فبكى اصحاب رسول الله وهم حوله، فقال لهم النبي صلى الله عليه وآله وما يبكيكم؟ فقالوا: وما لنا لا نبكي وقد ذهب خيارنا وأشرفنا وأهل الفضل منا. فقال لهم عليه السلام:

لا تبكوا فانما مثل أمتي مثل حديقة قام عليها صاحبها
فأصلح رواكبها وبني مساكنها وحلق سعفها فأطعمت
عاماً فوجاً ثم عاماً فوجاً فلعل آخرها طعماً أن يكون
أجودها فتوانا وأطولها شمراخاً، والذي بعثني بالحق نبياً
ليجدين عيسى بن مريم في أمتي خلقاً من حواريه.

قال: وقال كعب بن مالك يرثي جعفر بن أبي طالب رضي الله عنه
وعن المستشهدين معه:

هدت العيون ودمع عينك تهمل
سحاً كما وكف الضباب المخضل
وكان ما بين الجوانح والحشا
مما تأوئني شهاب مدخل

وجدت على النفر الذين تتابعوا
يوماً لمؤتة اسندوا لم يغفلوا

فتغير القمر المنير لفقدهم
والشمس قدر كسفت وكادت تأفل

قوم على بنيانهم من هاشم
فرع اشم و سؤدد ما ينقلوا

قوم بهم نصر الاله عباده
وعليهم نزل الكتاب المتزل

ويهديهم رضى الاله لخلقه
ويجهدهم نصر النبي المرسل

بيض الوجوه ترى بطون أكفهم
تندى اذا اغبر الزمان الممحل

(بمذہب اسناد) محمد بن شہاب زہری سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: جب جعفر بن ابی طالبؓ ہجرت حبشہ سے واپس آئے تو رسول خداؐ نے آپ کو مودہ کی طرف روانہ کیا اور آپ کے ساتھ ایک لشکر بھی تھا، جس میں زید بن حارثہ اور عبد اللہ بن رواحہ بھی شامل تھے۔ یہ لوگ آپ کی قیادت میں جا رہے تھے کہ بقاء کی سرحد تک پہنچ گئے۔ وہاں پر ان کا روم اور عرب کے ایک لشکر سے آمنا سامنا ہو گیا۔ مسلمانوں کا گروہ مودہ کے قریب کے قریب اُن کے گھیرے میں آ گیا اور وہاں دونوں لشکروں کے درمیان شدید لڑائی شروع ہو گئی۔ اس وقت لشکر اسلام کا پرچم زید بن حارثہ کے ہاتھوں میں تھا۔ وہ لڑ رہے تھے، یہاں تک کہ وہ دشمن کے نیزوں کا نشانہ بن گئے اور شہید ہو گئے۔ پھر پرچم حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نے تقام لیا۔ آپ نے بھی اس پرچم کے سائے میں شدید لڑائی کی۔ آپؐ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

راوی بیان کرتا ہے: مسلمانوں میں سب سے پہلے مسلمان حضرت جعفرؓ تھے، جو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے گھوڑے سے گرے تھے۔ پھر پرچم اسلام کو عبد اللہ بن رواحہ نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ اس کے بعد مسلمانوں نے پرچم اسلام خالد بن ولید کے سپرد کر دیا۔ اُس نے دشمن پر حملہ کیا اور ان کو دھوکا دیتے ہوئے مسلمانوں کے لشکر سمیت شکست کے ساتھ پسپائی اختیار کی اور اس طرح ان کو بچا کر روم سے واپس لے آیا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص جس کا نام عبدالرحمان بن سمرہ تھا وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اُن سے آگے نکل آیا۔ وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب وہ نبی اکرمؐ کے پاس آیا تو اُس وقت آپؐ مسجد میں تھے وہ بیان کرتا ہے کہ رسول خداؐ نے مجھے فرمایا: اے عبدالرحمان! کیا پیغام لے کر آئے ہو۔

پھر آپؐ نے فرمایا: سب سے پہلے پرچم اسلام زید نے اپنے ہاتھوں میں لیا اور اُس نے جگہ کی اور وہ شہید ہو گیا، خدا اس پر رحمت نازل کرے۔ پھر پرچم اسلام جعفرؓ نے اٹھایا اور اُس نے جگہ کی اور وہ بھی شہید ہو گیا، خدا اس پر بھی رحم فرمائے۔ پھر پرچم اسلام عبد اللہ بن رواحہ نے اٹھایا اور اُس نے جگہ کی اور وہ بھی شہید ہو گیا، خدا اس پر رحم فرمائے۔

راوی بیان کرتا ہے: یہ خبر سننے کے بعد نبی اکرمؐ کے اصحاب جو آپ کے ارد گرد بیٹھے تھے، نے رونا شروع کر دیا۔ آپؐ نے اُن سے دریافت کیا: کیا بات ہے تم لوگ کیوں رورہے ہو؟



انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کیوں نہ روئیں؟ جو ہم سب سے خیر و خیر تھے اشرف اور افضل تھے، وہ اس دنیا سے چلے گئے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: تم لوگ گریہ نہ کرو، کیونکہ میری امت کی مثال ایک باغ کی سی ہے، جس کا باغبان اس پر کھڑا ہے جو اُس کی بلند شاخوں کو کاٹتا رہتا ہے اور اس سے مسکن تیار کرتا رہتا ہے اور وہ اُس کی فضول شاخوں کو کاٹتا ہے۔ یہ باغ ایک سال ایک گروہ کو پھل دیتا ہے اور دوسرے سال دوسرے گروہ کو۔ ہر ایک یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا موٹا پھل زیادہ مزیدار ہوگا اور یہ کجور کی چوٹی سے زیادہ لمبا ہوگا، اور مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے۔

حضرت عیسیٰ بن مریمؑ اپنی امت میں اپنے مددگاروں کی ایک جماعت رکھتے تھے، جن کو اُن کا حواری کہا جاتا تھا۔

راوی بیان کرتا ہے: کعب بن مالک نے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ اور دوسرے شہدا کے لیے یوں مرثیہ پڑھا:

هدت العیون ودمع عینک تھمل
سحاً کما وكف الضباب المنضمل
”آکھیں پھوٹ پڑیں اور انہوں نے بادلوں کی طرح آنسو بہاتا
شروع کر دیئے اور انھوں نے رونے میں نکل کیا۔“

وكان ما بین الجوانح والحشا
مما تأوینی شهاب مدخل
”گویا کہ ہماری پسلیوں میں کسی نے نیزہ گھونپ دیا ہے۔“

وجدأ علی النفر الذین تتابعوا
یوماً لمؤتة اسئلوا لم یغفلوا
”اور کوشش کرنا واجب ان لوگوں کے لیے ہے جو موت کے دن ان کی
اجتماع کرتے تھے وہ اس کو فراموش نہ کریں۔“

فتغیر القمر المنیر لفقدہم
والشمس قدر کسفت وکادت تأفل
”چمکتا ہوا چاند اُن کے جانے کی وجہ سے تبدیل ہو گیا اور سورج کو
گرہن لگ گیا اور قریب تھا کہ وہ ڈوب جاتا۔“

قوم علی بنیانہم من ہاشم
فرع اشم و سؤدد ما ینقلوا
”وہ ایسی قوم تھی جن کی بنیاد ہاشم تھے اور وہ ایسی شاخیں ہیں کہ جو
سر بلند اور ہمیشہ بزرگ و برتر رہنے والے ہیں۔“

قوم بہم نصر الالہ عبادہ
وعلیہم نزل الکتاب المنزل
”اور اُن کے سبب اللہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے اور ان پر کتاب کو
نازل کرتا ہے۔“

وبہدہم رضی الالہ لخلقہ
ویجہدہم نصر النبی المرسل
”اور اُن کی ہدایت کی وجہ سے اللہ اپنی خلق پر راضی ہے اور نبی مرسل
کی مدد میں کوشش کرنے کے ساتھ۔“

بیض الوجوہ تری بطون اکفہم
تنندی اذا اغبر الزمان الممحل
”جب زمانے کے لوگ بخل کی گرد سے آلود ہوتے ہیں تو اُس وقت
ان کے ہاتھوں کی سخاوت چہروں کو روشن کر دیتی ہے۔“

جنگِ اُحد کے دن نبی اکرمؐ کا دعا کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو
الحسن محمد بن المظفر البزاز قال: حدثنا أحمد بن عبيد
المطاردی قال: حدثنا أبو بشر بن بكير قال: حدثنا زياد بن

المنذر قال: حدثني أبو عبد الله مولى بني هاشم قال: حدثنا أبو سعيد الخدري قال: لما كان يوم أحد شج النبي صلى الله عليه وآله في وجهه وكسرت ربايته فقام عليه رافعاً يديه يقول: ان الله اشتد غضبه على اليهود أن قالوا ﴿عزير بن الله﴾ واشتد غضبه على النصارى أن قالوا ﴿المسيح بن الله﴾ وان الله اشتد غضبه على من أراق دمي وأذاني في عترتي۔

(بخلاف اسناد) جناب ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں: جب اُحد کے دن نبی اکرم کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ کے سامنے والے دانت شہید ہو گئے تھے۔ آپ نے اپنے دسب مبارک کو اٹھائے ہوئے یوں دعا کی: اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا یہودیوں پر جب انہوں نے حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا کہا اور اُس کا سخت غضب ہو۔ نصاریٰ پر، جب انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہا اور اللہ کا سخت عذاب ہو اُس شخص پر، جس نے میرا خون بہایا اور مجھے زخمی کیا اور میری عترت کے بارے میں مجھے اذیت دی (واضح رہے کہ حضورؐ اپنی عترت کو پہنچنے والی ایذا سے پیشگی باخبر تھے)۔

لَا فَتَى إِلَّا عَلِيٌّ

(ویلا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علي بن مالك النحوي قال: حدثنا أحمد بن عبد الجبار قال: حدثنا بشر بن بكر عن محمد بن اسحاق عن مشيخة قال: لما رجع علي بن ابي طالب من احد ناول فاطمة سيفه وقال:

أفأطم هالك السيف غير ذميم
فلست برعديد ولا بلثيم
لعمري لقد أعذرت في نصر أحمد
ومرضات رب للعباد رحيم

قال: وسمع يوم احد وقد حاجت ربيع عاصف كلام حاتف
يهتف وهو يقول:

لا سيف الا ذو الفقار
ولا فتى الا على
فاذا ندبتم هالكاً

فابكوا الوفي أخا الوفي

(مخفف اسناد) محمد بن اسحاق نے اپنے ایک بزرگ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں:
جب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اُحد کے میدان سے واپس تشریف لائے تو آپؑ نے
جناب سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام کو اپنی تلوار پر دکرتے ہوئے فرمایا:

أفاطم هاك السيف غير ذميم
فلست برعديد ولا بلثيم

”اے فاطمہ! اس تلوار کو سنبھالو یہ اچھی ہے، اس کی اچھائیاں شار نہیں
ہوتیں۔ پس میں بھی بزدل نہیں ہوں اور نہ ہی میں وہ کہ جس کی
ملامت کی جائے۔“

لعمرى لقد أعلرت فى نصر أحمد

ومرضات رب للعباد رحيم

”مجھے اپنی پوری زندگی کی قسم ہے کہ محمدؐ کی نصرت کروں گا اور اپنے
رب رحیم کی خوشنودی حاصل کروں گا۔“

راوی بیان کرتا ہے: اُحد کے دن یہ سنا گیا کہ ایک تیز ہوا چلی، اس میں ایک حاتف
(یعنی عدا دینے والا جو نظر نہ آیا) کی آواز سنائی دی، جو یہ کہہ رہا تھا:

لا سيف الا ذو الفقار
ولا فتى الا على

”کوئی تلوار نہیں سوائے ذوالفقار کے اور کوئی جوان نہیں سوائے علیؑ کے۔“

فاذا ندبتم هالكاً
فابكوا الوفي أخا الوفي

”جب تم کسی مرنے والے پر گریہ کرتا چاہتے ہو پس گریہ کرو۔ پورا پورا عطا کرتا ہے اور پورا دینے والے کا بھائی ہے۔“

حضرت عمارؓ کا جناب عائشہ سے مکالمہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن محمد الكاتب قال: أخبرني الحسن بن علي بن عبد الكريم الزعفراني قال: حدثني أبو اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثنا محمد بن عثمان عن أبي عبد الله الأسلمي عن موسى بن عبد الله الاسدي قال: لما انهزم أهل البصرة أمر علي بن أبي طالب عليه السلام ان تنزل عائشة قصر أبي خلف، فلما نزلت جاءها عمار بن ياسر رضى الله عنه فقال لها: يا أمة كيف رأيت ضرب بينك دون دينهم بالسيف؟ فقالت: استبصرت يا عمار من أجلى انك غلبت. قال أنا اشد استبصاراً من ذلك، أم والله لو ضربتمونا حتى تبلغونا سعفات هجر لعلمنا انا على الحق وانكم على الباطل. فقالت له عائشة، هكذا يخيل اليك اتق الله يا عمار، فان منك قد كبرت ودق عظمك وفنى أجلك واذهبت دينك لابن أبي طالب، فقال عمار رضي الله عنه: والله اخترت لنفسى في أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله فرائت علياً أقرأهم لكتاب الله عز وجل وأعلمهم بتأويله وأشدهم تعظيماً لحرمة وأعرفهم بالسنة، مع قرابته من رسول الله صلى الله عليه وآله وعظم عنائه وبلائه في الاسلام. فسكتت.

(بخلاف اسناد) جناب مویٰ بن عبد اللہ الاسدی نے بیان کیا ہے: جب اہل بصرہ کے لشکر کو جنگِ جمل میں شکست ہوئی تو امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حکم دیا کہ بی بی

عائشہ کو ابو خلف کے مکان پر ٹھہرایا جائے۔ جب ام المومنین کو ابو خلف کے مکان میں ٹھہرایا گیا تو حضرت عمارؓ یا سران کے پاس تشریف لائے اور بی بی سے کہا! آپ نے دیکھا ہے کہ آپ کے ان بیٹوں نے جو آپ کے گردہ میں نہیں تھے، آپ کے مقابلے میں کیسے جنگ کی ہے؟ بی بی نے کہا: اے عمارؓ! میں نے غور کیا ہے کہ میری ہی بدولت تم نے لوگوں پر غلبہ حاصل کیا۔

عمارؓ نے کہا: اے ماں! مجھے تو اس سے بھی زیادہ بصیرت حاصل ہوئی ہے۔ خدا کی قسم اگر تم لوگوں سے جنگ کرتے کرتے ہمیں بلند چوٹیوں پر جانا پڑتا تو ہم ضرور جاتے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور تم سب باطل پر ہو۔

بی بی عائشہؓ نے آپ سے یوں کہا: اے عمارؓ! اللہ سے ڈرو، کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم بوڑھے ہو چکے ہو اور تمہاری ہڈیاں ٹیڑھی ہو چکی ہیں اور تمہاری موت قریب ہے، تم ابو طالب کے بیٹے کی خاطر اپنا دین ضائع کر دو گے۔

جناب عمارؓ نے بی بی سے کہا: خدا کی قسم، میں نے تمام احباب رسولؐ خدا کا خود امتحان لیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ علیؓ ان سب سے زیادہ کتاب خدا کو پڑھنے والے اور اس کی تاویل و تفسیر جاننے والے اور اپنی حرمت کے اعتبار سے سب سے زیادہ عزت والے اور نبی اکرمؐ کی سنت کو سب سے زیادہ جاننے والے اور رسول اکرمؐ کے ساتھ (سب سے زیادہ) قربت رکھنے والے ہیں اور اسلام میں ان کی سب سے زیادہ خدمات ہیں اور (سب سے زیادہ) مصیبت برداشت کرنے والے ہیں۔ جب بی بی نے یہ سنا تو خاموش ہو گئی۔

اہل کوفہ کے بارے میں ابو عبد اللہؑ نے فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن أحمد ابن محمد بن الحسن بن الوليد رحمته قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن علي ابن أبي حمزة عن عبد الله بن الوليد قال: دخلنا على أبي عبد الله عليه السلام في زمن بني مروان فقال: ممن أنتم؟ قلنا: من

أهل الكوفة قال: ما من البلدان أكثر محباً لنا من أهل الكوفة لا سيما هذه العصابة، إن الله هداكم لأمر جهل الناس، فاجتبعونا وابغضنا الناس، وبايعتمونا وخالفنا الناس، وصدقتمونا وكذبنا الناس، فأحياكم الله محيانا وأماتكم مماتنا، فاشهد على أبي كان يقول: ما بين أحدكم وبين أن يرى ما تقر به عينه أو يغتبط إلا أن تبلغ نفسه هكذا - وأهوى بيده إلى حلقه - وقد قال الله عز وجل في كتابه: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِيَّةً﴾ فنحن ذرية رسول الله صلى الله عليه وآله.

(بخلاف استاد) عبد اللہ ابن ولید بیان کرتے ہیں: بنی مروان کے زمانہ میں ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

آپؑ نے ہم سے پوچھا: تم کون ہو؟

ہم نے عرض کیا: ہم کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اتنے ہمارے محب کسی دوسرے شہر میں نہیں ہیں، جتنے کوفہ میں ہیں خصوصاً اس زمانے کے لوگوں میں سے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو ہمارے حق کی معرفت و ہدایت عطا کی ہے جبکہ دوسرے لوگ اس سے ناواقف ہیں۔ پس تمہیں ہمارا محب قرار دیا ہے جبکہ دوسرے لوگ ہمارے دشمن ہیں۔ تم لوگوں نے ہماری بیعت کی ہے جبکہ دوسرے لوگ ہمارے مخالف ہیں۔ تم لوگ ہماری تصدیق کرنے والے ہو، جبکہ دوسرے ہماری تکذیب کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہمارے طرز زندگی پر زندہ رکھے اور ہماری طرح تمہیں موت عطا فرمائے۔

میں نے آپؑ کو یوں فرماتے ہوئے پایا: تم میں سے ہر ایک جو دیکھتا اور سنتا ہے وہ گواہ رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِيَّةً

”اور ہم نے تم سے پہلے اور (بھی) بہتیرے پیغمبر بھیجے اور ہم نے ان کو

بہویاں بھی دیں اور اولاد (بھی عطا کی)۔“ (سورہ رعد، آیت ۳۸)



چوتھے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح

(وبالاسناد) قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر ابن محمد بن قولويه عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن المفضل بن عمر قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد يقول: ان في السماء الرابعة ملائكة يقولون في تسبيحهم «سبحان من ذل هذا الخلق القليل من هذا الخلق الكثير على هذا الدين العزيز».

(بخلاف اسناد) مفضل بن عمر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: آسمان چہارم میں جو ملائکہ ہیں وہ تسبیح یوں پڑھتے ہیں: سبحان من ذل هذا الخلق القليل من هذا الخلق الكثير على هذا الدين العزيز "پاک و منزہ ہے وہ ذات جس نے اپنی ساری مخلوق میں سے ان چند لوگوں کو اپنے عزیز دین کا مطیع قرار دیا ہے۔"

نبی اکرمؐ پر درود

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا عبيد بن حميدون قال: حدثنا محمد بن حسان بن سهيل قال: حدثنا عامر بن الفضل عن بشر بن سالم البجلي ومحمد بن عمران الذهلي عن جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال رسول الله ﷺ: من نسي الصلاة على أخطأ طريق الجنة.

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے گا، وہ جنت کی طرف جانے والا راستہ بھی

بھول جائے گا۔

مساجد زمین پر سب سے مبارک جگہ ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمہ اللہ قال: حدثني أبي قال: حدثنا سعد بن ابن عبد الله قال: حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن سيف بن عميرة عن جابر الجعفي عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر عليہ السلام عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله لجبرئيل عليہ السلام: أي البقاع أحب إلى الله تبارك وتعالى؟ قال: المساجد وأحب أهلها إلى الله أولهم دخولا إليها وآخرهم خروجاً منها. قال: فأى البقاع ابغض إلى الله تعالى؟ قال: الأسواق وابغض أهلها إليه أولهم دخولا إليها وآخرهم خروجاً منها.

(بخلاف اسناد) حضرت امام محمد باقر عليہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسول خدا سے روایت نقل کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے جبرائیل سے سوال کیا: اے جبرائیل! زمین پر سب سے زیادہ مبارک جگہ کون سی ہے جس کو خدا پسند کرتا ہے؟ جبرائیل نے جواب میں عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ جگہ مسجد ہے اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ وہ بندہ محبوب ہے جو سب سے پہلے مسجد میں آئے اور سب سے آخر میں مسجد سے جائے۔ پھر آپ نے سوال کیا: زمین کا وہ کون سا ٹکڑا ہے جو خدا کے غضب کا باعث بننا ہے؟ جبرائیل نے عرض کیا: وہ بازار ہیں اور وہ لوگ جو بازار میں سب سے پہلے جاتے ہیں اور سب سے آخر میں کاروبار بند کر کے آتے ہیں خدا کے غضب کے مستحق ہیں۔

بازار میں داخل ہونے کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني

محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد الهمدانی قال: حدثنا عبيد بن أحمد بن مستورد قال: حدثنا عبد الله بن يحيى قال: حدثنا محمد بن عثمان بن زيد بن بكار بن الوليد الجهنی قال: سمعت أبا عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام يقول: من دخل سوقاً فقال: ﴿أشهد أن لا إله الا الله وان محمداً عبده ورسوله اللهم اني أعوذ بك من الظلم والمأثم والمغرم﴾. كتب الله له من الحسنات عدد من فيها من فصيح وأعجم.

(بخلاف اسناد) محمد بن عثمان بن زيد بن بكار بن ولید الجہنی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق عليه السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص بازار میں جاتے وقت یہ دعا پڑھے:

أشهد ان لا إله الا الله وان محمداً عبده ورسوله اللهم اني أعوذ بك من الظلم والمأثم والمغرم
 ”میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے میرے اللہ! میں ظلم، گناہ، دھوکا دہی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔“

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے، اس بازار میں جتنے عربی و عجمی لوگ موجود ہوں گے، کی تعداد کے برابر نیکیاں تحریر فرمائے گا۔

نبی اکرم کی ولادت کے دن اہل کتاب کا مکہ والوں سے سوال کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو بكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثني أحمد بن يوسف الجعفي قال: حدثنا محمد بن حسان قال: حدثنا حفص بن راشد الهلالي قال: حدثنا محمد بن عباد بن سريع البارقی قال:

سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لما ولد النبي صلى الله عليه وآله ولد ليلاً فأتى رجل من أهل الكتاب إلى الملاء من قريش وهم مجتمعون هشام بن المغيرة ووليد بن المغيرة وعتبة وشيبة فقال: أولد فيكم الليلة مولود؟ قالوا: لا وما ذاك؟ قال: لقد ولد فيكم الليلة أو بفلسطين مولود اسمه أحمد به شامة يكون هلاك أهل الكتاب على يديه فسألوا فأخبروا، فطلبوه فقالوا: لقد ولد فينا غلام. فقال قبل أن أتاكم أو بعد؟ قالوا: قبل. قال: فانطلقوا معي أنظر إليه، فأتوا أمه وهو معهم فأخبرتهم كيف سقط وما رأت من النور قال اليهودي: فأخرجيه، فنظر إليه ونظر إلى الشامة فخر مغشياً عليه، فأدخلته أمه فلما أفاق قالوا له: ويحك مالك؟ قال ذهبت نبوة بني إسرائيل إلى يوم القيامة هذا والله مبيرهم، ففرحت قريش لذلك، فلما رأى فرحهم قال: والله ليسطون بكم سطوة يتحدث بها أهل المشرق وأهل المغرب.

محمد بن عباد بن سرج باری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: نبی اکرمؐ جس رات پیدا ہوئے اس کے دوسرے دن اہل کتاب میں سے ایک شخص قریش کے سرداروں کے پاس آیا، جو ایک مقام پر جمع تھے اور جن میں ہشام بن مغیرہ، ولید بن مغیرہ، عتبہ اور شیبہ بھی تھے۔ اس شخص نے ان کے پاس آ کر کہا: کیا تمہارے یہاں آج رات کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ ان سب نے اس کے جواب میں کہا: نہیں! (مگر) تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ اس نے کہا: آج رات تمہارے ہاں یا فلسطین میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے جس کا نام احمد ہے، اس کے جسم پر ایک نشان ہے اور تمام اہل کتاب اس کے ہاتھوں ہلاک و ذلیل ہونے والے ہیں۔ تم سب پتہ کرو اور اس کے بارے میں مجھے بتاؤ۔ انھوں نے پتہ کیا تو انھیں معلوم ہوا (کہ ایسا ہوا ہے)۔ انھوں نے اس شخص کو بتایا: ہاں! ہمارے ہاں! آج رات ایک بچہ پیدا

ہوا ہے۔ اس نے سوال کیا: کیا میرے تمہارے پاس آنے سے پہلے پیدا ہوا ہے یا بعد میں؟ انھوں نے جواب دیا: تمہارے آنے سے پہلے ہوا ہے۔

پھر اس نے کہا: تم میرے ساتھ چلو میں اس بچے کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ وہ سارے آپ کی والدہ ماجدہ کے پاس آئے اور وہ اہل کتاب بھی ان کے ساتھ تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے ان کو بتایا کہ آپ کیسے پیدا ہوئے اور آپ کی پیدائش کے وقت جو نور دیکھا تھا اس کے بارے میں بیان فرمایا۔ اس یہودی نے کہا: آپ لوگ اس بچے کو لے کر آئیں میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو لے کر باہر آئیں جیسے ہی اُس نے بچے کو دیکھا اور نشان (یعنی مہر نبوت) کو موجود پایا تو یہودی فحش کھا کر گر گیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو لے کر اندر چلی گئیں۔

جب اس شخص کو فحش سے آفاقہ ہوا تو ان سب سرداروں نے اس سے دریافت کیا، تجھے کیا ہو گیا تھا؟ اس نے کہا: (آج) بنی اسرائیل کی نبوت قیامت تک کے لیے ختم ہو گئی ہے اور یہ اسے ختم کرنے والا ہے۔ جب قریش نے اس کی اس بات کو سنا تو بہت نفوس ہوئے۔ جب اس نے ان کی خوشی کو دیکھا تو کہا: خدا کی قسم، تم لوگ اس کے ساتھ مل کر ایسا حملہ کرو گے جس سے تمام اہل مشرق و مغرب میں اس کا نام اور خبر پھیل جائے گی (یعنی اس کی نبوت تمام اہل مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی)۔

مولائے کائنات کی وصیت

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الطيب الحسين بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن القاسم الانباري قال: حدثنا أحمد بن عبيد قال: حدثنا عبد الرحيم بن قيس الهلالي قال: حدثنا العمري عن أبي حمزة السعدي عن أبيه قال: أوصى أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام إلى الحسن بن علي عليه السلام فقال فيما أوصى به إليه: يا بني لا فقر أشد من الجهل، ولا عدم أعدم من العقل،

ولا وحدة او حش من العجب، ولا حسب كحسن الخلق،
ولا ورع كالکف عن محارم الله، ولا عبادة كالشكر في
صنعة الله عزوجل۔

يابنى العقل خليل المرء، والحلم وزيره، والرفق والده،
والصبر من خير جنوده۔

يابنى انه لا بد للعاقل من أن ينظر في شأنه فليحفظ لسانه
وليعرف أهل زمانه۔

يابنى ان من البلاء الفاقة، وأشد من ذلك مرض البدن،
وأشد من ذلك مرض القلب، وان من النعم سعة المال،
وأفضل من ذلك صحة البدن، وأفضل من ذلك تقوى القلوب۔

يابنى للمؤمن ثلاث ساعات: ساعة ينجى فيها ربه،
وساعة يحاسب فيها نفسه، وساعة يخلو فيها بين نفسه
ولذتها فيها يحل ويحرم، وليس للمؤمن بد من ان يكون
شاخصاً في ثلاث: مرمة لمعاش، أو خطوة لمعاد، أو لذة

في غير محرم۔

(بخلاف استاد) ابو حمزہ سہدی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے اپنے فرزند حضرت امام حسنؑ کو وصیت کرتے ہوئے
فرمایا: میرے بیٹے! جہالت سے بڑا کوئی فخر اور غربت نہیں ہے۔ سب سے بڑی عروسی عقل سے
عروسی ہے تعجب اور حیرانی سے زیادہ کوئی وحشت ناک چیز نہیں ہے۔ اچھے اخلاق سے زیادہ اچھا
کوئی حسب نہیں ہے۔ خدا کی حرام کردہ چیزوں سے اپنے آپ کو روکنے سے زیادہ کوئی پرہیزگاری
نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صنعت میں غور و فکر کرنے سے زیادہ کوئی عبادت نہیں ہے۔

اے میرے فرزند! عقل انسان کی دوست ہے۔ حلم و بردباری اس کا وزیر ہے۔ نرمی

اس کا باپ ہے اور صبر اس کا بہترین لشکر ہے۔

اے میرے فرزند! عقل مند کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی شان اور عزت کی طرف نظر

رکھے اور اپنی زبان کی حفاظت کرے اور اپنے زمانے والوں کو پہچانے۔

اے میرے فرزند! تنگ دستی اور فقر و فاقہ سب سے بڑی مصیبت ہے اور اس سے سخت جسم کا مریض ہونا ہے اور اس سے زیادہ سخت دل کا بیمار ہونا ہے۔ نعمات میں سے (ایک) مال کی وسعت ہے۔ اور اس سے بڑی نعمت جسمانی صحت ہے اور اس سے بڑھ کر اور افضل دل کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔

اے میرے فرزند! مومن کے لیے تین وقت ہیں:

- ① وہ وقت ہے جس میں وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔
- ② وہ وقت ہے جس میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔
- ③ وہ وقت ہے جس میں وہ اپنے نفس کو آزاد چھوڑ دیتا ہے تاکہ وہ حلال اور پاکیزہ چیزوں سے لذت حاصل کرے۔

مومن کے لیے ضروری ہے کہ اس کی تین چیزوں میں توجہ رہے:

- ① اپنی معاش کی اصلاح پر توجہ دے
- ② اس کے قدم آخرت کی طرف ہوں
- ③ وہ حرام کردہ چیزوں کے علاوہ چیزوں سے لذت حاصل کرے۔

حضرت سلمان فارسیؓ نے جواب میں فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمته الله قال: حدثني محمد بن يعقوب الكليني رحمته الله عن علي بن ابراهيم بن هاشم عن محمد بن عيسى بن عبيد عن حنان ابن سدير الصيرفي عن أبيه عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام قال: جلس جماعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله ينتسبون ويفتخرون وفيهم سلمان رحمته الله ، فقال له عمر: ما نسبك أنت يا سلمان وما اصلك؟ فقال: انا سلمان بن عبد الله، كنت ضالاً فهداني الله بمحمد صلى الله عليه وآله، وكنت عاتلاً فأغثناني الله بمحمد صلى الله عليه وآله، وكنت مملوكاً فأعتقني الله بمحمد صلى الله عليه وآله



والہ، فہذا حسبی ونسبی یا عمر۔

ثم خرج رسول الله صلى الله عليه وآله فذكر له سلمان ما قال عمر وما أجابه فقال رسول الله صلى الله عليه وآله: يا معشر قريش ان حسب المرء دينه، ومروته خلقه، وأصله عقله. قال الله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ ثم أقبل على سلمان رضي الله عنه فقال له: يا سلمان انه ليس لأحد من هؤلاء عليك فضل الا بتقوى الله، فمن كنت اتقى منه فأنت أفضل منه۔

(بخلاف اسناد) ابن سید صیرفی نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن رسول خدا کے اصحاب کی ایک جماعت اپنے اپنے نسب بیان کر کے فخر کر رہی تھی۔ ان میں حضرت سلمان رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے۔ سلمان سے عمر بن خطاب نے کہا: اے سلمان! تیرا نسب کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: میں سلمان بن عبد اللہ ہوں۔ میں گمراہ تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت محمد مصطفیٰ کے ذریعے ہدایت فرمائی ہے۔ میں غریب و تنگ دست تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت محمد کے ذریعے (غربت اور تنگ دستی) سے بے نیاز کر دیا ہے۔ میں غلام تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت محمد کے ذریعے آزادی عطا فرمائی ہے۔ اے عمر! یہ میرا نسب ہے اور یہی میرا حسب ہے۔ پھر رسول خدا باہر تشریف لائے اور سارا واقعہ رسول خدا کی خدمت میں بیان کر دیا گیا۔ تو رسول خدا نے فرمایا: اے قریش کے گروہ! انسان کا حسب اس کا دین ہے اور اخلاق اس کی مروت ہے اور عمل اس کی اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (سورۃ حجرات، آیت ۱۳)

”اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مذکر اور ایک مؤنث (یعنی آدم و حوا) سے خلق کیا ہے اور پھر تم کو گروہوں اور قبیلوں میں قرار دیا ہے، تاکہ



تمہاری شناخت ہو سکے۔ تحقیق تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت و اکرام والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔“

اس کے بعد رسول خدا حضرت سلمان رحمۃ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے سلمان! ان میں سے کوئی ایک بھی تمہارے مقابلے میں فضیلت نہیں رکھتا مگر وہ جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ پس جس جس سے تم تقویٰ میں فضیلت رکھتے ہو اس اس سے تم افضل ہو۔

علی صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو بكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أبو عوانة موسى بن يوسف بن راشد الكوفي قال: حدثنا محمد بن يحيى الاودي قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا فضيل بن الزبير قال: حدثنا أبو عبد الله مولى بنى هاشم عن أبي سخيلة قال: حججت أنا وسلمان الفارسي رضي الله عنهما ، فمررنا بالريذة وجلسنا الى أبي ذر الغفاري رضي الله عنه ، فقال لنا: انه ستكون بعدى فتنة ولا بد منها فعليكم بكتاب الله والشيخ على ابن أبي طالب فالزموهما ، فأشهد على رسول الله صلى الله عليه وآله انى سمعته وهو يقول: على أول من آمن بي وأول من صدقنى وأول من يضافحنى يوم القيامة ، وهو الصديق الأكبر ، وهو فاروق هذه الامة يفرق بين الحق والباطل ، وهو يعسوب المؤمنين والمال يعسوب المنافقين۔

(بخلاف اسناد) بنو ہاشم کے غلام ابو عبد اللہ نے ابو خلیلہ سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں اور سلمان فارسی حج کے لیے جا رہے تھے کہ ہمارا گزر مقام ربذہ سے ہوا اور ہم ابو ذر غفاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ نے ہم سے فرمایا: میرے بعد ایک فتنہ اٹھنے ہونے والا ہے۔ اُس کے دوران تمہارے لیے ضروری ہے کہ کتاب خدا اور بزرگوار علی ابن ابی طالب دونوں

کے دامن سے محسوس رکھنا، کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود حضرت رسول خدا سے سنا ہے کہ علیؑ وہ ہے جو سب سے پہلے میری نبوت پر ایمان لایا اور سب سے پہلے میری تصدیق کی اور قیامت کے دن سب سے پہلے میرے ساتھ مصافحہ کرنے والا ہے۔ یہ حدیث اکبر ہے اور یہ میری امت کا قاروقی اعظم ہے جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے اور یہ مومنین کا یحسوب (یعنی بادشاہ) ہے جبکہ منافقین کا یحسوب مال و دولت ہے۔

میں اللہ اور اس کے رسول کی جماعت ہوں

(روایا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثني أبي عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد ابن عيسى عن صفوان بن يحيى عن يعقوب بن شعيب عن صالح بن ميثم التمار رحمه الله قال: وجدت في كتاب ميثم رضي الله عنه يقول: تمسينا ليلة عند أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام فقال لنا: ليس من عبد امتحن الله قلبه بالإيمان إلا أصبح يجد مودتنا على قلبه، ولا أصبح عبد ممن سخط الله عليه إلا يجد بغضنا على قلبه، فأصبحنا نفرح بحب المؤمن لنا ونعرف بغض المبغض لنا، وأصبح محبنا مغتبطا بحبنا برحمة من الله ينتظرها كل يوم، وأصبح مبغضنا يؤسس بنيانه على شفا جرف هار، فكان ذلك الشفا قد انهار به في نار جهنم، وكان أبواب الرحمة قد فتحت لأصحاب الرحمة، فهنيئاً لأصحاب الرحمة رحمتهم، وتعمساً لأهل النار مثواهم، إن عبداً لن يقصر في حبنا لخير جعله الله في قلبه ولن يحبنا من يحب مبغضنا، إن ذلك لا يجتمع في قلب واحد ﴿وما جعل الله لرجل من قلبين في جوفه﴾۔

يحب بهذا قوماً ويحب بالآخر علوهم، والذي يحبنا فهو

يخلص حبنا كما يخلص الذهب لاغش فيه، ونحن
النجباء وافرطانا افراط الانبياء، وأنا وصى الأوصياء، وأنا
حزب الله ورسوله ﷺ، والفئة الباغية حزب الشيطان فمن
أحب أن يعلم حاله في حبنا فليمتحن قلبه، فإن وجد فيه
حب من ألب علينا فليعلم أن الله علوه وجبرئيل وميكائيل
والله علو للكافرين۔

(بخلاف اسناد) جناب صالح بن میثم التمار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے
حضرت میثم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں یہ روایت پڑھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم
نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بسر کی۔ آپ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں
ہے کہ جس کے دل کا اللہ تعالیٰ نے ایمان کی خاطر احسان لیا ہو مگر یہ کہ اس حالت میں صبح کرے
کہ اپنے دل میں ہماری محبت کو پائے اور جس شخص پر اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو گا وہ صبح نہیں
کرے گا مگر یہ کہ وہ اپنے دل میں ہمارا بغض پائے۔ جب ہم صبح کرتے ہیں تو مومن کی جو
ہمارے ساتھ محبت ہوتی ہے، اس کی وجہ سے ہم خوش ہوتے ہیں اور ہم اپنے ساتھ بغض رکھنے
والے کے بغض کو بھی جانتے ہیں اور ہمارے ساتھ محبت کرنے والا جب صبح کرتا ہے تو وہ اس حالت
میں ہوتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ محبت رکھنے کی وجہ سے خوش و غرم ہوتا ہے اور ہر روز اللہ تعالیٰ کی
رحمت اس کا انتظار کرتی ہے۔ اور ہمارے ساتھ بغض رکھنے والا اپنے گھر کی بنیاد دریا کے اس
کنارے پر رکھ رہا ہوتا ہے جس میں کٹاؤ ہو اور یہ وہ دریا ہوگا جس میں جہنم کی آگ جاری ہے۔

رحمت والوں کے لیے رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں نیز رحمت والوں کو ان کے
جتنے کی رحمت مبارک ہو اور جہنم والوں کو اپنے بُرے ٹھکانے پر افسوس ہوگا۔ تحقیق جو بندہ ہماری
محبت میں کوتاہی نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایک خیر (نیکی) قرار دیتا ہے اور جو شخص
ہمارے دشمنوں سے محبت کرتا ہے، وہ ہمارے ساتھ محبت ہرگز نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ دونوں
چیزیں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں اور اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے لیے دو دل قرار نہیں دیے کہ
وہ ایک دل کے ذریعے ایک قوم سے محبت کرے اور دوسرے دل کے ذریعے اس کے دشمنوں سے
محبت کر سکے۔ پس جو کوئی ہمارے ساتھ محبت کرنے والا ہے اس کی ہمارے ساتھ محبت ایسے خالص

ہوگی جیسے سونا ہے کہ جس میں کوئی طاوٹ نہیں ہوتی، ہم شرقاً ہیں، ہمارا راستہ انجیا کا ہے۔
 میں تمام اوصیا کا دمی ہوں، میں اللہ اور اُس کے رسول کی جماعت ہوں اور وہ باغی گروہ
 شیطان کی جماعت ہے۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ہماری محبت میں اپنی حالت کو مطوم کرے اسے
 چاہیے کہ وہ اپنے دل کا امتحان لے۔ اگر وہ اپنے دل میں ان لوگوں کی محبت کو پاتا ہے جنہوں نے
 ہمارے اوپر ظلم کئے ہیں تو اس کو جان لیوا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ، جبرائیل اور میکائیل یہ سب اس کے
 دشمن ہیں اور اللہ کافروں کا دشمن ہے۔

ہماری اور ہمارے شیعوں کی عظمتِ علین سے ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن محمد قال: أخبرنا
 أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثني أبي عن سعد بن
 عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن خالد
 عن فضالة عن علي بن أبي طالب، وعن أبي بصير عن أبي جعفر
 محمد بن علي عليهما السلام قال: انا وشيعتنا خلقنا من طينة
 من عليين، وخلق عدونا من طينة خبال من حمأ مسنون.
 (بخلاف اسناد) ابو بصير رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ
 آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہمیں اور ہمارے شیعوں کو علین کی مٹی سے خلق کیا گیا ہے اور ہمارے
 دشمنوں کو خبال کی مٹی سے خلق کیا گیا ہے جو جہنم کا گڑھا ہے۔

ہم تو علین سے پیدا ہوئے
 اپنے دشمن مگر خبالی ہیں

رات کا وہ حصہ جس میں دعا قبول ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن محمد قال: أخبرنا
 أبو بكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس
 أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا محمد بن يوسف بن
 ابراهيم قال: حدثنا محمد بن زياد عن أبي أيوب الخزاز

عن محمد بن عبدۃ النیسابوری قال: قلت لأبی عبد اللہ
جعفر بن محمد علیہما السلام: ان الناس یروون عن النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ ان فی اللیل ساعة لا یدعو فیہا عبد
مؤمن بدعوة الا استجیب لہ؟ قال: نعم۔ قلت: متى ھی
جعلت فذاک؟ قال: ما بین نصف اللیل الی الثلث الباقی
منہ۔ قلت لہ: أھی لیلۃ من اللیالی معلومة أو کل لیلۃ؟ قال:
بل کل لیلۃ۔

(بخلاف اسناد) محمد بن عبدہ نیشاپوری روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ
امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت و اقدس میں عرض کیا: لوگ نبی اکرم سے روایت کرتے ہیں کہ
آپ نے فرمایا: رات میں ایک ایسا وقت ہوتا ہے کہ جس میں اگر دعا کی جائے تو وہ ضرور قبول
ہوتی ہے، کیا ایسا ہی ہے؟

آپ نے فرمایا: جی ہاں!
میں نے عرض کیا: نہیں آپ پر قربان ہو جاؤں! وہ کون سا وقت ہے؟
آپ نے فرمایا: وہ رات کے نصف سے لے کر ایک ٹکٹ باقی رہنے تک کا وقت ہے۔
میں نے عرض کیا: کیا یہ وقت کسی خاص چیز رات میں ہے یا ہر رات میں ہے؟
آپ نے فرمایا: یہ وقت ہر رات میں ہے۔

رمضان، مبارک مہینہ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
أبو بکر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا محمد بن
یحییٰ بن أبی وسلیمان بن زیاد المروزی قال: حدثنا عبید اللہ
بن محمد العیشی قال: حدثنا حماد بن سلمۃ عن أبوب
عن أبی قلابۃ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ قال: هذا شهر رمضان وهو شهر مبارک افترض اللہ
تعالیٰ صیامہ، تفتح فیہ أبواب الجنان وتصفد فیہ



الشیاطین، وغیرہ لیلۃ خیر من ألف شهر، فمن حرمها فقد حرم یردد ذلك ثلاث مرات.

(بخاری و اسناد) ابو ہریرہ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: یہ رمضان کا مہینہ ہے، یہ وہ مبارک مہینہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے واجب قرار دیئے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور تمام شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ اس میں (ایک) قدر کی رات ہے جو ہزار راتوں سے افضل ہے جو اس کی حرمت کا خیال کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام قرار دے گا اور اس جملے کو آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا۔

فضیلت ماہ رمضان

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو بكر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا محمد بن يحيى بن أبي سليمان قال: حدثنا عبيد الله بن محمد العيشي قال: حدثنا حماد بن سلمة عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من صام شهر رمضان إيماناً واحتساباً غفر الله له ما تقدم من ذنبه، ومن صلى ليلة القدر إيماناً واحتساباً غفر الله له ما تقدم من ذنبه.

(بخاری و اسناد) ابو ہریرہ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص ماہ رمضان کے روزے حالتِ ایمان میں رکھے گا اور اپنے آپ کو برائیوں سے روکے رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص قدر کی رات میں ایمان اور احتساب کے ساتھ نماز ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دے گا۔

چار بندوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو بكر محمد ابن عمر قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن

محمد قال: حدثنا علي بن الحسن ابن فضال عن الحسن بن علي بن يوسف عن زكريا بن محمد عن أبي عبد الله المؤمن عن ابن مسكان عن سليمان بن خالد عن أبي عبد الله عليه السلام قال: أربعة لا ترد لهم دعوة: الامام العادل لرعيته، والاخ لأخيه بظهر الغيب يوكل الله به ملكاً يقول له: ولك مثل ما دعوت لأخيك، والوالد لولده، والمظلوم يقول الرب هز وجل: وعزني وجلالي لأنتقم لك ولو بعد حين-

- (بخلاف اسناد) سليمان بن خالد نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: چار اشخاص ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی بلکہ ضرور قبول ہوتی ہے:
- ① امام عادل جب اپنی رعایا کے لیے دعا کرے۔
 - ② بھائی اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ معین کرتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ جو تم نے اپنے بھائی کے لیے دعا کی ہے، اس کی مثل تمہارے لیے قرار دی گئی ہے۔
 - ③ والد جب اپنی اولاد کے لیے دعا کرے۔
 - ④ مظلوم جب دعا کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلالت کی، میں تیرا بدلہ ضرور لوں گا، خواہ ایک زمانے کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔



امامی السَّیِّح الطُّوسِی



شیخ الفقہ ابی جعفر بن محمد بن اسحاق الطُّوسِی

امالیٰ الشیخ الطوسی



تالیف

محدث و محقق حضرت علامہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

حجتہ الاسلام و المسلمین علامہ سید منیر حسین رضوی

نظر ثانی

حجتہ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

— ناشر —

ادارہ مہشاج الصالحین

جناب ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور

فون: 35425372

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ



امامی شیخ الطوسی

کتاب

محدث و محقق حضرت علامہ شیخ طوسی علیہ السلام

تالیف

جیہ الاسلام والسلمین علامہ سید منیر حسین رضوی

ترجمہ

جیہ الاسلام علامہ یاض حسین جعفری فاضل قم

نظر ثانی

شیر محمد عابد مولائی

پروف ریڈنگ

معصومہ بتول جعفری ایم اے، محمد عمران حیدر جعفری

فنی تعاون

زہرا بتول جعفری، محدثہ بتول جعفری

ترکین

جنوری 2013ء

اشاعت

ایک ہزار

تعداد

350 روپے

ہدیہ

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین۔ لاہور

الحمد ٹریڈنگ کمپنی فلوئڈ کان نمبر 20 - غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

فون: 0301-4575120 ، 042-37225252





ترتیب

چھٹا باب

- 19 * اطاعت رسول واجب ہے!
- 20 * عروہ بن زبیر کا قصہ
- 23 * کچھ دیر کا صبر لمبی خوشی کا موجب بنتا ہے
- 23 * عاقل سے ہدایت حاصل کرو
- 24 * دس چیزوں سے عقل کامل ہوتی ہے
- 25 * علیؑ کا کسی کو فضیلت نہ دو
- 26 * ہماری مثال اس امت میں بنی اسرائیل والی ہے
- 28 * ہم اہل بیتؑ کو سات چیزیں عطا ہوئی ہیں
- 29 * ہم نے رسول خدا کی بیعت تین چیزوں کی وجہ سے کی
- 30 * جناب سیدہ فاطمہؑ کی عیادت کے لیے جناب عباسؑ کا آنا
- 33 * جو شخص خدا کی خاطر ہم سے محبت کرے گا
- 33 * ہم اللہ اور تمہارے درمیان سبب ہیں
- 34 * صبح کے وقت صدقہ دو
- 34 * کون سی محفل سب سے بہتر ہے
- 35 * تین چیزوں کا خوف
- 36 * تمہارا یہ صاحب تمہیں جنت میں لے جائے گا
- 37 * نبی اکرمؐ کی دعائیں
- 38 * اللہ تعالیٰ نے مومن کے لیے ضمانت لی ہے
- 39 * حضرت امام حسنؑ کی شہادت کا واقعہ
- 46 * غم حسینؑ میں رونے کے علاوہ ہر قسم کا رونا مکروہ ہے
- 49 * امام حسینؑ کے ایک قاتل کا انجام
- 51 * غم سے مراد رسول خداؐ ہیں
- 51 * جیسا کرو گے ویسا مجھ کو



- 52 ❁ اہل بیتؑ پر ظلم کرنے والے پر جنت حرام ہے
- 53 ❁ علیؑ کا محب مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانہ دیکھ کر مرے گا
- 54 ❁ ہم اہل بیتؑ کی محبت گناہوں کا کفارہ ہے
- 55 ❁ حضرت موسیٰؑ پر وحی
- 56 ❁ علیؑ والے کی ایک داستان
- 58 ❁ اکثر روزہ دار ایسے ہیں جنہیں سوائے بھوک کے کچھ حاصل نہیں ہوگا
- 59 ❁ جس کو خدا ہدایت عطا فرمائے
- 61 ❁ زمین کے کسی کونے میں بھی مجھ پر سلام کیا جائے تو وہ مجھے تک پہنچ جاتا ہے
- 62 ❁ جو خدا کی خاطر علم حاصل کرے گا وہ عظیم کہلائے گا
- 63 ❁ نمازی کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے
- 64 ❁ اللہ کی کلام حادث ہے
- 64 ❁ کوفہ کی مساجد کی تفصیل
- 66 ❁ زبیر کے بارے میں مولیٰ کی بددعا
- 68 ❁ مجھے موت آ جائے!
- 69 ❁ علیؑ پورے قرآن کے عالم ہیں
- 70 ❁ سعد بن ابی وقاصؓ کا معاویہ کے سامنے گریہ کرنا
- 73 ❁ میں اپنے دشمنوں کو خوش کوثر سے دُور کروں گا
- 74 ❁ جو ہمارے ذریعے دعا کرے گا، وہ کامیاب ہوگا
- 74 ❁ دعا سے پہلے نبی اکرمؐ پر درود پڑھو
- 75 ❁ تین مہینے رحمت خدا میں ہیں
- 75 ❁ رسول خدا کی دعا
- 77 ❁ میں مثل محمد ہوں
- 81 ❁ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قاطعہ کے لیے سلام کا آنا
- 82 ❁ حکم بن ابوالعاصؓ کو رسول خداؐ نے مدینہ سے نکال دیا
- 83 ❁ نشے کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ
- 84 ❁ عمار بن یاسرؓ کی جنگ صفین میں دعا
- 85 ❁ ابلیس چار مقام پر انسانی شکل میں آیا



ساتواں باب

- 87 * وہ دین جس میں عمل قبول ہوتے ہیں
- 88 * جن کو اللہ تعالیٰ جہنم سے آزاد کرے گا، وہ کہاں جائیں گے؟
- 88 * جو مجھ سے محبت کرے گا، وہ قیامت کے دن مجھے دیکھے گا
- 89 * حضرت علیؑ کا ایک خطبہ
- 91 * یا علیؑ! طوبیٰ اُس کے لیے ہے جو آپؐ سے محبت کرے گا
- 92 * ابو موسیٰ اشعریؓ پر رسولؐ خدا نے لعنت فرمائی
- 94 * جہل سے زیادہ بڑا کوئی خطر نہیں ہے
- 94 * خدا کی قربت کا حق دار کون ہوگا
- 97 * رسولؐ و علیؑ خلقت آدمؑ سے پہلے
- 98 * امیر المومنینؑ کا معاویہ کے نام خط
- 101 * امیر المومنینؑ کی مہمان نوازی
- 103 * اللہ تعالیٰ صرف تمہارے حج کو قبول کرے گا
- 103 * اسلام کے عروہ کو توڑا جائے گا
- 104 * اللہ تعالیٰ سے ڈرو
- 104 * رسولؐ خدا کی دعا
- 105 * ہماری محبت کو اپنے اوپر واجب قرار دو
- 106 * صفین کے مقام پر معاہدے کی تحریر میں اختلاف
- 108 * رسولؐ خدا کا آخری وقت گریہ کرنا
- 109 * مجھے اور علیؑ کو پانچ پانچ چیزیں عطا ہوئی ہیں
- 110 * ایمان کی زینت فقہ ہے
- 111 * جس میں چار چیزیں ہوں گی، اس کا ایمان مکمل ہے
- 112 * ہر چیز کو گالی اس کی شان کے مطابق ہے
- 113 * آپؐ کا دوسرا کون ہوگا؟
- 114 * ملائکہ ہمارے شیعوں کے گناہوں کو ختم کر دیں گے
- 115 * علیؑ نے ہمارے حق میں دعا فرمائی ہے
- 117 * غیبت کا کفارہ
- 117 * رزق حلال ذریعے سے طلب کرو



- 118 * تین بندوں کی نماز قبول نہیں ہوگی
- 118 * علی تمام مسلمانوں کے سردار ہیں
- 119 * مجھے رسول خدا سے دس بہتیں ہیں
- 120 * ہمارے غم میں آنسو بہانے والے
- 121 * کیا میں جور کے ذریعے مدد حاصل کروں؟
- 123 * جو میرے دلی دوست کو ذلیل کرے گا
- 123 * ایک مومن کا خدا کے نزدیک مقام
- 126 * آنکھوں کی بیماری کے لیے دعا
- 127 * اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اصل چیز
- 127 * اللہ کا امر واقع ہو کر رہے گا
- 128 * امیر المومنین علی کی خدمت میں ایک بندے کا سوال کرنا
- 130 * وہ بندہ رحمت خدا سے مایوس ہوگا
- 130 * آل محمد کی شان میں چند اشعار
- 134 * میں سید الانبیاء کا دوسری ہوں
- 137 * علی کا منکر رسول خدا کا منکر ہے
- 138 * امام حسین کی زیارت کا اجر و ثواب
- 139 * جب اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو جاتا ہے
- 140 * زہد کو اختیار کرو اللہ تم سے محبت کرے گا
- 141 * حسن بن علی کا ایک خط
- 143 * اپنی قبر کو کیوں یاد نہیں رکھتے؟
- 143 * موت کی یاد آوری گناہوں سے روکتی ہے
- 144 * اللہ تعالیٰ اس کے قدم ہلے صراط پر ثابت رکھے گا
- 145 * توبہ کے بعد کوئی گناہ نہیں رہتا
- 145 * پرندے بھی آل محمد پر روتے ہیں

آٹھواں باب

- 148 * میری ولایت سے دین کو مکمل کیا گیا
- 149 * میں صادق اکبر ہوں



- 151 * منافق مجھ سے محبت نہیں کرے گا
- 152 * یا رسول اللہ! آپ کو قتل و قتل کون دے گا؟
- 154 * سات گھنٹوں کی مہلت
- 154 * عمل کے بغیر آخرت میں رزق نہیں ملے گا
- 155 * مومن ہمیشہ خوفِ خدا میں رہتا ہے
- 156 * امام علی بن حسین کی دعا
- 157 * علی کے بارے میں مجھے نو چیزیں عطا کی ہیں
- 159 * جلدی فتح ہونا
- 160 * علی صدیق اکبر ہے
- 160 * میں فطرت پر ہوں
- 161 * جب سود عام ہو جائے گا تو.....
- 162 * امیر المومنین کے اشعار
- 163 * اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے کیا مراد ہے؟
- 163 * ہر شخص پر اللہ کی محبت ہے
- 164 * اللہ تعالیٰ کا حق عبادت ادا کرنا مشکل ہے
- 164 * عمل کرنے والے اپنے عمل پر بھروسہ کرتے ہیں
- 165 * میری نعمتوں اور اپنے عمل میں موازنہ کرو
- 166 * عمرو ابن عثمان اور اسامہ بن زید کے درمیان نزاع
- 170 * رسول خدا کی دعا
- 171 * امام حسین کی زیارت کا ثواب
- 172 * سب سے پہلے مصافحہ کس نے کیا؟
- 173 * جب ملاقات کرو تو سلام کرو
- 173 * اللہ تعالیٰ کا علم دو طرح کا ہے
- 174 * درود تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے
- 174 * علی کے شیعوں کی علامات
- 176 * زکوٰۃ ادا کرنا اللہ کے فرائض میں سے ہے
- 178 * امیر المومنین کے خطوط
- 180 * پادری کا دربار میں حاضر ہونا



- 189 ❁ یہ حدیثہ بن الیمان صحابی رسولؐ ہے
- 191 ❁ تم پر پرہیزگاری واجب ہے
- 192 ❁ سچائی سے بہتر خود سچا ہے
- 192 ❁ یہ علیؑ میرا بھائی اور میرا وزیر ہے
- 193 ❁ اس پر اور اس کے دلوں بچوں پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے
- 194 ❁ اللہ مومن کی نیکیوں کو زیادہ کرتا ہے
- 195 ❁ پیر کے دن کے شر سے بچنے کا طریقہ
- 195 ❁ اے داؤدؑ! میرے موالیوں کو میرا سلام کہنا
- 196 ❁ اپنے علم پر عمل کرو
- 197 ❁ متقی سردار ہیں
- 198 ❁ دنیا وہ چیز ہے جس کو قرار نہیں ہے
- 198 ❁ رسولؐ خدا نے علیؑ کے حق میں فرمایا
- 199 ❁ امر خلافت بنو تمیم اور عدی میں کیسے چلا گیا؟
- 200 ❁ جو کسی کو گمراہ کرے گویا اس نے اُسے قتل کر دیا
- 201 ❁ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو جن لیا ہے
- 202 ❁ جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے
- 203 ❁ موسیٰؑ اور ہارونؑ جیسی منزلت
- 204 ❁ رسولؐ خدا سے حوض کے بارے میں سوال
- 205 ❁ پانچ واجب نمازوں کے بارے میں سوال ہوگا
- 206 ❁ امام رضاؑ نے فرمایا
- 207 ❁ قیامت کے دن تم میں سے زیادہ میرے قریب کون ہوگا؟
- 207 ❁ چار کے پہلو میں چار چیزیں
- 208 ❁ حمیری کے دو شعر
- 209 ❁ علیؑ نے تلوار کیوں نہ اٹھائی؟
- 210 ❁ اس نے خدا اور اس کے رسولؐ پر جھوٹ بولا ہے
- 211 ❁ ایمان کا کمال چار چیزوں سے ہے



نواں باب

- 212 * لمبی آرزوئیں آخرت کو فراموش کر ادیتی ہیں
- 213 * جو قرآن کے موافق ہو، اس کو اخذ کرو
- 214 * علیؑ کا دشمن، خدا کا دشمن ہے
- 215 * دسی اصحاب المسلمین ہیں
- 216 * زیاد بن مرجانہ ملعون کا کوفہ میں اقدام
- 217 * جو شخص مومن کی عزت کی حفاظت کرے، اس کے لیے جنت ہے
- 218 * عثمان بن عفان کی بیعت کی گئی
- 221 * سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی قدر کی معرفت رکھتا ہو
- 223 * حسین ابن علیؑ پر سب سے پہلا (ہاتھ مارا) مرثیہ
- 224 * اہل مصر کا تیسرے حکمران سے مذاکرات کرنا
- 227 * مہمان آتا ہے تو رزق لے کر آتا ہے
- 228 * جو نیک فرزند چھوڑ کر جائے
- 228 * حضرت موسیٰؑ کو وحی ہوئی
- 229 * ایمان علیؑ ابن ابی طالبؑ کا وزن
- 230 * جناب علیؑ کا حرمہ کو قتل کرنا
- 234 * جناب عثمانؓ ابن ابی صفیہؓ ثقیفی کا خروج
- 246 * جو اپنے خاندان کے ساتھ نکلی کرے گا
- 246 * آنکہ ملایں
- 247 * اللہ تعالیٰ نے محمدؐ سے عہد لیا
- 248 * امیر المؤمنینؑ نے امام حسنؑ سے فرمایا
- 248 * بنو ہاشم میں سے مجھے چنا گیا ہے
- 249 * نعمت خدا کے ساتھ اچھا سلوک کرو
- 249 * سب سے پہلے اسلام کا اعلان کرنے والا
- 250 * علیؑ کو گالیاں دینے والا عبداللہ بن عامر تھا
- 251 * میرے بعد علیؑ تم سب کا ولی ہے
- 252 * اہل بیت محمدؐ کا دشمن جہنم میں جائے گا
- 253 * اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار



- 253 * رسول خدا کی سب کو وصیت
- 254 * آیت تطہیر کن کی شان میں نازل ہوئی؟
- 255 * صدقہ اور چناب عباسؑ
- 255 * محبوب رسول خدا کے بارے میں جناب عائشہ کا بیان
- 256 * جو علیؑ علیکم سے بغض رکھتا ہے وہ جھوٹا ہے
- 256 * رسول خدا کی دعا
- 257 * رسول خدا غضب ناک ہوں گے
- 259 * علیؑ علیکم صدیق اکبر ہیں
- 259 * حضرت عمر کا قول
- 260 * ابو ہریرہ سے روایت
- 260 * السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
- 261 * علیؑ اور اس کے شیعہ ہی کا میاب ہوں گے
- 262 * ابن زیاد ملعون کا سر اقدس امامؑ کی توہین کرنا
- 263 * زید بن ارقم کا قول
- 264 * علیؑ بستر رسولؐ پر سوئے
- 264 * حدیث منولات
- 264 * حدیث منولات ایک دوسرے راوی کے ذریعے
- 264 * نبیؐ اور علیؑ نے اکٹھا کھانا کھایا
- 266 * دنیا نیک و بد دونوں کو مل جاتی ہے
- 266 * رسول خداؐ نے غمر خُم میں فرمایا
- 267 * اللہ تعالیٰ فضل رسول خدا ہیں
- 267 * تامل قرآن پر جو جگ کرے گا
- 269 * حدیث غدیر سے مولیٰ علیؑ کا رجب میں احتجاج کرنا
- 270 * حدیث ثقلین
- 270 * کو نواح الصادقین کی تفسیر
- 271 * علیؑ کے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے

دسواں باب

- 272 * حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ زہراؑ کی شادی مبارک
- 273 * رسول خدا کا علیؑ سے عہد
- 274 * قیامت کے دن فقط چار سوار ہوں گے
- 275 * رسول خدا پر سب سے پہلے ایمان لانے والا
- 276 * ہماری ولایت کے بغیر کوئی فائدہ نہیں ہوگا
- 276 * مہلبہ میں کون کون گئے تھے؟
- 277 * اہل بیت میری اُمت کے لیے امان ہیں
- 277 * اصحاب کا اونٹ کے نحر کرنے کی اجازت طلب کرنا
- 279 * رسول خدا کے ساتھ راز و نیاز کرنا
- 279 * میں نے رسول خدا کے ساتھ سب سے پہلے نماز ادا کی
- 280 * ایک پھل خور کا واقعہ
- 280 * جبکہ تنوک کے وقت علیؑ کی جانشینی
- 281 * جناب صفیہ بنت عبدالمطلب
- 282 * خیبر کے مال غنیمت کی تقسیم
- 283 * حسن بصری کا فحش کے لیے قول
- 283 * امیروں کی طرف سے ہدیہ
- 283 * رسول اکرمؐ کے بعد کچھ لوگ مرتد ہو گئے
- 285 * کسی مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔
- 285 * آیت تلمیح کے مصداق
- 286 * حاکموں کا قرب فتنہ ہے
- 287 * عمل کرنے والوں سے علم حاصل کرو
- 287 * حاکم اور آمر کی قیادت
- 288 * ان لوگوں کے لیے طوبیٰ ہے
- 289 * دجال شام میں قتل ہوگا
- 289 * دجال اسی ہزار لوگوں کو گمراہ کرے گا
- 290 * عمر بن عبدالعزیز نے فدک واپس کر دیا
- 291 * انتقال نبیؐ کے بارے میں روایت



- 291 ❁ گزشتہ اُمّتوں کی مثل اُمت
- 293 ❁ خون سے داڑھی کا خضاب ہونا
- 293 ❁ جو علیؑ سے دور ہوگا وہ مجھ سے دور ہوگا
- 293 ❁ جنگِ بدر کے اسیروں کے بارے میں اختلاف
- 296 ❁ دنیا اور آخرت میں بھائی
- 297 ❁ قتلِ عثمان کے بارے میں امیر المومنین کا بیان
- 297 ❁ آخرت میں سب سے زیادہ اجر کس کا ہوگا؟
- 297 ❁ میرا رشتہ دنیا اور آخرت میں قائم رہے گا
- 298 ❁ امام حسن کا خطبہ
- 300 ❁ ہماری جماعت اللہ کی جماعت ہے
- 301 ❁ علیؑ کا دوسرے لوگوں پر حق
- 301 ❁ میں آپ دونوں میں سے ہوں
- 302 ❁ افضل مسلمان کون ہے؟
- 302 ❁ میںیں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا
- 302 ❁ مہلبہ والے کون کون تھے؟
- 303 ❁ علیؑ میرا بھائی ہے
- 303 ❁ جس کا میں مولا اُس کا علیؑ مولا ہے
- 304 ❁ وہ نعمتیں ہم ہیں
- 305 ❁ وہ لوگ ہم ہیں
- 305 ❁ اس آیت کے بارے میں ابنِ عباسؓ کی روایت
- 306 ❁ امام جعفر صادقؑ کی اقتدا میں نماز ادا کرنا
- 306 ❁ ابوالعباس سے روایت
- 306 ❁ ہا صبی کہتے سے بدتر ہے
- 307 ❁ ہمارے شیعہ
- 307 ❁ مسعود بن سعد کے بارے میں روایت
- 307 ❁ جس نے عباسؓ کو اذیت دی
- 308 ❁ ابنِ عباسؓ سے روایت
- 308 ❁ رسولِ خداؐ نے میرے حق میں دعا کی



- 308 * دوسری روایت ابن عباسؓ کے بارے میں
- 309 * علیؓ پہلے مسلمان ہیں
- 309 * نبی اکرمؐ نے علیؓ کو جو دعا تعلیم فرمائی
- 311 * حضرت امام صادق علیہ السلام سے ایک روایت
- 311 * ہر کام کے لیے اللہ سے مغورہ طلب کرو
- 312 * غروب سے پہلے گھر میں چراغ روشن کرو
- 313 * امیر المومنینؑ سے یہودی کا سوال
- 314 * شک کرنے والے کو یقین کر دیا
- 316 * امامؑ نے سہل کو دعا تعلیم فرمائی
- 321 * آپ کا دوست میرا دوست ہے
- 322 * میری اہل بیتؑ سے میری خاطر عبت کرو
- 322 * اے اولادِ آدم! تو نے انصاف نہیں کیا
- 323 * جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا
- 324 * میں قیامت کے دن چار بندوں کی شفاعت کروں گا
- 324 * لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے
- 325 * انصاف کا مطالبہ انصاف نہیں ہے
- 325 * حضرت امام علی بن محمدؑ کی دعا
- 326 * اذیت دینے والا ہمایہ
- 326 * دین میں اس کو متمم کرو
- 327 * تین دعائیں کبھی رو نہیں ہوتیں
- 327 * دعا کی قبولیت کے اوقات
- 328 * تقیہ ضروری ہے
- 328 * پرہیز گاری واجب ہے
- 328 * سرسبز رائے لایا گیا
- 329 * اٹھ سلی کا امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہونا
- 332 * جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے
- 332 * رسول خدا کا ایک بادل سے کھانا حاصل کرنا
- 334 * کنکریوں کا علیؓ کے ہاتھ پر کلمہ پڑھنا



- 335 * وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا نہیں کرے گا
 336 * ایمان کیا ہے؟
 336 * اس کو سنیں مہتمم قرار دو
 337 * میں اُس کی عافیت کا ضامن ہوں

گیارہواں باب

- 338 * پانچ چیزیں ضائع ہیں
 339 * امام کی تعلیم کردہ دعا
 342 * محمد رسول میرے جید احمد ہیں یا تیرے
 345 * ابوطیب کا امام کے روضہ کی زیارت کرنا
 346 * یونس نفاش کا واقعہ
 348 * واجبات کے بعد دعا قبول ہوتی ہے
 349 * رسول خدا کا اصحاب کو حکم
 350 * علی دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے
 351 * اللہ تعالیٰ مجھ سے اور علی سے فرمائے گا
 352 * ولایت علی کے بغیر ہلکا صراط عبور نہیں ہوگا
 352 * رسول خدا کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟
 353 * حضرت سیدہ فاطمہؓ کے پاس ایک کتاب تھی
 357 * اے میرے سردار! مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیں
 358 * استحارہ کی دعا
 360 * تم پر تقیہ واجب ہے
 361 * اللہ تعالیٰ نے شیعوں کے دوستوں کو بخش دیا ہے
 361 * حضرت فاطمہؓ کو فاطمہؓ کیوں کہا گیا ہے؟
 361 * رات کی نمازوں کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے
 362 * مبرجیل کیا ہے؟
 362 * رجز سے مراد عطر ہے
 362 * مومن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکتا ہے
 363 * امام کے بعد امام مراد ہے



- 363 ❀ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ کو ایک نور سے خلق فرمایا
- 364 ❀ قَابِ قَوْسَيْنِ کے وقت وحی
- 365 ❀ علیؑ کے محبت پر جہنم حرام ہے
- 365 ❀ علیؑ کا محبت حضرت غلیلؑ اللہ کا ہمسایہ ہوگا
- 365 ❀ اپنے دشمنوں کی کمر پر ہیزگاری سے توڑ دو
- 367 ❀ جو خدا کی اطاعت کرے گا، وہ ہمارا دوست ہے
- 369 ❀ نیرہ شعبان کی فضیلت
- 371 ❀ ہماری محبت و ولایت رکھنے والا غریب و فقیر نہیں ہوتا
- 372 ❀ پانی پر موکل فرشتے نے مجھے سلام کیا
- 373 ❀ یہی مقام محمود ہے، جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے
- 373 ❀ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے اس پر، جو تخفیف کو قبول نہ کرے
- 375 ❀ ہمارے شیعہ ہمارا حصہ ہیں
- 375 ❀ کسی کو ناامید نہ کرو
- 376 ❀ اس گھر کا ایک مالک ہے
- 377 ❀ ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً سے مراد علیؑ کی ولایت ہے
- 377 ❀ آیت میں آل محمدؐ بھی شامل ہے
- 378 ❀ حضرت دانیالؑ کی دعا
- 379 ❀ مروت کیا ہے؟
- 381 ❀ حاسد غنی نہیں ہو سکتا
- 382 ❀ سخاوت اور حسنِ اخلاق زینت ہیں
- 382 ❀ مکارمِ اخلاق ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں
- 383 ❀ علما کی اطاعت کرنے میں سعادت مندی ہے
- 384 ❀ خلقِ عظیم سے مراد سخاوت اور حسنِ اخلاق ہے
- 385 ❀ اگر شکر کرو گے تو تمہاری نعمتیں زیادہ ہوں گی
- 386 ❀ تین چیزیں باعثِ سعادت ہیں
- 386 ❀ ابو عبد اللہؑ نے زیاد مقدی سے فرمایا
- 387 ❀ تین چیزوں کے بارے میں دعا
- 387 ❀ ہر جوان عالم ہو یا محکم ہو



- 388 * ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو
- 388 * دسترخوان کی زینت بڑی ہے
- 388 * حق ہمیشہ بلند رہے گا
- 389 * اللہ کو عزیز جانو
- 390 * ہمارے شیعوں کے حقوق ہم پر زیادہ واجب ہیں
- 390 * وہی آخرت میں اہل معروف ہوں گے
- 390 * مومن کے لیے موت کا وقت معین نہیں ہے
- 392 * ابوطالب کی شفاعت سے اللہ تمام لوگوں کو بخش دے گا
- 393 * جو علی کی اتباع کرے گا، وہ ہدایت یافتہ ہے
- 394 * اللہ تعالیٰ نے مومن کو اپنی عظمت و جلالت سے خلق فرمایا ہے
- 394 * جتنی بڑی نعمت اتنا ہی بوجھ زیادہ
- 395 * کاش تین چیزوں میں سے ایک ہی میرے لیے ہوتی؟
- 396 * یا رسول اللہ! اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں
- 397 * والدین کی طرف دیکھنے کا ثواب
- 398 * سفر ہو کہ سے واپسی پر آپؐ نے فرمایا
- 399 * فردوس میں ایک چشمہ ہے
- 400 * امیر المومنینؑ نے خود بیان فرمایا
- 400 * میں جنت کا شہر ہوں
- 401 * یا علیؑ! آپؐ دنیا و آخرت کے سردار ہیں
- 401 * حج کا ثواب
- 402 * حقیقی مردہ کون ہے؟
- 403 * ابو جہل فرعون سے بھی بدتر تھا
- 403 * وہ عمل جو جنت میں لے جائے گا
- 404 * مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے
- 404 * آل محمدؑ کو کھانا کھلانے کا ثواب
- 405 * حقیق کی انگوٹھی کا ثواب
- 405 * بزرگوں کا احترام کرو
- 406 * کھانا کھاتے وقت جوتے اتار دو



- 406 ❁ جرب سے پہلے نبی اکرمؐ کے پاس آئے گا
- 407 ❁ حسن و حسینؑ جنانِ جنت کے سردار ہیں
- 407 ❁ جس سے محبت کرے گا، اُس کے ساتھ مشور ہوگا
- 408 ❁ اپنے چہروں کو خوبصورت بناؤ
- 408 ❁ یا رسول اللہ! علیؑ آپ کے بھائی کیسے ہیں؟
- 411 ❁ آپؐ کی امت اس کو قتل کر دے گی
- 412 ❁ وہ عظیم فرشتہ تھا
- 413 ❁ شہادتِ امامؑ پر اُم سلمہؓ کا کر یہ کرنا
- 416 ❁ یا رسول اللہ! آج سے پہلے میں نے آپؐ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا
- 417 ❁ اُم المومنین عائشہؓ کی اس بارے میں روایت
- 418 ❁ قہرِ حسینؑ کو کھودا گیا تو کستوری نکل
- 418 ❁ امامؑ کی شہادت کے عوض امامتِ آپؐ کی نسل میں قراردی گئی
- 420 ❁ قہرِ امام حسینؑ کی مٹی میں ہر بیماری کی شفا ہے
- 422 ❁ ایک اور روایت
- 423 ❁ ہر قسم کی مٹی کا کھانا حرام ہے
- 424 ❁ خاکِ شفا کی توہین کرنے والے کی بیماری دوبارہ لوٹ آئی
- 426 ❁ خاکِ شفا کی توہین کرنے کی سزا
- 429 ❁ موسیٰ بن جیسٰی کی دشمنی کا ایک واقعہ
- 439 ❁ بھری کاٹنے والے پر خدا کی لعنت ہو
- 440 ❁ جانوروں نے قہرِ امام حسینؑ کا احترام کیا
- 441 ❁ ابراہیم دیزج بھی قہرِ امامؑ کو خراب کرنے کے لیے گیا
- 443 ❁ اُس کا بدن سفید اور چہرہ سیاہ تھا
- 445 ❁ ابراہیم دیزج کی موت کی حالت





مختار

اطاعت رسول واجب ہے!

(أخبرنا) الشيخ السعيد المفيد أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رحمته قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن بن علي الطوسي رحمته عنه في ذي القعدة من سنة خمس وخمسين وأربع مائة قال: أخبرنا الشيخ السعيد أبو عبدالله محمد بن محمد ابن النعمان رحمته قال: حدثنا أبو حفص عمر بن محمد قال: حدثنا أبو عبدالله الحسين بن اسماعيل قال: حدثنا عبدالله بن شبيب قال: حدثني محمد ابن محمد بن عبدالعزيز قال: وجدت في كتاب أبي عن الزهري عن عبيد الله ابن عبدالله عن ابن عباس قال: وجدت حفصة رسول الله وآله مع أم إبراهيم في يوم عائشة فقالت: لأخبرنها۔ فقال رسول الله عليه وآله: اكتمي ذلك وهي على حرام، فأخبرت حفصة عائشة بذلك فأعلم الله نبيه ﷺ، فعرف حفصة انها افشت سره فقالت له: من أنباك هذا؟ قال: نبأني العليم الخبير، فألقى رسول الله من نساءه شهراً، فأنزل الله عز اسمه ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾۔ قال ابن عباس: فسألت عمر بن الخطاب عن اللتان تظاهرتا على رسول الله؟ فقال: حفصة وعائشة۔

محمد بن محمد بن عبد العزیز بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں یہ روایت دیکھی ہے جو انھوں نے الزہری سے اور انھوں نے عید اللہ ابن عبد اللہ ابن عباس سے نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں:



اُم المؤمنین حصہ نے رسول خدا ﷺ کو اُم ایماجم ماریہ کے پاس دیکھا جبکہ وہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ کی باری کا دن تھا۔ حصہ نے آپؐ سے کہا: میں عائشہ کو اس کے بارے میں بتاؤں گی تو اس وقت رسول خدا نے فرمایا: تو اس کو پوشیدہ رکھ میں آج کے دن اس کے قریب نہیں آؤں گا۔ پس حصہ نے پھر بھی اس کے بارے میں عائشہ کو اطلاع کر دی۔ خدا نے رسول خدا کو اطلاع دے دی کہ حصہ نے آپؐ کا راز فاش کر دیا ہے۔ آپؐ نے حصہ کو کہا کہ تو نے میرے راز کو فاش کر دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: آپؐ کو کس نے بتایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: مجھے میرے خدا نے اطلاع دی ہے جو عظیم و خیر ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنی تمام بیویوں سے ایک ماہ تک کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اس وقت خدا نے حضرت پر یہ آیت نازل فرمائی:

إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا (سورہ تحریم، آیت ۴)

”تم دونوں کے دل ٹیزھے ہو گئے ہیں لہذا تم دونوں توبہ کرو۔“

ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نے عمر بن خطاب سے سوال کیا کہ وہ دو عورتیں کون سی ہیں جن کے بارے میں قرآن نے بیان کیا ہے کہ ان کے دل ٹیزھے ہو گئے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: وہ حصہ اور عائشہ ہیں۔

عروہ بن زبیر کا قصہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الحسن بن محمد بن محمد بن الحسن الطوسي رضي الله عنه قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رضي الله عنه قال: حدثنا محمد ابن محمد قال: حدثنا أبو نصر محمد بن الحسين البصير قال: حدثنا العباس ابن السري المقرئ قال: حدثنا شداد بن عبد الله المخزومي عن عامر بن حفص قال: قدم عروہ بن الزبير على الوليد بن عبد الملك ومعه محمد بن عروہ، فدخل محمد دار النواب فضرته دابة فخر مبتأ ووقعت في رجل عروہ الاكلة ولم يدغ وركه تلك الليلة، فقال له الوليد: اقطعها. فقال: لا، فترقت الى ساقه فقال له: اقطعها والا أفسدت عليك جسديك، فقطعها بالمنشار وهو شيخ كبير لم يمسه أحد



وقال: لقد لقينا من سفرنا هذا نصيباً.

وقدم على الوليد في تلك السنة قوم من بني عيس فيهم رجل ضرير، فسأله الوليد عن عينه وسبب ذهابها فقال: يا أمير المؤمنين بت ليلة في بطن واد ولا أعلم عسبياً تزيد حاله على حالي، فطرقنا سيل فذهب ما كان لي من أهل وولد ومال غير بعير وصبي مولود، وكان البعير صغيراً صعباً فتد، فوضعت الصبي واتبعت البعير فلم أجاوز الا قليلاً حتى سمعت صيحة ابني فرجعت اليه ورأس الذئب في بطنه يأكله، ولحقت البعير لاحتبسه فنفختي برجله في وجهي فحطمه وذهب بعيني، فأصبحت لا مال لي ولا أهل ولا ولد ولا بصر. فقال الوليد: انطلقوا به الى عروة ليعلم ان في الناس من هو اعظم منه بلاً.

وشخص عروة الى المدينة فأتته قريش والأنصار، فقال له عيسى بن طلحة بن عبيد الله: ابشريا أبا عبد الله فقد صنع الله بك خيراً، والله ما بك حاجة الى المشي. فقال: ما أحسن ما صنع الله بي وهب لي سبعة بنين فمتعني بهم ماشاء، ثم أخذ واحداً وترك ستة، وهب لي ستة جوارح متعني بهن ماشاء ثم أخذ واحدة وترك خمسا: يدين، ورجلاً وسمعاً وبصراً. ثم قال: الهى لئن كنت أخذت لقد أبقيت، وان كنت ابتليت لقد عافيت.

(بخلاف اسناد) عامر بن حفص بیان کرتا ہے: عروہ بن زہر، اس وقت کے حاکم ولید بن عبد الملک کے پاس گیا اور اس کے ساتھ محمد بن عروہ بھی تھا۔ پس محمد بن عروہ گھوڑوں کے اصطبل میں چلا گیا۔ وہاں پر ایک گھوڑے نے اس کو مارا اور وہ وہاں گرا اور مر گیا اور خود عروہ کے پاؤں میں گھوڑے کا کالہ لگ گیا اور وہ وہاں ہی ساری رات پڑا رہا۔ ولید نے مشورہ دیا کہ اس کے پاؤں کاٹ دیجے چاہیں لیکن اس نے کہا: نہیں، ایسا نہیں کرنا۔ جب اس زخم کا اثر عروہ کی پٹری تک پہنچ گیا تو ولید نے عروہ سے کہا: اس کو کٹا ڈالو۔ ورنہ سارا جسم قاسد ہو جائے گا اور اس کا اثر



سارے جسم میں سرایت کر جائے گا۔ پس اس کے پاؤں کو آری کے ذریعے کاٹ دیا گیا۔ عروہ بزرگ آدمی تھا چنانچہ کسی نے اس کی مدد نہ کی۔ اس نے کہا: یہ اس سفر میں میری قسمت اور نصیب میں تھا۔ اس سال ولید بنی مخص کی ایک قوم میں گیا۔ وہاں اس نے ایک شخص کو دیکھا جس کی ایک آنکھ ضائع ہو چکی ہے۔ ولید نے اس کی آنکھ کے بارے میں اور اس کے ضائع ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو اس شخص نے بتایا: اے امیر! میں نے ایک رات وادی میں بسر کی جس کے خشک رو ہونے کے بارے میں مجھے معلوم نہیں تھا اور اس کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتا تھا، سیلاب آیا اور سوائے ایک اونٹ اور ایک نومولود بچے کے میرے اہل و اولاد اور مال وغیرہ سب کچھ بہا کر لے گیا۔

اونٹ بچہ تھا، وہ ڈر کر بھاگ گیا۔ میں نے بچے کو وہاں رکھا اور اس اونٹ کے پیچھے چلا گیا۔ ابھی میں تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ میں نے بچے کے رونے کی آواز سنی۔ میں واپس آیا۔ جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا اس کے پیٹ کو پھاڑ کر کھا رہا ہے۔ اس کے بعد میں دوبارہ اونٹ کے پیچھے چلا گیا، تاکہ اس کو پکڑ سکوں۔ جب میں اس کے قریب گیا تو اس نے اپنا پاؤں میرے چہرے پر مارا اور میرا منہ توڑ دیا اور میری آنکھ ضائع ہو گئی۔ اس طرح میری رات گزر گئی۔ جب میں نے صبح کی تو میری حالت یہ تھی کہ میرا کوئی مال تھا اور نہ اولاد اور نہ میری بیوی رہی اور نہ آنکھ۔ ولید نے کہا: ان کو عروہ کے پاس لے جاؤ تاکہ اُس کو معلوم ہو سکے کہ اس دنیا میں اس سے زیادہ بھی مصیبت زدہ لوگ موجود ہیں۔

عروہ اس دوران عینہ کی طرف گیا ہوا تھا۔ قریش اور انصار اس کو لے کر آئے تو عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ نے عروہ سے کہا: اے ابو عبد اللہ! خدا نے تم پر جو احسان کیا ہے اس کے بارے میں ہمیں بتاؤ، خدا کی قسم، اس کے علاوہ ہمارے یہاں آنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

عروہ نے کہا: خدا نے میرے ساتھ کیا احسان کیا ہے کہ اس نے مجھے سات بیٹے عطا کیے اور پھر ان میں سے ایک لے لیا اور باقی چھ میرے لیے چھوڑ دیے اور مجھے چھ احسا عطا فرمائے اور پھر ان میں سے ایک واپس لے لیا اور پانچ میرے لیے چھوڑ دیے دونوں ہاتھ، پاؤں ایک آنکھ اور کان، پھر اس نے کہا: اے میرے خدا! اگر تو نے لیے ہیں تو باقی بھی تو نے رکھے ہیں اور اگر تو نے مرض میں مبتلا کیا ہے تو عافیت دینے والا بھی تو ہی ہے۔



کچھ دیر کا صبر لمبی خوشی کا موجب بنتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد الطوسي قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن الطوسي رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أحمد بن يوسف الجعفی قال: حدثنا الحسين بن محمد قال: حدثنا أبي عن آدم بن عيينة الهلالي قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: كم من صبر ساعة قد أورثت فرحاً طويلاً، وكم من لذة ساعة قد أورثت حزناً طويلاً.

(بخلاف استاد) آدم بن عیینہ ہلالی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بعض دفعہ ایک گھڑی کا صبر ایک لمبی خوشی اور راحت کا موجب بن جاتی ہے اور بعض اوقات ایک گھڑی کی لذت ایک طویل حزن و غم کا موجب بن جاتی ہے۔

عاقل سے ہدایت حاصل کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد الطوسي رضي الله عنه قال: حدثني الشيخ السعيد الوالد رضي الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الطيب الحسين بن محمد التمار قال: حدثنا علي بن ماهان قال: حدثنا الحارث بن محمد بن داهر قال: حدثنا داود بن المجر قال: حدثنا عباد بن كثير عن سهيل بن عبد الله عن أبيه عن أبيه عن أبي هريرة قال: سمعت أبا القاسم صلوات الله عليه يقول: استرشدوا العاقل ولا تعصوه فتعلموا.

(بخلاف استاد) ابو ہریرہؓ نے رسول خداؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: عاقل سے



ہدایت حاصل کرو اور اس کو اذیت نہ دو، تاکہ تم کو عذابت نہ آسانی پڑے۔

دس چیزوں سے عقل کامل ہوتی ہے

(روالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبو علي الحسن بن محمد الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رضي الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا الحسن بن جعفر قال: حدثني عمي طاهر بن مدرار قال: حدثني زر بن أنس قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لا يكون المؤمن مؤمناً حتى يكون كامل العقل، ولا يكون كامل العقل حتى يكون فيه عشر خصال الخير منه مأمول، والشر منه مأمون، يستقل كثير الخير من نفسه ويستكثر قليل الخير من غيره، ويستكثر قليل الشر من نفسه ويستقل كثير الشر من غيره، ولا يتبرم بطلب الحوائج قبله، ولا يسأم من طلب العلم عمره، الذل أحب إليه من العز، والفقر أحب إليه من الغنا، حسبه من الدنيا قوت، والعاثرة وما العاثره: لا يلقي أحداً الا قال هو خير من وأتقى۔ انما الناس رجلان: رجل خير منه وأتقى، وآخر شر منه وأدنى، فاذا لقي الذي هو خير منه تواضع له ليلحق به، واذا لقي الذي هو شر منه وأدنى قال: لعل شر هذا ظاهر وخيره باطن، فاذا فعل ذلك علا وساد أهل زمانه۔

(مخبر استاد) زر ابن انس رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا، جب تک اس کی عقل کامل نہ ہو اور عقل کامل نہیں ہوتی، جب تک مومن میں دس چیزیں نہ پائی جائیں اور وہ دس چیزیں یہ ہیں:



- ① اس سے خیر کی امید ہو
 - ② اس کے شر سے محفوظ ہو
 - ③ اپنے نفس کے خیر کثیر کو بھی کم قرار دے
 - ④ اور دوسروں کے خیر قلیل کو بھی زیادہ شمار کرے، اپنے نفس کے شر قلیل کو بھی زیادہ شمار کرے
 - ⑤ اور دوسروں کے شر کثیر کو قلیل شمار کرے۔
 - ⑥ حوائج کو طلب کرنے سے اس کا دل زچ نہ ہو۔
 - ⑦ علم کے طلب کرنے سے وہ ساری زندگی نہ اکتائے۔
 - ⑧ ذلت نفس اس کے نزدیک عزت نفس سے زیادہ عزیز ہو۔
 - ⑨ دولت مندی کی نسبت فقر اس کے نزدیک زیادہ محبوب ہو۔
 - ⑩ دنیا سے صرف اپنی زندگی بچانے والی روزی پر اکتفا کرے۔
 - ⑪ اور کیا آپ جانتے ہیں کہ دسویں کیا ہے؟
- وہ یہ ہے کہ جس کسی سے ملے تو اس کو اپنی ذات سے بہتر اور زیادہ متقی قرار دے، سوائے ان لوگوں کے جن کی دو قسمیں ہیں:
- ❖ وہ لوگ جو اس سے بہتر اور زیادہ متقی ہیں
- ❖ وہ لوگ جو اس سے بدتر اور گھٹیا ہیں
- جب وہ ایسے لوگوں سے ملاقات کرے جو اس سے بہتر ہیں تو ان کے لیے تواضع اور انکساری کا اظہار کرے، تاکہ ان کے ساتھ ملحق ہو سکے اور جب ایسوں سے ملے جو اس سے کم تر ہوں اور شریر تر اور گھٹیا تر ہوں تو ان کے بارے میں یہ گمان رکھے کہ شاید ان کی ظاہری حالت ایسی ہے۔ ان کا ظاہر شریر ہے اور باطن خیر پر ہے۔ جب وہ ایسا کرے گا تو بلند شمار ہوگا اور اپنے زمانے کا سردار سمجھا جائے گا۔

علیؑ پر کسی کو فضیلت نہ دو

(روبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبو علي الحسن بن محمد الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد ابن الحسن الطوسي قال: حدثنا محمد بن



محمد قال: حدثنا الشريف الصالح أبو محمد الحسن بن حمزة العلوي الطبري الحسيني قال: حدثنا محمد بن الفضل بن حاتم المعروف بأبي بكر النجار الطبري الفقيه قال: حدثنا محمد بن عبد الحميد قال: حدثنا داهر بن محمد بن يحيى الأحمر قال: حدثنا المنذر ابن الزبير عن أبي ذر الغفاري رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ لا تضادوا بعلى أحداً وتكفروا، ولا تفضلوا عليه أحداً فترتلو.

(بخلاف اسناد) حضرت ابو ذر غفاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا: کسی کو علی کے مقابلے میں نہ لے کر آنا، ورنہ کافر ہو جاؤ گے اور کسی کو علی پر فضیلت نہ دینا، ورنہ مرتد ہو جاؤ گے۔

ہماری مثال اس امت میں بنی اسرائیل والی ہے

(روایا لاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن زيد بن محمد بن جعفر السلمي اجازة قال: حدثنا اسماعيل بن صبيح البشكري قال: حدثنا خالد بن العلاء عن المنهال بن عمر قال: كنت جالسا مع محمد بن علي الباقر عليهما السلام اذ جاءه رجل فسلم عليه فرد عليه ﷺ قال الرجل: كيف أنتم؟ فقال له محمد: أوما أن لكم أن تعلموا كيف نحن، انما مثلنا في هذه الامة مثل بنى اسرائيل، كان يلبح أبناؤهم ويستحي نساؤهم ألا وان هؤلاء يلبحون ابناؤنا ويستحيون نساءنا، زعمت العرب ان لهم فضلا على العجم، فقال العجم: وبماذا؟ قالوا: كان محمد عربياً.

قالوا لهم: صدقتم، وزعمت قریش ان لها فضلاً على غيرها من العرب، فقالت لهم العرب من غيرهم: وبما



ذاك؟ قالوا: كان محمد قرشياً. قالوا لهم صدقتم، فان كان
القوم صدقوا فلنا فضل على الناس لانا خرية محمد وأهل
بيته خاصة وعترته لا يشركه في ذلك غيرنا، فقال له الرجل:
والله اني لأحبكم أهل البيت. قال: فاتخذ للبلاء جلباباً،
فوالله انه لا سرع الينا والى شيعتنا من السيل في الوادي،
وبنا يبدأ البلاء ثم بكم، وبنا يبدأ الرخاء ثم بكم.

(بخلاف استاد) منہال بن عمر بیان کرتے ہیں: میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے حضور
میں موجود تھا کہ ایک شخص آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور اس نے آپ کو سلام کیا۔
آپ نے بھی اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مولانا! آپ کیسے ہیں؟ امام نے
فرمایا: میں ابھی تم لوگوں کو بتاتا ہوں کہ ہم کیسے ہیں؟ ہماری مثال اس امت میں ایسے ہی ہے
جیسے قبطیوں میں بنی اسرائیل کی تھی، وہ ان کے بیٹوں کو قتل کرتے اور بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے۔
آگاہ ہو جاؤ! یہ بھی ہمارے مردوں کو قتل کرتے ہیں اور ہماری عورتوں کو زندہ رہنے
دیتے ہیں۔ عرب والے گمان کرتے ہیں کہ ان کو غم والوں پر فضیلت حاصل ہے غم والے اس
فضیلت کے سبب کا سوال کرتے ہیں تو ان کو جواب دیا جاتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ عربی تھے
اور غم والے ان سے کہتے ہیں: ہاں اتم (واقعی) اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔ قریش والے گمان
کرتے ہیں کہ ان کو دوسرے عربوں پر فضیلت حاصل ہے۔ دوسرے اہل عرب ان سے سوال
کرتے ہیں کہ اس فضیلت کی وجہ اور سبب کیا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ محمد قریشی تھے اور
عرب والے جواباً کہتے ہیں: ہاں اتم سچے ہو۔ اگر یہ ہی معیار فضیلت ہے تو پھر ہمیں سب پر
فضیلت حاصل ہے، کیونکہ ہم حضرت محمد کی ذریت اور آپ کی آل و عترت ہیں۔ جس میں
ہمارا کوئی غیر اس شرف میں ہمارے ساتھ شریک نہیں ہے۔

اس شخص نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: خدا کی قسم، میں آپ اہل بیت کے
ساتھ محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اپنے آپ کو مصیبتوں کے لیے آمادہ کرو۔ خدا کی قسم، یہ
ہمارے لیے اور ہمارے ماننے والوں کے لیے سیلاب سے بھی زیادہ تیز تر ہیں۔ مصیبت پہلے
ہمارے پاس آتی ہے اور بعد میں تمہارے پاس اور آسانی اور خوش حالی پہلے ہمارے پاس آتی
ہے اور پھر تمہارے پاس۔



ہم اہل بیت کو سات چیزیں عطا ہوئی ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن محمد بن الحسن رضي الله عنه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو أحمد اسماعيل بن يحيى العباسي قال: حدثنا أبو جعفر محمد بن جرير الطبري قال: حدثنا محمد بن اسماعيل الصواري قال: حدثني عبد السلام بن صالح الهروي قال: حدثنا الحسين بن الحسن الأشقر قال: حدثنا قيس بن الربيع عن الأعمش عن عباد بن ربيع الأسدي عن أبي أيوب الأنصاري قال: مرض رسول الله صلى الله عليه وآله مرضة فأتته فاطمة عليها السلام تعوده، فلما رأت ما برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من المرض والجهد استعبرت وبكت حتى سالت دموعها على خديها، فقال لها النبي صلى الله عليه وآله: يا فاطمة اني لكرامة الله اياك زوجتك أقدمهم سلماً وأكثرهم علماً وأعظمهم حِلماً، ان الله تعالى اطلع الى أهل الارض اطلاعة فاختراني منها فبعثني نبياً، واطلع اليها ثانية فاختر بعلك فجعله وصياً.

فسرت فاطمة عليها السلام فاستبشرت، فأراد رسول الله صلى الله عليه وآله أن يزيد لها مزيد الخير فقال: يا فاطمة انا أهل بيت اعطينا سبعا لم يعطها أحد قبلنا ولا يعطيها أحد بعدنا: نبينا أفضل الأنبياء وهو أبوك، ووصينا أفضل الأوصياء وهو بعلك، وشهيدنا أفضل الشهداء وهو عمك، ومنا من جعل الله له جناحين يطير بهما مع الملائكة وهو ابن عمك، ومنا سبطا هذه الامة وهما ابناك. والذي نفسي بيده لا بد لهذه الامة من مهدي، وهو والله من ولدك.

(بخلاف اسناد) ابو ايوب انصاري سے روایت ہے، آپ نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ



حضرت رسول خدا بیمار ہوئے اور حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء علیہا السلام آپ کی عیادت کے لیے تشریف لائیں۔ جب بی بی نے رسول خدا کی بیماری کی حالت اور آپ کی تکلیف کو دیکھا تو پریشان ہوئیں اور آپ نے گریہ کرنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ آپ کے رخساروں پر آنسو جاری ہو گئے۔ جب آپ نے اپنی بیٹی کو روتے ہوئے دیکھا تو آپ نے بی بی سے فرمایا: اے فاطمہ! میں نے اللہ کی بارگاہ میں تجھے کرامت و عزت والا پایا۔ میں نے تیری شادی ایسے شخص سے کی ہے جو اسلام کے اعتبار سے سب سے مقدم ہے اور علم و حلم میں سب سے زیادہ اور عظیم ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے زمین پر آباد ہونے والی تمام مخلوق کی طرف ایک نظر کی اور بس اس سے مجھے جن لیا، مجھے نبی اور رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور دوبارہ نظر کی تو آپ کے شوہر کو جن لیا اور اس کو میرا وصی قرار دیا۔

جب بی بی فاطمہ زہراء علیہا السلام نے یہ سنا تو آپ خوش ہو گئیں اور آپ مسکرائیں۔ پھر رسول خدا نے چاہا کہ آپ کی خوشی میں اور اضافہ فرمائیں تو آپ نے فرمایا: اے فاطمہ! ہم اہل بیت کو سات ایسی چیزیں عطا کی گئیں جو ہم سے پہلے اور ہمارے بعد بھی کسی کو عطا نہیں ہوئیں اور نہ ہوں گی۔

ہمارے نبی تمام انبیاء سے افضل ہیں اور وہ آپ کے باپ ہیں اور ہمارا وصی تمام اوصیاء سے افضل ہے اور وہ آپ کے شوہر ہیں۔ ہمارا شہید تمام شہداء سے افضل ہے اور وہ آپ کے چچا ہیں۔ اور ہم میں وہ بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دوپہ عطا فرمائے ہیں، جن کے ذریعے سے وہ ملائکہ کے ساتھ پرواز کرتا ہے۔ وہ آپ کے چچا کا بیٹا ہے (مراد رسول پاک کے چچا زاد جعفر طیار)۔ اور ہم میں سے اس اُمت کے دو سبط ہیں اور وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں اور مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس اُمت کے لیے ایک مہدی کا ہونا ضروری ہے جو تیری اولاد میں سے ہوگا۔

ہم نے رسول خدا کی بیعت تین چیزوں کی وجہ سے کی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد الحسن الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن قال: أخبرنا محمد بن محمد



قال: أخبرنا محمد بن أحمد بن عبيد الله المنصوري اجازة
قال: حدثنا أبو الفضل محمود بن محمد قال: حدثنا أحمد
بن محمد بن يزيد قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال:
حدثنا الاعمش عن المنهال بن عمرو عن زاذان عن
سلمان بن عمار قال: بايعنا رسول الله ﷺ على النصيح
للمسلمين والاتمام بعلي بن أبي طالب عليه السلام، والموالاته له.
(بمخفف اسناد) حضرت سلمان قاری فرماتے ہیں: ہم نے رسول خدا ﷺ کی
بیعت عین چیزوں کی وجہ سے کی ہے:

- ❖ تمام مسلمانوں کو صحت کرنا
- ❖ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اقتدا کرنا
- ❖ ان کے ساتھ محبت کرنا

جناب سیدہ فاطمہؑ کی عیادت کے لیے جناب عباسؑ کا آنا

(رویا لاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبو علي الحسن بن محمد
بن الحسن الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ
السعيد الوالد محمد بن الحسن الطوسي رضي الله عنه
قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني محمد بن أحمد
ابن عبيد الله المنصوري قال: حدثنا سليمان بن سهل قال:
حدثنا عيسى بن اسحاق القرشي قال: حدثنا حمدان بن
علي الخفاف قال: حدثنا عاصم بن حميد عن أبي حمزة
الثمالي عن أبي جعفر محمد بن علي عليهما السلام عن
أبيه علي بن الحسين عليه السلام عن محمد بن عمار بن ياسر عن
أبيه عمار بن محمد قال: لما مرضت فاطمة عليها السلام مرضتها
التي توفيت فيها وثقلت جاءها العباس بن
عبد المطلب عليه السلام عائداً، فقبل له أنها ثقيلة وليس يدخل
عليها أحد، فأنصرف إلى داره، فأرسل إلى علي عليه السلام فقال
لرسوله: قل له يابن أخ عمك بقرئك السلام ويقول لك: قد

فجائنی من الغم بشکاة حبیبہ رسول اللہ ﷺ وقرۃ عینہ
وعینی فاطمة ما هدنی، وانی لأظنہا أولنا لحوقاً برسول
اللہ ﷺ، واللہ یختار لها ویحبوها ویزلفہا لہ، فان
کان من أمرہا ما لا ید منه فاجمع انا لك الفداء المهاجرین
والانصار حتی یصیبوا الأجر فی حضورہا والصلاة علیہا،
وفی ذلک جمال للدين۔ فقال علی ﷺ لرسولہ وأنا حاضر
عندہ: ابلغ عمی السلام وقل لا عدمت اشفافک وتحننک
وقد عرفت مشورتک ولرأیک فضلہ، ان فاطمة بنت رسول
اللہ ﷺ لم تزل مظلومة من حقہا ممنوعة، وعن میراثہا
مدفوعة، لم تحفظ فیہا وصیة رسول اللہ ﷺ ولا
رعمی فیہا حقہ ولا حق اللہ عزوجل، وكفی باللہ حاکماً
ومن الظالمین منتقماً، وانی اسألك یاعم ان تسمح لی
بترك ما أشرت به، فانہا وصتی بستر أمرہا۔

قال: فلما أتى العباس رسولہ بما قالہ علی ﷺ قال: یغفر
اللہ لابن أخی فانہ لمغفور لہ ان رأى ابن أخی لا یطعن فیہ،
انہ لم یولد لعبدالمطلب مولود أعظم بركة من علی الا
نبیؑ، ان علیاً لم یزل أسبقہم الی کل مکرمۃ وأعلمہم بکل
قضية وأشجعہم فی الکریہۃ وأشدہم جہاداً للاعداء فی
نصرة الحنیفیۃ، وأول من آمن باللہ ورسولہ (ص)۔

(مخفف اسناد) حضرت عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں: جب سیدہ
فاطمہ الزہراء علیہا السلام بیمار ہوئیں کہ جس بیماری میں آپ نے اس دنیائے فانی سے رحلت
فرمائی اور آپ کی بیماری بہت سخت تھی کہ اس دوران میں حضرت عباس بن عبدالمطلب آپ کی
عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ کو بتایا گیا کہ آپ کی حالت بہت زیادہ سنگین ہے اور کسی
کو آپ سے ملاقات کی اجازت نہیں ہے۔ جناب عباسؓ بغیر عیادت کے واپس گھر تشریف لے
گئے اور گھر سے علیؓ کی خدمت میں اپنا ایک نمائندہ بھیجا اور اپنے نمائندہ سے فرمایا کہ
علیؓ سے میری طرف سے یہ عرض کرو: اے میرے بھائی کے فرزند! آپ کا چچا آپ کو سلام کہہ

رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ رسول خدا کی محبوب بیٹی اور میری اور رسول کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی بیماری کا غم لے کر آیا تھا لیکن مجھے ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی اور تحقیق میں گمان کرتا ہوں کہ ہم سب سے پہلے رسول خدا سے ملاقات کرنے والی یہی حبیبہ رسول خدا ہیں اور خدا نے ان کو پہلے ملاقات رسول کے شرف کے لیے جن لیا ہے اور وہ ان سے محبت کرتا ہے اور اسے اس کی بارگاہ میں قرب حاصل ہے۔ اگر ان کا امر واقع ہو جائے (یعنی ان کی وفات ہو جائے) تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم مہاجرین و انصار میں سے آپ کے جو خاص دوست ہیں، ان سب کو جمع کریں تاکہ وہ آپ کے تہنیت جنازہ اور آپ پر نماز ادا کر کے اجر و ثواب حاصل کر سکیں اور اس میں دین کی عزت اور وقار ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جناب عباسؓ کے نمائندہ سے فرمایا: میں خود آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا۔ میرا بھی سلام میرے چچا تک پہنچا دیں اور ان سے عرض کریں: میں آپ کی شفقت اور مہربانی کو فراموش نہیں کر سکتا اور آپ کے مشورہ کی عظمت اور آپ کی عظیم رائے سے واقف ہوں اور جانتا ہوں کہ تحقیق قاطعہ بنت رسول خدا ہمیشہ مظلومہ رہی ہیں جن کو ان کے اپنے حق سے محروم کیا گیا ہے اور ان کے باپ کی میراث سے روکا گیا ہے اور ان کے حق میں خود رسول خدا کی وصیت کی بھی حفاظت نہیں کی گئی اور اس بی بی کے بارے میں رسول کے حق کی بھی رعایت نہیں کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے حق کا بھی پاس نہیں کیا گیا اور اللہ تعالیٰ ہی اس کے لیے بطور حاکم کافی ہے اور ظالموں سے وہی انتقام لے گا۔

اے میرے چچا! آپ کے مشورہ کو میرے لیے ترک کرنا اور اس کو نظر انداز کرنا آسان نہیں ہے لیکن قاطعہ زہراءؓ نے خود وصیت فرمائی ہے کہ میری وفات کے تمام امور کو پوشیدہ رکھا جائے۔ جب جناب عباسؓ بن عبدالمطلب کے پاس آپ کا نمائندہ واپس آیا اور اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیان کی ہوئی ساری گفتگو آپ کو سنائی۔ اس وقت آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے بھائی کے فرزند کی مغفرت فرمائے، کیونکہ وہ یقیناً بخشا ہوا ہے۔ تحقیق میرے بھائی کے بیٹے کی رائے میں ظلم نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اولاد عبدالمطلب میں علیؓ سے بڑھ کر کوئی باہرکت بچہ پیدا ہی نہیں ہوا، سوائے نبی کریمؐ کے۔ تحقیق علیؓ عزت و کرامت میں سب سے مقدم ہیں اور ہر معاملہ کے بارے میں زیادہ جاننے والے ہیں اور ہر مصیبت اور بلا میں سب سے زیادہ بہادر



ہیں اور دین خیف کی نصرت میں دشمن کے مقابلے میں سب سے سخت جہاد کرنے والے ہیں اور اللہ اور رسول پر سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔

جو شخص خدا کی خاطر ہم سے محبت کرے گا

(روبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رضي الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو بكر محمد بن عمر الجماعي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال: حدثنا محمد بن القاسم الحارثي قال: حدثنا أحمد بن صبيح قال: حدثنا محمد بن اسماعيل الهمداني عن الحسين بن مصعب قال: سمعت جعفر بن محمد عليه السلام يقول: من أحبنا لله وأحب محبنا لا لغرض دنيا يصيبها منه وعادى علونا لا لإحقة كانت بينه وبينه ثم جاء يوم القيامة وعليه من الذنوب مثل رمل عالج وزيد البحر فغفرها الله تعالى له۔

(بخلاف اسناد) حسین بن مصعب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق عليه السلام سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص خدا کی خوشنودی کی خاطر ہم سے محبت کرے اور ہمارے ساتھ محبت رکھنے والے سے محبت کرے اور اس کی محبت کسی دنیاوی غرض کی خاطر نہ ہو کہ جو اس کو ہمارے محبت سے حاصل ہوئی ہے اور وہ ہمارے دشمن سے بغض رکھے اور اس کی یہ صداقت اور بغض ہمارے دشمن کے ساتھ کسی ذاتی دشمنی کی وجہ سے نہ ہو تو جب قیامت کا دن آئے گا، اگر اس محبت کرنے والے کے ذمہ ریت کے ذرات کے برابر اور سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ ان سب کو معاف کر دے گا۔

ہم اللہ اور تمہارے درمیان سبب ہیں

(روبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد



أبو جعفر محمد بن الحسن عليه السلام قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا جعفر بن محمد بن عبيد قال: حدثنا الحسن بن محمد قال: حدثنا أبي عن محمد بن المثنى الأزدي أنه سمع أبا عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام يقول: نحن السبب بينكم وبين الله عز وجل.

(مخفف استاد) محمد بن مثنیٰ ازدی نے روایت کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت امام جعفر صادق عليه السلام سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ہم تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان سبب ہیں۔

صبح کے وقت صدقہ دو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن عليه السلام قال: أخبرنا محمد بن محمد عن أبي بكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا اسيد بن زيد عن محمد بن مروان عن جعفر بن محمد عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: بَكْرُوا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا.

(مخفف استاد) حضرت امام جعفر صادق عليه السلام نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: صبح کے وقت صدقہ دیا کرو، کیونکہ صبح کے وقت صدقہ دینے سے ہر بلا دور ہوتی ہے۔

کون سی محفل سب سے بہتر ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن الطوسي عليه السلام قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن محمد بن المظفر



البزاز قال: حدثنا الحسن بن رجا قال: حدثنا عبيد الله بن سليمان عن محمد بن علي المطار عن هارون بن أبي بردة عن عبيد الله بن موسى عن المبارك بن حسان عن عطية عن ابن عباس قال: قيل يا رسول الله أي الجلساء خير؟ قال: من ذكركم بالله رؤيته، وزادكم في علمكم منطقته، وذكركم بالآخرة عمله.

(بخلاف اسناد) حضرت ابن عباسؓ نے روایت بیان کی ہے، آپؐ فرماتے ہیں: رسول خدا کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! سب سے بہتر اور اچھی مجلس کس کی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جس کی طرف دیکھنے سے خدا یاد آ جائے، جس کی گفتگو تمہارے علم کو زیادہ کر دے اور جس کا عمل تمہیں آخرت یاد کروادے (یہاں مجاہد مرسل کے تحت مجلس سے مراد اہل مجلس مراد ہیں)۔

تین چیزوں کا خوف

(روایا اسناد) قال: حدثنا الشيخ أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر بن الحسن رضي الله عنه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثني أبو حفص عمر بن محمد الصيرفي قال: حدثني علي بن مهرويه القزويني قال: حدثني داود بن سليمان الغازي قال: حدثنا الرضا علي بن موسى عليه السلام عن أبيه موسى بن جعفر عن أبيه جعفر بن محمد عن أبيه محمد بن علي بن أبيه علي بن الحسين عن أبيه الحسين بن علي عن أمير المؤمنين عليهم السلام قال: قال رسول الله: ثلاثة أخافهن على أمتي: الضلالة بعد المعرفة، ومضلات الفتن، وشهوة البطن والفرج.

(بخلاف اسناد) امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالبؓ نے حضرت رسول خدا سے روایت کی ہے: آپؐ نے فرمایا: مجھے اپنی امت کے بارے میں تین چیزوں کا سب سے زیادہ



خوف ہے:

- ◇ معرفت کے بعد گمراہی
- ◇ حق کے وقت راہِ حق سے پھسل جانا
- ◇ حکم اور شرمگاہ کی ثبوت

تمہارا یہ صاحب تمہیں جنت میں لے جائے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرني الشيخ أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن ابن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني أبو بكر محمد بن عمر الجماعي قال: حدثنا محمد بن محمد ابن سعيد الهمداني قال: حدثنا الحسين بن عتبة قال: حدثنا أحمد بن نصر قال: حدثنا محمد بن صامت الجعفي قال: كنا عند أبي عبد الله عليه السلام وعنده قوم من البصريين، فحدثهم بخديث أبيه عن جابر بن عبد الله في الحج أملاه عليهم، فلما قاموا قال أبو عبد الله عليه السلام: ان الناس أخذوا يميناً وشمالاً وانكم لزمتم صاحبكم، فإني أرى ترون يرد بكم إلى الجنة والله إلى الجنة والله إلى الجنة والله.

(بخلاف اسناد) محمد بن صامت بھی نے بیان کیا ہے: ہم حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے اور مصرہ کے چند لوگ بھی آپ کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے آپ کے سامنے آپ کے والد گرامی کی ایک حدیث بیان کی جو انہیں جابر بن عبد اللہ نے حج کے موقع پر سنائی تھی۔ جب وہ لوگ کھڑے ہو گئے تو آپ نے فرمایا: لوگ دائیں اور بائیں سے اغذ کر لیتے ہیں حالانکہ تم لوگوں پر لازم ہے کہ تم اپنے صاحب زمان کے دامن کو حجام لو۔ پس تم لوگ کدھر دیکھ رہے ہو تمہارا صاحب تم کو جنت کی طرف لے جا رہا ہے۔ خدا کی قسم، جنت کی طرف خدا کی قسم، جنت کی طرف لے جا رہا ہے۔



نبی اکرمؐ کی دعائیں

(وبالاستاد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمته قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو حفص عمر بن محمد الصيرفي قال: حدثنا أبو عبد الله الحسين بن اسماعيل الضبي قال: حدثنا عبد الله بن شبيب قال: حدثني اسماعيل بن أبي اويس قال: حدثني اسحاق ابن يحيى عن أبي بردة الاسلمي عن أبيه قال: كان رسول الله ﷺ إذا صلى الصبح رفع صوته حتى يسمع أصحابه يقول: «اللهم اصلح لى دينى الذى جعلته لى عصمة» ثلاث مرات، «اللهم اصلح لى دنياى الذى جعلت فيها معاشى» ثلاث رات، «اللهم اصلح لى آخرتى التى جعلت اليها مرجعى» ثلاث مرات، «اللهم انى أعوذ برضاك من سخطك وأعوذ بعفوك من نقمتك» ثلاث مرات «اللهم انى أعوذ بك منك لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد»۔

(مخفف استاد) ابو بردہ اسلمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: جب رسول خدا نماز فجر بلند آواز سے ادا فرماتے تھے یہاں تک کہ آپؐ کے اصحاب بھی آواز کو سنتے تھے۔ آپؐ یوں دعا فرماتے تھے:

اللهم اصلح لى دينى الذى جعلته لى عصمة
 ”اے میرے اللہ! تو میرے دین کی میرے لیے اصلاح فرما، جس کو تو نے میرے لیے محفوظ قرار دیا ہے۔“

اور یہ کلمات تین دفعہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ پھر فرماتے:

اللهم اصلح لى دنياى الذى جعلت فيها معاشى
 ”اے میرے اللہ! میرے لیے میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں تو نے میری معاش اور روزی قرار دی ہے۔“



اس کو بھی تین مرتبہ ارشاد فرماتے۔

پھر ارشاد فرماتے:

اللهم اصلح لي آخرتي التي جعلت اليها مرجعي
 ”اے میرے اللہ! تو میری آخرت کی اصلاح فرما جس کی طرف تو
 نے میرا لوٹنا قرار دیا ہے۔“

اس کو بھی تین مرتبہ ارشاد فرماتے۔

پھر ارشاد فرماتے:

اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بعفوك من
 تقمّتك
 ”اے میرے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضا کی پناہ کا سوال
 کرتا ہوں اور تیرے انتقام سے تیرے عفو و درگزر کی پناہ کا سوال کرتا
 ہوں۔“

اور ان کلمات کو بھی تین مرتبہ ارشاد فرماتے۔

اس کے بعد فرماتے:

اللهم اني اعوذ بك منك لا مانع لما اعطيت ولا معطي
 لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد
 ”اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو تو عطا کرے
 اس سے روکنے والا کوئی نہیں اور جس سے تو روک لے اس کو کوئی عطا
 کرنے والا نہیں ہو سکتا اور کوشش کرنے والے کی کوشش حیر نہیں ہو
 سکتی۔“

اللہ تعالیٰ نے مومن کے لیے ضمانت لی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرني أبو علي الحسن بن محمد بن
 الحسن الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرني الشيخ السعيد
 الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن ابن علي رضي الله عنه قال: أخبرني



محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه عليه السلام قال: حدثنا محمد بن موسى المتوكل قال: حدثنا محمد بن جعفر الأسدي قال: حدثنا موسى بن عمران النخعي عن عمه الحسين بن يزيد النوفلي عن محمد بن سنان عن المفضل ابن عمر الجعفي قال: قال أبو عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام: ان الله تعالى ضمن للمؤمن ضماناً. قال: قلت وما هو؟ قال: ضمن له ان أقر الله بالربوبية ولمحمد صلى الله عليه وآله بالنبوّة ولعلي عليه السلام بالامامة وأدى ما افترض عليه أن يسكنه في جواره. قال: فقلت هذه والله هي الكرامة التي لا يشبهها كرامة الأدميين، ثم قال أبو عبد الله عليه السلام: اعلموا قليلاً تنعموا كثيراً.

(بخلاف استاد) جناب مفضل بن عمر بھی نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق عليه السلام نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے مومن کے لیے ضمانت لی ہوتی ہے۔

مفضل نے عرض کیا: مولا! وہ ضمانت کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ضمانت لی ہے کہ مومن اللہ کی ربوبیت اور حضرت محمد کی نبوت اور حضرت علی کی امامت کا اقرار کرے اور جو اس پر واجب کیا گیا ہے کہ اس کو ادا کرے تو وہ ضرور اس مومن کو جنت میں اپنی رحمت کے قرب و جوار میں سکونت عطا فرمائے گا۔
مفضل کہتا ہے: میں نے عرض کیا: خدا کی قسم، یہ مومن کے لیے وہ عزت و کرامت ہے کہ اولاد آدم میں سے کوئی اس کی مثل نہیں ہو سکتا۔ پھر حضرت امام ابو عبد اللہ عليه السلام نے فرمایا: تم عمل تحوّل کرو اور رحمت کثیر حاصل کرو۔

حضرت امام حسن کی شہادت کا واقعہ

(وبیالاسناد) قال: حدثنا أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: حدثني الشيخ



السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن بن علي
 الطوسي رحمته الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا
 أبو الحسن علي بن بلال المهلبى قال: حدثنا مزاحم بن
 عبد الوارث بن عباد البصرى بمصر قال: حدثنا محمد بن
 زكريا الغلابى قال: حدثنا العباس ابن بكار قال: حدثنا
 أبو بكر الهلالى عن عكرمة عن ابن عباس- قال الغلابى
 وحدثنا أحمد بن محمد الواسطى قال: حدثنا عمر بن
 يونس اليمامى عن الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس-
 قال: حدثنا أبو عيسى عبيد الله بن الفضل الطائى قال:
 حدثنا الحسين بن علي بن الحسين بن علي بن عمر بن
 علي بن أبي طالب عليه السلام قال: حدثني محمد بن سلام الكوفى
 قال: حدثنا أحمد ابن محمد الواسطى قال: حدثنا محمد
 بن صالح، ومحمد بن الصلت قال: حدثنا عمر بن يونس
 اليمامى عن الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس قال:
 دخل الحسين بن علي عليهما السلام على أخيه الحسن بن
 علي عليهما السلام فى مرضه الذى توفى فيه، فقال له:
 كيف تجدك يا أخى؟ قال: أجدنى فى أول يوم من أيام
 الآخرة وآخر يوم من أيام الدنيا، وأعلم انى لا اسبق أجلى،
 وانى وارد على أبى وجدى عليهما السلام على كره منى
 لفراقك وفراق اخوتك وفراق الأحبة، واستغفر الله من
 مقاتلى هذه وأتوب اليه، بل على محبة منى للقاء رسول
 الله صلى الله عليه وآله وأمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام ولقاء
 فاطمة وحمزة وجعفر عليهم السلام، وفى الله عز وجل خلف
 من كل هالك وعزاء من كل مصيبة ودرك من كل ما فات.
 رأيت يا أخى كبدي أنفاً فى الطشت، ولقد عرفت من
 دهانى ومن أين أتيت، فما أنت صانع به يا أخى؟ فقال
 الحسين عليه السلام: أقتله والله. قال: فلا أخبرك به أبداً حتى تلقى



رسول الله ﷺ، ولكن اكتب: ﴿هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ الْحَسَنُ
بْنِ عَلِيٍّ إِلَى أَخِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ أَوْصَى أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّهُ يَعْبُدُهُ حَقَّ عِبَادَتِهِ لَا شَرِيكَ
لَهُ فِي الْمَلِكِ وَلَا وَلِيَّ لَهُ مِنَ الذَّلِيلِ، وَأَنَّهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقْدَرَهُ
تَقْدِيرًا، وَأَنَّهُ أَوْلَى مِنْ عَبْدٍ وَأَحَقُّ مِنْ حَمْدٍ مِنْ اطَاعَةِ رُشْدٍ
وَمِنْ عَصَاةٍ غَوَى وَمَنْ تَابَ إِلَيْهِ اهْتَدَى.

فَأَنَّى أَوْصِيكَ يَا حُسَيْنُ بِمَنْ خَلَقْتَ مِنْ أَهْلِي وَوَلَدِي وَأَهْلِ
بَيْتِكَ أَنْ تَصْفَحَ عَنْ مَسِيئَتِهِمْ وَتَقْبَلَ مِنْ مَحْسَنَتِهِمْ وَتَكُونَ
لَهُمْ خَلْفًا وَوَلَدًا، وَأَنْ تَدْفِنَنِي مَعَ جَدِّي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَأَنَّى أَحَقُّ بِهِ وَبَيْتِهِ مِمَّنْ أَدْخَلَ بَيْتَهُ بِغَيْرِ إِذْنِهِ وَلَا كِتَابٍ جَاءَ هُمْ
مِنْ بَعْدِهِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِيمَا أَنْزَلَهُ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ فِي
كِتَابِهِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ
يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ فَوَاللَّهِ مَا أَذِنَ لَهُمْ فِي الدَّخُولِ عَلَيْهِ فِي حَيَاتِهِ
بِغَيْرِ إِذْنِهِ وَلَا جَاءَ هُمْ إِلَّا فِي ذَلِكَ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهِ، وَنَحْنُ
مَأْذُونُونَ لَنَا فِي التَّصَرُّفِ فِيمَا وَرَثْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِ، فَإِنْ أَبَتْ
عَلَيْكَ الْامْرَأَةُ فَأَنْشُدْكَ بِالْقُرَابَةِ الَّتِي قَرَّبَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْكَ
وَالرَّحِمَ الْمَاسَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنْ لَا تَهْرِيقُ فِي
مَحْجَمَةٍ مِنْ دَمٍ حَتَّى تَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَتَخْتَصِمَ إِلَيْهِ
وَتَخْبِرَهُ بِمَا كَانَ مِنَ النَّاسِ إِلَيْنَا بَعْدَهُ.

ثُمَّ قَبِضَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَدَعَانِي الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَبْدُ اللَّهِ
بْنُ جَعْفَرٍ وَعَلَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ: اغْسِلُوا ابْنَ
عَمِّكُمْ، فَغَسَلْنَاهُ وَحَنَطْنَاهُ وَالبَسَانَاهُ أَكْفَانَهُ، ثُمَّ خَرَجْنَا بِهِ
حَتَّى صَلَيْنَا عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَرَ أَنْ يَفْتَحَ
الْبَيْتَ فَحَالَ دُونَ ذَلِكَ مِرْوَانَ بْنُ الْحَكَمِ وَأَبَى سَفْيَانَ
وَمَنْ حَضَرَ هُنَاكَ مِنْ وَلَدِ عَثْمَانَ بْنِ عَفَانَ، وَقَالُوا أَيْدِفْنِ
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَثْمَانَ الشَّهِيدَ الْقَتِيلَ ظُلْمًا بِالْبَقِيْعِ بِشَرِّ
مَكَانٍ وَيَدْفِنِ الْحَسَنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَاللَّهُ لَا يَكُونُ ذَلِكَ



أبدًا حتى تكسر السيوف بيننا وتنقصف الرماح وتنفذ النبل.
 فقال الحسين عليه السلام: أم والله الذي حرم مكة للحسن بن
 علي بن فاطمة أحق برسول الله وبيته ممن ادخل بيته بغير
 اذنه، وهو والله أحق به من حمال الخطايا مسير أبي ذر رضي الله عنه
 الفاعل بعمار ما فعل ويعبد الله ما صنع الحامي الحمى
 المؤوى لطريد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، لكنكم صرتم بعده
 الأمراء وبإيعكم على ذلك الأعداء وأبناء الأعداء.
 قال فحملناه فأتينا به قبر امه فاطمة عليها السلام فدفناه
 الى جنبها رضى الله عنه وأرضاه.

قال ابن عباس: وكنت أول من انصرف فسمعت اللفظ
 وخفت أن يعجل الحسين على من قد أقبل، ورأيت
 شخصاً علمت الشرفه، فأقبلت مبادراً فاذا أنا بعائشة في
 أربعين راكباً على بغل مرحل تقدمهم وتأمرهم بالقتال،
 فلما رأني قالت: الى الى يابن عباس، لقد اجترأتم على
 في الدنيا تؤفونني مرة بعد اخرى تريدون أن تدخلوا بيتي
 من لا أهوى ولا أحب. فقلت: واسوأاته يوم على بغل ويوم
 على جمل تريدان أن تطفئ فيه نور الله وتقاتلي اولياء الله
 وتحولني بين رسول الله وبين حبيبه ان يدفن معه، ارجعي
 فقد كفى الله تعالى المؤنة ودفن الحسن الى جنب امه، فلم
 يزد من الله تعالى الا قرباً وما ازددتم منه والله الا بعداً.
 ياسوأاته انصرفي فقد رأيت ما سرك.

قال: فقطبت في وجهي ونادت بأعلى صوتها أما نسيتم
 الجمل يابن عباس انكم للووا أحقاد. فقلت: أم والله ما
 نسيه أهل السماء فكيف ينساه أهل الأرض، فانصرفت
 وهي تقول:

فأقلت عصاها فاستقرت بها النوى
 كما قر عيناً بالاياب المسافر



(بخلاف استاد) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا گیا اور آپؓ اس کے اثر سے بیمار ہو گئے تو حضرت امام حسین علیہ السلام آپؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے میرے بھائی! آپؓ اپنے آپؓ کو کیسے پارہے ہیں؟

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: میں اپنے آپؓ کو آخرت کے ایام میں سے پہلے یوم میں اور دنیا کے ایام میں سے آخری یوم میں پارہا ہوں (یعنی میری زندگی کا آخری دن ہے) اور میں اپنی موت کا استقبال کر رہا ہوں اور میں اپنے باپ اور اپنے نانا علیہما السلام کے پاس حاضر ہو رہا ہوں لیکن آپؓ کی جدائی اور بہنوں کی جدائی اور دوسرے عزیزوں کی جدائی مجھ پر گراں گزر رہی ہے۔

پھر فرمایا: میں اس (دنیا) سے اللہ کی پناہ و مغفرت طلب کرتا ہوں بلکہ وہاں رسولؐ خدا اور امیر المؤمنین علیؓ ابن ابی طالب علیہ السلام کی ملاقات کے شوق و محبت اور مادرِ گرامی فاطمہ زہراؓ کی ملاقات، حمزہؓ اور جعفر طیارؓ کی ملاقات کے شوق اور محبت کے ساتھ جا رہا ہوں اور ہر مرنے والے کے پس ماندگان کے لیے اللہ ہے اور ہر مصیبت میں مبر دینے والا اور ہر کھوجانے والی چیز کو پورا کرنے والا اللہ ہی ہے۔

اے میرے بھائی! ابھی آپؓ میرے جگر کے ٹکڑوں کو طشت میں دیکھیں گے اور پھر آپؓ کو مظلوم ہو جانے کا کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے؟

امام حسین علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے بھائی! آپؓ کے ساتھ یہ (ظلم) کس نے کیا ہے؟ خدا کی قسم، میں اُسے قتل کر دوں گا۔ پس امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: یہ میں آپؓ کو نہیں بتاؤں گا، یہاں تک کہ میں رسولؐ خدا علیہ السلام سے ملاقات کروں گا لیکن میری وصیت تحریر کر لیں: یہ حسن ابن علیؓ کی اپنے بھائی حسین بن علیؓ کو وصیت ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں یہ گواہی دیتے ہوئے کہ خداوند تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اس کی عبادت اس انداز میں کرو کہ عبادت کا حق ادا ہو جائے۔ اس کی حکومت میں اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کا کوئی ثانی نہیں ہے اور وہ ہر چیز کا خالق ہے اور ہر چیز کو اس نے ایک تقدیر پر مقدر فرمایا ہے۔ وہ سب سے زیادہ سزاوار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس کی حمد کی جائے، جو اس کی اطاعت کرے گا، وہ ہدایت یافتہ ہے اور جو اس کی نافرمانی کرے گا، وہ گمراہ ہے اور جو اس کے حضور توبہ کرتا ہے (یعنی رجوع کرتا ہے) وہ ہدایت حاصل کرتا ہے۔



اے میرے بھائی (حسین!) میں آپ کو اپنے اہل واولاد اور خود آپ کے گھر والوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کی نافرمانیوں اور برائیوں سے درگزر کریں اور ان کی نیکیوں کی پذیرائی کریں اور انہیں قبول کریں اور آپ ان کے سر پرست اور والد ہیں۔ میں آپ کو وصیت کرتا ہوں کہ مجھے میرے نانا رسول خدا کے پہلو میں دفن کرنا کیونکہ میں اس جگہ دفن ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ میں (اُذروئے قرآن) ان میں سے ہوں جو بغیر اذن کے بھی آپ کے گھر داخل ہو سکتے ہیں اور دوبارہ کوئی قرآن نازل نہیں ہوا جس میں روکا گیا ہو۔ جو قرآن اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم پر نازل کیا ہے اس میں ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ..... (سورۃ احزاب، آیت ۵۳)

اے ایمان دارو! تم لوگ پیغمبر کے گھروں میں (بغیر اجازت) نہ جایا کرو مگر جب تم کو کھانے کے واسطے (اندر آنے کی) اجازت دی جائے۔“

خدا کی قسم، ان لوگوں کو حیات نبی میں بھی دخول کی اجازت نہ تھی بغیر اذن دخول کے اب آپ کی وفات کے بعد ان کو اذن دخول کیسے حاصل ہو سکتا ہے جبکہ ہم وہ ہیں جن کو تصرف کا اذن حاصل ہے کیونکہ ہم آپ کے وارث ہیں لیکن اگر کوئی عورت دفن نہ کرنے دے تو میں آپ کو قسم دیتا ہوں اس قرب کی جو آپ کو خدا اور رسول خدا سے حاصل ہے، آپ نے خون ریزی نہیں کرنی یہاں تک کہ رسول خدا سے آپ کی ملاقات ہو جائے۔ وہاں رسول خدا کے سامنے معاملہ پیش کریں گے اور وہاں آپ کے سامنے بیان کریں گے کہ آپ کے بعد ہمارے ساتھ کیسا سلوک کیا گیا۔“

پھر امام حسن علیہ السلام کی روح پرواز کر گئی۔ ابن عباس بیان کرتے ہیں: جناب امام حسین علیہ السلام نے مجھے اور عبداللہ بن جعفر اور علی بن عبداللہ بن عباس کو بلایا۔ آپ نے فرمایا: اپنے چچا زاد کو غسل دیں۔ پس ہم نے (آپ کے ساتھ مل کر) غسل دیا، حوط کیا اور کفن دیا۔ پھر ہم امام حسن علیہ السلام کا جنازہ لے کر گھر سے باہر آئے اور مسجد میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور امام حسین علیہ السلام نے حکم دیا کہ دروازہ کھولا جائے۔ وہاں پر موجود مروان بن حکم، آل ابوسفیان اور اولاد عثمان بن عفان درمیان میں حائل ہو گئی اور انہوں نے کہا: کیا تم نے عثمان شہید، مقتول اور



مظلوم کو قہق کے مقام پر دفن کیا تھا اور حسن کو رسول اللہ کے ساتھ دفن کرنا چاہتے ہو۔ خدا کی قسم، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تلواریں ٹوٹیں نیزے نیزے ہوں اور حیر مل جائیں۔

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: قسم اس خدا کی، جس نے حرم مکہ سے حسن بن علی بن فاطمہ کو محروم کیا۔ یہ رسول خدا کے ساتھ دفن ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہے کیونکہ یہ ان میں سے ہے جو بغیر اذن کے بیت رسول میں داخل ہو سکتے ہیں اور یہ ان سب سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ ابوذرؓ پر خدا رحم کرے (ان کی ساتھ) عمارؓ کے ساتھ تم نے کیا کیا؟ اور عبد اللہ کے ساتھ رسول خدا کے دھکارے ہوئے ہونے کے باوجود کیا نہیں کیا لیکن تم حضورؐ کے بعد حکمران بن گئے اور تمہاری بیعت ہی رسول خدا کی دشمنی اور ان کی اولاد کے ساتھ دشمنی کی وجہ سے کی گئی ہے۔

ابن عباس بیان کرتے ہیں: پھر ہم امام حسن علیہ السلام کو ان کی ماں فاطمہؓ زہراؓ کی قبر کے نزدیک لے کر آئے اور آپ کو ماں کے پہلو میں دفن کر دیا۔

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: میں پہلے تو لڑنے والا تھا لیکن جب میں نے شورشنا تو ڈر گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ امام حسینؓ جلد بازی نہ کر جائیں۔ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے شر سے میں واقف تھا، میں ان کے آگے کھڑا ہو گیا۔ اچانک میں نے عائنہ کو دیکھا کہ وہ غم پر سوار تھی اور لوگوں کے آگے آگے تھی اور لوگوں کو جنگ کا حکم دے رہی تھی۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا: ابن عباسؓ! ادھر آؤ۔ تم بنی ہاشم نے میرے خلاف جرأت کی ہے اور یکے بعد دیگرے مجھے اذیت دے رہے ہو۔ اب تم میرے گھر میں داخل ہونا چاہتے ہو۔ میں یہ چاہتی ہوں اور نہ پسند کرتی ہوں۔ میں نے اس سے کہا: افسوس ہے تجھ پر! ایک دن تو ہمارے مقابلے میں اونٹ پر سوار ہو کر آئی اور آج غم پر سوار ہو کر آگئی ہے اور تو چاہتی ہے کہ لوہر خدا خاموش ہو جائے تو اللہ کے دوستوں کے ساتھ جنگ کرنے والی ہے اور رسول خداؐ اور ان کے محبوب کے درمیان حائل ہو گئی اور ان کو دفن نہیں ہونے دیا۔ جاؤ چلی جاؤ۔ حسن بن علیؓ اپنی ماں کے پہلو میں دفن ہو گئے ہیں اور ان کو اللہ سے قرب ہی حاصل رہے گا اور تم کو سوائے خدا سے دوری کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ ہائے افسوس! میں دیکھ رہا ہوں (حسنؓ کے جنازے کی توہین کر کے) تو بہت خوش ہو رہی ہے۔

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: اس نے تیوری چڑھائی اور بلند آواز سے کہا: اے



ابن عباسؓ میں حمل کا داغ ابھی بھولی نہیں اور تمہارے ساتھ میرا کینہ (ابھی) باقی ہے۔
میں نے کہا: خدا کی قسم، حمل کی جگہ تو آسمان والے نہیں بھولے، زمین والے اس کو کیسے
بھول سکتے ہیں؟ پھر وہ واپس چلی گئی اور (جاتے ہوئے) یوں کہہ رہی تھی:

فألفت عصاه فاستقرت بها النوى

کما قر عیناً بالایاب المسافر

”میں اس نے اپنا عصا ڈال دیا۔ اس عصا کے ذریعے اس کی دشمنی کی

آگ کو استقرار ملا، جس طرح مسافر کے واپس آنے سے آنکھوں کو

سکون ملتا ہے۔“

میرے خیال میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ اہل بیتؑ امام حسنؑ کو روضہ رسولؐ میں دفن
کرنے سے دشبردار ہو گئے ہیں۔

غم حسینؑ میں رونے کے علاوہ ہر قسم کا رونا مکروہ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرني أبو علي الحسن بن محمد بن

الحسن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ

السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن بن علي رضي الله عنه قال:

أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو القاسم جعفر بن

محمد بن قولويه رضي الله عنه قال: حدثني أبي قال: حدثني سعد بن

عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن

محبوب الزرادي عن أبي محمد الأنصاري عن معاوية بن

وهب قال: كنت جالساً عند جعفر بن محمد عليهما

السلام إذ جاء شيخ قد انحنى من الكبر فقال: السلام عليك

ورحمة الله وبركاته. فقال له أبو عبدالله: وعليك السلام

ورحمة الله وبركاته، يا شيخ ادن مني، فلدنا منه فقبل يده

فبكي، فقال له أبو عبدالله رضي الله عنه: وما يبكيك يا شيخ؟ قال له:

يا بن رسول الله أنا مقيم على رجاء منكم منذ نحو من مائة

سنة أقول هذه السنة وهذا الشهر وهذا اليوم ولا أراه فيكم،

فتلومني ان أبكي. قال: فبكي أبو عبدالله رضي الله عنه ثم قال: يا شيخ



ان اخرت منيتك كنت معنا، وان عجلت كنت يوم القيامة مع ثقل رسول الله ﷺ. فقال الشيخ: ما ابالي ما فاتني بعد هذا يابن رسول الله. فقال له أبو عبد الله عليه السلام: يا شيخ ان رسول الله ﷺ قال: اني تارك فيكم الثقلين ما ان تمسكتم بهما لن تضلوا: كتاب الله المنزل، وعترتي أهل بيتي تجي وأنت معنا يوم القيامة.

قال: يا شيخ ما أحسبك من أهل الكوفة. قال: لا. قال: فمن أين أنت؟ وقال: من سوادها جعلت فداك. قال: أين أنت من قبر جدي المظلوم الحسين عليه السلام؟ قال: اني لقريب منه. قال: كيف اتيانك له؟ قال: اني لآتيه وأكثر. قال: يا شيخ ذاك دم يطلب الله تعالى به ما أصيب ولد فاطمة ولا يصابون بمثل الحسين عليه السلام، ولقد قتل عليه السلام في سبعة عشر من أهل بيته نصحوه لله وصبروا في جنب الله، فجزاهم أحسن جزاء الصابرين، انه اذا كان يوم القيامة أقبل رسول الله ﷺ ومعه الحسين عليه السلام ويده على رأسه يقطر دماً فيقول: يارب سل أمتي فيم قتلوا ابني. وقال عليه السلام: كل الجزع والبكاء مكروه سوى الجزع والبكاء على الحسين عليه السلام.

(بخلاف استاد) معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ ایک بزرگ شخص آپ کے پاس آیا، جس کی کمر بڑھاپے کی وجہ سے جھکی ہوئی تھی۔ اس نے آ کر سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر بزرگ کو اپنے قریب بلایا۔ پس وہ بزرگ آپ کے قریب ہوا، اور اس نے آپ کے ہاتھوں کا بوسہ لیا اور رونا شروع کر دیا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے شیخ بزرگ! آپ نے رونا کیوں شروع کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: اے مولا! اے فرزند رسول! میں ایک سو سال سے اس امید پر زندہ ہوں کہ آپ کی طرف سے وہ قائم آئے، شاید اس سال، اس ماہ، اس دن لیکن میں کوئی بھی



آپ کی طرف سے (آتا) نہیں دیکھ رہا۔ آپ اب بھی مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ میں روتا کیوں ہوں؟

راوی بیان کرتا ہے: اس کی یہ بات سننے کے بعد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بھی رونا شروع کر دیا اور فرمایا: اے شیخ! وہ وقت ابھی نہیں آیا اور اس کے بعد فرمایا: اے شیخ! اگر تم اس وقت تک زندہ رہے تو ہماری جماعت میں شامل ہو گے اور اگر تمہاری موت جلدی واقع ہو گئی تو تم قیامت کے دن رسول خدا کی قتل کے ساتھ ہو گے یعنی اہل بیت رسول خدا کے ساتھ، جن کے بارے میں رسول خدا نے فرمایا ہے: ”میں عقلمین چھوڑ کر جا رہا ہوں جن میں ایک قتل میرے اہل بیت ہیں۔“

اس بزدل نے عرض کیا: اے فرزند رسول! یہ سننے کے بعد مجھے کوئی پروا نہیں ہے، خواہ موت ابھی آجائے۔

ابو عبد اللہ نے اس سے فرمایا: اے شیخ! خود رسول خدا نے فرمایا: ”میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم نے ان دونوں سے تمسک رکھا تو پھر تم میرے بعد ہر گز گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب ہے جو اس کی طرف سے نازل شدہ ہے اور دوسری میری عترت و اہل بیت۔“

اے شیخ! جب قیامت کا دن آئے گا تو تم اس حالت میں ہمارے ساتھ ہو گے۔ آپ نے فرمایا: اے شیخ! کیا تم کوفہ کے رہنے والے نہیں ہو؟ اُس نے عرض کیا: نہیں! آپ نے فرمایا: پھر تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں آپ پر قریبان ہو جاؤں، میں اطراف کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم میرے جد بزرگوار، مظلوم کربلا امام حسین علیہ السلام کی قبر سے کتنے فاصلے پر رہتے ہو۔

اس نے عرض کیا: مولاً! میں اُن کے قریب ہوں۔ آپ نے فرمایا: میرے مظلوم باپ کی قبر پر زیارت کے لیے تمہارا آنا جانا کیسا ہے؟ اس نے عرض کیا: اے فرزند رسول! میں اکثر قبر حسین پر آنا جاتا رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے شیخ! یہ وہ خون ہے جس کے ذریعے اللہ اولادِ قاطمہ پر جو ظلم وارد



ہوا ہے، اس کے بارے میں ظالموں سے ضرور مطالبہ کرے گا اور حسینؑ کی مثل کسی پر ظلم نہیں ہوا کہ جنہیں سترہ افراد اہل بیتؑ کے ہمراہ قتل کر دیا گیا، جن کی دوستی اللہ کے لیے خالص تھی اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے مہربان کیا۔ ان کی جزا تمام مہربانوں سے بہترین ہوگی کیونکہ جب قیامت کا دن ہوگا تو رسول خداؐ اس حالت میں بارگاہِ خدا میں حاضر ہوں گے کہ ان کے ساتھ امام حسینؑ ہوں گے اور حضورؐ کا ایک ہاتھ اپنے فرزند کے سر پر ہوگا کہ جس سے خون بہہ رہا ہوگا۔ آپؐ التجا کریں گے کہ اے میرے رب! میری اس اُمت سے پوچھ کہ انہوں نے میرے بیٹے کو کیوں قتل کیا؟ (اس کا جرم کیا تھا؟) نیز امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: حسینؑ بن علیؑ کے غم اور ان پر رونے کے علاوہ باقی ہر قسم کا غم اور رونا مکروہ ہے۔

امام حسینؑ کے ایک قاتل کا انجام

(روایا اسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي عليه السلام قال: أخبرني الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن بن علي عليه السلام قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن بن علي بن خالد المراءغي قال حدثنا علي بن الحسين بن سفيان الكوفي الهمداني قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن سليمان الحضرمي قال: حدثنا عباد بن يعقوب قال: حدثنا الوليد بن أبي ثور قال: حدثنا محمد بن سليمان قال: حدثني عمي قال: لما خفنا أيام الحج خرج نفر منا من الكوفة مستترين وخرجت فصرنا إلى كربلاء وليس بهما موضع نسكنه، فبينما كونا على شاطئ الفرات وقلنا نأوي إليه، فبينما نحن فيه أذ جاءنا رجل غريب فقال: أصير معكم في هذا الكوخ الليلة فاني عابر سبيل، فأجبناه وقلنا غريب منقطع به، فلما غربت الشمس واطلم الليل اشعلنا فكننا نشعل بالنفط، ثم جلسنا نتذاكر أمر الحسين بن علي عليهما السلام ومصيبته وقتله ومن تولاه، فقلنا ما بقي أحد من قتلة الحسين إلا رماه الله ببليّة في بدنه. فقال ذلك



الرجل: فانما قد كنت فيمن قتله والله ما اصابني سوء وانكم
يا قوم تكذبون، فامسكنا منه وقل ضموه النقط، فقال ذلك
الرجل ليصلح الفتيلة باصبه فأخذت النار كفه فخرج
ونادى حتى القى نفسه في الفرات يتغوص به، فوالله لقد
رأيناه يدخل رأسه في الماء والنار على وجه الماء فاذا
أخرج رأسه سرت النار اليه فتغوصه الى الماء ثم يخرج
فتعود اليه، فلم يزل ذلك دأبه حتى هلك.

(مخفف استاد) محمد بن سلیمان روایت کرتے ہیں کہ میرے چچا نے مجھ سے بیان کیا
ہے: جب ایام حج ختم ہو گئے تو ہم میں سے ایک گروہ کوفہ سے چھپ کر بلا کی طرف نکل آیا۔
کر بلا میں ہمیں رہائش کے لیے کوئی جگہ نہ مل سکی۔ ہم نے دریائے فرات کے کنارے ایک
جموہڑی بنائی اور اپنے آپ سے کہا کہ ہم اسی میں گزر بسر کریں گے۔ ہم نے ایک مسافر کو
دیکھا جو ہمارے پاس آیا اور آ کر کہا کہ کیا مجھے اجازت ہے کہ میں بھی رات آپ کے ساتھ
گزاروں؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔

جب سورج غروب ہو گیا اور رات کی تاریکی ہر طرف چھا گئی تو ہم نے تل سے چراغ
روشن کیا۔ پھر ہم سب مل کر بیٹھ گئے اور امام حسین علیہ السلام کا تذکرہ شروع کر دیا اور آپ کی
مصیبت نیز آپ کی اور آپ کے رفقا کی شہادت کا ذکر شروع ہو گیا۔ ہم میں سے ایک شخص
نے کہا: جو جو بھی امام حسین علیہ السلام کے قتل میں شریک تھا، ان میں سے کوئی ایسا نہیں بچا مگر یہ کہ کوئی نہ
کوئی بیماری اس کے بدن کو لاحق ہوئی (یعنی ایمان تو ضائع ہو ہی گیا تھا، بدن بھی سالم نہیں رہا)۔
جب ہم نے یہ بات کہی تو وہ مسافر بول اٹھا کہ تم لوگوں نے غلط کہا ہے، جموٹ بولا ہے
کیونکہ میں بھی قاتلان حسین میں شامل تھا۔ خدا کی قسم، مجھے کوئی ایسی چیز لاحق نہیں ہوئی۔ پس
اس کی اس بات کے کچھ ہی دیر بعد چراغ کی روشنی کم ہونا شروع ہو گئی، اور وہ مسافر اٹھا کہ
چراغ کے فیتے کو ہاتھ سے درست کرے۔ اس نے جونہی اپنی انگلی سے فیتہ درست کرنے کی
کوشش کی تو اس کے ہاتھ کو آگ نے پکڑ لیا۔ وہ چلا تا ہوا وہاں سے نکلا یہاں تک کہ آگ سے
نجات حاصل کرنے کے لیے دریائے فرات میں کود گیا۔ خدا کی قسم، ہم اس کو دیکھ رہے تھے کہ
جب وہ اپنا سر پانی میں لے جاتا تو آگ پانی کے اوپر اوپر رہتی اور جب وہ اپنا سر باہر نکالتا تو



دوبارہ آگ اس کو لگ جاتی اور پھر وہ غوطہ زن ہو جاتا۔ اس کی یہ صورت حال برقرار رہی یہاں تک کہ وہ واصل جہنم ہو گیا۔

نجم سے مراد رسول خدا ہیں

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبو علي الحسن بن محمد بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرني الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد ابن الحسن بن علي رضي الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثني أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رضي الله عنه قال: حدثني أبي قال: حدثني سعد بن عبد الله قال: حدثني أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن منصور بن بزرج عن أبي بصير عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام في قول الله عز وجل ﴿وعلامات بالنجم هم يهتدون﴾ قال: النجم رسول الله ﷺ، والعلامات الأئمة من بعده عليهم السلام.

”بخلاف اسناد) ابو بصیر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا:

وَعَلَّمْتِ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ (سورہ نمل، آیت ۱۶)

تو آپؐ نے فرمایا: ”نجم سے مراد جناب رسول خدا اور علامات سے مراد ان کے بعد ائمہ علیہم السلام ہیں۔“

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد ابن الحسن بن علي رضي الله عنه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن أحمد بن محمد ابن خالد البرقي عن صالح بن حمزة عن الحسين بن عبد الله عن



سعد بن ظریف عن الأصمغ بن نباتة ان امير المؤمنين قال
 لأصحابه: اعلّموا يقيناً ان الله تعالى لم يجعل للعبد - وان
 عظمت حيلته واشتد طلبه وقويت مكائده - أكثر مساسمي
 له في الذكر الحكيم ، فالمعارف بهذا العاقل له أعظم
 الناس راحة في منفعتة، والتارك له أعظم الناس شغلاً في
 مضرتة، والحمد لله رب العالمين- ورب منعم عليه
 مستدرج، ورب مبتلى عند الناس مصنوع له، فابق أيها
 المستمع من سعيك، وقصر من عجلتك، واذكر قبرك
 ومعادك، فان الى الله مصيرك، وكما تدن تذل.

اصمغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے
 اصحاب سے فرمایا: جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے لیے جو کچھ قرآن مجید میں ذکر کیا
 ہے، اس سے زیادہ قرار نہیں دیا اگرچہ اس کا حیلہ عظیم ہے، اس کی طلب سخت ہے اور اس کا
 قرب تقویت والا ہے اور جو شخص اس کے بارے میں معرفت رکھتا ہے اور اس کا تنقل رکھتا ہے
 وہ سب سے زیادہ فائدہ مند ہے اور جو اس کا تنقل نہیں رکھتا اور اس کو چھوڑنے والا ہے وہ
 سب لوگوں سے زیادہ نقصان دہ کام کرنے والا ہے اور تمام تشریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ بعض
 ایسے بھی ہیں جن پر نعمت نازل ہوتی ہے اور وہ گھائے میں ہوتے ہیں اور بعض لوگ ایسے ہوتے
 ہیں جو لوگوں کے نزدیک مصیبت زدہ ہوتے ہیں لیکن وہ مصیبت بناوٹی ہوتی ہے۔
 اے سننے والو! پوری کوشش کرو اور جلت سے کام نہ لو اور اپنی قبر اور آخرت کو یاد رکھو،
 کیونکہ تم نے خدا کی بارگاہ میں جانا ہے اور جیسا کرو گے ویسا ہی بھرو گے۔

اہل بیت پر ظلم کرنے والے پر جنت حرام ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن
 الحسين بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ
 السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا
 محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو حفص عمر بن محمد قال:
 حدثنا علي بن مہرويه القزويني قال: حدثنا داود بن



سليمان الغازی قال: حدثنا الرضا علی بن موسى قال:
 حدثنی ابی موسى بن جعفر قال: حدثنی ابی جعفر بن
 محمد قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی
 علی بن الحسین قال: حدثنی ابی الحسین بن علی قال:
 حدثنی ابی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیهم السلام
 قال: قال رسول الله: حرمت الجنة علی من ظلم اهل بیتی
 وقتلهم وعلی المتعرض علیهم والساب لهم، اولئك
 لاخلق لهم فی الآخرة ولا یكلمهم الله یوم القيامة ولا
 یزکیهم ولهم عذاب الیم۔

(بخلاف اسناد) حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے
 اور انھوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام
 سے اور انھوں نے اپنے والد امام علی زین العابدین علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام حسین
 علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے اور انھوں
 نے رسول خدا سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

”جو میرے اہل بیت پر ظلم کرے گا یا ان کو قتل کرے گا یا ان کے
 مقابلے میں آئے گا یا ان میں سے کسی کو گالیاں دے گا، اس پر جنت
 حرام ہے اور ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں (یعنی بغیر حساب
 جہنم میں جائیں گے) اور قیامت کے دن ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کوئی
 بات نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان
 کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔“

علی کا محبت مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانہ دیکھ کر مرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علی الحسن بن محمد بن
 الحسن بن علی الطوسی رضی اللہ عنہ قال: أخبرنا الشیخ
 السعید الوالد أبو جعفر محمد ابن الحسن بن علی علیہ السلام قال:
 أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن



محمد قال: حدثنا أبو علي محمد بن همام قال: حدثنا علي بن محمد بن مسعدة قال: حدثني جندب بن مسعدة بن صدقة قال: سمعت أبا عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: والله لا يهلك هالك على حب علي إلا رآه في أحب المواطن إليه، والله لا يهلك هالك على بغض علي إلا رآه في أبغض المواطن إليه.

(بخلاف استاد) مسعود بن صدقہ نے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم، علیؑ کی محبت پر کوئی نہیں مرے گا مگر یہ کہ وہ مرنے سے پہلے اپنا پسندیدہ اور محبوب ٹھکانہ (یعنی جنت میں اپنا مقام) دیکھ نہ لے اور خدا کی قسم، علیؑ کے بغض میں کوئی نہیں مرے گا مگر یہ کہ مرنے سے پہلے اپنا برا اور ناپسندیدہ ٹھکانہ (یعنی جہنم کا مقام) دیکھ کر مرے گا۔

ہم اہل بیتؑ کی محبت گناہوں کا کفارہ ہے

(روایا اسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن عليه السلام قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن الحسين البصري البزاز قال: حدثنا أبو علي أحمد بن علي ابن مهدي عن أبيه عن الرضا علي بن موسى عن أبيه عن جده عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ: حبنا أهل البيت يكفر الذنوب ويضاعف الحسنات، وإن الله تعالى ليتحمل عن محبتنا أهل البيت ما عليهم من مظالم العباد إلا ما كان منهم فيها على أصرار وظلم للمؤمنين، فيقول للمسيئات كوني حسنة.

(بخلاف استاد) جناب رسول خدا نے فرمایا: ہم اہل بیتؑ کی محبت گناہوں کا کفارہ ہے اور نیکیوں کو زیادہ کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ ہماری محبت سے تمام لوگوں پر کیے جانے والے



مظالم کو ختم کر دے گا مگر وہ کہ جن پر انھوں نے اصرار کیا ہو یا انھوں نے دوسرے موشین پر ظلم کیا ہو ہو۔ (یعنی وہ ان سے نہیں اٹھایا جائے گا، اس کا انھیں حساب دینا پڑے گا) پس ان کی برائیوں سے کہا جائے گا کہ تم سب نکلیں میں تبدیل ہو جاؤ۔

حضرت موسیٰؑ پر وحی

(روبالاستاد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن المظفر بن محمد الخراساني قال: حدثنا محمد بن جعفر العلوي الحسيني قال: حدثنا الحسن بن محمد بن جمهور القمي قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن أبي عمير عن جميل بن دراج عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: أوحى الله إلى موسى بن عمران عليه السلام: أنتدري يا موسى لم انتجبتك من خلقي واصطفيتك لكلامي؟ فقال: لا يا رب۔ فأوحى الله إليه: اني اطلعت إلى الارض فلم أجد عليها أشد تواضعاً لي منك، فخر موسى ساجداً وحفر خديه في التراب تذلاً منه لربه عز وجل، فأوحى الله إليه: ارفع رأسك يا موسى وامر يدك موضع سجودك وامسح بها وجهك وما نالتك من بدنك، فانه امان من كل مقيم ولاء وآفة وعاهة۔

(بخلاف استاد) حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ بن عمرانؑ پر وحی فرمائی: اے موسیٰ! کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی مخلوق میں سے تمہیں کیوں منتخب کیا ہے اور اپنی کلام کے لیے تمہیں کیوں چنا ہے؟ آپ نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ وحی فرمائی: میں نے پوری زمین پر تم سے زیادہ میرے لیے تواضع



اور اکسار کرنے والا کوئی نہ دیکھا اس لیے تمہیں چن لیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہارگاہ خدا میں
بجہ ریڑ ہو گئے۔

آواز قدرت آئی: اے موسیٰ! اپنا سر اٹھاؤ اور اپنے ہاتھ سے مقامِ مجدہ پر سح کرو اور پھر
اپنے چہرے اور بدن کے دوسرے حصوں پر سح کرو کیونکہ ایسا کرنا تمام پیاروں کے لیے دوا ہے
اور ہر آفت اور مصیبت کے لیے امان ہے۔

علیؑ والے کی ایک داستان

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن
الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ
السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن عليه السلام قال: أخبرنا
محمد بن محمد قال: أخبرني القاضي أبو بكر محمد بن
عمر المعروف بابن الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد
بن محمد ابن سعيد قال: أخبرنا محمد بن يوسف بن
إبراهيم الورداني قال: حدثنا أبي قال: حدثنا وهيب بن
حفص عن أبي حسان العجلي قال: لقيت أمة الله بنت
راشد الهجري فقلت لها: أخبرني بما سمعت من أبيك.
قالت: سمعته يقول: قال لي حبيبي أمير المؤمنين عليه السلام:
يا راشد كيف صبرك إذا أرسل اليك دعي بني أمة قطع
يديك ورجليك ولسانك؟ فقلت: يا أمير المؤمنين أكون
آخر ذلك إلى الجنة؟ قال: نعم يا راشد، وأنت معي في
الدنيا والآخرة. قالت: فوالله ما ذهبت الأيام حتى أرسل
إليه الدعي عبيد الله بن زياد، فدعاه إلى البراءة من أمير
المؤمنين عليه السلام، فأبى أن يثبرا منه، فقال له ابن زياد: فبأي مية
قال لك صاحبك تموت؟ قال: أخبرني خليلي صلوات
الله عليه أنك تدعوني إلى البراءة منه فلا أتبرأ فتقدمني
فقطع يدي ورجلي ولساني. فقال: والله لا كذب صاحبك،
قدموه فاقطعوا يده ورجله واطروا لسانه، فقطعوه ثم



حملوه الى منزلنا فقلت له: يا ابيه جعلت فداك هل تجد لما
 اصابك ألم؟ قال: والله لا يابنية الا كالرخام بين الناس۔
 ثم دخل عليه جيرانه ومعارفه يتوجعون له فقال: اتتوني
 بصحيفة ودواة اذكر لكم ما يكون مما أعلمنيه مولاي امير
 المؤمنين عليه السلام، فأتوه بصحيفة ودواة فجعل يذكر ويملئ
 عليهم اخبار الملاحم والكائنات ويسندها الى امير
 المؤمنين عليه السلام، فبلغ ذلك ابن زياد فأرسل اليه الحجام حتى
 قطع لسانه، فمات من ليلته تلك عليه السلام وكان امير
 المؤمنين عليه السلام يسميه راشد المبلى، وكان قد ألقى عليه السلام اليه
 علم البلایا والمنایا، فكان يلقي الرجل فيقول له: يا فلان
 بن فلان تموت ميتة كذا، وأنت يا فلان تقتل قتلة كذا،
 فيكون الأمر كما قاله راشد عليه السلام۔

(بعض استاد) ابو حسان عجل سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے امۃ اللہ بنت
 راشد ہجری سے ملاقات کی اور اس سے کہا: جو کچھ آپ نے اپنے والد سے سنا ہے وہ میرے
 سامنے بیان کریں؟ اس نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے: میرے
 آقا و مولا اور میرے دوست امیر المومنین علی ابن ابی طالب عليه السلام نے مجھ سے فرمایا: اے راشد!
 تیری اس وقت کیا حالت ہوگی اور تو اس وقت کیسے صبر کرے گا جب بنی امیہ کا بلانے والا تجھے
 بلائے گا اور تیرے ہاتھ پاؤں اور تیری زبان کاٹ دے گا؟

میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! کیا میرا انجام اور اس چیز کا انجام جنت ہوگا؟
 آپ نے فرمایا: اے راشد! ہاں، تو دنیا اور آخرت دونوں میں ہمارے ساتھ ہوگا۔
 کثیر خدا نے بیان کیا: خدا کی قسم، زمانہ گزرتا رہا اور وہ وقت آ گیا جب عبد اللہ ابن زیاد ملعون
 کی طرف سے ایک بلانے والا آ گیا اور وہ اس کے پاس گئے تو ابن زیاد نے امیر المومنین علی
 سے برأت کے لیے کہا۔ میرے بابا نے برأت سے انکار کیا۔ ابن زیاد ملعون نے کہا: اچھا یہ بتاؤ!
 تمہارے امام نے کون سی موت کو تمہارے لیے بیان کیا ہے اور تم کس وقت مرو گے؟
 میرے بابا نے فرمایا: میرے امام نے میرے لیے بیان فرمایا ہے کہ تو مجھے برأت کی



دعوت دے گا اور میں اس برأت سے انکار کروں گا اور تو میرے ہاتھ، پاؤں اور زبان کاٹ ڈالے گا۔ اس ملعون نے کہا: میں تیرے امام کو جھوٹا (نعوذ باللہ من ذلك) ثابت کرتا ہوں اس نے حکم دیا: اس کے ہاتھ اور پاؤں کو کاٹ دو اور اس کی زبان کو چھوڑ دو۔ انھوں نے ایسے ہی کیا اور مجھے پھانسی پر لٹکا دیا۔

میں نے اپنے والد سے عرض کیا: بابا جان ایہ جو کچھ آپ کے ساتھ کیا گیا ہے آپ اس کی اذیت کو محسوس کر رہے ہیں؟

میرے بابا نے مجھے جواب دیا: خدا کی قسم، نہیں، میں تو اپنے آپ کو ایسے پارہا ہوں جیسے لوگوں کے درمیان آرام و سکون کے ساتھ ہوں۔

پھر ہمارے مسائے اور جان بچان والے آنا شروع ہو گئے اور وہ سارے میرے بابا کی طرف متوجہ ہوئے۔ میرے بابا نے ان سب سے فرمایا: جاؤ ظلم کا قذ اور دوات لے کر آؤ تاکہ میں تمہارے لیے وہ کچھ بیان کروں جس کا ظلم مجھے میرے مولا و آقا امیر المومنین نے عطا فرمایا ہے۔ وہ سارے ظلم دوات اور کاغذ لے کر آ گئے۔ میرے بابا نے کائنات کی خبروں اور حالات کو امیر المومنین کے حوالے سے بیان کرنا شروع کر دیا اور اس کی سند امیر المومنین کو قرار دیتے رہے۔ اس کی خبر این زیاد کو ہوئی تو اس نے حجام کو روانہ کیا کہ وہ ان کی زبان کو بھی کاٹ دے۔ اس نے آپ کی زبان کو کاٹ ڈالا اور اسی رات میرے بابا و قات پا گئے۔ خدا ان پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور امیر المومنین میرے بابا کو یوں پکارا کرتے تھے۔

”راشد مصلیٰ“ (یعنی جو موردِ احسان واقع ہوا ہو اور امیر المومنین نے ان کو لوگوں کے حالات اور ان کی اموات کے بارے میں ظلم عطا فرمایا تھا) میرے بابا جب بھی کسی سے ملاقات کرتے تو اس کو بتاتے کہ اے فلاں بن فلاں! تو اس طرح مرے گا اور اے فلاں! تجھے اس انداز میں قتل کیا جائے گا اور جیسے راشد کہا کرتے تھے ویسے ہی اس شخص کے ساتھ ہوتا تھا۔ (اگر امام کا ایک ظلام ایسی خبر دے سکتا ہے اور یہ ظلم رکھتا ہے تو خود امام کے بارے میں کیسی بحث؟ مترجم)۔

اکثر روزہ دار ایسے ہیں جنہیں سوائے بھوک کے کچھ حاصل نہیں ہوگا

(روایا لاسناد) قال: حدثنا أبو علي الحسن بن محمد بن

الحسن بن علی رضی اللہ عنہ قال: أخبرنا الشيخ السعيد
الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: حدثنا محمد بن
محمد قال: حدثنا أبو الطيب الحسين بن محمد التمار
قال: حدثنا محمد بن يحيى بن سليمان قال: حدثنا يحيى
بن داود قال: حدثنا جعفر بن اسماعيل قال: أخبرنا عمرو
بن أبي عمرو عن المقبري عن أبي هريرة قال: قال رسول
اللہ ﷺ: رب صائم حظه من صيامه الجوع والعطش،
ورب قائم حظه من قيامه السهر۔

(بخلاف استاد) ابو ہریرہ نے رسول خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:
اکثر روزہ دار ایسے ہیں جن کو سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا (یعنی ان
کی نیت خدا کے لیے نہیں ہوتی اور وہ چیزیں جن سے روزہ کی حالت میں اجتناب ضروری ہے
وہ ان سے اجتناب و پرہیز نہیں کرتے، اس وجہ سے انھیں سوائے بھوک اور پیاس کے، ثواب
اور روز آخرت کا اجر حاصل نہیں ہوگا) اور بعض راتوں کو قیام کرنے والوں کو سوائے رات کے
بیدار رہنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا (یعنی ان کو اجر و ثواب حاصل نہیں ہوتا اس لیے کہ ان کی
نیت میں خرابی پائی جاتی ہے)۔

جس کو خدا ہدایت عطا فرمائے

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن
الحسن بن علي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد
الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد
بن محمد قال: أخبرني أبو حفص عمر بن محمد قال:
حدثنا علي بن مهرويه القزويني قال: حدثنا داود بن
سليمان قال: حدثنا الرضا علي بن موسى قال: حدثني أبي
موسى بن جعفر قال: حدثني أبي جعفر قال: حدثني أبي
محمد بن علي قال: حدثني أبي علي بن الحسين زين
العابدين قال: حدثني أبي الحسين بن علي قال: حدثني
أبي علي بن أبي طالب أمير المؤمنين عليہ السلام قال: قال رسول

اللہ ﷻ قال اللہ عزوجل: یا بن آدم کلکم ضال الا من
 هدیت، وکلکم عائل الا من اغنیت، وکلکم هالک الا من
 انجیت، فاسألونی اکفکم واهدکم سنیل رشدکم، فان من
 عبادی المؤمنین من لا یصلحه الا الفاقة ولو اغنیته لافسده
 ذلك، وان من عبادی من لا یصلحه الا الصحة ولو أمرضته
 لافسده ذلك، وان من عبادی من لا یصلحه الا المرض ولو
 أصححت جسمه لافسده ذلك، وان من عبادی لمن
 یجتهد فی عبادتی وقیام اللیل لی فألقى علیه النعاس نظراً
 منی له فیرقد حتی یصبح ویقوم حین یقوم وهو ماقت
 لنفسه زار علیها، ولو خلعت بینہ وبین ما یرید لدخله
 العجب بعمله ثم کان هلاکہ فی عجبہ ورضاه من نفسه،
 فیظن انه قد فاق العابدین وجاز باجتهاده حد المقصرین
 فیتباعد بذلك منی وهو یظن انه یتقرب الی، فلا یتکل
 العاملون علی أعمالهم وان حسنت، ولا ییأس المذنبون
 من مغفرتی للذنوبهم وان کثرت، لکن برحمتی ألا فلیتقوا
 ولفضلی فلیرجوا والی حسن نظری فلیطمئنوا، وذلك انی
 ادبر عبادی بما یصلحهم وأنا بهم لطیف خیر۔

(بخلاف استاد) حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے
 نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے
 والد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد امام سجاد علیہ السلام سے نقل کیا ہے
 اور انھوں نے اپنے والد امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد امیر المومنین
 حضرت امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے رسول خدا سے اور آپ
 نے خداوند تعالیٰ سے نقل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے فرزند آدم! تم سب گمراہ ہو،
 سوائے اس کے کہ جسے میں ہدایت دوں۔ تم سب غریب و نادار ہو، سوائے اس کے کہ جسے میں
 فنی کروں اور تم سب ہلاک ہونے والے ہو، سوائے اس کے کہ جسے میں نجات عطا کروں۔
 پس تم مجھ سے سوال کرو۔ میں تمہارے لیے کافی ہوں اور تمہیں رشد و ہدایت کے راستہ



کی ہدایت کرنے والا ہوں۔ میرے مومن بندوں میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جن کے لیے فقر و قاقہ ہی بہتر ہے۔ اگر میں ان کو فنی اور بے نیاز کر دیتا ہوں تو وہ اس کی وجہ سے بگڑ جاتے اور فساد برپا کرتے۔ میرے بندوں میں سے کچھ وہ ہیں جو تندرستی کے عالم میں بہتر اور ٹھیک رہتے ہیں اگر میں ان کو بیمار کر دوں تو وہ قاسد ہو جائیں گے۔ میرے کچھ بندے ایسے ہیں جو بیماری کی حالت میں بہتر اور ٹھیک رہتے ہیں اگر ان کو تندرستی اور صحت عطا کر دوں تو وہ قاسد ہو جائیں۔ میرے بندوں میں سے کچھ بندے وہ ہیں جو میری عبادت میں کوشش کرتے ہیں اور میری خاطر راتوں کو قیام کرتے ہیں۔ میری طرف سے ان پر نیند مسلط ہو جاتی ہے اور وہ سو جاتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور جب وہ قیام کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اپنے نفس پر سختی کرتے ہیں۔ پس اگر ان لوگوں کو ان کی خواہشوں کے سپرد کر دیا جائے تو وہ اپنے عمل کی وجہ سے غرور و تکبر کرنے لگتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہو جاتے ہیں اور خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ تمام عابدوں سے بلند و بالا ہیں اور وہ اپنی کوشش سے مقصرین کی حد کو بھی عبور کر جاتے ہیں۔

وہ مجھ سے دور ہو جاتے ہیں حالانکہ وہ یہ گمان کر رہے ہوتے ہیں کہ ان کو قرب خدا حاصل ہو رہا ہے۔ عمل کرنے والوں کو اپنے اعمال پر بھروسہ اور توکل نہیں کرنا چاہیے اگرچہ ان کے اعمال نیک ہی کیوں نہ ہوں اور گناہگاروں کو اپنے گناہوں کی وجہ سے میری رحمت و مغفرت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے اگرچہ ان کے گناہ زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ میری رحمت بہترین توکل کے قابل ہے اور میرے فضل کی زیادہ امید رکھنی چاہئے اور میری نظر کرم پر مطمئن رہنا چاہیے اور یہ اس لیے کہ میں اپنے بندوں کے کاموں کی اصلاح کرنے والا ہوں اور میں ان پر بہت ہی زیادہ لطف کرنے والا اور ان کے حالات کی خبر رکھنے والا ہوں۔

زمین کے کسی کونے میں بھی مجھ پر سلام کیا جائے تو وہ مجھے تک پہنچ جاتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ الوالد أبو جعفر محمد ابن محمد بن الحسن عليه السلام قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو جعفر محمد بن



الحسين البزوفري رحمۃ اللہ علیہ عن أبيه الحسين بن علي ابن سفيان قال: حدثنا عبد الله بن مزيدان البجلي قال: حدثنا الحسن بن أبي عاصم قال: حدثنا عيسى بن عبد الله عن أبيه عن جده عن امير المؤمنين علي ابن أبي طالب عليہ السلام قال قال رسول الله ﷺ: من سلم علي في شئ من الارض ابلغته، ومن سلم علي عند القبر سمعته.

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب عليہ السلام نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی زمین کے کسی کونے سے بھی مجھ پر سلام کرتا ہے، وہ مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور جو میری قبر کے نزدیک آ کر مجھ پر سلام کرتا ہے، وہ میں سنتا ہوں۔

جو خدا کی خاطر علم حاصل کرے گا وہ عظیم کہلائے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن القاسم بن محمد عن سليمان بن داود المنقري عن حفص بن غياث قال: قال أبو عبد الله جعفر بن محمد عليہ السلام: من تعلم لله وعمل لله وعلم لله دعى في ملكوت السموات عظيماً، فقليل تعلم لله وعمل لله وعلم لله.

(بخلاف استاد) حفص بن غیاث رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق عليہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی خاطر علم حاصل کرے اور اس پر عمل کرے اور اس کی دوسروں کو تعلیم دے، اُسے آسمانوں میں عظیم کے نام سے پکارا جائے گا۔ کہا گیا ہے کہ علم حاصل کرو اللہ کی خاطر (یعنی اس کی خوشنودی کی خاطر نہ کہ دولت حاصل کرنے کی خاطر اور نہ ہی بحث و مباحثہ کی خاطر) اور اللہ کی خاطر اس پر عمل کرو (یعنی ریا کاری نہ ہو) اور اللہ کی خاطر دوسروں کو اس کی تعلیم دو (یعنی دولت حاصل کرنے کی خاطر نہ ہو)۔

نمازی کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطومني رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثني أبو حفص عمر بن محمد بن علي الزيات قال: أخبرني أبو عبد الله الحسين بن يحيى بن العباس التمار قال: حدثنا الحسن بن عبيد الله قال: حدثنا يزيد بن هارون قال: حدثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أبي عثمان قال: كنا مع سلمان الفارسي رحمہ اللہ تحت شجرة فأخذ غصناً منها فنفضه فتساقط ورقه، فقال: ألا تسألوني عما صنعت؟ فقلنا: خبرنا. فقال: كنا مع رسول الله ﷺ في ظل شجرة فأخذ غصناً منها فنفضه فتساقط ورقه فقال: ألا تسألوني عما صنعت؟ فقلنا: أخبرنا يا رسول الله. قال: ان العبد المسلم اذا قام الى الصلاة تحاوط عنه خطاياہ كما تحاوط ورق هذه الشجرة.

(بمخفف اسناد) ابو عثمان نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت سلمان فارسیؓ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے موجود تھے۔ جناب سلمان فارسیؓ نے اس درخت سے ایک شاخ کو پکڑا اور اس کو جھاڑنا شروع کر دیا اور اس سے پتے گرنے شروع ہو گئے۔

آپ نے کہا: تم لوگ مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتے کہ میں کیا کر رہا ہوں؟
ہم نے عرض کیا: آپ خود ہی فرمادیں؟

آپ نے فرمایا: ہم رسول خدا کے ساتھ ایک درخت کے سائے میں موجود تھے۔ آپ نے اس درخت کی ایک شاخ کو پکڑا اور اس کو ہلانا شروع کیا، اس سے پتے گرنے شروع ہو گئے تو آپ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتے کہ میں کیا کر رہا ہوں؟

ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ خود ہی ہمیں بتائیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔
آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح

جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے جڑتے ہیں۔

اللہ کی کلام حادث ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رضي الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر ابن محمد قال: حدثنا محمد بن يعقوب الكليني عن علي بن ابراهيم بن هاشم عن محمد بن خالد الطيالسي عن صفوان بن يحيى عن ابن مسكان عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لم يزل الله جل اسمه عالماً بذاته ولا معلوم، ولم يزل قادراً بذاته ولا مقلود. قلت له: جعلت فداك فلم يزل متكلماً؟ فقال: الكلام محدث كان الله عز وجل وليس بمتكلم ثم احدث الكلام.

(مخفف اسناد) ابوبصیرؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سنا ہے آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیشہ عالم ہے اور اس کا علم ذاتی ہے نہ کہ معلوماتی۔ وہ ہمیشہ قادر ہے اور اس کی قدرت ذاتی ہے یعنی عین ذات ہے نہ کہ وہ مقدرات کی وجہ سے قادر ہے۔ ابوبصیر کہتا ہے: میں نے آپؑ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں کیا وہ ہمیشہ حکم نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں! کلام حادث ہے (یعنی جو بعد میں ایجاد ہوئی)۔ اللہ عزوجل حکم نہیں ہے بلکہ وہ کلام کو ایجاد کرتا ہے (یعنی حکم ہونا مشعل علم و قدرت کے) اس کی ذاتی مفت نہیں ہے۔

کوفہ کی مساجد کی تفصیل

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رضي الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علي بن محمد الكاتب قال: حدثنا الحسن بن علي بن عبد الكريم الزعفراني قال:



حدثنا ابراهيم بن محمد بن سعيد الثقفي قال: حدثنا اسماعيل ابن صبيح عن يحيى بن مساور عن علي بن حزوير عن الهيثم بن عوف عن خالد بن جريرة قال: سمعت علياً عليه السلام يقول: ان بالكوفة مساجد مباركة ومساجد ملعونة، فأما المباركة فمنها مسجد غنى وهو مسجد مبارك، والله ان قبلته لقاسطة ولقد اسسه رجل مؤمن وانه لفي سرّة الارض وان بقعته لطيبة، ولا تذهب الليالي والايام حتى تنفجر فيه عيون، ويكون على جنبه جنتان وان أهله ملعونون وهو مسلوب منهم، ومسجد جعفي مسجد مبارك وربما اجتمع فيه أناس من العرب من أوليائنا فيصلون فيه، ومسجد بنى ظفر مسجد مبارك والله ان فيه لصخرة خضراء، وما بعث الله من نبي الا فيها تمثال وجهه وهو مسجد السهلة، ومسجد الحمراء وهو مسجد يونس بن متى عليه السلام وليتفجرون فيه عين يظهر على السبخة وما حولها، واما المساجد الملعونة فمسجد الاشعث بن قيس، ومسجد جرير بن عبد الله البجلي، ومسجد ثقيف، ومسجد سمالك، ومسجد بالحمراء بنى على قبر فرعون من الفراعنة.

(بخلاف استاد) خالد بن عرعرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: کوفہ میں کچھ مساجد ایسی ہیں جو بابرکت (مبارک) ہیں اور کچھ مساجد ملعونہ ہیں۔ وہ مساجد جو مبارک ہیں، ان میں سے ایک مسجد غنی ہے۔ یہ مسجد بابرکت و مبارک ہے۔ خدا کی قسم، اس کا قبلہ سیدھا ہے اور اس کی بنیاد ایک مرد مومن نے رکھی ہے اور اس کی زمین کا ٹکڑا پاک و طیب ہے اور وہ زمین کا گلدستہ ہے اور اس سے دن رات برکات کے چشمے پھوٹتے ہیں اور اس کے پہلو میں دو چھتیں ہیں لیکن اس کے اہل ملعون ہیں اور ان سے برکات سلب ہو چکی ہیں۔ اور دوسری مسجد جعفی ہے اور یہ بھی مبارک ہے، ایک وقت آئے گا کہ پورے عرب سے ہمارے دوست اس میں جمع ہوں گے اور اس میں نماز ادا کریں گے۔ تیسری مسجد بنو ظفر کی جو کہ مبارک ہے۔ خدا کی قسم، اس میں ایک ہنر نگ کا پتھر ہے اور



اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی مبعوث فرمائے ہیں ان سب کی پیشانی کے نشانات اس (پتھر) میں موجود ہیں اور یہ مسجد سہلہ ہے۔ ایک مسجد الحراء ہے جو جناب یونس بن متی رحمہ اللہ کی مسجد ہے اور اس میں سے ایک روز ایک چشمہ پھوٹے گا جو تمام سبخہ اور اس کے ارد گرد پر ظاہر ہو جائے گا۔ (سبخہ نمکین اور دلدلی زمین کو کہتے ہیں) اور وہ مساجد جو مطونہ ہیں، ان میں سے اصف بن قیس کی مسجد ہے، جریر بن عبد اللہ کھلی کی مسجد ہے، قبیلہ ثقیف کی مسجد ہے، سماک کی مسجد ہے اور وہ مسجد جو حراء میں ہے وہ فرعونوں میں سے ایک فرعون کی قبر پر تعمیر کی گئی ہے۔

زیر کے بارے میں مولانا کی بددعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن الطوسي رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن محمد الكاتب قال: حدثنا الحسن بن علي بن عبد الكريم الزعفراني قال: حدثنا إبراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثنا عبيد الله بن اسحاق الضبي عن حمزة بن نصر عن اسماعيل بن الرجا الزبيدي قال: لما رجعت رسل امير المؤمنين عليه السلام من عند طلحة والزبير وعائشة يؤذنونہ بالحرب قام فحمد الله وأثنى عليه وصلى على محمد وآله ثم قال: يا أيها الناس اني قد راقت هؤلاء القوم كيما يرعوا أو يرجعوا، وقد وبختهم بنكثهم وعرفتهم بغيم فليسوا يستجيبيون، ألا وقد بعثوا الى ان ابرز للطعان واصبر للجلاء، فانما متك نفسك من ابنا الا باطيل هبلتهم الهبول، قد كنت وما اهدد بالحرب ولا ارهب بالضرب، وأنا على ما وعدني ربي من النصر والتأييد والظفر، واني لعلی یقین من ربي وفي غير شبهة من امری۔

أيها الناس ان الموت لا يفوته المقيم ولا يعجزه الهارب ليس عن الموت محيص، من لم يمت يقتل، ان أفضل

الموت القتل، والذی نفس ابن ابی طالب بیدہ لآلف ضریۃ
بالسیف أهون علی من موت علی فراش۔

یاعجباً لطلحۃ ألب علی ابن عفان حتی اذا قتل اعطانی
صفقة یمینہ طائعاً ثم نکث بیعتی وطفق ینعی ابن عفان
ظالمآء، وجاء یطلبنی یزعم بدمہ، واللہ ما صنع فی أمر
عثمان واحدة من ثلاث: لأن کان ابن عفان ظالمآء کما کان
یزعم حین حصره وألب علیہ انه لینبغی أن یؤازر قاتلیہ
وان ینابذ ناصریہ، وان کان فی تلك الحال مظلوماً انه
لینبغی أن یکون معہ، وان کان فی شک من الخصلتین لقد
کان ینبغی أن یعتزلہ ویلزم بیتہ ویدع الناس جانبا، فما
فعل من هذه الخصال واحدة، وما هو ذا قد اعطانی صفقة
یمینہ غیرہ مرة ثم نکث بیعتہ اللهم فخلہ ولا تمہلہ۔

آلا وان الزبیر قطع رحمی وقرابتی، ونکث بیعتی ونصب
لی الحرب، وهو یعلم انه ظالم لی۔ اللهم فاکفنیہ بم شت۔

(بخلف استاد) اسماعیل بن الرجا الزبیدی نے روایت بیان کی ہے، وہ بیان کرتا ہے:
امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے نمائندے طلحہ وزہیر اور ام المومنین عائشہ کے پاس
روایت کیے تاکہ وہ جنگ سے باز آجائیں۔ جب وہ نمائندے واپس آئے اور انہوں نے آکر
عرض کیا کہ وہ ہر صورت میں جنگ پر آمادہ ہیں اور جنگ سے باز نہیں آنے والے تو آپؐ
کھڑے ہوئے اور خداوند کریم کی حمد و ثنا کو بجالائے اور حضرت محمدؐ پر درود و سلام پڑھنے کے
بعد لوگوں سے یوں فرمایا: اے لوگو! میں اس قوم پر حیران ہوں یہ اپنی اس حالت سے باز کیوں
نہیں آتے اور دوبارہ میری بیعت میں واپس کیوں نہیں آتے۔ میں ان کے بیعت توڑنے پر
ان کی ملامت و مذمت کرتا ہوں اور میں ان کی بغاوت سے بھی آگاہ ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ
یہ میری دعوت کو قبول کرنے والے نہیں ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں نیزوں کا
سامنا کروں اور ان کے کوڑوں کے لیے تیار رہوں اور میں اپنے آپ کو ان باطل پرستوں کے
پیر و کردوں حالانکہ میں نہ جنگ سے ڈرتا ہوں اور نہ ہی موت کا خوف مجھے کمزور کر سکتا ہے،
کیونکہ میں اپنے رب کی طرف سے مدد، تائید اور کامیابی کے وعدہ پر قائم ہوں اور مجھے اپنے



رب پر پورا یقین ہے اور اپنے رب کے وعدہ پر کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

اے لوگو! حقیق جو جنگ کے لیے کھڑا ہو جائے وہ موت کو ٹال نہیں سکتا اور جو جنگ سے فرار کر جائے وہ موت کو عاجز نہیں کر سکتا۔ موت سے فرار ہرگز نہیں ہے جو بستر پر نہیں مرے گا وہ قتل ہو جائے گا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں ابو طالب کے بیٹے کی جان ہے میرے لیے بستر کی موت کی نسبت تلوار کے ذریعے قتل ہونا زیادہ آسان ہے۔

مجھے تعجب ہے طلحہ پر اس نے ابنِ عفان کا گھیراؤ کیا، یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا گیا اور جب اس کو قتل کر دیا گیا تو اس نے میری بیعت کر لی، پھر اس نے میری بیعت کو توڑ کر ابنِ عفان کی مظلومیت کا رونا شروع کر دیا اور اپنے قاصد گمان میں مجھ سے اس کے خون کا مطالبہ شروع کر دیا۔ خدا کی قسم، ابنِ عفان کے بارے میں ان کا معاملہ تین حال سے خالی نہ تھا۔ کیونکہ ابنِ عفان یا تو عالم تھا جیسا کہ محاصرہ کے وقت خود ان لوگوں کا خیال تھا تو اس وقت ضروری تھا کہ وہ اس کے قاتلوں کی مدد کرتا، اگرچہ وہ قاتل ان کے مخالف ہی ہوتے اور یا اس وقت ابنِ عفان مظلوم تھا تو پھر اس (طلحہ) کو چاہیے تھا کہ وہ ابنِ عفان کے ساتھ ہوتا۔ اور تیسری صورت یہ تھی کہ ابنِ عفان کی صورت ان کے لیے مشکوک ہوتی تو اس کو چاہیے تھا کہ وہ غیر جانبدار ہو کر اور اس معاملہ سے الگ رہتے ہوئے اپنے گھر میں بیٹھ جاتا اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا لیکن اس نے ان میں سے کوئی کام بھی نہ کیا اور جب اس کے قتل کے بعد اس نے میری بیعت کی ہے تو ایک دفعہ نہیں کی بلکہ بار بار کی ہے اور پھر اس نے میری بیعت کو توڑ دیا ہے۔ اے میرے اللہ اس طلحہ کو تو سنبھال اور اسے اصلاً مہلت نہ دے۔

آگاہ ہو جاؤ! حقیق زہیر نے تو میرے ساتھ اپنی رشتہ داری اور قرابت داری کا بھی لحاظ نہیں رکھا ہے اور میری بیعت کو توڑ دیا ہے اور میرے مقابلے میں جنگ کا بازار گرم کر دیا ہے حالانکہ وہ خود بھی جانتا ہے کہ وہ میرے حق میں ظلم کر رہا ہے۔ اے میرے اللہ! جیسے تو چاہتا ہے مجھے اس کے شر سے محفوظ فرما۔

مجھے موت آ جائے!

(روایا اسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن

الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ



السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن مالك النحوي قال: حدثنا الحسين بن عطاء الصواف قال: حدثنا محمد بن سعيد البصري قال: كنت غازیاً زمن معاوية بخراسان، وكان علينا رجل من التابعين فصلى بنا يوماً الظهر ثم صعد المنبر فحمد الله وأثنى عليه وقال: أيها الناس إنه قد حدث في الإسلام حدث عظيم لم يكن منذ قبض الله نبيه صلی اللہ علیہ وسلم مثله، بلغني، إن معاوية قتل حجراً وأصحابه، فإن يك عند المسلمين غير فسييل ذلك وإن لم يكن عندهم غير فأسأل الله أن يقبضني إليه وإن يعجل ذلك. قال الحسن بن أبي الحسن: فلا والله ما صلى بنا صلاة غيرها حتى سمعنا عليه الصباح.

(بخلاف استاد) محمد بن سعید بھری نے بیان کیا ہے: میں معاویہ کے زمانہ میں خراسان کے علاقہ کی طرف ایک فزودہ میں شرکت کے لیے آیا ہوا تھا کہ تابعین میں سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور اس نے نمازِ ظہر ہمارے ساتھ ادا کی اور اس کے بعد منبر پر تشریف لے گیا پھر اس نے خدا کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا:

اے لوگو! اسلام میں ایک ایسا حادثہ رونما ہوا ہے جو کہ وفاتِ رسولؐ کے بعد اس کی شکل کوئی حادثہ نہیں ہوا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ معاویہ نے حجر بن عدی اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا ہے۔ کیا مسلمانوں کے پاس معاویہ کے علاوہ کوئی حاکم نہیں تھا؟ کیا کوئی اور راستہ نہیں تھا؟ اگر مسلمانوں کے پاس معاویہ کے علاوہ کوئی نہیں تھا تو اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے جلد از جلد موت عطا فرمادے۔

حسن بن الحسن بیان کرتا ہے: خدا کی قسم، اس شخص نے ظہر کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ ہم نے اس کی موت کی حج کون لیا۔

علی پورے قرآن کے عالم ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن



الحسن بن علی الطوسی رضی اللہ عنہ قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن عليه السلام قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني القاضي أبو بكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا محمد بن الحسن بن علي بن إبراهيم بن يعلى التيمي قال: حدثني علي بن يوسف بن عميرة عن أبيه عن ابن أبي حمزة الثمالي عن أبي جعفر محمد ابن علي بن الحسين قال: قال أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام: ما نزلت آية الا وأنا عالم متى نزلت وفيمن انزلت، ولو سألتهموني عما بين اللوحين لحدثتكم۔

(مخفف استاد) حضرت امام محمد باقر عليه السلام نے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب عليه السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں اس کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کب نازل ہوئی: کہاں نازل ہوئی؟ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟ اگر یہ ان دونوں جلدوں کے درمیان (آقاؤ قرآن یا اہتمام قرآن) کے بارے میں سوال کریں گے تو میں ان کو ضرور بتاؤں گا۔

سعد بن ابی وقاص کا معاویہ کے سامنے گریہ کرنا

(روایا الاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللہ عنہ قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن عليه السلام قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن مالك النحوي قال: أخبرني أبو الحسن أحمد بن علي المعدل بحلب قال: حدثنا عثمان بن سعيد قال: حدثنا محمد بن سليمان الأصفهاني قال: حدثنا عمر بن قيس المكي عن عكرمة صاحب ابن عباس قال: لما حج معاوية نزل المدينة فاستؤذن لسعد بن أبي وقاص عليه، فقال لجلسائه: إذا أذنت لسعد وجلس فخلوا من علي بن أبي



طالب، فأذن له وجلس معه على السرير-

قال: وشتتم القوم امير المؤمنين صلوات الله عليه،
فانسكبت عينا سعد بالبكاء، فقال له معاوية: ما يبكيك
يا سعد؟ أتبكي ان يشتتم قاتل أخيك عثمان بن عفان؟ قال:
والله ما املك البكاء، خرجنا من مكة مهاجرين حتى نزلنا
هذا المسجد - يعنى مسجد الرسول - وكان فيه مبيتنا
ومقيلنا، اذ اخرجنا منه وترك على بن ابي طالب فيه، فاشتد
ذلك علينا وهبنا نبي الله ان نذكر ذلك له، فأتينا عائشة
فقلنا: يا أم المؤمنين ان لنا صحبة مثل صحبة على وهجرة
مثل هجرته، وانا قد اخرجنا من المسجد وترك فيه فلا
ندري من سخط من الله أو من غضب من رسول الله،
فاذكرى له ذلك فانا نهابه، فذكرت ذلك لرسول الله صلى
الله عليه وآله فقال لها: يا عائشة لا والله ما انا اخرجتهم ولا
أنا اسكته بل الله اخرجهم وأسكنه. وغزونا خيبر فانهزم
عنها من انهزم فقال نبي الله: لأعطين الراية اليوم رجلاً
يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله، فدعاه وهو أرمد
فتقل في عينه وأعطاه الراية ففتح الله له. وغزونا تبوك مع
رسول الله ﷺ فودع على النبي صلى الله عليه وآله وسلم
والهما على ثنية الوداع وبكى، فقال له النبي ﷺ: ما
يبكيك؟ فقال: كيف لا أبكى ولم اتخلف عنك في غزاة منذ
بعثك الله تعالى، فما بالك تخلفني في هذه الغزاة؟ فقال
له النبي ﷺ: أما ترضى يا على ان تكون منى بمنزلة هارون
من موسى الا انه لا نبي بعدى؟ فقال على ﷺ: بل رضى.

(بحرف استاد) حکرمہ جو ابن عباسؓ کا ساتھی تھانے بیان کیا ہے: جب امیر شام
(معاویہ) حج پر گیا تو اُس نے مدینہ میں قیام کیا، اور اپنے قیام کے دوران میں اس نے
سعد بن ابی وقاصؓ کو اپنے پاس بلایا اور اپنے سارے حواریوں کو حکم دیا کہ جب میں سعد کو اپنے
پاس حاضر ہونے کی اجازت دے دوں اور وہ میرے پاس بیٹھ جائے تو تم سب علی ابن ابی



طالب علیؑ کی توہین کرنا شروع کر دیتا۔

جب، سعد معاویہ کے پاس آیا اور اُس نے اُس کو اپنے ساتھ تخت پر جگہ دی اور جب وہ تخت پر اس کے ساتھ بیٹھ گیا تو پوری جماعت نے جو وہاں پر موجود تھی، علی ابن ابی طالبؑ کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ جب سعد نے اس صورت حال کو دیکھا تو سعد نے رونا شروع کر دیا۔ معاویہ نے سعد سے کہا: اے سعد! کیوں رو رہے ہو؟ کیا اس وجہ سے رو رہے ہو کہ تمہارے بھائی عثمان بن عفان کے قاتل کو گالیاں دی جا رہی ہیں؟

سعد نے جواب میں کہا: میرا رونا میرے بس میں نہیں ہے، میں اس پر قادر نہیں ہوں۔ خدا کی قسم، جب ہم مکہ سے ہجرت کے لیے نکلے اور اُس مسجد (یعنی مسجد نبویؐ) میں داخل ہوئے تو ہمارے شب و روز اُسی مسجد میں گزر رہے تھے۔ اچانک نبی اکرمؐ نے ہم سب کو مسجد سے نکال دیا اور علی ابن ابی طالبؑ کو مسجد ہی میں رہنے دیا۔

یہ چیز ہمارے اوپر گراں گزری۔ ہم نے چاہا کہ ہم اس کے بارے میں نبی اکرمؐ سے بات کریں۔ ہم سب بی بی عائشہ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے ام المومنین! ہم بھی اسی طرح نبیؐ کے صحابی ہیں جیسے علی ابن ابی طالبؑ ہے، جس طرح علیؑ نے ہجرت کی ہے، ایسے ہی ہم نے ہجرت کی ہے۔ جبکہ نبی اکرمؐ نے ہم سب کو مسجد سے نکال دیا ہے اور علیؑ کو مسجد ہی میں رہنے دیا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ خدا کے غضب ناک ہونے کی وجہ سے کیا ہے یا رسولؐ خدا کی اپنی ناراضگی کی وجہ سے ہوا ہے اس کے بارے میں آپ رسولؐ خدا سے معلوم کر کے ہمیں بتا دیں۔ ہم اس کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔

بی بی عائشہ نے اس کے بارے میں رسولؐ خدا سے بات کی تو رسولؐ خدا نے فرمایا: اے عائشہ! خدا کی قسم، میں نے ان کو نہیں نکالا اور نہ ہی میں نے علیؑ کو وہاں رہنے دیا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو نکالا ہے اور علیؑ کو مسجد میں سکونت دی ہے اور جب ہم جنگ خیر میں تھے تو ہر کوئی شکست کھا کر واپس آ رہا تھا۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: میں کل اس شخص کو حکم دوں گا، جو مرد ہوگا، اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہوں گے اور وہ بھی اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہوگا۔

دوسرے دن آپؐ نے علیؑ کو بلایا جبکہ علیؑ کی آنکھیں خراب تھیں۔ آپؐ نے علیؑ کی



آنکھوں میں اپنا لحاظ دہن لگایا اور اُن کو حکم عطا فرمایا اور خدا نے ان کے ہاتھوں سے خیر کو فتح کروادیا۔

جنگجو تک میں ہم رسول خدا کے ساتھ تھے رسول خدا نے علیؑ کو مدینہ ہی میں چھوڑ دیا۔ یعنی جب آپ نے رسول خدا کو الوداع کیا تو آپ نے رونا شروع کر دیا۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟

علیؑ نے جواب میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیوں نہ روؤں کہ جب سے آپؐ مبعوث ہوئے ہیں کسی جنگ میں بھی آپؐ نے مجھے مدینہ میں نہیں چھوڑا، کیا وجہ ہے کہ اس جنگ میں آپؐ مجھے مدینہ میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

رسول خدا نے فرمایا: اے علیؑ! کیا آپؐ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپؐ کو مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ علیؑ نے عرض کیا: کیوں نہیں! بلکہ میں اس نسبت پر راضی ہوں۔

میں اپنے دشمنوں کو حوض کوثر سے دُور کروں گا

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد ابن الحسن رضي الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محمد ابن عمر قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: أخبرنا الحسن ابن القاسم قال: حدثنا علي بن ابراهيم بن يعلى التيمي قال: حدثنا علي ابن سيف بن عميرة عن أبيه عن ابان بن عثمان عن عبدالرحمن بن سيابة عن حمران بن اعين عن أبي حرب بن أبي الأسود الدثلي عن أبيه قال: سمعت أمير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام يقول: والله لأفودن بيدي هاتين القصيرتين عن حوض رسول الله صلى الله عليه وآله أعداءنا ولأوردنه أحباءنا۔

(بخلاف استاد) ابو اسود الدثلی نے بیان کیا ہے کہ میں نے خود امیر المومنین علی ابن ابی



طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم، میں ضرور ان دونوں ہاتھوں سے رسول خدا کے حوض کوثر سے اپنے بہت سارے دشمنوں کو دور کر دوں گا اور اپنے دوستوں کو حوض سے سیراب کروں گا۔

جو ہمارے ذریعے دعا کرے گا، وہ کامیاب ہوگا

(روبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسين بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن عليه السلام قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا القاضي أبو بكر محمد بن عمر عن أبي العباس أحمد بن محمد عن يحيى بن زكريا بن شيبان عن الحسين بن سفيان قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن المسمع قال: حدثنا أبو حمزة الثمالي عن أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين قال: من دعا الله بنا أفلح، ومن دعاه بغيرنا هلك واستهلك.

(بخلاف اسناد) ابو حمزہ ثمالی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ہمارے ذریعے دعا کرے گا، وہ کامیاب ہوگا اور جو شخص ہمارے علاوہ کسی دوسرے کے ذریعے سے دعا کرے گا، وہ ہلاک ہوگا اور اپنے لیے ہلاکت ہی کو طلب کر رہا ہوگا۔

دعا سے پہلے نبی اکرمؐ پر درود پڑھو

(روبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علي الحسين بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن عليه السلام قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن إبان بن عثمان الأحمر عن أبي عبد الله جعفر ابن محمد عليه السلام قال: إذا دعا أحدكم فليبدأ

بالصلاة على النبي، فان الصلاة على النبي ﷺ مقبولة،
ولم يكن الله ليقبل بعض الدعاء ويرد بعضها.

(بخلاف استاد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی بارگاہِ خدا میں دعا کرے تو اس کو چاہیے کہ پہلے حضور نبی اکرم پر درود پڑھے، اس کے بعد اپنی دعا کی ابتدا کرے، کیونکہ نبی اکرم پر جو درود پڑھا جائے گا، وہ ضرور قبول ہوگا اور خدا سے ایسا بید ہے کہ ایک شخص کی دعا کا کچھ حصہ قبول کرے اور کچھ کو چھوڑ دے۔

تین شخص رحمتِ خدا میں ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه محمد بن الحسن عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن ابن محبوب عن ابان بن عثمان عن بحر السقاء قال: سمعت أبا عبد الله جعفر ابن محمد عليهما السلام يقول: ان من رُوح الله تعالى ثلاثة: التهجد بالليل، وإفطار الصائم، ولقاء الأخوان.

بحر القانے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تین شخص رحمتِ خدا میں ہوتے ہیں:

- ① وہ جو نماز شب ادا کرے
- ② وہ جو روزہ دار کو افطار کر دے
- ③ وہ جو مومن بھائی سے ملاقات کرے

رسولِ خدا کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال:



أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ
 قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا القاضي أبو بكر
 محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد ابن
 محمد بن سعيد قال: حدثنا أحمد بن عبد الحميد قال:
 حدثنا محمد بن عمرو بن عتبة قال: حدثنا الحسن بن
 المبارك قال: حدثنا العباس بن عامر عن مالك الأحمسي
 عن سعيد بن ظريف عن الأصبغ بن نباتة قال: كنت أركع
 عند باب أمير المؤمنين عليه السلام وأنا ادعو الله، إذ خرج أمير
 المؤمنين عليه السلام وقال: يا أصبغ- فقلت: لبيك- قال أي شيء
 كنت تصنع؟ قلت أركعت وأنا ادعو- قال: أفلا اعلمك
 دعاء سمعته من رسول الله قلت: بلى- قال: قل ﴿الحمد لله
 على ما كان والحمد لله على كل حال﴾ ثم ضرب بيده
 اليمنى على منكبي الأيسر وقال: يا أصبغ لأن ثبتت قدمك
 وتمت ولايتك وانبسطت يدك لله أرحم بك من نفسك-

اصبغ بن نباتہ نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں مسجد نبوی میں باب امیر المؤمنین کے
 قریب رکوع میں تھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا جبکہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب عليه السلام اپنے
 گھر سے نکلے اور آپ نے فرمایا: اے اصبغ! میں نے جواب میں عرض کیا: لبيك يا امير المؤمنين!

آپ نے فرمایا: کیا کر رہے تھے؟

میں نے عرض کیا: میں رکوع میں تھا اور دعا کر رہا تھا۔

آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا تعلیم نہ کروں جو میں نے رسول خدا سے سنی ہے؟

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں!

آپ نے فرمایا: یوں دعا کیا کرو:

الحمد لله على ما كان والحمد لله على كل حال

”تمام حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جس حال میں میں ہوں اور تمام حمد

ہے اُس کے لیے ہر حال میں۔“

پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے بائیں کندھے پر مارا اور فرمایا: اے اصبغ! اگر تم

میں مسلح محمد ہوں

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>



الجبائل وما بينهم وبين اليهود من العهود، ونصبوا لأهل نجد وتهامة وأهل مكة واليمامة وأهل الحزن وأهل السهل قناة الدين والصبر تحت حماس الجلاذ، حتى دانت لرسول الله ﷺ العرب فرأى فيهم قرة العين قبل أن يقبضه الله إليه، فأنتم في الناس أكثر من أولئك في أهل ذلك الزمان من العرب.

فقام إليه رجل ادم طوال فقال: ما أنت كمحمد ولا نحن كأولئك الذين ذكرت، فلا تكلفنا مالا طاقة لنا به. فقال امير المؤمنين عليه السلام: احسن مسمعا تحسن اجابة، ثكلتكم الثواكل ما تزيلونني الا غمما، هل أخبرتكم اني مثل محمد وانكم مثل أنصاره، وانما ضربت لكم مثلا وأنا ارجو أن تأسوا بهم.

ثم قال رجل آخر فقال: ما أحوج امير المؤمنين عليه السلام ومن معه اني أصحاب النهروان. ثم تكلم الناس من كل ناحية ولغطوا فقال رجل فقال بأعلى صوته: استبان فقد الاشتهر على أهل العراق لو كان حيا لقل اللفظ ولعلم كل امرئ ما يقول: فقال لهم امير المؤمنين صلوات الله عليه: هبلتكم الهوابل لانا اوجب عليكم حقاً من الاشتهر، وهل للاشتهر عليكم من الحق الا حق المسلم على المسلم؟ وغضب فتزل. فقام حجر بن عدى وسعد بن قيس فقالا: لا يسوك الله يا امير المؤمنين مرنا بأمرك تتبعه، فوالله العظيم ما يعظم جزعنا على أموالنا ان تفرق ولا على عشائنا أن تقتل في طاعتك. فقال لهم: تجهزوا للسير الى عدونا.

ثم دخل منزله عليه السلام ودخل عليه وجوه أصحابه، فقال لهم: أشيروا على برجل صليب ناصح يحشر الناس من السواد. فقال سعد بن قيس: عليك يا امير المؤمنين بالناصح الأريب الشجاع الصليب معقل بن قيس التميمي. قال: نعم، ثم



دعاہ فوجہہ وسار ولم یعد حتی اصیب امیر المؤمنین علیؑ۔

(بخلف اسناد) ربیعہ بن ناخذ نے روایت کو بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: جب معاویہ بن ابی سفیان بن عوف القاضی انبار کی غارت گری کے لیے متوجہ ہوا تو اس نے پچھے ہزار سواروں کو اس کام کے لیے روانہ کیا۔ انہوں نے لوگوں کی فصلوں اور غلہ کے ڈھیروں کو برباد کرنا شروع کر دیا اور مسلمان مردوں کو قتل کرنا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنانا شروع کر دیا اور لوگوں کو امیر المؤمنین علیؑ کی دشمنی پر آمادہ کرنا شروع کیا اور ان کو آپؐ سے برأت پر تیار کرتے تھے اور لوگوں کو امیر المؤمنینؑ سے متنفر کرتے اور ان کو آمادہ کرتے کہ علیؑ کے کوئی حقوق ادا نہ کیے جائیں۔ نیز سب کو آپؐ کی توہین کرنے پر جمع کرتے تھے۔ جب آپؐ کو اس کے بارے میں خبر ملی تو آپؐ نے منادی کر دئی اور لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا۔ جب لوگ جمع ہو گئے، تو آپؐ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کو بجالانے کے بعد اور جناب رسولؐ خدا پر درود و سلام پڑھنے کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! میرے مددگار تمام عرب کے شہروں میں سب سے زیادہ تمہارے اس شہر میں موجود ہیں اور وہ ایسے نہیں ہیں کہ جب رسولؐ خدا نے اعلان فرمایا تو تمام لوگوں نے آپؐ کے خلاف عہد کر لیا کہ آپؐ کو اور آپؐ کے اصحاب کو ہم تبلیغ دین سے روکیں گے، یہاں تک کہ آپؐ کی رسالت بلکہ اللہ کی رسالت دو قبیلوں کے پاس پہنچ گئی، جو بہت بڑے قبیلے نہیں تھے اور وہ دونوں عرب کے قدیم قبیلوں میں سے بھی نہیں تھے اور ان کی تعداد بھی کوئی زیادہ نہیں تھی۔ جب انہوں نے رسولؐ خدا اور آپؐ کے ہجرت کرنے والے اصحاب کو اپنے گھروں میں پناہ دی اور اللہ اور اُس کے دین کی مدد کرنے کا تہیہ کر لیا، جب کہ تمام عرب ایک روش پر تھے اور انہوں نے یہودیوں کے ساتھ مل کر رسولؐ خدا کی مخالفت پر معاہدے کر رکھے تھے اور تمام قبائل آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے آپؐ کے ساتھ ہونا شروع ہو گئے اور انہوں نے اس کو خالص کر دیا اور جو کچھ ان کے اور دوسرے عربوں کے جنگل میں تھا، سب کو آزاد کر دیا اور یہودیوں کے ساتھ جو معاہدے تھے وہ سب ختم کر دیے اور انہوں نے تمام اہل نجف اور اہل مکہ و یمامہ نیز تمام مصیبت زدہ لوگوں اور اہل کھل کے لیے دین کی نشانیاں نصب کر دیں اور جلا دوں کی تلواریں کے نیچے بھی صبر کو ہاتھوں سے نہ جانے دیا، یہاں تک کہ وہ رسولؐ خدا کے اتنے قریب ہو گئے کہ جب



رسول خدا اس دنیا سے جا رہے تھے تو انہوں نے آپ کی آنکھوں کی خشک کو محسوس کیا اور تم ان لوگوں سے (تعداد میں) بہت زیادہ ہو اور اس وقت کے عرب کے لوگوں سے (بھی) زیادہ ہو۔ آپ اس مقام تک پہنچے ہی تھے کہ ایک لمبے قد کا شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے یوں کہا، یعنی یوں بکواس کی: نہ آپ محمدؐ کی مثل ہیں اور نہ ہم اُن لوگوں کی مثل ہیں کہ جن کا آپ نے تذکرہ کیا ہے اور نہ ہی آپ ہمیں ہماری طاقت سے زیادہ کی تکلیف دیں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: کیا تم نے سنا ہے اور اس کا جواب کیا اچھا دیا ہے، رونے والیاں تمہارے اُپر روئیں (یہ بددعا کے کلمات ہیں) تم لوگوں نے میرے لیے سوائے پریشانی اور غم کے کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ میں مثل محمدؐ ہوں اور تم مثل انصار کے ہو اور میں تمہارے لیے مثال بیان کروں گا اور اُمید ہے کہ اس سے تمہاری تسلی ہو جائے گی۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: اے امیر المومنینؑ! آپ کو اور جو آپ کے ساتھ ہیں ان کو نہروان والوں کی طرف جانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کے بعد ہر طرف سے لوگوں نے بولنا شروع کر دیا اور ایک شور شروع ہو گیا۔ اس کے بعد ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے بلند آواز سے پکار کر کہا: اے اہل عراق! اب یقین ہو گیا ہے کہ مالک اشتر اس دنیا میں نہیں رہا، کیونکہ اگر وہ زندہ ہوتا تو اتنا شور نہ ہوتا پھر پتہ چلتا کہ کون کیا کہتا ہے اور کیسے کہتا ہے۔

امیر المومنینؑ نے ان سے فرمایا: کیا میں تم پر مالک اشترؓ سے زیادہ حق نہیں رکھتا؟ کیا مالک اشترؓ کا تم پر حق اور میرا تم پر کوئی حق نہیں ہے؟ آگاہ ہو جاؤ! ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔ پس آپ غضب ناک ہوئے اور منبر سے نیچے تشریف لائے۔

اس کے بعد حجر بن عدی اور سعد بن قیس، دونوں کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! خدا آپ کو ہم سے ناراض نہ کرے۔ آپ ہمیں جو حکم فرمائیں گے ہم اس کی اتباع کریں گے۔ قسم ہے اس خدا کی، جو عظیم ہے ہمیں کوئی دکھ نہیں ہے کہ ہمارا مال ضائع ہو جائے یا ہمارے مرد آپ کی اطاعت میں قتل ہو جائیں۔ آپ نے اُن سے فرمایا: پھر ہمارے دشمن کی طرف جانے کے لیے آمادہ ہو جاؤ۔

اس کے بعد امیر المومنینؑ اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور چند اصحاب بھی آپ کے ساتھ داخل ہوئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم لوگ مجھے ایک نصیحت کرنے والے بہادر، ماہر،



شجاع اور طاقت ور کے بارے میں مشورہ دیتے ہو کہ جو لوگوں کو باہر نکال کر لے آئے۔
 سعد بن قیس نے کہا: اے امیر المومنین! اس ناصح، بہادر ماہر، شجاع اور طاقت ور سے
 آپ کی مراد مہمل بن قیس ہے؟
 آپ نے فرمایا: ہاں! پھر آپ نے اس کو بلایا، اس کی طرف توجہ فرمائی اور اس کو روانہ
 کیا اور وہ واپس نہ آیا، یہاں تک کہ امیر المومنین علی کی شہادت ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فاطمہ کے لیے سلام کا آنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبو علي الحسن بن
 محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال:
 أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رضي
 قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر
 بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد
 ابن عيسى عن العباس بن عامر القصباني عن إبان بن عثمان
 الأحمر عن بريد العجلي قال سمعت أبا عبد الله جعفر بن
 محمد عليها السلام يقول: لما توفيت خديجة رضي الله
 عنها جعلت فاطمة صلوات الله عليها تلوذ برسول الله
 وتدور حوله وتقول: يا أباي أمي؟ قال: فنزل جبرئيل عليه
 فقال له: ربك يأمرك أن تقرئ فاطمة السلام تقول لها إن
 أمك في بيت من قصب كعابه من ذهب وعمله ياقوت
 أحمر بين آسية ومريم بنت عمران- فقالت فاطمة عليها
 السلام: إن الله هو السلام ومنه السلام واليه السلام-

(بخلاف اسناد) بريد عجلي نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتا ہے: میں نے حضرت امام
 جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب ام المومنین حضرت خدیجہ علیہا السلام نے
 انتقال فرمایا: تو حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام انتہائی غم زدہ تھیں اور وہ رسول خدا کے ارد گرد چکر
 کاٹ رہی تھیں اور انہوں نے (حنور سے) کہا: اے بابا جان! میری مادر گرامی کہاں چلی گئی ہیں؟
 جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ! آپ کے رب نے آپ کو حکم دیا ہے کہ



اپنی بیٹی فاطمہ کو میری طرف سے سلام کہہ دیں اور اس کو کہہ دیں کہ آپ کی ماں جنت کے ایک گھر میں ہیں، جو سونے کا بنا ہوا ہے اور اس کے ستون سرخ یاقوت کے ہیں اور جناب آسہ اور مریم بنت عمران کے گھروں کے درمیان واقع ہے۔ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے عرض کیا: اللہ صلیٰ علیہ وسلم سے سلام ہے اور اس کی طرف سے سلام ہے۔

حکم بن ابوالعاص کو رسول خدا نے مدینہ سے نکال دیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا الفضل بن الحباب الجمحي قال: حدثنا الحسين بن عبد الله الأبلی قال: حدثنا أبو خالد الاسدي عن أبي بكر ابن عياش عن صدقة بن سعيد الحنفی عن حميع بن عمير قال سمعت عبد الله بن عمر بن الخطاب يقول: انتهى رسول الله ﷺ إلى العقبة فقال: لا يجاوزها أحد، فعوج الحكم بن أبي العاص فمه مستهزئاً به وقال رسول الله: من اشترى شاة مصراة فهو بالخيار، فعوج الحكم فمه، فبصر به النبي فدعا عليه فصرع شهرين ثم أفاق، فأخرجه النبي عن المدينة طريداً ونفاه عنها.

صحیح بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمر بن خطاب سے سنا ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب رسول خدا عقبہ (یعنی بلند چوٹی) کی طرف گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے کوئی بھی تجاوز نہ کرے۔ حکم بن ابوالعاص آپ کا مذاق اڑاتے ہوئے اس سے تجاوز کر گیا۔ اور پھر رسول خدا نے ایک حکم دیا کہ جو کوئی دودھ دینے والی بکری خریدتا ہے تو اس کو خیار حاصل ہے۔ (یعنی اس کو سودا فتح کرنے کا اختیار حاصل ہے) اس پر بھی حکم بن ابوالعاص نے آپ کے ساتھ بد اخلاقی کی۔ رسول خدا نے اس کی طرف دیکھا اور اس کے حق میں بددعا کی تو وہ دو ماہ تک کے لیے وحشی میں رہا اور جب اس کو وحشی سے افاقہ ہوا تو نبی اکرم نے اس کو مدینہ سے



باہر نکال دیا اور اس کو شہر بدر کر دیا (اور واپس آنے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ جو بھی حاکم میرے بعد آئے وہ اس کو اور آگے روانہ کر دے ایسا ہی ہوتا رہا، لیکن جب عثمان تخت پر بیٹھا تو اُس نے اس کو واپس بلایا اور نہ صرف یہ کہ واپس بلایا بلکہ اس کو وزیر خزانہ مقرر کر دیا)۔

نشے کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ

(وبالاستاد) قال: أخبرني الشيخ المفيد أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن عليه السلام قال: أخبرنا محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرني أبو الحسن علي بن خالد المراهي قال: حدثنا العباس بن الوليد قال: حدثنا القناد عن الحسين بن سعيد عن أبيه عن هارون بن سعيد قال: صلى بنا الوليد بن عقبة بالكوفة صلاة الغداة - وكان سكراناً - فتغنى في الثانية منها وزادنا ركعة أخرى ونام في آخرها، فأخذ رجل من بكر بن وائل خاتمه من يده، فقال فيه علباء السلوسى:

تكلم في الصلاة وزاد فيها

مجاهرة وعالن بالنفاق

وفاح الخمر من سنن المصلى

ونادى والجميع الى افتراق

أزيد بكم على ان تحمدوني

فما لكم وما لى من خلاق

(بخلاف استاد) حسین بن سعید نے اپنے والد سے اور انھوں نے ہارون بن سعید سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ولید بن عقبہ نے کوفہ میں نماز صبح ادا کی اور وہ شراب کے نشے میں تھا۔ وہ دوسری رکعت میں بے ہوش ہو گیا اور پھر اس نے ایک اور رکعت کا اضافہ کر دیا اور پھر وہ نماز کے آخر میں سو گیا۔ پس ایک شخص نے جو کر بن وائل کے خاندان سے تھا، اس نے اس کے ہاتھ کی انگلی سے پکڑا۔



علماء ہندوی نے اس کے بارے میں یہ اشعار کہے:

① اس نے نماز میں گفتگو کی اور اس میں طمانیہ اضافہ بھی کیا اور اس کا نفاق آشکار ہو چکا ہے۔

② اس کے منہ سے شراب جائے نماز پر گر رہی تھی اور وہ آواز دے رہا تھا، جب کہ لوگ اس سے دور ہو چکے تھے۔

③ اگر تم مجھے اجازت دو تو میں نماز میں اور اضافہ کر دوں۔ مجھے دنیا والوں سے کیا غرض میں تو اپنی مرضی کرتا ہوں۔

عمار بن یاسرؓ کی جنگ صفین میں دعا

(روبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن الحسن بن علي بن عبد الله البغدادي بواسطة قال: حدثنا عيسى بن مهران قال: حدثنا أبو الفضل نعيم بن دكين قال: حدثنا موسى بن قيس قال: حدثنا الحسين ابن أمباط العبدي قال: سمعت عمار بن ياسرؓ يقول عند توجهه إلى صفين: اللهم لو أعلم أنه ارضى لك أن أرمي بنفسي من فوق هذا الجبل لرميت بها، ولو أعلم أنه ارضى لك أن أوقد لنفسي ناراً فأقع فيها لفعلت، وإني لا أقاتل أهل الشام إلا وأنا أريد بذلك وجهك، وأنا أرجو أن لا تخيبني وأنا أريد وجهك الكريم.

(مختلف اسناد) حسین بن امپاط عہدی نے روایت کی ہے وہ کہتا ہے: میں نے خود

عمار یاسرؓ سے سنا ہے کہ جب وہ صفین کی طرف روانہ ہوئے تو یوں فرما رہے تھے: اے اللہ! اگر میں یہ جان لوں کہ تو اس بات پر راضی ہے کہ میں اپنے آپ کو پہاڑ کی چوٹی سے گرا دوں تو میں گرا دوں گا اور اگر میں یہ جان لوں کہ تو اس بات پر راضی ہے کہ میں اپنے گھر کو آگ میں جلا



دو تو میں یہ بھی کر گزروں گا۔ اے میرے اللہ! میں اہل شام سے لڑائی صرف اور صرف تیری قربت حاصل کرنے کے لیے کروں گا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ تو مجھے سوائتیں کرے گا اور میں تیری رضا و قربت چاہتا ہوں۔

ابلیس چار مقام پر انسانی شکل میں آیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن محمد بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمته قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبد الله بن أبي رافع الكاتب قال: حدثني جعفر بن محمد ابن جعفر الحسيني قال: حدثنا عيسى بن مهران قال: حدثنا يحيى بن الحسن ابن فرات قال: حدثنا أبو المقدم ثعلبة بن زيد الانصاري قال: سمعت جابر ابن عبد الله بن حزام الانصاري رحمته يقول: تمثل ابليس لعنه الله في أربع صور: تمثل يوم بدر في صورة سراقه بن جعشم المديحي فقال لقریش: ﴿لا غالب لكم اليوم من الناس واني جار لكم فلما تراءت الفئتان نكص على عقبيه وقال اني برئ منكم﴾ وتصور يوم العقبة في صورة منبه بن الحجاج فنادى ان محمداً والصباة معه عند العقبة فأدركوهم، فقال رسول الله ﷺ للانصار: لا تخافوا فان صوته لن يعلوهم، وتصور يوم اجتماع قریش في دار الندوة في صورة شيخ من اهل نجد و اشار عليهم في النبي ﷺ بما اشار، فأنزل الله تعالى ﴿واذ يمكر بك الذين كفروا ليثبتوك او يقتلوك او يخرجوك ويمكرون ويمكر الله والله خير الماكرين﴾ وتصور يوم قبض النبي في صورة المغيرة بن شعبه فقال: أيها الناس لا تجعلوها كسروانية ولا قيصرانية وسعوها تسع فلا تردوها في بني هاشم فتنتظر بها الجبالی۔



(مخفف استاد) ابو مقدم ثعلبہ بن زید انصاری نے روایت کی ہے، وہ کہتا ہے: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ بن حزام انصاری سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ایلئس (خدا اس پر لعنت کرے) چار مقام پر چار اشخاص کی شکل میں ظاہر ہو کر آیا۔ جنگ بدر کے دن سراقہ بن ہشیم مدنی کی شکل میں ظاہر ہوا اور مشرکین مکہ اور قریش کو یوں کہا: ڈٹ جاؤ! آج لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غلبہ حاصل نہیں کر سکے گا اور میں تمہارے ساتھ ہوں پس جب دونوں لشکر آپس میں ٹکرائے اور قریش کو شکست ہوئی تو یہ اٹے پاؤں واپس چلا گیا اور یہ کہہ رہا تھا: میں تم لوگوں سے بری ہوں۔ دوسری مرتبہ جنگہ اُحد کے دن منہ بن حجاج کی صورت میں ظاہر ہوا اس نے آواز دی: اے قریش! محمدؐ اور اس کے ساتھی اس گھاٹی میں ہیں۔ رسولؐ خدا نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ڈرو مت! یہ آواز شیطان کی ہے، یہ دوبارہ نہیں سنائی دے گی۔

تیسری مرتبہ ایلئس اُس وقت ظاہر ہوا جب قریش والے دارالندوہ میں جمع ہوئے تو اس وقت شیخ نجد کی شکل میں اور اس نے قریش کو نبی اکرمؐ کے بارے میں مشورہ دیا کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ
وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرُومِينَ ۝

”اے میرے نبی! یاد کرو اس وقت کو جب کافر لوگ آپؐ کے بارے میں تدبیر سوچ رہے تھے کہ آپؐ کو قید کر لیں یا آپؐ کو قتل کر ڈالیں یا آپؐ کو مکہ سے نکال باہر کریں، تو وہ اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ سب سے زیادہ مستحکم تدبیر کرنے والا ہے۔“

(سورۃ انفال: آیت: ۳۰)

آخری مرتبہ ایلئس اس وقت ظاہر ہوا جب رسولؐ خدا کی وفات کا دن تھا، اس دن مغیرہ بن شعبہ کی شکل میں آیا اور اس نے کہا: اے لوگو! اسلام کی یہ حکومت قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کی طرح قرار نہ دو۔ یعنی یہ ایک ہی خاندان میں رہ جائے، بلکہ اس کو وسعت دو اور پھیلا دو کہ کہیں اس کی باگ ڈور واپس بنو ہاشم کے ہاتھوں میں نہ آنے پائے۔

ساتواں باب

وہ دین جس میں عمل قبول ہوتے ہیں

(اخبارنا) الشیخ المفید ابو علی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی رضی اللہ عنہ قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن ابن علی الطوسی رضی اللہ عنہ فی المحرم من سنة ست وخمسين وأربعمائة قال: أخبرنا أبو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان رحمہ اللہ قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن إبان بن عثمان عن اسماعيل الجعفی قال: دخل رجل علی أبي جعفر محمد بن علی علیهما السلام ومعه صحيفة مسائل شبه الخصومة۔ فقال له أبو جعفر علیہ السلام هذا صحيفة تخاصم علی الدین الذی یقبل اللہ فیہ العمل؟ فقال: رحمك اللہ هذا الذی ارید۔ فقال أبو جعفر علیہ السلام: اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمداً عبده ورسوله، وتقریما جاء من عند الله والولاية لنا أهل البيت والبراءة لمن عدونا والتسليم لنا والتواضع والطمأنينة وانتظار أمرنا، فان لنا دولة ان شاء الله تعالى جاء بها۔

(بخلاف اسناد) اسماعیل جعفی نے روایت بیان کی ہے: ایک شخص حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت و اقدس میں حاضر ہوا، اور اس کے پاس ایک رسالہ تھا، جس میں اختلافی مسائل ذکر کیے گئے تھے۔ امام ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا: یہ وہ رسالہ ہے، جس میں اس دین سے اختلاف کیا گیا ہے کہ جس میں اعمال قبول ہوتے ہیں؟



اس شخص نے عرض کیا: خدا آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے، دین کیا ہے؟
 حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: گواہی دو کہ خدا وحدہ لا شریک کے علاوہ کوئی معبود
 نہیں ہے اور حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے
 آپ لے کر آئے ہیں اس کا اقرار کرو اور ہم اہل بیت کی ولایت اور دوستی کا اقرار کرو اور
 ہمارے دشمنوں سے برأت کرو اور ہمارے سامنے سر تسلیم خم کرو اور تواضع و انکسار کے ساتھ اس
 پر اطمینان رکھو اور ہمارے امر کا انتظار کرو (یعنی ہمارے قائم کا انتظار کرو) تحقیق ہماری حکومت
 قائم ہوگی اور اگر اللہ نے چاہا تو وہ ضرور قائم ہوگی۔

جن کو اللہ تعالیٰ جہنم سے آزاد کرے گا، وہ کہاں جائیں گے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابو عبد الله محمد بن محمد قال:
 حدثنا أبو بكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس
 أحمد بن محمد ابن سعيد قال: حدثنا جعفر بن محمد بن
 هشام عن محمد بن اسماعيل البزاز عن الياس بن عامر
 عن ابان بن عثمان عن أبي بصير قال: سمعت أبا جعفر
 محمد بن علي عليهما السلام يقول: اذا دخل أهل الجنة الجنة
 بأعمالهم فأين عتقاء الله من النار ان الله عتقاء من النار۔

(بخلاف اسناد) حضرت ابو بصیرؒ نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے
 حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں نے اپنے اعمال ہی کی
 وجہ سے جنت میں داخل ہوتا ہے تو پھر وہ لوگ جن کو خود اللہ تعالیٰ جہنم سے آزاد کرے گا، وہ
 کہاں جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایک کثیر تعداد کو جہنم سے آزاد کرے گا جن کے اعمال اس
 قابل نہیں ہوں گے کہ وہ جنت میں جائیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کر دے گا۔

جو مجھ سے محبت کرے گا، وہ قیامت کے دن مجھے دیکھے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن محمد قال: أخبرني أبو بكر
 محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن
 محمد بن سعيد قال: حدثنا أبو عوانة موسى بن يوسف بن



راشد قال: حدثنا علي بن الحكم الأزدي قال: أخبرنا حكم بن ثابت عن فضيل بن غزوان عن الشعبي عن الحارث عن علي بن أبي طالب عليه السلام قال: من أحبني رآني يوم القيامة حيث يحب، ومن أبغضني رآني يوم القيامة حيث يبكره۔

(بمخفف اسناد) جناب حارث نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب عليه السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص مجھ سے محبت کرے گا، وہ قیامت کے دن مجھے اسی طرح دیکھے گا، جس طرح وہ مجھ سے محبت کرتا ہوگا (یعنی وہ مجھ سے بقدر محبت ملاقات کرے گا) اور جو شخص مجھ سے بغض رکھے گا وہ قیامت کے دن مجھے اسی طرح دیکھے گا، جیسے وہ مجھ سے کراہت کرتا ہوگا (یعنی وہ میرے سامنے آنے سے کراہت کرے گا)۔

حضرت علیؑ کا ایک خطبہ

(رویا لاسناد) قال: أخبرنا جماعة عن أبي عبد الله محمد بن عمران المرزباني قال حدثنا محمد بن موسى قال: حدثنا محمد بن سهل قال: أخبرنا هشام قال: حدثني أبو مخنف قال: حدثني الحارث بن خضيرة عن أبي صادق عن جندب بن عبد الله الأزدي قال: قام علي بن أبي طالب في الناس ليستنفرهم إلى أهل الشام، وذلك بعد انقضاء المدة التي كانت بينه وبينهم، وقد شن معاوية على بلاد المسلمين الغارات، فاستنفرهم بالرجعة في الجهاد والرهبة فلم ينفروا، فأضجره ذلك فقال: أيها الناس المجتمعة أبدانهم المختلفة أهواؤهم ما عزت دعوة من دعاكم ولا استراح قلب من قاساكم، كلامكم يوهن الصم الصلاب وثقلكم عن طاعتي يطمع فيكم عدوكم، إذا أمرتكم قلتكم كيف وكيت وعسا اعايليل أباطيل، وتسألوني التأخير دفاع ذي الدين المطول، هيهات هيهات لا يدفع الضيم الذليل ولا يدرك الحق الا بالجد والصبر أي دار بعد داركم تمتعون ومع أي امام بعدى تقاتلون، المغرور والله من

غررتموه ومن فاز بكم فاز بالسهم الا خيب، اصبحت لا
اطمع في نصرتكم ولا اصدق قولكم، فرق الله بيني
وبينكم واعقبني بكم من هو خير لي منكم۔ اما انكم
ستلقون بعدى ذلاً شاملاً وسيافاً قاطعاً واثرة يتخذها
الظالمون فيكم سنة تفرق جماعتكم وتبكي عيونكم،
تمنون عما قليل انكم رايتموني فنصرتموني، وستعرفون
ما اقول لكم عما قليل، ولا يبعد الله الا من ظلم۔

قال: فكان جندب لا يذكر هذا الحديث الا بكى وقال:
صدق والله امير المؤمنين قد شملنا الذل وراينا الاثرة، ولا
يبعد الله الا من ظلم۔

(بخلاف استاد) جب بن عبد اللہ از دی نے روایت بیان کی ہے کہ وہ کہتا ہے: امیر
المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہوئے تاکہ کوفہ والوں کو شام والوں کی طرف جہاد کے
لیے جانے پر آمادہ کریں اور یہ اس وقت کہا کہ جب شام والوں اور آپ کے درمیان جو معاہدہ
کی مدت تھی وہ ختم ہوگئی تو معاویہ نے مسلمانوں کے شہروں کی طرف اپنا لشکر روانہ کر دیا، تاکہ وہ
ان میں قتل و غارت کریں اور لوٹ مار کریں۔

امیر المومنین علی علیہ السلام نے کوفہ والوں کو جہاد پر آمادہ کیا اور انھیں شام والوں کے مقابلے
کے لیے غیرت دلوائی۔ وہ پھر بھی آمادہ نہ ہوئے تو آپ نے ان پر غصہ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:
اے لوگو! جن کے جسم نکجا ہیں اور خواہش جدا جدا ہیں جو تم کو مدد کے لیے پکارے اس
کی صدا بے وقعت ہے اور جس کا تم سے واسطہ پڑے گا اس کا دل ہمیشہ بے چین رہے گا۔
تمہاری گھنگوخت چوروں کو بھی نرم کر دیتی ہے اور میری اطاعت کرنے میں تم اس قدر سستی
کرتے ہو کہ تمہارا دشمن تمہارے بارے میں کہتا ہے (یعنی تمہیں اپنے ساتھ ملتا محسوس
کرتا ہے) اور جب میں تمہیں کوئی حکم دیتا ہوں تو تم کہتے ہو کہ ہم کیسے کریں اور کس طرح
کریں؟ جس طرح ایک قرض دینے والا ٹال مٹول کرتا ہے، اور چلے بہانے سے جگ کو ٹالنے
کی کوشش کرتے ہو۔

اس طریقہ سے ذلت آمیز زیادتیوں کو دور نہیں کیا جاسکتا اور حق کو کوشش اور صبر کے بغیر

حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اس گھر کے بعد تم کس گھر کا دفاع کرو گے اور میرے بعد کس امام کی تم اطاعت کرو گے؟ خدا کی قسم، جس کو تم دھوکا دو گے اس کا فریب خوردہ ہونا یقینی ہے، اور جس کو تم جیسے لوگ مل جائیں گے تو اس کے حصہ میں وہ آتے ہیں جو خالی ہوتے ہیں۔

میری یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ میں تمہاری مدد میں کوئی طمع نہیں رکھتا اور میں تمہارے قول کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ڈال دے اور تمہارے بدلے وہ قوم عطا کرے جو میرے لیے تم سے بہتر ہو۔

بہر حال تم میرے بعد ایسی ذلت اور رسوائی سے دوچار ہو جاؤ گے اور ایسی تلواریں تم پر مسلط ہوں گی جو کاٹنے والی ہوں گی اور ظالم لوگ تمہارا تقاب کریں گے جو تمہاری جماعت کو پراگندہ کر دیں گے اور تمہاری آنکھوں کو رونے پر آمادہ کر دیں گے اور تم ان سے بہت تھوڑی تنہا کرو گے، کیونکہ تم مجھے دیکھ رہے ہو کہ میں تم سے مدد طلب کر رہا ہوں اور جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں تم میں سے کچھ لوگ اس کو سمجھ بھی رہے ہیں اور ظالم خدا سے ہمیشہ دور رہے گا۔

راوی بیان کرتا ہے: میں (جذب) جب بھی اس حدیث اور گفتگو کو یاد کرتا تھا تو کریم کرتا تھا اور کہتا تھا: خدا کی قسم، امیر المومنین نے سچ فرمایا تھا۔ حقیق وہ ذلت ہمارے شامل حال ہو چکی ہے اور ہم اس کا اثر دیکھ رہے ہیں اور ظالم خدا سے دور ہی رہے گا۔

یا علی! طوبیٰ اُس کے لیے ہے جو آپ سے محبت کرے گا

(ویالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علی بن خالد المراءى قال: حدثنا أبو بكر محمد بن صالح قال: حدثنا عبد الأعلى بن واصل الأسدی عن مخول بن ابراهيم عن علی بن حزور عن الاصبغ بن نباتة قال: سمعت عمار بن ياسر رضی اللہ عنہ يقول: قال رسول اللہ ﷺ: يا علی ان الله قد زينك بزينة لم يزين العباد بزينة أحب الى الله منها، زينك بالزهد في الدنيا وجعلك لا تلذ منها شيئاً ولا تزرأ منكم شيئاً، ووهب لك حب المساكين فجعلك ترضى بهم اتباعاً ويرضون بك اماماً، فطوبى لمن أحبك وصدق فيك، وويل

لَمَنْ ابْغَضَكَ وَكَذَبَ عَلَيْكَ، فَأَمَّا مِنْ أَحَبَّكَ وَصَدَّقَ فَيْكَ
فَأُولَئِكَ جِيرَانُكَ فِي دَارِكَ وَشُرَكَاءُكَ فِي جَنَّتِكَ، وَأَمَّا مِنْ
ابْغَضَكَ وَكَذَبَ عَلَيْكَ فَهَقُّ عَلَى أَنْ يُوَقِّفَهُ مَوْقِفَ الْكُذَّابِينَ۔

(بخاری اسناد) جناب اصغ بن ہاشم نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

اے علیؓ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ایسی زمین سے حریں کیا ہے کہ اس زمین سے زیادہ پسندیدہ زمین کسی اور شخص کو نہیں دی۔ دنیا میں اللہ نے آپؐ کو زہد سے حریں کیا ہے اور آپؐ کے لیے قرار دیا گیا ہے کہ کوئی چیز اس سے آپؐ کے لیے کم نہ ہو اور کوئی چیز آپؐ اس کے لیے بوجہ نہ بنیں اور آپؐ کو مساکین کی محبت عطا کی گئی ہے۔ آپؐ کو ان لوگوں کی اتباع سے راضی قرار دیا ہے اور مساکین کو آپؐ کی امامت پر راضی قرار دیا ہے۔

اس شخص کے لیے طوبیٰ ہے جو آپؐ سے محبت کرے اور آپؐ کی تصدیق کرے اور دلیل ہے اس شخص کے لیے جو آپؐ سے بغض رکھے اور آپؐ کی تکذیب کرے۔ بہر حال وہ شخص جو آپؐ سے محبت کرے گا اور آپؐ کی تصدیق کرے گا وہ جنت میں آپؐ کا ہمسایہ ہوگا اور جنت میں آپؐ کا ساتھی ہوگا اور جو شخص آپؐ سے بغض رکھے گا اور آپؐ کی تکذیب کرے گا اس کے بارے میں خدا کا حق ہے کہ اس کو ان لوگوں کی صف میں کھڑا کرے جو جہنم میں ہیں (اور ان کا مقام جہنم ہے)۔

ابوموسیٰ اشعریؓ پر رسول خداؐ نے لعنت فرمائی

(روایا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن مالك النحوي قال: حدثنا أبو عبد الله جعفر بن محمد الحسيني قال: حدثني عيسى بن مهران المستعطف قال: حدثنا يحيى بن عبد الحميد قال: حدثنا شريك عن عمران بن طفيل عن أبي تحية قال: سمعت عمار بن ياسرؓ يعاتب أبا موسى الأشعري ويؤبىه على تأخره عن علي بن أبي طالبؓ وقعوده عن الدخول في بيعته، ويقول له: يا موسى ما الذي أخرك عن أمير المؤمنين؟ فوالله لئن شككت فيه لتخرجن عن الإسلام۔



وَابُو مُوسَى يَقُولُ لَهُ: لَا تَفْعَلْ وَدَعْ عِتَابَكَ لِي، فَاِنَّمَا اَنَا
اِخْوُكَ. فَقَالَ لَهُ عِمَارٌ: مَا اَنَا لَكَ بِاَخٍ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
يَلْعَنُكَ لَيْلَةَ الْعَقْبَةِ وَقَدْ هَمَمْتَ مَعَ الْقَوْمِ بِمَا هَمَمْتَ. فَقَالَ
لَهُ اَبُو مُوسَى: اَفَلَيْسَ قَدْ اسْتَغْفَرَ لِي؟ قَالَ عِمَارٌ: قَدْ سَمِعْتُ
اللَّعْنَ وَلَمْ اَسْمَعْ الْاِسْتَغْفَارَ.

(بخلاف اسناد) ابو تمیم سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے سنا کہ آپ ابو موسیٰ اشعریؓ پر غضب ناک ہو رہے تھے اور اس کی سرزنش کر رہے تھے کہ تو نے علی ابن ابی طالبؓ کو فیصلہ میں مؤخر کیوں کیا اور ان کو حکومت سے الگ کیوں کیا تھا اور ان کی بیعت سے نافرمانی کیوں کی تھی؟

آپ نے اس سے فرمایا: تو نے امیر المومنینؓ کو الگ کر دیا ہے خدا کی قسم! ان کے بارے میں اگر تو شک کرے گا تو یقینی طور پر اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

ابو موسیٰ نے جناب عمار سے عرض کیا: اے عمار! میری سرزنش اور عتاب بس کرو اتنی زیادہ نہ کرو، کیونکہ میں بھی آپ کا بھائی ہوں۔ جناب عمارؓ نے فرمایا: نہیں، میں تمہارا بھائی نہیں ہوں کیونکہ میں نے گھائی والی رات خود رسول خداؐ سے سنا ہے کہ انھوں نے تیرے اُپر لعنت کی، اس وجہ سے جو تو نے دوسروں کے ساتھ مل کر انتہائی بُرا کام کرنے کا ارادہ کیا۔

ابو موسیٰ نے کہا: کیا آپ میرے حق میں مغفرت کی دعائیں کریں گے؟ جناب عمارؓ نے فرمایا: میں نے رسول خداؐ کی زبان مبارک سے تیرے حق میں لعنت سنی ہے تیرے حق میں استغفار نہیں سنی۔ (گھائی والی سے مراد یہ ہے کہ رسول خداؐ ایک رات سفر فرما رہے تھے کہ راستہ میں ایک گھائی تھی جو انتہائی خطرناک تھی۔ جب آپؐ کی سواری اس کے قریب پہنچی تو چند منافقین جن کی تعداد دس تک بیان کی گئی ہے، نے مشورہ کیا کہ کیوں نہ ہو ہم اس گھائی پر پہلے ہی چلے جائیں اور وہاں چھپ کر بیٹھ جائیں اور جب رسولؐ کی سواری وہاں آئے گی تو ہم اُسے ڈرائیں گے اور جب وہ ڈر کر بھاگے گی تو رسولؐ گر پڑیں گے اور خود بخود مر جائیں گے اور مشہور یہ ہوگا کہ اونٹنی ڈر گئی اور رسولؐ گر کر مر گئے۔ یوں ہمارے اُپر الزام بھی نہیں آئے گا مگر اللہ تعالیٰ نے اس سارے منصوبے کی رسول خداؐ کو قتل از وقت ہی اطلاع دے دی اور ان پر آپؐ نے لعنت فرمائی اور عمار اور ابو ذر وغیرہ کو آگے روانہ کیا، تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون کون



سے متفق وہاں پر موجود ہیں ان میں ایک ابو موسیٰ اشعری بھی تھا (مترجم)۔

جہل سے زیادہ بڑا کوئی فقر نہیں ہے

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم اسماعيل بن محمد الكاتب قال: أخبرني عبد الصمد بن علي قال: أخبرنا محمد بن هارون بن عيسى قال: أخبرني أبو طلحة الخزاعي قال: حدثنا عمر بن عباد قال: حدثنا أبو تراب قال: قرأت في كتاب لوهب بن منبه فإذا مكتوب في صدر الكتاب: هذا ما وضعتة الحكماء في كتبها الاجتهاد في عبادة الله اربح تجارة، ولا مال أعود من العقل، ولا فقر أشد من الجهل، وأدب تستفيده خير من ميراث، وحسن الخلق خير رفيق، والتوفيق خير قائد، ولا ظهر أوثق من المشاورة، ولا وحشة أوحش من العجب، ولا يطمعن صاحب الكبر في حسن الثناء عليه۔

(مخفف استاد) ابو تراب نے روایت بیان کی ہے: میں نے وہب بن منہ کی کتاب کے شروع میں لکھا ہوا پڑھا۔ اس میں تحریر تھا کہ وہ چیز جس کو حکمانے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوشش کرنا سب سے زیادہ فائدہ مند تجارت ہے۔ عقل سے زیادہ بہتر کوئی دولت نہیں ہے اور جہالت سے زیادہ بڑا کوئی فقر نہیں ہے اور وہ ادب جس سے استفادہ کیا جائے اس سے زیادہ اچھی کوئی میراث نہیں ہے اور اچھا اخلاق سب سے اچھا ساتھی ہے اور اللہ کی طرف سے توفیق بہتر رہنما ہے اور مشاورت سے زیادہ قابل بھروسہ کوئی ظاہر نہیں ہے اور تعجب سے زیادہ کوئی وحشت ناک چیز نہیں ہے اور کبر و غرور کو پسند کرنے والا کبھی اپنی تعریف پر مطمئن نہیں ہو سکتا (یعنی اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ اس کو کم لگتی ہے)۔

خدا کی قربت کا حق دار کون ہوگا

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني

أبو نصر محمد ابن الحسين الخلال قال: حدثنا الحسن بن الحسين الأنصاري قال: حدثنا زافن بن سليمان عن اشرس الخراساني عن أيوب السجستاني عن أبي قلابه قال: قال رسول الله ﷺ: من اسر ما يرضي الله عز وجل اظهر الله له ما يسره، ومن اسر ما يسخط الله تعالى اظهر الله له ما يحزنه، ومن كسب مالا من غير حله افقره الله عز وجل، ومن تواضع لله رفع الله، ومن سعى في رضوان الله ارضاه الله، ومن اذل مؤمناً اذله الله، ومن عاد مريضاً فانه يخوض في الرحمة - وأوما رسول الله ﷺ الى حقويه - واذا جلس عند المريض ضمته الرحمة، ومن خرج من بيته يطلب علماً شيعه سبعون ألف ملك يستغفرون له، ومن كظم غيظاً ملأ الله جوفه ايماناً، ومن اعرض عن محرم أبدل الله بعبادة تسره، ومن عفا عن مظلمة أبدله الله بها عزاً في الدنيا والآخرة، ومن بنى مسجداً ولو مفحص قطاة بنى الله له بيتاً في الجنة، ومن اعتق رقبة فهي فداء من النار كل عضو منها فداء عضو منه، ومن اعطى درهماً في سبيل الله كتب الله له سبع مائة حسنة، ومن احاط عن طريق المسلمين ما يؤذيهم كتب الله له أجر قراءة اربع مائة آية كل حرف منها بعشر حسنة، ومن لقي عشرة من المسلمين فسلم عليهم كتب الله له عتق رقبة، ومن اطعم مؤمناً لقمة اطعمه الله من ثمار الجنة، ومن سقاء شربة من ماء سقاء الله من الرحيق المختوم، ومن كساه ثوباً كساه الله من اللين والحرير وصلى عليه الملائكة ما بقي في ذلك الثوب سلك.

(بخلاف اسناد) ابو قلابہ نے جناب رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص پوشیدہ طور پر ایسا کام انجام دے، جو خدا کی رضایت کا موجب ہو تو خدا اس کے لیے ایسا کام ظاہر کرے گا جو اس کو خوش کر دے گا، اور جو شخص پوشیدہ طور پر ایسا کام کرے گا جو خدا کی



ناراضگی کا موجب ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا کام ظاہر کرے گا جو اس شخص کے لیے غم اور حزن کا موجب ہوگا (مثلاً کوئی بیماری یا حادثہ وغیرہ رونما ہو جائے گا)۔ جو شخص مال کا حرام طریقہ سے کسب اور حصول کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو فقیر بنا دے گا (یعنی محتاج تربہ دے گا)۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع و انکساری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دے گا۔ جو شخص اللہ کی خوشنودی و رضایت حاصل کرنے میں کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو راضی کر دے گا جو شخص کسی مومن کو ذلیل اور رسوا کرنے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل و رسوا کر دے گا۔

اور جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جائے گا گویا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہے (ہنس رسول خدا نے اپنے ازار بند ہاندھنے کی جگہ تک اشارہ کیا)۔ اور جو شخص کسی مریض کے پاس بیٹھے گا، وہ گویا پورے کا پورا رحمت خدا میں ڈوبا ہوا ہے۔ جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے اپنے گھر سے نکلے گا، ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہوں گے اور وہ اس کے لیے استغفار کریں گے اور جو شخص اپنے غصے کو پی جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے حکم کو ایمان سے پُر کر دے گا۔ جو شخص کسی حرام سے منہ پھیرے گا اور ذوری اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت سے بدل دے گا جو اس کو خوش کر دے گی۔ اور جو شخص کسی گمراہی اور غلطی سے درگزر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں عزت عطا کرے گا۔ جو شخص کوئی مسجد بنوائے خواہ وہ پرندے کے گھونسلے کے برابر ہو (یعنی چھوٹی سی ہو) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ جو شخص کوئی غلام آزاد کرے گا، وہ غلام اس کی نجات کے لیے اس کا فدیہ بن جائے گا اور غلام کا ہر عضو اس آزاد کرنے والے کے ہر عضو کا فدیہ ہو جائے گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک درہم دے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے سات سو نیکیاں تحریر فرمائے گا۔

اور جو شخص مسلمانوں کے راستہ سے کوئی ایسی چیز اٹھائے گا جو مسلمانوں کو اذیت دیتی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے چار سو آیات قرآن کی تلاوت کے برابر ثواب عطا کرے گا کہ ایک آیت کے ایک حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ہوں گی اور جو شخص دس مسلمانوں سے ملے اور ان کو سلام کرے، اللہ تعالیٰ اس کو ایک غلام کے آزاد کرنے کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔

جو شخص کسی مومن کو ایک لقمہ کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔ جو شخص کسی مومن کو ایک گھونٹ پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت سے رقیق مخموم (یعنی انتہائی شہڈا

اور ٹٹھا پانی جو مہر شدہ ہوگا) سے سیراب کرے گا۔ جو کسی مومن کو لباس فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن جنت کا رہنما اور چمک دار لباس (جس کی شکل دنیا میں ممکن نہیں) عطا فرمائے گا اور جب تک وہ مومن اس لباس میں نماز ادا کرتا رہے گا، اس کے لیے بھی ثواب جاری و ساری رہے گا۔

رسولِ وحیؐ خلقتِ آدمؑ سے پہلے

(روایات اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن الحسن البصري قال: حدثنا أبو بشر محمد بن إبراهيم القمي قال: حدثنا أبو الطيب محمد بن علي الأحمر الناقد قال: حدثني نصر بن علي قال: حدثنا عبد الوهاب بن عبد الحميد قال: حدثنا حميد عن انس بن مالك قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: كنت أنا وعلي علي يمين العرش نسبح الله قبل أن يخلق آدم بألفي عام، فلما خلق آدم جعلنا في صلبه، ثم نقلنا من صلب إلى صلب في أصلاب الطاهرين وأرحام المطهرات حتى انتهينا إلى صلب عبد المطلب، فقسمنا قسمين فجعل في عبد الله نصفاً وفي أبي طالب نصفاً، وجعل النبوة والرسالة في وجعل الوصية والقضية في علي، ثم اختار لنا اسمين اشتقهما من أسمائه، فالله الم محمود وأنا محمد، والله العلي وهذا علي، فأنا للنبوة والرسالة وعلي للوصية والقضية۔

(بخلاف استاد) انس بن مالکؓ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں اور علیؑ، آدمؑ کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے عرش الہی کی دائیں جانب خدا کی تسبیح کرتے رہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو خلق فرمایا تو ہمیں اُس کی صلب میں رکھ دیا۔ پھر ہمیں پاک و طاہر صلبوں میں ایک سے دوسری صلب میں منتقل فرمایا اور وہاں سے پاک و طاہر رحموں میں سے ایک سے دوسرے رحم میں منتقل فرمایا، یہاں تک کہ ہم صلب عبد المطلبؑ تک پہنچ گئے تو خدا نے ہمارے نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ عبد اللہ کی صلب میں رکھ دیا اور

دوسرا نصف حصہ صلب الطالب میں قرار دیا اور نبوت و رسالت کو میرے اندر رکھا اور وصایت و قضاوت کو علیؑ کے اندر قرار دیا۔ پھر ہمارے لیے اس نے دو ناموں کو پسند کیا اور ان دونوں کو اپنے ناموں سے مشتق کیا۔ اللہ تعالیٰ محمود ہے اور میں محمد ہوں اور اللہ تعالیٰ اعلیٰ ہے اور یہ علیؑ ہے۔ پس نبوت و رسالت میرے لیے ہے اور وصایت و قضاوت علیؑ کے لیے ہے۔

امیر المومنینؑ کا معاویہ کے نام خط

(رویا لاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو عبد الله محمد ابن عمران المرزبانی قال: حدثنا محمد بن موسى قال: حدثنا هشام قال: حدثنا أبو مخنف لوط بن يحيى قال: حدثنا عبد الله بن عاصم قال: حدثنا جبير بن نوف قال: لما أراد أمير المؤمنين صلوات الله عليه المسير الى الشام اجتمع اليه وجوه أصحابه فقالوا: لو كتبت يا أمير المؤمنين الى معاوية وأصحابه قبل مسيرنا اليهم كتاباً تدعوهم الى الحق وتأمرهم بما لهم فيه الحظ كانت الحجة تزداد عليهم قوة. فقال أمير المؤمنين عليه السلام لعبد الله ابن أبي رافع كاتبه: اكتب.

﴿بسم الله الرحمن الرحيم، من عبد الله على أمير المؤمنين الى معاوية ابن أبي سفيان ومن قبله من الناس. سلام عليكم، فاني أحمد اليكم الله الذي لا اله الا هو.

اما بعد فان لله عباداً آمنوا بالتزليل وعرفوا التأويل وفقهوا في الدين وبين الله فضلهم في القرآن الحكيم، وأنت يا معاوية وأبوك وأهلك في ذلك الزمان أعداء الرسول مكذبون بالكتاب مجمعون على حرب المسلمون، من لقيتم منهم حبستموه وعلبتموه وقتلتموه، حتى اذا أراد الله تعالى اعزاز دينه و اظهار رسوله دخلت العرب في دينه افواجاً واسلمت هذه الأمة طوعاً وكرهاً، وكتم ممن دخل في هذا الدين إما رغبة وإما رهبة، فليس ينبغي لكم أن



تنازعوا أهل السبق ومن قاز بالفضل، فانه من نازعه منكم
فحبوب وظلم، فلا ينبغي لمن كان له قلب أن يجهل قدره
ولا يعلو طوره ولا تشقى نفسه بالتماس ما ليس له۔
ان أولى الناس بهذا الأمر قديماً وحديثاً أقربهم برسول الله
ﷺ، وأعلمهم بالكتاب، وأقدمهم في الدين، وأفضلهم
جهاداً، وأولهم ايماناً، وأشدهم اضطلاعاً بما تجهله
الرعية من امرها، فاتقوا الله الذي اليه ترجعون ولا تلبسوا
الحق بالباطل لتدحضوا به الحق۔

فاعلموا أن خيار عباد الله الذين يعملون بما يعلمون، وان
شرهم الجهلاء الذين ينازعون بالجهل أهل العلم، ألا
وانى ادعوكم الى كتاب الله وسنة نبيه ﷺ وحقن دماء
هذه الامة فان قبلتم اصبتم رشدكم وهديتكم تخفكم، وان
أبيتتم الا الفرقة وشق عصا هذه الامة لم تزدادوا من الله الا
بعداً ولم يزد عليكم الا سخطاً والسلام۔

قال: فكتب اليه معاوية: ﴿ اما بعد انه ليس بيني وبين قيس
عتاب غير طعن الكلى وجز الرقاب ﴾ فلما وقف
امير المؤمنين عليه السلام على جوابه بذلك قال: انك لا تهدي من
احببت ولكن الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم۔

(بخلاف استاد) جبر بن نوف نے بیان کیا ہے؛ جب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام
نے شام کی طرف سفر کا ارادہ فرمایا تو آپ کی خدمت میں مقیم چند اصحاب حاضر ہوئے۔ انہوں
نے عرض کیا: اے امیر المومنین! شام کی طرف سفر کرنے سے پہلے آپ معاویہ اور اس کے
ساتھیوں کی طرف خط تحریر فرمائیں، جس میں ان لوگوں کو حق کی دعوت دیں اور جو کچھ ان کے
حق میں مناسب ہے، اس کا ان کو حکم دیں تاکہ آپ کا یہ خط ان لوگوں کے لیے اتمام حجت
ہو سکے اور آپ کے موقف کو تقویت ملے، امیر المومنین علیہ السلام نے عبد اللہ ابن ابی رافع جو کہ آپ کا
کاتب تھا اسے فرمایا: لکھو!

بسم الله الرحمن الرحيم! یہ خط اللہ کے بندے امیر المومنین علی کی طرف سے معاویہ ابن ابی

سفیان کی طرف اور اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کی طرف، جو اس کے ساتھی ہیں۔
سلام علیکم! میں تمہاری طرف اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

اما بعد! حقیق اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو اللہ کے نازل کردہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی تاویل کو بھی جانتے ہیں اور اللہ کے دین کو پوری طرح سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان کی فضیلت کو بیان فرمایا ہے۔

اے معاویہ! تو، حیراباب اور حیرے دوسرے خاندان والے اس زمانے میں رسول خدا کے دشمن تھے اور کتاب خدا کی تکذیب کرنے والے تھے اور مسلمانوں کے خلاف جنگ میں جمع ہونے اور دوسروں کو جمع کرنے والے تھے۔ مسلمانوں میں سے جو بھی تم لوگوں کو ملتا تھا، تم اس کو قید کر لیتے اور تکلیف سے دوچار کرتے اور اس کو قتل کر دیتے تھے، یہاں تک کہ خدا نے اپنے دین کی عزت کو بلند ظاہر کیا اور رسول کو دشمنوں پر غالب کیا۔ عرب والے گروہ درگروہ آپ کے دین میں داخل ہونا شروع ہو گئے اور اس امت نے پسندیدہ و ناپسندیدہ طور پر اسلام کو قبول کیا اور تم ان لوگوں میں سے ہو جو دین میں ڈر کی وجہ سے داخل ہوئے۔ اب تمہارے لیے سزاوار نہیں ہے کہ تم لوگ ان سے جھگڑا کرو جو اہل حق ہیں اور جو فضیلت میں تم سے برتری رکھتے ہیں، کیونکہ جو بھی تم میں سے ان کے ساتھ جھگڑایا تا زہر کرے وہ ظالم ہے۔ پس جس بندے کے پاس دل و دماغ ہے اس کے لیے مناسب نہیں ہے کہ ان کی قدر و منزلت سے انکار کرے اور کسی طور پر بھی ان کے ساتھ دشمنی کرے اور جو اس کے لیے مناسب نہیں اور جو اس کا حق نہیں، اس کا مطالبہ کر کے اپنے نفس کو شقی نہ قرار دے۔

جان لو! حقیق اس امر خلافت کے لیے وہی سزاوار ہے، جو اسلام میں قدیمی ہے اور حدیث میں بھی قدیمی ہے، رسول خدا سے زیادہ قریب ہے اور سب سے زیادہ کتاب خدا کو جانتے والا ہے اور حدیث میں سب سے پہلے داخل ہونے والا ہے اور راو خدا میں جہاد کرنے میں سب سے افضل ہے اور سب سے پہلے ایمان کا اظہار کرنے والا ہے اور رعایا جس امر سے جاہل ہے، وہ بھڑ انداز سے جانتا ہے۔

(اے معاویہ!) اس اللہ سے ڈر جس کی طرف ہم سب نے لوٹ کر جانا ہے اور اس کو

باطل کے ساتھ نہ ملا، تاکہ اس کے ذریعے حق باطل نہ ہو جائے۔

جان لو! اللہ کے بندوں میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں اور سب سے بُرے وہ جاہل ہیں، جو اپنے جہل کی وجہ سے اہل علم کے ساتھ جھگڑا کرتے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! میں تم کو اللہ کی کتاب اور نبی اکرم کی سنت کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اس اُمت کے خون کو محفوظ رکھنے کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم میری اس دعوت کو قبول کر لو گے تو ہدایت کو پانے والے ہو گے اور اگر اسے قبول نہ کرو گے تو اس کو رد نہیں کرے گا مگر وہ جو اس اُمت کے درمیان جدائی ڈالنے والا ہوگا اور وہ اس اُمت کے عصا کو توڑنے والا ہے اور ایسے لوگوں کے لیے خدا سے دوری کے علاوہ کوئی چیز حاصل نہیں ہوگی اور ان پر خدا کے غضب کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگا، والسلام۔

راوی بیان کرتا ہے: حادیہ نے آپؐ کے جواب میں لکھا:

اما بعد! میرے اور قیس کے درمیان کوئی عتاب نہیں ہے، سوائے طعن کلی کے اور یا گروہوں کے حصوں کے (اس کا منہم ہے سوائے جگ کے اور کوئی چارہ نہیں)۔ جب امیر المومنین اس کے اس جواب کے بارے میں مطلع ہوئے تو آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ
أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝ (سورہ قہص آیت ۵۶)
”جس کو آپؐ چاہتے ہیں اس کو ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جس کو
چاہے راہِ مستقیم کی ہدایت کر دیتا ہے۔“

امیر المومنینؑ کی مہمان نوازی

(ویالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
أبو نصر محمد ابن الحسن المقرئ قال: حدثنا محمد بن
حسن بن سهل العطار قال: حدثنا أحمد بن عمر الدهقان
قال: حدثنا محمد بن كثير مولى عمر بن عبد العزيز قال:
حدثنا عاصم بن كليب عن أبيه عن أبي هريرة قال: جاء
رجل الى النبي ﷺ فشكى اليه الجوع، فبعث رسول
الله ﷺ الى بيوت أزواجه فقلن: ما عندنا الا الماء۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ لِهَذَا الرَّجُلِ اللَّيْلَةُ؟ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. وَأَتَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ؟ فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ الصَّبِيَةِ لَكِنَّا نُوَثِّرُ ضَيْفَنَا. فَقَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا ابْنَةَ مُحَمَّدٍ نَوْمِي الصَّبِيَّةَ وَاطْفِئِي الْمَصْبَاحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خُذَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ الْخَبِيرَ، فَلَمْ يَبْرَحْ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شَحْنُ نَفْسِهِ فَاوْلَتْكَ هُمْ الْمُقْلِحُونَ﴾.

(مخفف استاد) ابوہریرہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: حضرت رسول خدا کی خدمتِ اقدس میں ایک مرد حاضر ہوا اور اس نے آپ کے سامنے اپنی بھوک کی شکایت کی۔ حضرت رسول خدا نے اس کو اپنی ازواج کے گروں کی طرف روانہ فرمایا۔ ان کی طرف سے جواب ملا کہ ہمارے گروں میں سوائے پانی کے اس وقت کچھ نہیں ہے۔

رسول خدا نے فرمایا: کون ہے جو آج رات اس شخص کو اپنے گھر مہمان قرار دے؟

علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج رات اس کو میں اپنے ہاں مہمان قرار دوں گا۔ آپ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے رسول خدا کی بیٹی! کیا آپ کے پاس میرے مہمان کے لیے کوئی چیز ہے؟ بی بی نے فرمایا: ہمارے پاس ان بچوں کے کھانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے لیکن ہم اپنے مہمان کی مہمان نوازی کریں گے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے رسول کی بیٹی! بچوں کو سلا دو اور چراغ کو بجھا دو (اور مہمان کے لیے غذا فراہم کرو) جب حضرت علی علیہ السلام نے صبح فرمائی اور رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو ساری داستان سنا دی۔ ابھی داستان سنانے سے فارغ ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ

شَحْنُ نَفْسِهِ فَاوْلَتْكَ هُمْ الْمُقْلِحُونَ ○ (سورہ حشر، آیت ۹)

”اور وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت

ضرورت کیوں نہ ہو اور جو بھی اپنے نفس کو بچل سے بچائیں وہی
کامیاب اور فلاح پانے والے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ صرف تمہارے حج کو قبول کرے گا

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن محمد بن
يعقوب الكليني عن عدة من أصحابه عن سهل بن زياد عن
محمد بن سنان عن حماد بن أبي طلحة عن معاذ بن كثير
قال: نظرت إلى الموقف والناس فيه كثير، فدنوت إلى أبي
عبدالله عليه السلام فقلت: إن أهل الموقف لكثير. قال: فصب
ببصره فأداره فيهم، ثم قال: ادن مني يا أبا عبد الله، فدنوت
منه فقال: غشاء يأتي به الموج من كل مكان، لا والله ما
الحج إلا لكم، ولا والله ما يتقبل الله إلا منكم.

(بخلاف اسناد) معاذ بن كثير سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے دورانِ حج
(یعنی وقوفِ عرفات) کی طرف دیکھا کہ اس میں بہت زیادہ لوگ تھے۔ میں حضرت ابو عبد اللہ
امام جعفر صادق علیہ السلام کے قریب گیا اور عرض کیا: اے فرزندِ رسول! (اس دفعہ) وقوف میں بہت
زیادہ لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا: اپنی آنکھوں کو درست کرو اور اس کو جاننے کی کوشش کرو۔
پھر فرمایا: میرے قریب آؤ! میں آپ کے قریب گیا تو آپ نے فرمایا: یہ سیلاب جو
ہر طرف سے موج در موج آیا ہے خدا کی قسم، تمہارے علاوہ کسی کا بھی حج قبول نہیں ہے اور خدا
کی قسم، خدا تمہارے علاوہ کسی دوسرے کا حج قبول نہیں کرے گا۔

اسلام کے عروہ کو توڑا جائے گا

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
أبو محمد الحسن بن محمد العطشي قال: حدثنا أبو علي
محمد بن همام الاسكافي قال: حدثنا حمزة بن أبي جمعة
الجزجرائي الكاتب قال: حدثنا أبو الحارث شريع قال: حدثنا
الوليد بن مسلم عن عبد العزيز بن سليمان عن سليمان بن



حبیب عن ابی امامۃ الباہلی قال: قال رسول اللہ: لتنقض عری الاسلام عروة عروة، كلما نقضت عروة تشبث الناس بالتي تليها، فأولهن نقض الحكم وآخرهن الصلاة.

(بخلاف استاد) ابو امامہ باہلی نے رسول خدا سے روایت کی ہے: آپؐ نے ارشاد فرمایا: ضرور اسلام کے گوشہ و نہار کو ایک ایک کر کے توڑا جائے گا اور جب بھی کوئی اسلام کا گوشہ توڑتا ہے لوگ اس سے مشابہ ہو جاتے ہیں جو اس کے بعد میں ہیں پس سب سے پہلے ہمارے حکم کو توڑا جائے گا اور آخر میں نماز کو توڑا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرو

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم اسماعيل بن محمد الكاتب قال: حدثنا أحمد بن جعفر المالكي قال: حدثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل قال: حدثني أبي قال: حدثنا يحيى بن سعيد عن سفيان قال: حدثني حبيب عن ميمون بن أبي شبيب عن أبي ذر الغفاري رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: اتق الله حيث ما كنت، وخالف الناس بحسن خلق، وإذا عملت سيئة فاعمل حسنة تمحوها.

(بخلاف استاد) ابو ذر الغفاریؓ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں ڈرو اور لوگوں سے حسن اخلاق سے پیش آؤ اور جب کوئی بُرا کام کر لو تو اس کے فوراً بعد کوئی نیک کام (یعنی توبہ) کرو، تاکہ وہ نیک کام اُس بُرے کام کو ختم کر دے۔

رسول خدا کی دعا

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن خالد المراهي قال: حدثني محمد بن مدرك الشيباني قال: حدثنا زكريا بن الحكم قال: حدثنا خلف بن تميم قال: حدثنا بكر بن خنيس عن أبي شيبه عن عبد الملك بن عمر عن أبي قرة عن سلمان الفارسي رضى الله عنه



قال: قال لي النبي ﷺ: يا سلمان اذا أصبحت فقل
 ﴿اللهم أنت ربي لا أشرك لك أصبحنا وأصبح الملك لله﴾
 قلها ثلاثاً، واذا أمسيت فقل مثل ذلك، فأنهن يكفرن ما
 بينهن من خطيئة.

(بخلاف اسناد) سلمان قاریؑ کہتے ہیں: جناب رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا: اے
 سلمان! جب تم صبح کرو (یعنی صبح کا وقت ہو) تو یوں دعا کرو:
 اللهم انت ربي لا أشرك لك أصبحنا وأصبح الملك لله
 ”اے میرے اللہ! تو میرا پالنے والا ہے، میں تیرا کوئی شریک قرار
 نہیں دیتا۔ میں نے صبح کی ہے اور تمام بادشاہت اللہ کے لیے ہے۔“
 اس دعا کو تین دفعہ پڑھو اور شام کے وقت بھی اس دعا کے مثل تین دفعہ دعا کرو۔
 اللہ تعالیٰ تمہارے صبح و شام کے درمیان کے تمام گناہ معاف کر دے گا۔

ہماری محبت کو اپنے اوپر واجب قرار دو

(روایا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
 أبو بكر محمد ابن عمر الجماعی قال: حدثنا أبو العباس
 أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أبو عوانة موسى بن
 يوسف بن راشد الكوفي قال: حدثنا محمد بن سليمان بن
 بزيع الخزاز قال: حدثنا الحسين الأشقر عن قيس بن ليث
 عن أبي ليلى عن الحسين بن علي عليهما السلام قال: قال
 رسول الله ﷺ: الزموا مودتنا أهل البيت، فإنه من لقي
 الله يوم القيامة وهو يودنا دخل الجنة بشفاعتنا، والذي
 نفس بيده لا يتبع عبداً عمله الا بمعرفة حقنا.

(بخلاف اسناد) حضرت امام حسینؑ نے حضرت رسول خداؐ سے روایت نقل
 کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ہم اہل بیتؑ کی مودت و محبت کو اپنے اوپر واجب قرار دو، کیونکہ جو
 شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری محبت کے ساتھ حاضر ہوگا، وہ ہماری
 شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا اور مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں



میری جان ہے، ہمارے حق کی معرفت کے بغیر کسی بندے کا عمل اس کو فائدہ نہیں پہنچائے گا۔

صفین کے مقام پر معاہدے کی تحریر میں اختلاف

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبد الله محمد بن عمران المرزباني قال: حدثنا محمد بن موسى قال: حدثني محمد ابن أبي السيري قال: حدثنا هشام عن أبي مخنف عن عبد الرحمن بن جندب عن أبيه قال: لما وقع الاتفاق على كتب القضية بين أمير المؤمنين وبين معاوية بن أبي سفيان حضر عمرو بن العاص في رجال من أهل الشام وعبد الله بن عباس في رجال من أهل العراق، فقال أمير المؤمنين عليه السلام للكاتب: اكتب هذا ما تقاضى عليه أمير المؤمنين علي بن أبي طالب ومعاوية ابن أبي سفيان. فقال عمرو بن العاص: اكتب اسمه واسم أبيه ولا تسمه بامرة المؤمنين، فانما هو أمير هؤلاء وليس بأميرنا، فقال الاحنف بن قيس لامتج هذا الاسم فاني اتخوف ان محوته لا يرجع اليك أبداً.

فامتنع أمير المؤمنين عليه السلام من محوه، فراجع الخطاب فيه ملياً من النهار، فقال الأشعث بن قيس: امح هذا الاسم ترحه الله، فقال أمير المؤمنين: الله أكبر سنة بسنة ومثل بمثل، والله اني لكاتب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم الحديبية وقد أملى علي: هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله سهل بن عمر، فقال له سهل: امح رسول الله فاننا لا نترك بذلك ولا نشهد لك به اكتب اسمك واسم ابيك، فامتنعت من محوه فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم امح يا علي ومستدعي الى مثلها فتجيب وأنت علي مفضض.

فقال عمرو بن العاص: سبحان الله ومثل هذا يشبه بذلك ونحن مؤمنون وأولئك كانوا كفاراً. فقال أمير المؤمنين عليه السلام:



يا بن النابغة ومتى لم تكن للفاسقين ولياً وللمسلمين عدواً،
 وهل تشبه الا امك التي دفعت بك. فقال عمرو: لا جرم لا
 يجمع بيني وبينك مجلس أبداً. فقال امير المؤمنين عليه السلام:
 والله اني لأرجو ان يطهر الله مجلسي منك ومن أشباهك.
 ثم كتب الكتاب وانصرف الناس.

(مخبر استاد) عبدالرحمن بن جندب نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب مقام صلحین
 پر امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور معاویہ بن ابی سفیان کے درمیان معاہدہ نامہ تحریر
 ہونے پر اتفاق ہو گیا تو اہل شام کی طرف سے عمرو بن عاص اور اہل عراق کی طرف سے عبداللہ
 ابن عباس معاہدے کی تحریر کے لیے حاضر ہوئے۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے
 کاتب عبداللہ بن عباس سے فرمایا: لکھو! یہ معاہدہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور معاویہ بن
 ابوسفیان کے درمیان ہے۔

اس پر عمرو بن عاص بول اٹھا اور کہا: (صرف) ان کا نام اور ان کے باپ کا نام تحریر کیا
 جائے۔ امیر المومنین کا لقب تحریر نہ کیا جائے، کیونکہ یہ آپ لوگوں کے امیر ہیں، ہم ان کو امیر تسلیم
 نہیں کرتے، یہ ہمارے امیر نہیں ہیں۔ اس کی بات کے جواب میں انحن بن قیس بول پڑے:
 اے عبداللہ! لفظ امیر المومنین کو ہرگز ختم نہ کرنا، کیونکہ مجھے خوف ہے کہ آج آپ نے اس
 لفظ کو مٹا دیا ہے تو دوبارہ یہ لوگ حضرت کے نام کے ساتھ امیر المومنین کا لفظ نہیں لکھ دیں گے۔
 امیر المومنین نے بھی اس لفظ کو مٹانے سے منع کر دیا۔ پھر دوبارہ کافی دیر تک اس بات
 پر نزاع اور بحث و مباحثہ ہوتا رہا۔ پھر انحن بن قیس نے عرض کیا: اس لفظ کو مٹا دیں خدا آپ کو
 راحت عطا فرمائے۔ امیر المومنین علی علیہ السلام نے نعرہ بجھیر بلند کیا اور فرمایا: خدا کی قسم، میں دشمن
 شل بہ شل واقعہ صحیح ثابت ہوا ہے۔

خدا کی قسم، میں صلح حدیبیہ کے وقت رسول خدا کی طرف سے کاتب تھا۔ میں نے معاہدہ
 تحریر کرتے وقت لکھا: یہ معاہدہ محمد رسول اللہ اور اسمیل بن عمر کے درمیان ہے۔ اسمیل نے کہا:
 آپ رسول اللہ کا لفظ کاٹ دیں، کیونکہ ہم تو اس کا اقرار نہیں کرتے اور نہ ہی ہم اس کی گواہی
 دیتے ہیں۔ آپ ان کا نام تحریر کریں اور ان کے والد کا نام تحریر کریں۔ میں نے رسول اللہ کا لفظ
 مٹانے سے انکار کیا۔



رسولؐ خدا نے فرمایا: اے علیؑ! اس لفظ کو مٹا دیں اور عنقریب یہی صورت حال آپ کو بھی پیش آئے گی پس تو بھی یہی جواب دے گا اور تم پر یہ گراں گزرے گا۔

اس پر عروین حاص یول اٹھا: سبحان اللہ! یہ واقعہ اس واقعہ کے مشابہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ ہم مومنین ہیں اور رسولؐ خدا کے مقابل کفار تھے۔

امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: اے نالائق عورت کے بیٹے! تو مومن کیسے ہے؟ کیا تو قاسمین کا دوست نہیں ہے؟ کیا تو مسلمانوں کا دشمن نہیں ہے؟ حیری ان لوگوں کے ساتھ فقط اتنی شہادت ہے کہ حیری ہاں ہے جس نے تجھے پیدا کیا ہے (یعنی تو حرام زادہ ہے اور حیری ان لوگوں کے ساتھ حرید کوئی شہادت نہیں۔ ان کا باپ مطوم ہے جبکہ حیرا باپ بھی مطوم نہیں ہے)۔ عرو یولا: آج کے بعد میں کبھی آپ کی مجلس میں نہیں آؤں گا۔

امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: خدا کی قسم، میں اللہ سے خود امید کرتا ہوں کہ میری مجلس کو حیرے اور حیرے جیسے دوسرے لوگوں سے پاک رکھے۔ پھر تحریر مکمل ہوئی تو لوگ متفرق ہو گئے۔

رسولؐ خدا کا آخری وقت گریہ کرنا

(وبالاستاد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو جعفر محمد ابن علی بن موسیٰ بن بابويه قال: حدثني أبي قال: حدثنا احمد بن ادريس قال: حدثنا محمد بن عبد الجبار قال: حدثنا ابن أبي عمير عن أبان ابن عثمان عن أبان بن تغلب عن عكرمة عن عبد الله بن العباس قال: لما حضرت رسول الله ﷺ الوفاة بكى حتى بليت دموعه لحيته، فقيل له: يا رسول الله ما يبكيك؟ فقال: ابكي للزيتي وما تصنع بهم شرار أمتي من بعدى، كآني بفاطمة ابنتي وقد ظلمت بعدى وهي تنادي «يا ابتاه يا ابتاه» فلا يعينها أحد من أمتي، فسمعت ذلك فاطمة عليها السلام فبكت فقال لها رسول الله ﷺ: لا تبكين يابنية. فقالت: لست ابكي لما يصنع بي من لا بعدك ولكن ابكي لفراقك يا رسول الله. فقال لها: ابشري يابنت محمد

بسرعة اللحاق بي، فانك أول من يلحق بي من أهل بيتي۔

(بخلاف اسناد) جناب عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے: جب رسول خدا کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؐ نے گریہ کیا۔ اتنا گریہ کیا کہ آپؐ کے رخساروں پر آنسو جاری ہو گئے۔ آپؐ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپؐ گریہ کیوں کر رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اپنے اہل بیت کے بارے میں گریہ کر رہا ہوں اور جو کچھ ان کے ساتھ میرے بعد سلوک ہوگا، اس وجہ سے میں گریہ کر رہا ہوں۔ گویا میری بیٹی قاطمہ کہ جس پر میرے بعد ظلم ہوگا اور یہ مجھے پکار رہی ہوگی۔ یا اَبَتَاؤِ اَيَا اَبَتَاؤِ اِهَائِي میرے بابا! ہائے میرے بابا! جب کہ میری امت میں سے کوئی بھی اس کی مدد نہیں کرے گا۔ حضرت سیدہ قاطمہ زہراء علیہا السلام نے یہ سنا تو آپؐ نے گریہ کرنا شروع کر دیا۔ رسول خدا نے فرمایا: اے میری بیٹی! آپؐ گریہ نہ کریں۔ بی بی نے عرض کیا: اے میرے بابا! آپؐ کے بعد جو کچھ میرے ساتھ ہوگا میں اس پر گریہ نہیں کر رہی بلکہ اے رسول خدا! آپؐ کی جدائی پر گریہ کر رہی ہوں۔ رسول خدا نے بیٹی سے فرمایا: ”اے محمدؐ کی جان! بہت جلدی میرے ساتھ ملتی ہونے پر خوش ہو جاؤ، کیونکہ میرے تمام اہل بیت میں سے سب سے پہلے آپؐ میرے پاس آؤ گی۔

مجھے اور علیؑ کو پانچ پانچ چیزیں عطا ہوئی ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن قال: حدثني أبي عن سعد بن عبدالله قال: حدثنا عبدالله بن هارون قال: حدثنا محمد بن عبدالرحمن العزرمي قال: حدثنا المعلى بن هلال عن الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: أعطاني الله خمساً وأعطيني علياً ﷺ خمساً: أعطاني جوامع الكلم وأعطيني علياً جوامع الكلم۔ وجعلني نبياً وجعل علياً وصياً، أعطاني الكوثر وأعطيني علياً السلسيل، وأعطيني الوحي وأعطيني علياً الإلهام، وأسرى بي إليه وفتحت له أبواب السماء حتى رأى ما رأى ونظر إلى ما نظرت إليه۔ ثم قال: يا بن عباس



من خالف علياً فلا تكونن ظهيراً له ولا ولياً، فوالذي بعثني
بالحق ما يخالفه أحد الا غير الله ما به من نعمة وشوه خلقه
قبل ادخاله النار۔ يابن عباس لا تشك في علي، فان الشك
فيه يخرج عن الايمان ويوجب الخلود في النار۔

(بخلاف اسناد) ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپؐ
نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزیں دی ہیں اور حضرت علیؑ کو بھی پانچ چیزیں عطا کی ہیں۔
① اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام کلمات کا مجموعہ عطا فرمایا اور علیؑ کو اللہ تعالیٰ نے تمام علوم کا مجموعہ عطا
فرمایا ہے۔

② اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنایا ہے اور علیؑ کو وحی قرار دیا ہے۔
③ اللہ تعالیٰ نے مجھے کوثر عطا فرمایا ہے اور علیؑ کو سلسیل عطا کی ہے۔
④ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی عطا فرمائی ہے اور علیؑ کو الہام عطا فرمایا ہے۔
⑤ اللہ تعالیٰ نے مجھے معراج کی رات آسمانوں کی سیر کروائی ہے اور علیؑ کے لیے آسمانوں کے
تمام دروازے کھول دیئے ہیں حتیٰ کہ جو کچھ میں نے دیکھا، وہ سب کچھ علیؑ نے بھی دیکھا
اور جس کی میری طرف نظر اٹھی اُس کی طرف علیؑ کی بھی نظر تھی۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے ابن عباسؓ! جو علیؑ کی مخالفت کرے تم اُس کے پشت پناہ مت
بنا، اس کو اپنا دوست مت قرار دینا۔ مجھے قسم ہے اس خدا کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر
مبعوث فرمایا ہے، جو شخص بھی علیؑ کی مخالفت کرے گا اللہ اس کی تمام نعمتوں کو تبدیل کر دے گا
اور اس کی خلقت کو تبدیل کر دے گا اور اس کو جہنم میں داخل کر دے گا۔

اے ابن عباسؓ! علیؑ کے بارے میں شک مت کرو، کیونکہ علیؑ کے بارے میں شک
کرنے سے انسان دائرہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور جہنم میں داخل ہوتا اور ہمیشہ جہنم میں
رہنے کا موجب بنتا ہے۔

ایمان کی زینت فقہ ہے

(ویلا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
أبو غالب أحمد ابن محمد الزراري قال: حدثنا محمد بن



عبدالله بن جعفر الحمیری عن أبيه قال: حدثنا أحمد بن
أبي عبدالله البرقی قال: حدثني عبدالرحمن العزرمی عن
أبيه عن أبي عبدالله الصادق جعفر بن محمد عليهما
السلام قال: من زى الايمان الفقه، ومن زى الفقه الحلم،
ومن زى الحلم الرفق، ومن زى الرفق اللين، ومن زى
اللين السهولة.

(بخلف استاد) عبدالرحمن العزرمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی زینت
فقه ہے (یعنی دین میں کچھ بوجھ) اور فقه کی زینت حلم و بردباری ہے اور حلم کی زینت نرمی
ہے اور نرمی و رفق کی زینت آسانی ہے، اور آسانی کی زینت لوگوں کو سہولت فراہم کرنا ہے۔

جس میں چار چیزیں ہوں گی، اس کا ایمان مکمل ہے

(روبالاستاد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال:
حدثني أبي عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن
محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن أبي أيوب
الخزاز عن أبي حمزة الثمالي رضي الله عنه عن أبي جعفر الباقر
محمد بن علي قال: سمعته يقول: أربع من كن فيه كمل
اسلامه وأعين على إيمانه ومحض ذنوبه ولقى ربه وهو
عنه راض، ولو كان فيما بين قرنه إلى قدمه ذنوب خطها
الله تعالى عنه، وهي: الوفاء بما يجعل الله على نفسه،
وصدق اللسان مع الناس، والحياء مما يقبح عند الله وعند
الناس، وحسن الخلق مع الأهل والناس - وأربع من كن فيه
من المؤمنين أسكنه الله في أعلى عليين في غرف في محل
الشرف كل الشرف: من آوى اليتيم ونظر له فكان له أباً،
ومن رحم الضعيف وأعانته وكفاه، ومن انفق على والديه
ورفق بهما وبرهما ولم يخزفهما ولم يخزف لملوكه



واہانہ علی ما یکلفہ ولم یستسعه فیما لم یطیق بہ۔
 (بخلاف استاد) ابو حزمہ ثمالی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ
 آپؑ نے فرمایا: جس شخص میں چار چیزیں پائی جائیں گی، اس شخص کا اسلام کامل ہے۔ اور وہ
 چیزیں اس کے ایمان میں مدد کریں گی اور اس کے گناہ گرا دیں گی اور وہ خدا سے ملاقات کرے
 گا۔ خدا اس سے راضی ہوگا۔ اگرچہ اس کے سر سے قدموں تک گناہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس
 کے تمام گناہ جھاڑ دے گا اور وہ چار چیزیں یہ ہیں:

- ① جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے قرار دیا ہے اس سے وقار کرنا۔
 - ② لوگوں سے بچ کر رہنا۔
 - ③ جو چیز اللہ اور لوگوں کے نزدیک بُری ہے اس سے حیا (کریز) کرنا۔
 - ④ اپنے اہل اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنا۔
- جس شخص میں چار چیزیں پائی جائیں گی، وہ مومنین میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو تمام
 شرافتوں سے زیادہ شریف، محل اعلیٰ علمین میں سکونت عطا فرمائے گا۔
- ① جو شخص جیم کی پرورش کرے اور اس کی طرف یوں دیکھے کہ گویا وہ اس کا باپ ہے۔
 - ② جو کسی بیڑے پر دم کرے اور اس کی مدد کرے اور اپنے آپ کو اس کو نصیحت دینے سے روکے۔
 - ③ جو اپنے والدین پر خرچ کرے اور ان کے ساتھ نرمی کرے اور ان کے ساتھ نیکی کرے اور
 ران کو خوف زدہ نہ کرے۔
 - ④ جو اپنے غلام کو خوف زدہ نہ کرے اور جو کام اس کے سپرد کرے، اس میں اس کی مدد کرے
 اور جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو، اس کی اس کو زحمت نہ دے۔

ہر چیز کو گالی اس کی شان کے مطابق ہے

(روایا لاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
 أبو عبد الله محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا محمد
 بن أحمد الحکیمی قال: حدثنا محمد بن اسحاق قال:
 أخبرنا یحییٰ بن معین قال: حدثنا عبد الرزاق قال: أخبرنا
 معمر بن ثابت عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ما كان



الفحش فی شی الا شانه، ولا كان الحياء فی شی قط الا زانه۔

(بخلاف استاد) انس بن مالکؓ نے رسول خدا سے روایت کی ہے: آپؐ نے فرمایا: کسی چیز میں فحش اور گالی نہیں ہے مگر اس کی شان کے مطابق اور ہر چیز کی حیا اس کی زینت کے حساب سے ہوگی۔

آپؐ کا وحی کون ہوگا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو نصر محمد بن الحسين المقرئ قال: حدثنا أبو عبد الله الحسين بن علي المرزباني قال: حدثنا جعفر بن محمد الحنفی قال: حدثنا يحيى بن هاشم السمسار قال: حدثنا عمرو بن شمر قال: حدثنا حماد عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله حزام قال: أتيت رسول الله ﷺ فقلت: يا رسول الله من وصيك؟ قال: فأمسك عني عشراً لا يجيبني، ثم قال: يا جابر ألا أخبرك عما سألتني؟ فقلت: بأبي أنت وأمي أم والله لقد سكت عني حتى ظننت أنك وجدت علي۔ فقال: ما وجدت عليك، يا جابر ولكن كنت انتظر ما يأتي من السماء فأتاني جبرئيل عليه السلام فقال: يا محمد ربك يقول ان علي بن ابي طالب وصيك وخليفتك علي أهلك وامتك والذائد عن حوضك، وهو صاحب لوائك يقدمك الى الجنة۔ فقلت: يانبي الله أوأيت من لا يؤمن بهذا أفعله؟ قال: نعم يا جابر ما وضع هذا الوضع الا ليتابع عليه، فمن تابع كان معي خدام ومن خالفه لم يرد على الحوض أبداً۔

(بخلاف استاد) جابر بن عبد اللہ حزام نے روایت کی ہے: راوی بیان کرتا ہے: میں

رسول خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کا وحی کون ہوگا؟

جابر بیان کرتا ہے: رسول خدا اس منٹ تک خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ پھر ارشاد

فرمایا: اے جابر! جس چیز کا تو نے مجھ سے سوال کیا ہے میں اس کے بارے میں تجھے خبر دوں؟

میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، خدا کی قسم! میں نے سوال کیا اور آپ خاموش رہے حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ آپ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے جابر! میں تجھ سے ناراض نہیں ہوا لیکن میں انتظار کر رہا تھا کہ اس کے بارے میں آسمان سے کیا نازل ہوتا ہے؟ ابھی میرے پاس جبرائیل نازل ہوئے ہیں اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کا رب ارشاد فرما رہا ہے: تحقیق علی ابن ابی طالب علیہ السلام آپ کے وصی، آپ کے خاندان اور آپ کی امت پر آپ کے بعد آپ کے خلیفہ ہیں اور آپ کے حوض سے لوگوں کو سیراب کرنے والے ہیں اور وہ آپ کے پرچم کو اٹھانے والا اور آپ سے آگے آگے جنت میں داخل ہو جانے والا ہے۔

میں نے عرض کیا: اے نبی خدا! جو شخص علی کے بارے میں یہ عقیدہ نہ رکھتا ہو تو کیا اس سے جنگ کرنا آپ کی نظر میں جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اے جابر جب یہ واضح ہو جائے تو اس وقت اس کی اجازت کرنا۔ جو شخص علی کی اجازت کرے گا، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا اور جو علی کی مخالفت کرے گا، وہ میرے پاس میرے حوض پر دارو نہیں ہوگا۔

ملائکہ ہمارے شیعوں کے گناہوں کو ختم کر دیں گے

(وبالاستناد) أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد الهمدانی قال: أخبرني عمر بن أسلم قال: حدثنا سعيد بن يوسف البصري عن خالد بن عبد الرحمن الملائني عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أبي ذر الغفاري رضي الله عنه قال: رأيت رسول الله ﷺ وقد ضرب كتف علي بن أبي طالب بيده وقال: يا علي من أحبنا فهو العربي ومن أبغضنا فهو العليج، شيعتنا أهل البيوتات والمعادن والشرف، ومن كان مولده صحيحاً وما على ملة إبراهيم إلا نحن وشيعتنا وسائر الناس منها براء، إن الله ملائكة يهدمون سيئات شيعتنا كما يهدم القوم البنيان۔



(بخلاف استاد) ابو ذر غفاری سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے حضرت رسول خدا کو دیکھا کہ آپ نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے کمرے کو چھتیا یا اور فرمایا: جو شخص ہم سے محبت کرے گا، وہی خالص اور صبیح بولنے والا ہوگا اور جو شخص ہم سے بغض رکھے گا، وہ جنگل گدھا ہے (یعنی وہ قیامت کے دن گدھے کی طرح آواز نکالے گا)۔ ہمارے شیخہ بنی کھروں والے ہیں۔ اہل محاون اور اہل شرف ہیں۔ وہ لوگ جو طلال زادے اور ملت ابراہیم پر ہیں وہ فقط ہم اور ہمارے شیخہ ہیں اور دوسرے سارے لوگ ملت ابراہیم کے خلاف ہیں۔ حقیقۃً اللہ تعالیٰ کے کچھ ملائکہ ہیں جو ہمارے شیعوں کے گناہوں کو اس طرح گراتے ہیں جس طرح لوگ دیواروں کو گراتے ہیں۔

علی نے ہمارے حق میں دعا فرمائی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علي بن محمد الكاتب قال: أخبرنا الحسن بن علي الزعفراني عن ابراهيم ابن محمد الثقفي قال: حدثنا محمد بن علي قال: حدثنا الحسين بن سفيان عن أبيه قال: حدثنا لوط بن يحيى قال: حدثني عبد الرحمن بن جندب عن أبيه قال: لما بويح عثمان سمعت المقداد بن الأسود الكندي يقول لعبد الرحمن ابن عوف: والله يا عبد الرحمن ما رأيت مثل ما أتى الى أهل هذا البيت بعد نبيهم. فقال له عبد الرحمن: وما أنت وذاك يا مقداد؟ قال: اني والله أحبهم لحب رسول الله ﷺ، ويعتريني والله وجد لا أبته بثقة لتشرف قريش على الناس بشرفهم واجتماعهم على نزع سلطان رسول الله ﷺ من أيديهم. فقال له عبد الرحمن: ويحك والله لقد اجتهدت نفسي لكم. قال له المقداد: والله لقد تركت رجلاً من الدين يأمرن بالحق وبه يعدلون، أما والله لو ان لي على قريش أعواناً لقاتلتهم فتألى اياهم يوم بدر واحد. فقال له عبد الرحمن: ثكلتك امك يا مقداد لا يسمعن هذا الكلام منك الناس، أم والله



انی لخائف ان تكون صاحب فرقة وفتنة۔ قال جندب:
فأتيت بعد ما انصرف من مقامه فقلت له: يا مقلد أنا من
أحوالك۔ فقال: رحمك الله ان الذي نريد لا يبغي فيه
الرجلان والثلاثة، فخرجت من عنده وأتيت علي بن أبي
طالب فذكرت له ما قال وقلت، قال: فدعنا لنا بخير۔

(بخلاف استاد) عبدالرحمن بن عوف جندب نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے، وہ
بیان کرتا ہے: جب عثمان ابن عفان کی بیعت کی گئی تو میں نے مقداد بن اسود کنڈی سے سنا کہ
انہوں نے عبدالرحمن ابن عوف سے فرمایا: اے عبدالرحمن! خدا کی قسم، نبی اکرمؐ کے بعد جو اس
نبی کے اہل بیت کے ساتھ سلوک کیا گیا ہے، وہ کسی کے بارے میں نے نہیں دیکھا۔
عبدالرحمن نے کہا: اے مقداد! تمیر اس سے کیا واسطہ ہے؟

مقداد نے کہا: خدا کی قسم، میں ان سے اس طرح محبت کرتا ہوں جیسے رسولؐ سے محبت
کرتا ہوں اور رسولؐ کی محبت کی وجہ سے میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ خدا کی قسم، مجھے اس بات
پر دکھ ہوتا ہے کہ تمام قریش ان کے شرف کی وجہ سے اپنے شرف کو دوسروں پر ظاہر کرتے ہیں
اور (خود تمام کے تمام حق ہو چکے ہیں کہ رسولؐ خدا کی حکومت و سلطنت کو ان کے ہاتھوں سے
چھین لیا جائے۔ عبدالرحمن نے مقداد سے کہا: وائے ہوتم پر خدا کی قسم، میں اپنی جان کے ساتھ
تمہارے لیے جہاد اور کوشش کروں گا۔

مقداد نے کہا: خدا کی قسم، ان اہل قریش نے اس شخص کو چھوڑ دیا ہے جو ان میں سے ہے
جو حق کا حکم دینے والے اور حق کے ساتھ عدل و انصاف کرنے والے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! خدا کی
قسم، اگر مجھے مددگار مل جائے تو میں ان اہل قریش کے خلاف ایسے ہی جگ کروں جس طرح میں نے
بدر اور احد میں جگ کی تھی۔ پھر عبدالرحمن نے مقداد سے کہا: اے مقداد! حیرت مآں حیرت مآں کرے
لوگ حیرے منہ سے یہ کھنگو نہ سن لیں۔ خدا کی قسم، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تو فتنہ و فساد برپا نہ کر دے۔
جندب بیان کرتا ہے: جب آپؐ اپنے مقام سے چلے گئے تو میں نے آپؐ سے کہا: اے
مقداد! میں آپؐ کے مددگاروں میں سے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: خدا تم پر رحمت نازل فرمائے
جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں اس کے لیے ایک دو تین مددگاروں سے کام نہیں چلے گا۔ میں مقداد
کے یہاں سے نکل کر علیؓ ابن ابی طالبؓ کے پاس آیا تو میں نے جو کچھ کہا: وہ اور جو کچھ میں



نے کیا تھا، وہ سب مولا سے عرض کر دیا۔ آپ نے ہمارے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

فیہت کا کفارہ

(ویالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبدالله محمد بن عمران المرزباني قال: حدثنا محمد بن أحمد الحكيمي قال: حدثنا محمد بن اسحاق قال: أخبرنا داود بن المحبر قال: حدثنا عنبسة بن عبد الرحمن القرشي قال حدثنا خالد بن يزيد اليماني عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: كفارة الاغتيا ب ان تستغفر لمن اغتبتہ۔

(بخلاف اسناد) انس بن مالک نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: فیہت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی فیہت کی جائے اس کے لیے استغفار کیا جائے۔

رزق حلال ذریعے سے طلب کرو

(ویالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محمد ابن عمر بن سلم بن البراء المعروف بابن الجعابي قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد بن سعيد الهمداني المعروف بابن عقدة قال: حدثنا يحيى بن زكريا بن شيبان قال: حدثنا محمد بن مروان الذهلي عن عمرو بن سيف الأزدي قال: قال لي أبو عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: لا تدع طلب الرزق من حله، فإنه أعون لك على دينك وأقفل راحلتك وتوكل۔

(بخلاف اسناد) عمرو بن سیف ازدی نے نقل کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: رزق حلال اور جائز ذریعے سے طلب کرنے کو کبھی ترک نہ کرو، کیونکہ رزق حلال تمہارے دین میں تمہارے لیے مددگار ثابت ہوگا اور یہ تمہارے لیے زاو راہ کے طور پر زیادہ بہتر ہے اور اس پر توکل کرنے میں بہتری ہے۔

تین بندوں کی نماز قبول نہیں ہوگی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو بكر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن غالب قال: حدثنا الحسين بن علي بن رباح عن سيف بن عميرة قال: حدثني عبد الله بن أبي يعفور عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: ثلاثة لا يقبل الله لهم صلاة: عبد أبى من موالیه حتى يرجع اليهم فيضع يده في أيديهم، ورجل أم قوماً وهم له كارهون، وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط.

- (بمخبر اسناد) عبد اللہ بن ابی یعفور نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: تین بندے ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا:
- ① وہ غلام جو اپنے مولاد آقا سے فرار ہو جائے، جب تک وہ واپس نہ آ جائے اور اپنا ہاتھ اپنے مولاکے ہاتھ میں نہ دے۔
 - ② وہ شخص جو کسی قوم کو نماز یا جماعت کی امامت کر دے اور وہ قوم اس کو پسند نہ کرتی ہو۔
 - ③ تیسری وہ عورت ہے جو سو جائے اور اس کا شوہر اس پر غضب ناک ہو۔

علی تمام مسلمانوں کے سردار ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثني أبي عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن بكر بن صالح عن الحسن بن علي عن عبد الله بن إبراهيم قال: حدثني الحسين بن زيد عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عليهم السلام قال: قال رسول الله ﷺ: لما أسرى بي إلى السماء وانتهيت إلى سدرة المنتهى نوديت يا محمد استوص بعلي خيراً فإنه سيد المسلمين وإمام المتقين وقائد الغر المحجلين يوم القيامة



(بخلاف استاد) حضرت رسول خدا نے ارشاد فرمایا: جب معراج کی رات مجھے آسمانوں کی سیر کروائی گئی اور میں سدرۃ المنتہی تک پہنچ گیا تو مجھے آواز دی گئی: اے محمد! آپ علی کو خیر کی وصیت فرمائیں، کیونکہ وہ تمام مسلمانوں کے سردار اور پرہیزگاروں کے امام اور قیامت کے دن سفید اور چمکتے ہوئے چہرے والوں کے قائد و راہبر ہیں۔

مجھے رسول خدا سے دس نسبتیں ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو الحسن علي بن محمد الكاتب قال: أخبرني الحسن بن علي الزعفراني قال: أخبرنا إبراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثني عثمان بن أبي شيبة عن عمرو بن ميمون عن جعفر بن محمد عليهما السلام عن أبيه عن جده عليهما السلام قال: قال أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام الكوفة: أيها الناس إنه كان لي من رسول الله ﷺ عشر خصال لهن حب إلي مما طلعت عليه الشمس، قال لي رسول الله ﷺ: يا علي أنت أخى فى الدنيا والآخرة، وأنت أقرب الخلائق إلى يوم القيامة فى الموقف بين يدي الجبار، ومنزلك فى الجنة منزلى كما يتواجه منازل الإخوان فى الله عز وجل، وأنت الوارث منى، وأنت الوصى من بعدى فى عبادتى واسرتى، وأنت الحافظ لى فى أهلى عند غيبتى، وأنت الامام لأمتى والقائم بالقسط فى رعيته، وأنت ولى ولى ولى الله وعلوك علوى وعلوى علو الله.

(بخلاف استاد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل فرمایا کہ آپ نے کوفہ کے منبر پر ارشاد فرمایا: اے لوگو! مجھے رسول خدا سے دس نسبتیں حاصل ہیں، جو مجھے تمام ان چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج طلوع کرتا ہے (یعنی پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں)۔
رسول خدا نے مجھ سے فرمایا:



- ① اے علی! تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔
- ② قیامت کے دن خدائے جبار کے سامنے میرے سب سے زیادہ قریب تم ہو گے۔
- ③ تمہارا گھر جنت میں میرے گھر کے سامنے ہوگا جیسا کہ ان دو بھائیوں کے گھر آئے سامنے ہوں گے جنہوں نے خدا کی خاطر اخوت اختیار کی ہو۔
- ④ تم میرے وارث ہو۔
- ⑤ تم میرے بعد میرے وعدوں اور رازوں میں میرے وحی ہو۔
- ⑥ میری فیضیت اور عدم موجودگی میں میرے خاندان پر میری طرف سے محافظ ہو۔
- ⑦ تم میری امامت کے امام ہو۔
- ⑧ اور میری امت اور امت میں عدل قائم کرنے والے ہو۔
- ⑨ تم میرے ولی و دوست ہو اور میرا ولی اور دوست اللہ کا ولی اور دوست ہے۔
- ⑩ تمہارا دشمن، میرا دشمن ہے اور میرا دشمن، اللہ کا دشمن ہے۔

ہمارے غم میں آنسو بہانے والے

(رویا الاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو بكر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد الهمدانی قال: حدثنا أحمد بن عبد الحمید بن خلف قال: حدثنا محمد بن عمر بن عتبة عن حسين الاشقر عن محمد بن أبي عمار الكوفي قال: سمعت جعفر ابن محمد عليهما السلام يقول: من دمع عينه دمعاً لدم سفك لنا أو حق لنا انقصناه أو عرض انتهك لنا أو لاحد من شيعتنا بواه الله تعالى بها في الجنة حقبا۔

(بخلاف اسناد) جناب محمد بن ابی عمارہ کوئی نے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمارا خون جاری کیا گیا ہے، اس کی وجہ سے جو شخص آنکھوں سے ایک آنسو (بھی) جاری کرے یا اس حق کی وجہ سے، جو غضب کیا گیا ہے یا اس عزت کی وجہ سے جو ہماری یا ہمارے شیعوں میں سے کسی ایک کی مبراہ ہوئی، گریہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس گریہ کی وجہ سے اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

کیا میں جور کے ذریعے مدد حاصل کروں؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال حدثنا أبو الحسن علي ابن بلال المهلبی قال: أخبرنا علي بن عبد الله بن الاسد الاصفهانی قال: حدثنا ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثني محمد بن عبد الله بن عثمان قال: حدثني علي بن أبي سيف عن علي بن خباب عن ربيعة وعماره وغيرهما ان طائفة من أصحاب امير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام مشوا اليه عند تفرق الناس عنه وفرار كثيرهم الى معاوية طلبا لما في يديه من الدنيا، فقالوا: يا امير المؤمنين اعط هذه الأموال وفضل هؤلاء الأشراف من العرب وقریش علی الموالی والعجم ومن يخاف عليه من الناس وفراره الى معاوية۔ فقال لهم امير المؤمنين عليه السلام: أتاُمروني أن أطلب النصر بالجور، لا والله لا أفعلن ما طلعت شمس ولا ح في السماء نجم، والله لو كان ما لي لو اسيت بينهم، وكيف وانما هو أموالهم۔

قال: ثم ازم امير المؤمنين عليه السلام طويلاً ساكناً ثم قال: من كان له مال فإياه والفساد، فان اعطاء المال في غير حقه تبذير واسراف، وهو وان كان ذكراً لصاحبه في الدنيا والآخرة فهو بضيعه عند الله عز وجل، ولم يضع رجل ماله في غيره حقه وعند غير أهله الا حرم الله شكرهم وكان لعيرة ودهم، فان بقى معه من يوده يظهر له الشكر، فانما هو ملق وكذب يريد التقرب به اليه لينال منه مثل الذي كان يأتي اليه من قبل، فان زلت بصاحبه النعل فاحتاج الى معونته أو مكافأته فشر خليل والام خدين، ومن ضيع المعروف فيما أتاه فليصل به القرابة وليحسن فيه الضيافة وليفك به العاني وليعن به الغارم وابن السبيل والفقراء والمجاهدين في سبيل الله وليصبر نفسه على التواهب والحقوق، فان الفوز

بہذہ الخصال شرف مکارم الدنیا ودرک فضائل الاخرۃ۔

(بخلاف استاد) ربیحہ اور عمارہ نے روایت کی ہے: جب امیر المومنین علیؑ سے لوگ متفرق ہو کر معاویہ کے پاس جانا شروع ہو گئے، تاکہ اس سے اس کے پاس موجود دنیاوی دولت کو حاصل کر سکیں تو امیر المومنین علیؑ کے چند اصحاب آپؑ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: ان لوگوں کو مال عطا کریں اور جو عرب کے شرکا ہیں ان کو فضیلت دیں اور قریش والوں کو دوسرے عرب و عجم پر مقدم کریں اور جس خون کی وجہ سے لوگ آپؑ سے فرار کر رہے ہیں اور معاویہ کی طرف جارہے ہیں اس کو دور کر دیں۔

امیر المومنین نے ان لوگوں سے فرمایا: کیا تم لوگ مشورہ دیجے ہو کہ میں ظلم و جور سے مدد حاصل کروں؟ انھیں اخلاص کی قسم، جب تک سورج طلوع ہوتا رہے گا اور آسمان پر ستارے موجود ہیں اس وقت تک میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم، اگر میرے پاس میرا اپنا مال ہوتا تو بھی میں ان کو عطا نہ کرتا اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو مال میرا نہیں ہے وہ انھیں دے دوں، جبکہ یہ مال مسلمانوں کا ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: پھر امیر المومنین نے ایک طویل خاموشی کے بعد ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس مال دیا ہو، اس کو اس کے فساد سے بچنا چاہیے۔ اگر وہ غیر مستحق کو مال عطا کرے گا تو یہ فضول خرچی اور اسراف ہے اور اگر وہ اس مال کے صاحب کو دنیا و آخرت میں یاد رکھے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ضائع ہو جائے گا اور جو شخص اپنے مال کو غیر مستحق اور غیر اہل پر خرچ کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو فکھر سے محروم رکھے گا اور ان کے درمیان محبت بھی نہیں رہے گی۔ اگر ان کے ساتھ ان کی محبت ہوئی تو پھر وہ ان کا فکھر یہ ادا کرے گا۔ چاہلوس اور جھوٹا ہے وہ شخص، جو اس مال کے لیے تقرب کا ارادہ رکھتا ہے، تاکہ اس سے مال کو پاسکے۔ یہ اس کی حسد ہے جو اس سے پہلے اس کے پاس آیا ہے۔ پس اگر اس کا مالک اس کو ضائع کر دے گا تو پھر وہ اپنے گھر کے خرچے کے لیے بھی محتاج ہو جائے گا۔ بُرے دوست اور خود گمراہ لے بھی دھوکا دیں گے۔ جو کچھ اس کو ملا ہوا ہے وہ اس سے اپنے لیے جائیداد بنا چکا ہے لہذا اس کو چاہیے کہ وہ اس مال کے ذریعے اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحم کرے اور اس سے اچھی مہمان نوازی کرے۔ ضرورت مندوں پر خرچ کرے مقروض اور مسافر کی مدد کرے اور فقرا اور مجاہدین



فی سبیل اللہ پر اس کو خرچ کرے اور اپنے نفس کو حقوق کے ادا کرنے کے لیے مبر پر آمادہ کرے۔ اگر وہ ان فحائل اور خصال کو پانے میں کامیاب ہو گیا ہے تو یہ دنیا میں اس کے لیے بہت بڑا شرف ہے اور اس نے آخرت کے فحائل کو دور کر لیا ہے۔

جو میرے ولی دوست کو ذلیل کرے گا

(روایا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محميد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا علي بن الحسين قال: حدثنا العباس بن عامر عن أحمد بن رزق عن اسحاق بن عمار قال: قال لي أبو عبد الله عليه السلام: يا اسحق كيف تصنع بركة مالك اذا حضرت؟ قال: يأتوني الى المنزل فأعطيههم۔ فقال لي: ما أراك يا اسحاق الا قد أذلت المؤمنين، فإياك إياك ان الله تعالى يقول: من أذل لي ولياً فقد أصد لي بالمحاربة۔

(مخفف اسناد) اسحاق بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اے اسحاق! تو اپنے مالِ زکوٰۃ کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے، جب وہ میرے پاس جمع ہو جاتا ہے؟

اس نے عرض کیا: جب مالِ زکوٰۃ میرے پاس آ جاتا ہے تو جو بھی میرے پاس مستحق آتے ہیں، میں ان میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے اسحاق! کیا وجہ ہے کہ میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ جو مویشی کو اذیت دیتا ہے اور ان کو ذلیل و رسوا کرتا ہے تو اس سے نہیں بچتا، اس سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: جو میرے ولی و دوست کو ذلیل و رسوا کرے گا، وہ میرے ساتھ جنگ کرنے کے لیے کھائے میں ہے (اور جو میرے مقابلے میں آئے گا وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا)۔

ایک مومن کا خدا کے نزدیک مقام

(روایا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو



القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ قال: حدثنی أبی عن سعد بن عبد اللہ عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن حنان بن سدير عن أبيه قال: كنت عند أبي عبد اللہ عليه السلام فذكر عنده المؤمن وما يجب من حقه، فالتفت الى أبو عبد اللہ عليه السلام فقال لي: يا أبا الفضل ألا احديثك بحال المؤمن عند اللہ؟ فقلت: بلى فحدثني جعلت فداك. فقال: اذا قبض اللہ روح المؤمن صعد ملكاه الى السماء فقالا: يارب عبدك ونعم العبد، كان سريعاً الى طاعتك بطيئاً عن معصيتك وقد قبضته اليك فما تأمرنا من بعده؟ فيقول الجليل الجبار: اهبطا الى الدنيا وكونا عند قبر عبدی وسبحاني ومجداني وهللاني وكبراني واكتباً ذلك لعبدي حتى ابعثه من قبره۔

ثم قال لي: ألا أزيدك؟ قلت: بلى۔ فقال: اذا بعث اللہ المؤمن من قبره خرج معه مثال يقدمه امامه، فكلما رأى المؤمن هولاً من أهوال يوم القيامة قاله له المثال: لا تجزع ولا تحزن وابشر بالسرور والكرامة من اللہ عزوجل۔ قال: فما يزال يبشره بالسرور والكرامة من اللہ سبحانه حتى يقف بين يدي اللہ عزوجل ويحاسبه حساباً يسيراً ويأمر به الى الجنة والمثال امامه، فيقول له المؤمن: يرحمك اللہ نعم الخارج معي من قبري ما زلت تبشرني بالسرور والكرامة من اللہ عزوجل حتى كان ذلك، فمن أنت؟ فيقول له المثال: أنا السرور الذي أدخلته على أخيك في الدنيا خلقتني اللہ منه لا بشرك۔

(بخلاف استاد) جناب سدير نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: میں حضرت ابو عبد اللہ عليه السلام کی خدمت میں موجود تھا۔ آپ کے حضور مومن اور اس کے حقوق کی بات شروع ہو گئی۔

حضرت ابو عبد اللہ عليه السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے ابو الفضل! کیا میں



تجھے ایک مومن کا حال، جو اس کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے، کے بارے میں خبر نہ دوں؟
میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپؐ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی مومن کی روح قبض کرتا ہے اور اس روح کو دو فرشتے لے کر آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں تو وہ دونوں فرشتے آواز دیتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یہ تیرا بہترین بندہ ہے۔ جو تیری اطاعت میں جلدی کرتا تھا اور تیری نافرمانی میں سستی کرتا تھا۔ تحقیق! ہم اس کو تیری بارگاہ میں لے کر حاضر ہو گئے ہیں، اس کے بعد تیرا اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ پس اس کے بعد خدائے عظیم و جبار فرمائے گا: تم دونوں زمین پر اتر جاؤ اور میرے اس بندے کی قبر کے پاس رہو اور میری تسبیح اور تہجد بیان کرو۔ میری تحلیل (یعنی لا الہ الا اللہ پڑھنا) اور میری کبریائی کو قیامت تک بیان کرتے رہو اور اس کا ثواب میرے اس بندے کے نامہ اعمال میں تحریر کرتے رہو، یہاں تک کہ میں اپنے اس مومن بندے کو قبر سے اٹھاؤں۔

پھر آپؐ نے مجھے فرمایا: کیا اس سے زیادہ بیان کروں؟

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟

آپؐ نے فرمایا: جب مومن کو اللہ تعالیٰ اس کی قبر سے معذور فرمائے گا تو اس کے ساتھ ایک نور کو خارج کرے گا، جو انسان کی مثل ہوگا اور وہ اس مومن کے آگے آگے رہے گا۔ جب بھی مومن قیامت کی ہولناکیوں کو دیکھے گا تو وہ نورانی مثل اس سے کہے گی: اے مومن! گھبراؤ نہیں اور حزن و غم نہ کرو بلکہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرور و کرامت کی بشارت ہو۔

آپؐ نے فرمایا: وہ مثال اس کو ہر موڑ پر خدا وہ حال کی طرف سے سرور و کرامت کی بشارت دیتی رہے گی، حتیٰ کہ وہ مومن اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو جائے گا اور وہاں پر بھی اس کا تھوڑا سا حساب و کتاب ہوگا اور بعد میں اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں جانے کا حکم ملے گا۔ وہ جنت میں جائے گا تو وہ مثال اس کے آگے آگے ہوگی۔

جنت میں جانے کے بعد مومن اس مثال سے کہے گا: میری قبر سے میرے ساتھ خارج ہونے والے تو بہت اچھا ساتھی ہے کہ تو نے ہر مقام اور منزل پر مجھے خدا کی طرف سے سرور و کرامت کی بشارت دی ہے، یہاں تک کہ یہاں آ گیا ہوں، تا تو سہی تو کون ہے؟ وہ مثال عرض کرے گی: میں وہ سرور اور خوشی ہوں جس کو تو نے اپنے ایک مومن بھائی کو دنیا میں فراہم کیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس خوشی کو تیری شکل کے لیے خلق فرمایا ہے کہ میں ہر مقام پر تجھے



خوشی اور سرور کی بشارت دوں۔

آنکھوں کی بیماری کے لیے دعا

(رویا لاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن محمد قال: حدثنا أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن محمد الجعفی عن أبيه قال: كنت كثيراً ما أشتكى عيني، فشكوت ذلك إلى أبي عبد الله عليه السلام فقال: ألا أعلمك دعاءاً لدنياك وآخرتك وتكفي به وجمع عينيك؟ فقلت: بلى. فقال: تقول في دبر الفجر ودبر المغرب ﴿اللهم اني أسألك بحق محمد وآل محمد عليك أن تصلي على محمد وآل محمد وأن تجعل النور في بصرى والبصيرة في ديني واليقين في قلبي والاخلاص في عملي والسلامة في نفسي والسعة في رزقي والشكر لك أبداً ما أبقيتني﴾.

(بخلاف اسناد) محمد مہدی نے اپنے والد سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میری آنکھیں اکثر اوقات خراب رہتی تھیں۔ میں نے اس کے بارے میں حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے شکوہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! میں تجھے ایک دعا تعلیم کرتا ہوں جو تیری دنیا اور آخرت کے لیے بھی ہے اور تیری آنکھوں کی بیماری کے لیے بھی کافی ہے۔

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں مولا!

آپ نے فرمایا: ہر نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد یہ دعا پڑھا کرو:

اللهم اني أسألك بحق محمد وآل محمد عليك أن تصلي على محمد وآل محمد وأن تجعل النور في بصرى والبصيرة في ديني واليقين في قلبي والاخلاص في عملي والسلامة في نفسي والسعة في رزقي والشكر لك أبداً ما أبقيتني
”اے میرے اللہ! میں تجھ کو آل محمد کے حق کے ساتھ جو ان کا حق

تیرے اوپر ہے، تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود نازل فرما اور میری آنکھ میں نور قرار دے اور میرے دین میں بصیرت عطا فرما اور میرے دل کو یقین کی دولت سے مالا مال فرما، اور میرے عمل کو اخلاص سے مزین فرما اور میرے نفس کو سلامتی عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما اور جب تک میں زندہ رہوں مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔“

اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اصل چیز

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثني محمد بن يعقوب عن علي ابن ابراهيم بن هاشم عن محمد بن عيسى عن يونس بن عبد الرحمن عن اسحاق ابن عمار قال: سمعت أبا عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: رأس طاعة الله الرضا بما صنع الله فيما أحب العبد وفيما كره، ولم يصنع الله تعالى بعد شيئا الا وهو خير له.

(بخلاف اسناد) اسحاق ابن عمار نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتا ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اصل چیز اور اطاعت یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ انجام دے اس پر بندہ راضی رہے خواہ وہ بندے کو پسند ہو یا اسے ناگوار گزرے (یعنی ہر حال میں اس پر راضی رہے) کیونکہ اللہ اپنے بندے کے لیے کچھ نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ اس بندے کے لیے اچھا ہوتا ہے۔

اللہ کا امر واقع ہو کر رہے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني الشيخ أبو عبد الله محمد بن محمد بن طاهر قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد ابن سعيد قال: حدثني أحمد



بن الحسين بن سعيد قال: حدثنا أبي قال: حدثني ظريف بن ناصح عن محمد بن عبدالله الأصم الأعلى عن أبي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: سمعت أبي يقول لجماعة من أصحابه: والله لو أن علي أفواهكم أو كبة لأخبرت كل رجل منكم ما لا يستوحش معه إلى شئ ولكن قد سبقت فيكم الاذاعة والله بالغ أمره۔

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر صادق عليه السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے اپنے والد (یعنی امام باقر عليه السلام) سے سنا ہے کہ آپ اپنے اصحاب کی ایک جماعت سے فرما رہے تھے: خدا کی قسم، اگر تمہارے منہ بند رہ سکتے تو میں تم لوگوں کو ضرور تم میں سے ایک کو اس چہرے کے بارے میں خبر دیتا کہ جس کے ساتھ کسی کو وحشت نہ ہوتی، لیکن اللہ کی تقدیر سبقت رکھتی ہے اور اس کا امر واقع ہو کر ہی رہے گا۔

امیر المؤمنین علی کی خدمت میں ایک بندے کا سوال کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو الحسن علي بن بلال المهلبی قال: حدثنا محمد بن الحسين بن حميد بن الربيع افعمی قال: حدثنا سليمان بن الربيع النهدي قال: حدثنا نصر بن مزاحم المنقري، قال أبو الحسن علي بن بلال وحدثني علي بن عبدالله بن اسد بن منصور الاصفهانی قال: حدثنا ابراهيم بن محمد بن هلال الثقفي قال: حدثني محمد ابن علي قال: حدثنا نصر بن مزاحم عن يحيى بن يعلى الأسلمی عن علي بن الحزور عن الاصبغ بن نباتة قال: جاء رجل الى علي عليه السلام فقال: يا أمير المؤمنين هؤلاء القوم الذين تقاتلهم الدعوة واحدة والرسول واحد والصلاة واحدة والحج واحد فبم نسميهم؟ قال: سمهم بما سماهم الله تعالى في كتابه۔ فقال: ما كل ما في كتاب الله اعلمه۔ قال: اما سمعت الله تعالى يقول في كتابه۔ فقال: ما كل ما في كتاب الله اعلمه۔



قال: اما سمعت الله تعالى يقول في كتابه ﴿تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض منهم من كلم الله ورفع بعضهم درجات وآتينا عيسى بن مريم البينات وأيدناه بروح القدس ولو شاء الله ما اقتتل الذين من بعدهم من بعد ما جاءهم البينات ولكن اختلفوا فمنهم من آمن ومنهم من كفر﴾. فلما وقع الاختلاف كنا نحن أولى بالله عز وجل وبالنبي ﷺ وبلكتاب وبالحق، فنحن الذين آمنوا وهم الذين كفروا، وشاء الله قتالهم بمشيئته واراادته.

(بخلاف اسناد) اصغ بن ہات نے روایت کی ہے: ایک شخص امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اے امیر المومنین! وہ قوم کہ جس سے آپ جنگ کرتے ہیں، اور آپ کی دعوت ایک، رسول ایک، نماز ایک، حج ایک، پھر ان کو کس نام سے ہم موسوم کریں گے (یعنی ان کو کون سا نام دیں گے)؟
آپ نے فرمایا: ان کو اس نام سے یاد کرو جس نام سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی کتاب میں موسوم کیا ہے۔

اس نے عرض کیا: میں کتاب خدا کی ہر چیز کو نہیں جانتا۔
آپ نے فرمایا: کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ط وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ط وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنْ اختلفوا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ ط (سورہ فرقہ، آیت: ۱۸۳)

”یہ رسول ہیں کہ جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، اس میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے برائے راست گفتگو فرمائی ہے اور بعض کے درجے بلند فرمائے ہیں اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزات عطا فرمائے اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔ اگر



اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کے بعد والے اپنے پاس دلیلیں آ جانے کے بعد ہرگز ہرگز آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرتے، لیکن ان لوگوں نے اختلاف کیا، ان میں سے بعض تو مومن بن گئے اور بعض نے کفر اختیار کیا۔“

پس ان لوگوں نے اختلاف کیا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ، نبی اکرمؐ، کتاب خدا، اور حق کے ساتھ اولویت رکھتے ہیں۔ ہم وہ ہیں جو ایمان والے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے (یعنی وہ کافر ہیں) اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ہم اس کی حیثیت اور ارادہ کے تحت ان سے جنگ کریں۔

وہ بندہ رحمت خدا سے مایوس ہوگا

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني الشريف أبو عبد الله محمد بن طاهر قال: حدثني أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثني عبد الله بن أحمد بن المستورد قال: حدثني عبد الله بن يحيى الكاهلي قال حدثنا محمد بن عبيد بن مدرك الحارثي قال: دخلت مع عمي عامر بن مدرك علي أبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام فسمعتة يقول: من أعان علي مؤمن بشطر كلمة لقي الله وبين عينيه مكتوب آيس من رحمة الله.

(بخلاف استاد) محمد بن عبيد بن مدرك حارثي نے روایت کی ہے کہ میں اپنے چچا عامر بن مدرک کے ساتھ مل کر حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپؑ سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص ایک کلمہ کے ذریعے کسی مومن کے خلاف مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا جائے گا: ”یہ وہ بندہ ہے جو رحمت خدا سے ناامید اور مایوس ہے۔“

آل محمدؐ کی شان میں چند اشعار

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو



عبدالله محمد بن عمران المرزباني قال: أخبرنا محمد بن يحيى قال: حدثنا جبلة ابن محمد بن جبلة الكوفي قال: حدثني أبي قال: اجتمع عندنا السيد بن محمد الحميري وجعفر بن عفان الطائي، فقال له السيد: ويحك أتقول في آل محمد عليهم السلام شراً:

ما بال بيتكم يخرب سقفه
وثيابكم من أرذل الاثواب
فقال جعفر: فما أنكرت من ذلك؟ فقال له السيد: اذا لم تحسن المدح فاسكت، أيوصف آل محمد بمثل هذا؟ ولكني اعذرك هذا طبعك وعلمك ومتهاك، وقد قلت امحو عنهم عار مدحك:

أقسم بالله والآله
والمرء عما قال مسؤول
ان على بن أبي طالب
على التقى والبر مجبول
وانه كان الامام الذي
له على الأمة تفضيل
يقول بالحق ويعنى به
ولا تلهيه الأباطيل
كان اذا الحرب مرتها الغنا
واحجمت عنها البهاليل
يمشى الى القرن وفي كفه
أبيض ماضى الحد مصقول
مشى العفرتى بين أشباله
أبرزه للقنص الغيل



ذاك الذى سلم فى ليلة
 عليه ميكال و جبريل
 ميكال فى ألف و جبريل فى
 ألف ويتلوهم سرافيل
 ليلة بدر مدداً أنزلوا
 كأنهم طير أبابيل
 فسلموا لما أتوا خذوه
 وذاك اعظام وتبجيل

کذا يقال فيه يا جعفر، وشعرك يقال مثله لأهل الخصاصة
 والضعف فقبل جعفر رأسه وقال: أنت والله الرأس يا أبا
 هاشم ونحن الأذناب۔

(بخلاف استاد) محمد بن جبلة کوئی نے بیان کیا ہے: ہمارے پاس سید بن محمد حمیری اور
 جعفر بن عثمان الطائی دونوں جمع ہو گئے۔ سید نے جعفر سے کہا: افسوس ہے تیرے لیے تو نے آل
 محمد کی شان میں کتنا برا شعر کہا ہے۔

ما بال بيتكم يخرب سقفه
 وثيابكم من أرذل الاثواب
 ”کیا ہو گیا ہے کہ تمہارے گھروں کی چھت گر گئی ہے اور تمہارے
 کپڑے سب سے پرانے ہیں۔“

پس جعفر نے کہا: کیا تو اس کا انکار کرتا ہے؟

سید نے فرمایا: جب انسان اچھی تعریف و مدحت بیان نہ کر سکے تو اس کو خاموش رہنا
 چاہیے۔ کیا آل محمد کی اس جیسے کلمات کے ساتھ تعریف کی جائے گی؟ لیکن میں تجھے مطہر قرار دیتا
 ہوں، کیونکہ تیرا علم، تیری طہیت اور تیری آخری منزل ہی یہ ہے۔ تحقیق میں اس مقام پر چند اشعار
 ذکر کرتا ہوں، تاکہ جو تو نے تعریف کی ہے، اس کے عار و عیب کو میرے اشعار ختم کر دیں۔

أقسم بالله وآله
 والمرء عما قال مسؤول



”میں قسم اٹھاتا ہوں اللہ اور اس کی تمام نعمتوں کی، جو شخص بولے گا
اس کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا۔“

ان علی بن ابی طالب
علی التقی والبر مجبول
”تحقیق علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو تقویٰ اور نیک پر ہی پیدا کیا گیا
ہے۔“

وانہ کان الامام الذی
لہ علی الأمة تفضیل
”اور تحقیق یہ وہ امام ہیں کہ جن کو پوری امت پر فضیلت حاصل
ہے۔“

بقول بالحق ومعنی بہ
ولا تلہیہ الأباطیل
”وہ ہمیشہ حق بولتے ہیں اور حق ہی کا ارادہ کرتے ہیں اور کبھی باطل
نے ان کو اپنے اندر جلا نہیں کیا۔“

كان اذا الحرب مرتها الغنا
واحجمت عنها البهاليل
”جب جنگ میں آپ داخل ہوتے ہیں تو بڑے بڑے سوار بھی ان
سے دور بھاگ جاتے ہیں۔“

يمشي الى القرن وفي كفه
أبيض ماضى الحد مصقول
”علی مقابل کی طرف بڑھتے کہ ان کے ہاتھ میں صقل ہوئی، ہوئی نیز
تکوار ہے۔“

مشى العفرتى بين أشباله
أبرزه للقنص الغيل

”جیسے شیر اپنے بچوں میں چلا ہے تاکہ شکار سے انہیں بچالے۔“

ذَاكَ الَّذِي سَلِمَ فِي لَيْلَةٍ

عَلَيْهِ مِيكَالٌ وَ جِبْرِيلُ

”یہ وہ ہے کہ جس کو ہر رات میکائیل اور جبرائیل سلام کرتے ہیں۔“

مِيكَالٌ فِي أَلْفٍ وَ جِبْرِيلُ فِي

أَلْفٍ وَيَتْلُوهُمْ سِرَافِيلُ

”ایک ہزار فرشتے کے ساتھ میکائیل اور ایک ہزار کے ساتھ جبرائیل

اور ان کے پیچھے اسرافیل بھی تھا۔“

لَيْلَةٍ بَدْرٍ مَدَدًا أَنْزَلُوا

كَأَنَّهُمْ طَيْرٌ أَبَابِيلُ

”یہ بدر کی رات میں کہ جس میں فرشتے ابابیل پرندوں کی طرح نازل

ہوئے۔“

فَسَلَمُوا لَهَا أَنْتَوَا خَلَوْهَ

وَذَاكَ أَعْظَامُ وَتَجِيلُ

”پس وہ فرشتے اس کو سلام کرتے ہیں اس وجہ سے جو ان کو عظمت و

عزت عطا فرمائی ہے۔“

اے جعفر! آل محمد کے بارے میں اس طرح اشعار پڑھو۔ تیرے اشعار ان لوگوں کی

حسں ہیں جو آل محمد سے خصومت رکھتے ہیں۔ پس جعفر نے سید کے سر کا بوسہ لیا اور کہا: اے ابو

الہاشم! خدا کی قسم تم راس ہو اور ہم گناہ گار ہیں۔

میں سید الانبیاء کا وصی ہوں

(روبالاسناد) قال: أخبرني محمد بن محمد قال: حدثنا أبو

الحسن علي بن بلال المهلبی قال: حدثني اسماعيل بن

علي بن عبد الرحمن البربري الخزاعي قال: حدثني أبي

قال: حدثني عيسى بن حميد الطائي قال: حدثنا أبي حميد

بن قيس قال: سمعت أبا الحسن علي بن الحسين بن علي

بن الحسين يقول: سمعت أبي يقول: سمعت أبا جعفر محمد بن علي بن الحسين يقول ان امير المؤمنين عليه السلام لما رجع من وقعة الخوارج اجتاز بالزوراء فقال للناس: انها الزوراء فسيروا وجنّبوا عنها، فان الخسف أسرع اليها من الورد في النخالة: فلما أتى موضعاً من أرضها قال: ما هذه الأرض؟ قيل: أرض بحرا. فقال: أرض سباخ جنّبوا ويمنّوا، فلما أتى يمّنة السواد واذا هو براهب في صومعة له فقال له: ياراهب انزل هاهنا؟ فقال له الراهب: لا تنزل هذه الأرض بجيشك. قال: ولم؟ قال لأنه لا يتزلها الا نبي أو وصي نبي بجيشه يقاتل في سبيل الله عز وجل، هكذا نجد في كتبنا. فقال له امير المؤمنين: فأنا وصي سيد الانبياء وسيد الأوصياء. فقال له الراهب: فأنت اذن أصلع قرش ووصي محمد عليه السلام. قال له امير المؤمنين: أنا ذلك، فنزل الراهب اليه فقال: خذ علي شرائع الاسلام اني وجدت في الانجيل نعتك وانك تنزل أرض برائثا بيت مريم وأرض عيسى عليه السلام. فقال امير المؤمنين عليه السلام: قف ولا تخبرنا بشئ، ثم أتى موضعاً فقال: الكزوا هذه، فالكزه برجله عليه السلام فانجبست عين خراة، فقال: هذه عين مريم التي اتبعقت لها. ثم قال: اكشفوا هاهنا على سبعة عشر ذراعاً، فكشف فاذا بصخرة بيضاء فقال علي عليه السلام: على هذه وضعت مريم عيسى من عاتقها وصلت هاهنا، فنصب امير المؤمنين عليه السلام الصخرة وصلى اليها وأقام هناك أربعة أيام يتم الصلاة، وجعل الحرم في خيمة من الموضع على دعوة ثم قال: أرض برائثا هذا بيت مريم عليها السلام، هذا الموضع المقدس صلى فيه الأنبياء، قال أبو جعفر محمد بن علي عليه السلام: ولقد وجدنا انه صلى فيه ابراهيم قبل عيسى عليه السلام.

(بمخبر استاد) حضرت ابو جعفر امام محمد باقر عليه السلام نے بیان کیا ہے: جب امیر المومنین

علی ابن ابی طالب علیہ السلام خوارج سے جنگ لڑنے کے بعد واپس تشریف لارہے تھے تو آپ کا مقام زوراء سے گزر ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ زوراء کا مقام ہے، اس سے جلدی چلو اور اس سے دُور ہو جاؤ اس کے پھر زیادہ تیز ہیں ان کانٹوں سے جو درختوں میں لگتے ہیں۔ جب آپ ایک اور مقام پر آئے تو آپ نے سوال کیا: یہ کون سی جگہ ہے؟ آپ کو بتایا گیا: یہ بحرا کا مقام ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ویران زمین ہے، اس سے ایک جانب ہو جاؤ اور جب آپ سواد کی طرف سے آئے تو وہاں پر ایک راہب اپنے نیچے میں موجود تھا۔ آپ نے راہب سے فرمایا: اے راہب! کیا ہم اس مقام پر پڑاؤ ڈال سکتے ہیں؟ راہب نے عرض کیا: اے امیر! اپنے لشکر کے ساتھ اس سرزمین پر پڑاؤ مت کرنا، کیونکہ اس مقام پر جو بھی نئی یا انام یا وصی قی اترے وہ ضرور راو خدا میں قتل ہو گیا ہے اور ہم نے اپنی کتابوں میں ایسے نبی پائے ہیں۔

امیر المومنین نے اس سے ارشاد فرمایا: اے راہب! میں تمام انبیاء کے سردار نبی کا وصی ہوں اور تمام اوصیاء کا سردار ہوں۔

راہب نے عرض کیا: آپ قریش کی اصلاح کرنے والے حضرت محمدؐ کے وصی ہیں۔

امیر المومنین نے فرمایا: ہاں! میں ہی وہ ہوں۔ راہب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: اے امیر المومنین! اسلام کی شریعت کو میرے سامنے بیان فرمائیں، کیونکہ ہم نے آپ کی تعریف کو اپنی انجیل میں پایا ہے کہ آپ حضرت مریم علیہا السلام کے گھر کی ہموار زمین اور حضرت عیسیٰ کی زمین پر نازل ہوں گے۔

امیر المومنین نے فرمایا: اے راہب! تم مجھے اس کے بارے میں اطلاع نہ دو بلکہ میں خود تمہیں اس کے بارے میں بیان کروں گا۔ پھر حضرت امیر علیہ السلام ایک مقام پر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: اس مقام کو گرگڑو۔ آپ نے خود اپنے پاؤں سے اس مقام کو گرگڑا تو وہاں سے جوش مارتا ہوا ایک چشمہ ظاہر ہوا۔

آپ نے فرمایا: یہ وہ چشمہ ہے جو حضرت مریم علیہا السلام کے لیے جاری ہوا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: اس مقام سے سترہ ہاتھ کے فاصلہ پر پھر زمین کو کھودا جائے۔ جب وہاں سے زمین کو کھودا گیا تو وہاں سے ایک چمکتا ہوا پتھر برآمد ہوا جو سفید رنگ کا تھا۔ آپ نے فرمایا: یہی وہ پتھر ہے، جس پر حضرت مریم علیہا السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رکھا تھا۔ امیر المومنین نے وہاں پر



ایک پھر نصب کر دیا اور نماز ادا کی اور پھر وہاں پر چار دن تک قیام فرمایا اور اپنی نمازیں کاملاً ادا فرمائیں اور وہاں پر ایک خیمہ نصب کیا اور اس کو حرم کا مقام قرار دیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: یہ حضرت مریمؑ کے گھر کی جگہ ہے۔ یہی وہ مقدس مقام ہے، جہاں پر تمام انبیاء علیہم السلام نے نماز ادا فرمائی ہے۔ حضرت ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا: حضرت عیسیٰؑ سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کا اس مقام پر نماز ادا کرنا بھی ہم نے پایا ہے۔

علی کا منکر رسول خدا کا منکر ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثني أبي قال: حدثنا سعد بن عبد الله عن أبي الجوزاء المنبه بن عبد الله عن الحسين بن علوان عن عمرو بن خالد عن زيد بن علي عن أبيه عن الحسين بن علي عن أمير المؤمنين عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ يا علي ان الله تعالى أمرني أن اتخذك أخاً ووصياً، فأنت أخي ووصيي وخليفتي علي أهلي في حياتي وبعد موتي، من تبعك فقد تبعني ومن تخلف عنك فقد تخلف عني، ومن كفر بك فقد كفر بي، ومن ظلمك فقد ظلمني. يا علي أنت مني وأنا منك، يا علي لولا أنت لما قوتل أهل النهر، فقال: فقلت يا رسول الله ومن أهل النهر؟ قال: قوم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية.

(بخلاف اسناد) حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا سے نقل فرمایا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

یا علی! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے اپنا بھائی اور وصی قرار دوں۔ آپؐ میرے بھائی، میرے وصی، اور میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد دونوں صورتوں میں میرے خاندان میں میرے خلیفہ اور جانشین ہیں۔ جس نے آپؐ کی اتباع کی اس نے میری اتباع کی۔ جس نے آپؐ سے اختلاف کیا یعنی منہ موڑا تو اس نے مجھ سے منہ موڑا۔ جس نے آپؐ کا انکار کیا، اس نے میرا انکار کیا ہے۔ جس نے آپؐ پر ظلم کیا، اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

اے علی! آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں۔

اے علی! اگر آپ نہ ہوتے تو اہل نہروان سے کوئی جگ کرنے والا نہ ہوتا۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! اہل نہروان کون لوگ ہیں؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام سے اس طرح کھل جائیں گے، جس طرح کمان سے تیر کھل جاتا ہے۔

امام حسینؑ کی زیارت کا اجر و ثواب

(رویا لاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن محمد قال: حدثنا أبو جعفر محمد ابن علی بن الحسین بن بابويه قال: حدثنا أبي قال: حدثنا سعد بن عبد الله عن محمد بن الحسین بن أبي الخطاب عن محمد بن اسماعیل بن بزيع عن صالح بن عقبة عن بشیر الدهان قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام فيما فاتني الحج فاعرف عند قبر الحسين عليه السلام؟ قال: أحسنت يا بشیر انه من أتى قبر الحسين بن علی عليهما السلام في غير يوم عيد كتب له عشرون حجة وعشرون عمرة مبرورات متقبلات، وعشرون غزوة مع نبي مرسل أو امام عادل، ومن أتاه يوم عيد عارفاً بحقه كتب له مائة حجة ومائة عمرة مبرورات متقبلات ومائة غزوة مع نبي مرسل أو امام عادل، ومن أتاه يوم عرفة عارفاً بحقه كتب له ألف حجة وألف عمرة مبرورات متقبلات وألف غزوة مع نبي مرسل أو امام عادل. قال بشیر: فقلت له كيف لي بمثل الموقفين؟ فنظر الي كالمغضب ثم قال: يا بشیر من أتى الحسين بن علی عليهما السلام عارفاً بحقه فاغتسل في الفرات وتوجه اليه كتب له بكل خطوة حجة بمناسكها قال: ولا أعلم الا قال وغزوة.

(بخلاف اسناد) بشیر دھان سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت ابو عبد اللہ

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اے مولا! بعض اوقات مجھ سے حج چھوٹ جاتا

ہے تو کیا پھر میں یومِ عرفات کے دن حضرت امام حسینؑ کی قبر اقدس پر حاضر ہو سکتا ہوں؟
 آپؑ نے فرمایا: اے بشیر! بہت اچھا ہے، کیونکہ جو شخص روزِ عید کے علاوہ دنوں میں امام
 حسینؑ کی قبر پر آتا ہے میں حج اور عید کے جو مستحب اور خدا کی بارگاہ میں قبول شدہ
 ہوں، کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور میں غزوات جو نبی، رسول یا امام برحقؑ
 کے ساتھ مل کر اس نے لڑے ہوں، کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور جو شخص
 عید کے دن امام حسینؑ کی قبر پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے حاضر ہوگا اللہ تعالیٰ اس
 کے نامہ اعمال میں سو حج، سو عمرہ جو مستحب و مقبول ہوں اور نبی اور رسول و امام برحق کے ساتھ
 غزوات لڑنے کا ثواب درج فرمائے گا۔

جو شخص عرفات کے دن امام حسینؑ کی قبر پر زیارت کے لیے آئے گا بشرطیکہ وہ
 آپؑ کے حق کی معرفت رکھتا ہو، اس شخص کے نامہ اعمال میں ایک ہزار حج ایک ہزار عمرہ جو
 مستحب اور مقبول ہوں اور ایک ایک ہزار غزوہ جو نبی رسول یا امام برحق کے ساتھ مل کر اس نے
 لڑا ہوا ہو کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔

بشیر نے عرض کیا: مولانا! کیا یہ میرے لیے وقوفِ عرفات اور منی کا اجر بھی مل جائے گا؟
 آپؑ نے اس کی طرف غصہ کی حالت میں دیکھا اور فرمایا: اے بشیر! جو شخص حسینؑ ابن علیؑ کی قبر
 پر زیارت کے لیے حاضر ہو اور آپؑ کے حق کی معرفت رکھتا ہو اور نہیر فرات سے غسل کرے اور
 بعد میں امام کی قبر کی طرف روانہ ہو جائے تو ہر قدم کے بدلے میں ایک حج جو اپنے پورے
 مٹا سکے ساتھ ادا کیا ہو اس کے لیے لکھا جائے گا۔

راوی بیان کرتا ہے: مجھے یاد نہیں رہا کہ آپؑ نے ساتھ غزوہ کا بھی ذکر فرمایا تھا کہ نہیں۔

جب اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو جاتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا

أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال:

حدثنا أبي قال: حدثنا محمد بن الحسن البصفر عن أيوب

بن نوح عن صفوان بن يحيى عن إبراهيم بن زياد عن

الصادق جعفر بن محمد عليهما السلام قال: إن الله تعالى

اذا غضب على امة ثم لم ينزل بها العذاب: اخلا اسعارها،
وقصر اعمارها، ولم يربح تجارها، ولم تغزر أنهارها، ولم
تترك ثمارها، وسلط عليها شرارها، وحبس عليها امطارها۔

(بخاری استاد) ابراہیم بن زیاد نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کو نقل کیا ہے

کہ آپ نے فرمایا:

حقیق جب اللہ تعالیٰ کسی پر غضب ناک ہو جاتا ہے تو پھر ان پر کوئی عذاب نازل نہیں
کرتا، بلکہ ان کے روزمرہ اشیاء کی قیمتیں زیادہ کر دیتا ہے اور ان کی عمریں کم کر دیتا ہے، ان کی
تجارت کو بغیر نفع کے قرار دیتا ہے اور ان کی غبروں کو خشک کر دیتا ہے اور ان کے پھلوں میں
برکت کو ختم کر دیتا ہے، اور ان پر ان کے دشمنوں کو مسلط کر دیتا ہے اور اپنی بارشوں کو ان سے
روک لیتا ہے۔

زہد کو اختیار کرو اللہ تجھ سے محبت کرے گا

(روایا لاسناد) قال: أخبرنا أبو عبد الله محمد بن محمد بن
النعمان قال: أخبرني الشريف أبو عبد الله محمد بن محمد
بن طاهر قال: أخبرنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد
قال: حدثني سليمان بن محمد الهمداني قال: حدثنا
محمد بن عمران وهو ابن أبي ليلى قال: حدثنا محمد بن
عيسى الكندي عن جعفر بن محمد عن أبيه عليهما السلام
قال: جاء اعرابي الى النبي فقال: يا محمد أخبرني بعمل
يحبنى الله عليه قال: يا اعرابي ازهد في الدنيا يحبك الله،
وازهد فيما في أيدي الناس تحبك الناس۔

قال: وقال جعفر بن محمد عليهما السلام: من أخرجه الله
من ذل المعصية الى عن التقوى أغناه بلا مال، وأهزه بلا
عشيرة، وأنسنه بلا بشر، ومن خاف الله أخاف منه كل شيء
ومن لم يخف الله أخافه الله من كل شيء۔

(بخاری استاد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے



روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ایک دن ایک اعرابی رسولؐ خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے انجام دینے سے اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے اعرابی! دنیا سے پرہیز کر اور زہد اختیار کر، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے، اس سے زہد و پرہیز اختیار کر، تو لوگ بھی تیرے ساتھ محبت کریں گے۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ محبت و نافرمانی کی ذلت و رسوائی سے خارج کرے تقویٰ کی عزت میں داخل کر دے، پھر اس کو بغیر مال کے بھی غنی قرار دیتا ہے۔ بغیر خاندان کے بھی اس کو عزت دار قرار دیتا ہے اور بغیر کسی بشر کے بھی اس کو انس طافرا ماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے ڈرا دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا تو ہر چیز سے اللہ تعالیٰ اس کو ڈراتا ہے۔

حسن بن علی کا ایک خط

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشريف أبو عبد الله محمد بن محمد بن طاهر قال: أخبرنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أحمد بن يوسف بن يعقوب الجعفي قال: حدثنا الحسين ابن محمد قال: حدثنا أبي عن عاصم بن عمر الجعفي عن محمد بن مسلم العبدي قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: كتب إلى الحسن بن علي عليه السلام قوم من أصحابه يعزونه عن ابنة له فتكذب اليهم: أما بعد فقد بلغني كتابكم تعزوني بفلاته، فعند الله احتسبها تسليماً لقضائه وصبراً على بلائه، فإن أوجعته المصائب وفجعنا النوائب بالأحبة المألوفة التي كانت بنا حنية، والأخوان المحبون الذين كان يسر بهم الناظرون وتقربهم العيون أضحوا قد اخترتهم الأيام ونزل



بهم الحمام، فخلفوا الخلوفا وأودت بهم الحتوف، فهم
صرعى فى عساكر الموتى متجاورون فى غير محلة التجاور،
ولا صلاة بينهم ولا تزاور ولا يتلاقون عن قرب جوارهم،
أجسامهم نائية من أهلها جالية من أربابها قد اخشعها
اخوانها، فلم ارمثل دارها داراً ولا مثل قرارها قراراً، فى
بيوت موحشة وحلول مخضعة قد صارت فى تلك الديار
الموحشة وخرجت عن الدار المؤنسة ففارقته من غير قلى
فاستودعتها البلاء، وكانت أمة مملوكة سلكت سبيلاً
مسلوكة صار اليها الأولون وسيبصر اليها الآخرون، والسلام.

(بخلف اسناد) محمد بن مسلم مہدی نے روایت بیان کی ہے، راوی بیان کرتا ہے: میں
نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا:

امام حسن بن علی علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے آپ کی بیٹی کی وفات پر
تعزیت کرتے ہوئے ایک خط تحریر کیا۔ آپ نے ان کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا: جو آپ
لوگوں نے فلاں کی تعزیت میں مجھے خط لکھا ہے، وہ مجھے مل گیا ہے۔ میں اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد
کر چکا ہوں اس کی قضا کو تسلیم کرتے ہوئے اور اس کی مصیبت پر مبر کرتے ہوئے، اگر ہم اس
کی طرف سے آنے والے مصائب پر دکھ کریں (اور مبر نہ کریں)۔ وہ ہمیں اپنے محبوب لوگوں
کے دکھ اور درد میں مبتلا کر دے گا، وہ لوگ کہ جن سے ہم زندگی میں الفت و محبت کرتے ہیں۔
اور وہ بھائی جن سے ہم محبت کرتے ہیں وہ کہ جن کی طرف دیکھنے والے خوش ہوتے ہیں، وہ
اس طرح گئے ہیں کہ زمانے نے ان کو پراگندہ کر دیا ہے اور ان پر موت واقع ہو چکی ہے، اور وہ
اپنے خلق چھوڑ چکے ہیں اور موت نے انہیں پسند کر لیا ہے۔

موت کے لشکر نے ان کو گھیر لیا ہے، اور وہ ایسے محل میں ہمسائے بن گئے ہیں کہ جس میں
کوئی ہمسائیگی نہیں ہے۔ ان کا آپس میں کوئی میل ملاپ نہیں ہے اور ایک دوسرے کے قریب
ہونے کے باوجود بھی وہ ایک دوسرے سے ملاقات نہیں کر سکتے۔ ان کے جسم اپنے اہل سے دور
ہیں۔ ان کے بھائی ان سے ڈرتے ہیں۔ میں نے ان کے گھر کی مثل کوئی گھر نہیں دیکھا اور ان کی
اقامت کی مانند کوئی اقامت نہیں دیکھی۔ ان کے گھر میں وحشت ہے ڈر ہے، اور ان کے رہنے

والے عاجز اور ناتواں ہیں۔ ان کے گمراہی و گمراہی ناک ہیں اور ان کے گمراہی سے انس و محبت خارج ہو چکی ہے اور وہ محبت اور پیار والے گمراہی سے نکل کر وہ ایسے گمراہی میں جا چکے ہیں، جن میں راضی نہیں تھے۔ وہاں مصیبتیں ان کا مقدر بن چکی ہیں اور یہ ایسی امت ہے کہ جو اس راہ پر چل رہی ہے کہ جس پر ان سے پہلے والے لوگ بھی چل چکے ہیں اور بعد والے بھی ان کے ساتھ مل کر ہو کر رہیں گے۔

اپنی قبر کو کیوں یاد نہیں رکھتے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا الشريف الصالح أبو محمد الحسن بن حمزة العلوي قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن جعفر عن هارون بن مسلم عن سعد بن زياد العبدي قال: حدثني جعفر بن محمد عن أبيه عليهما السلام قال: في حكمة آل داود يابن آدم كيف تتكلم بالهدى وأنت لا تفتيق عن الردى- يابن آدم أصبح قلبك قاسياً وأنت لعظمة الله ناسياً، فلو كنت بالله عالماً وبِعظمتِه عارفاً لم تزل منه خائفاً ولو عده راجياً، ويحك كيف لا تذكر لحبك وانفرادك فيه وحدك۔

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کو نقل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: آل داود علیہ السلام کی حکمت میں ذکر کیا گیا: اے فرزند آدم! تو ہدایت کے بارے میں کیسے گفتگو کرتا ہے جبکہ تو برائی سے منہ موڑنے کو تیار نہیں ہے۔

اے فرزند آدم! حیران دل سخت ہو چکا ہے اور تو اللہ تعالیٰ کی عظمت کو فراموش کر چکا ہے۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوتا اور اس کی عظمت کی معرفت رکھتا ہوتا تو ہمیشہ اس سے خائف رہتا اور ڈر کر رہتا اور اس سے خیر کی امید رکھتا۔ افسوس ہے تیرے لیے کہ تو اپنی قبر کو یاد نہیں رکھتا جبکہ تو اس میں اکیلا ہوگا۔

موت کی یاد آوری گناہوں سے روکتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا



أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن
محمد بن عيسى عن صداقة الأحذب عن داود الابراري
قال: سمعت موسى بن جعفر عليه السلام يقول: كفى بالتجارب
تاديباً ويمر الأيام عظة وبأخلاق من عاشرت معرفة وبذكر
الموت حاجزاً من الذنوب والمعاصي، والعجب كل
العجب للمحتمين من الطعام والشراب مخافة الداء، ان
يتزل بهم كيف لا يحتمون من الذنوب مخافة النار اذا
اشتعلت في أبدانهم۔

(مخفف استاد) داؤد ابراری نے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام
سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ادب سے بڑھ کر کوئی تجربہ نہیں اور زمانے کا گزرنے سے بڑا
کوئی واعظ نہیں ہے جو معرفت کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے، اس کے لیے اخلاق ہی کافی ہے اور
گناہوں اور خدا کی نافرمانیوں سے بچنے کے لیے موت کو یاد رکھنا ہی کافی ہے اور تعجب ہے اور
اعجابی درجہ کا تعجب ہے ان لوگوں پر جو کھانے اور پینے سے بیماری کے خوف سے پرہیز کرتے ہیں
کہ ان کو وہ لاحق نہ ہو جائے، یہ کیسے لوگ ہیں یہ جہنم کی آگ کے خوف سے گناہوں سے پرہیز
نہیں کرتے جو آگ ان کے بدنوں کو لاحق ہونے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے قدم پل صراط پر ثابت رکھے گا

(روایا لاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا
أبو بكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا أحمد بن
محمد بن سعيد قال: حدثنا عبد الله ابن محمد قال: حدثني
زيد بن علي عن الحسين بن زيد بن علي بن الحسين
أبو الحسين العلوي قال: حدثني علي بن جعفر بن محمد
عن أخيه موسى ابن جعفر عن أبيه جعفر بن محمد عن أبيه
محمد بن علي عن جده علي بن أبي طالب عليه السلام قال: قال
رسول الله ﷺ: ابلغوني حاجة من لا يستطيع ابلاغها
حاجته، فانه من أبلغ سلطاناً حاجة من لا يستطيع ابلاغها
ثبت الله قدميه على الصراط يوم القيامة۔



حضرت امیر المومنینؑ نے حضرت رسول خداؐ سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:
جو شخص مجھ سے اپنی حاجت کو نہیں پہنچا سکتا تم اس کی حاجت کو مجھ تک پہنچاؤ، کیونکہ جو شخص
کسی بادشاہ کے پاس ایسے شخص کی حاجت پہنچائے گا کہ جو خود وہاں تک رسائی نہیں رکھتا تو قیامت
کے دن اللہ تعالیٰ اس کے قدم کو پہلے صراط پر ثابت قدم رکھے گا۔

توبہ کے بعد کوئی گناہ نہیں رہتا

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا
الشریف الصالح أبو محمد الحسن بن حمزة الملعوی رحمہ اللہ
قال: حدثنا أحمد بن عبد اللہ عن جده أحمد بن أبي
عبد اللہ البرقی عن الحسن بن فضال عن الحسن بن الجهم
عن أبي اليقظان عن عبد اللہ بن الوليد الوصافي قال:
سمعت أبا عبد اللہ جعفر بن محمد عليهما السلام يقول:
ثلاث لا يضر معهن شيء: الدعاء عند الكربات، والاستغفار
عند اللذنب، والشكر عند النعمة.

(بخلاف استاد) عبد اللہ بن ولید وصافی نے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ
امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:
تین چیزیں ایسی ہیں جن کے ساتھ کوئی ضرر نہیں ہوگا:

❖ مصیبت کے وقت دعا کرنا۔

❖ گناہ کے وقت استغفار کرنا۔

❖ نعمت کے وقت شکر ادا کرنا۔

پرندے بھی آل محمدؐ پر روتے ہیں

هذا حديث وجدته بخط بعض المشائخ رحمهم الله ذكر
انه وجدته في كتاب لأبي غانم المعلم الاخرج، وكان
مسكنه بباب الشعير، وجد بخطه على ظهر كتاب له حين
مات، وهو ان عائشة بنت طلحة دخلت على فاطمة فرائها

باكية فقالت لها: بأبي أنت وأمي ما الذي يبكيك؟ فقالت
لها صلوات الله عليها: اسألن عن هنة حلق بها الطائر
وحفى بها السائر، ورفع الى السماء أمراً ورزئت في الارض
خبيراً، ان تخيف تيم واحبوك عدى جازياً أبا الحسن في
السباق حتى اذا تقربا بالخناق اسراً له الشنان وطوياء
الاعلان، فلما خباً نور الدين وقبض النبي الأمين نطقا
بغورهما ونفقا بسورهما وادلا بفدك فيالها لمن ملك، تلك
انها عطية الرب الاعلى للنجى الأوفى، ولقد نحلنيها
للصبية السواغب من نجله ونسلى، وانها ليعلم الله
وشهادة أمينة، فان انتزعا منى البلغة ومنعاني اللمظة
واحسبتها يوم الحشر زلفة، وليجعلنها أكلوها ساعرة
حميم في لظى جحيم۔

(مخفف اسناد) علامہ شیخ طوسی نقل کرتے ہیں کہ اس حدیث کو میں نے بعض بزرگوں
کے خطوط میں تحریر پایا ہے۔ انھوں نے ذکر کیا ہے کہ ہم نے اس کو ابو عامر جو معظم اعراب ہے اس
کی کتاب میں پایا ہے، یہ باپ شیر کے پاس اقامت پذیر تھا۔

جب یہ مرا تو اس کی کتاب کی پشت پر اس روایت کو پایا گیا۔ اس میں یہ بیان کیا گیا
ہے کہ عائشہ بنت طلحہ حضرت فاطمہ الزہراء علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ بی بی عائشہ نے
بی بی پاک کو روتے ہوئے دیکھا تو اس نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر
قربان ہو جائیں! آپ کیوں رورہی ہیں؟

بی بی پاک سیدہ طاہرہ نے جواب میں فرمایا: کیا تو مجھ سے اس مصیبت کے بارے میں
سوال کر رہی ہے کہ جس کی وجہ سے فغا کے پرندے بھی وقفہ بنا کر ہمارے حق میں گریہ کرتے
ہیں اور زمین پر سے گزرنے والے جانور بھی ٹک ٹک کر اس مصیبت پر گریہ کرتے ہیں اور
ہمارا معاملہ آسمانوں تک بلند ہو چکا ہے اور پوری زمین پر ہمارے حق کے غضب ہونے کی خبر
پھیل گئی ہے۔ یونیم والے ڈرتے ہیں اور قبیلہ ہدی والے مجھ پر ظلم و تہجد کر رہے ہیں۔ جبکہ
ابو الحسن علی ان کی بندش اور قبر میں ہیں اور ان دونوں نے آپ کا گلا گھونٹ دیا اور دشمنوں نے
آپ کو اسیر بنا لیا اور جو ان کے اندر پوشیدہ تھا، اس کو انھوں نے ظاہر کر دیا جبکہ وہ دین کے نور



کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ نبی ابھی تازہ تازہ اس دنیا سے رخصت ہوئے ہیں اور ان دونوں نے ان کے خلاف بولنا شروع کر دیا ہے اور ان کے قائم کردہ حصار کو توڑنا شروع کر دیا ہے اور وہ فدک جو نبیؐ نے میری ملکیت قرار دیا تھا اس پر قبضہ کر لیا ہے، حالانکہ وہ ربّ اعلیٰ کی طرف سے میرے لیے عطیہ تھا اور اس کے درخت میرے بچوں اور میری نسل کے لیے تھے۔

تحقیق اخدا گواہ ہے اور ہر امین کی شہادت اور گواہی ہے کہ انھوں نے مجھ پر ظلم کرتے ہوئے یہ مجھ سے چھینا ہے اور ظلم کرتے ہوئے مجھ سے اس سے روکا ہے اور میں اس کو خدا کا قرب حاصل کرنے کے لیے اس کے سپرد کرتی ہوں اور ضرور وہ اس کو کھائیں گے، ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جو ان کو جلائے گی۔





آلہوان باب

میری ولایت سے دین کو مکمل کیا گیا

(أخبرنا) الشيخ المفيد أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رضي الله عنه بمشهد مولانا أمير المؤمنين علي بن أبي طالب صلوات الله وسلامه عليه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن بن علي الطوسي قدس الله روحه في صفر سنة ست وخمسين وأربعمائة قال: أخبرنا أبو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان رحمته قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنا أبي قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن أبي عبد الله البرقي عن أبيه عن محمد بن أبي عمير عن المفضل بن عمر عن الصادق جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: أعطيت تسعاً لم يعط أحد قبلي سوى النبي: لقد فتحت لي السبل، وعلمت المنايا، والبلايا، والانساب، وفصل الخطاب، ولقد نظرت في الملكوت باذن ربي فما غاب عني ما كان قبلي ولا ما يأتي بعدي، وإن بولايتي أكمل الله لهذه الأمة دينهم، وأتم عليهم النعم، ورضى لهم اسلامهم. اذ يقول يوم الولاية لمحمد: يا محمد أخبرهم، اني أكملت لهم اليوم دينهم وأتممت عليهم النعم ورضيت اسلامهم، كل ذلك من الله به على فله الحمد.

(بمخبر استاد) حضرت امام جعفر صادق عليه السلام سے منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت

علی ابن ابی طالب عليه السلام نے ارشاد فرمایا:

مجھے نو چیزیں حطا کی گئی ہیں جو سوائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی اور کو حطا نہیں کی گئیں:

- ① میرے لیے تمام زمین و آسمان کے راستے کھول دیئے گئے ہیں۔
- ② مجھے اموات کا طم حطا کیا گیا ہے۔
- ③ مجھے تمام دنیا پر نازل ہونے والی بلاؤں اور مصیبتوں کا طم حطا کیا گیا ہے (عالم طم الہدایہ والنہایہ جس کا گلیل حصہ آپ نے اپنے چند اصحاب کو بھی حطا کر رکھا تھا)۔
- ④ مجھے تمام لوگوں کے فسوں کا طم حطا فرمایا گیا ہے۔ (علی ایسے عظیم ماہر طم الانساب ہیں کہ ہر شخص کے حلال زادہ یا حرام زادہ ہونے کے بارے میں بھی طم رکھتے ہیں)۔
- ⑤ میں تمام کائنات میں اپنے رب کے اذن سے دیکھتا ہوں (گویا علی مولا ناظر کائنات ہیں اور عالم طم لدنی ہیں)۔
- ⑥ جو مجھ سے پہلے واقع ہو چکا اور جو میرے بعد واقع ہوگا، ان میں سے کوئی چیز بھی مجھ سے غائب اور پوشیدہ نہیں ہے (یعنی مولا علی حاضر و غائب سے باخبر ہیں)۔
- ⑦ میری ولایت کے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے دین کو مکمل کیا۔
- ⑧ اور ان پر میری ولایت کے ذریعے اپنی نعمتوں کو تمام فرمایا ہے۔
- ⑨ اور ان کے لیے اسلام کو پسند فرمایا ہے۔

کیونکہ تمام ولایت کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ سے فرمایا تھا: اے محمدؐ! اپنی امت کو خبر دے دو کہ ”میں نے آج کے دن ان کے لیے ان کے دین کو مکمل کر دیا ہے اور ان پر میں نے اپنی نعمتیں تمام کر دی ہیں اور ان کے اسلام کو میں نے پسند کر لیا ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے اوپر احسان ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں“۔ (مولائے کائنات نے یہ بھی واضح فرما دیا کہ یہ علوم حطائی ہیں ذاتی یا اکتسابی ہرگز نہیں)۔

میں صادق اکبر ہوں

(رویا لامستاد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا الشریف الصالح أبو محمد الحسن بن حمزة قال: حدثنا أبو القاسم نصر بن الحسن الوریامینی قال: حدثنا أبو سعید سهل بن زیاد الأدمی قال: حدثنا محمد بن الولید



المعروف بشباب الصيرفي مولى بنى هاشم قال: حدثنا
سعيد الاعرج قال: دخلت أنا وسليمان بن خالد على أبي
عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام فابتدأني فقال:
يا سليمان ما جاء عن أمير المؤمنين علي بن أبي طالب
يؤخذ به وما نهى عنه ينتهى عنه، جرى له من الفضل ما
جرى لرسول الله ﷺ، ولرسوله الفضل على جميع من
خلق الله، العائب على أمير المؤمنين في شيء كالعائب على
الله وعلى رسوله، والراد عليه في صغير أو كبير على حد
الشرك بالله، كان أمير المؤمنين عليه السلام باب الله لا يؤتى الا منه
وسبيله الذي من تمسك بغير هلك، كذلك جرى حكم
الائمة عليهم السلام بعده واحد بعد واحد، جعلهم الله
أركان الارض وهم الحجة البالغة على من فوق الارض
ومن تحت الثرى، أما علم ان أمير المؤمنين عليه السلام كان يقول:
أنا قسيم الله بين الجنة والنار، وأنا الصادق الأكبر، وأنا
صاحب عصا والميسم، ولقد اقر لي جميع الملائكة
والروح بمثل ما اقروا لمحمد ﷺ، ولقد حملت مثل
حمولة محمد وهي حمولة الرب، وان محمدا يدعى
فيكسى ويستنطق فينطق وادعى فاكسى واستنطق فأنطق،
ولقد اعطيت خصالا لم يعطها أحد قبلى: علمت البلايا،
والقضايا، وفصل الخطاب.

(بخلاف استاد) جناب سعيد الاعرج نے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں اور سلیمان
بن خالد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ہم سے
کئی کئی آقاؤں کو کرتے ہوئے فرمایا:

اے سلیمان! جو کچھ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف سے آیا ہے، اس کو اخذ
کیا جائے اور جس سے وہ روک دیں، اس سے رُک جائے اور ان کی فضیلت کا اعتقاد اسی طرح رکھا
جائے جس طرح رسول خدا کی فضیلت کا عقیدہ رکھا گیا ہے۔ رسول خدا کو تمام کائنات پر فضیلت حاصل



ہے۔ اور امیر المومنین علیہ السلام پر کسی چیز میں عیب لگانا گویا خدا اور رسول خدا پر عیب لگانا ہے اور کسی چھوٹی یا بڑی چیز میں کسی کو امیر المومنین کے خلاف اکسانا اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینے کے برابر ہے۔

امیر المومنین اللہ کا دروازہ (دروازۃ الہیہ) ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس دروازے کے بغیر حاضر ہونا ممکن نہیں ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کا وہ راستہ ہیں کہ جو بھی اس راستہ کے علاوہ کسی اور راستے پر چلے گا، وہ ہلاک ہو جائے گا اور آپ کے بعد آنے والے ہر ایک امام کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اپنی زمین کے ارکان قرار دیا ہے اور زمین پر تحت الثریٰ تک ان کو اپنی محبت باللہ قرار دیا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے خود فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والا میں ہوں؟ میں اس دنیا میں صادق اکبر ہوں۔ میں صاحب عصا ہوں۔ میری ولایت کا اقرار تمام ملائکہ اور تمام ارواح نے ایسے ہی کیا ہے، جس طرح ان تمام نے نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا ہے، اور میرے ذمے وہ ساری ذمہ داریاں ہیں جو رسول خدا کی ذمہ داریاں تھیں اور یہ سب رب کریم کی طرف سے ہیں۔

تحقیق! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا گیا اور آپ کو لباس پہنایا گیا۔ آپ کو بلوایا گیا تو آپ بولے۔ ایسے ہی مجھے بھی پکارا گیا، مجھے بھی لباس پہنایا گیا اور مجھے بھی بلوایا گیا تو بھی بولا اور مجھے ایسے فضائل عطا کیے گئے ہیں جو میرے علاوہ کسی اور کو عطا نہیں کیے گئے۔ مجھے نازل ہونے والے تمام مصائب کا طم عطا کیا گیا اور رونما ہونے والے تمام واقعات کا طم عطا کیا گیا اور مجھے فصلی خطاب عطا کی گئی۔

منافق مجھ سے محبت نہیں کرے گا

(وبالاسناد) أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا علي بن العباس بن الوليد قال: حدثنا ابراهيم ابن بشر بن خالد قال: حدثنا منصور بن يعقوب قال: حدثنا عمرو بن شمر عن ابراهيم بن عبد الأعلى عن سويد بن خفلة قال: سمعت علياً عليه السلام يقول: والله لو صببت الدنيا على المنافق صباً ما أجنبني،



ولو ضربت بسيفي هذا خيشوم المؤمن لأحبنى، وذلك اني
سمعت رسول الله ﷺ يقول: يا على لا يحبك الا مؤمن
ولا يَغضبك الا منافق.

(بخلاف استاد) سید بن غفلہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے امیر
المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:
اگر میں پوری دنیا منافق کے سامنے رکھ دوں کہ وہ میرے ساتھ محبت کرے تو وہ ہرگز
محبت نہیں کرے گا اور اگر میں کوارے سے مومن کی رگیں کاٹ دوں کہ وہ میرے ساتھ دشمنی کرے تو
بھی وہ مجھ سے بغض اور دشمنی نہیں کرے گا اور یہ اس وجہ سے ہے کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا
ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے علیؑ! آپؑ سے محبت نہیں کرے گا مگر وہ جو مومن ہوگا اور آپؑ
سے بغض اور دشمنی نہیں رکھے گا مگر وہ جو منافق ہوگا۔

یا رسول اللہ! آپؐ کو غسل و کفن کون دے گا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا
أبو بكر محمد ابن عمر قال: حدثني يوسف بن الحكم
الخياط قال: حدثنا داود بن رشيد قال: حدثنا سلمة بن
صالح الأحمر عن عبد الملك بن عبد الرحمن عن الاسعد
ابن طليق قال: سمعت الحسين بن العزني يحدث عن مرة
عن عبد الله بن مسعود قال: نعى الينا حبيبتنا ونبيينا ﷺ
نفسه فبأى وأمى ونفسي له الفداء - قبل موته بشهر، فلما
دنى الفراق جمعنا في بيت فنظر الينا فدمعت عيناه ثم قال:
مرحبا بكم حياكم الله حفظكم الله نصركم الله نفعكم الله
هداكم الله وفقكم الله سلمكم الله قبلكم الله رزقكم الله
رفعكم الله، أوصيكم بتقوى الله، وأوصى الله بكم اني
لكم نذير مبين ألا تعلوا على الله في عباده وبلاده، فان الله
تعالى قال لي ولكم: ﴿تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا
يريدون علواً في الارض ولا فساداً والعاقبة للمتقين﴾ وقال
سبحانه: ﴿أليس في جهنم مثوى للمتكبرين﴾ - قلنا: متى

يَانِيهِ اللَّهُ أَجْلُكَ؟ قَالَ: دَنَا الْأَجَلَ وَالْمُنْقَلَبَ إِلَى اللَّهِ وَالِي
سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَجَنَّةَ الْمَأْوَى وَالْعَرْشَ الْأَعْلَى وَالْكَأْسَ
الْأَوْفَى وَالْعَيْشَ الْمَهْنَى۔ قُلْنَا: فَمَنْ يَفْسَلُكَ؟ قَالَ: أَخِي
وَأَهْلُ بَيْتِي الْأَدْنَى فَلَا أَدْنَى۔

(بخلاف استاد) عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے، انھوں نے نقل کیا کہ حضرت رسول اللہ
نے ایک ماہ پہلے ہی ہمیں اپنی وفات کے بارے میں خبر دی تھی۔ جب آپ کی وفات کا وقت
قریب آیا تو ہم سب آپ کے گھر میں جمع تھے۔ آپ نے ہماری طرف دیکھا، جب کہ آپ کی
آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ نے فرمایا:

تم پر مرحبا! خدا تمہیں زندہ و سلامت رکھے اور تمہاری مدد فرمائے اور خیر و برکت عطا
کرے اور راہِ حق کی ہدایت فرمائے اور تم لوگوں کو توفیق عطا فرمائے اور اپنی راہِ حق پر چلائے
اور تمہارے اعمال کو قبول فرمائے اور روزِ قیامت خیر عطا فرمائے اور تمہیں بلند مقام عطا فرمائے۔ میں
تم کو اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں
وصیت کرتا ہوں کیونکہ میں تمہارے لیے واضح اور کھلم کھلا نذر ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اور
اس کے شہروں سے تکبر اور لڑائی اور رفعت طلبی مت کرو۔ اللہ تعالیٰ نے میرے اور تمہارے لیے
ارشاد فرمایا:

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ
وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ○ (سورہ قصص، آیت ۸۳)

”آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لیے قرار دیا ہے جو زمین پر علو
اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور انجامِ بالآخر متقین کے لیے ہے۔“

اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے:

الَّذِينَ فِي جَهَنَّمَ مَمْتُورِينَ لِّلْمُنْكَرِينَ ○ (سورہ زمر، آیت ۶۰)
”جہنم تکبر کرنے والوں کے لیے بہت بُرا مکان ہے۔“

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ کی وفات کا وقت کون سا ہے؟

آپ نے فرمایا: میری وفات کا وقت بہت قریب ہے۔ میں اللہ کی طرف واپس جانے
والا ہوں اور سدرۃ المنتہی کی طرف، جنت اور عرش کی طرف لوٹ رہا ہوں۔



ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو غسل اور کفن کون دے گا؟
 آپ نے فرمایا: میرا بھائی اور میرے اہل بیت میں سے جو میرے سب سے زیادہ
 قریب ہے، وہ مجھے غسل و کفن دے گا (یعنی علی)۔

سات گھنٹوں کی مہلت

(رویا لاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني
 الشريف أبو عبد الله محمد بن محمد بن طاهر قال: حدثنا
 أبو العباس أحمد بن محمد ابن سعيد قال: حدثنا محمد بن
 اسماعيل قال: حدثنا الحسن بن زياد قال: حدثنا محمد بن
 اسحاق عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده قال: قال
 رسول الله: صاحب اليمين أمير على صاحب الشمال، فإذا
 عمل العبد السيئة قال صاحب اليمين لصاحب الشمال: لا
 تعجل وانظره سبع ساعات، فإن مضى سبع ساعات ولم
 يستغفر قال: اكتب فما أقل حياء هذا العبد

(مخفف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت رسول خدا ﷺ سے نقل
 کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

انسان کے دونوں کانٹھوں پر دو فرشتے مقرر ہیں دائیں جانب والا فرشتہ بائیں جانب
 والے پر حاکم اور امیر ہے۔ جب انسان کوئی بُرا عمل انجام دیتا ہے تو دائیں جانب والا بائیں
 جانب والے سے کہتا ہے: لکھنے میں جلدی مت کر اس کو سات گھنٹوں کی مہلت دے۔ جب
 سات گھنٹوں کی مہلت ختم ہو جائے اور وہ شخص توبہ نہ کرے تو پھر وہ دائیں جانب والا کہتا ہے:
 لکھو یہ شخص کتنا بے حیا اور بے شرم ہے۔

عمل کے بغیر آخرت میں رزق نہیں ملے گا

(رویا لاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو
 الحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن
 الحسن الصفار عن علي بن محمد القاساني عن القاسم
 بن محمد عن سليمان بن داود المنقري عن حفص ابن

غیاث قال: سمعت أبا عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: قال عيسى بن مريم لأصحابه: تعملون للدنيا وأنتم ترزقون فيها بغير عمل، ولا تعملون للآخرة وأنتم لا ترزقون فيها بغير عمل إلا بالعمل، ويلكم علماء السوء الآخرة تأخذون والعمل لا تصنعون، يوشك رب العمل أن يطلب عمله ويوشك أن يخرجوا من الدنيا إلى ظلمة القبر، كيف يكون من أهل العلم من مصيره إلى آخرته وهو مقبل على دنياه، وما يضره انتهى إليه مما ينفعه.

حفص بن غیاث نے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے، آپؑ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم دنیا کے لیے کام کرتے ہو حالانکہ دنیا میں تمہیں بغير کسی عمل کے بھی رزق مل رہا ہے اور آخرت کے لیے عمل نہیں کرتے، حالانکہ تمہیں آخرت میں بغير عمل کے کوئی رزق نہیں ملے گا۔ بدبختی ہے طمأنینہ سو کے لیے جو لوگوں سے اجرت حاصل کرتے ہیں اور عمل انجام نہیں دیتے۔ بعض عمل کرنے والے عقرب اپنے عمل کی اجرت طلب کریں گے اور عقرب وہ دنیا سے نکل کر قبر کی تاریکی کی طرف جا رہے ہوں گے کیا حالت ہوگی ان علما کی، جن کا مقام و راہ آخرت ہے؟ لیکن وہ دنیا کے ہو کر رہ گئے ہیں اور جس کی وہ خواہش کرتے ہیں، وہ ان کے لیے کتنی ضرر رساں ہے اور وہ ان میں سے ہے، جو ان کے لیے نفع ہے ضرر نہیں ہے۔

مومن ہمیشہ خوف خدا میں رہتا ہے

(روایا لاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو بكر محمد ابن عمر بن مسلم الجعابي قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثني محمد بن اسماعيل بن ابراهيم أبو علي قال: حدثني عم أبي الحسين بن موسى عن أبيه موسى عن أبيه جعفر بن محمد عن أبيه محمد بن علي عن أبيه علي ابن الحسين قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: ان المؤمن لا يصبح الا خائفاً وان كان محسناً، ولا يمسي الا خائفاً وان كان محسناً، لانه بين أمرين: بين وقت قد مضى



لا یدری ما اللہ صانع به، و بین أجل قد اقرب لا یدری ما
 یصیبه من الهلکات۔ ألا و قولوا خیراً تعرفوا به، و اعملوا به
 تكونوا من اہله، صلوا ارحامکم وان قطعوکم، وعودوا
 بالفضل علی من حرمکم، وادوا الامانة الی من اتنکم،
 وافرؤا بعهد من عاهدتم، واذا حکمتم فاعدلوا۔

(بخلاف استاد) حضرت امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام نے نقل فرمایا ہے کہ
 حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

مومن صبح نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ خائف ہوتا ہے، اگرچہ وہ ٹیکوکاری کیوں نہ ہو اور وہ شام
 نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ خائف ہوتا ہے، اگرچہ وہ ٹیکوکاری کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ دو وقتوں کے
 درمیان ہے۔ ایک وہ وقت ہے جو گزر چکا ہے، اس کے بارے میں وہ نہیں جانتا کہ اس کے
 حلق اللہ تعالیٰ نے کون سا حکم صادر فرمایا ہے۔ اور دوسرا وہ وقت ہے جو آنے والا ہے اور اس
 کے بارے میں وہ نہیں جانتا کہ کب اس کو موت گھیرے۔

آگاہ ہو جاؤ! اے لوگو! خیر یلو (یعنی بک یلو) تاکہ تم اہل خیر کے طہ پر پہچانے جاؤ اور
 خیر پر عمل کرو تاکہ تم اہل خیر ہو جاؤ۔ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رہی کرو خواہ وہ تم سے قطع تعلق
 ہی کیوں نہ کریں اور جو تم پر حرام قرار دیا گیا ہے، اس سے اللہ کے فضل سے باز رہو۔ اور اگر تم
 کو امین بتا دیا گیا ہے تو امانت کو ادا کرو اور جو وعدہ کرتے ہو، اس کو پورا کرو اور جب کوئی حکم
 صادر کرو تو اس میں مدلل کو ملحوظ خاطر رکھو۔

امام علی بن حسین کی دعا

(روایا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا
 أبو یکر محمد ابن عمر الجماعی قال: حدثنا أبو العباس
 أحمد بن محمد بن سعید قال: أخبرنا محمد بن أحمد بن
 خاقان النهدي قراءة قال: قال حدثنا یعقوب بن یزید عن
 ابن أبي عمير عن محمد بن اعين عن أبي عبد الله جعفر بن
 محمد قال: كان علی بن الحسين علیہ السلام يقول: ما ابالی اذا
 قلت هؤلاء الكلمات لو اجتمع علی الانس والجن ﴿بسم



اللّٰهُ وَيَاللّٰهُ وَمَنْ اللّٰهُ وَالِى اللّٰهُ وَفِى سَبِيل اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ اِيْكَ
اَسَلَمْتُ نَفْسِىْ وَابَيْكَ وَجْهَتُ وَجْهَى اِيْكَ فَوَضْتُ اَمْرِى
فَاَحْفَظْنِىْ بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَىْ وَمِنْ خَلْفِىْ وَعَنْ
يَمِيْنِىْ وَعَنْ شِمَالِىْ وَمِنْ فَوْقِىْ وَمِنْ تَحْتِىْ وَادْفَعْ عَنِ
بَحْوَلِّكَ وَقُوَّتِكَ فَانَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ-

(بخلاف استاد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام سے نقل فرمایا
کہ آپ ارشاد فرماتے تھے:

جب میں یہ دعائیہ کلمات پڑھتا ہوں تو خواہ پرے جن اور انسان میرے خلاف جمع ہو
جائیں تو پھر بھی مجھے کوئی پرواہ اور خوف نہیں ہوتا اور وہ کلمات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمَنْ اللّٰهُ وَالِى اللّٰهُ وَفِى سَبِيل اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ اِيْكَ
اَسَلَمْتُ نَفْسِىْ وَابَيْكَ وَجْهَتُ وَجْهَى اِيْكَ فَوَضْتُ اَمْرِى
فَاَحْفَظْنِىْ بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَىْ وَمِنْ خَلْفِىْ وَعَنْ
يَمِيْنِىْ وَعَنْ شِمَالِىْ وَمِنْ فَوْقِىْ وَمِنْ تَحْتِىْ وَادْفَعْ عَنِ
بَحْوَلِّكَ وَقُوَّتِكَ فَانَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ
”اللہ کے نام سے، اللہ کی مدد سے، اللہ کی جانب سے، اللہ کی طرف اور
اللہ کے راستے میں۔“

اے میرے اللہ! میں اپنے آپ کو تیرے سپرد کرتا ہوں اور میرا رخ تیری
طرف ہے اور میں اپنے امور کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ میرے سامنے
سے، میرے پیچھے سے، میری داہنی جانب سے، میری بائیں جانب سے،
میرے اوپر سے، میرے نیچے سے، میرے ایمان کی حفاظت فرما اور اپنی
قوت و طاقت سے ہر قسم کے شر کو مجھ سے دور فرما، کیونکہ کوئی قوت و طاقت
نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی قوت و طاقت کے جو بہت بلند و بالا ہے۔“

علی کے بارے میں مجھے نو چیزیں عطا کی ہیں

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا
أبو علي أحمد ابن محمد بن جعفر الصولي قال: حدثنا
محمد بن الحسين الطائي قال: حدثنا محمد بن الحسن بن



جعفر بن سلیمان الفسبی قال: حدثنا ابی عن أبیه قال:
حدثنی یعقوب بن الفضل قال: حدثنی شریک بن عبداللہ
بن أبی نمر عن عبداللہ بن عبدالرحمن الانصاری عن أبیه
قال: قال رسول اللہ ﷺ: اعطیت فی علی تسعاً ثلاثاً
فی الدنیا وثلاثاً فی الآخرة واثنتین ارجوہما لہ وواحدة
أخافہا علیہ، فأما الثلاثة التی فی الدنیا: فسائر عورتی،
والقائم بأمر أهلی، ووصی فیہم۔ وأما الثلاثة التی فی
الآخرة: فانی اعطی یوم القیامة لواء الحمد فأرفعه الی علی
بن ابی طالب یحملہ عنی، واعتمد علیہ فی مقام الشفاعة،
وبعینتی علی حمل مفاتیح الجنة۔ وأما اللتان ارجوہما لہ:
فانہ لا یرجع من بعدی ضالاً، ولا کافراً۔ وأما التی أخافہا
علیہ فغلر قریش بہ من بعدی۔

(بخاری اسناد) عبداللہ بن عبدالرحمن انصاری نے اپنے والد سے اور انھوں نے
حضرت رسول خدا سے نقل کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:
علی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے نو چیزیں عطا کی ہیں۔ ان میں سے تین کا تعلق دنیا
کے ساتھ ہے۔ تین کا تعلق آخرت کے ساتھ ہے۔ دو کی میں علی کے لیے امید رکھتا ہوں اور ایک کا
مجھے علی کے بارے میں خوف ہے۔ وہ تین جو دنیا میں ہوں گی یہ ہیں:

① وہ میرے جسم کو ڈھانچنے والا ہے۔

② میرے بعد میرے خاندان میں امر کو قائم کرنے والا ہے۔

③ میرے خاندان میں میرا وصی ہے۔

وہ تین جن کا تعلق آخرت کے ساتھ ہے:

① قیامت کے دن مجھے لوائے حمد عطا کیا جائے گا تو میں اس کو علی کے سپرد کروں گا۔ وہ اسے
میری طرف سے اٹھائے گا۔

② مقام شفاعت میں اس پر اجماع کروں گا (یعنی امت کی شفاعت میں علی معاون ہوں گے)۔

③ جنت کی چابیاں اٹھانے میں میری مدد کرے گا۔

وہ دو چیزیں جن کی امید رکھتا ہوں، وہ یہ ہیں کہ وہ میرے بعد گمراہ ہوگا اور نہ کفر اختیار



کرے گا۔ اور وہ ایک چیز جس کے بارے میں مجھے خوف ہے، وہ یہ ہے کہ میرے بعد قریش اس کو دھوکا دیں گے۔

جلدی فتح ہونا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو حفص عمر بن محمد الصيرفي قال: حدثنا أبو عبد الله محمد بن القاسم بن محمد ابن عبيد الله قال: حدثنا جعفر بن عبيد الله بن جعفر المحمدي قال: حدثنا يحيى بن الحسن بن فرات التميمي قال: حدثنا المسعودي عن الحارث بن حصيرة عن أبي محمد العنزي قال: حدثني ابن عمي أبو عبد الله العنزي قال: انا لجلوس مع علي بن أبي طالب عليه السلام يوم الجمل اذ جاءه الناس يهتفون به يا أمير المؤمنين لقد نالنا النبل والنشاب، فسكت ثم جاء آخرون فذكروا مثل ذلك فقالوا قد جرحنا، فقال علي عليه السلام: يا قوم من يعذرنى من قوم يأمرنى بالقتال ولم تنزل بعد الملائكة. فقال: انا لجلوس ما نرى ريحاً ولا نحسها اذهبت ريح طيبة من خلفنا، والله لو جدت بردها بين كفتي من تحت الدرع والثياب. قال: فلما هبت صب أمير المؤمنين درعه ثم قال الى القوم فما رأيت فتحاً كان أسرع منه.

(بخلاف اسناد) ابو عبد اللہ عزی نے روایت بیان کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جنگ جمل کے دن ہم علی ابن ابی طالب عليه السلام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ لوگ آپ کے پاس آئے اور آواز دے کر کہا: اے امیر المؤمنین! ہمیں حیر، تلواریں اور نیزے لگ رہے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے۔ دوسرے لوگ آئے اور انھوں نے بھی ویسے ہی عرض کیا کہ ہم زخمی ہو چکے ہیں۔

امیر المؤمنین نے فرمایا: اے میری قوم! اس قوم کے بارے میں جو مجھے جنگ پر آمادہ کر رہی ہے کون ہے جو مجھے مقدور قرار دے گا، حالانکہ ابھی ملائکہ نازل نہیں ہوئے۔ جب ہمارے پیچھے سے پاک ہوا چلے گی تو خدا کی قسم، میں اس ہوا کی شدت کو اپنے کپڑوں اور زورہ کے نیچے سے بھی محسوس کروں گا۔



راوی بیان کرتا ہے: جب ہوا پہلی تو امیر المؤمنین نے اپنی زرہ کو رکھ دیا اور آپ قوم کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے۔ پھر اسی جلد ہونے والی فتح کو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

علی صدیق اکبر ہے

(ویلا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو علي أحمد ابن محمد بن جعفر الصولي قال: حدثنا زكريا بن يحيى الساجي قال: حدثنا اسماعيل بن موسى السندي قال: حدثنا محمد بن سعيد عن فضيل ابن مرزوق عن أبي سخيلة عن أبي ذر وسلمان رضي الله عنهما قال: أخذ رسول الله ﷺ بيد علي بن أبي طالب عليه السلام فقال: هذا أول من آمن بي، وهو أول من يضافحني يوم القيامة، وهو الصديق الأكبر، وفاروق هذه الأمة، ويعسوب المؤمنين.

(بخلاف اسناد) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان قاری رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے ہیں: رسول خدا نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یہ وہ ہے، جس نے سب سے پہلے میری تصدیق کی اور میری نبوت پر سب سے پہلے ایمان لایا اور قیامت کے دن سب سے پہلے میرے ساتھ مصافحہ کرے گا۔ یہی صدیق اکبر ہے اور میری اس امت کا قاروق ہے اور یہی مؤمنین کا بادشاہ و سردار ہے۔

میں فطرت پر ہوں

(ویلا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو بكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد قال: حدثنا يحيى ابن زكريا بن شيبان قال: حدثنا بكير بن سلم قال: حدثني محمد بن ميمون قال: حدثني جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عليهم السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: استدعوني إلى سبي فسوني، وتدعوني إلى البراءة مني فملاوا الرقاب فاني على الفطرة.

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے



حضرت امیر المومنینؑ سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

عقرب تم لوگوں کو مجھے گالیاں دینے کی طرف دعوت دی جائے گی، پس تم مجھے گالیاں دو گے۔ تمہیں مجھ سے برأت کے انحصار کی طرف دعوت دی جائے گی۔ پس تم اپنے آپ کو بچانا، کیونکہ میں عین فطرت پر ہوں (یعنی مولا اس میں تقیہ کی طرف رغبت دے رہے ہیں کہ اپنی جان بچالینا، لیکن دل سے انکار ممکن نہیں ہے، کیونکہ اس اسلام کی طرح فطرت پر ہوں اور فطرت سے انکار نہیں کیا جاسکتا)۔

جب سود عام ہو جائے گا تو.....

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن محمد ابن عيسى عن ابن أبي عمير عن مالك بن عطية عن أبي حمزة الثمالي قال: سمعت أبا جعفر محمد بن علي بن الحسين عليهم السلام يقول: وجدت في كتاب علي بن أبي طالب عليه السلام إذا ظهر الربا من بعدى ظهر موت الفجاءة وإذا طففت المكائيل أخذهم الله بالسنين والنقص، وإذا منعوا الزكوة منعت الأرض بركاتها من الزرع والثمار والمعادن كلها، وإذا جاروا في الحكم تعاونوا على الأثم والعدوان، وإذا تقضوا العهد سلط الله عليهم شرارهم ثم يدعو خيارهم فلا يستجاب لهم۔

(بخلاف اسناد) حضرت ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: میں نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی کتاب میں دیکھا ہے کہ جب اس دنیا میں سود عام ہو جائے گا تو ناگہانی اموات زیادہ ہو جائیں گی۔ جب ماپ تول میں کی ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ عمر میں کمی کر دے گا اور جب لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے تو زمین اپنی برکات یعنی زراعت، پھل اور معدنیات روک لے گی اور جب ظلم و جور کے ساتھ حکم کیا جائے گا تو دنیا میں گناہ اور بغاوت پر ایک دوسرے سے تعاون شروع ہو جائے گا اور جب اپنے کپے ہوئے وعدہ کو توڑنا عام ہو جائے گا تو خدا ان پر قوم کے شریر ترین لوگوں کو



مسلط کر دے گا، پھر وہ ٹیک لوگوں کو پکارتیں گے، اور ان کو جواب بھی نہیں دیا جائے گا۔

امیر المومنین کے اشعار

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن محمد قال: حدثني أبو حفص محمد بن عثمان الصيرفي قال: أخبرني أبو بكر محمد بن عبد الله العلاف المعروف بالمستغنى قراءة عليه قال: حدثنا محمد بن أبي يعقوب الدينوري قال: حدثنا عبد الله بن محمد البلوي قال: حدثنا عمارة بن زيد قال: حدثني بكر بن حارثة الزهري عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن جابر بن عبد الله قال: سمعت علياً عليه السلام ينشد ورسول الله ﷺ يسمع:

انا أخو المصطفى لاشك في نسبي
معہ ربیت وسبطاه هما ولدی
جدی وجد رسول الله منفرد
و فاطم زوجتی لا قول ذی فند
فالحمد لله شكراً لا شريك له
البر بالعبد والباقي بلا أمد
قال: فابتنس رسول الله ﷺ وقال: صدقت يا علي۔

(مخفف اسناد) جابر بن عبد الله انصاری نے نقل کیا ہے کہ میں نے امام علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ یہ اشعار پڑھ رہے تھے اور رسول خدا بھی سن رہے تھے: ان کا ترجمہ یوں ہے:

انا أخو المصطفى لاشك في نسبي
معہ ربیت وسبطاه هما ولدی
”میں مصطفیٰ کا بھائی ہوں، میرے نسب میں کوئی شک نہیں ہے۔ میں
نے آپؑ کے ساتھ ہی پرورش پائی ہے اور آپؑ کے دونوں شہزادے
میرے فرزند ہیں۔“

جدی وجد رسول الله منفرد
و فاطم زوجتی لا قول ذی فند



میرا اور رسول خدا کا دادا ایک ہے اور رسول کی بیٹی فاطمہ میری زوجہ ہے اور میں یہ غلط نہیں کہہ رہا۔

فالحمد لله شكراً لا شريك له
البر بالعبد والباقي بلا أمد

تمام حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور اس کا اپنے بندے پر احسان اور نیک ہے اور اس کی باقی نعمتوں کی بھی کوئی انتہا نہیں ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ رسول خدا نے ان اشعار کو سنا تو مسکرائے اور فرمایا:
اے علی! آپ نے سچ کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے کیا مراد ہے؟

(روایا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن محمد بن
يعقوب الكليني عن أحمد بن إدريس عن محمد بن
عبد الجبار عن صفوان بن يحيى قال: قلت لأبي الحسن
أخبرني عن الإرادة من الله عز وجل ومن الخلق؟ فقال:
الإرادة من الله تعالى أحداثه الفعل لا غير ذلك، لأنه جل
اسمه لا يهيم ولا يتفكر۔

صفوان بن یحییٰ نے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت ابو الحسن علیہ السلام کی خدمت مقدس میں عرض کیا: آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور اس کی خلقت کے بارے میں بیان فرمائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے مراد اس کا فعل ایجاد کرنا ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے، کیونکہ وہ اس سے بلند و بالا ہے کہ وہ کسی امر کے بارے میں غور و فکر کرے یا اس کا اہتمام کرے۔

ہر شخص پر اللہ کی حجت ہے

(روایا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو
الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن



محمد بن الحسن الصفار عن علی بن محمد القاسانی عن
القاسم بن محمد الاصفهانی عن سلیمان بن داود المتقوی
عن سفیان بن عیینة قال: سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول: ما
من عبد وعلیه حجة الله اما فی ذنب اقترفه واما فی نعمة
قصر عن شكرها۔

(مخفف استاد) سفیان بن عیینة سے روایت ہے، اُس نے نقل کیا ہے کہ میں نے
حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق عليه السلام سے سنا ہے آپؑ نے ارشاد فرمایا:
ہر شخص پر اللہ تعالیٰ کی کوئی نہ کوئی حجت ضرور ہوگی۔ گناہ میں یہ ہے کہ وہ بندہ اس کا
ارتکاب کرتا ہے، اور نعمت میں یہ ہے کہ وہ اس نعمت کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حق عبادت ادا کرنا مشکل ہے

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
أبو القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن
محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن
بن محبوب عن سعد بن أبي خلف عن أبي الحسن عليه السلام انه
قال: عليك بالجد، ولا يخرجن نفسك من حد التقصير في
عبادة الله وطاعته، فان الله تعالى لا يعبد حق عبادته۔

(مخفف استاد) سعد بن ابی خلف نے حضرت ابو الحسن عليه السلام سے نقل کیا ہے۔ آپؑ نے
ارشاد فرمایا: تم پر واجب ہے کہ اس کی عبادت میں کوشش کرو۔ یہ نہ ہو کہ تمہارا نفس خدا کی
عبادت اور اطاعت میں تقصیر کرنے لگے۔ بے شک اللہ وہ ذات ہے کہ جس کی عبادت کا حق ادا
نہیں کیا جاسکتا۔

عمل کرنے والے اپنے عمل پر بھروسہ مت کریں

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
أبو القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علة
من أصحابنا عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن
محبوب عن داود بن كثير عن أبي عبيدة الحلاء عن أبي

جعفر علیہ السلام قال: قال رسول الله ﷺ: قال الله عز وجل: لا يتكل العاملون على أعمالهم التي يعملون بها لثوابي، فانهم لو اجتهدوا واتعبوا أنفسهم اعمارهم في عبادتي كانوا مقصرين غير بالعين في عبادتهم كنه عبادتي فيما يطلبون من كرامتي والنعيم في جناتي ورفع الدرجات في جوارى، ولكني برحمتي فليثقوا وفضلتي فليرجوا والي حسن الظن بي فليطمثوا، فان رحمتي عند ذلك تدركهم، ويمنى ابلغهم رضواني وألبسهم عفوي، فاني انا الله الرحمن الرحيم بذلك تسميت.

(بخلاف استاد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وہ اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کریں، کیونکہ وہ لوگ جو صرف ثواب کی خاطر عمل کرنے والے ہیں انہیں چاہیے کہ جتنی بھی کوشش کریں اور میری عبادت کرنے میں اور اپنے نفس کو زحمت میں ڈالیں تو پھر بھی وہ میری عبادت کا حق ادا کرنے سے قاصر ہیں اور میری عبادت کے ذریعے وہ میری کرامت، میری نعمتوں، جو میری جنت میں ہیں اور میرے قرب میں بلندی درجات طلب نہیں کر سکتے، جب تک میری ذات پر بھروسہ نہ کریں اور میرے فضل کی طرف رجوع کریں اور میرے بارے میں جو ان کا حسن ظن ہے اس پر مطمئن رہیں، کیونکہ میری رحمت اس کے ذریعے ان کو پالے گی اور میرے بارے میں اس خواہش سے ان کو میری رضا حاصل ہو جائے گی اور میرا علو و درگزر ان کو ڈھانپ لے گا، کیونکہ میں اللہ، رحمن و رحیم ہوں اور اسی وجہ سے میرا نام رحمن و رحیم ہے۔

میری نعمتوں اور اپنے عمل میں موازنہ کرو

(روایا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن علي بن محمد القاساني عن القاسم بن محمد الاصفهاني عن سليمان بن داود المنقري

عن سفیان بن عیینة عن حمید بن زیاد عن عطار بن یسار
عن امیر المؤمنین علیہ السلام قال: یوقف العبد بین یدی اللہ
فیقول: قیسوا بین نعمی علیہ و بین عملہ فستفرق النعم
العمل۔ فیقولون: قد استفرقت النعم العمل۔ فیقول: ہوا لہ
نعمی و قیسوا بین الخیر والشر منہ فان استوی العملان
اذہب اللہ الشر بالخیر وأدخلہ الجنة، فان کان لہ فضل
أعطاه اللہ بفضلہ، وان کان علیہ فضل وهو من أهل التقوی
لم یشرک باللہ تعالیٰ واتقی الشرک بہ فهو من أهل المغفرة
یغفر اللہ لہ برحمته ان شاء ویتفضل علیہ بعفوہ۔

(بخلاف اسناد) عطار بن یسار نے حضرت امیر المؤمنین سے نقل کیا ہے کہ آپ نے
ارشاد فرمایا: بندہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے
بندے! جو میری تم پر نعمتیں ہیں ان کے اور اپنے عمل کے درمیان موازنہ کر۔ تم میری نعمتوں کو
اپنے عمل کی نسبت بہت زیادہ پاؤ گے۔

وہ بندہ عرض کرے گا: اے ہمارے پروردگار! میں نے تیری نعمتوں کو اپنے عمل کے
مقابلے میں بہت زیادہ پایا ہے۔ پھر خداوند کریم فرمائے گا: تم میری نعمتوں کو رہنے دو۔ اب
تم اپنے خیر و شر کے درمیان موازنہ کرو۔ اگر دونوں عمل خیر و عمل شر (یعنی نیکیاں اور بدیاں)
برابر ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ خیر کی وجہ سے شر کو ختم کر دے گا اور اس بندے کو جنت میں داخل
فرمائے گا۔ پس اگر اس کی نیکیاں زیادہ ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا فضل عطا فرمائے گا اور اگر
اللہ تعالیٰ کا فضل اس پر زیادہ ہو گیا اور اہل تقویٰ میں سے ہوا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس نے
شرک نہ کیا ہو اور اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک قرار دینے سے بچا رہا تو وہ شخص مغفرت کا اہل ہے۔
اگر اللہ نے چاہا تو اس کو اپنی رحمت کے صدقے میں بخش دے گا اور اپنے عفو و درگزر کے
ذریعے اس پر فضل و احسان فرمائے گا۔

عمر و ابن عثمان اور اسامہ بن زید کے درمیان نزاع

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو
الحسن علي بن مالك النحوي قال: حدثنا محمد بن



القاسم الانباري قال: حدثني أبي قال: حدثنا عبد الصمد بن محمد الهاشمي قال: حدثنا الفضل بن سليمان النهدي قال: حدثنا ابن الكلبي عن شرفي القطامي عن أبيه قال: خاصم عمرو بن عثمان بن عفان اسامة بن زيد الى معاوية بن أبي سفيان مقدمه المدينة في حائط من حيطان المدينة فارتفع الكلام بينهما حتى تلاحيا فقال عمرو: تلاحيني وأنت مولاي؟ فقال اسامة: والله ما أنا بمولاك ولا يسرنى اني في نسبك، مولاي رسول الله ﷺ. فقال: ألا تسمعون بما يستقبلني به هذا العبد.

ثم انفت الى عمرو فقال له: يا ابن السوداء ما أطغاك؟ فقال: أنت أطغى مني والام تعيرني بأمي وامى والله خير من امك، وهى ام ايمن مولاة رسول الله ﷺ، يشرها رسول الله في غير موطن بالجنة، وأبى خير من أبيك زيد بن حارثة صاحب رسول الله ﷺ، وجهه ومولاه قتل شهيداً بمؤتة على طاعة الله وطاعة رسوله، وقبض رسول الله ﷺ وأنا أمير على أبيك وعلى من هو خير من أبيك على أبى بكر وعمر وأبى عبيدة وسروات المهاجرين والانصار فاني تفاخرني يا ابن عثمان. فقال عمرو: يا قوم أما تسمعون بما يجبهني به هذا العبد.

فقام مروان بن الحكم فجلس الى جنب عمرو بن عثمان فقام الحسن ابن علي رضي الله عنهما فجلس الى جنب اسامة، فقام عتبة بن أبي سفيان فجلس الى جنب عمرو، فقام عبدالله بن عباس فجلس الى جنب اسامة، فقام سعيد بن العاص فجلس الى جنب عمرو، فقام عبدالله بن جعفر فجلس الى جنب اسامة.

فلما رآهم معاوية قد صاروا فريقين من بنى هاشم وبنى امية خشى أن يعظم البلاء فقال: ان عندي من هذا الحائط لعلما. قالوا: قل بعلمك فقد رضىنا. فقال معاوية: أشهد



أن رسول الله ﷺ جعله لأسامة بن زيد، قم يا أسامة
فأقبض حائطك هنيئاً مريئاً، فقام أسامة والهاشميين
وجزوا معاوية خيراً، فأقبل عمرو بن عثمان على معاوية
فقال: لا جزاك الله عن الرحم خيراً ما زدت على أن كذبت
قولنا وفسخت حجتنا وشمت بنا عدونا. فقال معاوية:
ويحك يا عمرو اني لما رأيت هؤلاء الفتية من بني هاشم قد
اعتزلوا ذكرت أعينهم تلور الى من تحت المغافر بصفين
فكاد يختلط على عقلي، وما يؤمنني يا ابن عثمان منهم
وقد احلوا بأبيك ما احلوا، ونازعوني مهجة نفسي حتى
نجوت منهم بعد بناء عظيم وخطب جسيم، فانصرف
فنحن مخلفون لك خيراً من حائطك ان شاء الله تعالى.

شرقی اٹھائی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ عمرو بن عثمان بن عفان اور اسامہ بن زید
کے درمیان مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ وہ دونوں اپنا مقدمہ
معاویہ بن سفیان کے پاس لے کر گئے جو ان دنوں میں مدینہ میں آیا ہوا تھا۔ اس دوران میں
ان دونوں کے درمیان اتنی تلخ کلامی ہوئی کہ انھوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔
عمرو بن عثمان نے کہا: تو مجھے گالیاں دے رہا ہے جبکہ تو میرا غلام ہے؟
اسامہ نے کہا: خدا کی قسم، میں تیرا غلام ہوں اور نہ میں اپنے آپ کو تیری طرف منسوب
کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ میرے مولا و آقا رسول خدا ہیں۔

عمرو بولا: لوگو! تم سن رہے ہو کہ یہ غلام میرے مقابلے میں آ رہا ہے۔ پھر عمرو اسامہ کی
طرف متوجہ ہوا اور اس سے کہا: اے کالی عورت کے بیٹے! تمہیں کس چیز نے میرے خلاف
بھڑکایا اور اُکسایا ہے؟

اسامہ نے کہا: تو نے مجھے بھڑکایا ہے تو نے مجھے میری ماں کا طعنہ دیا ہے، حالانکہ خدا کی
قسم، میری ماں تیری ماں سے بہتر اور افضل ہے۔ میری ماں اُم ایمن رسول خدا کی کنیز ہے جس کو
رسول خدا نے بارہا جنت کی بشارت دی ہے۔ میرا باپ تیرے باپ سے بہتر اور افضل ہے۔ میرا
باپ زید بن حارث ہے جو رسول خدا کا ساتھی اور ان کا لے پالک تھا۔ نیز رسول خدا سے محبت کرتا



تھا اور آپ کا غلام تھا۔ وہ جنگِ موتہ میں خدا اور خدا کے رسول کی اطاعت میں شہید ہوا تھا اور جب رسولِ خدا کی وفات ہوئی تھی تو اس وقت (حکمِ رسول) میں تیرے باپ پر حاکم و امیر تھا اور میں ان پر بھی امیر مقرر ہوا تھا جو تیرے باپ سے بھی افضل تھے۔ جن میں ابوبکر، عمر، عبیدہ اور مہاجرین و انصار کے سردار تھے۔

اے ابنِ عثمان! تو مجھ پر فخر اور برتری ظاہر کر رہا ہے۔ عمرو نے قوم کو مخاطب کر کے کہا: اے میری قوم! کیا تم سن رہے ہو کہ یہ غلام کس طرح سختی سے میری توہین کر رہا ہے۔

مروان بن حکم کھڑا ہوا اور وہ عمرو کے پہلو میں اس کی حمایت میں بیٹھ گیا۔ ادھر سے امام حسنؑ کھڑے ہوئے اور وہ اسامہ کے پہلو میں جا کر بیٹھ گئے۔ پھر عقبہ بن ابوسفیان کھڑا ہوا اور عمرو کے پہلو میں بیٹھ گیا اور ادھر سے عبداللہ بن عباسؑ کھڑے ہوئے اور وہ اسامہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ ادھر سے سعید بن حاصؑ کھڑا ہوا اور وہ عمرو کی حمایت میں اس کے پہلو میں جا کر بیٹھ گیا۔ ادھر سے عبداللہ بن جعفرؑ کھڑے ہوئے اور وہ اسامہ کے پہلو میں جا کر بیٹھ گئے۔

جب معاویہ نے اس صورتِ حال کا مشاہدہ کیا کہ یہ فریق بن گئے ہیں۔ ایک بنو ہاشم کا فریق ہے اور دوسرا بنو امیہ کا فریق تو وہ ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی بہت بڑا فساد برپا ہو جائے۔ چنانچہ اُس نے کہا: اس باغ کے بارے میں میرے پاس ایک علم ہے میں اس کے مطابق اس کا فیصلہ کرتا ہوں۔ سب بول پڑے کہ ہاں! آپ اپنے علم کے مطابق فیصلہ کریں ہمیں منظور ہوگا۔ معاویہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اس باغ کو رسولِ خدا نے اسامہ کے لیے قرار دیا تھا۔ اے اسامہ! اٹھو اور راضی و خوشی اس باغ پر قبضہ کرو اور یہ آپ کو مبارک ہو۔ اسامہ اور ہاشمی سب کھڑے ہو گئے اور خوشی خوشی یہ کہہ رہے تھے: جزاک اللہ! خیر! اے معاویہ!

عمرو بن عثمان معاویہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: اے معاویہ! خدا تجھے اصلاً جزائے خیر نہ دے تو نے میری رشتہ داری کا بھی لحاظ نہ رکھا اور تو نے میرے دعویٰ کو جھوٹا قرار دیا ہے اور میری دلیل کو جھٹلایا ہے اور میرے مقابلے میں میرے دشمن کو خوش کیا ہے۔

معاویہ نے کہا: اے عمرو! خدا تجھے برباد کرے۔ میں نے جب ان ہاشمی نوجوانوں کو یوں اکٹھے ہوتے ہوئے دیکھا تو مجھے جنگِ صفین کی ہولناکیاں یاد آ گئیں اور وہ وحشت ناک مناظر میری آنکھوں کے سامنے آ گئے۔ قریب تھا کہ اس دہشت کی وجہ سے میری عقل زائل

ہو جاتی، میں نے اپنے آپ کو ان سے امن میں نہیں جانا۔

اے ابنِ حنن! میں نے بھی وہی جائز قرار دیا جو میرے باپ نے اُن کے لیے جائز قرار دیا تھا اور یہ میرے طلق میں میری جان نکال لینے والے تھے۔ میں نے اپنے آپ کو ان سے بچایا ہے اور خود کو ایک بہت بڑے فساد سے نکالا ہے۔ اب وہ سب چلے گئے ہیں تو ہم آپ کے لیے اس باغ سے بھی بھر باغ قرار دیں گے۔

رسولِ خدا کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو بكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أبو الحسن علي بن الحسن بن الفضال عن أبيه قال: حدثنا الحسن بن الجهم عن عبد الله بن سنان عن حمزة بن حمران عن أبي عبد الله عليه السلام قال: بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي ذات يوم مع أصحابه إذ قال لهم: على رسلكم حتى أثنى على ربي. ثم قال: ﴿اللهم لا مانع لما أعطيت ولا معطى لما منعت ولا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا هادي لمن أضللت ولا مضل لمن هديت، اللهم أنت التحليم فلا تجهل وأنت الجواد فلا تبخل وأنت العزيز فلا تستنزل وأنت المنيع فلا ترام﴾.

(بخلاف اسناد) حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ ایک دن رسولِ خدا اپنے اصحاب کے درمیان چل رہے تھے کہ آپ نے ان سے فرمایا: آہستہ چلو، تاکہ میں تمہارے سامنے اپنے رب کی ثائیان کر سکوں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے میرے اللہ! جس کو تو عطا کرے، اُسے کوئی محروم نہیں کر سکتا اور جس کو تو محروم رکھے، اس کو کوئی عطا کرنے والا نہیں ہے۔ جس کو تو آزاد چھوڑ دے، اس پر کوئی قابض نہیں ہے اور جس پر تو قابض ہے اس کو کوئی چھڑا نہیں سکتا۔ جس کو تو گمراہ کر دے، اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور جس کو تو ہدایت پانے بنا دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔

اے میرے اللہ اتو ایسا حلیم و نرم دہا دے، جس میں جہل نہیں۔ تو وہ سچی ہے، جس میں بکل نہیں اور تو وہ غالب ہے، جسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اور تو ایسا مضبوط و قوی ہے، جس کو کوئی رام نہیں کر سکتا۔

امام حسینؑ کی زیارت کا ثواب

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن علي بن رثاب عن محمد بن مسلم عن أبي عبد الله عليہ السلام قال: ما خلق الله خلقاً أكثر من الملائكة، وإنه ليتزل كل يوم سبعون ألف ملك فيأتون البيت المعمور فيطوفون به، فإذا هم طافوا به نزلوا فطافوا بالكعبة، فإذا طافوا بها أتوا قبر النبي صلى الله عليه وآله فسلموا عليه، ثم أتوا قبر أمير المؤمنين عليہ السلام فسلموا عليه، ثم أتوا قبر الحسين عليہ السلام فسلموا عليه، ثم عرجوا وينزل مثلهم أبداً إلى يوم القيامة. وقال عليہ السلام: من زار أمير المؤمنين عليہ السلام عارفاً بحقه غير متعجب ولا متكبر كتب الله له أجر مائة ألف شهيد، وغفر الله ما تقدم من ذنبه وما تأخر، ويصحب من الأمنين وهون عليه الحساب واستقبلته الملائكة، فإذا انصرف شيعته إلى منزله، فإن مرض عادوه وإن مات تبعوه بالاستغفار إلى قبره. قال: ومن زار الحسين عليہ السلام عارفاً بحقه كتب الله له ثواب ألف حجة مقبولة وألف عمرة مقبولة، وغفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر.

(بخلاف اسناد) محمد بن مسلم نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق عليہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی تعداد سے زیادہ کوئی مخلوق خلق نہیں فرمائی۔ ملائکہ سب سے زیادہ ہیں۔ ہر روز ستر ہزار ملائکہ بیت المعمور پر نازل ہوتے ہیں اور پھر اس کا

آپؐ نے فرمایا: جو شخص امام حسینؑ کی زیارت کرے گا وہ اس حالت میں ہوگا کہ وہ آپؐ کے حق کی معرفت رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ ایک ہزار حج جو قبول شدہ ہوں اور ایک ہزار عمرے جو قبول شدہ ہوں کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں تحریر فرمائے گا اور اس کے گزشتہ اور آچندہ کے تمام گناہ معاف کر دے گا (ان کے حق کی معرفت سے مراد یہ ہے کہ وہ عقیدہ و ایمان رکھتا ہو کہ یہ خدا کی طرف سے مقرر کردہ امام موصوم ہیں اور خدا کی طرف سے ان کی اطاعت واجب قرار دی گئی ہے اور ان کی مخالفت حرام ہے، مترجم)۔

سب سے پہلے مصافحہ کس نے کیا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد بن محمد بن محمد بن أبيه عن سعد بن عبدالله عن محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن محمد بن سليمان عن أبي حمزة الثمالي عن أبي جعفر



محمد بن علی علیہما السلام قال: أول اثنين تصافحا على
وجه الأرض ذوالقرنین وإبراهيم الخليل عليه السلام استقبله
إبراهيم فصافحه وأول شجرة على وجه الأرض النخلة۔

(بخلاف اسناد) ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد بن علی علیہ السلام سے نقل
کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

پہلے دو شخص جنہوں نے روئے زمین پر آپس میں مصافحہ کیا۔ وہ حضرت ذوالقرنین اور
حضرت ابراہیم علیہما السلام ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے ذوالقرنین کا استقبال کیا اور ان سے مصافحہ
فرمایا اور روئے زمین پر سب سے پہلا درخت کجور کا ہے۔

جب ملاقات کرو تو سلام کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن
أحمد بن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن سيف
بن عميرة عن عمرو بن شعمر عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام
قال: قال رسول الله ﷺ: إذا تلاقيتم فتلاقوا بالتسليم
والتصافح، وإذا تفرقتم فتفرقوا بالاستغفار۔

(بخلاف اسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے
ارشاد فرمایا: جب تم ایک دوسرے سے ملاقات کرو تو سلام کرو اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرو اور
جب تم ایک دوسرے سے جدا ہونے لگو تو ایک دوسرے کے لیے مغفرت کی دعا کیا کرو۔

اللہ تعالیٰ کا علم دو طرح کا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن محمد قال: أخبرني أبو
الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد
بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن ابن
أبي عمير عن ربعي عن الفضيل عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن
للّٰه علماً لم يعلمه الا هو، وعلماً أعلمه ملائكته وأنبياءه

ورسلہ، وما اعلمہ ملائکتہ وأنبیاءہ ورسلہ فنحن نعلمہ۔

(بخاری، اسناد) جناب فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ کا علم دو طرح کا ہے۔ ایک وہ علم ہے، جس کو وہ سوائے اس ذات کے کوئی نہیں جانتا اور یہ علم وہ کسی کو عطا نہیں کرتا (یعنی محو اثبات کا علم ہے) اور دوسرا وہ علم ہے جس کی اس نے اپنے تمام ملائکہ اور تمام انبیاء و رسل کو تعلیم دی ہے۔ اور وہ علم جو اس نے تمام ملائکہ، انبیاء اور (رسل کو عطا فرمایا ہے) ہم اہل بیت اس علم کو جانتے ہیں (یعنی اللہ نے وہ تمام علم ہمیں عطا فرمایا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد و آل محمد کا علم تمام مخلوقات کے علم سے زیادہ ہے، مترجم)۔

درود تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو بكر محمد ابن عمر الجعابي عن أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد بن أحمد بن يحيى عن اسيد بن زيد القرشي عن محمد بن مروان عن جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال رسول الله ﷺ: صلاتكم على اجابة لدعائكم وزكوٰۃ لاعمالكم۔

(بخاری، اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر تمہارا درود پڑھنا تمہارے اعمال کو قبول کروااتا ہے اور یہ درود تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے۔

علی کے شیعوں کی علامات

(رووی) ان امیر المؤمنین علیہ السلام خرج ذات ليلة من المسجد وكانت ليلة قمراء فأتى الجبانة ولحقه جماعة يقفون اثره، فوقف عليهم ثم قال: من أنتم؟ قالوا: شيعتك يا امير المؤمنين، فتفرس في وجوههم ثم قال: فما لي لا أرى عليكم سيما الشيعة. قالوا: وما سيما الشيعة يا امير



المؤمنين؟ فقال: صفر الوجوه من السهر، عمش العيون من
البكاء، حذب الظهور من القيام، خمص البطون من
الصيام، ذبل الشفاة من الدعاء، عليهم غبرة الخاشعين.
وقال ﷺ: الموت طالب ومطلوب لا يعجزه المقيم ولا
يفوته الهارب، فقدموا ولا تنكّلوا، فانه ليس عن الموت
محيص انكم ان لم تقتلوا تموتوا، والذي نفس على بيده
لا ألف ضربة بالسيف على الرأس أهون من الموت على فراش.
ومن كلام ﷺ: أيها الناس أصبحتم أغراضاً تتفضل فيكم
المنايا، وأموالكم نهب المصائب، وما طعمتم في الدنيا
من طعام فلكم فيه غصص، وما شربتموه من شراب فلكم
فيه شرق، واشهد بالله ما تنالون من الدنيا نعمة تفرحون
بها الا بفراق اخرى تكرهونها. أيها الناس انا خلقنا واياكم
للبقاء لا للفناء، ولكنكم من دار الى دار تنقلون، فتزودوا
لما أنتم صائرون اليه وخالدون فيه، والسلام.

(مخزن استاد) روایت کی گئی ہے: ایک رات امیر المومنینؑ مسجد سے باہر نکلے۔ چاندنی
رات تھی۔ آپؑ چلتے چلتے ایک صحرائی تشریف لے گئے۔ وہاں پر آپؑ نے ایک جماعت کو
دیکھا۔ آپؑ ان کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: تم کون لوگ ہو؟
انھوں نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! ہم آپؑ کے ماننے والے اور آپؑ کے شیعہ
ہیں۔ آپؑ نے ان کے چہروں کی طرف غور سے دیکھا اور فرمایا:
کیا وجہ ہے کہ میں تمہارے اندر شیعوں کی علامات کو نہیں دیکھتا؟
انھوں نے کہا: اے امیر المومنینؑ! شیعوں کی علامات کیا ہیں؟
آپؑ نے فرمایا: ان کے چہرے راتوں کو جاگنے کی وجہ سے زرد اور پیلے ہو چکے ہوتے
ہیں۔ زیادہ گریہ کرنے کی وجہ سے ان کی آنکھیں چندھیا جکی ہوتی ہیں اور عبادتِ خدا میں کھڑے
ہونے کی وجہ سے ان کی کمر جک جاتی ہے۔ روزے رکھ رکھ کر ان کے پیٹ اندر کی طرف دھنس
جاتے ہیں۔ زیادہ دعا کرنے کی وجہ سے ان کے ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں اور ڈرنے والوں جیسا



ہر وقت ان پر خوف طاری رہتا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: موت طالب بھی ہے اور مطلوب بھی۔ کوئی اس کے مقابلے میں کھڑے ہونے والا اسے عاجز نہیں کر سکتا اور اس کے مقابلے سے بھاگ جانے والا، اس سے بچ نہیں سکتا۔ آگے بڑھو، سستی نہ کرو، کیونکہ موت سے مفر نہیں ہے۔ اگر تم تلوار سے قتل نہیں کیے جاؤ گے تو بھی مر جاؤ گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تلوار کے ہزاروں ڈاروں کا میرے سر پر لگنا، میرے لیے بستر کی موت سے آسان تر ہے۔ خود آپؐ کے کلام میں بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

اے لوگو! تم سب موت کے نشانہ پر ہو اور تمہارے مال تمہارے لیے مصائب فراہم کر رہے ہیں۔ دنیا میں سے جو بھی لقمہ تم کھاؤ گے اس میں تمہارے لیے غم و اندوہ ہوگا اور اس سے پانی کا جو گھونٹ پیو گے، وہ تمہارے لیے پھن ہوگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں تم جو بھی نعمت پاؤ گے اور اس کے ملنے سے تم خوش ہو جاؤ گے تو یقیناً دوسری نعمت کے جانے سے تمہارا دل تنگ ہوگا۔

اے لوگو! میں اور تم سب ہمیشہ رہنے کے لیے خلق ہوئے ہیں، فنا ہونے کے لیے خلق نہیں کیے گئے ہیں، لیکن تمہیں ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف ضرور منتقل ہونا ہے اور تم اس دوسرے گھر کی طرف جانے والے ہو، اپنے لیے زاد راہ آمادہ کرو، کیونکہ تم نے وہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ والسلام۔

زکوٰۃ ادا کرنا اللہ کے فرائض میں سے ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد ابن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن علي بن أبي حمزة البطائني عن أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين عليهم السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: أفضل ما توسل به المتوسلون: الإيمان بالله ورسوله، والجهاد في سبيل الله، وكلمة الاخلاص فانها الفطرة، واقامة الصلاة فانها الملة، وإيتاء



الزكوة فانها من فرائض الله وصوم شهر رمضان فانه جنة
من عذاب الله، وحج البيت فانه ميقات للدين ومدحضة
للذنوب، وصلة الرحم فانه مثرة للمال ومنساة للأجل،
وصدقة السر فانها تذهب الخطيئة وتطفئ غضب الرب،
وصنائع المعروف فانها تدفع ميتة السوء وتنقى مصارع
الهوان، ألا فاصدقوا فان الله مع من صدق، وجانبوا
الكذب فان الكذب مجانب الايمان، ألا وان الصادق على
شفا منجاة وكرامة، ألا وان الكاذب على شفا مخزاة
وهلكة، ألا وقولوا خيراً تعرفوا به، واعملوا به تكونوا من
أهله، وأدوا الأمانة الى من ائتمنكم، وصلوا من قطعكم،
وعودوا بالفضل عليهم۔

(بخلف استاد) حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے نقل فرمایا
ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ وحمود نے والوں کے لیے بہترین وسیلہ اللہ اور اس
کے رسولؐ پر ایمان لاتا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ کلمۃ الاخلاص فطرت (کی آواز) ہے
اور نماز کی پابندی عین دین ہے اور زکوٰۃ کا ادا کرنا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے واجب کردہ فرائض میں
سے ہے اور ماور رمضان کے روزے عذاب کے مقابلے میں ڈھال ہیں۔ بیت اللہ کا حج یہ دین کے
لیے میقات اور گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ عزیز و اقارب کے ساتھ صلہ رحم اور حسن سلوک کرنا، مال کی
فراوانی اور درازی عمر کا موجب بنتا ہے۔ پوشیدہ طور پر صدقہ ادا کرنا، گناہوں کو ختم کرتا ہے اور اللہ
تعالیٰ کے غضب کو خفٹا کرتا ہے اور لوگوں پر احسان کرنا ذلت و رسوائی کے مواقع سے بچاتا ہے۔
اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ! حج بولو، کیونکہ اللہ حج بولنے والوں کے ساتھ ہے اور جھوٹ سے
بچو، کیونکہ جھوٹ ایمان کے مخالف سمت میں ہے۔ حج بولنے والا نجات و کرامت کے کنارے پر
کھڑا ہے اور جھوٹا بربادی و ہلاکت کے کنارے پر ہے۔ لوگوں سے اچھی گفتگو کرو تا کہ تم اچھائی
سے بچنا جانو اور خیر پر عمل کرو تا کہ تم خیر کے اہل ہو جاؤ اور جو تمہارے پاس امانت رکھے
اس کی امانت ادا کرو اور جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے صلہ رحم کرو اور اس پر فضل اور مہربانی
کرنے کے عادی بن جاؤ۔

امیر المؤمنین کے خطوط

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن محمد الكاتب قال: حدثنا الأجلح عن حبيب بن أبي ثابت عن ثعلبة ابن يزيد الحماني قال: كتب أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام إلى معاوية بن أبي سفيان: «أما بعد فإن الله تعالى أنزل إلين كتابه ولم يدعنا في شبهة، ولا عذر لمن ركب ذنباً بجهالة والتوبة مبسوطة، ولا تزر وزر أخرى، وانت ممن شرع الخلاف متمادياً في غمرة الأمل، مختلف السر والعلانية رغبة في العاجل وتكديباً بعد في الآجل، وكأنك قد تذكرت ما مضى منك فلم تجد إلى الرجوع سبيلاً».

وكتب صلوات الله عليه وآله إلى عمرو بن العاص: «من عبد الله أمير المؤمنين إلى عمرو بن العاص، أما بعد فإن الذي أعجبك مما تلويت من الدنيا ووثقت به منها متقلب عنك، فلا تطمأن إلى الدنيا فإنها غرارة، ولو اعتبرت بما مضى حذرت ما بقي وانتفعت منها بما وعظت به، ولكنك تبعته هواك واثرت به، لولا ذلك لم تؤثر على ما دعوناك إليه غيره لأننا أعظم رجاء وأولى بالحجة والسلام».

وكتب عليه السلام إلى أمراء الأجناد: «من عبد الله أمير المؤمنين إلى أصحاب المسالحي. أما بعد فإن حقاً على المولى ألا يغيره عن رعيته فضل ناله ولا مرتبة اختص بها، وإن يزيده ما قسم الله لا دنواً من عباده وعطفاً عليهم، ألا وإن لكم عندي إلا احتجبن دونكم سراً إلا في حرب ولا أطوى دونكم أمراً إلا في حكم ولا أؤخر لكم حقاً عن محله وإن تكونوا في الحق عندي سواء فالذا فعلت ذلك وجبت لي عليكم البيعة ولزمتكم الطاعة، ولا تنكصوا عن دعوة ولا تفرطوا في صلاح وإن تخوضوا الغمرات إلى



الحق، فان أنتم لم تسمعوا لى على ذلك لم يكن أحد أهون
على ممن خالفنى فيه ثم أحل بكم فيه عقوبته، ولا تجلدوا
عندى فيها رخصة، فخلوا هذا من امرائكم واعطوا من
أنفسكم هذا يصلح امركم والسلام۔

شعبہ ابن یزید الحماني نے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام
نے معاویہ ابن ابی سفیان کی طرف خط تحریر فرمایا جو یوں تھا:

اما بعد! تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر اپنی کتاب نازل فرمائی ہے اور ہمیں کسی شبہ میں
نہیں چھوڑا، اور جو چہالت و نادانی کی وجہ سے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اس پر کوئی عذر اور حرج
نہیں ہے، کیونکہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور کوئی کسی دوسرے کا یو جو نہیں اٹھائے گا۔ (اے
معاویہ!) تو ان لوگوں میں سے ہے، جنہوں نے ہمیشہ اپنی لمبی لمبی خواہشات کی وجہ سے حق کی
خالفت کی ہے اور تو علانیہ اور پوشیدہ دونوں طور پر اختلاف کرنے والا ہے اور حق کی مخالفت
میں جلد بازی کرنے والا ہے اور تو آخرت کا انکار کرنے والا ہے۔ گویا تو ان (اعمال) کو یاد کر
رہا ہے جو تو انجام دے چکا ہے کہ جن سے اب تیری واپسی کا کوئی راستہ نہیں رہا۔

آپ نے عمرو بن حاص کی طرف خط لکھ لیا: یہ خط اللہ کے بندے امیر المومنین
علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف سے عمرو بن حاص کی طرف ہے۔

اما بعد! جو چیز تو دنیا میں سے چھوڑ رہا ہے اس پر تعجب کر رہا ہے اور جو تجھ سے منہ موڑ
رہی ہے، اس پر احماد کر رہا ہے۔ دنیا پر اطمینان نہ کر کیونکہ دنیا دھوکا اور فریب ہے اور جو کچھ
گزر چکا ہے اس کو تو مد نظر رکھ رہا ہے جو باقی ہے، اس سے ڈر کر رہو اور جو تیرے لیے وعظ و
صحت کرے، اس سے قائدہ حاصل کر، لیکن تو اپنی خواہشات نفس کی اتباع کر رہا ہے اگر تیری
خواہشات نفس نہ ہوتیں تو جس کی طرف ہم تجھے بلا رہے ہیں (یعنی آخرت) اس پر کوئی چیز
موثر نہ ہو سکتی، کیونکہ ہم سب سے زیادہ اُمید کرتے ہیں اور ہماری حجت و دلیل سب سے اولیٰ
اور بہتر ہے۔ والسلام۔

آپ نے لشکر کے سرداروں کی طرف خط تحریر فرمایا: اللہ کے بندے امیر المومنین علی کی
طرف سے چھاؤنیوں کے سالاروں کے نام:

اما بعد! حاکم پر فرض ہے کہ جب برتری کو اس نے حاصل کیا ہے اور جس قارع البہائی کی

منزل پر پہنچا ہے وہ اس کے رویہ میں جو اس کا رعایا کے ساتھ ہے میں تہدیلی پیدا نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت اس کو عطا فرمائی ہے، وہ اس سے ہنگام خدا سے نزدیکی اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی میں اضافہ کا باعث ہو۔ مجھ پر تمہارا ایک حق یہ ہے کہ جنگ کی حالت کے علاوہ تم سے کوئی راز پوشیدہ نہ رکھوں اور حکم شرعی کے علاوہ دوسرے امور میں تمہارے مشوروں کو ملحوظ خاطر رکھوں اور تمہارے کسی حق کو پورا کرنے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھوں اور اسے انجام تک پہنچائے بغیر دم نہ لوں اور یہ کہ حق میں تم سب میرے نزدیک برابر ہو۔ جب میرا تمہارے ساتھ برتاؤ یہ ہو تو تم پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا اور میری اطاعت کرنا واجب ہے اور میری کسی آواز پر تمہارا قدم پیچھے نہ ہٹے۔ نیک کاموں میں کوتاہی نہ کرو اور حق تک رسائی کے لیے ہر قسم کی سختی کا مقابلہ کرو۔ اگر تم اس رویہ پر برقرار نہ رہو، تو پھر تم میں سے بے راہ ہو جانے والوں سے زیادہ کوئی میری نظر میں ذلیل نہ ہوگا۔ پھر اسے سخت سزا دوں گا اور وہ اس کے بارے میں مجھ سے کوئی رعایت نہیں پائے گا۔ تم اپنے ماتحت سرداروں سے بھی یہی عہد و پیمان لو۔ ان کے سامنے بھی ہماری طرف ایسے حقوق کی پیشکش کرو کہ جس سے اللہ تمہارے معاملات کو سلجھا دے۔ والسلام!

پادری کا دربار میں حاضر ہونا

(ویلاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن خالد قال: حدثنا العباس بن الوليد قال: حدثنا محمد بن عمرو الكندي قال: حدثنا عبد الكريم بن اسحاق الرازي قال: حدثنا محمد بن داود عن سعيد بن خالد عن اسماعيل بن أبي اويس عن عبد الرحمن بن قيس البصري قال: حدثنا زاذان عن سلمان الفارسي رحمه الله قال: لما قبض النبي ﷺ وتقلد أبوبكر الأمر قدم المدينة جماعة من النصارى يتقدمهم جاثليق له سمت ومعرفة بالكلام ووجوه وحفظ التوراة والانجيل وما فيهما، فتصدوا أبوبكر فقال له الجاثليق: انا وجدنا في الانجيل رسولا يخرج بعد عيسى وقد بلغنا خروج محمد بن عبد الله يذكر انه ذلك الرسول، ففرعنا الى ملكنا فجمع



وجوه قومنا وانفذنا في التماس الحق فيما اتصل بنا وقد
فاتنا نبيكم محمد، وفيما قرأناه من كتبنا ان الانبياء لا
يخرجون من الدنيا الا بعد اقامة اوصياء لهم يخلفونهم في
امهم يقتبس منهم الضياء فيما أشكل، فأنت أيها الامير
وصيه لنسألك عما نحتاج اليه؟

فقال عمر: هذا خليفة رسول الله ﷺ. فجثى الجاثليق
لركبتيه وقال له: خبرنا أيها الخليفة عن فضلكم علينا في
الدين فاتنا جثنا نسأل عن ذلك؟ فقال أبو بكر: نحن مؤمنون
وانتم كفار والمؤمن خير من الكافر والايمان خير من
الكفر. فقال الجاثليق: هذه دعوى تحتاج الى حجة
فخبرني أنت مؤمن عند الله أم عند نفسك؟ فقال أبو بكر: انا
مؤمن عند نفسي ولا علم لي بما عند الله. قال: فهل أنا كافر
عندك عل مثل ما أنت مؤمن أم أنا كافر عند الله؟ فقال: أنت
عندي كافر ولا علم لي بحالك عند الله. فقال الجاثليق:
فما أراك الا شاكاً في نفسك وفي ولست على يقين من دينك،
فخبرني ألك عند الله منزلة في الجنة بما أنت عليه في الدين
تعرفها؟ فقال: لى منزلة في الجنة أعرفها بالوعد ولا أعلم
هل أصل إليها أم لا. فقال: له فترجوا أن تكون لى منزلة في
الجنة؟ قال: أجل ارجو ذلك. فقال الجاثليق: فما أراك الا
راجياً لى وخائفاً على نفسك، فما فضلك على في العلم.

ثم قال له: أخبرني هل احتويت على جميع على النبي
المبعوث اليك؟ قال: لا ولكن أعلم منه ما قضى لى علمه.
قال: فكيف صرت خليفة للنبي وأنت لا تحيط علماً بما
تحتاج اليه امته من علمه، وكيف قدمك قومك على ذلك؟
فقال له عمر: كف أيها النصراني عن هذا العنت والا أبحناء دمك.
فقال الجاثليق: ما هذا عدل على من جاء مسترشداً طالباً.
فقال سلمان رضي الله عنه: فكانما ألبسنا جلاباب المذلة، فنهضت



حتى أتيت علياً عليه السلام فأخبرته الخبر، فأقبل بأبي وامى حتى
جلس والنصراني يقول: دلوني على من أسأله عما أحتاج
إليه فقال له امير المؤمنين: سل يانصراني فوالذي فلق
الحبة وبرئ النسمة لا تسألني عما مضى ولا ما يكون الا
أخبرتكم به عن النبي الهدي محمد صلى الله عليه وآله.

فقال النصراني: أسألك عما سألت عنه هذا الشيخ، خبرني
امؤمن أنت عند الله أم عند نفسك؟ فقال امير المؤمنين: أنا
مؤمن عند الله كما أنا مؤمن في عقيدتي. فقال الجاثليق:
الله اكبر هذا كلام وثيق بدينه متحقق فيه بصحة يقينه،
فخبرني الآن عن منزلتك في الجنة ما هي؟ فقال: منزلتي
مع النبي الامي في الفردوس الأعلى لا ارتاب بذلك ولا
أشك في الوعد به من ربي. فقال النصراني: فبماذا عرفت
الوعد لك بالمتزلة التي ذكرتها؟ فقال امير المؤمنين:
بالكتاب المنزل وصدق النبي المرسل. قال: فيما علمت
صدق نبيك؟ قال: بالآيات الباهرات والمعجزات البينات.

قال الجاثليق: هذا طريق الحجة لمن أراد الاحتجاج،
فخبرني، عن الله تعالى أين هو اليوم؟ فقال: يانصراني ان
الله تعالى يجلس عن اليمين ويتعالى عن المكان كان فيما لم
يزل ولا مكان وهو اليوم على ذلك لم يتغير من حال الى
حال. فقال: أجل أحسنت أيها العالم واجزت في الجواب،
فخبرني عنه تعالى أمدرك بالحواس عندك فيسلك
المسترشد في طلبه استعمال الحواس، أم كف طريق
المعرفة به ان لم يكن الامر كذلك. فقال امير المؤمنين:
تعالى الملك الجبار أن يوصف بمقدار أو تتركه الحواس
أو يقاس بالناس، والطريق الى معرفته صنایعه الباهرة
للعقول الدالة قوى الاعتبار بما هو عنده مشهود ومعقول.
قال الجاثليق: صدقت هذا والله الحق الذي قد ضل عنه



التائهون في الجهالات، فخيرني الآن عما قاله نبيكم في المسيح وانه مخلوق من أين اثبت له الخلق ونفى عنه الالهية وأوجب فيه النقص بوقد عرفت ما يعتقد فيه كثير من المتدينين فقال امير المؤمنين عليه السلام: اثبت له الخلق بالتقدير الذي لزمه والتصوير والتغير من حال الى حال، والزيادة التي لم يتفك منها والنقصان ولم أنف عنه النبوة ولا اخرجته من العصمة والكمال والتأييد، وقد جاءنا عن الله تعالى بأنه مثل آدم خلقه من تراب ثم قال له كن فيكون. فقال له الجاثليق: هذا ما يطعن فيه الآن غير ان الحجاج مما يشترك فيه الحجة على الخلق والمحجوج منهم، فبم نبت أيها العالم من الرعية الناقصة عنك؟ قال: بما اخبرتك به من علمي بما كان وما يكون.

قال الجاثليق: فهل شيئاً من ذكر ذلك اتحقق به دعواك. فقال امير المؤمنين عليه السلام: خرجت أيها النصراني من مستترك مستقراً لمن قصدت بسؤالك له مضمراً خلاف ما أظهرت من الطلب والاسترشاد، فأريت في منامك مقامي وحدثت فيه بكلامي وحذرت فيه من خلافي وامرت فيه باتباعي. قال: صدقت والله الذي بعث المسيح وما اطلع على ما اخبرتنى به الا الله تعالى وأنا أشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله وانك وصي رسول الله وأحق الناس بمقامه، وأسلم الذين كانوا معه كاسلامه وقالوا: نرجع الى صاحبنا فنخبره بما وجدنا عليه هذا الامر وتدعوه الى الحق. فقال له عمر: الحمد لله الذي هداك أيها الرجل الى الحق وهدى من معك اليه، غير انه يجب أن تعلم ان علم النبوة في أهل بيت صاحبها والأمر من بعده لمن خاطبت أولاً برضا الامة واصطلاحها عليه، وتخبر صاحبك بذلك وتدعوه الى طاعة الخليفة. فقال: قد عرفت أيها الرجل وأنا

على يقين من أمرى فيما اسبررت واعلنت، وانصرف
الناس وتقدم عمر ألا يذكر ذلك المقام من بعد وتوعد على
من ذكره بالعقاب وقال: أم والله لولا اننى اخاف ان يقول
الناس قتل مسلماً لقتلت هذا الشيخ ومن معنه، فانى اظن
انهم شياطين أرادوا الافساد على هذه الامة وإيقاع الفرقة
بينها. فقال امير المؤمنين عليه السلام لى: يا سلمان أما ترى كيف
يظهر الله الحجة لأوليائه وما يزيد بذلك قومنا عنا الا نفورا.

(بخلاف اسناد) حضرت سلمان فارسی نے روایت بیان کی ہے کہ جب رسول خدا کا اس
دنیا سے انتقال ہو گیا اور حکومت کی باگ ڈور حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھ میں لے لی تو مدینہ
میں عیسائیوں کی ایک جماعت حاضر ہوئی جن کی قیادت ایک ایسا پادری کر رہا تھا، جسے علم کلام
میں ایک (بلند) مقام حاصل تھا اور وہ تورات اور انجیل دونوں کا حافظ تھا۔ جب وہ لوگ
حضرت ابوبکر کے دربار میں حاضر ہوئے تو پادری نے حضرت ابوبکر سے کہا: ہم نے اپنی کتاب
انجیل میں دیکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک رسول مبعوث ہوگا اور ہمارے پاس یہ خبر
پہنچی ہے کہ وہ محمد بن عبد اللہ ہیں، جنہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں وحی رسول ہوں۔ ان کی
بشت کی خبر ہمارے ملک میں پھیل گئی ہے۔ ہم نے اپنی قوم کے بڑے بڑے سرداروں، عالموں
کو جمع کیا ہے اور حق کی تلاش کی خاطر یہاں حاضر ہوئے ہیں۔

افسوس یہ ہے کہ ہم آپ کے نبی کو نہیں پاسکے، لیکن جو ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے
وہ یہ ہے کہ کوئی نبی اس وقت تک اس دنیا سے نہیں گیا مگر یہ کہ اس نے اپنا جانشین وصی مقرر کیا ہے،
جو اس کی امت میں اس کا خلیفہ ہوتا ہے اور امت اس سے ہر مشکل میں رہنمائی حاصل کرتی ہے۔
اے امیر! بتائیے کیا آپ اپنے رسول کے وصی اور جانشین ہیں تاکہ ہم جو چاہتے ہیں
اور جو ہماری فرض و عاقبت ہے، اس کے بارے میں آپ سے سوال کر سکیں؟

حضرت عمر نے کہا: ہاں! یہی رسول خدا کا خلیفہ و جانشین ہے تو وہ پادری حضرت ابوبکر
کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا اور عرض کیا: اے خلیفہ! جو آپ لوگوں کو ہم پر دینی فضیلت حاصل
ہے اس کے بارے میں بیان کریں، کیونکہ ہم اس کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آئے ہیں۔
حضرت ابوبکر نے کہا: ہم مومن ہیں اور تم کافر ہو اور مومن کافروں سے بہتر و افضل



ہیں، کیونکہ ایمان کفر سے بہتر و افضل ہے۔

پادری نے کہا: حضرت یہ آپ کا دعویٰ ہے جو دلیل کا محتاج ہے آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ اللہ کے نزدیک مومن ہیں یا اپنے آپ کے نزدیک مومن ہیں؟

حضرت ابو بکر نے کہا: میں اپنے عقیدہ میں مومن ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک میری کیا حالت ہے اس کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے۔

پادری نے کہا: کیا میں آپ کے عقیدہ میں کافر ہوں جیسا کہ آپ اپنے عقیدہ میں مومن ہیں یا میں اللہ کے نزدیک کافر ہوں؟

ابو بکر نے کہا: تو میرے عقیدہ میں کافر ہے لیکن تیری اللہ کے نزدیک کیا حالت ہے اس کا مجھے علم نہیں۔

پادری نے کہا: حضرت میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنے اور میرے بارے میں شک کرنے والے ہیں اور اپنے دین میں بھی آپ یقین پر نہیں ہیں۔

پادری نے کہا: آپ مجھے یہ بتائیں آپ کے لیے جنت میں اللہ کے نزدیک جو مقام ہے آپ دین میں سے کس چیز کی وجہ سے خود کو اس مقام و منزلت کا اہل جانتے ہیں؟

حضرت ابو بکر نے کہا: میرے لیے جنت میں ایک مقام ہے اس کو خدا کے بیان کردہ وعدہ کے مطابق میں جانتا ہوں، البتہ میں اس کو پاسکوں گا یا نہیں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

پادری نے کہا: کیا آپ امید رکھتے ہیں کہ جنت میں خدا مجھے بھی مقام عطا کر دے؟

حضرت ابو بکر نے کہا: ہاں! میں اس کی امید کرتا ہوں۔

پادری نے عرض کیا: حضرت کیا بات ہے کہ آپ میرے بارے میں جنت کے مقام کی امید رکھتے ہیں، لیکن اپنے بارے میں آپ خوف زدہ ہیں یوں آپ کو میرے اوپر کیا فضیلت حاصل ہے؟

پھر پادری نے کہا: اے حضرت! جو نبی آپ لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہے اس کے سارے علم کو آپ جانتے ہیں؟

حضرت ابو بکر نے کہا: نہیں! میں صرف اتنا جانتا ہوں جو آپ نے میرے لیے بیان

فرمایا ہے۔



پادری نے کہا: عجیب ہے آپ نبی کے کیسے خلیفہ ہیں کہ جو نبی کے اس علم کے بارے میں بھی نہیں جانتے جس کی اس اُمت کو ضرورت ہے۔ میں حیران ہوں کہ آپ کی قوم نے آپ کو یہ منصب کیوں عطا کیا ہے اور کیوں سب سے مقدم کیا۔

حضرت عمر ابن خطاب بول پڑے: اے پادری! اپنی زبان بند کر، ان کی توہین نہ کر، ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔

پادری نے عرض کیا: حضرت جو بندہ آپ لوگوں کے پاس ہدایت طلب کرنے کے لیے آیا ہو اس کے ساتھ تم لوگ یہ سلوک کرو گے؟ کیا تمہارا عدل بھی ہے؟

جناب سلمان قاری بیان کرتے ہیں: جب میں نے دیکھا کہ پوری اُمت اسلامیہ ذلیل و رسوا ہو رہی ہے تو میں جلدی سے اُٹھا اور رسولؐ کے حقیقی وصی حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے سارا ماجرا بیان کر دیا۔ آپؐ مسجد میں تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور پادری سے فرمایا: کیا آپ مجھے اپنے قریب آنے کی اجازت دیتے ہیں؟

پادری نے ہاں میں جواب دیا تو امیر المومنینؓ نے فرمایا: اے نصرانی! جو تمہارا دل چاہتا ہے وہ سوال کر۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جو دانے کو پھاڑ کر نازک سا پودا نکالنے والی ہے تم پر جو کچھ گزر چکا ہے اور جو کچھ میرے بعد ہونے والا ہے، ان سب کے بارے میں سوال کر دو۔ میں اس کا جواب دوں گا اور اس کے بارے میں تجھے خبر دوں گا اور یہ سب کچھ مجھے میرے نبی حضرت محمدؐ نے تعلیم فرمایا ہے۔

اس نصرانی پادری نے عرض کیا: میں آپ سے وہی سوالات کرتا ہوں جو میں نے اس بزرگ سے کیے تھے۔ آپؐ یہ بتائیں کیا آپؐ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن ہیں یا اپنے عقیدہ میں مومن ہیں؟

امیر المومنینؓ نے فرمایا: میں اللہ کے نزدیک بھی اسی طرح صاحبِ ایمان ہوں، جیسے میں اپنے عقیدہ میں مومن ہوں۔

پادری نے کہا: اللہ اکبر، یہ کلام اپنے دین پر یقین اور وثوق کی دلیل ہے۔ اب آپؐ مجھے یہ بیان فرمائیں کہ جنت میں آپؐ کا کون سا مقام و منزلت ہے؟

آپؐ نے فرمایا: میرا مقام و منزلت نبیؐ اُمی کے ساتھ جنت الفردوس میں ہے اور اس



میں مجھے کوئی شک نہیں ہے اور نہ ہی خدا کے وعدہ میں کوئی شک ہے۔
 نصرانی نے کہا: یہ جو آپؐ نے جنت میں اپنے لیے مقام کا ذکر فرمایا ہے، اس کے
 بارے میں آپؐ کو اتنا یقین کیسے ہے؟

امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: اللہ کی نازل کردہ کتاب اور نبی و رسولؐ کے سچے وعدہ کی وجہ سے۔

پادری نے کہا: آپؐ کے پاس اپنے نبی کی سچائی اور صداقت پر کون سی دلیل ہے؟
 آپؐ نے فرمایا: اُن کے واضح و روشن معجزات اور روشن نشانیوں کے ذریعے مجھے ان کی
 سچائی کا یقین حاصل ہوا ہے۔

پادری نے کہا: ابھی اُس شخص کے لیے جو احتجاج کرنا چاہتا ہے حجت کا طریقہ نہ ہے۔
 آپؐ مجھے یہ بتائیں کہ آج خدا کہاں ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اے نصرانی! اللہ تعالیٰ اس کہاں اور مکاں سے بے نیاز ہے اور میرا ہے
 اور وہ بلند ہے، اس سے کہ وہ کسی مکان میں ہو بلکہ وہ ہمیشہ ہے اور ہر جگہ ہے، وہ ایک مکان
 سے دوسرے مکان میں نہیں جاتا، اور وہ ایک حال سے دوسرے حال میں بھی منتقل نہیں ہوتا۔

نصرانی نے کہا: اے عالم! بہت خوب! آپؐ نے مجھے جواب دینے سے عاجز کر دیا
 ہے۔ آپؐ اس کے بارے میں خبر دیں کہ آیا اس ذات کا ظاہری حواس سے ادراک کیا جاسکتا
 ہے اور اس کو تلاش کرنے والا حواس سے اس کو پا سکتا ہے؟ اور اگر اس کو حواس سے نہیں پایا
 جاسکتا تو پھر اس کی معرفت کیسے حاصل کر سکتا ہے؟

امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: وہ ایسا بادشاہ ہے جو جبار و قہار ہے، وہ اس سے بلند و بالا
 ہے کہ اس کو کسی تعداد سے متعین کیا جاسکے۔ یا اس کو ظاہری حواس سے درک کیا جاسکے، یا اس
 کو لوگوں پر قیاس کیا جائے، بلکہ اس کی معرفت کا طریقہ یہ ممنوعات ہیں جو عقول کے لیے
 واضح اور روشن دلیلیں بیان کرتی ہیں کہ وہ شہود و مقول ہے۔ یعنی وہ محل و دل سے ان اولہ کو
 درک کیا جاسکتا ہے۔

پادری نے کہا: یہ آپؐ نے سچ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی وہ حق ہے کہ جہالت اور گمراہی
 میں سرگرداں لوگ اس سے منحرف اور گمراہ ہو چکے ہیں۔ آپؐ مجھے بتائیں کہ آپؐ کے نبی اکرمؐ
 نے ہمارے مسیح مسیحؑ کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ اگر مخلوق ہے تو پھر اس کا مخلوق ہونا کیسے



ثابت ہے اور خدائی کی اس میں کیسے لگی کرتے ہیں اور اس میں کون سے فائض ثابت کرتے ہیں؟ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ اکثر لوگ اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں ان کے لیے مخلوق ہونا خدا کی قدرت سے ثابت کرتا ہوں وہ قدرت جو اس کو لازم ہے اور اس کی تصویر سے اور اس کے ایک حال سے دوسری حالت میں تبدیل ہونے سے جو اس کی مخلوق ہونے پر دلیل ہے اور زیادتی کہ جو اس سے جدا نہیں ہو سکتی اور وہ نقصان بھی اس سے جدا نہیں ہو سکتا اور اس کے باوجود نبوت کی لگی نہیں کرتا یعنی اس نے باوجود وہ نبی ہیں اور میں ان کی عصمت اور کمال اور خدائی تائید سے بھی ان کو خارج نہیں کرتا۔ یعنی یہ سب ان کے لیے ثابت ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے یہاں ان کے بارے میں آیا ہے کہ تحقیق صیٰ آدم کی محل ہے جس کو مٹی سے خلق کیا گیا ہے پھر اس کے لیے کہا: **كُنْ** ”ہو جا“، **فَيَكُونُ** ”پس وہ ہو گیا“۔

پادری نے کہا: یہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے آپ نے طعنہ زنی کی ہے، لیکن آپ کی دلیل، جو آپ نے اس کے مخلوق ہونے پر بیان کی ہے وہ نامکمل ہے اور دلیل تام دینے میں آپ ناکام رہے ہیں۔

اے عالم ایہ آپ بتائیں کہ آپ سے اس طرح کی ناقص رائے کیوں ظاہر ہوئی ہے؟

آپ نے فرمایا: میں نے جو کچھ بیان کیا ہے یہ میرے **مَا كُنَّ وَمَا يَكُونُ** کے علم میں سے ہے (یعنی جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہوگا مجھے اس کا علم ہے)۔

پادری نے کہا: ابھی آپ نے ایک ایسی چیز کا ذکر کیا ہے جو آپ کے اس دعویٰ کو ثابت کر رہی ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے پادری! تم اپنے مقام اور جگہ سے ہٹ رہے ہو اور تم اپنے سوال کے ذریعے اس کا قصد کر رہے ہو جو پوشیدہ ہے اور جو تم ہدایت اور ہدایت طلبی کا اظہار کر رہے ہو، وہ اس کے خلاف ہے کیا تم نے خواب میں میرے مقام و منزلت کو نہیں دیکھا اور میرے ساتھ گفتگو نہیں کی؟ کیا خواب میں تمہیں میری مخالفت سے نہیں ڈرایا گیا اور میری اتباع کا حکم نہیں دیا گیا؟

پادری نے کہا: مجھے قسم ہے اس اللہ کی، جس نے مسیح کو برحق نبی بنا کر مبعوث کیا ہے آپ

نے حج فرمایا ہے۔ جس خواب کے بارے میں آپؐ نے مجھے خبر دی ہے اس کے بارے میں سوائے میرے اور میرے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور آپؐ اللہ کے رسول کے برحق وحی ہیں اور اس مقام کے لیے سب لوگوں سے زیادہ آپؐ لائق اور سزاوار ہیں اور اس کے بعد جو لوگ اس کے ساتھ تھے، وہ بھی ایمان لائے اور ان سب نے کہا: اب ہم اپنی قوم کے پاس جا رہے ہیں اور ان کے سامنے سب کچھ بیان کریں گے جو ہم نے دیکھا اور سنا ہے اور ان کو بھی حق کی دعوت دیں گے۔

اس کے بعد حضرت عمرؓ نے پادری سے کہا: تمام حمد ہے اس خدا کی، جس نے تمہاری حق کی طرف ہدایت فرمائی اور جو لوگ حیرے ساتھ تھے، ان کی بھی حق کی طرف ہدایت فرمائی۔ لیکن تمہیں یہ بات جان لینی چاہیے کہ علم نبوت نبی کے اہل بیتؑ کے پاس ہے اور حکومت نبی کے بعد اس کے لیے ہے جس سے تم نے پہلے سوال کیا تھا، کیونکہ اُمت اس پر راضی ہے اور اُمت نے اس کو جنم لیا ہے۔ اب اس کے بارے میں اپنے ساتھیوں کو بھی بتاؤ اور ان کو اس خلیفہ کی اطاعت کی دعوت دو۔

پادری نے کہا: اے شخص! تو جان چکا ہے کہ میں اپنے ظاہر و باطن دونوں پر یقین رکھتا ہوں وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ آگے بڑھے اور ان کے سامنے اس کے مقام کا ذکر کیا اور اس کی مخالفت پر عتاب و سزا سے ڈرایا اور یوں کہا: خدا کی قسم، اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ یہ کہیں گے کہ مسلمان کو قتل کر دیا گیا ہے تو میں اس بوڑھے (پادری) اور اس کی جماعت کو قتل کر دیتا، کیونکہ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ شیطان کا گروہ ہے جو اس اُمت میں فساد اور تفرقہ ڈالنا چاہتا ہے۔

امیر المومنینؑ نے جناب سلمان فارسیؓ سے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے اپنے اولیاء کے لیے کیسی حجت اور دلیل کو ثابت کیا ہے اور اس سے ہماری قوم کو ہم سے سوائے دوری اور نفرت کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا (یعنی یہ بدقسمت حق کو واضح طور پر شاہد کرنے کے باوجود بھی حق سے دور ہیں)۔

یہ حدیث بن الیمان صحابی رسولؐ ہے

(روالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو



الحسن علی بن خالد قال: حدثنا أبو الحسين بن العباس بن المغيرة الجوهري قال: حدثنا أحمد بن منصور الرمادي قال: حدثنا عبدالرزاق قال: أخبرنا معمر عن قتادة عن نصر بن عاصم الليثي عن خالد بن خالد اليشكري قال: خرجت سنة فتح تستر حتى قدمت الكوفة فدخلت المسجد فإذا أنا بحلقة فيها رجل جهم من الرجال فقلت: من هذا؟ فقال القوم: اما تعرفه. قلت: لا. قالوا: هذا حذيفة بن اليمان صاحب رسول الله.

قال: فقعدت اليه فحدث القوم فقال: ان الناس كانوا يسألون رسول الله ﷺ عن الخير وكنت اسأله عن الشر، فأنكر ذلك القوم عليه فقال: سأحدثكم بما أنكرتم انه جاء أمر الاسلام فجاء أمر ليس كأمر الجاهلية لو كنت اعطيت من القرآن فقها وكانوا يجيئون فيسألون النبي فقلت أنا: يا رسول الله أيكون بعد هذا الخير شر؟ قال: نعم. قلت: فما العصمة منه. قال: السيف. قال: قلت وما بعد السيف بقية؟ قال نعم تكون امارة على اقلءاء وهنة على دخن. قال: قلت ثم ماذا؟ قال: ثم تغشو دعاة الضلالة فان رأيت يومئذ خليفة عدل فالزمه والافمت عاضاً على جذل شجرة.

(بخلاف استاد) خالد بن خالد اليشكري نے بیان کیا ہے: جس سال بصرہ فتح ہوا، میں اس سال وہاں سے نکلا اور چلتے چلتے کوفہ پہنچ گیا۔ جب میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ مسجد میں ایک شخص بیٹھا ہے، جس کے گرد لوگوں نے حلقہ بنا رکھا ہے اور وہ لوگوں پر غیض و غضب کا اظہار کر رہا ہے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا: یہ کون ہے؟ ان لوگوں نے کہا: کیا آپ اس شخص کو نہیں جانتے؟ میں نے جواب دیا: میں اسے نہیں جانتا۔ انھوں نے کہا: یہ حذیفہ بن یمان، رسول خدا کے صحابی ہیں۔

خالد بیان کرتا ہے: میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ ان لوگوں نے ہاتھ کرنا شروع کر دیں۔ جناب حذیفہ نے کہا: لوگ رسول خدا سے خیر کے بارے میں سوالات کرتے تھے اور میں

آپؐ سے شر کے بارے میں سوال کیا کرتا تھا۔ حذیفہؓ کی یہ بات لوگوں کو بُری لگی۔
 آپؐ نے فرمایا: میں عنقریب بتاتا ہوں کہ تم نے میری بات کو برا کیوں مانا، کیونکہ جب
 ہر اسلام آیا تو اسلام کا معاملہ جاہلیت کے معاملہ کی طرح تھا۔ میں قرآن پاک سے علم فقہ کو
 حاصل کرتا تھا جبکہ لوگ اس کے بارے میں رسولؐ خدا سے سوال کرتے تھے۔ پھر میں رسولؐ خدا
 کی خدمت میں عرض کرتا تھا: یا رسولؐ اللہ! اس خیر کے بعد کوئی شر بھی واقع ہوگا؟
 آپؐ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: اس شر سے کیسے محفوظ رہا جاسکتا ہے؟ آپؐ نے
 فرمایا: تکوار کے ذریعے سے۔

حذیفہؓ کہتے ہیں: میں نے آپؐ سے عرض کیا: کیا تکوار سے جہاد کے بعد بھی کوئی چیز باقی
 رہ جائے گی؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں! کمزوروں پر حکومت اور کینہ و فسادات پر مصالحت۔
 حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کیا ہوگا؟
 آپؐ نے فرمایا: اس کے بعد گمراہی کی دعوت عام ہوگی اگر ایسے ماحول میں تم غلیفہ عادل
 کو پاؤ تو اس کی اطاعت کو خود پر لازم قرار دینا، ورنہ اس حال میں تمہارا امر جانا بہتر ہوگا۔

تم پر پرہیزگاری واجب ہے

(ویلاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو
 عبد الله الحسين بن أحمد بن أبي المغيرة قال: حدثنا أبو
 أحمد حبلر بن محمد قال: حدثنا أبو عمرو محمد بن عمر
 الكشي قال: حدثنا جعفر بن أحمد عن أيوب ابن نوح بن
 دراج عن إبراهيم المخارقي قال: وصفت لأبي عبد الله
 جعفر ابن محمد عليهما السلام ديني فقلت: أشهد أن لا إله
 إلا الله وحده لا شريك له وأن محمداً ﷺ رسول الله
 وأن علياً امام عدل بعده ثم الحسن والحسين ثم علي بن
 الحسين ثم محمد بن علي ثم أنت. فقال: رحمك الله. ثم
 قال: اتقوا الله اتقوا الله اتقوا الله، عليكم بالورع وصدق
 الحديث وإداء الأمانة وعفة البطن والفرج تكونوا معنا

بالرفیق الاعلیٰ۔

(بخلاف اسناد) ابراہیم بخاری نے ذکر کیا ہے: میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اپنا عقیدہ بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد اللہ کے رسول برحق ہیں اور آپ کے بعد امام برحق اور عادل امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ ان کے بعد حسن اور ان کے بعد حسین، پھر علی بن حسین اور پھر محمد بن علی اور پھر آپ کی ذات گرامی برحق ہے۔

آپ نے فرمایا: خدا تم پر رحم کرے، پھر فرمایا: اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرتے رہو۔ پرہیزگاری تم پر واجب ہے۔ زبان کی سچائی، امانت ادا کرنا، حکم اور شرم گاہ کو حرام سے محفوظ رکھنا تم پر واجب ہے اس کے ذریعے تم قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہو گے۔

سچائی سے بہتر خود سچا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو بكر محمد بن عمر الجماعي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: أخبرنا يعقوب بن زياد وقرأه عليه قال: حدثنا اسماعيل بن محمد ابن اسحاق بن جعفر بن محمد قال: حدثني أبي عن جدی اسحاق بن جعفر عن أخيه موسى بن جعفر قال: سمعت أبي جعفر بن محمد يقول: احسن من الصديق قاتله، وخير من الخير فاعله۔

(بخلاف اسناد) حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سچائی سے بہتر بولنے والا ہے اور خیر اور نیکی سے بہتر نیک کام کرنے والا ہے۔

یہ علی میرا بھائی اور میرا وزیر ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو بكر محمد بن عمر الجماعي قال: حدثنا أبو الحسن علي بن سعيد المتقري قال: حدثنا عبد الرحمن بن محمد بن أبي هاشم قال: حدثني يحيى بن الحسين عن سعد بن

ظریف عن الاصمغ بن نباتة عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال:
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول: يامعشر المهاجرين
والانصار ألا أدلكم علي ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدى
أبدأ؟ قالوا: بلى يا رسول الله. قال: هذا علي أخى- ووزيرى
ووارثى وخليفتى امامكم فأحبوه لحبى واكرموه لكرامتى،
فان جبرئيل أمرنى أن أقول لكم ما قلت.

(بخلاف استاد) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے کہ میں نے جناب رسول خدا
سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اے مهاجرین اور انصار! تمہیں ایک ایسی چیز کے بارے
میں خبر دوں کہ اگر تم میرے بعد اس سے متمسک رہو گے تو تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ سب نے
جواب دیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! اتا ہے۔

رسول خدا نے فرمایا: یہ علی میرا بھائی ہے میرا وزیر ہے میرا وارث ہے اور میرے بعد
خليفة ہے اور تمہارا امام ہے۔ پس میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کرو میری عزت و کرامت
کی طرح اس کا احترام و اکرام کرو۔ حقیق یہ جو میں نے تم لوگوں کے سامنے کہا ہے، اس کے
بارے میں مجھے جبرئیل نے کہا ہے (یعنی وحی نازل ہوئی ہے)۔

اس پر اور اس کے دونوں بچوں پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني
أبو نصر محمد ابن الحسين المنقري قال: حدثنا علي بن
العباس قال: حدثنا الحسين بن بشر الاسدي قال: حدثنا
محمد بن علي بن سليمان قال: حدثنا حنان بن سدير
الصيرفي قال: حدثنا أبي قال: حدثني محمد بن علي بن
الحسين قال: كان النبي صلی اللہ علیہ وسلم جالساً في مسجده فجاء
علي فسلم وجلس ثم جاء الحسن بن علي فأخذه النبي
وأجلسه في حجره وضمه اليه وقبله ثم قال له اذهب
فاجلس مع أبيك، ثم جاء الحسين ففعل النبي صلی اللہ علیہ وسلم مثل
ذلك وقال له اجلس مع أبيك، اذ دخل رجل المسجد فسلم
علي النبي صلی اللہ علیہ وسلم خاصة واعرض عن علي والحسن



والحسین، فقال له النبی ﷺ: ما منعك أن تسلم علی
علی وولديه فوالذي بعثنی بالهدی ودين الحق لقد رأيت
الرحمة تنزل علیه وعلی ولديه۔

(بخلاف استاد) حنان بن سدر صیرفی نے اپنے والد اور انھوں نے حضرت امام محمد بن
علی بن حسین الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن رسول خدا ﷺ مسجد میں تشریف
فرماتے تھے تو حضرت علی علیہ السلام آئے اور سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس کے بعد حضرت حسن علیہ السلام تشریف
لائے اور سلام کیا تو نبی اکرمؐ نے ان کو اٹھایا اور اپنی آغوش میں لے لیا اور اپنے سینے سے لگا لیا
اور بوسہ لیا۔ پھر فرمایا: جاؤ اب اپنے بابا کے پاس بیٹھ جاؤ۔ اتنے میں حضرت حسین علیہ السلام بھی
آگئے تو نبی اکرمؐ نے ان کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک محبت کیا اور پھر ان سے بھی فرمایا: جاؤ! اور
اپنے بابا کے پاس بیٹھ جاؤ۔

اچانک ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔ اس نے صرف نبی اکرمؐ کو سلام کیا اور
حضرت علی، حسن اور حسین علیہم السلام کو سلام نہ کیا۔ نبی اکرمؐ نے اس سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ
تو نے علیؑ اور اس کے بچوں کو سلام نہیں کیا؟ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے ہدایت
اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ تحقیق! میں نے دیکھا ہے کہ اللہ کی رحمت اس پر اور اس
کے دونوں بچوں پر نازل ہوتی ہے۔

اللہ مومن کی نیکیوں کو زیادہ کرتا ہے

(وبالاستاد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني
أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن أبيه عن سعد بن
عبدالله عن أحمد بن محمد ابن عيسى عن يونس بن
عبد الرحمن عن الحسن بن محبوب عن أبي محمد الوائلي
عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: إذا
أحسن العبد المؤمن ضاعف الله عمله بكل حسنة سبعمائة
ضعف، وذلك قوله عز وجل: ﴿والله يضاعف لمن يشاء﴾۔

(بخلاف استاد) حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جب مومن بندہ کوئی نیکی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کی ہر نیکی کو سات سو گنا زیادہ



کرتا ہے۔ اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے:

وَاللَّهُ يَضْعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ (سورہ بقرہ، آیت ۲۶۱)

”خدا جس کے لیے چاہتا ہے اس کے لیے زیادہ کر دیتا ہے۔“

پھر کے دن کے شر سے بچنے کا طریقہ

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن علي بن عمر العطار قال: دخلت على أبي الحسن العسكري عليه السلام يوم الثلاثاء فقال: لم أرك أمس. قال: كرهت الحركة في يوم الاثنين. قال: يا علي من أحب أن يقيه الله شر يوم الاثنين فليقرأ في أول ركعة من صلاة الغداة ﴿هل أتى على الإنسان﴾ ثم قرأ أبو الحسن عليه السلام ﴿فوقاهم الله شر ذلك اليوم ولقاهم نضرة وسرورا﴾.

(مخترق استاد) علی بن عمر عطار نے ذکر کیا ہے: میں حضرت امام ابو الحسن عسکری علیہ السلام کی خدمت اقدس میں منگل کے دن حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: کیا وہ ہے کہ میں نے کل تمہیں نہیں دیکھا؟ میں نے عرض کیا: میں نے ہر کے دن سڑ کرنے کو پسند نہیں کیا تھا۔ اس لیے حاضر نہ ہو سکا۔ آپ نے فرمایا: اے علی! جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ ہر کے دن کے شر سے محفوظ رہے تو اس کو چاہیے کہ وہ نماز فجر کی پہلی رکعت میں **هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ** (سورہ دھر، آیت ۱) کو پڑھے اور اس کے بعد آپ نے تلاوت فرمائی اور اس کے بعد یہ پڑھا:

فَوَقَّاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا

”خدا ان کو اس دن کے شر سے بچالے گا اور ان کو تازگی اور خوش دلی عطا فرمائے گا۔“ (سورہ دھر، آیت ۱۱)

اے داؤد! میرے موالیوں کو میرا سلام کہنا

(روبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر ابن محمد قال: حدثني القاسم بن محمد

عن علی بن ابراہیم عن ابیہ عن جلدہ عن عبداللہ بن حماد
الاتصاری عن جمیل بن دراج عن معتب مولى ابی عبداللہ
علیہ السلام قال: سمعته يقول لداود بن سرحان یا داود
ابلغ موالی عنی السلام وانی أقول: رحم اللہ عبداً اجتمع
مع آخر فتداکرا أمرنا، فان ثالثهما ملک يستغفر لهما، وما
اجتمع اثنان علی ذکرنا الا باهى اللہ تعالیٰ بهما الملائکة،
فالذا اجتمعتم فاشتغلوا بالذكر فان فی اجتماعکم ومذاکرتکم
احیاء نا وخیر الناس من بعدنا من ذاکر بامرنا ودعا الی ذکرنا۔

(بخلاف استاد) حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے غلام مقب نے نقل کیا ہے،
وہ بیان کرتے ہیں: میں نے آپ سے سنا آپ نے داود بن سرحان سے فرمایا: اے داؤد! میرے
موالیوں کو میرا سلام کہنا۔ میں کہتا ہوں: خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جو دوسرے شخص کے ساتھ
ملتا ہے۔ پس وہ دونوں ہمارا تذکرہ اور ہماری ولایت و محبت کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جب دو شخص
مل کر ہماری محبت و ولایت کا تذکرہ کرتے ہیں تو تیسرا فرشتہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو ان دونوں کے
لیے استغفار کرتا ہے۔ اور کوئی دو شخص ہمارا ذکر نہیں کرتے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان
دونوں کی وجہ سے غر و مباحات کرتا ہے۔ جب تم اکٹھے ہوا کرو ہمارا تذکرہ کیا کرو کیونکہ تمہارے
اجتماع میں ہمارا تذکرہ ہمارے امر و ولایت و محبت کو زعمہ کرتا ہے۔ ہمارے بعد سب لوگوں میں سے اچھا
اور بکتر وہ ہے جو ہمارے امر و ولایت کا ذکر کرے اور لوگوں کو ہمارے ذکر کی طرف دعوت دے۔

اپنے علم پر عمل کرو

(وبالاستاد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا
الشریف الصالح أبو محمد الحسن بن حمزة الحسيني رحمہ اللہ
قال: أخبرنا أبو الحسن علی بن ابراہیم فی کتابہ الینا علی
ید ابی نوح الکاتب قال: حدثنا ابی عن محمد بن
اسماعیل بن بزيع عن عبيد اللہ بن عبد اللہ عن ابی عبد اللہ
جعفر ابن محمد الصادق علیہ السلام انه قال لأصحابه: اسمعوا
منی کلاماً هو خیر لکم من الذهب الموقفة، لا يتکلم
أحدکم بما لا یعنیه ولیدع کثیراً من الکلام فیما یعنیه حتی



يُجَدُّ لَهُ مَوْضِعًا، فَرُبَّ مُتَكَلِّمٍ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ جَنَى عَلَى
نَفْسِهِ بِكَلَامِهِ، وَلَا يَمَارِينَ أَحَدَكُمْ سِيفُهَا وَلَا حَلِيمٌ فَانِهِ مِنْ
مَارِي حَلِيمًا أَقْصَاهُ وَمِنْ مَارِي سِيفُهَا أَرْدَاهُ، وَادْكُرُوا أَحَاكِمَ
إِذَا خَابَ عَنْكُمْ بِأَحْسَنِ مَا تَحِبُّونَ إِنْ تَذَكَّرُوا بِهِ إِذَا غَبْتُمْ عَنْهُ،
وَاعْمَلُوا عَمَلٍ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ مَجَازًا بِالْإِحْسَانِ مَأْخُذٌ بِالْإِجْرَامِ۔

(بخلاف استاد) حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے
اپنے اصحاب سے فرمایا: میری گفتگو کو غور سے سنو، یہ تمہارے لیے بہت زیادہ عبادت سے افضل
ہے۔ تم میں سے کوئی بھی بے قاعدہ گفتگو نہ کرے اور تم کو چاہیے کہ قاعدہ مند گفتگو کو بھی ترک
کردو، یہاں تک کہ اس گفتگو کا کوئی عمل ہو (یعنی بے موقع گفتگو نہ کرو اور جب موقع عمل ہو تو
اس وقت گفتگو کرو)۔ بعض اوقات بے موقع گفتگو کرنے والے کے لیے خود اس کی گفتگو وبال
جان بن جاتی ہے اور نہ ہی تم میں سے کوئی علیم شمار ہونا شروع ہو جائے اور نہ ہی بے وقوف،
کیونکہ جو علیم شمار ہونا شروع ہو جائے گا اس کو ذور ہٹا دیا جائے گا اور جو بے وقوف شمار ہو اس کو
گرا دیا جائے گا۔ اپنے بھائی کی غیبت کے وقت اس کو اس طرح یاد کرو کہ جس طرح اپنی غیبت
کے وقت تم پسند کرتے ہو کہ کوئی اچھے انداز میں یاد کرے اور جو جانتے ہو، اس کے مطابق عمل
کرو، کیونکہ جو نیکی کرو گے، اس کی جزا تمہیں دی جائے گی اور جو جرم کرو گے اس پر تمہارا
مواخذہ کیا جائے گا۔

مثنیٰ سردار ہیں

(روایا لاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
الشریف الصالح أبو عبد الله محمد بن محمد بن طاهر
الموسوي رحمہ اللہ قال: أخبرني أبو العباس أحمد بن محمد بن
سعيد الهمداني قال: حدثنا أبو الحسن يحيى بن الحسن
بن جعفر بن عبيد الله بن الحسن بن علي بن الحسين بن
علي ابن أبي طالب علیہ السلام قال: حدثني اسحاق بن موسى عن
أبيه عن جده عن محمد بن علي عن علي بن الحسين عن
الحسين بن علي عن أمير المؤمنين علیہ السلام قال: قال رسول الله



صلی اللہ علیہ وآلہ: المتقون سادۃ، والفقہاء قادۃ،
والجلوس الیہم عبادۃ۔

(بخاری استاد) امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب ؑ نے حضرت رسولؐ
خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: متقی لوگ سردار ہیں اور فقہاء کا مکین ہیں اور ان کے
پاس بیٹھنا عبادت ہے۔

دنیا وہ چیز ہے جس کو قرار نہیں ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني
الشریف أبو عبد الله محمد بن محمد بن طاهر قال: أخبرني
أبو العباس أحمد بن محمد ابن سعيد قال: حدثنا أبو علي
محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن موسى ابن جعفر بن
محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب عليهم
السلام قال: حدثني الحسن بن موسى عن أبيه عن جده عن
أبيه علي بن الحسين عن الحسين بن علي عن أمير
المؤمنين علي بن أبي طالب ؑ قال: قال رسول الله صلى
الله عليه وآله: الدنيا دول فما كان لك منها أتاك على
ضعفك وما كان عليك لم تدفعه بقوتك، ومن انقطع رجاء
مافات استراح بدينه، ومن رضى بما رزقه الله قوت عينه۔

(بخاری استاد) امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب ؑ نے رسولؐ خدا سے نقل
فرمایا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: دنیا ایک ایسی چیز ہے جس کو قرار نہیں ہے، وہ بدل بدل کر
سامنے آتی ہے۔ اس میں سے جو تیرے مقدور میں ہے، وہ تجھے ضرور ملے گا، خواہ تو کمزور ہی
کیوں نہ ہو اور جو تیرے خلاف ہے اس کو تو اپنے سے دُور نہیں کر سکتا، خواہ تو قوی اور طاقت ور
ہی کیوں نہ ہو۔ جو شخص ضائع شدہ چیز سے ناامید ہو جائے، وہ راحت میں رہتا ہے اور جو خدا
کے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کرتا ہے، اس کی آنکھوں کو راحت اور شغذک نصیب ہوتی ہے۔

رسولؐ خدا نے علیؑ کے حق میں فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني

الشریف الفقیہ ابو ابراہیم محمد بن أحمد بن محمد بن الحسين بن اسحاق بن جعفر الصادق قال: حدثنا أبو اسامة عبيد الله بن أبي قتادة الحراني قال: حدثنا أبو عروبة قال: حدثنا محمد بن المثنى عن المعتمر بن سليمان عن أبيه عن أبي مجاز عن عبد الله بن مسعود قال: رأيت رسول الله ﷺ وكفه في كف علي بن أبي طالب وهو يقلبه. فقلت: يا رسول الله ما منزلة علي منك؟ فقال صلوات الله عليه: كمنزلة مني الله.

(بخلاف اسناد) عبد الله بن مسعود نے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول خدا کا ہاتھ علی کے ہاتھ میں تھا اور آپ رسول خدا کے ہاتھ کا بوسہ لے رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ علی کو آپ کے حضور کیا منزلت اور مقام حاصل ہے؟ آپ نے فرمایا: جو منزلت و مقام مجھے اللہ کے حضور حاصل ہے، وہی علی کو میرے ساتھ حاصل ہے۔

امر خلافت بنو تمیم اور عدی میں کیسے چلا گیا؟

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثنا أبو الحسن حل بن حاتم عن الحسن ابن عبد الله عن الحسن بن موسى عن عبد الرحمن بن أبي نجران ومحمد بن عمر بن يزيد جميعاً عن حماد بن عيسى عن ربعي عن الفضيل بن يسار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام لمن كان الأمر حين قبض رسول الله؟ قال: لنا أهل البيت. فقلت: فكيف صار في تميم او عدی؟ قال: انك سألت فافهم الجواب، ان الله تعالى لما كتب ان يفسد في الأرض وتنكح الفروج الحرام ويحكم بغير ما انزل الله خلا بين أعدائنا وبين مرادهم من الدنيا حتى دفعونا عن حقنا وجرى الظلم على أيديهم دوننا.

(بخلاف اسناد) فضیل بن یاز سے روایت نقل ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: اے فرزند رسول! جب



رسول خدا اس دنیا سے گئے تو اس وقت امر خلافت کن لوگوں کا حق تھا؟ آپ نے فرمایا: یہ حق ہم اہل بیت کا تھا۔

میں نے عرض کیا: اگر یہ آپ اہل بیت کا حق تھا تو پھر تمیم اور ہدی کے قبیلہ میں کیسے چلا گیا؟

آپ نے فرمایا: تم نے سوال کیا ہے تو اب اس کے جواب کو بھی سمجھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ زمین پر فساد ہوگا اور لوگوں میں زنا عام ہو جائے گا اور اللہ کی طرف سے نازل شدہ (دین) کے خلاف حکم کیا جائے گا تو اللہ نے ہمارے دشمنوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے اور دنیاوی مرادیں پاتے ہیں حتیٰ کہ انھوں نے ہمارے حق کو غضب کیا اور ہمارے اوپر ظلم کیا (یعنی اس ظلم سے انھوں نے ہمارے حق کو غضب کیا ہے)۔

جو کسی کو گمراہ کرے گویا اس نے اُسے قتل کر دیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: أنزل الله عز وجل ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ قال: مَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ ضَلَالٍ إِلَى الْهُدَى فَقَدْ أَحْيَاهَا، وَمَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ هُدًى إِلَى ضَلَالٍ فَقَدْ قَتَلَهَا.

(بخلاف اسناد) صحاح نے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر

صادق علیہ السلام سے خدا اور حال کے اس فرمان کی تفسیر پوچھی:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا
”جو بغیر قتل کے کسی دشمن کو قتل کرے یا زمین میں فساد کی خاطر قتل کرے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جس نے ایک شخص



کو زندہ رکھا یعنی بچایا گویا اس نے تمام انسانیت کو بچایا اور زندہ رکھا۔" (سورہ مائدہ، آیت ۳۲)

آپؐ نے فرمایا: جس نے ایک انسان کو گمراہی سے نکال کر ہدایت میں داخل کیا گویا اس نے اس کو زندہ کیا اور جس نے کسی کو ہدایت سے نکال کر گمراہی میں داخل کیا تو خدا کی قسم اس نے اس کو قتل کیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو جن لیا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثني أبي ومحمد بن الحسن عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن كليب بن معاوية الصيداوي قال: قال: أبو عبدالله جعفر بن محمد قال: حدثني أبي ومحمد بن الحسن عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن كليب بن معاوية الصيداوي قال: قال أبو عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: ما يمنعكم إذا كلمكم الناس أن تقولوا لهم ذهبتا من حيث ذهب الله واخترنا من حيث اختار الله، إن الله سبحانه اختار محمداً واخترنا آل محمد، فنحن متمسكون بالخيرة من الله عز وجل۔

(بخلاف استاد) حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے، آپؐ نے فرمایا: جب تم لوگوں سے باتیں کرتے ہو تو کس چیز نے تمہیں منع کیا ہے کہ تم لوگوں سے کہو ہم اس راستہ پر چلتے ہیں، جن پر ہمیں اللہ چلاتا ہے اور ہم اس کو اختیار کرتے ہیں، جس کو اللہ نے اختیار کیا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو چنا ہے اور ہم آل محمدؐ کو چنا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف جو خیر ہے اس سے تمسک کرنے والے ہیں۔

جس کا میں مولا ہوں اس کا میں مولا ہے

(ویلا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثني أبو الحسن علي بن أحمد القلاتي المراهي قال: حدثنا عبد الله بن محمد قال: حدثنا عبد الرحمن بن الصالح قال: حدثنا موسى بن عثمان الخضرمي عن أبي اسحاق السبيعي عن زيد بن أرقم قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ان الصدقة لا تحل لي ولا لأهل بيتي، لعن الله من ادعى الى غير أبيه، لعن الله من تولى الى غير مواليه، الولد لصاحب الفرائس وللعاشر الحجر، وليس لوارث وصيته، ألا وقد سمعتم مني ورأيتموني، ألا من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار، ألا واني فرط لكم على الحوض ومكائركم بالأمم يوم القيامة فلا تسودوا وجهي، ألا لاستغفركم من النار وليستغفركم من يدي أقوام، ان الله مولاي وأنا مولى كل مؤمن ومؤمنة، ألا فمن كنت مولا فلهذا علي مولا۔

(بخلاف استاد) زید بن ارقم نے روایت کی ہے: میں نے رسول خدا سے ضرر غم کے مقام پر سنا آپ نے فرمایا: تحقیق صدقہ میرے لیے اور میرے اہل بیت کے لیے حرام ہے۔ خدا لعنت کرے اس شخص پر، جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے اور خدا لعنت کرے اس شخص پر، جو اپنے والد کے دشمنوں کے ساتھ محبت اور دوستی رکھے۔ (ممکن ہے اس سے مراد یہ ہو جو علیؑ اور نبیؐ کے دشمن کے ساتھ محبت اور دوستی رکھے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ میں اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں تو اگر کوئی شخص ان کے دشمنوں کے ساتھ محبت کرے گا تو اس لعنت کا مستحق قرار پائے گا)۔ بچہ اس کا ہوگا جس کا فرش ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ (یہ ایک شرعی مسئلہ ہے کہ اگر کوئی شخص شوہر دار عورت سے زنا کرے اور وہ حاملہ ہو جائے تو وہ بچہ اسی شخص کا ہوگا جس کی وہ بیوی ہے نہ کہ اس زانی کا اور اس کو سوائے جہنم کے پتھروں کے طراب کے کچھ حاصل نہ ہوگا)۔ وارث کے لیے کوئی مصیبت نہیں ہوتی (یعنی وصیت ہمیشہ غیر وارث کے لیے ہوتی ہے، کیونکہ وارث کو تو خود بخود سب کچھ



مل جاتا ہے لہذا اس کے لیے وصیت کی ضرورت نہیں ہے)۔ آگاہ ہو جاؤ! جو کچھ مجھ سے سن رہے ہو (وہی بیان کرنا) اور جو کچھ مجھ سے دیکھ رہے ہو وہی نقل کرنا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو شخص جان بوجھ کر اور عمدا میری طرف جھوٹ کی نسبت دے گا (یعنی جو میں نے بیان نہیں کیا اس کو میرے حوالے سے نقل کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کا ٹھکانہ جہنم قرار دے گا (یعنی اس کو دوزخ میں داخل کرے گا)۔ آگاہ ہو جاؤ! میں قیامت کے دن حوض کوثر پر تمہارا خوشی کے ساتھ انتظار کروں گا اور میں تمہاری وجہ سے گزشتہ آسمانوں پر فخر و مباہات کروں گا لیکن تم مجھے شرمسار نہ کرنا۔ میں ضرور تم لوگوں کو جہنم کی آگ سے نجات دلاؤں گا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن اور مومنہ کا مولا ہوں اور جس جس کا میں مولا ہوں اُس اُس کا علی مولا ہے۔

موسیٰؑ اور ہارونؑ جیسی منزلت

(روایا استاد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشريف الفاضل أبو محمد الحسن بن محمد بن يحيى قال: حدثنا جدی أبو الحسن يحيى بن الحسن قال: حدثنا يحيى بن احمد بن أبي بكر الزهري أبو مصعب قال: حدثنا يوسف بن الماجشون عن محمد بن المنكدر قال: سمعت سعيد بن المسيب يقول: سألت سعد بن أبي وقاص اسمعت من رسول الله يقول لعلی أنت منی بمنزلة هارون من موسى ألا انه ليس منی نبي؟ قال: نعم۔ فقلت: أنت سمعته؟ قال: فادخل اصبعه فی اذنيه وقال: نعم والا فامسكتا۔

(مخفف استاد) محمد بن منکدر نے روایت بیان کی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا ہے وہ بیان کرتا ہے: میں نے سعد بن ابی وقاص سے سوال کیا: کیا تو نے حضرت رسول خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے علیؑ کے لیے فرمایا: اے علیؑ! آپؐ کو میرے ساتھ وہی منزلت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی اور نبی نہیں ہو سکتا۔ آپؐ میرے بعد نبی نہیں ہیں (یعنی آپؐ میرے ساتھ منصب نبوت و رسالت میں شریک نہیں اس کے علاوہ تمام فضائل و کمالات میں میرے ساتھ شریک ہیں)۔

سعد نے کہا: ہاں! میں نے یہ سنا ہے۔



پھر میں نے کہا: کیا واقعی تو نے نبی اکرمؐ سے سنا ہے؟
 سحر نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھیں اور کہا: ہاں! لیکن پھر وہ دونوں اس
 کے بعد خاموش ہو گئے۔

رسولؐ خدا سے حوض کے بارے میں سوال

(ویالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني
 أبو الحسن علي بن محمد الكاتب قال: أخبرني الحسن بن
 علي الزعفراني عن إبراهيم ابن محمد الثقفي قال: حدثنا
 أبو جعفر السعدي قال: حدثنا يحيى بن عبد الحميد
 الجماني قال: حدثنا قيس بن الربيع قال: حدثنا سعد بن
 ظريف عن الأصمغ بن نباتة عن أبي أيوب الأنصاري أن
 رسول الله ﷺ سئل عن الحوض فقال: أما إذا
 سألتهموني عنه فأخبركم، إن الحوض أكرمني الله به
 وفضلني على من كان قبلي من الأنبياء، وهو ما بين أيلة
 وصنعاء فيه من الآتية عدد نجوم السماء، يسيل فيه
 خليجان من الماء ماؤه أشد بياضاً من اللبن وأحلى من
 العسل، حصاه الزمرد والياقوت بطحاؤه مسك اذفر شرط
 مشروط من ربي لا يورده أحد من أمتي إلا النقية قلوبهم
 الصحيحة نياتهم المسلمون للوصي من بعدى الذين
 يعطون ما عليهم في يسرو ولا يأخذون ما عليهم في عسر،
 يلود عنه يوم القيامة من ليس من شيعته كما يلود الرجل
 البعير الأجر من أبله من شرب منه لم يظماً أبداً۔

(مختصر استاد) ابو ایوب انصاری سے روایت ہے: آپؐ نے نقل کیا ہے کہ رسولؐ
 خدا سے حوض کوثر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: اب اگر تم لوگوں نے
 حوض کے بارے میں سوال کر ہی لیا ہے تو پھر اس کا جواب بھی سنو۔ میں تم لوگوں کو بتاتا ہوں کہ
 یہ حوض کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: حوض وہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے عزت و کرامت

حطا فرمائی ہے اور مجھے گزشتہ تمام انبیاء و رسل پر فضیلت عطا فرمائی۔ اس کی نہر کی چوڑائی اس قدر ہے جس قدر ایلہ اور منعا دونوں مقامات کے درمیان فاصلہ ہے اور اس حوض پر آسمان کے ستاروں کے برابر پیالے ہوں گے اور اس میں پانی جاری ہوگا اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا اور اس کی تہ میں کنگریاں، زمرہ اور یاقوت ہوں گی اور اس کی تہ کی ریت کستوری ہوگی اور اس سے زیادہ خوشبو والی ہوگی اور کے لیے میرے پروردگار کی طرف سے شرط کے ساتھ مشروط ہوگی اور میری اُمت میں سے کوئی شخص اس حوض پر وارد نہیں ہوگا مگر وہ کہ جن کا دل پاک اور نیت صاف ہوگی اور میرے بعد میرے وصی (برحق) پر ایمان رکھنے والے ہوں گے اور جن کے لیے آسان ہوگا، اس کو عطا کرنے والے ہوں گے اور جو ان کے لیے مشکل ہوگا، اس کو اخذ نہیں کرتے ہوں گے۔ جو لوگ شیعہ نہیں ہوں گے، ان کو قیامت کے دن حوض سے اس طرح دُور کیا جائے گا جس طرح ایک انسان اجنبی اونٹ کو اپنے اونٹوں سے اس وقت دُور کرتا ہے جب وہ ان کو پانی پلاتا چاہتا ہے اور وہ کبھی حوض سے سیراب نہیں ہوں گے۔

پانچ واجب نمازوں کے بارے میں سوال ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن الصفار عن يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن عاصد الاحمسي قال: دخلت على سیدی أبي عبد الله عليه السلام فقلت: السلام عليك يا بن رسول الله. فقال: وعليك السلام، والله انا لولله وما نحن بنو قرابتة. ثم قال لي: يا عاصد اذا لقيت الله عز وجل بالصلوات الخمس المفروضات لم يسألك الله عما سوى ذلك. قال: فقال له اصحابنا أي شيء كانت مسألتان حتى اجابك بهذا؟ قال: ما بدأت بسؤال ولكني رجل لا يمكنني قيام الليل وكنت خائفاً ان اوخذ بذلك فأهلك، فابتدأني عليه السلام بجواب ما كنت أريد أن أسأله عنه.

(بخلاف استاد) عاصد اُسی سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے مولا و آقا



اپنے سردار ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: فرزند رسول! آپ پر سلام ہو۔ آپ نے جواب میں فرمایا: علیک السلام اور آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! ہم اللہ کی اولاد ہیں اور نہ ہی ہماری اللہ سے کوئی رشتہ داری ہے۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: اسے عائدہ! جب تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو تجھ سے پانچ واجب نمازوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا ان کے علاوہ کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر نماز قبول ہوگئی تو سب کچھ قبول ہو جائے گا اور اس کے بارے میں ہی اگر تم نے حدیث میں فرمایا۔ اگر نماز قبول ہوگئی تو سب اعمال قبول ہو جائیں گے اور اگر نماز رد کر دی گئی تو سب کچھ رد کر دیا جائے گا)۔

راوی کہتا ہے: ہمارے ساتھیوں نے عائدہ سے کہا: وہ کون سے دو سوال تھے جو تولد کیے جن کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ اس نے کہا: میں نے کوئی سوال نہیں کیا تھا لیکن میں ایک ایسا شخص ہوں کہ جو نماز شب پر قدرت نہیں رکھتا تھا اور اس کے بارے میں اکثر خوف زدہ رہتا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ نماز شب کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤں۔ پس امام نے خود ہی ابتدا فرمائی اور جو میں سوال کرنا چاہتا تھا، اس کا جواب ارشاد فرمادیا۔

امام رضاؑ نے فرمایا

(روایا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم عبد الله بن علي الموصلي قال: أخبرني أبو الحسن علي بن حاتم القزويني قال: حدثنا أحمد بن محمد الموصلي العاصمي قال: أخبرنا علي بن الحسين عن العباس بن علي الشامي قال: سمعت الرضا علي بن موسى عليه السلام يقول: كلما أحدث العباد من الذنوب ما لم يكونوا يعلمون أحدث لهم من البلاء ما لم يكونوا يعرفون۔

(مخفف اسناد) عباس بن علی شامی سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات بندے ایسے گناہ سے دوچار ہو جاتے ہیں جن کو انہوں نے انجام نہیں دیا ہوتا اور بعض ایسی بلاؤں اور

مصیبتوں سے ان کا سامنا ہوتا ہے جن کو وہ جاننے تک نہیں ہوتے۔

قیامت کے دن تم میں سے زیادہ میرے قریب کون ہوگا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثني أبي عن سعد بن عبدالله عن أحمد ابن محمد بن عيسى عن بكر بن صالح عن الحسن بن علي عن عبدالله بن ابراهيم عن الحسن بن زيد عن جعفر بن محمد عليه السلام عن أبيه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ: أقریکم غداً منی فی الموقف أصدقکم للحديث، وأداکم للامانة، وأوفاکم بالعهد، وأحسنکم خلقاً، وأقریکم من الناس۔

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے سے رسول خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم سب میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جو تم میں بات کا زیادہ سچا، امانت کا ادا کرنے والا، وعدہ زیادہ پورا کرنے والا اور اخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہوگا اور لوگوں کے زیادہ قریب رہنے والا ہوگا۔

چار کے پہلو میں چار چیزیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثنا محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم ابن هاشم عن محمد بن عيسى عن يونس بن عبد الرحمن عن محمد بن زياد عن رفاعه بن موسى قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد عليه السلام يقول: أربع في التوراة والى جنبهن أربع: من أصبح على الدنيا حزينا فقد أصبح على ربه ساعطاً، ومن أصبح يشكو مصيبة نزلت به فانما يشكو ربه، ومن أتى غنياً فتضعضع له ليصيب من دنياه ذهب ثلثا دينه، ومن دخل النار ممن قرأ القرآن فانما هو ممن كان يتخذ آيات



اللہ ہزوا۔ والاربع التي الى جنبهن: كما تدین تلدان، ومن
ملك استأثر، ومن لم يستشر قدم، والفقر هو الموت الاكبر۔

(بخلاف اسناد) رقاہ بن موسیٰ سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت ابو
عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رات میں چار ایسی چیزیں ہیں جن
کے پہلو میں بھی چار چیزیں ہیں:

❶ جو شخص اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ دنیا کے بارے میں غم زدہ ہے تو وہ اپنے رب پر
ناراض ہے۔

❷ جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ وہ مصیبت کا شکار ہے جو اس پر نازل ہوئی ہے تو
گو یا وہ اپنے رب کا شکار ہے۔

❸ جو شخص کسی غنی اور امیر کے پاس آتا ہے تاکہ اس سے دنیا کی کوئی چیز حاصل کرے تو اس کا
دو تہائی ایمان چلا گیا۔

❹ وہ بندہ جہنم میں داخل ہوگا جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے، جب کہ وہ قرآن کا مذاق اڑانے
والا ہے (یعنی تلاوت کرتا ہے عمل نہیں کرتا)۔

جو کاہلی قرآن میں داخل ہوگا تو گو یا وہ ان میں سے پہلے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑاتے
ہوں گے۔

اور وہ چار چیز جو ان کے پہلو میں ہیں وہ یہ ہیں:

❶ جیسا کہ دے، ویسا ہی بھرو گے ❶ جو مالک ہوگا، وہ متاثر ہوگا ❷ جو شخص شریعت

نہیں، وہ مقدم ہے اور ❸ فقر و ناداری سب سے بڑی موت ہے۔

حمیری کے دو شعر

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
أبو عبد الله محمد بن عمران المرزبانی قال: وجدت بخط
محمد بن القاسم بن مہرویہ قال: حدثني الحميدوني الشاعر
قال: سمعت الرياشي ينشد للسيد بن محمد الحميري:

ان امرأاً خصمه أبو حسن
لعازب الرأي داحض الحجج

لا يقبل الله منه معذرة
ولا يلقيه حجة الفلج
(بخلف استاد) حمدونی شاعر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ریاشی سے سنا، اس نے سید
بن محمد حیرری کے لیے دو شعر پڑھے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے۔

ان امرأ خصمه أبو حسن
لعازب الرأي داحض الحجج
”تحقیق! جس شخص کا مد مقابل ابو حسن ہوگا، ضرور اس کی رائے حق
سے دور اور اس کی تمام دلیلیں بالکل باطل ہوں گی۔“

لا يقبل الله منه معذرة
ولا يلقيه حجة الفلج
”ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ کوئی عذر قبول نہیں کرے گا اور اس کی کامیابی
کی کوئی دلیل اس کو القائیں نہیں کرے گی۔“

علی نے تلوار کیوں نہ اٹھائی؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني
مظفر بن محمد قال: حدثنا أبو بكر محمد بن أبي الثلج
قال: حدثنا أحمد بن موسى الهاشمي قال: حدثنا حماد
الشباشي قال: حدثنا الحسن بن الراشد البصري قال:
حدثنا علي بن الحسن الميثمي عن ربعي عن زرارَةَ قال:
قلت لأبي عبد الله عليه السلام: ما منع أمير المؤمنين عليه السلام أن يدعو
الناس إلى نفسه ويجرد في علوه سيفه؟ فقال: تخوف أن
يرتدوا ولا يشهدوا أن محمداً رسول الله.

(بخلف استاد) جناب زرارہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت
ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مقدس میں عرض کیا: وہ کیا وجہ تھی جس کی بنا پر امیر
المؤمنین نے لوگوں کو اپنی طرف دعوت نہیں دی اور اپنے دشمن کے مقابلے میں تلوار نہیں اٹھائی؟
آپ نے فرمایا: اس خوف سے کہ کہیں لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور محمد رسول اللہ کی گواہی دینے

سے (بھی) انکار کر دیں۔

اس نے خدا اور اس کے رسولؐ پر جھوٹ بولا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو حفص عمر بن محمد الزيات قال: حدثنا أبو الحسن علي بن العباس قال: حدثنا أحمد بن منصور الرمادي قال: حدثنا عبد الرزاق قال: حدثنا ابن عيينه قال: حدثنا عمار الدهني قال: سمعت أبا العفيل يقول: جاء المسيب بن نجبة إلى أمير المؤمنين عليه السلام متلبياً بعبد الله بن سبأ فقال له أمير المؤمنين عليه السلام: ما شأنك؟ فقال: يكذب على الله وعلى رسوله. فقال: ما يقول؟ قال: فلم اسمع مقالة المسيب وسمعت أمير المؤمنين يقول: ههيات ههيات الغضب ولكن يأتيكم ركب الد عليه يشد حقوها بوضيئها لم يقض تفثاً من حج ولا عمرة فيقتلونه يريد بذلك الحسين بن علي عليهما السلام.

(مخفف اسناد) عمار دہنی نے روایت کی ہے: میں نے ابوالطفیل سے سنا ہے، وہ بیان کرتا ہے: مسیب بن نجیبہ امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور وہ اس حالت میں تھا کہ اس نے عبد اللہ بن سبا کے گریبان کو پکڑا ہوا تھا۔ حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا: اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر جھوٹ بولا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس نے کیا کہا ہے؟ وہ بیان کرتا ہے: میں نے مسیب کی گفتگو کو نہیں سنا، البتہ امیر المؤمنین سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: دُور ہو جاؤ، دُور ہو جاؤ اور اس سے غصہ ترک کر دو لیکن تمہارے پاس ایک ایسا سوار آئے گا جس کے کھوے سخت ہو چکے ہوں گے اور حج اور عمرہ کی گرد اس کے جسم سے ختم نہیں ہوئی ہوگی۔

تم اس کو بھی قتل کر دو گے۔ اس گفتگو سے مراد حسین ابن علیؑ تھے (یعنی کہ حسین ابن علیؑ کو بھی قتل کر دو گے)۔

ایمان کا کمال چار چیزوں سے ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثني أبي عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد ابن عيسى عن علي بن الحكم عن أبي سعيد القمطاط عن المفضل بن عمر قال: سمعت أبا عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لا يكمل إيمان العبد حتى يكون فيه خصال أربع: يحسن خلقه، وتسخو نفسه، ويمسك الفضل من قوله، ويخرج الفضل من ماله.

(بحرف استاد) مفضل بن عمر نے روایت بیان کی ہے: میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ اس میں چار خصوصیتیں پائی جائیں:

- ① اس کا اخلاق اچھا ہو
- ② وہ اپنے نفس کو حقیر قرار دے
- ③ زبان سے فضل کو ترک کرے یعنی وہ زبان کا سچا ہو اور اپنے مال سے بھی فضل کا لٹا ہو
- یعنی اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہو۔



نوان باب

لبی آرزوئیں آخرت کو فراموش کر دیتی ہیں

(أخبرنا) الشيخ الأجل المفيد أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن ابن علي الطوسي رحمته بمشهد مولانا أمير المؤمنين علي بن أبي طالب صلوات الله عليه في جمادى الأولى سنة تسع وخمس مائة قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه في صفر سنة ست وخمسين وأربع مائة قال: أخبرنا الشيخ السعيد أبو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان رحمته قال: أخبرنا أبو حفص عمر بن محمد الصيرفي قال: حدثنا محمد بن مخلد بن حفص قال: حدثنا محمد بن الوليد قال: حدثنا غندر بن محمد قال: حدثنا سعيد عن سلمة بن كهيل عن أبي الطفيل قال: قال أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام في خطبة له: إن أخوف ما أخاف عليكم طول الأمل واتباع الهوى، فأما طول الأمل فينسى الآخرة، وأما اتباع الهوى فيفضل عن الحق ألا وإن الدنيا قد تولت مدبرة وإن الآخرة قد أقبلت مقبلة، ولكل واحدة منهما بنون فكونوا من أبناء الآخرة ولا تكونوا من أبناء الدنيا، فإن اليوم عمل ولا حساب وغداً حساب ولا عمل.

(بمخفف اسناد) ابوالطفیل سے روایت ہے: انھوں نے امیر المؤمنین علی ابن ابی

طالب عليه السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

تمھاری لبی لبی آرزوئیں اور خواہشات آخرت کو فراموش کر دیتی ہیں اور خواہشات نفس کی اتباع حق سے گمراہ کر دیتی ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! دنیا تمھارے پیچھے رہ جانے والی ہے اور



آخرت تمہارے سامنے ہے اور ان دونوں کے چاہنے والے ہیں۔ پس تم دنیا کے چاہنے والے نہ بنو بلکہ آخرت کے چاہنے والے بنو۔ تحقیق! آج عمل کا دن ہے، آج حساب نہیں ہوگا، اور پہل (یعنی قیامت کے دن) حساب کا دن ہے، عمل کا دن نہیں ہے۔

جو قرآن کے موافق ہو، اس کو اخذ کرو

(روایا الاسناد) قال: أخبرنا أبو عبد الله محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثنا محمد بن يعقوب قال: حدثنا علي ابن ابراهيم بن هاشم عن أبيه عن محمد بن عيسى عن يونس بن عبد الرحمن عن عمرو بن شمر عن جابر قال: دخلنا على أبي جعفر محمد بن علي عليهما السلام ونحن جماعة بعد ما قضينا نسكنا فودعنا وقالنا له: أوصنا يا بن رسول الله. فقال: ليعن قويمكم ضعيفكم، وليعطف غنيكم على فقيركم، ولينصح الرجل أخاه كنصحه لنفسه، واكتموا أسرارنا ولا تحملوا الناس على اعناقنا، وانظروا أمرنا وما جاءكم عنا، فإن وجدتموه للقرآن موافقاً فخذوا به وإن لم تجدوه موافقاً فردوه، وإن اشتبه الأمر عليكم فيه فقهوا عنده وردوه إلينا حتى نشرح لكم من ذلك ما شرح لنا، وإذا كنتم كما أوصيناكم لم تعدوا إلى غيره فمات منكم ميت قبل أن يخرج قائمنا كان شهيداً، ومن أدرك منكم قائمنا فقتل معه كان له أجر شهيدين، ومن قتل بين يديه علواً لنا كان له أجر عشرين شهيداً.

(بخلاف اسناد) جناب جابر سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: ہم حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ہم ایک جماعت تھے۔ جتنی دیر ہم نے چاہا آپ کی خدمت میں رہے اور جب ہم نے اجازت لینا چاہی تو اس وقت ہم نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: اے فرزند رسول! آپ ہمیں صیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ضروری ہے کہ تمہارا طاقت ور کمزور کی مدد کرے۔ تمہارا امیر اور دولت



مند فقیر و نادار پر مہربانی کرے اور ضروری ہے کہ تم میں سے ہر ایک بندہ اپنے دوسرے بھائی کو اس طرح اچھی سمجھت کرے، جس طرح وہ اپنے نفس کو سمجھت کرتا ہے۔ اپنے اسرار و رموز کو دوسروں سے پوشیدہ رکھو اور لوگوں کو اپنی گردنوں پر سوار مت ہونے دو۔ ہمارے امر کی طرف دیکھو اور جو کچھ ہماری طرف سے نقل ہو کر تمہارے پاس آئے اس کو دیکھو۔ اگر تم اس کو قرآن کے موافق پاؤ تو اس کو قبول کرو اور اگر اس کو قرآن کے مخالف پاؤ تو اس کو رد کرو، کیونکہ وہ ہماری طرف سے نہیں ہے اور اگر کوئی امر تمہارے لیے مشتبہ ہو جائے تو اس پر شک جاؤ اور اس کو ہماری طرف واپس پلٹا دو، یہاں تک کہ ہم اس کی تمہارے لیے شرح و وضاحت اسی طرح کر دیں، جیسے وہ ہمارے لیے بیان کی گئی ہے اور جب تم کر سکو تو جو کچھ ہم تمہیں وصیت کرتے ہیں اس کو ہمارے غیروں سے بیان نہ کرو۔ تم میں سے جو ہمارے قائم (یعنی آخری امام) کے ظہور سے پہلے مر جائے گا، وہ شہید ہے اور جو ہمارے قائم کے زمانہ کو پائے اور ان کے ساتھ مل کر جنگ کرے گا، اُسے دو شہیدوں کے برابر اجر ملے گا اور جو ان کے سامنے ہمارے کسی دشمن کو قتل کرے گا، اسے بیس شہیدوں کے برابر اجر عطا کیا جائے گا۔

علی کا دشمن، خدا کا دشمن ہے

(روایا لامناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مسعود عن أبيه عن أبي النضر محمد بن مسعود العياشي قال: حدثنا القاسم بن محمد قال: حدثنا محمد بن اسماعيل قال: أخبرنا علي بن صالح قال: حدثنا سفیان بن عمار الحرير قال: حدثنا عبد المؤمن الانصاري عن أبيه عن انس بن مالك قال: سأله من كان اثر الناس عند رسول الله فيما رأيت؟ قال: ما رأيت أحداً بمنزلة علي بن أبي طالب، كان يبعثني في جوف الليل اليه فيستخلى به حتى يصبح، هذا كان له عنده حتى فارق الدنيا. قال: ولقد سمعت رسول الله ﷺ وهو يقول: يا أنس تحب علياً؟ قلت: يا رسول الله والله اني لأحبه لحبك إياه. فقال: اما انك ان



أحببته أحبك الله وان أبغضته أبغضك الله وان أبغضك الله
اولجك في النار۔

(بخلاف اسناد) عبدالمومن انصاری نے اپنے والد سے اور انھوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے انس بن مالک سے سوال کیا کہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے وہ بیان کریں کہ تمام لوگوں میں سے رسول خدا کے نزدیک زیادہ محترم و مکرم کون تھا؟ انس نے کہا: میں نے لوگوں میں سے کسی کو بھی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی منزلت و مقام پر فائز نہیں دیکھا۔ رسول خدا نے آدمی رات کے وقت مجھے علی کی طرف روانہ فرمایا، تاکہ میں آپ کو بلا کر لے آؤں۔ جب علی تشریف لائے تو آپ ساری رات ان کے ساتھ تنہائی میں راز و نیاز کرتے رہے، یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور یہ مقام علی آپ کے ساتھ ہمیشہ رہا، یہاں تک کہ رسول خدا کی رحلت ہو گئی۔ انس کہتے ہیں: میں نے خود رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: اے انس! تم علی سے محبت رکھتے ہو۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم، میں علی سے اس لیے محبت کرتا ہوں، کیونکہ آپ علی سے محبت کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اگر تو علی سے محبت کرے گا تو اللہ تیرے ساتھ محبت کرے گا اور اگر تو علی سے بغض رکھے گا تو اللہ تیرے ساتھ بغض رکھے گا اور اگر اللہ تیرے ساتھ بغض و عداوت رکھے گا تو ضرور تجھے جہنم میں داخل کرے گا۔

وہی اصحاب الیمین ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني المظفر بن محمد قال: أخبرنا أبو بكر محمد بن أحمد بن أبي الثلج قال: حدثنا أحمد ابن محمد بن موسى الهاشمي قال: حدثنا محمد بن عبد الله الذاري عن أبيه عن الحسن بن محبوب عن أبي زكريا الموصلي عن جابر عن أبي جعفر عن أبيه عن جده عليهم السلام ان رسول الله ﷺ قال لعلي: أنت الذي احتج الله بك في ابتدائه الخلق حيث أقامهم أشباحاً فقال لهم: ألسن بربكم؟ قالوا: بلى. قال:



ومحمد رسولی؟ قالوا: بلی۔ قال: وعلى بن أبی طالب
وصبی؟ فأبی الخلق جميعاً الا استكباراً وعتواً من ولايتك
الا نفر قليل وهم أقل القليل وهم أصحاب اليمين۔

(بخلاف استاد) حضرت جابرؓ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انھوں نے
اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے جد (امام حسینؓ) سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے
حضرت علیؓ سے فرمایا: اے علی! آپ وہ ہیں جس کے ذریعے اللہ نے ابتدائے خلقت کے
وقت جب اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کے اشباح کو کھڑا کیا اور ان سے فرمایا: کیا میں تمہارا
پروردگار نہیں ہوں؟

سب نے عرض کیا: کیوں نہیں! پھر فرمایا: کیا محمد میرا رسول نہیں ہے؟ سب نے جواب دیا:
کیوں نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: کیا علی ابن ابی طالب میری طرف سے جانشین اور وصی نہیں ہے؟ پس
تمام مخلوق نے انکار کر دیا اور ان کا انکار نہیں تھا مگر تکبر اور نافرمانی کی وجہ سے، سوائے چند لوگوں کے
کہ جنہوں نے انکار نہ کیا۔ تمہارے وہی لوگ اصحاب یمن ہیں (کہ جو کامیاب ہونے والے ہیں)۔

زیاد بن مرجانہ ملعون کا کوفہ میں اقدام

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني
أبو عبد الله محمد بن عمران قال: حدثنا ابن دريد قال:
حدثنا الرقاشي قال: حدثنا عمر بن بكير عن ابن الكلبي
عن أبي مخنف عن كثير بن الصلت قال: جمع زياد بن
مرجانة الناس برحبة الكوفة ليعرضهم على البراءة من أمير
المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام والناس من ذلك في كرب
عظيم، فاغفيت فاذا أنا بشخص قد سدما بين السماء
والارض فقلت له: من أنت؟ فقال أنا التقاد ذو الرقة
ارسلت الى صاحب القصر، فانتبهت مدعوراً واذا غلام
لزياد قد خرج الى الناس فقال: انصرفوا فان الأمير عنكم
مشغول۔ وسمعنا الصباح من داخل القصر فقلت في ذلك:



ما كان متھياً عما أراد بنا
حتى تناولہ النقاد ذو الرقبة
فأسقط الشق منه ضربة ثبتت
كما تناول ظلماً صاحب الرحبة

(بخلاف اسناد) کثیر بن صلت سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: زیاد بن مرجانہ نے کوفہ کے ایک بڑے میدان میں لوگوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ وہ علی ابن ابی طالب ؑ سے اپنی بیزاری کا اعلان کریں۔ لوگ اس مطالبہ کی وجہ سے بہت زیادہ کرب اور پریشانی میں مبتلا تھے۔ میں وہاں پر سو گیا اچانک میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے سامنے ہے جو زمین و آسمان کے درمیان حائل ہے۔ میں نے اس سے کہا: تو کون ہے؟ اس شخص نے کہا: میں فداؤ و رقبہ ہوں جو اس محل کے مالک کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ میں خوف زدہ ہو کر بیدار ہوا کہ اس نے میں زیاد کا ایک غلام لوگوں کی طرف آیا اور اس نے کہا: اے لوگو! تم سب جاؤ کیونکہ امیر کو تم سے کوئی سروکار نہیں رہا اور اس نے محل کے اندر سے ایک حج سنی۔ میں نے اس کے بارے میں کہا:

ما كان متھياً عما أراد بنا
حتى تناولہ النقاد ذو الرقبة
”زیاد نے جو ہمارے بارے میں ارادہ کیا تھا وہ اس سے باز آنے والا نہیں تھا مگر اس کو فداؤ و رقبہ نے پالیا ہے۔“
فأسقط الشق منه ضربة ثبتت
كما تناول ظلماً صاحب الرحبة
”اس سے شق ساقط ہو گئی اور ایک ضرب اس کے لیے ثابت ہو گئی
جیسا کہ وجہ والے نے ظلم کو اخذ کیا ہے۔“

جو شخص مومن کی عزت کی حفاظت کرے، اس کے لیے جنت ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
أبو القاسم جعفر بن محمد ؑ قال: أخبرنا أبو علي محمد
بن همام قال: حدثنا حميد بن زياد قال: حدثنا إبراهيم بن



عبيد اللہ قال: حدثنا الربيع بن سليمان عن اسماعيل بن مسلم السكوني عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال رسول الله ﷺ: من رد عن عرض أخيه المسلم المؤمن كتب من أهل الجنة البتة، ومن أتى إليه معروف فليكاف، فإن عجز فليثن به، فإن لم يفعل فقد كفر النعمة.

(بخلاف استاد) اسماعیل بن مسلم سکونی نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان مومن بھائی کی عزت، کا دفاع کرے گا۔ یعنی حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے ضرور اہل جنت میں سے قرار دے گا اور جو کسی مومن بھائی کے لیے ٹکلی کو انجام دیتا ہے اس کے لیے کافی ہے۔ اگر وہ اس سے بھی عاجز ہو تو اسے کم از کم مومن کی تعریف کرنی چاہیے اور اگر وہ اتنا بھی نہیں کر سکتا تو اس نے اللہ کی نعمتوں کا انکار کیا ہے۔

عثمان بن عفان کی بیعت کی گئی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني المظفر بن محمد البلخي قال: حدثنا محمد بن احمد بن أبي الثلج قال: أخبرني عيسى ابن مهران قال: أخبرني الحسن بن الحسين قال: حدثنا الحسين بن عبد الكريم عن جعفر بن زياد الاحمر عن عبد الرحمن بن جندب عن أبيه جندب ابن عبد الله قال: دخلت على أمير المؤمنين وقد بويغ لعثمان بن عفان فوجدته مطرقاً كتيباً، فقلت له: ما أصابك جعلت، فذاك من قومك؟ فقال: صبر جميل. فقلت: سبحان الله أنك لصبور قال: فما صنع ماذا قلت تقوم في الناس وتدعوهم الى نفسك وتخبرهم أنك أولى بالنبي ﷺ وبالفضل والسابقة وتسألهم النصر على هؤلاء المتظاهرين عليك، فإن أجابك عشرة من مائة شددت بالعشر على المائة، فإن دانوا لك كان ذلك ما أحببت وإن أبوا قاتلهم، فإن ظهرت عليهم فهو سلطان الله

الذی اتاہ نبیہ ﷺ وکنت أولى بہ منهم، وان قتلت فی طلبہ قتلت ان شاء اللہ شہیداً وکنت أولى بالعدو عند اللہ لأنک احق بمیراث رسول اللہ۔

فقال امیر المؤمنین علیؑ: أتراه یاجندب کان یبایعنی عشرة من مائة؟ فقلت: أرجو ذلك۔ فقال: لكنی لا أرجو ولا من كل مائة اثنان وسأخبرك من این ذلك، انما ينظر الناس الى قریش وان قریشاً يقول ان آل محمد یرون لهم فضلاً على سائر قریش وانهم اولیاء هذا الامر دون غیرهم من قریش، وانهم ان ولوه لم یخرج منهم هذا السلطان الى أحد أبداً ومتی كان فی غیرهم تداولوه بینهم، ولا واللہ لا یدفع الینا هذا السلطان قریش أبداً طائعين۔

قال: فقلت أفلا ارجع وأخبر الناس مقاتلك هذه وأدعوهم الى نصرک؟ فقال: یاجندب لیس ذا زمان ذلك۔ فقال جندب: فرجعت بعد ذلك الى العراق، فکنت كلما ذكرت من فضل امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ شیناً زیرونی ونهرونی حتی رفع ذلك من قولی الى الولید بن عقیبة، فبعث الى فحبسنی حتی کلم فی فخلی سبیلی۔

(بخلاف اسناد) جندب بن عبد اللہ نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب عثمان بن عفان تیسرے حکمران کی بیعت کی گئی تو میں امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! آپؑ کے ساتھ اس قوم نے کیا سلوک کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اے جندب! جو کیا گیا ہے اس پر مبرہی اچھا ہے۔

میں نے عرض کیا: سبحان اللہ! آپؑ مبرہی کرتے رہیں گے؟ آپؑ نے فرمایا: اے جندب! میں کیا کروں؟ میں نے کہا: آپؑ انھیں اور لوگوں میں کھڑے ہو جائیں اور ان کو اپنی طرف بلائیں اور اپنے حق کی دعوت دیں اور ان کو بتائیں کہ نبی اکرمؐ کے ساتھ میں زیادہ قرب اور اولویت رکھتا ہوں اور میں ان سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوں اور میں ان سب سے اسلام میں سبقت رکھتا ہوں اور لوگوں سے ان کے خلاف اپنے حق میں مدد طلب کریں۔ اگر ان لوگوں



میں سے دس لوگوں نے بھی آپؐ کی دعوت کو قبول کر لیا اور آپؐ کی آواز پر لبیک کہہ دیا تو آپؐ ان کے ذریعے سو پر بھی غلبہ حاصل کر لیں گے۔ اگر وہ آپؐ کے قریب آ جاتے ہیں تو جو آپؐ چاہتے ہیں وہ آپؐ کو حاصل ہو جائے گا اور اگر وہ انکار کرتے ہیں تو ان کے خلاف جہاد کریں۔ اگر آپؐ نے ان پر غلبہ حاصل کر لیا تو وہ حاکمیت جن کو نبی اکرمؐ لے کر آئے تھے آپؐ وہ حاصل کر لیں گے اور ان لوگوں کی نسبت آپؐ اس حاکمیت کے زیادہ مستحق اور سزاوار ہیں اور اگر آپؐ اس کو حاصل کرنے میں قتل ہو جاتے ہیں تو ان شاء اللہ آپؐ شہید ہیں اور اللہ کے سامنے آپؐ کا عذر قبول ہوگا کیونکہ آپؐ میرا رسولؐ کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔

امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: اے جذب! کیا تو گمان کرتا ہے کہ سو میں سے دس آدمی میری بیعت کر لیں گے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! میں گمان کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: لیکن میں گمان نہیں کرتا۔ میں امید نہیں کرتا کہ سو میں سے دو بھی میری بیعت کریں گے اور اس کے بارے میں میں تجھے بتاتا ہوں کہ ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ لوگوں کی نظریں قریش کی طرف لگی ہوئی ہیں اور قریش گمان کرتے ہیں کہ رسولؐ خدا کی آلؐ ہم ہیں اور ہم لوگوں کی نسب فضیلت رکھتے ہیں اور ہم (یعنی قریش) باقی لوگوں کی نسبت اس امر خلافت کے زیادہ مستحق ہیں اور تحقیق! قریش کسی غیر کی طرف اس امر خلافت اور سلطنت کو اصلاً نہیں جانے دیں گے اور جب یہ ان کے غیر میں چلی گئی تو وہ ایک دوسرے کو مٹاتے رہیں گے۔ نہیں، خدا کی قسم، نہیں! یہ قریش کبھی راضی خوشی اور اطاعت کرتے ہوئے اس سلطنت کو ہمارے سپرد نہیں کریں گے۔

جذب کہتا ہے: میں نے عرض کیا: کیا میں لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو آپؐ کی اس گفتگو کے بارے میں اطلاع دوں اور ان کو آپؐ کی مدد کرنے کی دعوت دوں؟ آپؐ نے فرمایا: اے جذب! نہیں! ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔

جذب کا بیان ہے: اس کے بعد میں وہاں سے عراق کی طرف چلا گیا اور میں جب بھی امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے فضائل کو بیان کرتا تو عراق والے مجھے سختی سے روکتے اور میری سرزنش کرتے، یہاں تک کہ میری گفتگو ولید بن عقبہ (حاکم عراق) کے پاس پہنچ گئی۔ اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مجھے گرفتار کر لیا پھر میرے بارے میں اس سے بات کی گئی تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔

سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی قدر کی معرفت رکھتا ہو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علي بن خالد المراءى قال: حدثنا أحمد بن الصلت قال: حدثنا حاجب بن الوليد قال: حدثنا الوصاف بن صالح قال: حدثنا أبو اسحاق عن خالد ابن طلق قال: سمعت أمير المؤمنين عليه السلام يقول: ذمتي بما أقول رهينة وأنا به زعيم انه لا يهيج على التقوى زرع قوم، ولا يظلم على التقوى منغ أصل، ألا ان الخير كل الخير فيمن عرف قدره، وكفى بالمرء جهلاً ان لا يعرف قدره، ان ابغض خلق الله الى الله رجل قمش علماً من اغمار غشوة وأوباش فتنة، فهو في عمى عن الهدى الذي أتى من عند ربه وضال عن سنة نبيه صلى الله عليه وآله وسلم، يظن ان الحق في صحفه، كلا والذي نفس ابن أبي طالب بيده قد ضل وضل من افتري، سماه رعاع الناس عالماً ولم يكن في العلم يوماً سالماً، بكر فاستكثر مما قل منه خير ما كثر حتى اذا ارتوى من غير حاصل واستكثر من غير طائل جلس للناس مقبلاً ضامناً لتخليص ما اشتبه عليهم، فان نزلت به احدى المبهمات هياً لها حشواً من رأيه، ثم قطع على الشبهات خباط جهالات ركاب عشوات، فالتاس من علمه في مثل غزل العنكبوت، لا يعتذر مما لا يعلم فيسلم ولا يعرض على العلم بضرر قاطع فيغتم، تصرخ منه الموارث وتبكي من قضائه الدماء ويستحل به الفروج الحرام، غير ملئ والله باصدار ما ورد عليه ولا نادى على ما فرط منه، واولئك الذين حلت عليهم النياحة وهم احياء.

فقام رجل فقال: يا أمير المؤمنين فمن نسأل بعدك وعلى ما نعتمد؟ فقال استفتحوا بكتاب الله، فانه امام مشفق، وهاد مرشد، وواعظ ناصح، ودليل يودى الى جنة الله عز وجل.

(بخلف اسناد) خالد بن طلق نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتا ہے: میں نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ میں بیان کر رہا ہوں میں اس کا ذمہ دار ہوں اور اس کا ضامن ہوں۔ تحقیق تقویٰ پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے کسی قوم کی زراعت خشک نہیں رہے گی اور تقویٰ پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے کسی قوم کے اونٹ بھی پیاسے نہیں رہیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ اتمام کی تمام خیر و نیکی اس میں ہے کہ انسان اپنی قدر و قیمت کی معرفت حاصل کرے اور انسان کی جہالت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنی قدر و قیمت کی معرفت نہ رکھتا ہو۔

خدا کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ خدا کے غضب کا مستحق وہ شخص ہے جو جاہل اور ناتجربہ کار لوگوں سے علم حاصل کرتا ہے اور فتنہ و فساد میں رہتا ہے۔ وہ شخص اس ہدایت سے جو اس کے رب کی طرف سے ہے اس سے انحراف ہے اور نبی اکرمؐ کی سنت سے گمراہ ہو چکا ہے۔ حالانکہ وہ یہ گمان کرتا ہے کہ وہ حق کو ادا کر رہا ہے اور اپنے نامہ اعمال میں نیکیاں تحریر کروا رہا ہے، ہرگز نہیں! مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں مجھے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی جان ہے، یہ شخص گمراہ ہے اور اپنے جھوٹ اور فریب کے ذریعے دوسروں کو گمراہ کر رہا ہے۔ لوگ اس کو عالم کہتے ہیں حالانکہ اس کا علم میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ وہ اپنی چھوٹی نیکی کو زیادہ شمار کرتا ہے۔ جس کا اس کو فائدہ حاصل نہیں ہوگا اور وہ بغیر قدرت و فضل کے کثرت کو طلب کرتا ہے۔ وہ لوگوں کے پاس بیٹھتا ہے تو ان کے لیے ضامن بنتا ہے تاکہ ان کے لیے مشتبہ چیزوں کو بیان کرے۔ اگر اس کے پاس کوئی مشتبہ چیز آتی ہے تو اس میں اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے۔ پھر وہ ان شبہات کو جہالت کے غبار سے ڈھانپتا اور اندھے اور نابصیح اور جاہل گھوڑوں کے ذریعے پامال کرنا چاہتا ہے۔

لوگوں کے لیے اس کا علم کھڑی کے جالے کی مانند ہے، جس کو وہ نہیں جانتا۔ اس کے بارے میں عذر و خواہی نہیں کرتا، تاکہ وہ سالم رہ سکے اور وہ اپنے علم میں تحقیق نہیں کرتا کہ اس کے لیے فائدہ مند ہو۔ اس کی وجہ سے لوگوں کی میراث ضائع اور اس کی قصاوت کی وجہ سے خون بہتے ہیں۔ لوگوں کی عزتیں پامال ہوتی ہیں۔ ان کو کوئی پروا نہیں ہوتی کہ کیا ان سے صادر ہو رہا ہے اور جو وہ انجام دے رہے ہیں اس پر نادم و پشیمان بھی نہیں ہوتے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ



ان کو رونا چاہیے اگرچہ وہ زندہ ہوتے ہیں۔

پس ایک شخص کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ کے بعد ہم کس سے سوال کریں اور کس پر اعتماد کریں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کی کتاب کو کھولو اور اس سے طلب کرو، کیونکہ وہ بہترین شفیق امام ہے۔ ہدایت دینے والا ہادی ہے اور نصیحت کرنے والا واعظ ہے اور ایسا راستہ ہے جو جنت کی طرف جاتا ہے۔

حسین ابن علیؑ پر سب سے پہلا (باقاعدہ) مرثیہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبد الله محمد بن عمران قال: أخبرني محمد بن إبراهيم قال: حدثني عبد الله بن أبي سعيد الوراق قال: حدثني مسعود بن عمرو الجعفري قال: حدثني إبراهيم بن داخه قال: أول شعر رثي به الحسين بن علي صلوات الله عليهما قول عقبة بن عمرو السهمي من بني سهم بن عوف بن غالب:

إذا العين قرت في الحياة وأنتم
تخافون في الدنيا فأظلم نورها
مررت على قبر الحسين بكريلا
ففاض عليه من دموعي غزيرها
فما زلت أرثيه وأبكي لشجوه
ويسعد عيني دمعها وزفيرها
ويكيت من بعد الحسين عصابة
أطافت به من جانبيه قبورها
سلام على أهل القبور بكريلا
وقل لها مني سلام يزورها
سلام بأصال العشي وبالضحى
تؤديه نكباء الرياح ومورها
ولا برج الوفاد زوار قبره
يفوح عليهم مسكها وعبيرها

(بخلف اسناد) ابراہیم بن داہ نے بیان کیا ہے: وہ مرثیہ کے اشعار جو سب سے پہلے حضرت امام حسین ابن علی علیہما السلام پر پڑھے گئے، وہ اشعار ہیں جو عقبہ بن عمرو بھی کا کلام ہے۔ یہ ہم بن عوف بن غالب کی اولاد میں سے تھا (اس کے) ان اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

۱ اگر زندگانی دنیا میں آنکھوں کو خشک حاصل ہو تو اے آل محمد! اگر تم ستائے جاؤ تو وہ خشک تاریکی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

۲ میں قبر حسین کی طرف سے گزرا تو میری آنکھوں سے آنکھوں کا سیلاب بہہ نکلا۔

۳ میں ہمیشہ آپؐ پر مرثیہ پڑھتا رہوں گا اور روتا رہوں گا اور میری آنکھیں آنسو بہانے میں میری مدد کریں گی۔

۴ امام حسینؑ کے بعد میں اس گروہ پر گریہ کروں جن کی قبریں آپؐ کی قبر کے ارد گرد ہیں (یعنی آپؐ کے اعزاء اور اصحاب پر)۔

۵ میرا سلام ہو کر بلا کے اہل قبور پر اور ان پر جو ان کی زیارت کریں۔

۶ میرا سلام ہو ان پر شام و سحر اور ظہر کے وقت پر (وارد کر بلا) ہوں اور باوجود مخالف سے جو گرد اٹھتی ہے اس پر بھی میرا سلام ہو۔

۷ اور زیارت کرنے والوں کا ہمیشہ ان پر جہر مٹ رہے اور وہ ان پر ملک و خیمہ کا چھڑکاؤ کرتے رہیں۔

اہل مصر کا تیسرے حکمران سے مذاکرات کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن خالد المراغي قال: حدثنا محمد بن أحمد البزاز الفلسطيني قال: حدثنا أحمد بن الصلت الجعاني قال: حدثنا صالح بن أبي النجم قال: حدثنا الهيثم بن عدي عن عبد الله بن اليسع عن الشعبي عن صعصعة بن صوحان العبدي رحمه الله قال: دخلت على عثمان بن عفان في نفر من المصريين فقال عثمان: قدموا رجلا منكم يكلمني، فقدموني فقال عثمان: هذا، وكأنه استحدثني. فقلت له: ان



العلم لو كان بالسن لم يكن لى ولا لك فيه سهم ولكنه بالتعلم۔ فقال عثمان: هات۔

فقلت: ﴿بسم الله الرحمن الرحيم۔ الذين ان مكناهم فى الارض اقاموا الصلاة وآتوا الزكوة وأمروا بالمعروف ونهوا عن المنكر ولله عاقبة الامور﴾۔ فقال عثمان: فينا نزلت هذه الآية؟ فقلت له: فمر بالمعروف وانه عن المنكر فقال عثمان: دع هذا وهات ما معك۔ فقلت له: ﴿بسم الله الرحمن الرحيم۔ الذين اخرجوا من ديارهم بغير حق الا ان يقولوا۔ ربنا الله﴾ الى آخر الآية۔ فقال عثمان: وهذه أيضاً نزلت فينا۔ فقلت له: فأعطنا بما أخذت من الله۔ فقال عثمان: يا أيها الناس عليكم بالسمع والطاعة، فان يد الله على الجماعة وان الشيطان مع الفذ، فلا تستمعوا الى قول هذا وان هذا لا يدري من الله ولا أين الله۔ فقلت له: أما قولك عليكم بالسمع والطاعة فانك تريد منا أن نقول غداً ربنا انا أطعنا سادتنا وكبراءنا فأضلونا السبيلا، وأما قولك انا لا أدري من الله فان الله ربنا ورب آبائنا الاولين، وأما قولك انى لا أدري أين الله فان الله تعالى بالمرصاد۔ قال: فغضب وأمر بصرفنا وغلقت الابواب دوننا۔

(بخلاف اسناد) حضرت معصمہ بن صوحان عہدی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بیان کی ہے، آپؑ نے فرمایا: مصر کے لوگوں کی ایک جماعت تیسرے حکمران عثمان بن عفان کے پاس حاضر ہوئی تاکہ ان سے بات چیت کی جائے۔ تیسرے حکمران نے کہا: تم اپنے میں سے ایک آدمی کو میرے پاس گفتگو کرنے کے لیے مقرر کرو اور اس کو میرے پاس بھیجو، تاکہ وہ میرے ساتھ گفتگو کرے۔ انھوں نے مجھے گفتگو کرنے کے لیے پیش کر دیا۔ خلیفہ صاحب نے کہا: یہ میرے ساتھ گفتگو کرے گا؟ (جو ابھی بچہ ہے) اس سے معلوم ہوتا ہے اس وقت جناب معصمہ کی عمر زیادہ نہیں تھی۔ میں نے عرض کیا: علم کا تعلق سن و سال سے نہیں ہوتا، اگر علم کا تعلق سن و سال سے ہوتا تو پھر اس میں میرا کوئی حصہ ہوتا اور نہ ہی آپ کا۔ علم کا تعلق تو علم کے حصول



کے ساتھ ہوتا ہے۔ تیرے حکمران نے کہا: اچھا بیان کرو کیا کہنا چاہتے ہو۔
میں نے عرض کیا:

بسم الله الرحمن الرحيم
الَّذِينَ اِنْ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَ
اَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ
”وہ لوگ جنہیں زمین پر حکومت مل جائے انہیں چاہیے کہ وہ نماز قائم
کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، نیکیوں کا حکم دیں اور بُرائیوں سے روکیں
اور تمام امور کا انجام اللہ کے سپرد ہے۔“ (سورۃ حج، آیت ۴۱)

خلیفہ صاحب نے کہا: آیت ہمارے ہی حق میں نازل ہوئی ہے؟ میں نے عرض کیا:
حضور والا! اگر یہ آیت آپ کے حق میں نازل ہوئی ہے تو پھر آپ بھی نیکیوں کا حکم دیں اور
بُرائیوں سے روکیں (آپ ایسا کیوں نہیں کرتے)۔
حضرت بولے: اچھا اسے چھوڑ اگر تمہارے پاس کچھ اور ہے تو وہ بیان کرو۔ میں نے پھر
عرض کیا:

بسم الله الرحمن الرحيم
الَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ
”وہ لوگ جن کو ان کے گھروں سے ناجائز نکال دیا گیا ہے اس وجہ
سے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے“ (سورۃ حج، آیت ۴۰)۔
اس آیت کو آخر تک ہمیں نے پڑھا۔

(اس آیت میں اتفاق کا بھی تذکرہ ہے)۔ حضرت نے کہا: یہ آیت بھی ہمارے ہی حق
میں نازل ہوئی ہے۔ میں نے عرض کیا: اگر یہ بھی آپ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے تو پھر
آپ کو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس میں ہمیں بھی عطا کریں۔

حضرت نے کہا: اے لوگو! آپ پر ہمارے فرامین کو سنانا اور ان کی اطاعت کرنا واجب
ہے۔ اللہ کی طاقت اور حمایت اہل جماعت کے ساتھ ہے اور پھوٹ ڈالنے والوں کے ساتھ
شیطان ہوتا ہے۔ تم اس شخص کی باتوں پر غور کرو اور ان کو مت سنو۔ اس کو معلوم نہیں ہے کہ
اللہ کیا ہے اور کہاں ہے؟



میں نے عرض کیا: بہر حال یہ جو آپ نے کہا ہے کہ آپ لوگوں پر واجب ہے کہ ہمارے فرامین کو سنو اور ان کی اطاعت کرو تو یہ چاہتا ہے کہ ہم قیامت کے دن بارگاہِ خدا میں یہ عرض کریں:

رَبَّنَا إِنَّا أَعْطَيْنَا مَسَادَتَنَا وَكُتِبَآءَنَا فَأَصْلَحْنَا السَّيِّئَاتِ (سورۃ
الزّاب، آیت ۶۷)

”اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں اور بزرگوں کی
اطاعت کی تھی جنہوں نے ہمیں تیرے راستہ سے گمراہ کر دیا۔“

اور جو آپ نے یہ کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اللہ کیا ہے تو سنو اللہ میرا اور میرے آباؤ
اجداد کا رب اور پالنے والا ہے۔ اور یہ جو آپ نے میرے بارے میں فرمایا ہے کہ تو نہیں جانتا
کہ اللہ کیا ہے تو جان لو! اللہ تعالیٰ تمہاری گمراہی گمات میں ہے۔

معصوم بن صوحان فرماتے ہیں: میری اس گفتگو کو سن کر خلیفہ صاحب غضب ناک ہو
گئے اور ہمیں باہر نکل جانے کا حکم صادر فرمایا اور ہمارے لیے سارے دروازے بند کر دیے۔

مہمان آتا ہے تو رزق لے کر آتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا
أبو القاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ عن محمد بن يعقوب عن
علي بن ابراهيم عن محمد ابن عيسى عن يونس بن
عبد الرحمن عن محمد بن زياد عن أبي محمد الوائلي
قال: ذكر أبو عبد الله عليه السلام أصحابنا فقال: كيف صنعك
بهم؟ فقلت والله ما اتغدا ولا أتعشى إلا ومعى منهم اثنان
أو ثلاثة أو أقل أو أكثر. فقال: فضلهم عليك يا أبا محمد
أكثر من فضلك عليهم. فقلت: جعلت فداك وكيف ذلك
وأنا أطعمهم طعامي فأنتفق عليهم مالي وأخدمهم خادمي؟
فقال: إذا دخلوا دخلوا بالرزق الكثير، وإذا خرجوا خرجوا
بالمغفرة لك.

(بخلاف اسناد) ابو محمد وائلی نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق عليه السلام سے نقل کیا ہے



وہ کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے دوستوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: تم اپنے دوستوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم، میں صبح و شام کا کھانا نہیں کھاتا، مگر یہ کہ ان میں سے دو یا تین کم و بیش میرے ساتھ کھانے میں شریک ہوتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! تیرا جو ان پر فضل اور احسان ہے، اس سے زیادہ ان کا تیرے اوپر فضل اور احسان ہے۔ میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں! وہ کیسے؟ حالانکہ میں ان کو اپنے کھانے سے کھلاتا ہوں اور ان پر اپنا مال خرچ کرتا ہوں اور میرے خادم ان کی خدمت کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: جب وہ گھر میں داخل ہوتے ہیں تو رزق کثیر کے ساتھ داخل ہوتے ہیں (یعنی تیرے رزق میں برکت کا موجب بنتے ہیں اور جب وہ تیرے گھر سے باہر جاتے ہیں تو تیرے گناہوں کی مغفرت کروا کے جاتے ہیں۔

جونیک فرزند چھوڑ کر جائے

- (روایا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن يونس بن عبد الرحمن عن السري بن عيسى عن عبد الخالق بن عبد ربه قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: خير ما يخلف الرجل بعده ثلاثة: ولد بار يستغفر له، وسنة خير يقتدى به فيها، وصدقة تجرى من بعده.
- عبد الخالق بن عبد ربه نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: سب سے اچھا وہ شخص ہے جو مرتے وقت تین چیزیں چھوڑ کر جائے:
- ① ایک فرزند چھوڑ کر جائے جو اس کے لیے استغفار کرتا رہے
 - ② کوئی اچھی سنت اور روش چھوڑ کر جائے جن پر اس کے بعد (اس عمل خیر میں) اس کی اقتدا کی جائے۔
 - ③ ایسا صدقہ جاری کرے جو اس کے بعد بھی جاری رہے (مثلاً کوئی مسجد بنا کر جائے)۔

حضرت موسیٰ کو کوچی ہوئی

(روایا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا

أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن أبيه عن سعد بن
عبد الله عن أحمد بن محمد بن محمد ابن عيسى عن الحسن بن
سعيد عن الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن داود
بن فرقد عن أبي عبد الله عليه السلام قال: فيما أوحى الله عز وجل
إلى موسى بن عمران: يا موسى ما خلقت خلقاً أحب إلى
من عبدى المؤمن، وإنى أنما ابتليته لما هو خير له وأعافيه
لما هو خير له، وأنا أعلم بما يصلح عبدى عليه فليصبر
على بلائى ويشكر نعمائى وليرض بقضائى، أكتبه فى
الصديقين عندى إذا عمل برضائى وأطاع أمرى.

(بخلاف استاد) جناب داد بن فرقد نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل
کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمرانؑ کو وحی فرمائی: اے موسیٰ!
میں نے اپنے مومن بندے سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق خلق نہیں فرمائی اور جو چیز اس کے لیے
(باصط) خیر اور بہتر ہوتی ہے، میں اسے اس میں مبتلا کرتا ہوں (بطور امتحان) اور جو اس کے
لیے (باعث) خیر اور بہتر ہوتی ہے میں اس کو اس کے لیے عافیت قرار دیتا ہوں اور میں بہتر
جانتا ہوں کہ کون سی چیز اس کے لیے اچھی ہے۔ پس اسے میری طرف سے آنے والی مصیبت
پر صبر کرنا چاہیے اور اسے میری نعمت پر شکر کرنا چاہیے۔ جب وہ میری رضا کے مطابق عمل کرے
گا اور میرے حکم و امر کی اطاعت کرے گا تو میں اس کو صدیقین میں سے شمار کروں گا۔

ایمان علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا وزن

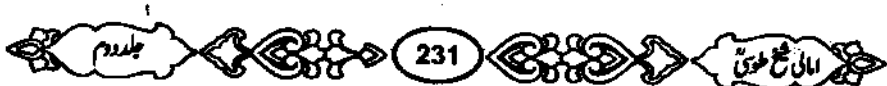
(وبالاستاد) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن محمد قال: أخبرني أبو
الحسن علي بن خالد المراغي قال: أخبرنا أبو بكر محمد
بن الحسين بن الصالح العدل السبيعي بحلب قال: حدثنا
محمد بن علي بن زيد بن اسماعيل الهمداني قال: حدثنا
محمد بن تسنيم الوراق قال: حدثنا جعفر بن محمد
الخشعمي عن إبراهيم بن عبد الحميد عن رقية بن مصقلة
بن عبد الله بن خنوعة العبدي عن أبيه عن جده قال: أتى
عمر بن الخطاب رجلاً يسألان عن طلاق الأمة، فالتفت

الی خلفه فنظر الی علی بن ابی طالب علیہ السلام فقال: یا اصلح ما
تری فی طلاق الأمة؟ فقال له باصبغه هكذا، وأشار
بالسبابة والی تلیها، فالتفت الیہما عمرو قال: ثنتان۔
فقال: سبحان الله جنتناک وانت امیر المؤمنین فسألناک
فجئت الی رجل سألتہ واللہ ما کلمک۔ فقال عمر: تدریان
من هذا؟ قال: لا۔ قال: هذا علی بن ابی طالب سمعت
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لو ان السماوات السبع والارضین
السبع وضعتا فی کفة ووضع ایمان علی فی کفة لرجح
ایمان علی۔

(بحرف استاد) عبداللہ بن خویمہ العہدی نے اپنے والد سے اور اس نے اپنے دادا سے
نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: دوسرے حکم وقت کے پاس دو شخص آئے اور انھوں نے لوٹری
کی طلاق کے بارے میں سوال کیا۔ (یعنی کہ آزاد عورت کو تین طلاقیں دی جاتی ہیں) تو لوٹری کو
کتنی طلاقیں دی جائیں گی؟ حضرت صاحب نے اپنے پیچھے نگاہ دوڑائی تو علی ابن ابی طالب علیہ السلام
کو دیکھا اور عرض کیا: اے اصلح الوٹری کی طلاق کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟
آپ نے اپنی انگلیوں کے ذریعے بتایا اور شہادت والی انگلی اور ساتھ والی انگلی کے
ذریعے دو کا اشارہ کر دیا (یعنی منہ سے نہیں بولے)۔ حضرت عمر دونوں کی طرف متوجہ ہوئے
اور فرمایا: لوٹری کی دو طلاقیں ہیں۔ ان میں سے ایک بولا: سبحان الله! امیر المؤمنین آپ ہیں
اور ہم آپ سے سوال کرنے آئے ہیں۔ جبکہ آپ نے ایسے شخص سے سوال کیا ہے جو آپ کے
ساتھ بولنا بھی پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت عمر نے کہا: کیا تم دونوں جانتے ہو کہ یہ شخص کون
ہے؟ انھوں نے جواب میں کہا: نہیں، ہم نہیں جانتے کہ یہ کون ہے؟ حضرت بولے: یہ علی ابن
ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ میں نے خود رسول خدا سے ان کے بارے میں سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:
اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمیں ترازو کے ایک پلڑے میں رکھی جائیں اور علی ابن ابی
طالب علیہ السلام کا ایمان دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو علی کا ایمان زیادہ وزنی ہوگا۔

جناب مختار کا حرمہ کو قتل کرنا

(روایا اسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی



المظفر بن محمد البلخي قال: حدثنا أبو علي محمد بن همام الاسكافي قال: حدثنا عبدالله بن جعفر الحميري قال: حدثني داود بن عمر النهدي عن الحسن بن محبوب عن عبدالله بن يونس عن المنهال بن عمرو قال: دخلت على علي بن الحسين عليهما السلام منصور في مكة فقال لي: يا منهال ما صنع حُرمة ابن كاهلة الاسدي؟ فقلت: تركته حياً بالكوفة.

قال: فرفع يديه جميعاً فقال: «اللهم اذقه حر الحديد، اللهم اذقه حر الحديد، اللهم اذقه حر النار» قال المنهال: فقدمت الكوفة وقد ظهر المختار ابن أبي عبيدة وكان لي صديقاً. فقال: فكننت في منزلي أياماً حتى انقطع الناس عني وركبت اليه فلقبته بخارجاً من داره، فقال: يا منهال لم تأتني في ولايتنا هذه ولم تهتنا بها ولم تشركنا فيها؟ فأعلمته اني كنت بمكة واني قد جئتكم الآن، وسأيرته ونحن نتحدث حتى أتى الكناس فوقف وقوفاً كأنه ينتظر شيئاً، وقد كان أخبر بمكان حرمة بن كاهلة، فوجه في طلبه فلم نلبث ان جاء قوم يركضون وقوم يشتلون حتى قالوا: أيها الامير البشارة قد اخذ حرمة بن كاهلة، فما لبثنا ان جئنا به، فلما نظر اليه المختار قال لحرمة: الحمد لله الذي مكنني منك. ثم قال: الجزار الجزار، فأتني بجزار فقال له: اقطع يديه، ففقطعتا ثم قال له: اقطع رجليه، ففقطعتا. ثم قال: النار النار، فأتني بنار وقصب فألقى عليه واشتعل فيه النار. فقلت: سبحان الله. فقال لي: يا منهال ان التسبيح لحسن فقيم سبحت؟ فقلت: أيها الامير دخلت في سفرتي هذه منصور في مكة على علي بن الحسين عليهما السلام فقال لي: يا منهال ما فعل حُرمة بن كاهلة الاسدي؟ فقلت: تركته حياً بالكوفة فرفع يديه جميعاً فقال: اللهم اذقه حر الحديد،



اللهم أذقه حر الحديد ، اللهم أذقه حر النار۔ فقال لى المختار: اسمعت على بن الحسين عليهما السلام يقول هذا؟ فقلت: والله لقد سمعته قال، فنزل عن دابته وصلى ثم كعتين فأطال السجود ثم قام فركب وقد أحرق حُرْمَلَة وركبت معه وسرنا فجازيت دارى فقلت: أيها الامير ان رأيت أن تشرفنى وتكرمنى وتنزل عندى وتحرم بطعامى۔ فقال: يا منهال تعلمنى ان على بن الحسين دعا بأربع دعوات فأجابہ اللہ على یدى ثم تأمرنى ان أكل ، هذا يوم صوم شكراً للہ عزوجل على ما فعلته بتوقيفه حرملة هو الذى حمل رأس الحسين۔

(بخلاف استاد) منہال بن عمرو سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں مکہ سے حج کرتے ہوئے واپسی مدینہ میں حضرت امام علی بن حسین زین العابدین رضی اللہ عنہما کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھ سے سوال کیا: اے منہال! حرمہ بن کاہلہ اسدی کا کیا بنا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں اس کو زندہ چھوڑ کر آیا ہوں۔ منہال کہتا ہے: آپ نے اپنے ہاتھوں کو بلند فرمایا اور یوں دعا فرمائی:

اللهم أذقه حر الحديد اللهم أذقه حر النار
”اے اللہ! اسے لوہے کی گرمی کا حرا چکھا، اے اللہ! اسے لوہے کی گرمی کا حرا چکھا، اے میرے اللہ! اس کو آگ کی گرمی کا حرا چکھا۔“

منہال بیان کرتا ہے: میں کوفہ پہنچا تو اس وقت عمار بن ابی عبیدہ کوفہ کا حاکم بن چکا تھا اور میری اس کے ساتھ پہلے ہی سے دوستی تھی۔ میں اپنے گھر میں چند دن سے تھا اور لوگ میرے پاس آرہے تھے۔ جب لوگوں کا میرے پاس آنا کم ہوا تو میں اس کو طے کے لیے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ بھی اپنے گھر سے باہر آرہا تھا۔ وہ مجھے دیکھتے ہی کہنے لگا: اے منہال! اس کا رخیہ میں تو ہمارا ساتھ کیوں نہیں دیتا؟ میں نے جواب دیا: میں حج پر گیا ہوا تھا اور ابھی واپس آیا ہوں اور اب میں تم سے ملنے کی غرض سے آیا ہوں۔ میں اس کے ہمراہ روانہ ہوا اور باتیں کرتے کرتے کناس کوفہ میں پہنچ کر رک گئے۔ عمار کسی کے انتظار میں تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے حرمہ بن کاہلہ اسدی کے ٹھکانے کی خبر



دی۔ مختار اس کو گرفتار کرنے کے لیے اس مقام کی طرف روانہ ہوا۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ لشکر کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور انھوں نے حرمہ بن کابلہ اسدی کی گرفتاری کی خوشخبری دی اور مبارک باد دی۔ کچھ دیر کے بعد وہ ملعون پیش کیا گیا تو مختار نے حرمہ کو دیکھ کر کہا:

الحمد لله الذی مکننی منك

”تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے جس نے مجھے تجھ پر قدرت و طاقت دی اور تجھے گرفتار کر دیا۔“

پھر مختار نے آواز دی: قصاب کو بلاؤ، قصاب کو بلاؤ! پس قصاب آیا تو مختار نے حکم دیا اس کے ہاتھ کاٹ دو۔ قصاب نے اس کے دونوں ہاتھوں کو کاٹ دیا۔ پھر مختار نے حکم دیا کہ اس ملعون کے دونوں پاؤں کو بھی کاٹ دو۔ قصاب نے اس کے دونوں پاؤں بھی کاٹ دیے۔ اس کے بعد مختار نے کہا: اب آگ جلائی جائے۔ پس آگ جلائی گئی اور اس ملعون کو آگ میں ڈال دیا گیا اور وہ آگ میں زندہ جل کر خاکستر ہو گیا۔

منہال کہتا ہے: میں نے سمان اللہ کہا تو مختار نے مجھ سے فرمایا: اے منہال! ویسے تو اللہ کی تسبیح بہت اچھی عبادت ہے لیکن اس وقت اس موقع پر تسبیح کی کیا وجہ ہے؟ میں نے عرض کیا: اے امیر! میں اس سفر میں حج پر گیا ہوا تھا۔ مکہ سے واپسی پر میں علی بن حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت و اقدس میں حاضر ہوا تو آپؑ نے مجھ سے سوال کیا:

اے منہال! حرمہ بن کابلہ اسدی کے ساتھ کیا ہوا؟

میں نے عرض کیا: میں اس کو زندہ چھوڑ کر آیا ہوں تو آپؑ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اور اس کے لیے بددعا کی۔ اے اللہ! اسے لوہے کی گرمی کا حرا چکھا، اے میرے اللہ! اس کو لوہے کی گرمی کا حرا چکھا۔“

دوسرے فرمایا اور پھر فرمایا: اے اللہ! اس کو آگ کی گرمی کا حرا چکھا۔ پس مختار نے مجھ سے کہا: کیا واقعی تم نے خود علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ آپؑ نے یوں فرمایا تھا۔ میں نے کہا: خدا کی قسم، میں نے خود آپؑ سے یہ سنا ہے۔ منہال کہتا ہے: مختار اپنے گھوڑے سے اتر اور اس نے دو رکعت نماز ادا فرمائی کہ جس میں سجود کو طول دیا۔ پھر کھڑا ہوا اور گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اتنے میں حرمہ خاک بن چکا تھا۔ میں بھی اس کے ساتھ سوار ہوا اور ہم واپس چلے جب



میر نے گھر کے قریب پہنچے تو میں نے کہا:

اے امیر! اگر مناسب سمجھیں تو میرے گھر تشریف لائیں اور کھانا میرے ہاں تناول فرمائیں۔ اس میں میری عزت افزائی ہوگی۔ مختار نے کہا: اے منہال! تم نے مجھے خبر دی ہے کہ میرے مولا علی بن حسین علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی اور اس دعا کو اللہ نے میرے ہاتھوں پورا فرمایا ہے لہذا اب میں کھانا کیسے کھا سکتا ہوں۔ میں نے خدا کا شکر ادا کرنے کی خاطر روزہ رکھ لیا ہے۔ اور یہ وہ لمحوں حرمہ ہے جس نے امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس کو نیزہ پر اٹھایا ہوا تھا۔

جناب مختار بن ابی عبیدہ ثقفی کا خروج

(رویا لاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبد الله محمد بن عمران المرزباني قال: حدثني محمد بن إبراهيم قال: حدثنا الحرث ابن أبي اسامة قال: حدثنا المدائني عن رجاله ان المختار بن أبي عبيدة الثقفي رضى الله ظهر بالكوفة ليلة الاربعاء لاربعة عشر ليلة بقيت من شهر ربيع الآخر سنة ست وستين، فبايعه الناس على كتاب الله وسنة رسول الله ﷺ والطلب بدم الحسين بن علي عليهما السلام ودعاء أهل بيته رضى الله عنهم والدفع عن الضعفاء، فقال الشاعر في ذلك:

ولما دعى المختار جئنا لنصره
على الخيل بردى من كميت واشقرا
دعا بالثارات الحسين فأقبلت
تعادى بفرسان الصباح لتثارا

ونھض المختار الى عبد الله بن مطيع، وكان على الكوفة من قبل ابن الزبير فأخرجہ وأصحابہ منها منھزمین، وأقام بالكوفة الى المحرم سنة سبع وستين ثم عمد على انفاذ الجيوش الى ابن زياد وكان بأرض الجزيرة، فصير على شرطة أبا عبد الله الجدلي وأبا عمارة كيسان مولى عرينة، وأمر إبراهيم ابن الاشتر رضى الله عنه بالتأهب للمسير الى ابن زياد



لعنه الله، وأمره على الاجناد، فخرج ابراهيم يوم السبت
لسبع خلون من المحرم سنة سبع وستين في الفين من
مذحج واسد وألفين من تميم وهمدان وألف وخمسمائة
من قبل المدينة وألف وخمسمائة من كتلة وربيعة وألفين
من الحمراء.

وقال بعضهم: كان ابن الاشر في أربعة آلاف من القباط
وثمانية آلاف من الحمراء، وشيع المختار ابراهيم بن
الاشر رحمهما الله ما شيئاً فقال له ابراهيم: اركب وحمك
الله. فقال: اني لاحتسب الاجر في خطاي معك واحب ان
تغير قدمي في نصر آل محمد عليهم السلام، ثم ودعه
وانصرف.

فسار ابن الاشر حتى أتى المدائن، ثم سار يريد ابن زياد،
فشخص المختار عن الكوفة لما أتاه ان ابن الاشر قد
ارتحل من المدائن، وأقبل حتى نزل المدائن، فلما نزل ابن
الاشر نهر الخازر بالموصل أقبل ابن زياد في الجموع
ونزل على أربع فراسخ من عسكر ابن الاشر، ثم التقوا
فحضر ابن الاشر أصحابه وقال: يا أهل الحق وأنصار
الدين هذا ابن زياد قاتل الحسين بن علي وأهل بيته قد
أتاكم الله به ويجزيه حزب الشيطان، فقاتلوهم بنية وصبر
لعل الله يقتله بأيديكم ويشفي صدوركم.

وتزاحفوا ونادى أهل العراق بالثارات الحسين، فجال
أصحاب ابن الاشر جولة، فناداهم: يا شرطة الله الصبر
الصبر، فراجعوا فقال لهم عبدالله بن يسار بن أبي عقب
الدثلي: حدثني خليلي انا نلقى أهل الشام على نهر يقال له
الخازر فيكفوننا فيكشفوننا حتى نقول هي هي، ثم نكر
عليهم فنقتل أميرهم فابشروا واصبروا فانكم له قاهرون.
ثم حمل ابن الاشر يميناً فخالط القلب وكثرهم أهل



العراق فركبهم يقتلونهم، فأتجلت الغمة وقد قتل عبيد الله بن زياد والحصين بن النمير وشرحبيل وابن ذى الكلاع وابن حوشب وغالب الباهلي وعبد الله بن اياس السلمى وأبو الاشترس الذى كان على خراسان وأعيان أصحابه.

فقال ابن الاشر: انى رأيت بعدما انكشفت الناس طاقة منهم قد صبرت تقاتل، فأقدمت عليهم وأقبل رجل آخر فى كبكبة كأنه بغل اقمر يفرى الناس لا يدنو منه أحد الا صرعه، فلدى منى فضربت يده فأبنتها وسقط على شاطئ النهر فشرقت يدها وغربت رجلاه، فقتلته ووجدت منه ريع المسك وأظنه ابن زياد فاطبلوه، فجاء رجل فنزع خفيه وتأمله فاذا هو ابن زياد لعنه الله على ما وصف ابن الاشر، فاجتز رأسه واستوقلوا عامة الليل بجسده، فنظر اليه مهران مولى زياد وكان يحبه حباً شديداً فحلف ألا يأكل شحماً أبداً، وأصبح الناس فحوروا ما فى العسكر وهرب غلام لعبيد الله الى الشام.

فقال له عبد الملك بن مروان: متى عهدك بابن زياد؟ فقال: جال الناس وتقدم فقاتل وقال اتنى بجرة فيها ماء فأتيته فاحتملها فشرب منها وصب الماء بين درعه وجسده وصب على ناصية فرسه فصهل ثم انقحمه فهذا آخر عهدي به.

قال: وبعث ابن الاشر برأس ابن زياد الى المختار وأعيان من كان معه، فقدم بالرؤوس والمختار يتغدا فألقيت بين يديه، فقال: الحمد لله رب العالمين وضع رأس الحسين بن على بين يدي ابن زياد لعنه الله وهو يتغدى وأتيت برأس ابن زياد وأنا أتغدى. قال: رأينا حية بيضاء تخلل الرؤوس حتى دخلت فى أنف ابن زياد وخرجت من اذنه ودخلت فى اذنه وخرجت من أنفه، فلما فرغ المختار من



الغداة أقام فوطى وجه ابن زياد بنعله ثم رمى بها الى مولى له وقال: اغسلها فانى وضعتها على وجه نجس كافر.

وخرج المختار الى الكوفة وبعث برأس ابن زياد ورأس الحصين بن نمير وابن شرحبيل وابن ذى الكلاع مع عبدالرحمن بن أبى عمير الثقفى و عبدالله ابن شداد الجشيمى والسائب بن الملك الاشعري الى محمد بن الحنفية بمكة وعلى بن الحسين عليه السلام يومئذ بمكة وكتب اليه معهم: «أما بعد فانى بعثت أنصارك وشيعتك الى عدوك يطلبونه بدم أخيك المظلوم الشهيد، فخرجوا محتسبين محققين آسفين، فلقوهم دون نصيبين فقتلهم رب العباد، والحمد لله رب العالمين الذى طلب لكم الثأر وأدرك لكم رؤوساً أعداءكم، فقتلهم فى كل فج وغرقهم فى كل بحر، فشفى بذلك صدور قوم مؤمنين وأذهب غيظ قلوبهم»

وقدموا بالكتاب والرؤوس عليه فبعث برأس ابن زياد الى على بن الحسين عليهما السلام فأدخل عليه وهو يتغدى، فقال على ابن الحسين عليهما السلام: ادخلت على ابن زياد وهو يتغدى ورأس أبى بين يديه فقلت: اللهم لا تمنى حتى ترى رأس ابن زياد وأنا أتغدى، فالحمد لله الذى أجاب دعوتى.

ثم امر فرمى به ، فحمل الى ابن الزبير فوضعه ابن الزبير على قصبة فحركتها الريح فسقط فخرجت حية من تحت الستار فأخذت بأنفه، فأعادوا القصبة فحركتها الريح فسقط فخرجت الحية فأزمت بأنفه، فعل ذلك ثلاث مرات، فامر ابن الزبير فالقى فى بعض شعاب مكة.

قال: وكان المختار عليه السلام قد سأل فى أمان عمر بن سعد بن أبى وقاص، فأمنه على أن لا يخرج من الكوفة فان خرج منها قدمه هدر. قال: فأتى عمر بن سعد رجلاً فقال: انى



سمعت المختار يحلف ليقتلن رجلا والله ما أحسبه غيرك. قال: فخرج عمر حتى أتى الحمام فقبل له: أترى هذا يخفى على المختار؟ فرجع ليلاً فدخل داره، فلما كان الغد غدوت فدخلت على المختار وجاء الهيثم بن الأسود فقعده فجاء حفص بن عمر بن سعد فقال للمختار: يقول لك أبو حفص انزلنا بالذي كان بيننا وبينك. قال: اجلس فدعا المختار أبا عمرة فجاء رجل قصير يتخشخش في لخطه دف فسار، ودعا برجلين فقال: اذهبا معه، فذهب فوالله ما أحسبه بلغ دار عمر بن سعد حتى جاء برأسه فقال المختار لحفص: أتعرف هذا؟ فقال: انا لله وانا اليه راجعون نعم. قال: يا أبا عمرة الحق به فقتله. فقال المختار لله عمر بالحسين وحفص بعلي بن الحسين ولا سواء.

قال واشتد أمر المختار بعد قتل ابن زياد واخاف الوجوه وقال: لا يسوغ لي طعام ولا شراب حتى أقتل قاتلة الحسين بن علي عليه السلام وأهل بيته وما ومن ديني أترك أحداً منهم حيا. وقال: اعلموني من شرك في دم الحسين وأهل بيته، فلم يكن يؤتوه برجل فيقولون هذا من قتلة الحسين أو ممن أعان عليه الا قتله، وبلغه ان شمر بن ذى الجوشن لعنه الله أصاب مع الحسين ابلاً فأقعدها فلما قدم الكوفة نحرها وقسم لحومها. فقال المختار احصوا لي كل دار دخل فيها شيء من ذلك اللحم، فأحصوها فأرسل الى من كان أخذ منها شيئاً فقتلهم فهدم دوراً بالكوفة.

وأتى المختار بعبد الله بن اسيد الجهني ومالك بن الهيثم البدي من كندة وحمل بن مالك المحاربي فقال: يا أعداء الله أين الحسين بن علي؟ قالوا أكرهنا على الخروج اليه قال: أفلا منتقم عليه وسقيتموه من الماء، وقال للبدي: أنت صاحب برنسه لعنك الله. قال: لا. قال: بلى. ثم قال

اقطعوا یدیه ورجلیه ودعوه یضطرب حتی یموت، فقطعموه
 وأمر بالآخرین فضریت أعتاقهما، وأتی بقراد بن مالک
 وعمر بن خالد وعبدالرحمن البجلی وعبدالله بن قیس
 الخولانی فقال لهم: یاقتله الصالحین ألا ترون برثنا منکم
 لقد جاء کم الوریس بیوم نحس، فأخرجهم الی السوق فقتلهم۔
 وبعث المختار معاد بن هانی الکندی وأبا عمرة کيسان
 الی دار خولی ابن یزید الاصبیحی۔ وهو الذی حمل رأس
 الحسین علیہ السلام الی ابن زیاد۔ فأتوا داره فاستخفی فی
 المخرج، فدخلوا علیه فوجلوه قد اکب علی نفسه
 قوصرة، فأخنوه وخرجوا یریدون المختار فتلقاهم فی
 ركب فروده الی داره وقتله عندها وأحرقه۔

وطلب المختار شمر بن ذی الجوشن فهرب الی البادية
 فسعی به الی أبی حمزة فخرج الیه مع نفر من أصحابه
 فقاتلهم قتالاً شديداً فأثخنته دهنأ فی قدر وقذفه فیها
 فتفسخ، ووطئ مولی لآل حارث بن مضرب وجهه ورأسه،
 ولم یزل المختار یتتبع الحسین علیہ السلام وأهله حتی قتل منهم
 خلقاً کثیراً وهرب الباقون فهدم دورهم، وقتلت العبید
 موالیهم الذین قاتلوا الحسین علیہ السلام، فأتوا المختار فأعتقهم۔

حارث بن ابی اسامہ نے قتل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: عوام میں سے بعض لوگوں نے
 بیان کیا ہے کہ حضرت امیر مختار بن ابی عبیدہ ثقفی نے بروز بدھ پندرہ ربیع الثانی سال ۶۶ ہجری
 قمری کو حکومت وقت کے خلاف قیام کر کے کوفہ کے دارالندوہ پر قبضہ کر لیا اور لوگوں نے
 اطاعتِ خدا اور رسولؐ پر اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے وفادار جانثاروں کے ناحق خون
 کا بدلہ لینے کی بنا پر آپ کی بیعت کی۔

پس شاعر نے اس پر اشعار پڑھے جن کا ترجمہ پیش ہے:

- ① سرخ و سیاہ اور اصلی نسل کے گھوڑوں پر سوار ہو کر آئے۔
- ② اس نے پکارا اے عماراتِ حسین! تو ہم نے قبول کیا اور صبح گھوڑوں پر سوار ہوئے تاکہ

خون کا بدلہ لے سکیں۔

حضرت عتارؓ نے عبداللہ بن مطیع کو شکست دی اور یہ شخص ابن زبیر کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا۔ عتارؓ نے اس کو اور اس کے لشکر کو شکست دے کر کوفہ سے باہر نکال دیا اور اس کے بعد سال ۶۷ ہجری کے محرم تک کوفہ میں آپؐ نے قیام فرمایا۔ پھر آپؐ نے ابن زیاد کی طرف ایک لشکر روانہ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ ابن زیاد ان دنوں جزیوں کی سر زمین پر تھا۔ وہ لشکر ابو عبداللہ جدلی اور ابو عمارہ کیسان جو کہ عربینہ کا غلام تھا، پر مشتمل تھا۔ (یعنی کہ لوگ مقدمہ لشکر بن کر گئے) اور اس کے بعد جناب ابراہیم بن مالک اشتر رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ آپؐ ابن زیاد ملعون کے مقابلے کے لیے لشکر تیار کریں۔ ابراہیم بن اشتر سات محرم بروز ہفتہ سن ۶۷ ہجری کو لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ جس میں دو ہزار سپاہی قبیلہ مذحج اور اسد کے تھے اور دو ہزار قبیلہ قسیم اور ہمدان کے تھے اور پندرہ سو لوگ مدینہ کے قبائل میں سے تھے اور پندرہ سو افراد قبیلہ کنذہ اور ربیعہ کے تھے اور دو ہزار افراد حمر اقبیلہ کے تھے۔

بعض لوگوں نے بیان کیا ہے: ابراہیم ابن اشتر کے لشکر میں چار ہزار لوگ مختلف قبائل اور آٹھ ہزار لوگ بنی حمر میں سے تھے۔ جناب عتارؓ ابراہیم بن اشترؓ کے ساتھ ساتھ پیدل سفر کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ جناب ابراہیم نے عرض کیا: اے عتارؓ! آپؐ بھی گھوڑے پر سوار ہو جائیں خدا آپؐ پر رحم فرمائے۔ جناب عتارؓ نے جواب میں فرمایا: میں اپنے ہر قدم پر جو آپؐ کے ساتھ اٹھا رہا ہوں خدا سے اجر کا طالب ہوں اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرے قدم بھی آل محمدؐ کی نصرت و حمایت میں گر دآلود ہوں۔ پھر آپؐ نے ابراہیم کو الوداع فرمایا اور واپس لوٹ آئے۔ ابراہیم ابن اشترؓ نے سفر شروع کیا۔ سفر کرتے کرتے وہ مدائن پہنچ گئے اور وہاں سے ابن زیاد کا ارادہ کیا۔ اس دوران میں جناب عتارؓ کوفہ سے بلند مقام پر رہے تاکہ ان کو ابن اشتر کے بارے میں خبر ملتی رہے۔ ادھر ابراہیمؓ نے مدائن سے سفر شروع کیا۔ جب ابن اشترؓ نے حازر نامی نہر کے کنارے پر پڑاؤ کیا، جو موصل کے قریب تھی اور وہاں پر ابن زیاد کا سامنا ہوا جو ابن اشتر کے لشکر سے چار فرسخ کے فاصلے پر ٹھہرا ہوا تھا پھر دونوں لشکروں کا آپس میں ٹکراؤ ہوا۔ ابن اشترؓ نے اپنے لشکر کو پکارا اور آواز دی:

اے اہل حق اور اے دین حق کے مددگار! یہ ابن زیاد جو امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہل

بیت کا قاتل ہے۔ یہ خود اور اس کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو ان کے مقابلے میں لایا ہے۔ تم ان کے مقابلے میں جنگ کرو اور صبر کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں ان کو قتل کروائے گا اور تمہارے دلوں کو ان کے قتل سے شفا عطا فرمائے گا۔

پس دونوں لشکر ایک دوسرے کے قریب ہوئے اور اہل عراق نے آواز دی: اے عمارات الحسین! ابنِ اشتر کے لشکر نے دوبارہ ہٹ کر حملہ کیا تو ابنِ اشتر نے ان کو آواز دی: اے اللہ کے لشکر یو! صبر کرو، صبر کرو۔ وہ دوبارہ ہٹے اور حملہ کیا۔ عبداللہ بن یسار بن ابی عقبہ نے بیان کیا ہے کہ میرے ایک دوست نے بیان کیا ہے:

لشکرِ شام سے ہمارا ٹکراؤ ایک نہر کے کنارے ہوا۔ پھر خازر کہتے ہیں: وہ ہمارے لیے کافی تھے اور وہ ہمیں شکست دے رہے تھے اور ہمیں گالیاں دے رہے تھے۔ پھر ہم نے ان پر زوردار حملہ کیا اور ان کے امیر کو قتل کر دیا۔ ہمیں خوشی کی خبر دی گئی اور صبر کا حکم دیا گیا کہ تم لوگ ان پر غالب ہو چکے ہو۔

پھر ابنِ اشتر نے خود یمن لشکر پر حملہ کیا اور قلب لشکر تک کو پہنچا کر رکھ دیا۔ اہل عراق نے ابنِ زیاد کے لشکر کو بھگا دیا اور خود ان کا پیچھا کیا اور ان کو قتل کیا۔ جب میدان کا گرد و غبار چھٹا تو (لوگوں نے) دیکھا کہ عبید اللہ بن زیاد، حصین بن نمیر، شرجیل اور ابنِ ذی النکاح، ابنِ حوشب، غالب باہلی، عبداللہ بن ایاس سلمیٰ اور ابوالاشرس قتل ہو چکے ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جو اس ملعون کے سردار اور سوار تھے۔

ابنِ اشتر نے فرمایا: جب لوگ متفرق ہو گئے تو میں نے دیکھا کہ لوگوں کی جماعت ثابت قدم ہے اور وہ جنگ کر رہی ہے۔ میں ان کی طرف بڑھا اور ان پر حملہ کیا۔ میرے سامنے ایک ایسا شخص آیا جو گڑھے میں گرا ہوا تھا جو بھی اس کے قریب جاتا وہ چیخ مارتا۔ میں اس کے قریب پہنچا تو میں نے اس کے ہاتھ کو کاٹ ڈالا۔ وہ نہر کے کنارے گرا۔ پھر میں نے اس کے دوسرے ہاتھ کو بھی جدا کر دیا۔ اس کے دونوں پاؤں کو کاٹا اس کے بعد میں نے اس کو قتل کر دیا۔ اس دوران میں نے محسوس کیا کہ پاس سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہے، اس سے مجھے یہ گمان ہوا کہ وہ ابنِ زیاد ہے۔ جب اس کی تحقیق کی گئی تو ایک شخص آیا اور اس نے علامات سے اس کی شناخت کی تو وہ واقعی ابنِ زیاد نکلا۔ اس کے بعد اس کا سر تن سے جدا کیا گیا اور ساری



رات اس کے جسم کو آگ میں جلایا گیا۔ جب اس کے غلام مہران نے اسے دیکھا جو اس کے ساتھ بہت زیادہ محبت کرتا تھا تو اس نے قسم اٹھائی کہ اس کے بعد کبھی گوشت نہیں کھاؤں گا اور جب صبح ہوئی تو لوگوں نے لشکر کے مال و اسباب کو جمع کرنا شروع کیا۔ اس دوران میں عبید اللہ ابن زیاد کا یہ غلام شام کی طرف فرار کر گیا۔

اس غلام سے عہد الملک بن مروان نے کہا: حیرا ابن زیاد کے ساتھ عہد و پیمان کیا تھا؟ اس نے کہا: لوگوں نے تھڑم کیا اور جنگ ہوئی اور وہ قتل ہو گیا، تم میرے لیے پانی منگواؤ، پانی لایا گیا تو اس نے پیا۔ اپنی زرہ پر بھی ڈالا اور گھوڑے کے منہ پر بھی ڈالا۔ گھوڑے نے ہنہٹا شروع کیا تو اس نے بغیر سوچے سمجھے کہا: یہ میرا اس کے ساتھ آخری وعدہ تھا (یعنی اس کی ساری رپورٹ آپ کو دینا ہی میرا وعدہ تھا)۔

راوی بیان کرتا ہے: اس کے بعد ابن اشتر نے ابن زیاد اور اس کے ساتھ قتل ہونے والے لوگوں کے سر عمار کی طرف روانہ کر دیے۔ جب عمار کے پاس ان سروں کو پیش کیا گیا۔ اس وقت عمار کھانا کھا رہا تھا۔ اس وقت عمار نے کہا: الحمد للہ! جب حسین ابن علیؑ کا سر ابن زیاد کے پاس لایا گیا تھا تو اس وقت یہ ملعون کھانا ہی کھا رہا تھا اور اب جبکہ اس ملعون کا سر میرے سامنے پیش کیا گیا ہے تو میں کھانا کھا رہا ہوں۔

راوی بیان کرتا ہے: میں نے دیکھا ان سروں میں ایک سانپ ہے جو ابن زیاد کی ناک میں داخل ہوتا ہے اور کان سے نکل جاتا ہے اور کان میں داخل ہوتا ہے تو ناک سے باہر آتا ہے۔ جب عمار کھانے سے فارغ ہوا تو اپنے مقام پر کھڑا ہوا اور اپنے پاؤں کی جوتی سے اُس کی ناک کو مسل دیا پھر اپنی جوتی کو اپنے غلام کے حوالے کیا اور فرمایا: جاؤ اس کو پاک کر کے لاؤ، کیونکہ میں نے اسے ایک نجس کافر کے چہرے پر رکھا ہے۔

اس کے بعد عمار نے ابن زیاد، حسین بن غیر، ابن شرجیل، ابن ذی الکلاع کے سروں کو عبدالرحمن بن ابی عمیر ثقفی اور ابن شداد شیبی اور سائب بن عبد الملک اشعری کے ہمراہ کوفہ سے مکہ کی طرف جناب محمد بن حنفیہؑ کی طرف روانہ کیا اور ان دنوں حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام بھی مکہ ہی میں موجود تھے اور ان کو ایک خط بھی تحریر کر کے دیا، جس میں یوں تحریر کیا ہوا تھا:

”اما بعد! میں نے آپ کے شیعوں اور آپ کے مددگاروں کو آپ کے دشمن کی طرف



روانہ کیا تھا اور انھوں نے ان سے آپ کے بھائی امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ لیا ہے اور ان کو پانے کے بعد انھیں قتل کر دیا اور ان لوگوں کو ذلیل کیا اور تمام حمد ہے اس خدا کی جس نے آپ کے شیعوں کے ہاتھوں آپ کے دشمنوں کو قتل کر دیا اور آپ کے لیے آپ کے دشمنوں کے سروں کو روانہ کر دیا۔ اس سے مؤمنین کے دلوں کو بھی سکون ملا ہے اور ان کے دلوں کا غصہ کم ہوا ہے۔“

ان لوگوں نے یہ خط عمر حنیفہ کے سامنے پیش کیا اور آپؐ نے ابن زیاد کا سر علی بن حسین کی خدمت میں پیش کیا۔ اس وقت امام علی بن حسین علیہ السلام بھی کھانا کھا رہے تھے۔ چنانچہ امام علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا:

”جب مجھے ابن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو اس وقت یہ ملعون کھانا کھا رہا تھا اور میرے بابا کا سر اس کے سامنے تھا۔ میں نے اس وقت یہ دعا کی تھی: اے میرے اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا، جب تک میں بھی دیکھ نہ لوں کہ میں کھانا کھا رہا ہوں اور ابن زیاد کا سر میرے سامنے ہے۔ تمام حمد ہے اس ذات کی، جس نے میری دعا کو قبول فرمایا۔“

پھر آپؐ نے حکم دیا اس کو پتھر مارے جائیں اور اس کے بعد اسے ابن زبیر کی طرف روانہ کیا گیا۔ ابن زبیر نے اس سر کو ایک بلند جگہ پر رکھا تو ہوانے اسے نیچے گرا دیا۔ جب وہ سر نیچے گرا تو اس سے ایک سانپ نکلا اس نے اس کی ناک کو کاٹا پھر اس کو دوبارہ رکھا گیا تو ہوانے اس کو دوبارہ نیچے گرا دیا اور پھر اس میں سے ایک سانپ نکلا اور اس نے پھر اس ملعون کی ناک کو کاٹا۔ پس یہ کارروائی تین دفعہ ہوئی۔ اس کے بعد ابن زبیر نے حکم دیا کہ ان کو مکہ کے کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے۔

راوی بیان کرتا ہے: جناب مختار رضی اللہ عنہ سے عمر بن سعد بن ابی وقاص کے بارے میں امان نامہ طلب کیا تو جناب مختار نے اس کو امان دے دی لیکن شرط یہ عائد کی کہ یہ کوفہ سے باہر نہیں جائے گا اور اگر یہ باہر چلا گیا تو اس کا خون ضائع ہوگا۔

راوی کہتا ہے: ایک دن عمر بن سعد کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: میں نے خود



سنا ہے کہ عتار نے ایک شخص کے قتل کرنے کے لیے قسم اٹھائی ہوئی ہے اور خدا کی قسم، میرے خیال میں وہ حیرے ملاوہ کوئی دوسرا شخص نہیں ہو سکتا۔ عمر بن سعد اپنے گھر سے نکلا اور حمام میں آیا۔ اس سے کہا گیا: کیا تو یہ گمان کرتا ہے کہ تو عتار سے پوشیدہ دغلی رہ جائے گا (ہرگز نہیں) وہ راتوں رات واپس آیا اور اپنے گھر میں داخل ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ منہ اندھیرے عتار کے پاس آیا اور اس کے بعد عیشم بن اسود بھی عتار کے پاس پہنچا اور بیٹھ گیا۔ اس کے بعد حفص بن عمر بن سعد آیا۔ اُس نے عتار سے عرض کیا کہ ابو حفص نے عرض کیا ہے: جو ہمارے اور آپ کے درمیان معاہدہ تھا، میں وہ پورا نہیں کر سکا۔ لہذا آپ دوبارہ امان نامہ تحریر کر دیں۔ جناب امیر عتار نے اس سے کہا: اچھا بیٹھو۔ اس دوران آپ نے اپنے پولیس افسر ابو عمرہ کو بلایا۔ وہ ایک چھوٹے قد کا آدمی تھا جو اپنے ہتھیاروں سے لیس تھا۔ عتار نے اس کے کان میں کچھ کہا اور اس کو روانہ کیا۔ پھر دو اور آدمیوں کو بلایا اور ان کو بھی اس کے ساتھ روانہ کیا جب وہ چلے گئے تو سیدھے عمر بن سعد کے گھر پہنچے اور وہاں سے جب واپس آئے تو عمر بن سعد کا سران کے پاس تھا جو انھوں نے عتار کو پیش کر دیا۔ جناب عتار نے حفص سے فرمایا: اسے جانتے ہو؟ حفص نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہاں! میں اسے جانتا ہوں۔ جناب عتار نے فرمایا: اے ابو عمرہ! حفص کو بھی اس کے باپ کے ساتھ ملحق کر دو۔ پس اس کو بھی قتل کر دیا گیا تو جناب عتار نے فرمایا: عمر حسین کے بدلے اور یہ علی بن حسین کے بدلے میں۔ خدا کی قسم، اگرچہ یہ سادات نہیں ہے اور یہ برابر نہیں ہیں۔

راوی بیان کرتا ہے: ابن زیاد کے قتل کے بعد عتار کے لیے معاملہ چھیڑ دیا گیا تھا اور اس کو چند وجوہ کی بنا پر خوف طاری ہو گیا تھا۔ لہذا فرمایا: اب میرے لیے کھانا اور پینا جائز نہیں ہے۔ یہاں تک کہ میں امام حسینؑ اور ان کے اہل بیتؑ کے قاتلوں کو قتل نہ کر ڈالوں اور میرا دین کامل نہیں ہے اگر میں ان میں سے کسی کو چھوڑ دوں۔ فرمایا: تم لوگ مجھے ان لوگوں کے بارے میں بتاؤ جو امام حسینؑ اور ان کے اہل بیتؑ کے خون اور قتل میں شریک تھے۔ پس جس کے بارے میں بھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شخص قتل امام مظلومؑ میں شریک تھا یا اس نے ان کے قتل میں مدد کی ہے تو اُسے ضرور قتل کیا جاتا۔ جناب عتار کو خبر دی گئی کہ جب شمر بن ذی الجوشن امام حسینؑ کے ساتھ جنگ سے فارغ ہو کر کوفہ آیا تھا تو اس نے اونٹ نحر کے اور ان کا



گوشت لوگوں میں تقسیم کیا تھا۔ جناب عتار نے فرمایا: ان گھروں کو شمار کرو جن گھروں میں وہ گوشت دیا گیا تھا۔ ان کو شمار کیا گیا تو جناب عتار نے فرمایا: جن لوگوں نے اس گوشت کو لیا تھا، ان سب کو قتل کر دو اور ان کے گھروں کو سہار کر دو۔

جناب عتار کے پاس عبداللہ بن اسد جعفی اور مالک بن معیثم الہدای جو کنندہ قبیلہ سے تھے اور حمل بن مالک عماری کو پیش کیا گیا تو جناب عتار نے فرمایا: اے دشمنانِ خدا! تم نے حسین ابن علیؑ کے ساتھ کیا کیا؟ انھوں نے کہا: ہم حسینؑ پر خروج نہیں کرنا چاہتے تھے۔ عتار نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے امام حسینؑ اور آپؑ کے اہل بیتؑ پر پانی بند نہیں کیا تھا اور پانی کے پھرے پر تم نہیں تھے؟ عتار نے الہدای سے فرمایا: خدا تجھ پر لعنت کرے کہ تو ہی وہ تھا، جو لوہی والا تھا اور پانی روکنے والا تھا۔ اس نے کہا: نہیں! آپؑ نے فرمایا: کیوں نہیں! تو ہی وہ ہے۔ پھر فرمایا: ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دو اور انکو چھوڑ دو تاکہ یہ تڑپ تڑپ کر مر جائیں اور باقی لوگوں کو قتل کر دو۔ اور اس کے بعد قرار بن مالک، عمر بن خالد اور عبدالرحمن بن بکلی اور عبداللہ بن قیس خولانی کو پیش کیا گیا۔ آپؑ نے ان سے فرمایا: اے نیک لوگوں کے قاتلو! کیا تم یہ گمان کرتے تھے کہ تم کو چھوڑ دیا جائے گا اور تم اس دن سے بچ جاؤ گے۔ فرمایا: ان کو بازار میں لے جاؤ اور سب کو قتل کر دو۔

اس کے بعد جناب عتار نے معاذ بن حانی کندی اور ابو عمرہ کسان کو خوبی کے گھر کی طرف روانہ کیا۔ یہ وہ طعون ہے جو انام کے سر کو نیزے پر اٹھا کر ابن زیاد کے پاس لے گیا تھا۔ یہ حضرات اس طعون کے گھر آئے اور اس کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ وہ بیت الخلاء میں چھپ گیا۔ یہ حضرات اس کے گھر میں داخل ہو گئے اور اس کو وہاں سے گرفتار کیا اور لے کر عتار کی طرف روانہ ہوئے۔ عتار انھیں راستے میں ہی مل گئے اور فرمایا: اس کو وہاں اس کے گھر کی طرف لے چلو۔ پس اسے اس کے گھر کے قریب قتل کیا اور پھر وہاں پر ہی چلا دیا گیا۔ اس کے بعد عتار نے شمر بن ذی الجوشن کو طلب کیا۔ وہ جنگ کی طرف فرار کر گیا تھا۔ اس کا تعاقب کیا گیا تو وہ ابو جزہ کے پاس چلا گیا۔ وہاں سے اس کے چند ساتھی نکلے تو ان کے ساتھ شدید جنگ ہوئی اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔ پھر تیل گرم کیا گیا اور اس میں اس طعون کو ڈال دیا گیا اور حارث بن معرب کی آل کے غلام نے اس کے چہرے کو پامال کیا۔ جناب عتار نے ہمیشہ امام حسینؑ اور ان



کے خاندان کے قاتلوں کا تعاقب کیا، یہاں تک کہ ایک کثیر تعداد کو قتل کر دیا اور جو باقی بچ گئے وہ فرار ہو گئے۔ آپ نے ان کے گھروں کو مسمار کر دیا اور جن غلاموں نے قتلِ امامؑ میں شریک اپنے آقاؤں کو قتل کیا، مجازاً ان سب کو آزاد کر دیا۔

جو اپنے خاندان کے ساتھ نیکی کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد رضي الله عنه عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن محمد بن عيسى عن يونس بن عبد الرحمن عن أبي الوليد عن الحسن بن زياد الصيقل قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: من صدق لسانه زكى عمله، ومن حسنت نيته زيد في رزقه، ومن حسن بره بأهل بيته زيد في عمره۔

(مخفف اسناد) حسن بن زیاد صیقل نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق عليه السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص زبان کا سچا ہے، اس کا عمل پاکیزہ ہے۔ جس کی نیت نیک ہوگی، اس کے رزق میں اضافہ ہوگا اور جو اپنے خاندان کے ساتھ نیکی کرے گا، اس کی زندگی میں اضافہ ہوگا۔

آئمہٴ علما ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علي بن محمد البزاز قال: حدثني أبو القاسم زكريا بن يحيى الكنتجى ببغداد في شهر ربيع الاول سنة ثمان وعشرين وثلاثمائة، وكان يذكر أن سنة في ذلك الوقت أربع وثمانون سنة قال: حدثني أبو هاشم داود بن قسم بن الاسحاق الجعفرى قال: سمعت الرضا عليه السلام يقول الائمة علماء حلماء صادقون مفهمون محدثون، وعنه سمعت الرضا عليه يقول: لنا أعين لا تشبه أعين الناس وفيها نور ليس للشيطان فيها نصيب۔



(بخلاف استاد) ابوہاشم داؤد بن قسّم بن اسحق جعفری نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ائمہ علیہ السلام، علماء (طہم کی حج) یعنی مرد بار) اور صادق اور دین خدا کے سمجھانے والے اور دین خدا کو بیان کرنے والے ہیں۔

راوی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: ہماری آنکھیں لوگوں کی آنکھوں کی مثل نہیں ہیں۔ ہماری آنکھوں میں ایسا نور ہوتا ہے جس میں شیطان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے محمدؐ سے عہد لیا

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني المظفر بن محمد البلخي قال: حدثنا محمد بن جرير قال: حدثنا عيسى قال: حدثنا مخلول بن ابراهيم قال: حدثنا عبد الرحمن بن الاسود عن محمد بن عبيد الله عن عمر بن علي عن أبي جعفر عليه السلام عن آبائه قال: قال رسول الله ﷺ: ان الله عهد الى عهداً فقلت: يارب بينه لي؟ قال: اسمع. قلت: سمعت. قال: يا محمد ان علياً راية الهدى بعدك، وامام اوليائي، ونور من أطاعني، وهو الكلمة التي ألزمها الله المتقين، فمن أحبه فقد أحبنى ومن أبغضه فقد أبغضني، فبشره بذلك.

(بخلاف الاسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت رسول خدا سے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت رسول خدا نے ارشاد فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے میرے خدا وہ عہد میرے لیے بیان فرما۔ آواز قدرت آئی: سنو! میں نے عرض کیا: میں سن رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! تحقیق! آپؐ کے بعد علیؑ ہدایت کا پرچم ہے۔ اور میرے دوستوں کا امام ہے اور جو میری اطاعت کریں گے ان کے لیے نور ہے۔ یہ میرا وہ کلمہ ہے جو متقین کے لیے لازم قرار دیا گیا ہے۔ جو شخص اس سے محبت کرے گا، اس نے مجھ (یعنی اللہ تعالیٰ) سے محبت کی اور جو اس سے بغض رکھے گا، اس نے مجھ سے بغض رکھا ہے۔ اے محمد! اس کے بارے میں علیؑ کو خوش خبری دے دو۔



امیر المؤمنینؑ نے امام حسنؑ سے فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا المظفر بن محمد قال: حدثنا أبو بكر محمد بن أحمد بن أبي الثلج قال: حدثني أبي قال: حدثنا داود بن رشيد قال: حدثنا عطاء بن مسلم الخفاف قال: سمعت الوليد بن يسار يذكر عن عمران بن ميثم عن أبيه ميثم بن ميثم قال: قال سمعت علياً أمير المؤمنين وهو يجود بنفسه يقول: يا حسن- فقال الحسن: ليك يا أبتاه- فقال: ان الله أخذ ميثاق أبيك على بغض كل منافق وفاسق، وأخذ ميثاق كل منافق وفاسق على بغض أبيك.

(بخلاف اسناد) عمران بن ميثم نے اپنے والد جناب ميثم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ وہ خود اپنے بارے میں فرما رہے تھے آپؑ نے فرمایا: اے حسنؑ! امام حسنؑ نے عرض کیا: جی بابا جان! آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر منافق و فاسق سے تمہارے باپ سے بغض رکھنے کا عہد لیا ہے اور ہر منافق اور فاسق تمہارے باپ سے بغض رکھتا ہے۔

بنو ہاشم میں سے مجھے چنا گیا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو حفص عمر بن محمد بن الزيات قال: حدثني علي بن العباس قال: حدثني أحمد بن منصور الرمادي قال: حدثنا محمد بن مصعب القرقيساني قال: حدثنا الأوزاعي عن شداد أبي عمار عن واصل بن الأصبغ قال: (قال رسول الله ﷺ: ان الله اصطفى اسماعيل من ولد ابراهيم، واصطفى كنانة من بني اسماعيل، واصطفى قريشاً من بني كنانة، واصطفى هاشماً من قريش، واصطفاني من هاشم).

(بخلاف الاسناد) جناب واصل بن الاصبغ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے



ارشاد فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے اولادِ ابراہیم علیہ السلام میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چنا ہے۔ اور اولادِ اسماعیل میں سے جناب کنانہ کو چنا ہے پھر اولادِ کنانہ میں سے قریش کو چنا ہے اور قریش میں سے حضرت ہاشم کو چنا ہے اور پھر اولادِ ہاشم میں سے مجھے چنا ہے۔

نعمتِ خدا کے ساتھ اچھا سلوک کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن زيد الشحام عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام انه قال: احسنوا جوار النعم، واحذروا ان تنتقل عنكم الى غيركم، أما انها تنتقل عن أحد قط فكادت أن يرجع اليه. قال: وكان أمير المؤمنين عليه السلام يقول: قل ما أدبر شئ فأقبل.

(بخلاف استاد) زید الشحام نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: نعمتِ خدا کے ساتھ اچھا سلوک کرو (یعنی اس کا شکر ادا کرو) اس بات سے ڈرو کہ وہ نعمت تمہارے غیر کی طرف منتقل ہو جائے۔ آگاہ ہو جاؤ! کوئی نعمت بھی کسی سے منتقل نہیں ہوتی، قریب ہے کہ وہ دوبارہ پلٹ کر اس کے پاس آئے گی۔ آپ نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ جو کسی چیز کو پشت کرتا ہے، وہ اس کا سامنا کرے گا۔

سب سے پہلے اسلام کا اعلان کرنے والا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر عبد الواحد بن محمد بن عبد الله ابن محمد بن مهدي قال: أخبرنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنا أحمد بن الحسين بن عبد الملك الأودي قال: حدثنا اسماعيل ابن عامر قال: حدثني كامل بن العلاء عن عامر بن السبط عن سلمة بن كهيل عن أبي صادق عن عليم عن سلمان قال: ان أول هذه الأمة وروداً على رسول الله ﷺ أولها اسلاما على بن



ابن ابی طالب علیہ السلام

(بخاری استاد) حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس امت کے سب سے پہلے رسول خدا کے پاس عرض پر وارد ہونے والے اور سب سے پہلے اعلان اسلام کرنے والے علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

علی کو گالیاں دینے والا عبداللہ بن علقمہ تھا

(روایا الاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أبو العباس قال: حدثنا أحمد بن يحيى بن زكريا قال: حدثنا علي بن قادم قال: حدثنا إسرائيل عن عبد الله بن شريك عن سهم بن الحصين الاسدي قال: قدمت الى مكة أنا وعبد الله بن علقمة وكان عبد الله بن علقمة سبابة لعلی دهرًا. قال: فقلت له هل لك في هذا - يعني أبا سعيد الخدري - نحدث به عهدًا؟ قال: نعم، فأتيناه فقال: هل سمعت لعلی منقبه؟ قال: نعم إذا حدثتك فستل عنها المهاجرين وقرشاً ان رسول الله ﷺ قام يوم غدیر خم فأبلغ ثم قال: يا أيها الناس الست أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ فقالوا: بلى. قالها ثلاث مرات، ثم قال: ادن يا علي، فرفع رسول الله ﷺ يديه حتى نظرت الى بياض اباطهما قال: من كنت مولاه فعلي مولاه ثلاث مرات.

قال: فقال عبد الله بن علقمة أنت سمعت هذا من رسول الله ﷺ؟ قال أبو سعيد: نعم، وأشار الى اذنيه وصدره قال: سمعت اذناي ووعاء قلبي.

قال عبد الله بن شريك: فقدم علينا عبد الله بن علقمة وسهم بن حصين، فلما صلينا الهجير قام عبد الله بن علقمة فقال: اني أتوب الى الله واستغفره من سب علي ثلاث مرات.

(بخاری استاد) ہم بن حصین اسدی نے روایت بیان کی ہے وہ کہتا ہے: میں اور



عبداللہ بن علقمہ کہ گئے (یہ عبداللہ بن علقمہ وہ شخص تھا جو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ایک زمانہ تک گالیاں دیتا تھا)۔ راوی بیان کرتا ہے: میں نے عبداللہ سے کہا: کیا میں تجھے ابوسعید خدری کے پاس لے چلوں کہ وہ ہمارے لیے کوئی حدیث بیان کریں تاکہ ہمارا تجدید عہد ہو جائے؟ اس نے کہا: ہاں! لے چلیں۔

ہم دونوں ابوسعید خدری کے پاس پہنچے۔ میں نے کہا: اے سعید! کیا آپ نے علی علیہ السلام کی کوئی منقبت سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں! جب میں آپ لوگوں کے لیے حضرت علی علیہ السلام کی شان میں حدیث بیان کروں گا تو پھر تم اس کے بارے میں مہاجرین اور قریش سے سوال کر سکتے ہو۔ تحقیق! رسول خدا غدا یرغم کے دن کھڑے ہوئے اور تبلیغ فرمائی اور پھر فرمایا:

اے لوگو! کیا میں مومنین کے نفسوں پر اولویت اور حق تصرف نہیں رکھتا؟ یعنی میں تمہارا مولا و آقا نہیں ہوں؟ تمام لوگوں نے جواب میں کہا: کیوں نہیں! آپ نے تین دفعہ تکرار فرمایا۔ پھر فرمایا: اے علی! میرے قریب آؤ۔ رسول خدا نے علی علیہ السلام کے دلوں ہاتھوں کو باندھ دیا، اتنا بلند کیا کہ ہم نے آپ کی بظلوں کی سفیدی کو دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا:

من كنت مولا فهذا علي مولا
”جس کا میں مولا و آقا ہوں اس کا علی مولا و آقا ہے۔“

ان کلمات کی آپ نے تین دفعہ تکرار فرمائی۔

راوی بیان کرتا ہے کہ عبداللہ بن علقمہ نے ابوسعید سے سوال کیا: کیا آپ نے خود رسول خدا سے ان کلمات کو سنا تھا؟ انھوں نے فرمایا: ہاں! انھوں نے اپنے کانوں اور سینے کی طرف اشارہ کیا اور کہا: میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے سنا ہے اور میرے اس دل نے ان کلمات کو محفوظ کیا ہوا ہے۔ عبداللہ بن شریک نے بیان کیا کہ عبداللہ بن علقمہ سہم بن حصین ہمارے پاس آئے۔ جب ہم نے دوپہر کی نماز یعنی نماز ظہر ادا کی تو عبداللہ بن علقمہ کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور اس کے بارے میں خدا سے مغفرت طلب کرتا ہوں تاکہ میرا اللہ میرے گناہ کبیرہ کو معاف کر دے اور ان کلمات کی اس نے تین دفعہ تکرار کی۔

میرے بعد علی تم سب کا ولی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أبو العباس



قال: حدثنا يحيى بن زكريا بن شيبان الكندي قال: حدثنا
ابراهيم بن الحكم بن ظهير قال: حدثني ابي عن منصور بن
سلم بن ماسور عن عبدالله بن عطا عن عبدالله بن يزيد عن
ابيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: على بن ابي
طالب مولى كل مؤمن ومؤمنة، وهو وليكم من بعدي.
(بخلاف اسناد) عبدالله بن يزيد نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے رسول خدا
سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:
”علی ابن ابی طالب علیہ السلام تمام مومنین اور مومنات کے مولا ہیں اور یہ
میرے بعد تم سب کے ولی ہیں۔“

اہل بیت محمدؐ کا دشمن جہنم میں جائے گا

أبو العباس قال: حدثنا عبدالله بن احمد بن مستورد قال:
حدثنا نصر بن مزاحم قال: حدثنا عمرو بن شعمر عن جابر
عن تميم وعن أبي الطفيل عن بشر بن غالب وعن سالم بن
عبدالله كلهم ذكروا عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ
قال: يا بني عبدالمطلب اني سألت الله عزوجل ثلاثاً أن
يثبت قائلکم، وان يهدي ضالکم، وان يعلم جاهلکم،
وسألت الله تعالى أن يجعلکم جوداء نجباء رحماء، فلو
ان امرء اصف بين الركن والمقام فصلى وصام ثم لقي الله
عزوجل وهو لاهل بيت محمد مبغض دخل النار.
(بخلاف اسناد) ابن عباسؓ نے جناب رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:
اے اولاد عبدالمطلب! میں نے تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں طلب کی ہیں:
① تمہارے کہنے والے کو ثابت قدم رکھے۔
② تمہارے گمراہ کو ہدایت عطا فرمائے۔
③ تمہارے جاہلوں کو علم عطا فرمائے۔
اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ وہ تم لوگوں کو سچی، شریف اور ایک دوسرے پر رحم کرنے



والا قرار فرمائے۔ اگر کوئی شخص رکن اور مقام کے درمیان صف بنا کر نماز ادا کرے اور دن کو روزہ رکھے پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس حالت میں جائے کہ وہ اہل بیت محمدؐ سے بغض و دشمنی رکھتا ہو تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار

أبو العباس قال: حدثنا أبو الفضل بن يوسف الجعفی قال: حدثنا محمد بن عکاشة قال: حدثنا أبو المعزی حمید بن المثنی عن یحییٰ بن طلحة النهدی عن ایوب بن الحر عن أبي اسحاق السبیعی عن الحارث عن علی صلوات الله علیه وآله قال: ان فاطمة شکت الی رسول الله ﷺ فقال: ألا ترضین انی زوجتک أقدم امتی سلماً وأحلهم حلماً وأكثرهم علماً أما ترضی أن نکونی سیدة نساء أهل الجنة، الا ما جعل الله لمريم بنت عمران وان ابنیک سیداً شباب أهل الجنة۔

(بخلاف الاسناد) حضرت علی علیہ السلام نے نقل فرمایا ہے کہ تحقیق فاطمہ الزہراء صلوات اللہ علیہا نے رسول خدا سے شکایت کی تو جناب رسول خدا نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ میں نے آپ کی شادی اس سے کی ہے جو امت میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا، سب سے زیادہ بردہار اور سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! یہ مرتبہ اور درجہ اللہ تعالیٰ نے مریم بنت عمران علیہا السلام کے لیے بھی نہیں قرار دیا۔ اور تحقیق! آپ کے دونوں فرزند جنت کے تمام نوجوانوں کے سردار ہیں۔

رسول خدا کی سب کو وصیت

أبو العباس قال: حدثنا الحسن بن عتبة الکندی قال: حدثنا بکار بن بشر قال: حدثنا علی بن القاسم أبو الحسن الکندی عن محمد بن عبید الله عن أبي عبیدة عن محمد بن عمار بن یاسر عن أبيه عمار بن یاسر قال: سمعت



رسول اللہ ﷺ بقول: أوصى من امن بي وصدقني
بالولاية لعلی، فانه من تولاه تولاني ومن تولاني تولی اللہ،
ومن أحبه أحبني ومن أحبني أحب اللہ، ومن أبغضه
أبغضني ومن أبغضني فقد أبغض اللہ عزوجل۔

(بخلاف استاد) عمار بن یاسرؓ نے رسول خدا سے نقل فرمایا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں
نے خود رسول خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہر اس شخص کو جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور
علیؑ کی ولایت کے بارے میں میری تصدیق کرتا ہے، وصیت کرتا ہوں کہ حقیقی جو شخص
علیؑ سے ولایت اور دوستی رکھتا ہے، وہ میرے ساتھ دوستی رکھتا ہے اور جو میرے ساتھ دوستی
رکھے گا اس نے اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھی۔ جو شخص اس سے محبت کرے گا، اس نے میرے ساتھ
محبت کی اور جو میرے ساتھ محبت کرے گا، اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی ہے۔ اور جو شخص اس
سے (یعنی علیؑ سے) بغض رکھے گا، اس نے میرے ساتھ بغض رکھا ہے اور جو شخص میرے
ساتھ بغض رکھے گا، اس نے اللہ عزوجل سے بغض رکھا ہے۔

آیت تطہیر کن کی شان میں نازل ہوئی؟

أبو العباس قال: حدثني يعقوب بن يوسف بن زياد قال:
حدثنا محمد بن اسحاق بن عمار قال: حدثنا هلال بن
أيوب الصيرفي قال: سمعت عطية العوفي يذكر انه سأل أبا
سعيد الخدري عن قول الله تعالى: ﴿انما يريد الله ليذهب
عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا﴾ فأخبره انها
نزلت في رسول الله ﷺ وعلى فاطمة والحسن والحسين۔

(بخلاف الاسناد) ہلال بن ایوب صیرفی نے بیان کیا ہے: میں نے سنا ہے کہ علیہ عوفی

نے ابوسعید خدری سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيرًا ۝ (سورۃ الاحزاب، آیت ۳۳)

”اے (مختبر کے) اہل بیت! خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو (ہر طرح
کی بُرائی سے دُور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھے کا حق ہے ویا



پاک و پاکیزہ رکھے۔“

ابوسعید خدری نے بتایا: یہ آیت خود حضرت رسول خدا اور علی، فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

صدقہ اور جناب عباسؓ

ابو العباس قال: حدثنا محمد بن سليمان بن يزيد قال: حدثنا نصر قال: حدثنا شريك عن اسماعيل المكي عن سليمان الاحول عن أبي رافع قال: بعث النبي ﷺ عمر ساعياً على الصدقة، فأتى العباس يطلب صدقة، ماله، فأتى النبي ﷺ وذكر ذلك له، فقال له النبي ﷺ: يا عمر أما علمت ان عم الرجل صنو أبيه، ان العباس أسلفنا صدقة للعام عام أول.

(بخلاف الاسناد) البورخاني نے روایت بیان کی ہے کہ رسول خدا نے عمر کو صدقہ اکٹھا کرنے کے لیے مامور فرمایا۔ وہ حضرت عباسؓ کے پاس آئے اور ان سے ان کے مال کا صدقہ طلب کیا تو جناب عباسؓ رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے بارے میں آپؐ کو بتایا۔ نبی اکرم ﷺ نے عمر سے فرمایا: اے عمر! کیا تو جانتا ہے کہ انسان کا چچا اس کے والد کا حقیقی بھائی ہوتا ہے۔ تحقیق عباسؓ! ہم نے اول سال ہی سے صدقہ عوام کے لیے قرار دیا ہے۔

محبوب رسول خدا کے بارے میں جناب عائشہ کا بیان

ابو العباس قال: حدثنا محمد بن احمد بن الحسن القطواني قال: حدثنا عباد بن ثابت قال: حدثنا علي بن صالح عن أبي اسحاق الشيباني، قال: وحدثني يحيى بن عبد الملك بن أبي غنية وعباد بن الربيع وعبد الله بن أبي غنية عن أبي اسحاق الشيباني عن جميع بن عمير قال: دخلت مع أخي علي عائشة فذكرت لها علياً عليه السلام، فقالت: ما رأيت رجلاً كان أحب إلى رسول الله ﷺ منه، وما رأيت امرأة كانت أحب إلى رسول الله ﷺ من امرأته.



(بخلف استاد) جناب جمیع بن عمیر نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرا بھائی ہم دونوں اُم المؤمنین جناب عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے ان کے سامنے علی علیہ السلام کا تذکرہ کیا۔ تو بی بی نے فرمایا: میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو علی علیہ السلام سے زیادہ رسول خدا کے نزدیک محبوب ہو اور عورتوں میں سے میں نے کسی عورت کو نہیں دیکھا جو علی کی زوجہ (یعنی فاطمہ الزہراء) سے زیادہ رسول خدا کو محبوب ہو۔

جو علی علیہ السلام سے بغض رکھتا ہے وہ جھوٹا ہے

أبو العباس قال: حدثنا الحسن بن علي بن بزيع قال: حدثنا عمرو بن ابراهيم قال: حدثنا سوار بن مضعب الهمداني عن الحكم بن عيينة عن يحيى بن الجزار عن عبد الله بن مسعود قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من زعم انه آمن بي وبما جئت به وهو يبغض علياً فهو كاذب ليس بمؤمن۔

(بخلف الاسناد) عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول خدا سے نقل کیا ہے، وہ ذکر کرتے ہیں: میں نے خود رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مجھ پر اور جو کچھ میرے اوپر نازل ہوا ہے اس پر (یعنی قرآن پر) ایمان رکھتا ہے جبکہ وہ علی علیہ السلام سے بغض رکھتا ہے تو وہ جھوٹا ہے اور مومن نہیں ہے۔

رسول خدا کی دعا

أبو العباس قال: حدثنا محمد بن اسماعيل الراشدي قال: حدثنا علي بن ثابت العطار قال: حدثنا عبد الله بن مسيرة أبو مريم الانصاري عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب قال: رأيت رسول الله ﷺ حامل الحسن وهو يقول: اللهم اني أحبه فأحبه۔

(بخلف اسناد) براء بن عازب نے رسول خدا ﷺ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول خدا ﷺ کو دیکھا آپ نے اپنے فرزند حسین بن علی علیہ السلام کو اٹھایا ہوا تھا اور یوں فرما رہے تھے:

”اے میرے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرما۔“

رسول خدا غضب ناک ہوں گے

أبو العباس قال: حدثنا الحسن بن علي بن عفان قال: حدثنا الحسن يعني بن عطية قال: حدثنا سعاد عن عبد الله بن عطاء عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال: بعث رسول الله ﷺ علي بن أبي طالب وخالد بن وليد كل واحد منهما وحده، وجمعهما فقال: إذا اجتمعتما فعليكم علي. فقال فأخذنا يميناً أو يساراً. قال وأخذ علي فأبعد فأصاب سبياً فأخذ جارية من الخمس.

قال بريدة: وكنت أشد الناس بغضا لعلي عليه السلام وقد علم ذلك خالد بن الوليد، فأتى رجلاً خالداً فأخبره انه أخذ جارية من الخمس، فقال: ما هذا. ثم جاء آخر ثم أتى آخر ثم تتابعت الاخبار على ذلك، فدعاني خالد فقال: يا بريدة قد عرفت الذي صنع فانطلق بكتابي هذا الى رسول الله ﷺ فأخبره، وكتب اليه فانطلقت بكتابه حتى دخلت على رسول الله ﷺ وأخذ الكتاب فأمسكه بشماله، وكان كما قال الله عز وجل لا يكتب ولا يقرأ، وكنت رجلاً اذا تكلمت طأطأت رأسي حتى أفرغ من حاجتي، فطأطأت أو فتكلمت فوقعت في علي حتى فرغت، ثم رفعت رأسي فرأيت رسول الله ﷺ قد غضب غضباً شديداً لم أره غضب مثله قط الا يوم قريظة والتضير، فنظر الى فقال: يا بريدة ان علياً وليكم بعدى فأحب علياً فانما يفعل ما يؤمر. قال: فقمتم وما أحد من الناس أحب الي منه.

وقال عبد الله بن عطاء: حدثت بذلك أبا حارث بن سويد بن غفلة، فقال: كتمك عبد الله بن بريدة بعض الحديث ان رسول الله ﷺ قال له: أنا فقت بعدى يا بريدة.



(بخلاف الاسناد) عبد اللہ بن مریدہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: رسول خدا نے علی بن ابی طالب علیہ السلام اور خالد بن ولید کو الگ مامور فرمایا اور دونوں کو جمع کیا اور فرمایا: جب تم دونوں جمع ہو جاؤ اور اکٹھے ہو جاؤ تو اس وقت علی حاکم ہوگا۔ راوی بیان کرتا ہے: دونوں دائیں یا بائیں طرف چلے گئے اور دوسری سمت حضرت علی علیہ السلام نے لے لی۔ راستے میں آپ کو دشمن ملا تو آپ نے غصے میں اس سے ایک لوٹری لے لی۔

مریدہ بیان کرتا ہے: میں اس دور میں علی علیہ السلام کا سخت دشمن تھا اور میری اس حالت کو خالد بن ولید جانتا تھا۔ پس ایک شخص خالد کے پاس آیا اور اس نے اس کے بارے میں اس کو اطلاع دی کہ علی نے ایک لوٹری غصے میں سے لے لی ہے تو خالد نے کہا: نہیں ایہ نہیں ہو سکتا۔ پھر دوسرا آیا تو اس نے بھی یہی خبر دی۔ پھر ایک اور آیا اور اس نے بھی اس کے بارے میں خبر دی۔ یہاں تک کہ پے درپے اس کی خبریں آنا شروع ہو گئیں۔

خالد نے مجھے بلایا اور کہا: اے مریدہ! تو جان چکا ہے کہ جو علی نے کیا ہے۔ تم میرا یہ خط رسول خدا کی خدمت میں لے جاؤ اور آپ کو بھی اس کے بارے میں خبر دے دو۔ خالد نے خط لکھا تو میں اسے لے کر روانہ ہوا اور رسول خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے خط پیش کیا تو آپ نے خط لے کر ایک طرف رکھ دیا۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دے دیا ہو کہ اس خط کو نہ کھولو اور نہ پڑھو۔ میں وہ آدمی ہوں کہ جب میں گفتگو کرتا ہوں تو اپنا سر جھکا کر بات کرتا ہوں، جب تک میری بات مکمل نہ ہو جائے میں اپنے سر کو نہیں اٹھاتا۔ پس میں نے اپنا سر نیچے کیا اور ساری داستان سنانا شروع کر دی اور جب بات مکمل ہوئی تو میں نے سر کو اٹھایا۔ پھر جب میں نے رسول خدا کی طرف دیکھا تو آپ بہت سخت فتنے میں تھے اور آپ کو میں نے یوم قرطبہ اور نصیر کے علاوہ کبھی اس قدر سخت فتنے میں نہیں دیکھا تھا۔ آپ نے میری طرف دیکھا اور آپ نے فرمایا: اے مریدہ! تحقیق علی میرے بعد تمہارا ولی اور حاکم ہے، پس اس سے محبت کرو۔ اور وہ وہی کرتا ہے جو اس کو حکم دیا جاتا ہے۔ مریدہ کہتا ہے: میں وہاں کھڑا ہو گیا اور اس دن کے بعد علی علیہ السلام سے زیادہ میرے لیے کوئی بھی محبوب نہیں ہے۔

عبد اللہ بن عطا کا بیان ہے: میں نے یہ ساری گفتگو ابو حارث بن سوید بن حنظلہ کے سامنے بیان کی تو اس نے کہا: عبد اللہ بن مریدہ نے حدیث کا بعض حصہ تجھ سے پوشیدہ رکھا ہے۔ تحقیق!



رسول خدا نے اس سے فرمایا تھا: اے بریدہ! کیا تو میرے بعد منافقت کرے گا۔

علیؑ صدیق اکبر ہیں

أبو العباس قال: حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن القطواني قال: حدثنا مخلد بن شداد قال: حدثنا محمد بن عبيد الله عن أبي مخيلة قال: حججت أنا وسلمان فترلنا بأبي ذر، فكننا عنده ما شاء الله، فلما حاز منا خفوق قلت: يا أبا ذر اني أرى اموراً قد حدثت وأنا خائف ان يكون في الناس اختلاف، فان كان ذلك فما تأمرني؟ فقال: الزم كتاب الله وعلى بن أبي طالب، واشهد اني سمعت رسول الله ﷺ يقول: علي أول من آمن بي وأول من يصفافني يوم القيامة، وهو الصديق الأكبر وهو الفاروق يفرق بين الحق والباطل۔

(بخلاف الاسناد) ابو حنیفہ نے بیان کیا ہے: میں اور سلمان نے حج کیا اور واپس ہم ابو ذرؓ کے پاس قیام پذیر ہوئے۔ جب تک خدا نے چاہا ہم وہاں پر ٹھہرے رہے۔ جب ہمیں اضطراب لاحق ہوا تو میں نے عرض کیا: اے ابو ذرؓ! میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ اور واقعات رونما ہو رہے ہیں اور مجھے ڈر محسوس ہو رہا ہے کہ لوگ ان میں اختلاف سے دوچار ہوں گے۔ ان حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: ان حالات میں کتاب خدا اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کی اطاعت کو لازم قرار دینا، کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود رسول خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: علیؑ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا (یعنی اظہار ایمان کیا) اور سب سے پہلے قیامت کے دن میرے ساتھ مصافحہ کرنے والا ہے۔ یہ صدیق اکبر ہے اور یہ فاروق ہے جو حق اور باطل کے درمیان فرق ڈالنے والا ہے۔

حضرت عمر کا قول

(روا بالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أبو العباس قال: حدثنا فضل بن يوسف قال: حدثنا محمد بن عكاشة قال: حدثنا أبو المعزى حميد بن المثنى عن منصور بن



حازم عن حبيب بن أبي ثابت عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس قال: قال عمر علی أفضانا۔

(بخلاف استاد) ابن عباسؓ نے روایت بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: حضرت عمرؓ نے کہا: ہم سب میں سے علیؓ زیادہ تفاوت کرنے والے ہیں۔

ابو ہریرہ سے روایت

(ویلاستاد) قال: أخبرنا أحمد بن محمد قال: حدثنا يحيى بن زكريا ابن شيبان قال: حدثنا ارطاة بن حبيب قال: حدثنا أيوب بن واقد عن يونس ابن خباب عن أبي حازم عن أبي هريرة قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من أحب الحسن والحسين فقد أحبني، ومن ابغضهما فقد ابغضني۔

(بخلاف استاد) ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے: میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ آپؐ فرمایا کرتے تھے: جو شخص حسنؓ اور حسینؓ سے محبت کرے گا، اس نے میرے ساتھ محبت کی ہے اور جو ان دونوں سے بغض رکھے گا، اس نے میرے ساتھ بغض رکھا۔

السلام علیکم اهل البيت ورحمة الله وبركاته

(ویلاستاد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد بن محمد بن محمد قال: حدثنا الحسين بن عبد الرحمن بن محمد الأزدي قال: حدثنا أبي قال: حدثنا عبد الله بن عبد الله بن شيبان قال: حدثنا سليمان بن قرم قال: حدثني أبو الحجاج وسالم بن أبي حفصة عن نقيع بن أبي داود عن أبي الحمرا قال: شهدت النبي ﷺ أربعين صباحاً يمجى الى باب علي وفاطمة فيأخذ بمعضدتي الباب ثم يقول: السلام عليكم اهل البيت ورحمة الله وبركاته، الصلاة يرحمكم الله (انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا)۔

(بخلاف استاد) ابو الحمراؓ نے روایت نقل کی ہے وہ کہتا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ



کو چالیس دن صبح کے وقت دیکھا کہ آپ ﷺ و جنول علیہما السلام کے دروازے پر تشریف لاتے اور دروازے کی زنجیر کو ہاتھ ڈالتے اور فرماتے: السلام علیکم اہل بیت و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خداتم لوگوں پر رحم فرمائے، وقت نماز ہے اور اس کے بعد آپ یہ تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ○ (سورۃ احزاب، آیت ۳۳)

علی اور اس کے شیعہ ہی کامیاب ہوں گے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن القطواني قال: حدثنا إبراهيم بن أنس الانصاري قال: حدثنا إبراهيم بن جعفر بن عبد الله بن محمد بن سلمة عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله قال: كنا عند النبي ﷺ فاقبل علي بن أبي طالب عليه السلام فقال النبي ﷺ: قد أتاكم أخي، ثم التفت إلى الكعبة فضربها بيده ثم قال: والذي نفسي بيده إن هذا وشيعته لهم الفائزون يوم القيامة ثم قال: إنه أولكم إيماناً معي، وأوفاكم بعهد الله، وأقومكم بأمر الله، وأعدلكم في الرعية، وأقسمكم بالسوية، وأعظمكم عند الله مزية. قال فتزلت: ﴿ان الذين آمنوا وعملوا الصلحت أولئك هم خير البرية﴾ قال: وكان أصحاب محمد رسول الله ﷺ إذا أقبل علي عليه السلام قالوا قد جاء خير البرية.

(مخفف اسناد) جابر بن عبد اللہ انصاری نے فرمایا: ہم نبی اکرم کی خدمت اقدس میں موجود تھے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام تشریف لائے۔ نبی اکرم نے فرمایا: تمہارے پاس میرا بھائی آ رہا ہے۔ پھر آپ کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کعبہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یہ (یعنی علی) اور اس کے شیعہ ہی قیامت کے دن کامیاب و کامران ہوں گے۔

پھر فرمایا: یہ تم میں سب سے پہلے میرے اوپر ایمان لانے والا ہے (یعنی جب سے خلق



ہوا تھا اس وقت سے میرے اوپر ایمان رکھنے والا ہے۔ اور تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرنے والا ہے اور تم سب سے زیادہ حکم خدا کے ساتھ قیام کرنے والا ہے اور تم سب سے زیادہ اپنی رحمت میں عدل کرنے والا ہے اور تم سب سے زیادہ ہمارے تقسیم کرنے والا ہے اور تم سب سے زیادہ اللہ کی بارگاہ میں بلند مرتبہ رکھنے والا ہے۔
جاہر فرماتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی:

ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية
”تحقیق! وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیتے ہیں یہی
وہ ہیں جو سب سے اچھے ہیں۔“

حضرت محمد ﷺ کے اصحاب جب علیؑ کو دیکھتے کہ وہ آ رہے ہیں تو سب فرمایا کرتے: خیر البریہ آ رہا ہے۔

ابن زیاد ملعون کا سر اقدس امامؑ کی توہین کرنا

(وبلا اسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن الحسين بن عبد الملك قال: حدثنا اسماعيل بن عامر قال: حدثنا الحكم بن محمد بن القاسم الثقفی قال: حدثني أبي عن أبيه انه حضر عبيد الله ابن زياد حين أتى برأس الحسين صلوات الله عليه، فجعل ينكت بقضيب ثيابه ويقول: انه كان الحسن الثغر. فقال له زيد بن أرقم: ارفع قضيبك فطالما رأيت رسول الله ﷺ يلثم موضعه. قال: انك شيخ قد خرفت. فقام زيد يجبر ثيابه ثم عرضوا عليه، ثم أمر بضرب عنق علي بن الحسين عليهما السلام، فقال له علي: ان كان بينك وبين هؤلاء النساء رحم فأرسل معهن من يؤديهن، فقال تؤديهن أنت وكأنه استحى وصرف الله عز وجل عن علي بن الحسين ﷺ القتل. قال القاسم بن محمد: ما رأيت منظرًا قط أفزع من القاء رأس الحسين بين يديه وهو ينكته.



(بخلاف اسناد) محمد بن قاسم ثقفی نے اپنے والد سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں اس وقت ابن زیاد کے پاس موجود تھا۔ جب امام حسین علیہ السلام کا سر اقدس ابن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو اس ملعون نے اپنے عصا کے ساتھ امام مظلومؑ کے سامنے والے داغوں کو مارنا اور کریدنا شروع کیا اور ساتھ ساتھ وہ یہ کہہ رہا تھا: اے حسین! تیرے دانت خوبصورت ہیں۔ پس اس دوران میں زید بن ارقم نے اس سے کہا: اے ملعون! اپنے عصا کو اس جگہ سے ہٹا لے کیونکہ میں نے خود رسولؐ خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ اس جگہ کا بوسہ لیا کرتے تھے۔ وہ ملعون بولا: یہ بوڑھا کیا خرافات بک رہا ہے؟ زید وہاں سے کھڑا ہوا۔ اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے جانے لگے تو لوگوں نے اُن کی چادر کو اٹھایا اور ان کے کاندر سے پر رکھا۔

اس کے بعد اس ملعون نے حضرت علی بن حسین امام زین العابدین علیہ السلام کے قتل کا حکم سنایا تو علی بن حسین نے فرمایا: اے ملعون! اگر تیرے اور ان مستورات کے درمیان کوئی اسلامی رشتہ ہے تو پھر میرے قتل سے پہلے ان کے لیے کوئی ایسا امن مقرر کر جو ان کو لے کر مدینہ جا سکے، پھر مجھے قتل کر دینا۔ اس ملعون نے کہا: نہیں، تم خود ہی انہیں لے کر جاؤ وہ شرمسار ہوا اور قتل کے ارادہ سے باز آ گیا۔

قاسم بن محمد نے بیان کیا: میں نے اس سے زیادہ دردناک مضر کبھی نہیں دیکھا کہ جب سر اقدس امام حسین علیہ السلام اس ملعون کے سامنے رکھا ہوا تھا اور وہ اپنے عصا کے ساتھ امام کے سر اقدس کے ساتھ ظلم کر رہا تھا۔

زید بن ارقم کا قول

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد بن عقدة قال: حدثنا أحمد بن الحسين قال: حدثنا اسماعيل بن عامر قال: حدثنا الحكم ابن محمد بن القاسم قال: حدثنا أبو اسحاق السبيعي ان زيد بن أرقم خرج من عنده يومئذ وهو يقول: أما والله لقد سمعت رسول الله ﷺ يقول: اللهم اني استودعك وصالح المؤمنين، فكيف حفظكم لوديعه رسول الله ﷺ



(مختلف استاد) ابو اسحاق السہمی نے بیان کیا ہے کہ جب زید بن ارقم ابن زیاد کے دربار سے باہر جا رہے تھے تو اس وقت وہ اُن سے کہہ رہا تھا: آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم، میں نے خود رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے: اے میرے اللہ! میں اپنی اس امانت (یعنی اہل بیت) کو تیرے اور نیک لوگوں کے سپرد کرتا ہوں، اور تم لوگوں نے رسول خدا کی امانت کی کس انداز میں حفاظت کی ہے؟

علی بستر رسول پر سوئے

(ویلا اسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا الحسين بن عبد الرحمن بن محمد الأزدي قال: حدثنا أبي قال: حدثنا عبد النور ابن عبد الله بن المغيرة القرشي عن ابراهيم بن عبد الله بن معبد عن ابن عباس قال: بات علي ليلة خرج رسول الله ﷺ الى المشركين علي فراشه ليعمي علي قريش، وفيه نزلت هذه: ﴿ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله﴾.

(مختلف استاد) جناب ابن عباس فرماتے ہیں: جس رات رسول خدا ﷺ مشرکین میں سے ہجرت کرتے ہوئے مکہ سے تشریف لے گئے، تو اس رات آپ کے بستر پر علیؑ سوئے، تاکہ آپ کی جان محفوظ رہ جائے۔ اس رات آپ کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی: ”لوگوں میں سے وہ بھی جو اپنی جان کو فروخت کر دیتے ہیں، تاکہ خدا کی رضائیں خرید لیں۔“

حدیث منزلت

(ویلا اسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيى بن زكريا قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا أبو مریم عن أبي اسحاق عن حبشي بن جنادة السلولي قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول لعلي: أنت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي.



(بخلاف اسناد) حبشی بن جنادہ السلولی نے روایت کی ہے، وہ ذکر کرتا ہے: میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؐ کو میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (ورنہ یہ فرق بھی باقی نہ رہتا۔ مترجم)

حدیث منزلت ایک دوسرے راوی کے ذریعے

(ویلا اسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا أبو عبد الله المحكمي عن سماك عن جابر بن سمرة قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول لعلي: أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لاني بعدى.

(بخلاف اسناد) جابر بن سرہ نے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے: میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے علیؑ سے فرمایا کرتے تھے: اے علیؑ! آپؐ کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

نبیؐ اور علیؑ نے اکٹھا کھانا کھایا

(ویلا اسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا محمد ابن أحمد بن الحسن قال: حدثنا يوسف بن عدي قال: حدثنا حماد بن مختار الكوفي قال: حدثنا عبد الملك حمير عن أنس بن مالك قال: أهدى لرسول الله ﷺ طائر فوضع بين يديه فقال: اللهم أئتني بأحب خلقك إليك يأكل معي، فجاء علي بن أبي طالب فدق الباب فقلت من ذا؟ فقال: أنا علي. فقلت: ان النبي علي حاجة حتى فعل ذلك ثلاثاً فجاء الرابعة فضرب الباب برجله فدخل، فقال النبي ﷺ: ما حبسك؟ قال: قد جئت ثلاث مرات. فقال النبي ﷺ: ما حملك على ذلك؟ قال: كنت أحب أن يكون رجلا من قومي.



(مخفف اسناد) انس بن مالک نے روایت بیان کی ہے کہ ایک دن رسول خدا کی خدمت اقدس میں ایک بھٹا ہوا پرندہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ آپؐ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے اللہ! میری مخلوق میں جو سب سے زیادہ تجھے محبوب ہے اس کو میرے پاس بھیج، تاکہ وہ میرے ساتھ مل کر پرندہ کھائے۔ پس فوراً علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھوں نے دروازے پر دستک دی۔ میں نے عرض کیا: کون؟ آپؐ نے فرمایا: میں علی ہوں۔ میں نے عرض کیا: نبی اکرمؐ کسی کام میں مصروف ہیں، آپؐ فارغ نہیں ہیں۔ تین مرتبہ آپؐ آئے اور میں نے ٹال دیا۔ چوتھی مرتبہ آپؐ تشریف لائے تو آپؐ نے اپنے پاؤں سے دروازے کو مارا اور دروازہ کھل گیا اور آپؐ اندر تشریف لائے تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: یا علی! کیا وجہ ہے کہ آپؐ نے دیر کر دی؟ آپؐ نے فرمایا: میں تین دفعہ آچکا ہوں، لیکن مجھے اندر آنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ نبی اکرمؐ نے مجھے فرمایا: اے انس! تو نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں یہ چاہتا تھا کہ کوئی میرے خاندان اور قوم کا فرد آ جاتا۔

دنیا نیک و بد دونوں کو مل جاتی ہے

(اخبرنا) أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا الحسن بن عتبة الكندي قال: حدثنا بكار بن بشر قال: حدثنا حمزة الزيات عن عبد الله بن شريك عن بشر بن غالب عن الحسين بن علي رضي الله عنهما قال: من أحبنا الله وردنا نحن وهو على نبينا ﷺ هكذا - وضم أصبعيه - ومن أحبنا للدنيا فإن الدنيا تسع البر والفاجر.

(مخفف اسناد) بشر بن غالب نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی خاطر ہم سے محبت کرے گا، وہ ہمارے پاس وارد ہوگا اور ہم اور وہ نبی اکرمؐ کے سامنے یوں مل کر پہنچیں گے۔ آپؐ نے اپنی آنکھوں سے اشارہ فرمایا اور جو شخص دنیا کی خاطر ہم سے محبت کرے گا تو یہ کوئی کمال نہیں، کیونکہ دنیا تو ہر نیک و بد کو حاصل ہو جاتی ہے۔

رسول خداؐ نے غدير خم میں فرمایا

(وبالاستناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال:



حدثنا الحسن بن جعفر بن مدرار قال: حدثني عمي طاهر بن مدرار قال: حدثنا معاوية بن ميسرة بن شريح قال: حدثني الحكم بن عيينة وسلمة بن كهيل قال: حدثنا حبيب - وكان اسكافا في بني بدى وأثنى عليه خيرا - أنه سمع زيد بن أرقم يقول: خطبنا رسول الله ﷺ يوم غدیر خم فقال: من كنت مولاه فهذا علي مولاه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه.

(بخلاف اسناد) حبيب نے زید بن ارقم سے سنا ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول خدا نے غدیر خم کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

من كنت مولاه فهذا علي مولاه
 ”جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علی مولا ہے۔ اے اللہ! اُس سے محبت رکھ جو اس سے محبت کرے اور اُس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی کرے۔“

اللہ تعالیٰ فضل رسول خدا ہیں

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا يعقوب بن يوسف بن زياد قال: حدثنا نصر بن مزاحم قال: حدثنا محمد ابن مروان عن الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس قال: بفضل الله ورحمته وبفضل الله النبي ورحمته على ﷺ

(بخلاف اسناد) ابوصالح نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: فضل اللہ ورحمۃ سے مراد اللہ کا فضل رسول خدا ہیں اور رحمت خدا علی ہیں۔

تاویل قرآن پر جو جنگ کرے گا

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا يعقوب بن يوسف بن زياد قال: حدثنا أحمد بن حماد الهمداني قال: حدثنا نصر بن خليفة ویرجد بن معاوية



العجلی عن اسماعیل بن رجاء عن أبیه عن أبی سعید
الخدري قال: خرج الينا رسول الله ﷺ وقد انقطع
سمع نعله فدفعها الى علي عليه السلام يصلحها، ثم جلس وجلسنا
حوله كأنما على رؤوسنا الطير۔ فقال: ان منكم من يقاتل
على تأويل القرآن كما قاتلت الناس على تنزيله۔ فقال
أبو بكر: انا هو يا رسول الله؟ قال: لا فقال عمر: انا هو
يا رسول الله؟ فقال: ولا ولكنه خاصف النعل۔
قال: فأتينا علياً نبشره بذلك، فكانه لم يرفع به رأساً وكأنه
قد سمعه قبل۔

قال اسماعیل بن رجاء: فحدثني أبی عن جدي أبی امی
حرام بن زهير انه كان عند علي عليه السلام فی الرحبة، فقام اليه
رجل فقال له: يا أمیر المؤمنین هل كان فی النعل حديث؟
فقال: اللهم انك تعلم انه مما كان يسره الى رسول
الله ﷺ۔ وأشار بيديه ورفعهما۔

(مخفف استاد) ابوسعید خدریؓ نے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن
رسول خدا ہمارے پاس تشریف لائے تو آپؐ کا جوتا ٹوٹا ہوا تھا آپؐ نے وہ جوتا علی ابن ابی
طالب علیہ السلام کے سپرد کیا کہ وہ اس کی مرمت کر دیں۔ پھر آپؐ تشریف فرما ہوئے اور ہم سب
بھی آپؐ کے ارد گرد اس طرح بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پردے بیٹھے ہوئے ہوں۔ آپؐ
نے فرمایا: تم میں سے وہ شخص کون ہے جو تاویل قرآن پر اسی طرح جگ کرے گا، جس طرح
میں حزقیل قرآن پر لوگوں کے ساتھ جگ کر رہا ہوں۔ حضرت ابو بکر نے عرض کیا: یا رسول اللہ!
کیا وہ میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں اس کے بعد حضرت عمر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ
فخص میں ہوں! آپؐ نے فرمایا: نہیں! بلکہ وہ ہے جو اس وقت میرے جوتے کی مرمت کر رہا
ہے۔ ابوسعید کہتا ہے: ہم علیؓ کے پاس آئے تاکہ آپؐ کو اس کے بارے میں بشارت دیں تو
آپؐ نے ہمارے لیے اپنا سر ہی نہ اٹھایا جیسے آپؐ پہلے ہی اس کے بارے میں جانتے ہوں۔

اسماعیل بن رجاء نے بیان کیا ہے مجھے میرے والد نے اور انھیں میرے دادا حرام بن زہیر
نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں زہبہ میں علیؓ کے پاس موجود تھا۔ پس میں نے عرض کیا: اے



امیر المؤمنین! کیا کوئی حدیث نقل (یعنی جوتی) کے بارے میں بھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اے میرے اللہ! تو جانتا ہے کہ یہ حدیث ان احادیث میں سے ایک ہے جس نے رسولؐ خدا کو مجھ سے خوش کیا۔ (پس آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور ان کو بلند کیا)۔

حدیث غدیر سے مولیٰ علیؑ کا وجہ میں احتجاج کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا الحسن ابن علي بن عفان قال: حدثنا عبد الله عن فطر عن أبي اسحاق عن عمرو ذی مر وسعيد بن وهب وعن زيد بن نعيم قالوا: سمعنا علياً عليه السلام يقول في الرحبة: انشد الله من سمع النبي ﷺ يقول يوم غدیر خم ما قال الا قام، فقام ثلاثة عشر فشهدوا أن رسول الله ﷺ قال: قال: ألسنت أولى بالمؤمنين من أنفسهم قالوا بلى يا رسول الله، فأخذ بيد علي فقال: من كنت مولاه فهذا علي مولاه، اللهم وآل من وآله واعداد من عاداه وأحب من أحبه وأبغض من أبغضه وانصر من نصره واخذل من خذله. قال أبو اسحاق حين فرغ من الحديث: يا أبا بكر في أشياء آخر.

(بخلاف اسناد) زید بن نعیج نے بیان کیا ہے کہ ہم نے حضرت علیؑ سے سنا ہے کہ آپؐ نے مقام وجہ میں فرمایا: میں تم سب میں سے ہر اس شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آپؐ نے غدیر کے مقام پر جو فرمایا جس نے وہ سنا ہو کھڑا ہو جائے۔ پس تیرہ شخص کھڑے ہو گئے اور انھوں نے گواہی دی کہ رسولؐ خدا نے فرمایا تھا: کیا میں مومنین کے نفوس پر اولویت اور حق تعریف نہیں رکھتا۔ سب نے مل کر جواب دیا: کیوں نہیں یا رسولؐ اللہ! اس کے بعد آپؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

من كنت مولاه فهذا علي مولاه

”جس جس کا میں مولاً اُس اُس کا یہ علیؑ مولاً ہے۔ اے اللہ! دوستی کر اس سے جو علیؑ سے دوستی کرے، اور دشمنی رکھ اس سے جو علیؑ سے دشمنی رکھے، اور محبت کر اس سے جو علیؑ سے محبت کرے، اور بغض رکھ اس سے جو علیؑ سے بغض رکھے“



سے جو علیؑ سے بخش رکھے، مدد کر اس کی جو علیؑ کی مدد کرے، ذلیل کر
اس کو جو علیؑ کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے۔“

ابو اسحاق جب اس حدیث سے فارغ ہوا تو کہا: اے ابو بکر! تو دوسری اشیا میں تھا۔

حدیث ثقلین

(روایا اسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا عبد الله بن أحمد بن المستورد قال: حدثنا إسماعيل بن صبيح قال: حدثنا سفيان وهو ابن إبراهيم عن عبد المؤمن وهو أبو القاسم عن الحسن بن عطية العوفي عن أبيه عن أبي سعيد الخدري أنه سمع رسول الله ﷺ يقول: اني تارك فيكم الثقلين، ألا ان أحدهما أكبر من الآخر: كتاب الله مملود من السماء الى الأرض، وعترتي أهل بيتي، وإنهما لن يفترقا حتى يردا على النخوص، وقال: ألا ان أهل بيتي عيني التي أوى اليها، وان الانصار كرشي فاعفوا عن مسيئتهم واعمىوا محسنهم۔

(بخلاف اسناد) ابو سعید خدریؓ نے جناب رسول خدا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول خدا سے سنا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، آگاہ ہو جاؤ! ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے، ایک کتاب خدا ہے جو آسمان سے زمین تک کھینچی ہوئی ہے اور دوسری میری عزت والی بیٹ ہے۔ تحقیق آپہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گی۔ پھر فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! میرے اہل بیت میرے راز دار ہیں کہ جن پر میں اعتماد کرتا ہوں اور تحقیق! ان کے انصار میرے اہل ہیں۔ تم ان کی کوتاہیوں سے درگزر کرو اور ان سے ٹھک کاروں کی مدد کرو۔

کونوا مع الصادقین کی تفسیر

(روایا اسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا يعقوب بن يوسف بن زياد قال: حدثنا حسن بن إمامة عن أبيه عن أبيه عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام في قوله:



﴿يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين﴾ قال:
مع علي بن أبي طالب عليه السلام

(مختلف اسناد) جناب جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر عليه السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ علی ابن ابی طالب عليه السلام کے ساتھ ہو جاؤ۔

علی کے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا الحسين بن عبد الرحمن بن محمد الأزدي قال: حدثنا أبي وعثمان بن سعيد الأحول قال: حدثنا عمرو بن ثابت عن صباح المزني عن الحارث بن حصيرة عن أبي صادق عن ربيعة بن ناجذ عن علي عليه السلام قال: دعاني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال: يا علي ان فيك شبيهاً من عيسى بن مريم، أحبته النصارى حتى أنزلوه بمنزلة ليس بها، وأبغضه اليهود حتى بهتوا أمه.

قال: قال علي عليه السلام: يهلك في رجلان محب مفرط بما ليس في، ومبغض يحمله شنائي علي ان يبهتني.

(مختلف اسناد) حضرت علی نے فرمایا ہے کہ رسول خدا نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علی! آپ کو این مریم کے ساتھ ایک شہادت حاصل ہے۔ نصاریٰ نے ان سے محبت کی اور ان کو اس مقام پر رکھا جس کے وہ الٰہی نہیں تھے (یعنی ابن اللہ یا اللہ کا بیٹا کہہ دیا) اور یہودیوں نے ان سے بغض رکھا حتیٰ کہ ان کی مادر گرامی پر تہمت لگا دی۔ پھر حضرت علی عليه السلام نے فرمایا: میرے بارے میں بھی دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے: ۱۔ وہ محب جو افراط کرے اور وہ چیز بیان کرے، جو میرے اندر نہیں پائی جاتی (یعنی مجھے خدا کہہ دے) ۲۔ وہ بغض رکھنے والا جس کو میری دشمنی آمادہ کرے کہ وہ مجھ پر بہتان لگا دے۔



دسواں باب

حضرت علیؓ اور جناب فاطمہ زہراءؓ کی شادی مبارک

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن قال: حدثنا موسى بن إبراهيم المروزي قال: حدثنا موسى بن جعفر عن أبيه عن جده عليهم السلام عن جابر بن عبد الله قال: لما زوج رسول الله ﷺ فاطمة من علي أناه ناس من قريش فقال: انك زوجت علياً بمهر خسيس؟ فقال: ما أنا زوجت علياً ولكن الله عز وجل زوجه، ليلة اسرى بي عند سدره الممتهى أوحى الله إلى السدر أن انثري ما عليك ونثرت الدر والجواهر والمرجان، فابتدر الحور العين فالتقطن، فهن يتهادينه ويتفاخرن به ويقلن هذا من نثار فاطمة بنت محمد عليهما السلام، فلما كانت ليلة الزفاف أتى النبي بيغلته الشهباء وثنى عليها قطيفة وقال لفاطمة: اركبي وأمر سلمان أن يقودها والنبي ﷺ يسوقها فبينما هو في بعض الطريق إذ سمع النبي ﷺ وجبة، فاذا بجبرئيل في سبعين ألفاً وميكائيل في سبعين ألفاً، فقال النبي ﷺ: ما أهبطكم إلى الأرض؟ قالوا: جئنا نزف فاطمة إلى علي بن أبي طالب ﷺ، فكبر جبرئيل وكبر ميكائيل وكبرت الملائكة وكبر محمد ﷺ، فوقع التكبير على العرائس من تلك الليلة.

(بخلاف اسناد) جابر بن عبد الله انصاری سے روایت ہے، آپؐ نے ذکر کیا ہے: جب رسول خدا نے حضرت فاطمہ زہراءؓ کی شادی حضرت علیؓ سے کی۔ قریش کے چند لوگ



حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فاطمہ کی شادی علی کے ساتھ کم مہر کے عوض کر دی ہے؟

آپ نے فرمایا: میں نے علی کی شادی فاطمہؓ الزہراء کے ساتھ نہیں کی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔ جب معراج کی رات مجھے سدرۃ المنتہی تک سیر کروائی گئی تو اللہ تعالیٰ نے سدرہ کی طرف وحی فرمائی کہ جو کچھ اس پر ہے اس کو ثار کر دے۔ اُس نے دُر، جواہر اور مرجان کے موتی ثار کیے۔ اس ثار شدہ کو حوروں نے آگے بڑھ کر چُٹنا شروع کیا اور ان کو اپنے لیے جمع کرنا شروع کر دیا اور ایک دوسرے کو ہدایہ کیا اور اس ثار پر وہ غر کرتی ہیں اور ایک دوسرے سے کہتی ہیں کہ یہ فاطمہ بنت محمد علیہا السلام کا ثار فدیہ ہے۔ جب رخصتی کی رات آئی تو (یعنی رخصت کی رات ۱۹ ذی الحجۃ) رسول خدا اپنے ناقہ شہبائے کر آئے اور اس پر محمل رکھا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا: اے فاطمہ! سوار ہو جائیے۔ حضرت سلمانؓ کو حکم دیا کہ وہ اس ناقہ کی نگیل پکڑیں اور خود نبی اکرمؐ نے اس کو پیچھے سے ہانکنا شروع کر دیا۔ نبی اکرمؐ نے سفر کے دوران کسی زوردار گزرنے والے کی آواز کو سنا۔ آپؐ نے دیکھا کہ حضرت جبرائیلؑ ستر ہزار اور حضرت میکائیلؑ بھی ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ ہیں۔ رسول خداؐ نے فرمایا: تم لوگ زمین پر کیوں نازل ہوئے ہو؟

فرشتوں نے عرض کیا: ہم سیدہ فاطمہ الزہراءؓ کو علی کے گھر تک پہنچانے کے لیے نازل ہوئے ہیں۔ جناب جبرائیلؑ اور میکائیلؑ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور اُن کے ساتھ تمام ملائکہ نے بھی نعرۂ تکبیر لگایا اور ان کے ساتھ رسول خداؐ نے بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ اس رات سے دہن کی رخصتی کے وقت نعرۂ تکبیر لگانا رائج ہوا ہے۔

رسول خدا کا علی سے عہد

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا أحمد بن محمد بن يحيى الجعفي الخاضمي قال: حدثنا أبي قال: حدثنا زياد بن خيثمة وزهير بن معاوية عن الأعمش عن عدي بن ثابت عن زر بن خبيش عن علي عليه السلام قال: إن فيما عهد إلى رسول الله ﷺ لا يحبك إلا مؤمن

ولا يبغضك الا كافر۔

(بخلف اسناد) زر بن حبیش نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: وہ چیز جس کا رسولؐ خدا نے مجھ سے عہد لیا ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے علیؓ! آپؐ سے محبت فقط مومن کرے گا اور کافر بغض رکھے گا۔

قیامت کے دن فقط چار سوار ہوں گے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن قال: حدثنا خزيمة بن ماهان المروزي قال: حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: يأتي على الناس يوم القيامة وقت ما فيه راكب الا نحن أربعة. فقال له العباس بن عبدالمطلب عمه: فذلك أبي وأمي من هؤلاء الأربعة؟ قال: أنا على البراق، وأخي صالح على ناقه الله التي عقرها قومه، وعمي حمزة أسد الله وأسد رسوله على ناقتي العضاء، وأخي علي بن أبي طالب على ناقه من نوق الجنة مدبجة الجنين عليه حلطان خضر اوتان من كسوة الرحمن، على رأسه تاج من نور لذلك التاج سبعون ركناً على كل ركن ياقوتة حمراء تضيئ للراكب مسيرة ثلاثة أيام، ويده لواء الحمد ينادي لا اله الا الله محمد رسول الله، فيقول الخلائق: من هذا ملك مقرب أو نبي مرسل أو حامل عرش؟ فينادي مناد من بطن العرش: ليس بملك مقرب ولا نبي مرسل ولا حامل عرش، هذا علي بن أبي طالب وصي رسول رب العالمين وأمير المؤمنين وقائد الغر المحجلين في جنات النعيم۔

(بخلف اسناد) حضرت ابن عباسؓ نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: جب لوگ قیامت کے دن آئیں گے تو ہم چار کے علاوہ کوئی بھی سوار نہیں ہوگا۔ جناب عباس بن عبدالمطلبؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں! وہ چار لوگ کون

کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا:

① میں ہوں جو براق پر سوار ہوں گا۔

② میرا بھائی صالح علیہ السلام ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اُس اونٹنی پر سوار ہوگا، جس کی ٹانگیں اُس کی قوم نے کاٹ دی تھیں۔

③ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کا شیر اور میرا چچا حضرت حمزہؓ میری اونٹنی پر سوار ہوگا۔

④ میرا بھائی علی ابن ابی طالبؓ ہے جو جنت کی اونٹیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہوگا، جس کو ریشمی کپڑے سے آراستہ کیا گیا ہوگا اور اُس کے اوپر دو سبز رنگ کی چادریں ہوں گی، جو رحمت کے کپڑے کی ہوگی اور اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہوگا، اور اُس تاج کے سر کنارے ہوں گے اور ہر کنارے پر ایک سرخ یا قوت ہوگا، جو تین دن کے فاصلہ سے دیکھنے والے کے لیے چمکے گا اور اُس کے ہاتھ میں لواء الحمد والا پرچم ہوگا اور یہ آواز دے گا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ساری مخلوق عرض کرے گی: یہ کون ہے؟ یہ ملک مقرب ہے؟ یا نبی مرسل ہے یا حاملانِ عرش میں سے ہے؟ وسطِ عرش سے آواز دینے والا آواز دے گا: یہ ملک مقرب ہے اور نہ ہی نبی مرسل ہے اور نہ ہی حاملانِ عرش میں سے ہے، بلکہ یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں، جو رب العالمین کے رسول کے وحی اور تمام مومنین کے امیر اور روشن چہروں والے لوگوں کا جنتِ نعیم میں سردار ہے۔

رسولؐ خدا پر سب سے پہلے ایمان لانے والا

(وبالاستاد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال:

حدثنا محمد بن يحيى الجعفي قال حدثنا أبي قال: حدثنا

الحسين بن عبد الكريم وهو أبو هلال الجعفي قال: حدثنا

جابر بن الحسن النخعي قال: حدثني عبد الرحمن بن

ميمون أبو عبد الله عن أبيه قال: سمعت ابن عباس يقول:

أول من آمن برسول الله ﷺ من الرجال علي ومن

النساء خديجة رضي الله عنهما۔

(بخلاف استاد) ابو عبد اللہ نے اپنے والد سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ



سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مردوں میں سے پہلے رسولؐ خدا کی تصدیق، آپؐ کی نبوت پر ایمان کا اعلان کرنے والے علیؑ ہیں اور عورتوں میں سے سب سے پہلے اقرار و اعلان کرنے والی خاتون کا نام حضرت خدیجہ الکبریٰؓ ہے۔

ہماری ولایت کے بغیر کوئی فائدہ نہیں ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا الحسن بن علي بن بزيع قال: حدثنا قاسم الضحاك قال: حدثني منير بن حوشب أخو العوام عن أبي سعيد الهمداني عن أبي جعفر عليه السلام «الا من تاب وآمن وعمل صالحاً» قال: والله لو انه تاب وآمن وعمل صالحاً ولم يهتد الى ولايتنا ومودتنا ومعرفة فضلنا ما أغنى عنه ذلك شيئاً.

(بخلاف اسناد) ابوسعید ہمدانی نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر عليه السلام سے اس آیت کریمہ کے بارے میں سوال کیا:

«الَّذِينَ تَابُوا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ» (سورہ مریم، آیت ۶۰)

”آگاہ ہو جاؤ جو لوگ توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک اعمال انجام دیں۔“

اس سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: خدا کی قسم، اگر کوئی شخص توبہ کرے اور خدا اور رسولؐ پر ایمان بھی رکھتا ہو اور نیک اعمال بھی انجام دیتا ہو اور اُس کو ہماری ولایت و مودت حاصل نہ ہو اور ہماری فضیلت کی معرفت نہ رکھتا ہو تو اُس کو کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی۔

مباہلہ میں کون کون گئے تھے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا محمد بن أحمد بن الحسن قال: حدثنا أبي قال: حدثنا هاشم بن المنذر عن الحارث بن الحصين عن أبي صادق عن ربيعة بن ناجذ عن علي عليه السلام قال: خرج رسول الله ﷺ حين خرج لمباہلة النصارى بهي وبفاطمة والحسن والحسين عليهما السلام.



(بخلاف اسناد) ربیعہ بن ناجذ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب رسول خدا انصاری نجران کے مقابلے میں مہابہ کے لیے نکلے تو اُس وقت آپ کے ساتھ فاطمہ، حسن اور حسین طہیم السلام تھے۔

اہل بیت میری امت کے لیے امان ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا الحسن بن علي بن بزيع قال: حدثنا اسماعيل بن صبيح قال: حدثنا جناب ابن قسطاس عن موسى بن عبيدة قال: حدثني إياس بن سلمة عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ: النجوم امان لاهل السماء وأهل بيتي امان لامتى۔

(بخلاف اسناد) ایاس بن سلمہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: رسول خدا نے فرمایا: تمام ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں (یعنی جب تک ستارے ہیں اُس وقت تک اہل آسمان امن میں ہیں) اور میری اہل بیت میری امت کے لیے امان ہے۔

اصحاب کا اونٹ کے نحر کرنے کی اجازت طلب کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيى الصوفي قال: حدثنا عبد الرحمن بن شريك بن عبد الله النخعي قال: حدثنا أبي قال: حدثنا عاصم بن عبد الرحمن بن أبي عمرة عن أبيه قال: كنا بأزاء الروم فأصاب الناس جوع، فجاءت الانصار الى رسول الله ﷺ فاستأذنوه في نحر الابل، فأرسل رسول الله ﷺ الى عمر بن الخطاب فقال: ما ترى؟ قال: الانصار قد جاؤا يستأذنوني في نحر الابل۔ فقال: يانبي الله فكيف لنا اذا لقينا العدو غداً ورجالا جياً؟ فقال: ما ترى؟ قال: مرأيا طلحة فليناد في الناس بعزيمة منك لا يبقى أحد عنده طعام الا جاء به، وبسط الانطاع فجعل الرجل يعجن بالمد ونصف الملوثلث المد، فنظرت الى جميع ما جاؤا به



فقلت: سبع وعشرون صاعاً أو ثمانية وعشرون صاعاً لا يجاوز الثلاثين، واجتمع الناس يومئذ إلى رسول الله وهم يومئذ أربعة آلاف رجل، فدعا رسول الله ﷺ بأكثر دعاء سمعته قط، ثم ادخل يده في الطعام ثم قال للقوم: لا يبادرن أحدكم صاحبه ولا يأخذن أحدكم حتى يذكر اسم الله، فقامت أول دفعة فقال اذكروا اسم الله ثم خلوا، فأخذوا فملاوا كل وعاء وكل شئ، ثم قام الناس فأخذوا فملاوا كل وعاء وكل شئ ثم بقي طعام كثير، فقال رسول الله ﷺ: اشهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً عبده ورسوله، والذي نفسى بيده لا يقولها أحد إلا حرمه الله على النار.

(بخلاف استاد) عاصم بن عبد الرحمن بن ابومرہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم اہل روم کے مقابلہ میں جہاد کر رہے تھے کہ لوگوں کو بھوک لگ گئی۔ انصار کے چند لوگ رسول خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے اونٹ کے نحر (یعنی ذبح) کرنے کی اجازت طلب کی۔ رسول خدا نے عمر بن خطاب کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: یہ انصار مجھ سے اونٹ کے نحر کرنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ عمر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کل صبح دشمن کا مقابلہ کر سکیں گے، جبکہ ہمارا سارا لشکر بھوکا ہوگا۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

آپ نے فرمایا: ابو طلحہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں میں متادی کر دے کہ یہ میرا حکم واجبی ہے کہ جس کے پاس جتنا کھانا ہے (یعنی کھانے والی چیزیں) وہ لے کر میرے پاس آئے۔ دسترخوان بچھا دیا گیا۔ جو شخص بھی کھانا لاتا وہ اس پر رکھتا جاتا۔ ہر کوئی لانے والا ایک مد یا دو مد (مد ایک وزن ہے جو کلو سے کم ہوتا ہے) لے کر آتا اور اس کو دسترخوان پر رکھ دیتا۔ جو کچھ وہ لوگ لے کر آئے میں نے اُس کو دیکھا کہ وہ ستائیس اٹھائیس کلو ہوگا، لیکن تیس کلو سے زیادہ نہیں تھا۔ اس دن رسول خدا کے ارد گرد چار ہزار کے قریب لوگ جمع تھے۔ رسول خدا نے ایسی دعا فرمائی کہ اس کی حش دعا ہم نے کبھی آپ سے نہیں سنی تھی۔ پھر آپ نے اپنا دست مبارک اس کھانے پر رکھا اور لوگوں سے فرمایا: کھاؤ! کوئی شخص بھی اپنے ساتھی کے آگے سے نہ اٹھائے، اور بسم اللہ پڑھے بغیر کوئی شخص بھی اس سے کھانا نہ اٹھائے۔ پہلے ایک دستہ اٹھا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کا نام



لو (یعنی بسم اللہ پڑھو) اور اس سے اٹھا لو۔ انہوں نے اٹھالیا۔ دوبارہ ہر برتن ہر چیز سے پُر ہو گیا۔ ایسے ہی لوگ اٹھاتے رہے اور برتن دوبارہ پُر ہوتے رہے۔ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا پھر بھی وافر مقدار میں باقی بچ گیا۔

رسول خدا نے فرمایا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اور فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو بھی اس شہادت کی گواہی دے گا اللہ تعالیٰ اُس پر جہنم کی آگ حرام قرار دے گا۔

رسول خدا کے ساتھ راز و نیاز کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا أبي قال: حدثني الأجلع ابن عبد الله الكندي عن أبي الزبير عن جابر قال: ناجى رسول الله ﷺ على بن أبي طالب عليه السلام يوم الطائف فأطال مناجاته، فرأى الكراهة في وجوه رجال فقالوا: قد أطال مناجاته منذ اليوم. فقال: ما أنا انتجيته ولكن الله عز وجل انتجاه۔

(مخفف اسناد) جناب جابرؓ نے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں: طائف کے دن رسول خدا نے حضرت علیؓ سے راز و نیاز کی گفتگو فرمائی۔ آپؓ کی یہ گفتگو طویل پکڑ گئی۔ آپؓ نے چند لوگوں کے چہروں پر کراہت کے آثار ملاحظہ فرمائے جو یہ کہہ رہے تھے کہ آج تو راز و نیاز کی گفتگو بہت لمبی ہو گئی ہے۔ رسول خدا نے فرمایا: میں نے علیؓ کے ساتھ راز و نیاز نہیں کیا، بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے علیؓ سے راز و نیاز کی باتیں کی ہیں۔

میں نے رسول خدا کے ساتھ سب سے پہلے نماز ادا کی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا أبي قال: حدثنا جابر بن عبد الله بن يحيى قال: سمعت علي بن أبي طالب عليه السلام يقول: صليت مع رسول الله ﷺ قبل ان يصلي معه أحد



من الناس ثلاث سنين، وكان مما عهد الى أن لا يبغضني
مؤمن ولا يحبني كافر أو منافق، والله ما كذبت ولا كذبت
ولا ضللت ولا ضل بي ولا نسبت ما عهد الي.

(بخلف استاد) جابر بن عبد اللہ بن یحییٰ نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے
حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول خدا کے ساتھ سب لوگوں سے
تین سال پہلے نماز پڑھتا رہا ہوں اور رسول خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ مجھ سے کوئی مومن
بغض نہیں رکھے گا اور کوئی منافق اور کافر میرے ساتھ دوستی نہیں رکھے گا (یہ عہد پاک ہے) خدا کی
قسم میں نے اس کے بارے جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی میرے ساتھ جھوٹ بولا گیا ہے اور نہ میں
گمراہ ہوا ہوں اور نہ مجھے گمراہ کیا گیا ہے اور جو عہد میرے ساتھ کیا گیا ہے میں اس کو بھی نہیں بھولا۔

ایک پھل خور کا واقعہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال:
حدثنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا
أبي عن هشام بن عروة عن أبيه أنه قال: كان رجل نمماً
فذكر له النبي ﷺ حديثاً فقال: لا تذكره لأحد، وكان
النبي يحب أن يذكره، فلما أدبر قال النبي: الحرب خدعة،
فانطلق الرجل فأفشاده وكاد الله لنبيه في بني قريظة.

(بخلف استاد) جناب هشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے: ایک چغل خور
مرد تھا۔ رسول خدا نے اس کو ایک بات بیان فرمائی اور اُس سے فرمایا: اس بات کو کسی سے بیان
نہ کرنا۔ نبی اکرمؐ چاہتے تھے کہ وہ اس بات کو بیان کرے۔ وہ شخص نبی اکرمؐ سے چلا گیا۔ نبی
اکرمؐ نے فرمایا: جنگ دھوکا ہے۔ وہ شخص چلا گیا اور اُس نے راز کو فاش کر دیا اور اللہ تعالیٰ اپنے
نبی کو بنی قریظہ کے قریب کرنے والا تھا۔

جنگ تبوک کے وقت علی کی جانشینی

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال:
حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا أبي قال: حدثنا الأعمش عن

عطية العوفى عن أبى سعيد الخدرى قال: قال رسول الله ﷺ لعلى بن أبى طالبؑ فى غزوة تبوك: اخلفنى فى أهلى- فقال على: يا رسول الله انى اكراه ان يقول العرب خذل ابن عمه وتخلف عنه؟ فقال: أما ترضى أن تكون منى بمعتزلة هارون من موسى- قال: بلى- قال: فاخلفنى-

(بخلاف اسناد) ابوسعید خدری نے رسول خدا ﷺ سے روایت ذکر کی ہے کہ رسول خدا نے جنگ جوک پر روانگی کے وقت حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علی! آپ میرے اہل بیت اور خاندان پر میری طرف سے میرے جانشین و خلیفہ بن جاؤ۔ حضرت علیؑ نے خدمت رسول خدا میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں پسند نہیں کرتا کہ عرب والے یہ کہیں کہ ان کے اپنے چچا کا بیٹا جنگ سے ڈر گیا ہے اور اس کو رسول خدا نے اپنا جانشین قرار دیا ہے۔

رسول خدا نے فرمایا: اے علی! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کو مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی؟

حضرت علیؑ نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اگر آپ راضی ہیں تو پھر میری جانشینی اختیار کرو اور میری طرف سے میرا خلیفہ بن جاؤ۔

جناب صفیہ بنت عبدالمطلب

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن اسحاق عن يحيى بن عباد عن أبي الزبير عن أبيه عن صفية بنت عبدالمطلب انها قالت: كنا مع حسان بن ثابت في حصن فارغ والنبي ﷺ بالخندق، فاذا يهودى يطوف بالحصن، فخفنا ان يدل على عورتنا فقلت لحسان: لو نزلت الى هذا اليهودى فانى أخاف أن يدل على عورتنا- قال: يا بنت عبدالمطلب لقد علمت ما أنا بصاحب هذا- قال: فتحزمت ثم نزلت وأخذت عموداً فقتلته به، ثم قلت لحسان: اخرج فاسلبه- قال: لا حاجة لى فى سلبه-



(بخلاف اسناد) جناب صفیہ بنت عبدالمطلبؓ نے بیان کیا ہے کہ ہم حسان بن ثابت کے ساتھ ایک محفوظ پناہ گاہ میں موجود تھے اور نبی اکرمؐ شخص میں تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک یہودی آیا اور اس نے ہماری پناہ گاہ کے ارد گرد پھر کائے شروع کر دیے۔ ہم نے خوف محسوس کیا کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ یہودی ہمارے راز کو فاش کر دے۔ میں نے حسان بن ثابت سے کہا: تو اس یہودی کی طرف جا، کیونکہ میں ڈرتی ہوں کہ کہیں یہ یہودی ہمارے راز کو فاش نہ کر دے۔ اُس نے مجھے جواب دیا: اے بخت عبدالمطلب! آپ جانتی ہیں کہ میں ایسا کام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پھر نبی بی فرماتی ہیں: میں نے ہمت کی اور میں نیچے اُتری اور میں نے ایک لوہے کا راڈ پکڑا اور اُس کے ذریعے اُس یہودی کو مار دیا۔ پھر میں نے حسان سے کہا: نکلو اور اس کے مال و اسباب کو لوٹ لو۔ اُس نے کہا: مجھے اس کے لوٹنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

خیبر کے مال غنیمت کی تقسیم

(روبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثني أبي قال حدثنا محمد بن اسحاق عن محمد بن مسلم أبو شهاب الزهري عن عروة بن الزبير ومسور ابن مخزومه ان النبي ﷺ لما افتتح خيبر وقسمها على ثمانية عشر سهماً كانت الرجال ألفاً وأربعمائة رجل والخيول مائتي فرس وأربعمائة سهم للخيول كل سهم من الثمانية عشر سهماً مائة سهم رأس، فكان عمر بن الخطاب رأساً وعلي رأساً وطلحة رأساً والزبير رأساً وعاصم بن عدي رأساً، وكان سهم النبي ﷺ مع عاصم بن عدي۔

(بخلاف اسناد) مسور بن مخزومہ نے بیان کیا ہے کہ جنگ خیبر فتح ہوئی تو رسول خدا نے مال غنیمت کو اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا۔ اس جنگ میں چودہ سومرد اور دو سو گھوڑے تھے ان اٹھارہ میں سے چار حصے گھوڑوں کے لیے قرار پائے۔ پھر ہر سو کے لیے ایک حصہ مقرر کیا گیا پھر عمر بن خطاب کے لیے، ایک حصہ علی ابن ابی طالبؓ کے لیے، ایک حصہ طلحہ کے لیے، ایک حصہ زبیر کے لیے، ایک خود نبی اکرمؐ کا حصہ اور عاصم بن عادی کے لیے ایک حصہ ہے۔



حسن بصری کا خمس کے لیے قول

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا أبي عن أشعب بن سوار عن الحسن البصري أنه قال: الخمس لله وللرسول ولذي قرابة رسول الله ﷺ ليس كله، وقد كان يقسم لمن سمي الله عز وجل، فأعطته الخلفاء بعد قرابتهم۔ قلت: كلهم؟ قال: نعم كلهم۔

(بخلاف اسناد) أشعب بن سوار نے حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ آپ نے کہا: خمس اللہ اور اُس کے رسولؐ اور اُس کے قرابت داروں کے لیے ہے۔ کیا تمام ان کے لیے نہیں ہے۔ تحقیق! وہ حصہ جو خدا کے لیے ہے، وہ سارا حصہ نبی کے قرابت داروں کے بعد نبی کے خلفاء کو دیا جاسکتا ہے۔ میں نے عرض کیا: کیا سارا مال خمس میں دیا جائے گا؟ حسن بصری نے کہا: ہاں! سارے کا سارا مال خلفاء کو دیا جائے گا۔

امیروں کی طرف سے ہدیہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا أبي قال: حدثنا ليث بن أبي سليم عن عطاء ابن أبي رباح عن جابر بن عبد الله أنه قال: هدية الامراء غلول۔

(بخلاف اسناد) جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: امیروں کی طرف سے ہدیہ یہ دھوکا و فریب ہے۔

رسول اکرمؐ کے بعد کچھ لوگ مرتد ہو گئے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا أبي قال: حدثنا إبراهيم ابن مهاجر عن إبراهيم قال: ارتد الأشعث بن قيس وأناس من العرب لما مات النبي ﷺ، فقالوا نصلی ولا نؤدی الزكوة، فأبى عليهم أبو بكر ذلك



وقال: لا أحل عقدة عقدها رسول الله ﷺ ولا انقصكم شيئاً مما أخذ منكم نبي الله ولا جاهدكم ولو منعتموني عقلاً مما أخذ منكم نبي الله لجاهدكم عليه، ثم قرأ ﴿وما محمد الا رسول قد خلت من قبل الرسل﴾ حتى فرغ من الآية، فتحصن الاشعث ابن قيس هو واناس من قومه في حصن وقال الاشعث: اجعلوا السبعين منا اماناً، فجعل لهم ونزل بعد سبعين ولم يدخل نفسه فيهم. فقال له ابوبكر: انه لا امان لك انا قاتلوك. قال: أفلا ادلك على خير من ذلك تستعين بي على عدوك وتزوجني اختك ففعل.

(بخلف استاد) جناب ابراہیم نے روایت بیان کی ہے: جب رسول خدا کا اس دنیا سے انتقال ہوا تو اُس وقت اشعث بن قیس اور کچھ دوسرے لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ انہوں نے کہا: ہم نماز ادا کریں گے، لیکن زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے۔ حضرت ابوبکر نے اُس کی مخالفت کی اور کہا: جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، میں اُس کو ختم نہیں کر سکتا اور جو کچھ رسول خدا واصل کیا کرتے تھے، میں اُس میں سے کوئی چیز کم نہیں کر سکتا اور میں اس لیے ضرور جہاد کروں گا اور جو کچھ رسول خدا واصل کرتے تھے اگر تم اُس سے انکار کرو گے تو میں ضرور اُس کی وصولی کے لیے جہاد کروں گا۔ اور اس کے بعد اس نے اس آیت کی مکمل تلاوت کی: **وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ** (آل عمران، آیت ۱۴۴) پس اشعث بن قیس اور دوسرے اس کے ساتھی لوگوں نے قلعہ میں پناہ لے لی۔

اشعث بن قیس نے حضرت ابوبکر سے کہا: میری قوم کے ستر آدمیوں کو امان دو۔ ستر آدمیوں کے لیے امان نامہ قرار دیا گیا۔ امان کے بعد قلعہ سے ستر آدمی نچے آئے اور اشعث بن قیس نے اپنے آپ کو ان ستر آدمیوں میں سے شمار نہ کیا۔ ابوبکر نے کہا: اے اشعث! تیرے لیے امان نہیں ہے اور میں تیرے مقابلے میں جگ کروں گا۔ اشعث نے کہا: میں تجھے ایک ایسی خبر دیتا ہوں جس کے ذریعے تو مجھ سے اپنے دشمنوں کے مقابلے میں مدد حاصل کر سکے گا اور وہ اس صورت میں ہے جب تو اپنی ہمشیرہ کی شادی میرے ساتھ کر دے گا۔ اس نے ایسے ہی کیا۔

کسی مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا أبي قال: حدثنا محمد بن اسحاق عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي ﷺ انه قال: أيما حلف كان في الجاهلية فان الاسلام لم يزد الا شدة، ولا حلف في الاسلام، السلمون يد على من سواهم يجبر عليهم أديانهم فيرد عليهم أقصاهم، يرد سراياهم على قعدهم، لا يقتل مؤمن بكافر، ودية الكافر نصف دية المؤمن، ولا جلب ولا جنب، ولا تؤخذ صدقاتهم الا في دورهم۔ قال رسول الله صلى الله عليه وآله هذا الحديث في خطبته يوم الجمعة قال: يا أيها الناس۔

(بخلاف اسناد) مروین شعیب نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: قسمیں وہی ہیں جو زمانہ جاہلیت میں تھیں۔ اسلام نے ان میں کوئی اضافہ نہیں فرمایا، بلکہ ان قسموں میں شدت پیدا کی ہے۔ اسلام میں الگ سے کوئی قسم نہیں ہے۔ تمام مسلمان اپنے غیر پر فوقیت رکھتے ہیں۔ ان کا کوئی دوسروں پر فضیلت رکھتا ہے اور ان کا دور بھی ان پر مقدم ہے۔ کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کافر کی دیت مومن کی دیت سے آدمی ہے اور کوئی دھمکی نہیں اور نہ ہی کوئی جانب داری ہے اور ان لوگوں سے صدقات وصول نہیں کیے جائیں گے مگر ان لوگوں کے گھروں میں (یعنی آرام سے گھر میں رہیں تو ان سے جزیہ وصول کیا جائے گا اور اگر وہ میدان میں نکل آئے تو پھر ان سے جزیہ نہیں بلکہ جہاد کیا جائے گا)۔

آیت تطہیر کے مصداق

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: أخبرنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا أبي عن أبي اسحاق عن عبد الله بن مغيرة مولى أم سلمة



زوج النبی ﷺ انها قالت: نزلت هذه الاية في بيتها
 «انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم
 تطهيرا» امرني رسول الله ﷺ أن أرسل الى علي
 وفاطمة والحسن والحسين عليهم السلام، فلما أتوه اعتنق
 علياً بيمينه والحسن بشماله والحسين على بطنه وفاطمة
 عند رجله فقال: «اللهم هؤلاء أهلي وعترتي فأذهب عنهم
 الرجس وتطهرهم تطهيرا» قالها ثلاث مرات. قلت: فأنا
 يا رسول الله. فقال: انك على خير انشاء الله.

(بخلاف اسناد) أم المومنین حضرت ام سلمہ کے غلام عبداللہ بن مغیرہ نے حضرت ام سلمہ
 سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: یہ آیت:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
 تَطْهِيرًا (سورہ احزاب، آیت ۳۳)

میرے گھر میں نازل ہوئی۔ رسول خدا نے مجھے حکم دیا کہ علی وفاطمہ، حسن اور حسین کو میرے پاس بلاؤ۔
 جب یہ سارے رسول اکرم کے پاس حاضر ہوئے تو علی آپ کے دائیں جانب اور حسن بائیں جانب
 اور حسین آپ کے حکم الطہر کے قریب اور حضرت فاطمہ آپ کے قدموں کے پاس تشریف فرما تھیں۔
 آپ نے فرمایا:

”اے میرے اللہ! یہ میری اہل بیت و عترت ہے۔ تو ان سے ہر قسم
 کا رجس دور فرما اور ان کو اس طرح پاک رکھ جس طرح پاک رکھنے کا
 حق ہے۔“ رسول خدا نے ان کلمات کا تین دفعہ تکرار فرمایا۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں یعنی کیا میں اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ آپ نے
 فرمایا: تو ان شاء اللہ خیر پر ہے، لیکن ان میں سے نہیں ہے۔

حاکموں کا قرب قتلہ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال:
 أخبرنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا
 أبي قال: حدثني الحسن ابن الحكم عن عدي بن ثابت عن

رجل من الانصار عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال: من
بدا جفأ، ومن تبع الصيد غفل، ومن لزم السلطان افتن،
وما يزداد من السلطان قربا الا ازداد من الله تعالى بعداً.

(بخلاف اسناد) ابو ہریرہ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو ابتدا کرے
گا، اس نے ظلم و جفا کی ہے اور جو شکار کی پیروی کرے گا اس نے غفلت کی ہے اور جو بادشاہ
(یعنی حاکم) کے قرب کو اپنے لیے لازم قرار دے گا، وہ فتنہ میں جٹا ہوگا اور جو بادشاہوں کے
زیادہ قریب ہوگا وہ اتنا ہی خدا سے دور ہوتا چلا جائے گا۔

عمل کرنے والوں سے علم حاصل کرو

(وبالاسناد) قال: حدثنا ابو عمر قال: حدثنا أحمد قال:
حدثنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبدالرحمن قال: حدثنا
أبي عن الاعمش عن تميم بن سلمة عن أبي عبيدة عن
عبدالله انه قال: اقتصاد في سنة خير من اجتهد في بدعة.
قال عبدالله: تعلموا ممن علم فعمل.

(بخلاف اسناد) ابو عبیدہ نے حضرت عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: نیکی اور
سنت کے بارے میں استقامت بہتر ہے، بدعت کے خلاف کوشش کرنے سے۔ جناب عبداللہ
نے فرمایا: جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں، ان سے علم حاصل کرو۔

حاکم اور آمر کی قیادت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابو عمر قال: أخبرنا أحمد قال:
أخبرنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبدالرحمن قال: حدثنا
أبي قال: حدثنا الوصافي عن أبي بريدة عن النبي ﷺ
قال: لا يؤمر رجل على عشرة فما فوقهم الا جئ به يوم
القيامة مغلوله يده الى عنقه، فان كان محسناً فك عنه وان
كان مسيئاً زيد غلا الى غله.

(بخلاف اسناد) ابو بريدہ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص دس یا
ان سے زیادہ لوگوں پر آمر ہوگا، اس کو قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کے

دونوں ہاتھ پس گردن بندھے ہوئے ہوں گے۔ اگر وہ نیک سیرت ہوا تو اس کے ہاتھ کھول دیئے جائیں گے اور اگر وہ بد سیرت و گناہگار ہوا تو اس کے ہاتھوں کو سختی سے باندھ دیا جائے گا اور اس کو جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

ان لوگوں کے لیے طوبی ہے

(روایا اسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا أبي قال: حدثنا محمد بن اسحاق قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا محمد بن عبيد عن محمد بن اسحاق عن يزيد بن أبي حبيب عن مرثد بن عبد الله عن أبي عبد الرحمن الجهني قال: بينما نحن عند رسول الله ﷺ إذ طلع راكبان، فلما رأهما نبى الله قال: كنديان مذحجيان، فاذا رجلان من مذحج، فأتى أحدهما إليه ليبياعه، فلما أخذ رسول الله ﷺ بيده ليبياعه قال: يا رسول الله أرايت من رآك فآمن بك وصدقك واتبعتك ماذا له؟ قال: طوبى له. قال: فمسح على يده وانصرف. قال: وأقبل الآخر حتى أخذ بيده ليبياعه قال: يا رسول الله أرايت من آمن بك فصدقك واتبعتك ولم يرك ماذا له؟ قال: طوبى له ثم طوبى له قال: ثم مسح على يده ثم انصرف.

(بخلاف اسناد) ابو عبد الرحمن الحنبلی نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ہم رسول خدا کی خدمت اقدس میں موجود تھے کہ اچانک دو سوار ظاہر ہوئے۔ جب نبی اکرم نے ان دونوں کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا: قبیلہ مذحج کے دو بہادر محنت کش آرہے ہیں۔ اور وہ دونوں مذحج قبیلہ ہی کے فرد تھے۔ پس ان میں سے ایک رسول خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تاکہ وہ آپ کی بیعت کرے۔ اُس نے رسول خدا کے دست مبارک کو پکڑا، تاکہ بیعت کرے، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، جو شخص آپ کی زیارت کرے، آپ پر ایمان بھی لائے۔ آپ کی تصدیق بھی کرے، آپ کی اتباع بھی کرے، اُس کا

اجر کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اُس شخص کی جزا و اجر جتنی طوٹی ہے۔ اس نے آپؐ کے دستِ اقدس کو مس کیا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

اس کے بعد دوسرا شخص آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، یہاں تک کہ اُس نے آپؐ کے دستِ اقدس کو پکڑا، تاکہ آپؐ کی بیعت کرے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو شخص آپؐ پر ایمان رکھے، آپؐ کی تصدیق کرے اور آپؐ کی اطاعت بھی کرے، لیکن اُس کو آپؐ کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہوا ہو تو اس کے اجر و ثواب کے بارے میں آپؐ کی کیا رائے ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اُس شخص کے لیے طوٹی ہے، طوٹی ہے (آپؐ نے دودھ فرمایا) اُس نے بھی آپؐ کے دستِ اقدس کو مس کیا اور وہ بھی ایک طرف چلا گیا۔

دجال شام میں قتل ہوگا

(روالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا أبي عن محمد بن اسحاق عن الزهري عن عبد الرحمن بن زيد بن حارثة عن مجمع بن جارية قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول: يقتل الدجال. دون باب اللد بسبعة عشر ذراعاً. واللد بالرملة بأرض الشام.

(مخفف استاد) مجمع بن جارية نے رسول خدا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: دجال کو باب الاد کے ساتھ سترہ ہاتھ کے فاصلہ پر قتل کیا جائے گا۔ الاد وہ ریتی زمین ہے جو شام کے علاقہ میں ہے۔

دجال اسی ہزار لوگوں کو گمراہ کرے گا

(روالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أبي عن محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهيم عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة عن



النبي ﷺ قال: ليهبطن الدجال بجور وكرمان في ثمانين ألفاً، كأن وجوههم مجان مطرقة يلبسون الطيلاسة ويتعلون الشعر.

(بخلاف استاد) ابو ہریرہ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تحقیق دجال اسی ہزار لوگوں کے عمل و ایمان کو اپنے ظلم و جور کی وجہ سے برباد کر دے گا۔ گویا اُن کے چہروں پر نشان ہوں گے اور سبز چادروں میں عطا کی طرح لمبوس ہوں گے اور وہ بالوں سے بے ہونے لباس کو زیب تن کرتے ہوں گے۔

عمر بن عبدالعزیز نے فدک واپس کر دیا

(وبالاستاد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا أبي عن محمد بن اسحاق عن عبد الله بن أبي بكر بن عمرو بن حزم عن أبيه قال: عرض في نفس عمر بن عبدالعزیز شيء من فدك، فكتب الى أبي بكر وهو على المدينة انظر مست آلاف دينار فزد عليها غلة فدك أربعة آلاف دينار فاقسهما في ولد فاطمة رضي الله عنهم من بني هاشم. قال: وكانت فدك للنبي صلى الله عليه وآله خاصة، فكانت مما لم يوجف عليها بخيل ولا ركاب. قال: وكانت للنبي صلى الله عليه وآله والاه أموال سماها العواف ويرقط والمبيت والكلا وحيا والضيافة وبیت أم ابراهيم، فأما العواف فهو سهم من بني قريظة

(بخلاف استاد) عبداللہ بن ابوبکر بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے فدک کے بارے میں اپنے اندر ایک چیز محسوس کی۔ اس نے مدینہ کے حاکم ابوبکر کو تحریر کیا کہ میں تجھے ہزار دینار روانہ کر رہا ہوں، ان کے ساتھ فدک کا قلم ملا کر جو کہ چار ہزار دینار ہے، اس کو اولاد فاطمہؑ (یہ عمر بن عبدالعزیز کے الفاظ ہیں ورنہ بی بی کے لیے علیہا کا لفظ ہوتا ہے چونکہ عربی میں رضی اللہ کا لفظ تھا اس لیے میں نے ترجمہ میں



رضی اللہ لکھا ہے مترجم) جو کہ ہاشمی ہیں اُن پر تقسیم کر دے۔ وہ بیان کرتا ہے: فدک کا علاقہ خاص کر نبی اکرمؐ کے لیے تھا، کیونکہ فدک ان علاقوں میں سے ہے، جس کے حصول کے لیے گھوڑے نہیں دوڑائے گئے۔ وہ بیان کرتا ہے: نبی اکرمؐ کے لیے خاص مال تھے کہ جن کو عواف (مال قیمت) کہتے ہیں۔

انتقال نبیؐ کے بارے میں روایت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا أحمد بن يحيى الصوفي قال: حدثنا عبد الرحمن بن شريك بن عبد الله النخعي قال: حدثنا أبي عن ابن اسحاق عن عبد الله بن أبي بكر بن عمرو بن حزم عن أبيه قال: توفي رسول الله ﷺ في شهر ربيع الاول في اثنتي عشرة مضت من شهر ربيع الاول يوم الاثنين ودفن ليلة الاربعاء۔

(بخلاف اسناد) عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے بارہ ربیع الاول بروز جمعہ کو وفات پائی اور آپؐ کو بدھ کی رات دفن کیا گیا۔ (ظاہر ایہ روایت شیعہ کتاب میں وارد ہوئی ہے، لیکن کسی روایت کا شیعہ کتب میں وارد ہونا یہ اس روایت کے محترم ہونے کی دلیل نہیں ہے، بلکہ ہمارے ہاں اعتبار روایت کی شرائط ہیں اور ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ وہ روایت فرمانِ معصوم کے خلاف نہ ہو، قرآن کے خلاف نہ ہو، راوی جموں نہ ہو، اس کے علاوہ اور بھی شرائط ہیں۔ یہ روایت جو اُپر درج ہوئی ہے یہ ان روایات کے خلاف ہے جو وفاتِ نبیؐ کے بارے میں معصومین علیہم السلام سے وارد ہوئی ہیں اور ہماری روایات میں ۲۸ صفر کی تاریخ ہے اور اس پر ہماری دوسری کتب گواہ ہیں مترجم)۔

گذشتہ اُمتوں کی مثل اُمت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبد الرحمن بن شريك بن عبد الله النخعي قال: حدثنا أبي عن ابن اسحاق عن عبد الله بن أبي بكر بن عمرو بن حزم عن أبيه قال: توفي رسول الله ﷺ في شهر ربيع الاول في اثنتي عشرة مضت من شهر ربيع الاول يوم الاثنين ودفن ليلة الاربعاء۔



قال: تأخّلون كما أخذت الامم من قبلكم ذراعاً بذراع وشبراً بشبر وباعاً ببيع، حتّى لو ان أحداً من اولئك دخل جرحضب لدخلتموه۔

قال: قال أبو هريرة وان شتمتم فاقراؤا القرآن ﴿كالدّين من قبلكم كانوا أشد منكم قوّة وأكثر أموالاً وأولاداً فاستمتعوا بخلاقهم﴾ قال أبو هريرة: والخلاق الدّين ﴿فاستمتعوا بخلاقكم كما استمتع الدّين من قبلكم بخلاقهم﴾ حتّى فرغ من الآية۔ قالوا: يابى الله فما صنعت اليهود والنصارى؟ قال: وما الناس الا هم۔

(مخفف استاد) ابو ہریرہ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: تم لوگ بُرے اعمال کو گزشتہ امتوں کی طرح اپنا رہے ہو اور تمہاری مثال ان کی مثل ہے، ہاتھ کے ساتھ ہاتھ، بائٹ کے ساتھ بائٹ، قدم کے ساتھ قدم ان کی مثل ہو، حتیٰ کہ اگر ان گزشتہ امتوں میں سے کوئی شخص چپے کی بل میں داخل ہوا ہو گا تو تم اس میں ضرور داخل ہو جاؤ گے۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ اگر تم چاہو تو قرآن پڑھ سکتے ہو۔ اللہ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَ أَكْثَرَ أَمْوَالًا وَ أَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلْقِهِمْ (سورۃ توبہ، آیت ۶۹)

”ماتر ان لوگوں کے جو تم میں سے پہلے تھے اور وہ تم سے طاقت میں بھی زیادہ تھے اور مال اور اولاد کے حساب سے بھی زیادہ تھے۔ تم اُن کے اخلاق و عادات سے عبرت حاصل کرو۔“

(مخفف استاد) ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں: اس اخلاق سے مراد ان کے دینی اخلاق ہیں۔

فَلِاسْتِمْتَعْتُمْ بِخَلْقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلْقِهِمْ (سورۃ توبہ، آیت ۶۹)

”پس تم اُن کے اخلاق و عادات سے عبرت حاصل کرو، جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے ان قوتوں سے عبرت حاصل کی ہے۔“

یہاں تک کہ وہ اس آیت سے فارغ ہوئے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پس



یہود و نصاریٰ کیا کیا کرتے تھے؟ آپؐ نے فرمایا: لوگوں سے مراد یہی ہیں۔

خون سے داڑھی کا خضاب ہونا

(روبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد عن أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا أبي قال: حدثني ابن اسحاق عن هبيرة بن مريم قال: سمعت علي بن أبي طالب يقول ومسح لحيته: ما يجبس أشفاها ان يخفضها عن أعلاها بدم۔

(بخاری استاد) مہرہ بن مریم نے روایت نقل کی ہے کہ وہ بیان کرتا ہے: میں نے امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپؐ اپنی داڑھی کو مسح فرما رہے تھے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ شقی وہ ہے جو اس کو اوپر سے نیچے کی طرف یعنی اس داڑھی کو خون سے خضاب کرے گا۔

جو علیؑ سے دور ہوگا وہ مجھ سے دور ہوگا

(روبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا أبي قال: حدثني خبيب بن أبي العالية عن مجاهد عن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال: من فارقتني فقد فارقت الله، ومن فارق علياً فقد فارقتني۔

(بخاری استاد) جناب مجاہد نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو مجھ سے جدا ہوا، وہ اللہ سے دور ہو گیا اور جو علیؑ سے دور ہوا، وہ مجھ سے دور ہو گیا۔

جنگو بدر کے اسیروں کے بارے میں اختلاف

(روبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا أبي قال: حدثنا الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبي عبيدة عن عبد الله بن مسعود انه قال: لما كان يوم بدر واسرت الاسرى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما ترون في هؤلاء القوم؟ فقال عمر بن الخطاب: يا رسول



اللہ: ہم الذین کذبوک وأخرجوک فاقتلہم۔ ثم قال أبوبکر: یارسول اللہ ہم قومک وعشیرتک ولعل اللہ یرحمکم ثم قال: عبد اللہ بن رواحہ: أنت بواد کثیر الحطب فاجمع حطباً فانصب فیہ ناراً وألقہم فیہ۔ فقال العباس بن عبد المطلب: قطعک رحمک۔

قال: ثم ان رسول اللہ ﷺ قام فدخل وأکثر الناس فی قول أبی بکر وعمر فقال بعضهم: القول ما قول أبوبکر وقال بعضهم القول ما قال عمر، فخرج رسول اللہ ﷺ فقال: ما اختلافکم یا أيہا الناس فی قول هذین الرجلین انما مثلہما مثل اخوة لہما ممن کان قبلہما نوح وابرہیم وموسى وعيسى۔ قال نوح: ﴿رب لا تلذ علی الارض من الکافرين دیارا﴾ وقال ابرہیم: ﴿من تبعنی فانه منی ومن عصانی فانک غفور رحیم﴾ وقال موسى ﴿ربنا اطمس علی أموالہم واشدد علی قلوبہم فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم﴾ وقال عيسى: ﴿ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک أنت العزیز الحکیم﴾۔

ثم قال: یا أيہا الناس ان بکم عیلة فلا یقتلن منکم أحد الا بفداء أو ضریة عتق۔ فقلت: یارسول اللہ الا سہیل بن بیضا وقد کنت سمعته یذکر الاسلام بمکة۔ قال: فسکت رسول اللہ ﷺ فلم یجر۔ قال: فلقد جعلت أنظر الی السماء متى تقع علی الحجارة، فانی قدمت بین یدی رسول اللہ ﷺ قال: ثم ان النبی ﷺ قال: الا سہیل بن بیضا۔ قال: ففرحت فرحاً ما فرحت مثله قط۔ قال الاعمش: وكان فداؤہم ستین اوقیة۔

عبداللہ بن مسعود نے نقل کیا ہے کہ جب بدر کے دن جب کفار کے اسیروں کو گرفتار کیا گیا تو اس وقت رسول خدا نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے میری قوم! ان اسیروں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟



عمر بن خطاب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے آپؐ کی تکذیب کی اور آپؐ کو مکہ سے باہر نکالا ہے۔ آپؐ ان لوگوں کو قتل کر دیں۔ اس کے بعد ابوبکر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لوگ آپؐ کی قوم کے افراد ہیں اور آپؐ کے خاندان والے ہیں۔ ممکن ہے آپؐ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو آتش جہنم سے نجات عطا کرے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے کہا: تم لوگ اس میدان میں موجود ہو جس میں بہت سی لکڑیاں موجود ہیں۔ تم ان لکڑیوں کو جمع کرو اور آگ روشن کرو اور اس آگ میں ان (اسیر) لوگوں کو ڈال دو۔ عباس بن عبدالمطلب نے کہا: اے عبداللہ! خدا تیرے رحم کو قطع کرے (یعنی تجھے برباد کرے)۔

راوی بیان کرتا ہے: پھر رسول خدا وہاں سے کھڑے ہوئے اور خیمے میں تشریف لے گئے۔ آپؐ کے جانے کے بعد وہاں کے موجود اصحاب میں اختلاف واقع ہو گیا۔ اکثر لوگ ابوبکر کے ساتھی ہو گئے اور بعض لوگ حضرت عمر والی بات کرنے لگے۔ کچھ وہ بات کرتے تھے جو حضرت ابوبکر نے کی اور بعض نے حضرت عمر والی بات کی۔ رسول خدا خیمے سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم ان دونوں مردوں کے بارے میں کیوں اختلاف کر رہے ہو۔ دونوں کا اختلاف حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ جیسے بھائیوں والا اختلاف ہے۔ حضرت نوحؑ نے خدا سے دعا کی:

”اے میرے اللہ! زمین پر کوئی کافر زندہ نہ رہنے دے۔“ (سورۃ نوح،

آیت ۲۶)

اور حضرت ابراہیمؑ نے بارگاہِ خدا میں دعا کی:

”اے میرے اللہ! ان میں سے جو میری اتباع کرے وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے اس کے لیے تو غور اور رحم ہے۔“ (سورۃ

ابراہیم، آیت ۳۶)

اور حضرت موسیٰؑ نے اللہ کی بارگاہ میں یوں عرض کیا:

”اے ہمارے پروردگار! ان کے اموال کو ختم کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے یہ ایمان نہیں لائیں گے جب تک یہ سخت عذاب کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے۔“ (سورۃ یونس، آیت ۸۸)

حضرت عیسیٰؑ نے عرض کیا:



”اے میرے اللہ! اگر تو ان کو طاب دے گا تو یہ حیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو محاف کر دے گا تو بہت عزیز اور حکیم ہے۔“ (سورہ

ماکہ، آیت ۱۱۸)

پھر آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! اگر ان میں سے کوئی تمہارا تعلق والا ہے تو تم اس کو قاکہ نہیں دے سکتے، مگر فدیہ کی وجہ سے یا اس کی گردن کاٹنے کی وجہ سے۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حقیق! اسکل بن بیضا کہ میں اسلام کا تذکرہ کیا کرتا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ رسول خدا خاموش رہے، آپؐ نے کوئی بات نہ کی۔ راوی نے کہا: میں انتظار کرنے لگا کہ آسمان سے کب میرے اوپر طاب کا پتھر نازل ہو، کیونکہ میں خدا اور اس کے رسولؐ سے سبقت حاصل کر چکا تھا۔

راوی بیان کرتا ہے: پھر رسول خداؐ نے کل بن بیضا والی بات کی۔ میں اس قدر خوش ہوا کہ اس کی مثل میں کبھی خوش نہیں ہوا تھا۔

امش کہتا ہے: ان اسیروں کے بارے میں یہ حکم نازل ہوا کہ ان میں سے ہر ایک شخص ساٹھ اوقیہ فدیہ ادا کرے (اوقیہ) ایک سکہ ہے جو آج کل ڈیڑھ دانس کے برابر وزن کا ہوتا ہے۔

دنیا اور آخرت میں بھائی

(ویلا اسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال:

حدثنا أحمد قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثني أبي قال:

حدثنا عاصم بن أبي النجود عن أبي وائل عن جرير بن

عبد الله عن النبي ﷺ قال: المهاجرون والانصار

بعضهم أولياء بعض في الدنيا والآخرة، والطلاق من قریش

والعتقاء من ثقیف بعضهم أولياء بعض في الدنيا والآخرة.

(بخاری اسناد) جریر بن عبد اللہ نے حضرت نبی اکرمؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

مہاجرین اور انصار میں سے بعض ایک دوسرے کے دنیا اور آخرت میں بھائی بھائی ہیں۔ قریش اور

بنی ثقیف کے آزاد شدہ افراد میں سے بعض ایک دوسرے کے دنیا اور آخرت میں بھائی بھائی ہیں۔

جریر بن عبد اللہ بکلی نے بھی نبی اکرمؐ سے ایسے ہی ایک روایت کو نقل کیا ہے۔



قتل عثمان کے بارے میں امیر المومنین کا بیان

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثني أبي قال: حدثنا أحمد بن أبي العالية عن مجاهد عن عبد الله بن عباس علي بن أبي طالب عليه السلام قال: إن شاء الناس قمت لهم خلف مقام إبراهيم فخلفت لهم بالله ما قتلت عثمان ولا أمرت بقتله ولقد نهيتهم فعصوني۔

(مخفف اسناد) عبد اللہ بن عباسؓ نے امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالبؓ سے نقل کیا ہے کہ آپؓ نے فرمایا: اگر یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں مقام ابراہیم پر کھڑے ہو کر قسم اٹھاؤں تو میں قسم اٹھاتا ہوں کہ نہ میں نے عثمان کو قتل کیا ہے اور نہ ہی میں نے اس کے قتل کا حکم دیا ہے بلکہ میں نے ان لوگوں کو منع کیا، لیکن ان لوگوں نے میری بھی نافرمانی کی ہے۔

آخرت میں سب سے زیادہ اجر کس کا ہوگا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثني أبي قال: حدثنا عثمان بن أبي زرعة عن حمران عن محمد بن علي بن أبي طالب عليه السلام انه قال: إن أعظم الناس أجراً في الآخرة أعظمهم مصيبة في الدنيا، وإن أهل البيت أعظم الناس مصيبة، مصيبتنا برسول الله صلى الله عليه وسلم قبل لم يشركنا فيه الناس

(مخفف اسناد) حضرت محمد بن علی بن ابی طالبؓ (یعنی محمد حنفیہ) سے یہ روایت ہے۔ آپؓ نے ارشاد فرمایا: آخرت میں اس شخص کا اجر سب سے زیادہ ہوگا، جس کی دنیا میں مصیبت زیادہ ہوگی اور حقیقی اس دنیا میں سب سے زیادہ مصیبت اہل بیتؑ کی ہے اور ہماری مصیبت رسول خدا کے ساتھ قطع رکھنے کی وجہ سے ہے، جس میں لوگوں میں سے کوئی بھی شریک نہیں ہے۔

میرا رشتہ دنیا اور آخرت میں قائم رہے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال:



حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمن قال: حدثنا أبي قال:
حدثنا عبدالله بن محمد بن عقيل عن حمزة بن أبي سعيد
الخدري عن أبيه عن النبي ﷺ قال: أتزعمون أن رحم
نبي الله لا يتفع قومه يوم القيامة بلى والله وإن رحمى
لموصولة فى الدنيا والآخرة. ثم قال: يا أيها الناس انا
فرطكم على الحوض، فاذا جثت وقام رجال يقولون:
يا نبي الله أنا فلان بن فلان وقال آخر يا نبي الله أنا فلان بن
فلان وقال آخر يا نبي الله أنا فلان بن فلان، فأقول: اما
النسب فقد عرفته ولكنكم احلثتم بعلنى وارتلذتم الفقهري.

(بمخفف اسناد) حمزہ بن ابی سعید خدری نے اپنے والد ابو سعید خدری سے، انھوں نے
رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ اللہ کے نبی کے ساتھ
رشتہ داری ان کی قوم کو قیامت کے دن کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ نہیں، نہیں۔ خدا کی قسم، میرے
ساتھ رشتہ داری دنیا اور آخرت میں قائم رہے گی، منقطع نہیں ہوگی، پھر آپ نے فرمایا: اے
لوگو! میں حوض کوثر پر تمھارے سامنے آؤں گا، تو تم سب لوگ کھڑے ہو جاؤ گے اور یوں عرض کرو
گے: یا نبی اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں۔ دوسرا بولے گا: یا رسول اللہ! میں فلاں بن فلاں
ہوں۔ کوئی عرض کرے گا: یا رسول اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں۔ میں کہوں گا: میں تمھارے
سب کے نسب کو جانتا ہوں، لیکن تم نے میرے بعد بدعت ایجاد کی اور زبردستی مرتد ہو گئے۔

امام حسن کا خطبہ

(ویلا اسناد) أخبرنا أبو عمر عبدالواحد بن محمد بن مهدي
فى منزله بدرب الزعفرانى ببغداد فى الكرخ سنة عشر
وأربعمائة قال: أخبرنا أبو العباس أحمد بن محمد بن
سعيد بن عقدة فى يوم الجمعة بعد صلاة الجمعة املاء أ
فى مسجد برانا لثمان بقين من جمادى الاولى سنة ثلاثين
وثلاثمائة قال: حدثنا على بن الحسين بن عبيد قال: حدثنا
اسماعيل بن ابان عن سلام بن أبى عميرة عن معروف عن
أبى الطفيل قال: خطب الحسن بن على عليهما السلام بعد



وفاة علیؑ و ذکر امیر المؤمنین فقال: خاتم الوصیین
وصی خاتم الانبیاء و امیر الصدیقین و الشهداء و الصالحین۔
ثم قال: یا ایها الناس لقد غارکم رجل من سبقة الاولون
ولا یدرکہ الآخرون، لقد کان رسول اللہ ﷺ یعطیہ
الرأیة فیقاتل جبرئیل عن یمینہ و میکائیل عن یسارہ، فما
یرجع حتی یفتح اللہ علیہ، ما ترک ذہباً ولا فضة الا شیئاً
علی صبی له، و ما ترک فی بیت المال الا سبع مائة درهم
فضلت من عطائہ أراد أن یشتري بها خادماً لأم کلثوم۔

ثم قال: من عرفنی فقد عرفنی و من لم یعرفنی فانا الحسن
بن محمد النبی ﷺ۔ ثم تلا هذه الآية قول یوسف
﴿واتبعت ملة اباي ابراهيم واسحاق ويعقوب﴾ انا ابن
البشير، وانا ابن النذير، وانا ابن الداعي الى الله، وانا ابن
السراج المنير، وانا ابن الذي ارسل رحمة للعالمين، وانا
من اهل البيت ﴿الذين اذهب الله عنهم الرجس وطهرهم
تطهيراً﴾ وانا من اهل البيت الذين كان جبرئيل ينزل عليهم
ومنهم كان يعرج، وانا من اهل البيت الذين افترض الله
مودتهم وولايتهم فقال فيما انزل على محمد ﷺ: ﴿قل
لا اسألكم عليه أجراً الا المودة في القربى و من یقترف
حسنة﴾ و اعتراف الحسنة مودتنا۔

(بخلاف اسناد) جناب ابوالطفیل نے روایت کی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسنؑ نے خطبہ ارشاد فرمایا: دوران خطبہ امیر المؤمنین کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا: آپ تمام اوصیا کے خاتم ہیں اور خاتم الانبیاء کے وصی ہیں۔ تمام صدیقین، شہدا اور نیک لوگوں کے امیر ہیں۔

پھر فرمایا: اے لوگو! تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے، جس سے پہلے والے سبقت نہیں حاصل کر سکتے اور بعد والے اُس کی عظمت کو پا نہیں سکتے۔ تحقیق! آپ وہ ہیں جن کو رسول خدا نے جگ میں علم عطا فرمایا اور جبرائیل اُن کے دائیں جانب اور میکائیل اُن کی بائیں



جانب جگ کیا کرتے تھے۔ وہ جس جگ میں جاتے اس وقت تک واپس نہیں آتے تھے جب تک اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھوں پر شیخ عطاء نہ فرماتا اور آپ نے اپنے ترکہ میں کوئی سونا اور چاندی نہیں چھوڑی اور اپنے بیت المال کے حصہ میں بھی سوائے سات سو درہم کے اور کچھ نہیں چھوڑا اور اس سات سو درہم سے وہ اپنی بیٹی حضرت ام کلثومؓ کے لیے ایک خادم خریدنا چاہتے تھے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جو مجھے جانتا ہے، وہ جانتا ہے اور جو نہیں جانتا، وہ جان لے کہ میں حسن ابن محمدؓ نئی ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

”وَ اتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَاٰدَمَ عَلَيْهِمُ السَّلٰوَةُ“

”میں اپنے آباؤ اجداد ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کی ملت کی اتباع کرتا ہوں۔“

(سورہ یوسف، آیت ۳۸)

میں خوشخبری دینے والے کا بیٹا ہوں، میں ڈرانے والے کا بیٹا ہوں، میں خدا کی طرف دعوت دینے والے کا بیٹا ہوں، میں سراج منیر کا بیٹا ہوں (یعنی روشن چراغ کا بیٹا ہوں)۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کو کائنات کے لیے رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا۔ میں اس اہل بیت کا فرد ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی نجاست سے اس طرح پاک رکھا ہے جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے۔ میں اس اہل بیت کا فرد ہوں جن کے پاس جبرائیلؑ کا آنا جانا لگا رہتا تھا۔ میں اس اہل بیت کا فرد ہوں جن کی محبت و موذت کو اللہ تعالیٰ نے واجب کرتے ہوئے حضرت محمدؐ پر اس آیت کریمہ کو نازل فرمایا:

قُلْ لَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰی وَمَنْ

يَقْتَرِفْ حَسَنَةً (سورہ شوریٰ، آیت ۲۳)

”اے میرے حبیب! آپ کہہ دیں کہ میں تم سے کوئی اجر رسالت کا

سوال نہیں کرتا، مگر یہ کہ میرے قربانی سے موذت رکھو اور جو شخص نیکی

حاصل کرے گا۔“

آپؐ نے فرمایا: اس نیکی سے مراد ہماری موذت و محبت ہے۔

ہماری جماعت اللہ کی جماعت ہے

(روایا اسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال:



حدثنا ابراهيم بن محمد بن اسحاق بن بريد قال: حدثنا اسحاق بن بريد الطائي قال: حدثنا سعد بن صارم عن الحسن بن عمرو عن رشيد عن حبة العرنى قال: سمعت علياً عليه السلام يقول: نحن النجباء وافراطنا افراط الانبياء، حزينا حزب الله والفئة الباغية حزب الشيطان، من ساوى بيننا وبين عدونا فليس منا۔

(بخلاف استاد) حبة العرنی سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ہم نجبا ہیں اور ہمارا راستہ انبیاء کا راستہ ہے۔ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے اور باغی گروہ شیطان کی جماعت ہے اور جو شخص ہمیں اور ہمارے دشمنوں کو برابر قرار دے، وہ ہمارا نہیں ہے۔

علی کا دوسرے لوگوں پر حق

(رویا لاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا جعفر بن عبد الله المحمدي قال: حدثنا اسماعيل بن مرثد عن جله عن علي عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: حق علي على الناس حق الوالد على الولد۔

(بخلاف استاد) حضرت علی نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”علی کا حق دوسرے لوگوں پر ایسے ہی ہے جیسے باپ کا حق اپنے فرزند پر ہوتا ہے۔“

میں آپ دونوں میں سے ہوں

(رویا لاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثني علي بن الحسن بن عبيد قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا اسحاق ابن ابراهيم عن أبي هارون عن أبي سعيد قال: قال رسول الله ﷺ: علي مني وأنا منه۔ فقال جبريل: يا محمد وأنا منكما۔

(بخلاف استاد) ابوسعید نے رسول خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”علی مجھ سے ہے اور میں علی میں سے ہوں۔“



حضرت جبرائیلؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپؐ دونوں میں سے ہوں۔

افضل مسلمان کون ہے؟

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال:

حدثنا أحمد بن يحيى بن زكريا قال: حدثنا حسين بن علي

الجعفي عن زائدة عن هشام بن حسان عن الحسن عن

جابر قال: قيل يا رسول الله أي الإسلام أفضل؟ قال: من

سلم المسلمون من لسانه ويده.

(بمخفف اسناد) جناب جابرؓ نے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ سے سوال کیا گیا: یا رسول اللہ!

کون سا مسلمان سب سے افضل ہے؟

آپؐ نے فرمایا: جس کے ہاتھوں اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال:

حدثنا الحسن بن جعفر بن مدرار الطنافسي قال: حدثنا

عمى طاهر بن مدرار قال: حدثنا الحسن بن عمار عن

عمرو بن مرة عن عبد الله بن الحارث عن علي بن أبي طالب قال:

قال: رسول الله ﷺ: أنا سيد ولد آدم يوم القيامة ولا

فخر، وأنا أول من تنشق الأرض عنه ولا فخر، وأنا أول

شافع وأول مشفع.

حضرت علیؓ نے رسول خدا ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں قیامت

کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر میں فخر نہیں کرتا۔ اور بروزِ محشر سب سے پہلے

قبر سے باہر آؤں گا اور اس پر بھی میں فخر نہیں کرتا۔ سب سے پہلے میں شفاعت کرنے والا ہوں

گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

مہلبہ والے کون کون تھے؟

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال:

حدثنا يعقوب بن يوسف الضبي قال: حدثنا محمد بن اسحاق بن عمار الصيرفي قال: حدثنا هلال بن أيوب الصيرفي عن عبد الكريم بن أبي أمية عن مجاهد قال: قلت لابن عباس من الذي أراد رسول الله ﷺ ان يباهل بهم؟ قال: علي وفاطمة والحسين والحسين والانفس النبي ﷺ وعلى ﷺ.

(بخلاف اسناد) مجاہد نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابن عباس سے سوال کیا: وہ کون سے افراد تھے، جن کے بارے میں رسول خدا نے ارادہ فرمایا تھا کہ ان کے ذریعے مباہلہ کیا جائے؟ ابن عباس نے فرمایا: وہ علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام تھے اور نفس نبی علی ﷺ تھے۔

علی میرا بھائی ہے

(رویا لاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أحمد بن يحيى بن زكريا قال: حدثنا عبد الله بن موسى قال: حدثنا مطر عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: ان أخى ووزيرى ووصى على بن أبى طالب ﷺ.

(بخلاف اسناد) انس نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: تحقیق! میرا بھائی، میرا وزیر اور میرا وصی علی ابن ابی طالب ﷺ ہے۔

جس کا میں مولا اُس کا علی مولا ہے

(رویا لاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا الحسن بن علي بن عفان قال: حدثنا عبد الله بن موسى قال: حدثنا هاني ابن أيوب عن طلحة بن مصرف عن عميرة بن سعد انه سَمِعَ علياً ﷺ في الرحبة ينشد الناس من سمع رسول الله ﷺ يقول: من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه.. فقام بضعة عشر فشهدوا..



(بخلاف استاد) غیرہ بن سعد نے بیان کیا ہے کہ میں نے خود مقامِ رجبہ میں علی سے سنا، آپ لوگوں سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ کس کس نے رسولِ خدا سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

مِنْ كُنْتُمْ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ مَوْلَاهُ

”جس کا میں مولا ہوں پس اس کا علی مولا ہے۔ اے میرے اللہ! جو علی سے محبت کرے تو بھی اُس سے محبت کر اور جو علی سے دشمنی رکھے تو بھی اُس سے دشمنی رکھ۔ دس سے کچھ زیادہ لوگ کھڑے ہوئے اور انھوں نے اس کے بارے میں گواہی دی۔“

وہ نعمتیں ہم ہیں

(روایا اسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا جعفر بن علي بن نجيع الكندي قال: حدثنا حسن بن حسين قال: حدثنا أبو حفص الصائغ قال: أبو العباس - هو عمر بن راشد أبو سليمان - عن جعفر بن محمد عليهما السلام في قوله «ثم لتسئلن يومئذ عن النعيم» قال: نحن من النعيم، وفي قوله: «واعتصموا بحبل الله جميعاً» قال: نحن الحبل۔

جناب ابوالعباس جو کہ عمر بن راشد ابوسلیمان ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں حوالہ کیا:

ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (سورۃ الاحکاف، آیت ۸)

”پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا“ اس سے مراد کون سی نعمتیں ہیں؟“

آپ نے فرمایا: وہ نعمتیں ہم آلِ محمد ہیں (جن کے بارے میں تم لوگوں سے سوال کیا جائے گا، کہ تم نے اُن کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا)۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا (آل عمران، آیت ۳)
”اور تم سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔“



اس سے مراد کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس سے مراد بھی ہم آلِ محمدؐ ہیں۔

وہ لوگ ہم ہیں

(روبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا يعقوب بن يوسف بن زياد قال: حدثنا أبو غسان قال: حدثنا مسعود بن سعد عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام ﴿ام يحسبون الناس على ما آتاهم الله من فضله﴾ قال: نحن الناس۔

(بخلاف استاد) حضرت جابرؓ نے حضرت امام محمد باقر عليه السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا:

”اَمْ يَحْسُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ“
 ”کیا یہ لوگ ان لوگوں پر حسد کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ عطا فرمایا ہو ہے۔“ (سورہ نساء، آیت ۵۴)
 اس سے مراد کون ہیں کہ جن کو اللہ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے؟
 آپؐ نے فرمایا: وہ لوگ ہم ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا ہے۔

اس آیت کے بارے میں ابن عباسؓ کی روایت

(روبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن موسى بن اسحاق ومحمد بن عبد الله بن سليمان قال: حدثنا يحيى ابن عبد الحميد قال: حدثنا قيس عن السدي عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما ﴿ام يحسبون الناس على ما آتاهم الله من فضله﴾ قال: نحن الناس دون الناس۔
 (بخلاف استاد) ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا گیا:

”اَمْ يَحْسُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ“

سے مراد کون لوگ ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا فضل ہے۔ وہ ہم لوگ ہیں کوئی دوسرے نہیں ہیں۔



امام جعفر صادقؑ کی اقتدا میں نماز ادا کرنا

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال:

حدثنا الحسن بن علي بن عفان قال: حدثنا أبو حفص

الصائغ قال: صليت خلف جعفر بن محمد عليهما السلام

فجهر بيسم الله الرحمن الرحيم ○

(بخلاف استاد) جناب ابو حفص الصائغ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ میں نے سنا کہ آپؑ نے نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بلند

آواز سے پڑھا۔

ابوالعباس سے روایت

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال:

حدثنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا أبو غسان قال: حدثنا

جعفر بن حبيب النهدي قال: أبو العباس - يقال له البرفون

بن شبيب - أنه سمع جعفر بن محمد عليهما السلام يقول:

احفظوا فينا ما حفظ العبد الصالح في اليتيمين وكان

ابوهما صالحاً.

(بخلاف استاد) ابوالعباس کہ جس کو یرزوں بن شبيب کہا جاتا ہے، وہ بیان کرتا ہے:

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اے لوگو! ہمارے بارے

میں اس چیز کی حفاظت کرو جس کی حفاظت عبدالصالح (یعنی خضر) نے دو یتیم بچوں کے بارے

میں کی تھی، جن کا باپ ایک نیک مرد تھا۔

نامی کتے سے بدتر ہے

(وبیالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد عن

جعفر بن محمد بن هشام قال: حدثنا الحسين بن نصر قال:

حدثنا أبي قال: حدثنا غضاظ بن الصلت الثوري عن

الربيع بن المنذر عن أبيه قال: سمعت محمد ابن الحنفية

يحدث عن أبيه قال: ما خلق الله عز وجل شيئاً أشر من



الکلب، والناصب أشر منه۔

(بخاری اسناد) ربیع بن منذر نے اپنے والد جناب منذر سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت محمد حنفیہ سے سنا ہے کہ آپ نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کو نقل کیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کتے سے زیادہ بدتر کسی مخلوق کو خلق نہیں فرمایا اور نامی کتے سے بھی بدتر ہے۔

ہمارے شیعہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا جعفر بن عنبسة بن عمرو قال: حدثنا إسماعيل بن إبان قال: حدثنا مسعود ابن سعد عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام قال: إنما شيعتنا من أطاع الله عز وجل۔
(بخاری اسناد) جناب جابر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمارے شیعہ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں۔

مسعود بن سعد کے بارے میں روایت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيى قال: سمعت أبا غسان يقول: ما رأيت في جعفي أفضل من مسعود بن سعد، وهو أبو سعد الجعفي۔
(بخاری اسناد) احمد بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو غسان سے سنا ہے، اس نے بیان کیا ہے: میں نے کسی بھی کو نہیں دیکھا جو مسعود بن سعد سے افضل ہو جو کہ ابو سعد جعفی ہے (ممکن ہے بھی کوئی قبیلہ ہو)۔

جس نے عباس کو اذیت دی

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد عن ابن عباس قال: قال رسول الله: من آذى العباس فقد آذاني، محمد الليثي قال: حدثني أبو جعفر أمير المؤمنين المتصور عن أبيه عن جده إنما عم الرجل صنو أبيه۔



(بخلاف اسناد) ابن عباسؓ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جس نے عباسؓ (میرے چچا) کو اذیت دی، اُس نے گویا مجھے اذیت دی۔ منظور جو کہ خلیفہ عباسی تھا، اس نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ اس نے بیان کیا ہے کیونکہ انسان کا چچا اس کے باپ کے برابر ہوتا ہے۔

ابن عباسؓ سے روایت

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا محمد بن الفضل الأشعري قال: حدثنا أبي قال: حدثنا نصر بن قابوس اللخمي عن جابر عن محمد بن علي بن عبد الله بن عباس قال: قال ابن عباس: ما وطئت الملائكة إلى فرش أحد من الناس إلا فرشنا.

(بخلاف اسناد) جابرؓ نے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباسؓ سے اور انھوں نے خود ابن عباسؓ (یعنی عبد اللہ بن عباسؓ) سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: لوگوں میں سے کسی ایک کے فرش کو ملائکہ نے اپنے قدموں میں نہیں کیا، سوائے ہمارے فرش کے (یعنی ملائکہ کا آنا جانا ہم اہل بیت کے ہاں رہا ہے)۔

رسول خداؐ نے میرے حق میں دعا کی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد بن يحيى بن المنذر الحجري قال: حدثنا عمرو بن خالد قال: حدثنا اسرائيل عن جابر عن عكرمة عن ابن عباس قال: دعا لي رسول الله ﷺ أن يؤتيني الله الحكمة.

(بخلاف اسناد) عکرمہؓ نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: رسول خداؐ نے مجھے دعا دی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے (یعنی ابن عباسؓ کو) حکمت عطا فرمائے۔

دوسری روایت ابن عباسؓ کے بارے میں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد ابن يحيى النيسابوري قال: حدثنا بشر بن



الحکم قال: حدثنا عمرو بن شبيب عن عبد الله بن عيسى
عن شعيب بن يسار عن عكرمة عن ابن عباس قال: دعا لي
رسول الله ﷺ ان يؤتيني الله الحكمة.

(بخلاف اسناد) شعيب بن یسار نے عکرمہ سے اور عکرمہ نے ابن عباس سے نقل کیا ہے
کہ ابن عباس نے فرمایا: رسول خدا نے میرے حق میں دعا کی۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے
(یعنی ابن عباس کو) حکمت عطا فرمائے۔

علی پہلے مسلمان ہیں

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد بن يحيى
بن المنذر قال: حدثنا يحيى بن عبد الحميد قال: حدثنا
يحيى بن سلمة عن أبيه عن أبي جعفر محمد بن علي عن
ابن عباس قال: قال أبو موسى: علي أول من أسلم: انتهت
احاديث عمر بن مہدی۔

(بخلاف اسناد) ابن عباس نے ابو موسیٰ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: علی سب سے
پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے ہیں (عمر بن مہدی کی احادیث کا سلسلہ ختم ہو گیا)۔

نبی اکرمؐ نے علیؑ کو جو دعائیں تعلیم فرمائی

(أخبرنا) الشيخ المفيد أبو علي الطوسي قال: حدثني
شيخنا قال: أخبرني أبو محمد الحسن بن محمد بن يحيى
الفحام بسر من رأى قال: حدثني أبو الحسن محمد بن
أحمد بن عبيد الله المنصوري قال: حدثني الإمام علي بن
محمد قال: حدثني أبي محمد بن علي صلوات الله عليهم
قال: حدثني أبي علي بن موسى قال: حدثني أبي موسى بن
جعفر قال: جاء رجل إلى سيدنا الصادق جعفر بن محمد
عليهما السلام فشكا إليه رجلاً يظلمه، قال له: أين أنت عن
دعوة المظلوم على الظالم التي علمها النبي ﷺ لأمير
المؤمنين ﷺ ما دعا بها مظلوم على ظالمه إلا نصره الله

تعالیٰ علیہ وکفاه آیاه، وعو ﴿اللهم طمه بالبلاء طمأ وحمہ
بالبلاء عما وقمہ بالاذی قمأ وارمہ بیوم لا معادلہ وساعۃ لا
مرد لها وایح حریمہ وصل علی محمد واهل بیتہ علیہ
وعلیہم السلام واکفنی امرہ وقنی شرہ واصرف عنی کیدہ
واجرح قلبہ وسد فاه عنی وخشعت الاصوات للرحمن فلا
تسمع الا همسا وعنت الوجوه للحی القيوم وقد خاب من
حمل ظلما اخسوا فیہا ولا تکلمون﴾ صہ صہ سبع مرات۔

(بخلاف استاد) حضرت امام علی بن محمد تقی علیہ السلام نے اپنے والد محمد بن تقی علیہ السلام اور انھوں نے فرمایا کہ مجھے میرے والد علی بن موسیٰ رضا سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت موسیٰ بن جعفر کاظم سے نقل کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ایک شخص ہمارے سردار امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ کے سامنے ایک شخص کی شکایت کی جو اس پر ظلم کرتا تھا۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا: اس دعا کو کیوں نہیں پڑھتا جو مظلوم کی دعا عالم کے خلاف ہے، جو نبی اکرمؐ نے خود امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو تعلیم فرمائی تھی۔ جس مظلوم نے عالم کے خلاف بارگاہِ خدا میں اس دعا کو مانگا خدا نے ضرور اس مظلوم کی اس ظلم کے خلاف مدد فرمائی اور اس مظلوم کی کفایت فرمائی اور وہ دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ طَمِّمَ بِالْبَلَاءِ طَمَأً وَعَمَّ بِالْبَلَاءِ عَمَّا وَقِمَ بِالْأَذَى
قِمًا وَارْمِ بِیَوْمٍ لَا مَعَادِلَ لَهُ وَسَاعَةَ لَا مَرَدَّ لَهَا وَابْحِ حَرِیمَہ
وَصَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَآہْلِ بَیْتِہِ عَلَیہِمْ السَّلَامُ وَاکْفِنِہِ
أَمْرَہُ وَقِنِہِ شَرَّہُ وَاصْرِفْ عَنِّہِ کَیْدَہُ وَاجْرَحْ قَلْبَہُ وَسَدِّفْ فَاہَہُ
عَنِّہِ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا
وَعَنَّتِ الْوُجُوہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا
إِخْسَتُوا فِیْہَا وَلَا تُکَلِّمُوْنَ

”اے میرے اللہ! اس ظالم کو بلاؤں مصیبتوں کا ایسا مزہ چکھا کہ
اس کو کبھی فراموش نہ ہو اور اس کو ہمیشہ بلاؤں، مصیبتوں میں مبتلا فرما
کہ کبھی اُس کو چھٹکارا حاصل نہ ہو۔ اس کو اذیت میں ہمیشہ مبتلا رکھنا۔

اس کو اس دن میں ڈالنا جس سے یہ پلٹ نہ سکے اور اس وقت میں جلا کرنا جس کو رو نہ کر سکے، اس کی عزت کو مباح قرار دے۔ محمد و اہل بیت محمد علیہ السلام پر درود و سلام ارسال فرما۔ اس ظالم کے امر کو مجھ سے دُور رکھ، اس کے شر کو مجھ سے دُور رکھ اور اس کی حیلہ گری اور خباثت کو مجھ سے دُور رکھ۔ اس کے دل کو مجروح کر دے اور اس کی زبان کو میرے بارے میں بند رکھ اور رحم کرتے ہوئے اس کی آواز کو غلی کر دے۔ پس یہ سوائے آہٹ کے اور کچھ نہ سن سکے۔ اور حی و قوم کی خاطر اس کے چہرے کو پھیر دے۔ تحقیق! خسارے میں ہے وہ جو ظلم کرنے پر آمادہ ہوگا اور وہ اس میں نقصان میں نہیں اور ان کو اس میں زبان نہیں کھولنی چاہیے۔“

پھر آپؐ نے فرمایا: صہ، صہ ”خاموش ہو جا، خاموش ہو جا“ اور یہ کلمات آپؐ نے سات مرتبہ فرمائے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے ایک روایت

(وبہذا الاسناد) قال: قال سيدنا الصادق عليه السلام في قوله ﴿فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً﴾ قال: القنوع.

(مخفف استاد) اسی سلسلہ سند سے ایک اور روایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

ہے۔ آپؐ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا گیا۔

﴿فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً﴾ (سورہ نمل، آیت ۹۷)

”پس ہم ضرور ان کو حیات طیبہ عطا فرمائیں گے۔“

آپؐ نے فرمایا: اس سے مراد قناعت کی زندگی ہے۔

ہر کام کے لیے اللہ سے مشورہ طلب کرو

(وبہذا الاسناد) قال: قال سيدنا الصادق عليه السلام: اذا عرضت

لاحدكم فليستشر الله ربه، فان اشار عليه اتبع وان لم يشر عليه توقف۔ قال: فقلت يا سيدي وكيف اعلم ذلك؟ قال:



تسجد عقیب المکتوبہ وتقول (اللهم خرنی) مائة مرة،
ثم تتوسل بنا وتصلی علینا وتستشفع بنا، ثم تنظر ما
یلهمک تفعله، فهو الذی اشار علیک به۔

(بخلاف استاد) گذشتہ استاد کے ساتھ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی کام کرنا مطلوب ہو تو اس کے کرنے سے پہلے خداوند کریم سے مشورہ (یعنی استشارہ) کر لیا کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ اشارہ دے دے تو اس کی اجازت کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اشارہ اس کام پر نہ ملے تو اس کام کے کرنے میں توقف کرو یعنی اس کو انجام مت دو۔

راوی نے عرض کیا: اے ہمارے سردار و آقا اس کو کیسے معلوم کریں؟ آپ نے فرمایا: اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس حاجت کو تحریر کرو اور اس کے تحریر کرنے کے بعد بجدہ کرو اور بجدہ کی حالت میں سو دفعہ ان الفاظ کا ورد کرو۔ اللہم خرنی پھر بارگاہ خدا میں ہمیں وسیلہ بناؤ اور ہم پر درود پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے ہمارے ذریعے فطاعت طلب کرو۔ پھر انتظار کرو کہ کیا چیز تمہیں الہام ہوتی ہے، پھر اس کے مطابق انجام دو۔ وہی چیز تیرے لیے بہتر ہے جو اس کام کے بارے میں تیرے لیے مشورہ آیا ہے۔

غروب سے پہلے گھر میں چراغ روشن کرو

(روایا لاسناد) قال: قال سيدنا الصادق عليه السلام: ان الله تعالى يحب الجمال والتجميل ويكره البؤس والتباؤس فان الله عز وجل اذا انعم على عبد نعمة احب ان يرى عليه اثرها۔
قيل وكيف ذلك؟ قال: ينظف ثوبه ويطيب ريحه ويجصص داره ويكنس افنيته، حتى ان السراج قبل مغيب الشمس ينقى الفقر ويزيد في الرزق۔

(بخلاف استاد) نیز گذشتہ سند کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمال و خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور نا اُمیدی اور غمگینی کا اظہار کرنے کو اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر نعمت نازل کرتا ہے تو اس نعمت کا اثر بھی اُس پر دیکھنا چاہتا ہے۔



راوی نے عرض کیا: مولانا وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: وہ بدو خدا کیڑوں کو صاف سحرا رکھے، خوشبو استعمال کرے، اپنے گھر کو رنگ اور سفیدی وغیرہ کرے۔ اپنے گن میں ہماڑ دے، حتیٰ کہ سورج کے غروب سے پہلے گھر میں چراغ روشن کرے، کیونکہ اس سے رزق میں اضافہ اور ضرورتاً قحط دور ہوتا ہے۔

امیر المؤمنینؑ سے یہودی کا سوال

(رواہذا الاسناد) قال: قال سيدنا الصادق عليه السلام: سمعت ابي يجلس عن ابيه عن ابيه عن جده ان رجلا جاء الى امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام فقال: اخبرني عما ليس لله وعما ليس عند الله وعما لا يعلمه الله تعالى؟ فقال: اما ما لا يعلمه الله فلا يعلم ان له ولداً تكذبا لكم حيث قلتم عزيز ابن الله، واما قولك ما ليس لله فليس لله شرك، واما قولك ما ليس عند الله فليس عند الله ظلم للعباد فقال اليهودي: اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله واشهد انك الحق ومن اهل الحق وقلت الحق، واسلم على يده۔

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے جد سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے علی! آپ مجھے بتائیں، وہ کون سی چیز ہے جو اللہ کے لیے نہیں ہے؟ وہ کون سی چیز ہے جو اللہ کے پاس نہیں ہے؟ وہ کون سی چیز ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نہیں جانتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تیرا یہ سوال کہ وہ کون سی چیز ہے کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نہیں جانتا کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے لیے کوئی فرزند ہے اور یہ تمہاری تکذیب ہے جو تم لوگ قائل ہو کہ مزید اللہ تعالیٰ کا فرزند ہے۔ مگر یہ سوال کہ وہ کون سی چیز ہے کہ جو اللہ کے لیے نہیں ہے؟ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے اور تیرا آخری سوال کہ وہ کون سی چیز ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے بندوں پر ظلم نہیں ہے۔ یعنی وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔



یہودی نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ لا الہ الا اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ان محمدنا عبدہ ورسولہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں آپ حق ہیں اور اہل حق میں سے ہیں اور آپ حق کہتے ہیں اور اس کے بعد اس نے آپ کے ہاتھوں پر اسلام قبول کیا۔

شک کرنے والے کو یقین کروایا

(رویا لاسناد) عن ابن الفحام قال: حدثني المنصوري قال: حدثني عمي قال: دخلت يوماً على المتوكل وهو يشرب فدعاني فقلت: ياسيدي ما شربته قط۔ فقال: انت تشرب مع علي بن محمد فقلت له: ليس تعرف من في يدك انما يضرك ولا يضره ولم اعد ذلك عليه۔ فقال: فلما كان يوماً من الايام قال لي الفتح بن خاقان: قد ذكر الرجل يعني المتوكل خبر مال يجمع من قم وقد أمرني ان اوصله لآخره له فقل لي: من أي طريق يجمع حتى اجيبه، فبحثت الى الامام علي بن محمد عليهما السلام فصادفت عنده من احتشمه فتبسم وقال لي: لا يكون الا خير يا ابا موسى، لم لم تعد الرسالة الاولى؟ فقلت: اجللتك ياسيدي۔ فقال لي: المال يجمع الليلة وليس يصلون اليه فبت عندي، فلما كان من الليل وقام الى ورده قطع الركوع بالسلام وقال لي: قد جاء الرجل ومعه المال وقد منعه الخادم الوصول الى فاخرج خذ ما معه، فخرجت فاذا معه زنفيلجة فيها المال، فاخذته ودخلت به اليه فقال: قل له هات المحفظة التي قالت له القيمة انها ذخيرة جدتها، فخرجت له فأعطانيها، فدخلت بها اليه فقال لي: قل له الجبة التي ابدلتها منها ردها اليها، فخرجت اليه فقلت له ذلك فقال: نعم كانت ابتى استحسنتها فأبدلتها بهذه الجبة وانا امضى فأجني بها۔ فقال: اخرج فقل له ان الله تعالى يحفظ ما لنا وعلينا



ہاتھا من کتفک، فخرجت الی الرجل فأخرجها من کتفه
فغشی علیہ، فخرج الیہ یتلیم فقال له: قد کنت شاکا فتیقنت۔

(بخاری استاد) منصوری نے کہا ہے کہ مجھے میرے چچا نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے:
میں ایک دن متوکل غلیفہ عباسی کے پاس حاضر ہوا اور وہ شراب پی رہا تھا۔ اُس نے مجھے بھی پینے
کی دعوت دی۔ میں نے کہا: اے میرے سردار! میں نے کبھی شراب نوشی نہیں کی۔ اُس نے کہا:
تم علی بن محمد کے ساتھ پی لیتے ہو۔ میں نے کہا: اے متوکل! تو جانتا ہے کہ کون حیرے سامنے
کھڑا ہے۔ تجھے نہیں ضرر پہنچا سکتا ہوں، لیکن میں ان کو ضرر نہیں پہنچا سکتا اور اُن کے بارے
میں میں کبھی ایسی بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

میرا چچا بیان کرتا ہے: ایک دن مجھے فتح بن خاقان نے کہا: متوکل نے مجھے بتایا ہے کہ تم
کی طرف سے کچھ مال آ رہا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ اس کے بارے میں معلوم کروں کہ وہ کس
راستہ سے آ رہا ہے اور مجھے اس کے بارے میں بتاؤ، تاکہ میں اس کو حاصل کر سکوں۔

میں یہ خبر سن کر حضرت امام علی بن محمد علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے
آپ کے پاس ایک ایسے شخص کو پایا جو غم زدہ تھا۔ آپ نے مجھے دیکھا تو آپ مسکرائے اور آپ
نے مجھ سے فرمایا: اے ابو موسیٰ! اخیر ہے؟ حکومتی پیغام کیا لائے ہو؟ میں نے عرض کیا: اے
میرے مولا! آپ کی عظمت و عزت کی خاطر حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: آج
رات کچھ مال آتا ہے، لیکن میرے پاس اس مال کو وصول کرنے والا کوئی نہیں ہے، لہذا آج
رات تم ہمارے پاس ہی سو جاؤ۔

جب رات ہوئی اور آپ کھڑے ہوئے اور اپنا وظیفہ ادا (یعنی نماز ادا) کرنے لگے۔
آپ نے رکوع سلام پر ہی ختم کر دیا (یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مستحب نماز کو توڑا جاسکتا
ہے) اور مجھ سے فرمایا: ایک شخص آیا ہے اور اس کے پاس مال ہے، خادم اُس کو میرے پاس
نہیں آنے دے رہا، لہذا تم باہر جاؤ اور اس کے پاس جو کچھ ہے وہ لے لو۔ میں باہر نکلا، میں
نے دیکھا کہ اس کے پاس ایک گھڑی ہے اور اس میں مال ہے۔ میں نے اُس سے وہ گھڑی لی
اور گھر میں داخل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: اس شخص سے کہو کہ وہ جبہ کہاں ہے جس کے بارے
میں قریہ نے کہا تھا کہ یہ میرے دادا نے ذخیرہ کیا ہوا ہے میں باہر گیا اور اس سے وہ لے کر
دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔



پھر آپؐ نے فرمایا: اس سے جا کر کہو کہ وہ چہرہ جو اس نے تبدیل کیا تھا، وہ بھی واپس کرے۔ میں دوبارہ باہر آیا اور اس سے وہی کچھ کہا۔ اس نے کہا: ہاں امیری ایک بیٹی ہے جو اس کو پسند کرتی تھی۔ اس نے یہ چہرہ تبدیل کر دیا تھا۔ میں ابھی جاتا ہوں اور اس کو لے کر آتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: باہر جاؤ اور اس سے کہو: تحقیق اللہ تعالیٰ ہمارے مال کو ہمارے لیے محفوظ رکھتا ہے اور جاؤ اور اس کی بغل سے وہ چہرہ نکال کر لے آؤ۔ میں اس شخص کے پاس پھر گیا اور اس کی بغل سے وہ چہرہ نکال کر لایا۔ جب میں نے اس کی بغل سے وہ نکالا تو وہ بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد امامؑ اس کی طرف گھر سے باہر آئے اور اُس سے فرمایا: تجھے شک تھا، اب تجھے یقین آ گیا ہے۔

امامؑ نے سہل کو دعا تعلیم فرمائی

(وبالاسناد) عن ابن الفحام قال: حدثني المنصوري قال: حدثني ابوالسري سہل بن يعقوب بن اسحاق الملقب بأبي نؤاس المؤذن في المسجد المعلق في صفة شنيف بسر من رأى قال المنصوري: وكان يلقب بأبي نؤاس لانه كان يتخالع ويطيب مع الناس ويظهر التشيع على الطيبة فيأمن على نفسه، فلما سمع الامامؑ لقيني بأبي نؤاس قال: يا ابا السري انت ابو نؤاس الحق ومن تقدمك ابونؤاس الباطل۔

قال: فقلت له ذات يوم: ياسيدي قد وقع لي اختيار الايام عن سيدنا الصادقؑ مما حدثني به الحسن بن عبدالله بن مظفر عن محمد بن سليمان الديلمي عن ابيه عن سيدنا الصادقؑ في كل شهر فأعرضه عليك۔ فقال لي: افعل، فلما عرضته عليه وصححته قلت له: ياسيدي في اكثر هذه الايام قواطع عن المقاصد لما ذكر فيها من النحس والمخاوف، فتدلتني على الاحتراز من المخاوف فيها، فانما تدعونني الضرورة الى التوجه في الحوائج فيها۔ فقال لي: ياسهل ان لشيعتنا بولايتنا عصمة لو سلکوا بها في



لجة البحار الغامرة ومسابب اليلاء الغائرة بين منبأ
وذئاب واحادي الجن والانس لامنوا من مخلوفهم بولايتهم
لنا، ففق بالله عزوجل واخلص في الولاء لامتك
الطاهرين وتوجه حيث شئت واقصد ما شئت.

ياسهل اذا أصبحت وقلت ثلاثاً: ﴿أصبحت اللهم معتصماً
بنعامك المنيع الذي لا يطلو ولا يحاول من شر كل
طارق وغاشم من شائر ما خلقت ومن خلقت من خلقك
الصامت والناطق في جنة من كل مخوف بلباس سابعة
ولاء اهل بيت نبيك في جنة من كل مخوف محتجزاً من
كل قاصد لي الى اذية بجدار حفين الاخلاص في
الاعتراف بحقهم والتمسك بحبلهم جميعاً موقناً بأن الحق
لهم ومعهم وفيهم وبهم اوالى من والوا واجانب من جانبوا
فصل على محمد وآل محمد فاعلني اللهم بهم من سوء
شر كل ما اتقيه يا عظيم حجت الاعادى عنى ببديع
السموات والارض انا جعلنا من بين ايديهم سداً ومن
خلفهم سداً فاغشيناهم فهم لا يبصرون﴾ وقتلتها عشياً
ثلاثاً حصلت في حصن من مخاوفك وأمن من محنورك.
فاذا اردت التوجه في يوم قد حذرت فيه فقدم امام توجهك
الحمد لله رب العالمين والمعوذتين وآية الكرسي وسورة
القدر وآخر آية من آل عمران وقل: ﴿اللهم بك يصول
الصائل ويقدرتك يطول الطائل ولا حول لكل ذي حول
الا بك ولا قوة يمتازها ذوقه الا منك بصفوتك من خلقك
وخيرتك من بريتك محمد نبيك وعترته وسلالته عليه
وعليهم السلام صل عليهم واكفني شر هذا اليوم وضرره
وارزقني خيره ويمنه واقض لي من متصرفاتي بحسن
العافية وبلوغ المحبة والظفر بالامنية وكفاية الطاغية
الغوية وكل ذي قدرة لي على اذية حتى اكون في جنة

وعصمة من كل بلاء ونقمة وابدلني من المخاوف فيه امنا
ومن العوائق فيه يسراً حتى لا يصلني صادم المراد ولا
يحل بي طارق من اذى العباد انك على كل شئ قدير والامور
اليك تصير يا من ليس كمثله شئ وهو السميع البصير۔

(بخلاف استاد) ابو السری کہل بن یعقوب جس کا لقب ابو نواس تھا، جو مسجد کا مؤذن تھا اور اس مسجد کا تعلق رائے کے حقیقت ہر کے ساتھ تھا اور اس کے لقب کے بارے میں منسوری نے بیان کیا ہے اس شخص کا لقب ابو نواس ہونے کی وجہ یہ تھی کہ یہ گھر والوں سے ناراحت اور لوگوں سے اچھے تعلقات بنا کر رکھتا تھا اور طیبہ چیزوں پر اظہار محبت کرتا اور اپنے فحش پر مطمئن رہتا تھا۔ جب اس کے بارے میں امام نے سنا تو آپؐ نے مجھے ابو نواس کا لقب عطا فرمایا اور فرمایا: اے ابو السری! تو ابو نواس حقیقی و برحق ہے اور میرے سے پہلے جو ابو نواس تھے، وہ باطل تھے۔

راوی بیان کرتا ہے: ایک دن میں نے حضرت امامؑ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: اے میرے آقا و سردار! تحقیق! میرے لیے میرے سردار و آقا امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف ایام کے اختیار کرنے کے بارے میں ایک روایت نقل ہوئی ہے، جس کو میرے لیے حسن بن عبداللہ بن مظفر نے نقل کیا ہے اور انھوں نے محمد بن سلیمان الدلیلی سے نقل کیا ہے اور اس نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور اس نے ہمارے سردار و آقا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے، ہر ماہ جو ہمارے پاس آتا ہے اس کے بارے میں آپؐ سے نقل ہوا ہے۔

آپؐ نے مجھ سے فرمایا: جو کچھ ہماری طرف سے نقل ہوا ہے، اس کو بیان کرو۔ میں نے وہ سب کچھ آپؐ کے سامنے بیان کیا اور آپؐ نے اس کو گنج قرار دیا۔

میں نے آپؐ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: اے میرے سردار! اکثر دنوں میں اپنے ضروری کاموں کو انجام نہیں دیتا، ان غصت و خوف کی وجہ سے جو ان دنوں کے بارے میں بیان کی گئیں ہیں اور وہ خوف جو ان دنوں میں بیان کیا گیا ہے، وہ مجھے کام کرنے سے روکتے ہیں، جبکہ وہ کام کرنا میرے لیے ضروری ہوتا ہے کیا میں ان کو انجام دوں؟ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: اے سہل! ہمارے شیعوں کے لیے ہماری ولایت و دوستی کی وجہ سے ایک ایسی سہر حاصل ہوتی ہے اگر وہ اس کے ساتھ جوش مارتے ہوئے سمندر کی لہروں پر چلیں یا درندوں اور خوف ناک جانوروں سے پڑھرا سے گزریں یا جن دانس کے تمام اذیت دینے والوں میں سے



گزریں تو ہماری ولایت کی وجہ سے ان کا خوف محفوظ رہے گا۔ پس اللہ عزوجل پر مکمل بھروسہ رکھو اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کے ساتھ محبت و ولایت کو خاص قرار دو پھر جو تم چاہو اپنے اس کام کو انجام دو۔

اے کل! جب تو صبح کرے تو تین دفعہ اس دعا کو پڑھا کرو اور وہ دعا یہ ہے:

اَصْبَحْتُ اَللّٰهُمَّ مُعْتَصِمًا بِدِمَامِكَ الْمُنِيعِ اَللّٰی لَا يُطَاوِلُ
وَلَا يُحَاوِلُ مِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ وَ غَاشِیٍّ مَا سَافَرَ مِنْ خَلْقَتِ
وَمَنْ خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِكَ الصَّامِتِ وَالنَّاطِقِ فِی جَنَّةٍ مِنْ كُلِّ
مَخُوفٍ یَلْبَاسٍ سَابِقَةٍ وَلَا اِیَّ اَهْلِ بَيْتِ نَبِیِّكَ فِی جَنَّةٍ مِنْ
كُلِّ مَخُوفٍ مُّحْتَجِزًا مِنْ كُلِّ قَاصِدٍ اِلٰی اَذِیَّةٍ یَجْلِدُ
حَصِیْنِ الْاِخْلَاصِ فِی الْاِعْتِرَافِ بِحَقِّهِمْ وَالتَّمَسُّكِ
بِحَبْلِهِمْ جَمِیْعًا مُّوَفِّئًا بِاَنَّ الْحَقَّ لَهُمْ وَمَعَهُمْ وَفِیْهِمْ وَبِهِمْ
اَوَّالِی مِنْ وَاَلَوَّاءِ اُجَانِبُ مَنْ جَانَبُوا فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ
اٰلِ مُحَمَّدٍ فَاعْلِنِیْ اَللّٰهُمَّ بِهِمْ مِنْ سُوءِ شَرِّ كُلِّ مَا اَتَقِبُهُ
بِاعْظَمِمْ حَاجَزَتْ الْاَعَادِی عَنِیْ بِیَدِیْعِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ
اِنَّا جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا
فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ

”اے میرے مجبود! میں نے تیری عظیم تمکبانی میں صبح کی ہے، جس تک کسی کا ہاتھ نہیں پہنچتا، نہ کوئی نیرنگ سازش میں اس پر یورش کر پاتا ہے اس مخلوق میں سے جو تو نے خلق فرمائی اور نہ وہ مخلوق جسے تو نے زبان عطا فرمائی ہے، اور نہ وہ مخلوق جسے تو نے زبان عطا نہیں کی۔ میں ہر خوف سے تیری پناہ میں تیرے نبی کے اہل بیت کی ولایت سے تیار شدہ لباس میں لمبوس ہوں اور ہر اس چیز سے محفوظ ہوں جو میرے اخلاص کی مضبوط دیوار میں رخنہ ڈالنا چاہے۔ یہ مانتے ہیں کہ وہ حق ہیں اُن کی رشتی سے وابستگی ہے۔ اس یقین سے کہ حق ان کے لیے، اُن کے ساتھ اور ان میں ہے جو ان سے محبت کرتا ہے۔



میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جو ان سے دور ہے میں اُس سے دور ہوں تو محمد اور اُن کی آل پر درود و رحمت نازل فرما۔

اے میرے معبود! مجھے اُن کے ظلم ہر شر سے محفوظ فرما جس کا مجھے خوف ہے۔ اے بلند و عظیم ذاتِ ازل و آسمان کی خلقت کے واسطے سے تمام دشمنوں کو مجھ سے دور کر دے۔ بے شک ہم نے ایک دیوار اُن کے سامنے اور ایک دیوار ان کے پیچھے بنا دی ہے۔ ہم نے ان کو ڈھانپ دیا ہے کہ وہ کچھ دیکھ ہی نہیں سکتے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اگر تو نے اس دعا کو شام کو تین دفعہ پڑھا تو اس رات کے ہر قسم کے خوف سے محفوظ رہے گا اور اس کے ڈر سے امن میں رہے گا۔

جب تو کسی ایسے دن کسی کام کا ارادہ کرے جس دن سے تو ڈر رہا ہو تو کام کو شروع کرنے سے پہلے سورۃ الحمد، سورۃ قلن، سورۃ الناس، آیت الکرسی، سورۃ قدر اور سورۃ آل عمران کی آخری آیت کی تلاوت کرنے کے بعد یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ بِكَ يَصُوْنُ الصّٰلِحُ وَيَقْلِبُكَ يَطُوْلُ الطَّالِلُ وَلَا حَوْلَ
لِكُلِّ ذِي حَوْلٍ اِلَّا بِكَ وَلَا قُوَّةَ يَمْتٰزِلُهَا ذُو قُوَّةٍ اِلَّا مِنْكَ
بِصِفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَخَيْرَتِكَ مِنْ بَرِيَّتِكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ
وَعِتْرَتِهِ وَسَلٰمَتِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ صَلِّ عَلَيْهِمْ وَآكْفِنِي
شَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ وَضَرَرِهِ وَارْزُقْنِي خَيْرَ رِزْقٍ وَثَمَنَةً وَاقْضِ لِي مِنْ
مُتَصَرِّفَاتِي بِحُسْنِ الْعَافِيَةِ وَتَلَوِّغِ الْمُحِبَّةِ وَالظَّفَرِ بِالْاَمْنِيَّةِ
وَكِفَايَةِ الطَّاهِيَةِ الْغَوِيَّةِ وَكُلِّ ذِي قُدْرَةٍ لِي عَلَى اَذِيَّةٍ حَتّٰى
اَكُوْنَ فِي حَبْنَةٍ وَعِصْمَةٍ مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَنِقْمَةٍ وَابْدِلْنِي مِنَ
الْمُخْلَوَفِ فِيْهِ اٰمَنًا وَمِنَ الْعَوَاتِقِ فِيْهِ يُسْرًا حَتّٰى لَا يَصْنَعُنِي
صَادٍ عَنِ الْمُرَادِ وَلَا يَحِلُّ لِي طَارِقٌ مِنَ اَذَى الْعِبَادِ اِنَّكَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَالْاُمُوْرُ اِلَيْكَ تُصَيِّرُ يٰ اَمَّنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ
شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيْرُ



اے خدایا! ہر بزرگی حاصل کرنے والا تیری وجہ سے حاصل کرتا اور ہر غالب آنے والا تیری دی ہوئی قدرت و طاقت سے غالب آتا ہے۔ ہر قدرت رکھنے والے کی قدرت فقط تیری قدرت کی وجہ سے ہے، اور ہر طاقت و قوت کو تیری قوت و طاقت سے امتیاز حاصل نہیں ہے۔ تیری مخلوق میں سے برگزیدہ اور تیری مخلوق میں سب سے بہترین محمد جو تیرے نبی ہیں اور ان کی عزت اور اولاد علیہم السلام کے ذریعے تیری ذات سے مدد طلب کرتا ہوں۔

اے اللہ! تو محمدؐ اور ان کی پاک آل پر درود نازل فرما اور مجھے اس دن کے شر اور ضرر سے محفوظ فرما۔ اور مجھے اس دن میں پائے جانے والی خیر و برکت عطا فرما اور میرے تمام امور میں اچھے انجام کا حکم فرما۔ محبت اور انسیت کے ساتھ کامیابی کا فیصلہ فرما اور ہر سرکش کی سرکشی سے اور ہر وہ طاقت و قوت جو اذیت دینے میں میرے ذریعے ہے اس سے میری حفاظت فرما، یہاں تک کہ میں تیری پناہ میں قرار پاؤں۔ اور ہر بلا و مصیبت سے مجھے محفوظ فرما اور خوف ناک محل و مقام کو میرے لیے جائے امن میں تبدیل کر دے اور غیبتوں کے محل کو میرے لیے آسانی کا محل قرار فرما، یہاں تک کہ کوئی روکنے والا میری مراد کے حصول میں رکاوٹ نہ بن سکے اور تیرے بندوں میں سے کوئی جادوگر بھی میرے اور میری مراد کے درمیان حائل نہ ہو، کیونکہ تو ہی ہر چیز پر قادر ہے اور میرے سارے امور تیرے سپرد، اے وہ ذات! جس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔“

آپ کا دوست میرا دوست ہے

(وبالاسناد) عن ابی محمد الفحام قال: حدثنا ابو الحسن محمد بن احمد بن عبد اللہ المنصوری قال: حدثنا عمر بن ابی موسیٰ عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ بن المنصور قال:

كنت خدنا للامام علي بن محمد عليهما السلام وكان يروى منه كثيراً، من ذلك انه قال: حدثنا الامام علي بن محمد عليهما السلام قال: حدثني ابي محمد بن علي قال: حدثنا ابي علي بن موسى قال: حدثنا ابي محمد بن جعفر قال: حدثني ابي جعفر بن محمد قال: حدثني ابي محمد بن علي قال: حدثني ابي علي بن الحسين قال: حدثني ابي الحسين بن علي قال: حدثني ابي امير المؤمنين صلوات الله عليه قال: قال رسول الله لي والاصمعا: يا علي محبك محبي ومبغضك مبغضى.

(بخلاف اسناد) حضرت امام حسين علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ میرے والد امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ اور سنو، اے علی! جو آپ کا محب ہے وہ میرا محب ہے اور جو آپ کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے۔

میری اہل بیت سے میری خاطر محبت کرو

(وبهذا الاسناد) عن امير المؤمنين قال: قال النبي: احبوا الله بما يغضوكم به من نعمة، واحبوني لحب الله، واحبوا اهل بيتي لحيي.

(بخلاف اسناد) امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو جن نعمتوں سے نواز ہے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اور اللہ تعالیٰ کی خاطر میرے ساتھ محبت کرو اور میری وجہ سے میری اہل بیت سے محبت کرو۔

اے اولادِ آدم! تو نے انصاف نہیں کیا

(وبالاسناد) عن امير المؤمنين قال: قال النبي: يقول الله عز وجل: يا ابن آدم ما تنصفتني اتحبب اليك بالنعمة وتمقت الي بالمعاصي، خيري عليك نازل وشرك الي صاعد، ولا يزال ملك كريم يأتيني عنك في كل يوم وليلة



بِعَمَلٍ قَبِيحٍ۔ يَابْنَ آدَمَ لَوْ سَمِعْتَ وَصْفَكَ مِنْ غَيْرِكَ وَانْتَ لَا
تَعْلَمُ مِنَ الْمَوْصُوفِ لَسَارَعْتَ إِلَى مَقْتِهِ۔ يَابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي
حِينَ تَغْضَبُ اذْكُرْكَ حِينَ اَغْضَبُ وَلَا اَمْحَقْكَ فَيَمْنُ اَمْحَقُ۔

(بخاری اسناد) امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب ؑ نے رسول خدا سے نقل کیا
ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے اولادِ آدم! تم نے میرے ساتھ انصاف نہیں
کیا۔ میں تمہاری طرف نعمتیں نازل کر کے محبت کا اظہار کرتا ہوں اور تم اپنی نافرمانیوں کے
ساتھ مجھے ناراض کرتے ہو۔ میری طرف سے تم پر میری خیر و برکت نازل ہوتی ہے اور تمہاری
طرف سے میری طرف تمہاری برائیاں بلند ہوتی ہیں اور شب و روز تمہاری طرف سے ایک
مہربان ملک برآمد عمل لے کر میرے پاس آتا ہے۔

اے فرزندِ آدم! اگر تو اپنی حالت و تعریف اپنے غیر سے سنا اور تو اس موصوف کے
بارے میں جانتا ہوتا تو بہت جلدی تو ناراض ہو جاتا۔

اے فرزندِ آدم! اپنے غصہ کی حالت میں مجھے یاد رکھ، میں اپنے غصہ میں تجھے یاد رکھوں
گا اور ہلاکت والے دن میں تجھے ہلاک نہیں کروں گا۔

جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثني عمي عمر بن
يحيى الفحام قال: حدثني عبدالله بن احمد بن عامر قال:
حدثني ابي احمد بن عامر الطائي قال: حدثنا علي بن
موسى الرضا ؑ قال: حدثني ابي موسى ابن جعفر قال:
حدثني ابي جعفر بن محمد قال: حدثني ابي محمد بن
علي قال: حدثني ابي علي بن الحسين قال: حدثني ابي
الحسين بن علي قال: حدثني ابي امير المؤمنين عليه
وعليهم السلام قال: قال النبي: من قال في كل يوم مئة مرة
﴿لا اله الا الله الملك الحق المبين﴾ استجلب به الغنى
واستدفع به الفقر وسد عنه باب النار واستفتح به باب الجنة۔

(بخاری اسناد) حضرت امام علی بن موسیٰ رضا ؑ نے اپنے والد حضرت امام موسیٰ بن



جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے اور انھوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت محمد بن علی الباقری علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے اور آپ نے اپنے والد علی بن حسین علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے والد حسین بن علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور آپ نے اپنے والد علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا اور آپ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص ہر روز سو مرتبہ یہ پڑھے گا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ وہ اس کلمہ کی وجہ سے فنی ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے اس سے فخر دور ہو جائے گا اور جہنم کا دروازہ اس کے لیے بند کر دیا جائے گا اور جنت کا دروازہ اس کے لیے اس کلمہ کی وجہ سے کھول دیا جائے گا۔

میں قیامت کے دن چار بندوں کی شفاعت کروں گا

(وبهذا الاسناد) قال: قال النبي: اربعة انا لهم شفيع يوم القيامة: المحب لاهل بيتي، والموالي لهم والمعادي فيهم، والقاضي لهم حوائجهم، والساعي لهم فيما ينوونهم من امورهم۔

(بخلاف اسناد) (گزشتہ اسناد کے ساتھ) حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں قیامت کے دن چار بندوں کی شفاعت کروں گا:

- ① جو میری اہل بیت سے محبت کرے گا۔
- ② جو کسی سے محبت اور کسی سے دشمنی میری اہل بیت کی خاطر کرے گا۔
- ③ میری اہل بیت کی ضروریات کو پورا کرے گا۔
- ④ جو اپنے امور میں ان کی خواہش کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرے گا۔

لا اله الا الله میرا قلعہ ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال النبي: يقول الله عز وجل: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حِصْنِي مِنْ دَخْلِهِ أَمِنْ مِنْ عَذَابِي﴾۔

(بخلاف اسناد) (گزشتہ اسناد کے ساتھ) حضرت نبی اکرم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ لا اله الا الله میرا قلعہ ہے اور جو شخص میرے قلعے میں



داخل ہو جائے گا، وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

انصاف کا مطالبہ انصاف نہیں ہے

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثني محمد بن الحسن النقاش
المقري قال: حدثنا الكجي ابراهيم بن عبدالله قال: حدثنا
ابوعاصم الضحاك بن مخلد النبيل قال: سمعت سيدنا
الصادق عليه السلام يقول: ليس من الانصاف مطالبة الاخوان
بالانصاف۔

(بخلاف استاد) ابو عاصم الضحاك بن مخلد انیل نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں
نے اپنے سردار و مولا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ نے فرمایا: انصاف یہ نہیں ہے کہ
بھائیوں سے انصاف کا مطالبہ کیا جائے (اور خود دوسروں سے انصاف نہ کرے)۔

حضرت امام علی بن محمد کی دعا

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثني المنصوري قال: حدثني
عم أبي قال: قلت للإمام علي بن محمد عليهما السلام:
علمني ياسيدي دعاء اتقرب الى الله عز وجل؟ فقال لي:
هذا دعاء كثيراً ما ادعوا الله به، وقد سألت الله عز وجل ان
لا يخيب من دعا في مشهدي بعدي وهو ﴿يا عذتي عند
العدد ويا رجائي والمعتمد ويا كهفي والسند ويا واحد
يا احد ويا قل هو الله احد اسألك اللهم بحق من خلقته من
خلقك ولم تجعل في خلقك مثلهم احدا صل على
جماعتهم وافعل بي كذا وكذا﴾۔

(بخلاف استاد) منصور نے بیان کیا کہ میرے والد کے چچا نے بیان کیا ہے کہ میں
نے حضرت امام علی بن محمد علیہ السلام سے عرض کیا: اے میرے سولا و آقا! آپ مجھے کوئی ایسی دعا
تعلیم فرمائیں جس سے میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکوں؟

آپ نے فرمایا: یہ وہ دعا ہے کہ جس کے ذریعے میں اکثر اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا کرتا
ہوں اور میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ جو شخص بھی اس دعا کو میرے بعد میری قبر پر پڑھے



اس کو واپس نہ فرمانا اور وہ دعا یہ ہے:

يَا عُدَّتِي عِنْدَ الْعَدِّ وَيَا رَجَائِي وَالْمُعْتَمِدُ وَيَا كَهْفِي
وَالسَّنْدُ وَيَا وَاحِدًا وَيَا أَحَدًا وَيَا قُلَّ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا أَسْأَلُكَ
اللَّهُمَّ بِحَقِّ مَنْ خَلَقْتَهُ مِنْ خَلْقِكَ وَلَمْ تَجْعَلْ فِي خَلْقِكَ
مِثْلَهُمْ أَحَدًا صَلِّ عَلَى جَمَاعَتِهِمْ وَافْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا
”اے میری زیادہ نعتیوں کے وقت پناہ گاہ! اے میری آخری امید
اے میرا سہارا! اے میری پناہ گاہ! اے میری سندا! اے واحد! اے واحد!
اے قل هو الله احدا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس مخلوق کا
واسطہ دے کر، جس کی مثل تو نے خلق نہیں کیا تو ان پر درود نازل فرما اور
میرے ساتھ ایسا کر دے (اس مقام پر اپنی حاجت طلب کرے)۔“

اذیت دینے والا ہمسایہ

(وبالاسناد) قال الفحام قال: حدثني المنصوري قال:
حدثني عم أبي قال: حدثني الامام علي بن محمد عن آباءه
عن الصادق عليه السلام قال: ما كان ولا يكون الى يوم القيامة
رجل مؤمن الا وله جار يؤذيه۔

(بخلاف اسناد) حضرت امام علی بن محمد تقی علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اوّل دن سے قیامت کے دن
تک کوئی مومن ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا ایک ہمسایہ اس کو اذیت دینے والا ہوگا۔

دین میں اس کو متہم کرو

(وبهذا الاسناد) قال: قال الصادق صلوات الله عليه: من
صفت له دنياه فاتهمه في دينه۔

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص کی پوری کوشش دنیا
کے بارے میں ہو اس کو دین میں متہم کرو (یعنی اس کے دین کو متہم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس
سے دین کے بارے میں کوئی رائے طلب نہ کرو، کیونکہ وہ دنیا کو مقدم رکھے گا)۔



تین دعائیں بھی روئیں ہوتیں

(وبہذا الاسناد) قال: قال الصادق علیہ السلام: ثلاث دعوات لا تحجب عن الله تعالى: دعاء الوالد لولده اذا بره ودعوته عليه اذا عقه، ودعاء المظلوم على ظالمه ودعاء لمن انتصر له منه، ورجل مومن دعا لآخر له مؤمن واساء فينا ودعاء عليه اذا لم يواسه مع انقذرة عليه واضطرار اخيه اليه۔
صلوات الله عليه: من صفت له دنياه فاتهمه في دينه۔

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جو بارگاہِ خدا میں بھی روئیں ہوتیں:

- ① والد کی دعا جو اپنے بیٹے کے لیے کی جائے، جب وہ اس سے نکلی کرے اور والد کی وہ بددعا جو بیٹے کے خلاف کی جائے، جس وقت وہ اس کی نافرمانی کرے اور وہ عاق کر دے۔
- ② مظلوم کی ظالم کے خلاف بددعا اور مظلوم کی دعا اس شخص کے حق میں جو اس ظالم کے مقابلے میں اس کی مدد کرے۔
- ③ ایک مومن مرد کی اپنے مومن بھائی کے لیے دعا کرنا، جو اس کی ہماری خاطر مدد کرے اور ایک مومن مرد کی دوسرے مومن مرد کے بارے میں بددعا جو اس کی مدد کرنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اس کی مدد نہ کرے، جبکہ وہ مومن اپنے اس بھائی کی مدد کا محتاج اور ضرورت مند ہو۔

دعا کی قبولیت کے اوقات

(وبہذا الاسناد) قال: قال الصادق علیہ السلام: ثلاث اوقات لا تحجب فيها الدعاء عن الله تعالى: في اثر المکتوبة، وعند نزول المطر، وظهور آية معجزة لله في ارضه۔

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: تین وقت ایسے ہیں جن میں بارگاہِ خدا میں دعا روئیں ہوتی:

- ① واجب کام کے بعد
- ② بارش کے نزول کے وقت۔



﴿ زمین پر اللہ تعالیٰ کی کسی نشانی کے ظہور کے وقت (یعنی زلزلہ وغیرہ کے ظہور کے وقت)۔ ﴾

تقیہ ضروری ہے

(وبہذا الاسناد) قال: قال الصادق علیہ السلام: وليس منا من لم يلزم التقية ويصوننا عن سفلة الرعية.

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص تقیہ کو اپنے لیے لازم قرار نہ دے اور وہ ہمیں ان جموں کو لوگوں سے محفوظ نہ رکھے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (یعنی ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے)۔

پرہیزگاری واجب ہے

(وبہذا الاسناد) قال: قال الصادق علیہ السلام: عليكم بالورع فانه الدين الذي نلازمه وندين الله به ونريد ممن يوالينا لا تتعبونا بالشفاعه.

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: تم پر پرہیزگاری واجب ہے، کیونکہ یہ پرہیزگاری ہی وہ دین ہے جن کو ہم تمہارے لیے لازم قرار دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اسی پرہیزگاری کی وجہ سے ہے اور جو ہمارے ساتھ محبت کرتا ہے ہم اس سے پرہیزگاری ہی چاہتے ہیں، اس کے بغیر ہماری شفاعت کو نہیں پایا جاسکتا۔

سرمن رائے لایا گیا

(وبہذا الاسناد) الفحام عن المنصوری عن عم ابیہ قال: قال يوم الامام علی بن محمد علیہما السلام: یا ابا موسیٰ اخرجت الی سرمن رأی کرها ولو اخرجت عنها خرجت کرها۔ قال: قلت ولم یاسیدی؟ قال: لطیب هوائها وعلویة مائها وقلة دائها۔ ثم قال: تخرب سرمن رأی حتی یکون فیها خان، ویقال للمارة، وعلامة تدارک خرابها تدارک العمارة فی مشهدی من بعدی۔

(بخلاف اسناد) منصور نے اپنے والد کے چچا سے روایت کو نقل کیا ہے، وہ بیان



کرتے ہیں: ایک دن حضرت امام علی بن محمدؑ نے مجھے فرمایا: اے ابو موسیٰ! مجھے سرمن رائے کی طرف زبردستی اور مجبور کر کے لایا گیا ہے اور اگر اب مجھے اس سے نکالا جائے گا تو میں مجبوراً اس سے جاؤں گا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا: اے میرے آقا و سردار! اس کی وجہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سرمن رائے کی ہوا خوش گوار ہے، پانی میٹھا ہے اور (ماحول صاف ستھرا ہونے کی وجہ سے) اس میں بیماری بہت کم ہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا: یہ سرمن رائے ویران و برباد رہے گا، یہاں تک کہ اس میں مہمان نواز اور مسافروں کے لیے ضروریات فراہم کرنے والے ہوں گے اور اس کی خرابی اور بربادی کا تذکرہ اس وقت ہوگا (یعنی اس وقت آباد ہوگا)۔ جب میرے بعد میری قبر پر روضہ تعمیر ہوگا۔

اشجع سلمیٰ کا امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہونا

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثنا ابو الحسن محمد بن احمد بن عبد الله الهاشمي المنصوري قال: حدثني عم ابی ابو موسیٰ بن احمد ابن عیسیٰ بن المنصور قال: حدثنی الامام علی بن محمد العسكري قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن موسیٰ قال: حدثنی ابی موسیٰ بن جعفر قال: كنت عند سيدنا الصادقؑ اذ دخل عليه اشجع السلمی یمدحه فوجده علیلا، فجلس وامسك، فقال له سيدنا الصادقؑ: عد عن العلة واذكر ما جئت له۔ فقال له:

البسك الله منه عافية

فی نومك المعتری وفي ارقك

یخرج من جسمك السقام كما

اخرج ذل السؤال من عنقك

فقال: يا غلام ایش معك؟ قال: اربع مائة درهم۔ قال: اعطها للاشجع۔ قال: فأخذها وشكر وولي، فقال ردوه فقال: یاسیدی سألت فأعطيت واغنيت فلم رددتني؟ قال: حدثنی ابی عن آباءه عن النبی ﷺ قال: خیر العطاء ما



ابقی نعمۃ باقیہ، وان الذی اعطیتک لا یبقی لک نعمۃ باقیہ،
 وھذا خاتمی فان اعطیت بہ عشرۃ آلاف درھم والافعد الی
 وقت کذا وكذا اوفک ایاھا۔ قال: یاسیدی قد اغنیتنی وانا
 کثیر الاسفار واحصل فی المواضع المفزعة فتعلمنی ما
 آمن بہ علی نفسی۔ قال: فاذا خفت امرأ فاترك یمنک علی
 ام رأسک واقرا برفیع صوتک ﴿أفغیر دین اللہ تبغون، ولہ
 اسلم من فی السموات والارض طوعاً وکرهاً والیہ
 ترجعون﴾ قال الاشجع: فحصلت فی دار تعبت فیہ الجن
 فسمعت قائلاً یقول: خلوه، فقرأتھا فقال قائل: کیف
 نأخذہ وقد احتجز بأیۃ طیبۃ۔

(بخلاف اسناد) حضرت امام حسن عسکریؑ نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور آپؑ نے
 اپنے والد محمد بن علیؑ سے انھوں نے اپنے والد علی بن موسیٰ رضاؑ سے اور انہوں نے اپنے والد
 موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: میں اپنے مولا و آقا سردار امام جعفر صادق علیہ السلام
 کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ آپؑ کی خدمت میں الحج سلسلی حاضر ہوا، اور اس نے آپؑ کی
 مدحت میں اشعار پڑھنا شروع کر دیے۔ میں نے دیکھا کہ آپؑ مریض ہیں، وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔
 ہمارے سردار و آقا امام صادق علیہ السلام نے اس سے فرمایا: میری بیماری کو رہنے دو یہ بیان
 کرو کہ تم کس حاجت سے آئے ہو۔ اس نے پھر آپؑ کی خدمت میں عرض کیا:

البسک اللہ منہ عافیۃ

فی نومک المعتری وفی ارقک

یخرج من جسمک السقام کما

اخرج ذل السؤال من عنقک

”اللہ تعالیٰ تجھے عافیت عطا فرمائے، تیری آنکھوں اور تیرے دل

میں۔ خدا تیرے جسم سے بیماری کو اس طرح نکال دے جیسے تیری

گردن سے سوال کی ذلت کو اتار دیا ہے۔“

آپؑ نے اپنے غلام سے فرمایا: تیرے پاس کون سی چیز ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے

پاس چار سو درہم ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: وہ درہم الحج کو دے دو۔



راوی بیان کرتا ہے: اس نے وہ درہم لیے اور شکریہ ادا کرتے ہوئے واپس چلا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو واپس بلاؤ۔ اُس کو واپس بلایا گیا۔ اس نے عرض کیا: اے میرے سردارو آقا! میں نے سوال کیا آپ نے مجھے عطا فرمایا اور مجھے فنی کر دیا ہے۔ اب مجھے واپس کیوں بلایا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے نبی اکرمؐ سے روایت کی ہے، آپ نے فرمایا:

”بہترین عطا وہ ہے جو ضرورت کو پورا کرنے کے بعد باقی رہے اور جو کچھ میں نے تجھے دیا ہے وہ باقی رہنے والی عطا نہیں ہے، لہذا یہ میری انگوٹھی لے جاؤ۔ اگر اس کے بدلے میں تجھے دس ہزار درہم مل جائیں تو پھر درست ورنہ فلاں وقت اس کو میرے پاس لے آنا۔ میں تجھے یہ رقم ادا کر دوں گا۔“

اس نے عرض کیا: اے میرے آقا و مولا! آپ نے مجھے غنی دبے نیاز کر دیا ہے، جبکہ میں مسافر ہوں اور میرا سفر بہت لمبا ہے۔ مجھے راستے میں ایسے مقامات سے بھی گزرنا پڑے گا، جو خوف ناک اور ڈراؤنے ہوں گے۔ آپ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیں جس کے ذریعے میں اپنے آپ کو امن میں پاؤں۔ آپ نے فرمایا: جب تو اپنے آپ کو خوف میں پائے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے سر پر رکھو اور بلند آواز سے یہ کلمات پڑھو:

أَفْغِيْرَ دِيْنَ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَہٗ اَسْلَمَ مِنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
مَلُوْعًا وَّكُرْهًا اِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ (سورۃ آل عمران: ۸۳)

”تو کیا یہ لوگ دین خدا کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں
حالانکہ جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب نے بخوشی یا
زبردستی اس کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے اور سب اس کی طرف لوٹنے
والے ہیں۔“

الحی بیان کرتا ہے: میں ایک مکان میں ٹھہرا ہوں مجھے خوف محسوس ہوا کہ اس میں جنات
رہتے ہیں۔ میں نے سنا، کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اس شخص کو پکڑ لو۔ پس میں نے ان کلمات کو
پڑھا۔ اس کے بعد میں نے سنا کہ اس کو کوئی جواب دے رہا ہے کہ میں اس کو کیسے پکڑ سکتا ہوں،
جبکہ اس نے اپنے آپ کو آیت کریمہ کے حصار میں قرار دیا ہے۔



جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے

(وبالاسناد) عن سيدنا الصادق عن ابيه عن جابر قال: ابو محمد الفحام وحدثني عمي عمر بن يحيى قال: حدثني ابراهيم بن عبد الله البلخي قال: حدثنا ابو عاصم الضحاك بن مخلد النبيل قال: سمعت الصادق عليه السلام يقول حدثني ابي محمد بن علي عن جابر بن عبد الله قال: كنت عند النبي انا من جانب وعلي امير المؤمنين من جانب اذا قبل عمر بن الخطاب ومعه رجل قد تلبب به، فقال: ما باله؟ قال: حكى عنك يا رسول الله انك قلت من قال: ﴿لا اله الا الله محمد رسول الله﴾ دخل الجنة، وهذا اذا سمعه الناس فرطوا في الاعمال، افانت قلت ذلك يا رسول الله؟ قال: نعم اذا تمسك بمحبة هذا وولايته.

(بمخفف اسناد) حضرت جابر بن عبد الله انصاری نے روایت بیان کی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں رسول خدا کی خدمت اقدس میں موجود تھا۔ آپ کی ایک جانب میں بیٹھا ہوا تھا اور دوسری جانب حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام موجود تھے۔ اچانک میں نے دیکھا کہ عمر بن خطاب ایک مرد کا گریبان پکڑے ہوئے اس کو رسول خدا کی خدمت میں لے کر آ رہے ہیں۔ پس رسول خدا نے فرمایا: اس کو کیا ہوا ہے؟ عمر بن خطاب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس بندے نے آپ کی طرف سے ایک حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لے گا وہ جنت میں جائے گا۔ یا رسول اللہ! جب لوگوں نے یہ حدیث سن لی تو وہ اعمال کو چھوڑ دیں گے۔ یا رسول اللہ! کیا آپ نے ایسے فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! ایسے ہی ہے جب اس شخص (حضرت علی کی طرف اشارہ فرمایا) کی محبت و ولایت رکھتا ہوگا۔

رسول خدا کا ایک باول سے کھانا حاصل کرنا

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثني عمي عمر بن يحيى قال: حدثنا ابو بكر محمد بن سليمان بن عاصم قال: حدثنا ابو بكر احمد بن محمد العبدی قال: حدثنا علي بن

فقال: فرأيت ما كان؟ فقلت: نعم فذاك ابى وامى يا رسول
الله قال: يا انس والذين خلق ما يشاء لقد أكل من تلك
الغمامة ثلاثمائة وثلاثة عشر نبيا وثلاثمائة وثلاثة عشر
وصياما فيهم نبي اكرم على الله منى ولا فيهم وصى اكرم
على الله من على.

(بخلاف استاد) جناب انس بن مالک سے روایت ہے، آپ نے بیان کیا ہے کہ
رسول خدا نے مجھے حکم فرمایا: میرے ذلول نامی ٹھہر اور یعفور نامی گدھے پر زین رکھو۔ جو کچھ رسول
خدا نے مجھے حکم دیا تھا، میں نے اس کے مطابق دونوں سواریوں کو تیار کر دیا۔ رسول خدا ٹھہر پر
سوار ہوئے اور یعفور پر علی کو سوار کیا اور دونوں نے سفر شروع کیا۔ میں بھی آپ کے ساتھ پیدل
چلتا شروع ہو گیا۔ ہم چلتے چلتے پہاڑ پر چلے گئے۔ وہاں سے آپ دونوں حضرات اپنی اپنی سواری
سے اتر آئے اور چلتے چلتے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئے۔

پھر میں نے دیکھا: ایک سفید رنگ کا بادل (جو کرسی کے دائرہ کے برابر تھا) نے آپ



دونوں پر سایہ کیا ہوا تھا اور میں نے دیکھا کہ نبی اکرمؐ نے اپنا ہاتھ بلند فرمایا اور اس بادل سے کسی چیز کو نکالا اور آپؐ نے اس کو تناول فرمایا اور علیؑ کو بھی کھانے کے لیے عطا فرمایا۔ میں نے خیال کیا کہ آپؐ دونوں اس چیز کے کھانے سے سیر ہو چکے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ نبی اکرمؐ نے دوبارہ اپنا ہاتھ بادل کی طرف بلند فرمایا۔ ایک چیز لی جس سے خود بھی پیاد اور علیؑ کو بھی اس سے سیراب فرمایا، یہاں تک میں نے گمان کیا کہ آپؐ دونوں نے خوب سیر ہو کر اس سے نوش فرمایا۔ پھر میں نے دیکھا کہ وہ بادل بلند ہو گیا اور آپؐ اور علیؑ دونوں چوٹی سے نیچے اتر آئے اور اپنی اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور چلتا شروع کر دیا۔ میں بھی پیدل ان کے ساتھ چلتا شروع ہو گیا۔ نبی اکرمؐ میری طرف متوجہ ہوئے تو آپؐ نے میرے چہرے پر حیرانگی کے آثار ملاحظہ فرمائے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تیرے چہرے کو پریشان پارہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کی وجہ سے حیران ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: اے انس! جو کچھ ہوا وہ تو نے دیکھا ہے؟

میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں! میں نے وہ سب کچھ دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اے انس! مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے تمام مخلوق کو خلق فرمایا ہے۔ اُس بادل سے تین سو تیرہ (۳۱۳) نبیوں نے اور تین سو تیرہ (۳۱۳) وصیوں نے کھایا اور پیاجے اُن میں سے کوئی نبی مجھ سے افضل نہیں ہے اور اُن وصیوں میں سے کوئی بھی علیؑ سے افضل نہیں ہے۔

کنکریوں کا علیؑ کے ہاتھ پر کلمہ پڑھنا

(وبالاسناد) عن علی بن الحسن عن جعفر الاموی عن العباس بن عبد اللہ عن سعد بن طریف عن الاصمغ بن نباتہ عن ابی مریم عن سلمان قال: کنا جلوساً عند النبیؐ اذ أقبل علی بن ابی طالبؑ، فناوله النبیؐ حصاة فما استقرت الحصاة فی کف علی حتی نطقت وهي تقول ﴿لا اله الا الله محمد رسول الله﴾، رضیت بالله رباً وبمحمد نبیاً وبعلی بن ابی طالب ولیاً ثم قال النبیؐ: من اصبح منکم راضیاً بالله وبولاية علی بن ابی طالب فقد أمن خوف الله وعقابه۔

(بخلاف استاد) حضرت سلمان سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا: میں رسول خدا کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم نے آپ کو چھ ٹکریاں عطا فرمائیں۔ اُن میں کوئی ٹکری ایسی نہیں تھی جو علی کے ہاتھ پر آئی ہو مگر یہ کہ بولی نہ ہو اور اُس نے یہ کلمہ نہ پڑھا ہو

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَ مُحَمَّدًا نَبِيًّا وَبَعْلِي ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَرَبًّا
 ”کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔
 میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے پر اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ولی ہونے پر راضی ہوں۔“

اس کے بعد نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تم میں سے اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور میرے نبی ہونے پر اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ولی ہونے پر راضی ہوگا، خدا اس کو اپنے خوف اور عذاب سے امان میں رکھے گا۔

وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا نہیں کرے گا

(وبیالاسناد) عن الفحام قال: حدثني المنصوري قال: حدثني عم ابی ابو موسى بن احمد بن عيسى قال: حدثني الامام علی بن محمد العسكري علیہ السلام قال: حدثني ابی محمد بن علی علیهما السلام قال: حدثني ابی علی بن موسى علیهما السلام قال: حدثني ابی جعفر علیهما السلام قال: حدثني ابی جعفر بن محمد علیهما السلام قال: من لم يغضب في الجفوة لم يشكر النعمة.

(بخلاف استاد) حضرت امام علی بن محمد عسکری نے فرمایا کہ میرے والد محمد بن علی علیہ السلام نے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد علی بن موسیٰ نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد موسیٰ بن جعفر نے بیان کیا اور وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے بیان کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بدسلوکی پر ناراض نہیں ہوتا، وہ نعمت پر شکر ادا نہیں کر سکتا۔



ایمان کیا ہے؟

(وبیالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثنی المنصوری
 قال: حدثنی عم ابی قال: حدثنی علی بن محمد العسکری
 قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن
 موسیٰ قال: حدثنی ابی موسیٰ بن جعفر قال: حدثنی ابی
 جعفر بن محمد قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال:
 حدثنی ابی علی بن الحسین بن علی قال: حدثنی ابی
 الحسین قال: قال امیر المؤمنین علیہ وعلیہم السلام:
 سألت النبی عن الایمان؟ قال: تصدیق بالقلب، وإقرار
 باللسان، وعمل بالارکان۔

(بخلاف استاد) حضرت امام حسن عسکریؑ نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد
 محمد تقیؑ سے اور انھوں نے اپنے والد علی رضاؑ سے اور انھوں نے اپنے والد امام موسیٰ
 کاظمؑ سے اور انھوں نے اپنے والد امام جعفر صادقؑ سے اور انھوں نے اپنے والد امام
 محمد باقرؑ سے اور انھوں نے اپنے والد امام زین العابدینؑ سے اور انھوں نے اپنے والد
 امام حسینؑ سے اور انھوں نے امیر المؤمنین حضرتؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: رسول
 خدا سے ایمان کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: دل سے
 تصدیق کرنا، زبان سے اقرار کرنا اور اعضا و جوارح کے ذریعے عمل کرنے کا نام ایمان ہے۔

اس کو دین متہم قرار دو

(وبیالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثنی المنصوری
 قال: حدثنی عم ابی قال: حدثنی الامام علی بن محمد
 قال: حدثنی الامام ابی محمد ابن علی قال: حدثنی ابی
 علی بن موسیٰ قال: حدثنی ابی موسیٰ بن جعفر قال: آی
 من صفت له دنیاہ فاتھمہ فی دینہ۔

(بخلاف استاد) حضرت امام علی تقیؑ نے اپنے والد محمد تقیؑ سے اور انھوں نے
 اپنے والد امام علی رضاؑ سے اور انھوں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی ہے کہ



آپ نے فرمایا: جس شخص کی پوری کوشش کا محور اس کی دنیا ہو جائے اُس شخص کو دین میں مہم قرار دو (یعنی اُس سے اپنے دین کو بچاؤ، وہ دین میں نقصان دہ ہے)۔

میں اُس کی عافیت کا ضامن ہوں

(وبیالاسناد) قال: قال الصادق عليه السلام: من نالته علة

فليقرأ في جيبه الحمد سبع مرات، فان ذهب العلة والا

فليقرأ سبعين مرة وانا الضامن له العافية۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی بیماری

لاحق ہو جائے تو اُس کو چاہیے کہ اپنے جیب پر سات مرتبہ سورہ حمد کی تلاوت کرے۔ پس اگر

وہ مرض دُور ہو جائے تو درست ورنہ ستر مرتبہ اسی سورہ کی تلاوت کرے۔ میں اُس کی عافیت کا

ضامن ہوں۔ (جیب پر تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ ممکن ہے اس مرض سے مراد مرض فقر و غربت

ہو)۔



گیارہواں باب

پانچ چیزیں ضائع ہیں

(آخرینا) الشیخ الأجل الامام المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رضی اللہ عنہ بمشهد مولانا امیر المؤمنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ وآلہ قال: حدثنا الشیخ الامام السعید الوالد ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضوان اللہ علیہ بمشهد مولانا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہ وآلہ فی جمادی الأولى من سنة ست وخمسين واربعمئة قال: أخبرنا ابو محمد الفحام السامری قال: حدثنا المنصوری قال: حدثنا عم ابی قال: حدثنا الامام علی بن محمد العسكري علیهما السلام عن ابیه آبائه واحدا واحدا قال: قال امیر المؤمنین علیہ السلام خمس ینهب ضیاعا: سراج تقلده فی الشمس الدهن ینهب والضوء لا یتضع به، ومطر جود علی ارض سبخة المطر یضیع والارض لا یتضع بها، وطعام بحکمة طاهیه یقدم الی شعبان فلا یتضع به، وامرأة حسناء تزف الی عنین فلا یتضع بها، ومعروف تصطنعه الی من لا یشکره.

(بخلاف اسناد) حضرت امام علی بن محمد حسن عسکری نے اپنے آباء اجداد کے ذریعے سے امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ضائع ہو جاتی ہیں:

① وہ چراغ جو سورج کی دھوپ میں روشن کیا جائے، اُس کا تیل تو ضائع ہوتا ہی ہے لیکن اُس کی روشنی سے بھی کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

② وہ تیز بارش جو شور و آواز زمین پر برسی ہے، وہ ضائع ہوتی ہے، اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

③ وہ کھانا جو نہایت عمدہ اور مہارت سے خوش مزہ تیار کیا گیا ہو اور ایک ایسے شخص کے سامنے



- رکھا جائے جو حکم سیر ہو، وہ کھانا ضائع ہے، کیونکہ وہ مرد اس سے قائدہ نہیں اٹھا سکتا۔
 (۴) وہ حسین و جمیل عورت جو ایسے مرد کے پاس ہو جس کا آلہ قائل کتا ہوا ہو، وہ ضائع ہے
 کیونکہ وہ مرد اس عورت سے قائدہ نہیں اٹھا سکتا۔
 (۵) وہ نکلی جو ایسے شخص سے کی جائے جو اس کا شکر یہ ادا نہ کرے، وہ ضائع ہے۔

امام کی تعلیم کردہ دعا

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثني ابو الحسن
 محمد بن احمد قال: حدثني عم ابی قال: قصدت الامام
 عليه السلام يوما فقلت: ياسيدي ان هذا الرجل قد
 اطرحني وقطع رزقي وملّني وما اتهم في ذلك الا علمه
 بملازمتي لك، فاذا سألته شيئا منه يلزمه القبول منك
 فينبغي ان تفضل عليّ لمسألة. فقال: تكفي ان شاء الله.
 فلما كان في الليل طرقتني رسل المتوكل رسول يتلو رسولا
 فجئت والفتح على الباب قائم فقال: يا رجل ما تأوي في
 منزلك بالليل كدني هذا الرجل مما يطلبك، فدخلت واذا
 المتوكل جالس في فراشه فقال: يا ابا موسى نشغل عنك
 وتنسينا نفسك، أي شيء لك عندي؟ فقلت: الصلة الفلانية
 والرزق الفلاني وذكرت اشياء فأمرني بها وبضعفها، فقلت
 للفتح: وافى على بن محمد الى ههنا؟ فقال: لا. فقلت:
 كتب رقعة؟ فقال: لا. فوليت منصرفا فتبعني فقال لي:
 لست أشك انك سألته دعاء لك فالتمس لي منه دعاء،
 فلما دخلت اليه ^{عليه السلام} فقال لي: يا ابا موسى هذا وجه الرضا.
 فقلت: ببركتك ياسيدي ولكن قالوا لي: انك ما مضيت اليه
 ولا سألته. فقال: ان الله تعالى علم منا انا لا نلجأ في
 المهمات الا اليه ولا نتوكل في الملهمات الا عليه، وعودنا
 اذا سألنا الاجابة ونخاف ان نعدل فيعدل بنا.
 قلت: ان الفتح قال لي كيت وكيت. قال: انه يوالينا بظاهره

وہجاننا بیاطنہ، الدعاء لمن يدعو به اذا اخلصت في طاعة
الله واعترفت برسول الله وبحقنا أهل البيت وسألت الله
تبارك وتعالى شيئاً لم يحرمك. قلت: ياسيدي فتعلمني
دعاء اختص به من الأدعية. قال: هذا الدعاء كثيراً ما ادعوا
الله به، وقد سألت الله ان لا يخيب من دعا به في مشهدي
بعدي وهو ﴿ياعدتي عند العدد ويا رجائي والمعتمد
ويا كهفي والسند ويا واحد يا احد ويا قل هو الله احد
اسئلك اللهم بحق من خلقتہ ولم تجعل في خلقك مثلهم
احدا ان تصلي عليهم وتفعل بي كيت وكيت﴾.

(مخفف اسناد) ابوالحسن محمد بن احمد نے روایت بیان کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے
میرے والد کے چچا نے بیان کیا ہے، وہ ذکر کرتے ہیں: ایک دن میں حضرت امام کی خدمت اقدس
میں حاضر ہوا اور خدمت اقدس میں عرض کیا: اے میرے سردار و آقا! یہ شخص (یعنی متوکل) مجھے
چھوڑ چکا ہے۔ اس نے میرا وظیفہ بھی بند کر دیا اور مجھے زنج کرتا ہے اور یہ اس لیے کرتا ہے کیونکہ وہ
جانتا ہے کہ میرا آپ کے ساتھ تعلق ہے اور میں آپ کے ساتھ رہتا ہوں۔ اگر آپ اس کے پاس
میری سفارش کریں تو وہ ضرور آپ کی بات کو قبول کرے گا۔ آپ میرے ساتھ مہربانی کریں اور اس
سے میری سفارش کر دیں۔ امام نے فرمایا: ہاں! میں ان شاء اللہ حیرے لیے سفارش کروں گا۔

جب رات ہوئی تو متوکل کے غلام پے در پے میرے پاس آنا شروع ہو گئے اور کہا:
متوکل آپ کو بلا رہا ہے۔ جب میں اُس کے پاس جانے کے لیے گیا تو دروازے پر فتح نامی
فخص کھڑا تھا، اُس نے مجھے کہا: اے فخص! تو نے اپنے گھر میں آج رات کیا کیا ہے کہ اس فخص
(متوکل) نے تیری فرمائش پر میری ملامت کی ہے۔ جب میں متوکل کے کمرے میں داخل ہوا تو
وہ اُس وقت کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے مجھے دیکھتے ہی کہا: اے ابو موسیٰ! ہم آپ سے منہ
موڑ چکے تھے اور آپ کو بھول چکے تھے۔ اب بتائیں کہ میں آپ کی کیا خدمت کروں؟ میں نے
کہا: فلاں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور فلاں فخص کے وظیفہ و رزق میں اضافہ کرو اور میں نے چند
اور چیزوں کا ذکر کیا۔ اُس فخص نے فوراً ان کے بارے میں حکم صادر فرمایا اور ان کا دو گنا
کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ میں نے فتح نامی فخص سے پوچھا: کیا علی بن محمد یہاں آئے تھے؟ اس



نے کہا: نہیں! پھر میں نے کہا: انہوں نے کوئی رقم تحریر کر کے بھیجا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں! میں واپس پلٹا تو فتح میرے ساتھ ساتھ آیا اور مجھ سے کہا: جس سے تو نے سفارش کروائی ہے اُس سے میرے بارے میں بھی التماس کرنا کہ میرے لیے بھی دعا کر۔ جب میں امام کی خدمت مقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے فرمایا: اے ابو موسیٰ! بڑے خوش ہو۔ میں نے عرض کیا: اے میرے آقا و مردار! یہ آپ کے وجود کی برکت ہے کہ مجھے خوش نصیب ہوئی ہے لیکن میرے مولا و آقا! اُن لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ آپ وہاں تشریف لے کر نہیں گئے اور نہ ہی آپ نے وہاں کوئی سفارش فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا: حقیق! اللہ تعالیٰ ہمارے بارے میں جانتا ہے کہ ہم اپنی مشکلات میں سوائے اُس کے کسی اور ذات کی طرف رجوع نہیں کرتے اور اپنی ضروریات کے لیے اُس ذات کے علاوہ کسی اور پر بھروسہ نہیں کرتے۔ ہم جب اُس سے سوال کرتے ہیں تو وہ ہماری دعا کو قبول کرتا ہے۔ ہم اُس سے بدل نہیں کرتے، لیکن وہ ہمارے ساتھ بدل کرتا ہے۔

میں نے عرض کیا: مولا! فتح نے مجھے ایسے ایسے عرض کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: وہ ظاہری طور پر ہمارے ساتھ محبت کرتا ہے، اور باطنی طور پر ہم سے دور رہتا ہے۔ ایک دعا ہے جو شخص بھی اس کے ذریعے اُس ذات کو پکارے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے میں غلط ہوگا اور رسول خدا کی نبوت کا اعتراف کرتا ہوگا اور ہم اہل بیت کے حق کی معرفت رکھتا ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز طلب کرے گا تو خداوند کریم اُسے محروم نہیں کرے گا۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: اے میرے مولا و آقا! آپ مجھے وہ دعا تعلیم فرمائیں جو اُن دعاؤں میں سے ہے جو آپ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعے اکثر میں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہوں، اور میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ سوال کیا ہے کہ میرے بعد جو بھی میرے روضہ پر آ کر اس دعا کو پڑھے گا اُس کو تو نا اُمید نہ کرنا اور وہ دعا یہ ہے:

يَا عِدَّتِي جِنَّدَ الْعَدَدِ وَيَا رَجَائِي وَالْمُعْتَمِدُ وَيَا كَهْفِي
وَالسِّنْدُ وَيَا وَاحِدًا يَا أَحَدُ وَيَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا أَسْأَلُكَ
اللَّهُمَّ بِحَقِّ مَنْ خَلَقْتَهُ وَلَمْ تَجْعَلْ فِي خَلْقِكَ مِثْلَهُمْ أَحَدًا
أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ وَتَفْعَلَ بِهِمْ كَيْتٌ وَكَيْتٌ

”اے میرا زیادہ غمخیزوں کے وقت! اے میری آخری اُمید! اے میرا سہارا!

اے میری پناہ گاہ! اے میری سند! اے واحد! اے احد! اے قل هو اللہ
 احد! میں آپ سے سوال کرتا ہوں۔ آپ کو تیری اس مخلوق کا واسطہ جن
 کی حل تو نے کسی کو خلق نہیں کیا تو ان پر درود نازل فرما اور میرے ساتھ
 ایسے ایسے کر (یعنی ایسے ایسے کی جگہ اپنی حاجت بیان کرے)۔“

محمد رسول میرے جد امجد ہیں یا تیرے

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثني ابو الطيب احمد
 بن محمد ان ربيعة قال: حدثني خير الكاتب قال: حدثني
 شميلة الكاتب وكان قد عمل اخبار سر من رأى قال: كان
 المتوكل يركب الى الجامع ومعه عدد ممن يصلح
 للخطابة، وكان فيهم رجل من ولد العباس بن محمد
 فقلت بهريسته وكان المتوكل يحقره، فتقدم اليه ان يخطب
 يوما فخطب واحسن، فتقدم المتوكل يصلّي فسايقه من
 قبل ان يتزل من المنبر، فجاء فجذب منطقتة من ورائه
 وقال: يا امير المؤمنين من خطب يصلّي۔ فقال المتوكل:
 اردنا ان نخجله فأخرجنا، وكان احد الاسرار۔
 فقال يوماً للمتوكل: ما يعمل احد بك اكثر مما عمله
 بنفسك في علي ابن محمد، فلا يبقى في الدار الا من
 يخدمه، ولا يتبعونه بشيل ستر ولا فتح باب ولا شيء، وهذا
 اذا علمه الناس قالوا: لولم يعلم استحقاقه للأمر ما فعل به
 هذا، دعاه اذا دخل عليه بشيل الستر لنفسه ويمشي كما
 يمشی غيره فيمسه بعض الجفوة، فتقدم الا يخدم ولا يشال
 بين يديه ستر، وكان المتوكل ما رأى احدا ممن يهتم
 بالخبر مثله۔ قال: فكتب صاحب الخبر اليه ان علي بن
 محمد دخل الدار فلم يخدم ولم يشال احد بين يديه ستر
 فهب هواء رفع الستر له فدخل فقال: اعرفوا حين خروجه،
 فذكر صاحب الخبر ان هواء خالف ذلك الهواء شال الستر



له حتى خرج، فقال ليس نريد هواء يشيل الستر شيلوا
الستر بين يديه۔ وقال: ودخل يوما على المتوكل فقال: يا
ابا الحسن من اشعر الناس وكان قد سأل قبله ابن الجهم،
فذكر شعراء الجاهلية وشعراء الاسلام، فلما سأل الامام عليه السلام
قال: فلان ابن فلان العلوى۔ قال ابن الفحام: واجسبه
الجمانى۔ قال حيث يقول:

لقد فاخرتنا من قريش عصابة
بمط خلود و امتداد اصابع
فلما تنازعنا القضاء قضى لنا
عليهم بما نهوى نداء الصوامع
قال: وما نداء الصوامع يا ابا الحسن؟ قال: اشهد ان لا اله
الا الله وان محمداً رسول الله جدى أم جدك؟ فضحك
المتوكل ثم قال: هو جدك لاندفعك عنه۔

(بخلاف استاد) ہمیلہ کاتب جو سرمن رائے کی خبروں کے بارے میں عمل کرتا تھا اس
نے روایت بیان کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: ایک دن متوکل جامع مسجد کی طرف سوار ہو کر جا رہا
تھا اور اس کے ساتھ ایک جماعت تھی جو خطاب کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے اور اس جماعت
میں عباس بن محمد کی اولاد میں سے ایک مرد تھا، جس کا لقب بھریہ تھا اور متوکل اُس کو حقیر قرار
دیتا تھا۔ ایک دن متوکل نے اس کو آگے کر دیا تاکہ وہ خطبہ دے۔ پس اُس نے بہت احسن
انداز میں خطبہ دیا۔ اُس کے خطبہ کے بعد متوکل آگے بڑھا تاکہ نماز ادا کروائے اور اس کے منبر
سے اُترنے سے پہلے متوکل مصلیٰ کی طرف بڑھا لیکن وہ جلدی سے منبر سے اُترا اور اس نے
پچھے سے متوکل کے کمر بند کو پکڑ لیا اور کہا: اے امیر المومنین! جو خطبہ دے گا نماز بھی وہی
بڑھائے گا۔ متوکل نے کہا: (جبکہ اس کا چہرہ لوگوں کی طرف تھا) ”ہم اس کو شرمندہ کرنا چاہتے
تھے لیکن اس نے اُلٹا ہمیں شرمندہ کر دیا ہے۔“

یہ شخص شریر ترین لوگوں میں سے تھا۔ ایک دن اس نے متوکل سے کہا: اے متوکل! کوئی
مض اتنا تو اپنا خیال نہیں کرتا جتنا زیادہ آپ علی بن محمد (یعنی امام دہم) کے بارے میں خیال
کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ حیرا سارا گھر اس کی خدمت کر رہا ہوتا ہے اور انہیں اتنی



زحمت نہیں دیتے کہ وہ خود دروازے کا پردہ اٹھائیں یا دروازہ ہی خود کھولیں یا کوئی اور کام کریں۔ جب آپ کے اس سلوک کے بارے میں لوگوں کو معلوم ہوگا تو وہ ضرور کہیں گے کہ اگر آپ لوگ اس (یعنی علی بن محمدؑ) کو امیر خلافت کا حق دار نہیں سمجھتے تو پھر اس کے ساتھ اس طرح کیوں سلوک کرتے ہیں؟ لہذا ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ جب یہ کمرے میں داخل ہوا کریں تو خود پردہ اٹھایا کریں اور جیسے دوسرے لوگ چلتے پھرتے ہیں ایسے ہی یہ چلیں پھریں۔ ان کو بعض ظالم لوگ ملیں گے۔ وہ ان کے سامنے جائیں گے جو ان کی خدمت نہ کریں اور ان کے سامنے سے دروازے کا پردہ بھی نہ اٹھائیں گے، لیکن متوکل چونکہ آپ کی قدر اس لیے کرتا تھا کہ وہ آپ سے زیادہ کسی کو بھی حدیث کے بارے میں اتنا اہتمام کرنے والا نہیں جانتا تھا۔

راوی بیان کرتا ہے: ایک دن متوکل کے جاسوس نے اس کو اطلاع دی کہ علی بن محمدؑ آپ کے پاس آ رہا ہے لہذا اس کی خدمت نہ کی جائے اور اس کی خاطر کوئی شخص بھی دروازے کا پردہ نہ اٹھائے۔ جب آپ داخل ہونے لگے تو زوردار ہوا چلی اور اس نے امام کے سامنے سے دروازے کا پردہ اٹھایا اور آپ اندر چلے گئے۔

راوی بیان کرتا ہے: جب امامؑ وہاں سے واپس جانے لگے تو مخالف سمت سے پھر ہوا چلی اور اس نے سامنے سے دروازے کا پردہ اٹھایا اور آپ باہر تشریف لے گئے۔ اُس جاسوس نے اس بارے میں متوکل کو اطلاع دی تو متوکل نے کہا: ہم نہیں چاہتے کہ آپ کے سامنے سے ہوا پردہ اٹھائے (تاکہ لوگوں کو آپ کے اعجاز کا علم ہو) لہذا آئندہ خود آپ کے سامنے سے دروازے کا پردہ اٹھایا کرو۔

راوی بیان کرتا ہے: ایک دن امامؑ متوکل کے پاس آئے۔ متوکل نے عرض کیا: اے ابوالحسن! لوگوں میں سے بہترین شاعر کون ہے؟ یہ سوال وہ پہلے ابن جهم سے کرتا تھا۔ اس نے جاہلیت اور اسلام کے شعرا کا تذکرہ کیا لیکن جب یہ سوال امامؑ سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ شاعر قلاں بن قلاں طوی ہے۔ ابن فہام نے کہا: میں گمان کرتا ہوں کہ وہ جہانی ہے اور اس نے یوں کہا۔

لقد فاخرتنا من قریش عصابة

بمط خلود و امتداد اصابع

”حقیق! قریش کے ایک گروہ نے ہم پر فخر کیا تکبر کی وجہ سے ہمیں

گالیاں دے کر اور ہماری طرف اٹھاکر۔“



فلما تنازعنا القضاء قضى لنا
عليهم بما نهوى نداء الصوامع
”پس جب انہوں نے قضا ہمارے ساتھ جھگڑا کیا تو یقیناً ہمارے لیے
اور ان پر صوامع کی ندا ہے۔“

متوکل نے عرض کیا: اے ابوالحسن! صوامع کی ندا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کی آواز
یہ تھی: اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله بماؤ کہ محمد رسول اللہ میرے
جدا احمد ہیں یا تیرے جدا احمد ہیں؟ متوکل مسکرایا اور پھر عرض کیا: وہ آپ ہی کے جدا احمد ہیں ہم
اس کا انکار نہیں کر سکتے۔

ابوطیب کا امام کے روضہ کی زیارت کرنا

(وبیالاسناد) قال ابو محمد الفحام: حدثني أبو الطيب وكان
لا يدخل المشهد ويזור من وراء الشباك فقال لي: جئت
يوم عاشوراء نصف نهار ظهر والشمس تعلى والطريق
خال من احد وانا فزع من الزحار ومن أهل البلد أتخفى
الى ان بلغت الحائط الذى امضى منه الى الشباك، فمددت
عينى فاذا برجل جالس على الباب ظهره الى كأنه ينظر فى
دفتر فقال لي: يا ابا الطيب، بصوت يشبه صوت حسين بن
على بن جعفر بن الرضا. فقلت: هذا حسين قد جاء يزور
اخاه؟ قلت: ياسيدي امهلنى ازور من الشباك واجيتك
فأقضى حقتك. قال: ولم لا تدخل يا ابا الطيب؟ فقلت له:
الدار لها مالك لا ادخلها من غيره اذنه. فقال: يا ابا الطيب
تكون مولانا رقا وتوالينا حقاً ونمنعك تدخل الدار، ادخل
يا ابا الطيب. فقلت: امضى أسلم عليه ولا اقبل منه، فجئت
الى الباب وليس عليه احد فيشعرنى فبادرت الى عند
البصرى خادم الموضع، ففتح لى الباب ودخلت فكان
يقول: اليس كنت لا تدخل الدار؟ فقال: أما انا فقد أذنوا لى
بقيتم انتم۔



(بخلاف اسناد) ابو محمد غلام نے ابو طیب سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں امام کے روضہ پر جاتا تھا، لیکن میں روضہ اطہر کے اندر داخل نہیں ہوتا تھا بلکہ جالی کے باہر سے ہی آپ کی زیارت کیا کرتا تھا۔ اس نے میرے سامنے بیان کیا ہے کہ میں عاشورہ کے دن دوپہر کے وقت جب کہ سورج چمک رہا تھا اور راستہ بالکل خالی تھا، کوئی بھی راستے میں نہیں تھا، میں پہرے داروں اور شہر والوں سے ڈرتا ہوا چمپ کر اُس دیوار کے قریب چلا گیا جو مجھے اُس جالی تک لے جاسکتی تھی۔ جب میں وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ کوئی شخص دروازے پر تشریف فرما ہے جس کی پشت میری طرف ہے۔ وہ گویا کسی رجسٹر کی طرف دیکھ رہا ہے۔ اُس نے مجھے کہا: اے ابو طیب! یہ آواز مجھے حسین بن علی بن جعفر بن رضا کی محسوس ہوئی۔ میں نے گمان کیا کہ شاید حسین ہیں جو اپنے بھائی کی زیارت کرنے کے لیے آرہے ہیں۔

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! مجھے اجازت دیں کہ میں جالی کے ذریعہ زیارت کر لوں اور میں یہاں آیا ہوں تاکہ آپ کا حق ادا کر سکوں۔ انھوں نے فرمایا: اے ابو طیب! کیا وجہ ہے کہ تو روضہ میں داخل ہو کر زیارت نہیں کرتا؟ پس میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! اس گھر (یعنی روضہ) کا کوئی مالک ہے اور اُس مالک کی اجازت کے بغیر میں اس گھر میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: اے ابو طیب! تم ہمارے حقیقی غلام ہو اور ہم سے سچی محبت رکھتے ہو اور ہم تجھے بھلا کیسے داخل ہونے سے روکیں گے؟ اے ابو طیب! اندر آ جاؤ میں نے کہا: چلو اور ان کو سلام کرو۔ میں دروازے کی طرف آیا۔ پس میں نے دیکھا کہ دروازے پر جس کو میں نے گمان کیا تھا وہ نہیں ہے۔ اچانک دیکھا کہ اسی مقام پر خادم موجود ہے۔ اُس نے میرے لیے دروازہ کھول دیا اور میں اندر چلا گیا۔ وہ خادم یہ کہہ رہا تھا: تو اندر داخل کیوں نہیں ہو رہا تھا؟ انھوں نے مجھے اجازت دی ہوئی ہے صرف تم باقی رہ گئے تھے۔

یونس نقاش کا واقعہ

(ویلا اسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثنی المنصوری عن عم ابیہ وحدثنی عمی عن کافور الخادم بهذا الحدیث قال: کان فی الموضع مجاور الامام من اهل الصنائع صنوف من الناس، وکان الموضع کالقریۃ، وکان یونس



التقاش يعشى سيدنا الامام ويخدمه، فجاءه يوماً يردد،
فقال له: ياسيدى اوصيك بأهلى خيراً. قال: وما الخبر؟
قال: عزمت على الرحيل. قال: ولم يايونس؟ وهو يتبسم
عليه السلام

قال: قال يونس بن تفرحه الى بفص ليس له قيمة اقبلت
انقشه فكسرت به باثنين وموعده غداً وهو موسى بن تقسا اما
الف سوط او القتل. قال: امض الى منزلك الى غد فرج،
فمما يكون الا خيراً، فلما كان من الغد وافى بكرة يردد
فقال: قد جاء الرسول يلتمس الفص. قال: امض اليه فما
ترى الا خيراً. قال: وما اقول له ياسيدى؟ قال: فتبسم وقال
امض اليه واسمع ما يخبرك به فلن يكون الا خيراً. قال:
فمضى وعاد يضحك. قال: قال لى ياسيدى الجوارى
اختصموا فيمكنك ان تجعله فصين حتى نفسك. فقال
سيدنا الامام: اللهم لك الحمد اذ جعلتنا ممن يحمذك
حقاً، فأبش قلت له؟ قال: قلبت امهلنى حتى أتأمل أمره
كيف احمله. فقال: اصبت.

(بعض استاد) ابو محمد قاسم نے کہا ہے کہ منجھوری نے اپنے والد کے چچا سے روایت نقل
کی ہے، اُس نے بیان کیا ہے کہ یہ روایت مجھے خادم کا فور نے بیان کی ہے۔ وہ کہتا ہے: امام کے
ہمسائے میں اہل حرفت کی لڑکی جو عت رہتی تھی اور وہ مقام گویا ایک گاؤں کی شکل پیش کرتا تھا
اور وہاں پر یونس نقاش (نقاش کار کرنے والا) بھی زندگی بسر کرتا تھا اور وہ اکثر امام کی خدمت
کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ امام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ کانپ رہا تھا اور اس نے
خدمت امام میں عرض کیا: اے میرے آقا و مولا! میں آپ کو اپنے اہل و عیال کے بارے میں خیر
کی وصیت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ اُس نے عرض کیا: میں سفر پر جانے کا ارادہ
کر چکا ہوں۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: اے یونس! کیوں؟

اُس نے کہا: یونس بن تفرحہ نے کہا ہے کہ ایک گھینہ میرے پاس لایا گیا تاکہ میں اُس
پر نقش کروں۔ میں نے اس پر نقش کرنا شروع کیا تو وہ دو حصوں میں ٹوٹ گیا ہے اور کل اُس کو

واپس کرنے کا وعدہ ہے۔ وہ موسیٰ بن قیس ہے (جو عالم ہے) یا ہزار کوڑے مارے گا یا مجھے قتل کر دے گا۔ آپؐ نے فرمایا: تم اپنے گھر جاؤ، کل تک اللہ آسانی پیدا کر دے گا۔ جب کل کا دن آیا تو وہ شخص خدمتِ امامؑ میں حاضر ہوا اور وہ کانپ رہا تھا۔ اُس نے عرض کیا: میرے پاس اُس کا ایک غلام آیا ہے جو گنبدِ طلب کر رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس کی طرف جاؤ، خدا خیر کرے گا۔ اس نے عرض کیا: اے میرے آقا! اُس سے کیا کہوں گا؟ آپؐ مسکرائے اور فرمایا: اس کی طرف جاؤ اور سنو کہ وہ تجھے کیا کہتا ہے؟ وہ جو تو نے گاؤہ حنا اچھا ہوگا۔ راوی کہتا ہے: وہ گیا اور کچھ دیر کے بعد مسکراتا ہوا واپس آیا اور اُس نے مجھے کہا: اے میرے سردار! میرے مسائے آپس میں لڑ پڑے ہیں۔ کیا تیرے لیے ممکن ہے کہ تو اُس گنبد کو دو حصوں میں تقسیم کر دے؟ ہمارے سردار و آقاؑ نے فرمایا: اے میرے اللہ! تمام حمد تیرے لیے ہے، کیونکہ تو نے ہمیں ان میں سے قرار دیا ہے جو عیری حمد کا حق ادا کرتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: تو نے اس کو کیا جواب دیا ہے؟ اُس نے عرض کیا: میں نے کہا ہے کہ آپؐ مجھے کچھ مہلت دیں تاکہ میں غور کر سکوں کہ اس کام کو میں نے کس طرح انجام دینا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ”درست کہا ہے۔“

واجبات کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثني ابو الحسن المنصوري قال: حدثني عم ابی قال: حدثني الامام علی بن محمد قال: حدثني ابی محمد بن علی قال: حدثني ابی علی بن موسیٰ قال: حدثني ابی موسیٰ بن جعفر قال: حدثني ابی جعفر بن محمد قال: حدثني ابی محمد بن علی قال: حدثني ابی علی بن الحسین قال: حدثني ابی الحسین بن علی قال: حدثني امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ قال: سمعت النبی ﷺ وهو يقول: من أدى لله مكتوبة فله في اثرها دعوة مستجابة۔

قال ابن الفحام: رأيت والله أمير المؤمنين ﷺ في النوم فسألته عن الخبر فقال: صحيح اذا فرغت من المكتوبة فقل وانت ساجد ﴿اللهم بحق من رواه وروى عنه صل على

جماعتہم وافعل بی کیت وکیت۔

(بخلاف اسناد) حضرت علی بن محمد اٹھی علیہ السلام نے روایت کی ہے۔ آپ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد محمد بن علی اٹھی نے بیان کیا ہے، آپ نے فرمایا: میرے والد علی بن موسیٰ الرضا نے بیان کیا ہے، آپ نے فرمایا: میرے والد موسیٰ بن جعفر اکاظم نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد امام جعفر صادق نے فرمایا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد امام علی زین العابدین نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حسین بن علی نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں امیر المومنین علی بن ابی طالب نے فرمایا ہے کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص خدا کی خاطر اپنے واجبات ادا کرے اور اس کے بعد دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔“

ابن قدام نے نقل کیا ہے: خدا کی قسم، میں نے ایک رات خواب میں امیر المومنین کو دیکھا تو میں نے آپ سے اس روایت کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ہاں! یہ روایت درست ہے۔ جب تم واجب سے فارغ ہو تو سجدے میں جاؤ اور یوں دعا کرو:

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَنْ رَوَاہُ وَرَوٰی عَنْہُ صَلِّ عَلٰی جَمَاعَتِہِمَّ
وَاَفْعَلْ بِیْ کِتِّیْتُ وَکِتِّیْتُ

”اے میرے اللہ! آپ کو اس ذات کا واسطہ جس نے اس کو بیان کیا ہے اور اس کا جس نے اس سے روایت کیا ہے ان سب پر اپنا درود نازل فرما اور میرے ساتھ ایسے ایسے حکم فرما۔“

رسول خدا کا اصحاب کو حکم

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثنی عمی عمرو بن یحییٰ الفحام قال: حدثنی ابو الحسن اسحاق بن عنبوس قال: حدثنی محمد بن بہار بن عمار التیمی قال: حدثنا عیسیٰ بن مہران قال: حدثنا محول بن ابراہیم قال: حدثنا الفضل الزبیر عن ابی داود السیمی عن عمر بن خصیب اخی بریدۃ بن خصیب قال: بینا انا واخی بریدۃ عند النبی



اذ دخل ابوبكر فسلم على رسول الله فقال: انطلق فسلم
على امير المؤمنين فقال: يا رسول الله ومن امير المؤمنين
فقال: يا رسول الله ومن امير المؤمنين؟ قال: علي بن ابي
طالب. قال: عن امر الله وامر رسوله؟ قال: نعم.
ثم دخل عمر فسلم فقال: انطلق فسلم على امير المؤمنين.
فقال: يا رسول الله ومن امير المؤمنين؟ قال: علي بن ابي
طالب. قال: عن امر الله وامر رسوله؟ قال: نعم.

(بخلاف اسناد) عمر بن نصیب نے اپنے بھائی بریدہ بن نصیب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں اور میرا بھائی بریدہ دونوں نبی اکرم کی خدمت اقدس میں موجود تھے کہ حضرت ابوبکر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے نبی اکرم کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! جاؤ اور امیر المؤمنین کو سلام کرو۔ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! امیر المؤمنین کون ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس کے بارے میں خدا اور رسول خدا کا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں!“

پھر حضرت عمر حاضر خدمت ہوئے۔ انھوں نے بھی نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا: اے عمر! جاؤ اور امیر المؤمنین کو سلام کرو۔ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! امیر المؤمنین کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ حضرت عمر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس کے بارے میں خدا اور رسول خدا کا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں!

علی دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے

(وبالاسناد) ابو محمد بن الفحام قال: حدثني عمي قال:
حدثني اسحاق بن عبدوس قال: حدثني محمد بن بهار بن
عمار قال: حدثنا زكريا ابن يحيى عن جابر عن اسحاق بن
عبدالله بن الحارث عن ابيه عن امير المؤمنين صلوات الله
عليه قال: اتيت النبي وعنده ابوبكر وعمر، فجلست بينه
وبين عائشة فقالت لي عائشة: ما وجدت الا فخذني او فخذ
رسول الله ﷺ. فقال: مه يا عائشة لا تؤذي في علي



فانه اخي في الدنيا واخي في الآخرة ، وهو امير المؤمنين
يجعله الله يوم القيامة على الصراط ، فيدخل اولياءه الجنة
واعداؤه النار۔

(بخاری اسناد) امیر المؤمنین (بخاری اسناد) علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ
آپؐ نے فرمایا: میں نبی اکرمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپؐ کے پاس ابوبکر اور عمر بھی
موجود تھے۔ میں رسول خدا اور بی بی عائشہ کے درمیان بیٹھ گیا۔ بی بی عائشہ نے کہا: آپؐ ہمیشہ
میرے اور رسول خدا کے درمیان تشریف رکھتے ہیں۔ رسول خدا نے فرمایا: اے عائشہ! خاموش ہو
جاؤ۔ علیؑ کے بارے میں مجھے اذیت نہ دیا کرو، کیونکہ یہ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے اور یہ امیر
المؤمنین ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن پہلے صراط پر کھڑا کرے گا وہ اپنے دوستوں کو جنت
میں داخل کرے گا اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں۔

اللہ تعالیٰ مجھ سے اور علیؑ سے فرمائے گا

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام - وفي هذا المعنى حدثني
ابو الطيب محمد بن الفرحان الدوري - قال: حدثنا محمد
بن علي بن فرات الدهان قال: حدثنا سفیان بن وكيع عن
ابيه عن اعمس عن ابن المتوكل الناجي عن ابي سعيد
الخدري قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: يقول الله تعالى يوم
القيامة لي ولعلي بن ابي طالب: ادخلا الجنة من احبكما
وادخلا النار من ابغضكما، وذلك قوله تعالى: ﴿القيما في
جهنم كل كفار عنيد﴾۔

(بخاری اسناد) ابوسعید خدریؓ نے روایت کو نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: رسول خدا
نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے اور علیؑ سے فرمائے گا:
”جو شخص آپؐ دونوں سے محبت کرنے والا ہے اُسے جنت میں داخل کرو اور جو شخص
آپؐ دونوں سے دشمنی رکھتا ہے اس کو جہنم میں داخل کرو اور یہی مطلب اللہ تعالیٰ کا یہ
فرمان بیان کر رہا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:
الْقِيَامَةُ فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ (سورۃ ق، آیت ۴۳)



”وہ دونوں ہر کافر (جو حق کی مخالفت کرنے والا ہے) اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔“

ولایت علیؑ کے بغیر پل صراط عبور نہیں ہوگا

(ویلا اسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثنا ابو الفضل محمد بن هاشم الهاشمي صاحب الصلاة بسر من رأى قال: حدثنا ابو هاشم بن القاسم قال: حدثنا محمد بن زكريا بن عبدالله الجوهري البصري عن عبدالله بن المثنى عن تمامة بن عبدالله بن أنس بن مالك عن أبيه عن جده عن النبي ﷺ قال: اذا كان يوم القيامة ونصب الصراط على جهنم لم يجز عليه الا من معه جواز فيه ولاية علي بن ابي طالب عليه السلام، وذلك قوله تعالى: ﴿وقفوهم انهم مسؤولون﴾ يعني عن ولاية علي بن ابي طالب۔

(بخلاف اسناد) جناب انس بن مالک نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا جہنم پر ایک پل صراط نصب کیا جائے گا۔ کوئی بھی اُس پل سے نہیں گزر سکے گا مگر وہ جس کے پاس علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کا پر دانہ ہوگا اور اُس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَقَفَّوْهُمْ اِنْهُمْ مَسْئُولُونَ (سورۃ صافات، آیت ۲۳)

”اور ان کو روکو تحقیق اُن سے سوال کیا جائے گا“ (یعنی ان سے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں سوال کیا جائے گا)۔

رسول خدا کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟

(ویلا اسناد) الفحام قال: حدثني الحسن بن علي المتوكل قال: حدثنا عفان بن مسلم قال: حدثنا حماد بن سلمة عن ابن طاووس عن ابيه عن ابن عمر قال: سألتني عمر بن الخطاب فقال لي: يابني من اخير الناس بعد رسول الله قال: قلت من احل له ما حرم الله على الناس وحرم عليه ما



احل للناس؟ فقال: واللّٰه لقد قلت فصدت، حرم على
 على بن ابی طالب الصدقة واحلت للناس، وحرم عليهم
 أن يدخلوا المسجد وهم جنب وأحله له، وغلقت الأبواب
 وسدت ولم یغلق لعلی باب ولم یسد۔

(بخلاف استاد) ابن عمر نے روایت کی ہے۔ آپ نے بیان کیا ہے: ایک دن میرے بابا
 عمر بن خطاب نے مجھ سے سوال کیا۔ اے میرے بیٹے! رسول خدا کے بعد سب سے زیادہ بہتر
 کون ہے؟ ابن عمر کہتا ہے کہ میں نے بابا کی خدمت میں عرض کیا: بابا جان! وہ شخص رسول خدا
 کے بعد سب سے بہتر ہے جس کے نزدیک وہ چیز حرام ہے جو دوسروں کے لیے حلال ہے اور جو
 دوسروں کے لیے حرام ہے وہ اس کے لیے حلال ہے۔

میرے بابا عمر نے مجھے فرمایا: خدا کی قسم، تو نے سچ کہا ہے۔ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ
 صدقہ حرام ہے جبکہ دوسرے لوگوں پر حلال ہے اور دوسرے لوگوں پر مسجد میں حالت جنابت
 میں داخل ہونا حرام ہے جبکہ علی پر حلال ہے۔ تمام لوگوں کے دروازے جو مسجد کی جانب تھے، وہ
 سب بند کر دیئے گئے اور ان کو مسجد میں داخل ہونے سے منع کر دیا گیا اور علی کا دروازہ بند نہ کیا
 گیا اور ان کو مسجد میں داخل ہونے سے منع بھی نہیں کیا گیا۔

حضرت سیدہ فاطمہؑ کے پاس ایک کتاب تھی

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثنی عمی قال:
 حدثنی ابو العباس احمد بن عبد اللہ بن علی الرأس قال:
 حدثنا ابو عبد اللہ عبد الرحمن ابن عبد اللہ العمری قال:
 حدثنا ابو سلمة یحییٰ بن المغيرة قال: حدثنی اخی محمد
 بن المغيرة عن محمد بن سنان عن سیدنا ابی عبد اللہ
 جعفر بن محمد علیہما السلام قال: قال ابی لجابر بن
 عبد اللہ لی الیک حاجة اريد اخلو بک فیہا، فلما خلاہ فی
 بعض الايام قال له: أخبرنی عن اللوح الذی رأیتہ فی ید
 أمی فاطمة علیہا السلام۔ قال جابر: اشہد باللّٰه لقد دخلت
 علی فاطمة بنت رسول اللّٰه لاہنیہا بولدہا الحسن بن علیؑ،

فإذا بيدها لوح اخضر من زبرجد خضراء فيه كتاب انور من الشمس وأطيب من رائحة المسك الأذفر، فقلت: ما هذا يا بنت رسول الله؟ فقالت: هذا لوح اهداه الله عز وجل الى ابي فيه اسم ابي واسم بعلى واسم الاوصياء بعده من ولدي، فسألتها ان تدفعها الى لأنسخه ففعلت، فقال له: فهل لك ان تتعارضني به؟ قال: نعم- فمضى جابر الى منزله وأتى بصحيفة من كاغد فقال له: انظر في صحيفتك حتى اقرأها عليك، وكان في صحيفته مكتوب:

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا كتاب من الله العزيز العليم انزله الروح الأمين على محمد خاتم النبيين ﷺ.

يا محمد عظم اسمائي، واشكر نعمائي، ولا تجحد آلائي، ولا ترج سوائي، ولا تخش غيبي، فانه من يرجو سواي ويخشى غيبي اعذبه عذاباً لا اعذبه احداً من العالمين.

يا محمد اني اصطفتك على الانبياء، وفضلت وصيك على الاوصياء، وجعلت الحسن عيبة علمي من بعد انقضاء مدة أبيه، والحسين خير أولاد الأولين والآخرين فيه تثبت الامامة ومنه تعقب على زين العابدين، ومحمد الباقر لعلمي والداعي الى سبيل على منهاج الحق، وجعفر الصادق في العقل والعمل ثبت من بعده فتنة صماء، فالويل كل الويل لمكذب بعبدى وخيرتى من خلقى موسى، وعلى الرضا يقتله عفريت كافر يدفن بالمدينة التي بناها العبد الصالح الى جنب شبر خلق الله، ومحمد الهادي الى سبيلي الذاب عن حريمي والقيم في رعيته حسن الاعز، يخرج منه ذو الاسمين على، والخلف محمد يخرج في آخر الزمان على رأسه غمامة بيضاء نظله من الشمس، ينادى بلسان فصيح بسمعه الثقلين والخائفين، وهو



المهدي من آل محمد يملأ الأرض عدلاً كما ملئت جوراً۔

(بخلاف اسناد) حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے، آپ نے بیان فرمایا ہے کہ میرے والد محترم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے فرمایا: اے جابر! میں تجھائی میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں، ایک دن دونوں میں تجھائی میں بات ہوئی۔ آپ نے فرمایا: اے جابر! وہ سختی جو آپ نے میری دادی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول خدا کے ہاتھوں میں دیکھی تھی، اس کے بارے میں بیان فرمائیں۔ جناب جابر نے عرض کیا: میں خدا کو گواہ قرار دے کر کہتا ہوں کہ میں حضرت فاطمہ بنت رسول خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تاکہ آپ کو آپ کے بیٹے امام حسین علیہ السلام کی ولادت پر مبارک باد پیش کروں۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھوں میں ایک سختی ہے جو سبز زبرجد سے بھی زیادہ سبز ہے اور اس میں ایک کتاب ہے جو سورج سے زیادہ چمکدار ہے اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ ہے۔ میں نے عرض کیا: اے بنت رسول خدا یہ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ وہ لوح ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے والد رسول خدا کو ہدیہ فرمائی ہے۔ اس میں میرے بابا رسول خدا کا نام، میرے شوہر نامدار علی ابن ابی طالب کا نام اور ان کے بعد میری اولاد میں سے جو اوصیا ہوں گے ان کے نام درج ہیں۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: یہ مجھے عطا فرمائیں تاکہ میں اس کا ایک نسخہ اپنے لیے بنالوں۔

بی بی پاک نے وہ سختی مجھے عطا فرمائی اور میں نے اس کا ایک نسخہ اپنے لیے بنایا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا: اے جابر! کیا آپ کے لیے ممکن ہے کہ وہ نسخہ مجھے دکھائیں؟ انھوں نے عرض کیا: ”ہاں!“ جناب جابر اپنے گھر گئے اور وہاں سے ایک کاغذ کا محیف لے کر آئے۔ آپ نے فرمایا: وہ محیف مجھے دیں تاکہ میں آپ کے لیے اس کو پڑھوں اس محیف میں یہ درج تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو عزیز اور عظیم ہے جس کو روح الامین حضرت محمد جو کہ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں، پر لے کر اترے۔

اے محمد! میرے اسما کو عظیم قرار دو، میری نعمتوں کا شکر یہ ادا کرو، میری



وحدانیت کا انکار نہ کرو، میرے علاوہ کسی دوسرے سے اُمید نہ رکھو اور
میرے علاوہ غیر سے نہ ڈرو کیونکہ جو میرے سوا غیر سے اُمید رکھے گا
اور میرے علاوہ کسی اور سے ڈرے گا اس کو اس قدر سخت عذاب دوں
گا کہ اس کی مثل عالمین میں کسی کو عذاب نہیں دوں گا۔

اے محمد! تمام انبیاء میں سے آپ کو چُن لیا ہے اور تمام اوصیاء میں سے
آپ کے بھائی کو فضیلت دی ہے اور حسن کو ان کے باپ کے بعد اپنے
علم کا خزانہ قرار دیا ہے اور تمام اولیٰین و آخرین کی اولاد میں حسینؑ کو
سب سے بہتر قرار دیا ہے اور امامت کو اس کی نسل میں قرار دیا ہے اور
اس کی نسل میں سے اُس کے بعد علیؑ زین العابدینؑ کو قرار دیا ہے۔

محمدؐ میرے علم کو کھولنے اور نشر کرنے والا ہوگا۔ جو میری راہ کی طرف
بلانے والا اور حق کی راہ کو قائم کرنے والا ہوگا اور اس کے بعد جعفرؑ جو
قول و فعل میں صادق ہے اور ان کے بعد ایک فتنہ ظاہر ہوگا۔ بربادی
اور تمام قسم کی بربادی اس شخص کے لیے ہوگی جو میرے بندے موسیٰؑ
(امام موسیٰ کاظمؑ جو میری تمام مخلوق سے بہتر و افضل ہے) کو جھٹلائے
گا، اور ان کے بعد علیؑ الرضاؑ ہوں گے جن کو ایک مکار کافر قتل
کرے گا اور وہ اس کو اُس شہر میں جس شہر کی بنیاد ایک نیک بندے
نے رکھی ہوگی، اللہ کی مخلوق میں سے بد بخت ترین شخص کے پہلو میں
دفن کیا جائے گا اور ان کے بعد محمدؑ جو کہ میرے راستہ کی طرف ہدایت
کرنے والا اور میری عزت کا دفاع کرنے والا ہوگا اور اپنی رعایا
میں احسن اعزاز میں قیام کرے گا اور اُس کی نسل سے دو اسموں والا
نکلے گا جو کہ علیؑ ہوگا اور ان کا خلف محمدؑ ہوگا جو آخری زمانے میں ظہور
فرمائے گا اور ان کے سر پر ایک سفید بادل سایہ کرتا ہوگا جو ان کو
سورج کی روشنی سے محفوظ رکھے گا اور وہ فصیح زبان میں آواز دے گا
جس کو دونوں قہقین اور مشرق و مغرب والے سنیں گے۔ وہ مہدیؑ ہوگا

جو آل محمد سے ہوگا اور زمین کو عدل و انصاف سے ایسے پُر کرے گا
جیسے وہ ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہوگی۔

اے میرے سردار مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیں

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثني ابوالحسن محمد بن
احمد الهاشمي المنصوري بسر من رأى قال: حدثنا
ابوالسري سهل بن يعقوب بن اسحاق مؤذن المسجد
المعلن نصف سيف بسر من رأى سنة ثمان وتسعين
وماثنتين قال: حدثنا الحسن بن عبد الله بن مطهر عن محمد
بن سليمان الديلمي عن ابيه قال: جاء رجل الى سيدنا
الصادق عليه السلام فقال له: ياسيدي أشكو اليك ديناً ركبني
وسلطانا غشمني، واريد ان تعلمني دعاء أغتتم به غنيمة
اقضى بها ديني واكفي به ظلم سلطاني. فقال: اذا جنك
الليل فصل ركعتين اقرأ في الأولى منهما الحمد وآية
الكرسى، وفي الركعة الثانية الحمد وآخر الحشر ﴿لو انزلنا
هذا القرآن على جبل﴾ الى خاتمة السورة، ثم خذ
المصحف فدعه على رأسك وقل ﴿بهذا القرآن ويحق من
أرسله ويحق كل مؤمن فيه ويحقك عليهم فلا احد اعرف
بحقك منك بك يا الله﴾ عشر مرات، ثم تقول ﴿يامحمد﴾
عشر مرات ﴿ياعلي﴾ عشر مرات ﴿يافاطمة﴾ عشر مرات
﴿ياحسن﴾ عشر مرات ﴿ياحسين﴾ عشر مرات ﴿ياعلي بن
الحسين﴾ عشر مرات ﴿يامحمد بن علي﴾ عشر مرات
﴿ياجعفر بن محمد﴾ عشر مرات ﴿ياموسى بن جعفر﴾
عشر مرات ﴿ياعلي بن موسى﴾ عشر مرات ﴿يامحمد بن
علي﴾ عشر مرات ﴿ياعلي بن محمد﴾ عشر مرات
﴿ياحسن بن علي﴾ عشر مرات ﴿ياالحجة﴾ عشر مرات.
ثم تسأل الله تعالى حاجتك. قال: فمضى الرجل وعاد اليه
بعد مدة قد قضى دينه وصلاح له سلطانه وعظم يساره.

(بخلاف اسناد) محمد بن سلیمان الدلمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں:
ہمارے سردار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے امام کی
خدمت میں عرض کیا: اے میرے سردار میں آپ کی خدمت میں قرض کی، جو میری گردن پر
ہے اور اس حاکم کی جو مجھ پر ظلم کرتا ہے، کی شکایت کرنے آیا ہوں۔ میں چاہتا ہوں آپ مجھے
کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیں جو میرے لیے فائدہ مند ہو اس کے ذریعے میرا قرض ادا ہو جائے
اور مجھے اس ظالم حاکم سے نجات مل جائے۔

آپ نے فرمایا: جب رات ہو جائے دو رکعت نماز ادا کرو جس کی پہلی رکعت میں
الحمد کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرو اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ حشر کو
لَوْ اَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلٰی جَبَلٍ سے لے کر آخر تک پڑھو۔ اس کے بعد قرآن پاک کو پکڑو
اور اس کو اپنے سر پر رکھو اور پھر یوں کہو:

بِهَذَا الْقُرْآنِ وَبِحَقِّ مَنْ اَرْسَلَهُ وَبِحَقِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ فِيْهِ وَبِحَقِّكَ
عَلَيْهِمْ فَلَا اَحَدًا اَعْرِفُ بِحَقِّكَ مِنْكَ يَا اَللهُ

اس کو دس مرتبہ زبان سے ادا کرو۔ پھر تم یا محمدؐ دس مرتبہ کہو، پھر یا علیؑ دس مرتبہ کہو،
پھر یا فاطمہؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا حسنؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا حسینؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا علی بن
الحسینؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا محمد بن علیؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا جعفر بن محمدؑ دس مرتبہ کہو،
پھر یا موسیٰ بن جعفرؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا علی بن موسیٰؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا محمد بن علیؑ
دس مرتبہ کہو، پھر یا علی بن محمدؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا حسن بن علیؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا حجةؑ دس
مرتبہ کہو اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرو۔

راوی بیان کرتا ہے: وہ بندہ چلا گیا، پھر کچھ مدت کے بعد واپس آیا تو اس کا قرضہ ختم ہو
چکا تھا اور حاکم کے ساتھ بھی اس کے تعلقات اچھے ہو چکے تھے اور وہ بہت مال دار ہو چکا تھا۔

استحارہ کی دعا

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثني المنصوري

قال: حدثني عم ابی موسیٰ بن عیسیٰ بن احمد قال:

حدثني الامام علی بن محمد قال: حدثني ابی عن ابیه علی

بن موسیٰ قال: حدثنی ابی موسیٰ بن جعفر قال: قال الصادق علیہ السلام: کان استخارة الباقر علیہ السلام ﴿اللهم ان خیرتک تنیل الرغائب وتجزل المواهب وتغنم المطالب وتطیب المکاسب وتهدی الی اجمل العواقب وتقی محذور النوائب اللهم یا مالک الملوك استخیرک فیما عزم رأی علیہ وقادنی یا مولای الیہ فسهل من ذلک ما تأخر ویسر منه ما تعسر واكفنی فی استخارتی المهم وارفع عنی کل ملم واجعل عاقبة امری غنما ومحذوره سلما وبعده قریا وجذبہ خصبا اعطنی یا رب لواء الظفر فیما استخرتک فیہ وفور الانعام فیما دعوتک له ومن علی بالافضال فیما رجوتک فانک تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت علام الغیوب﴾۔

(بخلاف استاد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے استخارہ کی دعا یہ تھی:

اللهم ان خیرتک تنیل الرغائب وتجزل المواهب وتغنم المطالب وتطیب المکاسب وتهدی الی اجمل العواقب وتقی محذور النوائب اللهم یا مالک الملوك استخیرک فیما عزم رأی علیہ وقادنی یا مولای الیہ فسهل من ذلک ما تأخر ویسر منه ما تعسر واكفنی فی استخارتی المهم وارفع عنی کل ملم واجعل عاقبة امری غنما ومحذوره سلما وبعده قریا وجذبہ خصبا اعطنی یا رب لواء الظفر فیما استخرتک فیہ وفور الانعام فیما دعوتک له ومن علی بالافضال فیما رجوتک فانک تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت علام الغیوب۔

”اے میرے معبود! تیری پسند وہ ہے جس کام کے لیے میں نے تجھ سے خیر طلب کی تو آرزوؤں تک پہنچاتا ہے، بڑی بڑی عطائیں کرتا ہے اور مطالب میں فائدہ دیتا ہے اور کاروبار میں برکت عطا کرتا ہے۔ بہترین

راستے پر چلاتا ہے اور قابلِ تعریف انجام تک پہنچاتا ہے اور پُر خطر مصیبتوں سے بچاتا ہے۔

اے میرے معبود! میں تجھ سے خیر کا طالب ہوں اس کام کے لیے، جس کام میں نے ارادہ کیا ہے اور میری عقل مجھے اس تک لے گئی ہے۔

اے میرے معبود! اس میں جو مشکل ہے اس کو آسان فرما دے اور جو دشوار ہے اس کو آسان کر دے۔ سخت کام میں میری مدد فرما اور بُرے انجام سے محفوظ فرما اور اس کے نتائج کو بہتر قرار دے اور خطرے میں سلامتی دے۔ دور کو نزدیک اور غلطی کو آسان کر دے۔

اے میرے معبود! میری دعا قبول کر اور میری خواہش پوری کر میری حاجت بر لا اور اس کام کی تکلیف مجھ سے دور کر اور اس کی بُرائیوں کو دُور فرما۔

اے میرے معبود! اس میں مجھے کامیابی کا جہز اعطا فرما، وہ بھلائی دے جو تجھ سے میں نے چاہی اور جو میں نے دعا کی ہے اس میں زیادہ حصہ دے وہ قائمہ عطا فرما جن کی میں نے تجھ سے آرزو کی ہے۔ اس مقصد میں مجھے کامیابی عطا فرما، کیونکہ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں اور تو سب سے زیادہ غائب جاننے والا ہے۔“

تم پر تقیہ واجب ہے

(وبہذا الاسناد) قال: قال سيدنا الصادق عليه السلام: عليكم بالتقية فانه ليس منا من لم يجعلها شعاره وديناره مع من يأمنه ليكون سجيته مع من يحذره۔

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: تم پر تقیہ واجب ہے جو شخص تقیہ کو اپنا شعار اور اوڑھنا نہیں قرار دیتا، اس شخص کے سامنے جس سے وہ امن میں ہے، تاکہ تقیہ اس کی عادت بن جائے اور اس سے بھی تقیہ کرے جس سے اس کو خوف ہو تو وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شیعوں کے دوستوں کو بخش دیا ہے

(وبہذا الاسناد) قال: قال رسول الله: يا اعلیٰ ان الله عزوجل قد غفر لك ولشيعتك ومحبي شيعتك، فابشر فانك الانزع البطين ومزوع من الشرك البطين من العلم۔

(بخلاف اسناد) رسول خدا سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اور آپؐ کے شیعوں کو اور آپؐ کے شیعوں کے دوستوں کو بخش دیا ہے میں آپؐ کو اس کی بشارت دیتا ہوں۔ آپؐ بطن کو زیادہ خالی رکھنے والے ہیں اور آپؐ کو شرک سے دور کر دیا گیا ہے اور آپؐ کو علم سے پر کیا گیا ہے۔

حضرت فاطمہؑ کو فاطمہؑ کیوں کہا گیا ہے؟

(وبالاسناد) قال: قال رسول الله: انما سميت ابنتی فاطمة لان الله عزوجل فطمها وفتح من احبها من النار۔

(بخلاف اسناد) رسول خدا سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہؑ اس لیے رکھا گیا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کو اور اس سے محبت کرنے والوں کو جہنم سے نجات دے دی ہے۔

رات کی نماز دن کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے

(وبہذا الاسناد) قال: قال الصادق علیہ السلام فی قوله تعالى: ﴿ان الحسنات يذهبن السيئات﴾ قال: صلاة اللیل تذهب بذنوب النهار۔

(بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (سورہ ہود، آیت ۱۱۴)

”حسنتیں نیکیاں بدیوں کو ختم کر دیتی ہیں“۔

کی تفسیر کے ذیل میں ارشاد فرمایا: ”رات کی نماز دن کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے“۔

مہربان کیا ہے؟

(وبیالاسناد) فی قوله عزوجل فی قول یعقوب «فصیر

جمیل» قال: بلاشکوی۔

(مخفف اسناد) اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے ضمن میں جو مہربان فرمایا ہے،

اس سے مراد وہ مہربان ہے جس میں شکوک نہ ہو۔

رجس سے مراد شطنج ہے

(وبیالاسناد) فی قوله: «اجتنبوا الرجس من الاوثان

واجتنبوا قول الزور» قال: الرجس الشطنج، وقول الزور:

الغناء۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان:

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (سورہ حج،

آیت ۳۰)

”یعنی جنوں کی رجس سے بچو اور قول زور سے بچو کی تفسیر کے ذیل

میں آپؐ نے ارشاد فرمایا: رجس سے شطنج مراد ہے اور قول زور سے

غناء مراد ہے۔“

مومن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے

(وبیالاسناد) قال: قال الباقر علیہ السلام: اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر

بنور الله، ثم تلا هذه الآية «ان في ذلك لآيات للمتوسمين»۔

(مخفف اسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: مومن کی

فراست سے بچو، کیونکہ مومن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ (سورہ حجر، آیت ۷۵)

”اس میں صاحبانِ فراست کے لیے نشانیاں ہیں۔“

امام کے بعد امام مراد ہے

(وبیاسنادہ) قال: قال الصادق عليه السلام «ولقد وصلنا لهم القول» قال: امام بعد امام، وفي قوله «تتجافى جنوبهم عن المضاجع» قال: كانوا لا ينامون حتى يصلوا العتمة. (بخلاف اسناد) حضرت امام جعفر صادق عليه السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ (سورہ قصص، آیت ۵۱) ”تحقیق ہم نے ان کے قول کو ملا کر رکھا۔“

کی تفسیر کے ذیل میں آپ نے ارشاد فرمایا: یعنی امام کے بعد دوسرا امام مراد ہے اور پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (سورہ السجدہ، آیت ۱۶) ”رات کے وقت ان کے پہلو بستروں سے آٹکنا نہیں ہوتے۔“

اس فرمان کی تفسیر کے ذیل میں آپ نے فرمایا: وہ راتوں کو نہیں سوتے تھے، حتیٰ کہ رات کا پہلا پہر گزر چکا ہوتا تھا (یعنی وہ آدمی رات کے بعد بیدار ہو جاتے تھے)۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ کو ایک نور سے خلق فرمایا

(وبیالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثني المنصوري قال: حدثني عم ابی ابو موسی بن احمد بن عیسی المنصوری قال: حدثني الامام علی ابن محمد قال: حدثني ابی محمد بن علی قال: حدثني ابی علی بن موسی الرضا قال: حدثني ابی موسی بن جعفر قال: حدثني ابی جعفر بن محمد قال: حدثني ابی محمد بن علی قال: حدثني ابی علی بن الحسين قال: حدثني ابی الحسين بن علی قال: حدثني امیر المؤمنین علی بن ابی طالب عليه السلام قال: قال لی النبی: یا علی خلقنی اللہ تعالیٰ و انت من نور اللہ حين خلق آدم، و افرغ ذلک النور فی صلبه فافضی بها الی عبدالمطلب، ثم افترقا من عبدالمطلب انا فی عبد الله

وَأَنْتَ فِي أَبِي طَالِبٍ، لَا تَصْلُحُ النُّبُوَّةُ إِلَّا لِي وَلَا تَصْلُحُ
الْوَصِيَّةُ إِلَّا لَكَ، فَمَنْ جَعَلَ وَصِيكَ جَعَلَ نَبِيَّتِي وَمَنْ جَعَلَ
نَبِيَّتِي أَكْبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْخَرِيهِ فِي النَّارِ.

(بخلاف اسناد) حضرت امام علی بن محمد اہلبی نے اپنے والد حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد حضرت امام علی الرضا علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد امام علی زین العابدین علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد حضرت امام حسین علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی اکرمؐ نے فرمایا:

اے علی! اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ کو آدمؑ کی خلقت سے پہلے ایک نور سے خلق فرمایا اور پھر اس نور کو آدمؑ کی پشت میں رکھ دیا جو چلا چلا عبدالمطلب کی پشت تک آیا۔ پھر وہاں سے میرے اور آپ میں جدائی ہو گئی۔ میں حضرت عبداللہ کی پشت میں آ گیا اور آپ حضرت ابوطالب کی پشت میں۔ میرے لیے نبوت کو قرار دیا گیا اور آپ کے لیے وصایت و امامت کو پس جو شخص تیری وصایت و امامت کا انکار کرے گا، اس نے میری نبوت کا انکار کیا اور جو میری نبوت کا منکر ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔

قَابَ قَوْسَيْنِ کے وقت وحی

(وبالاسناد) قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ كُنْتُ مِنْ رِبِيِّ قَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ ادْنَى، فَأَوْحَى إِلَيَّ رَبِّي مَا أَوْحَى ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اقْرَأْ عَلَيَّ بَنَ ابْنِ طَالِبٍ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَمَا سَمِعْتُ بِهِذَا أَحَدًا قَبْلَهُ وَلَا اسْمِي بِهِذَا أَحَدًا بَعْدَهُ.

(بخلاف اسناد) رسول خدا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھے آسمانوں کی سیر کرائی اور میں اپنے رب کے قاب قوسین یا اس سے بھی کم فاصلہ



پر تھا، میرے پروردگار نے میری طرف وحی فرمائی اور وہ وحی جو بھی تھی پھر فرمایا:
 ”اے محمد! علیؑ ابن ابی طالبؑ کو امیر المومنین کے نام سے پکارو اور میں نے یہ نام اس
 کے علاوہ کسی کا قرار نہیں دیا۔ نہ ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد کسی کو یہ نام قرار دوں گا۔“

علیؑ کے محبت پر جہنم حرام ہے

(وبالاسناد) عن جابر قال: سمعت ابن مسعود يقول: قال
 النبیؐ حرم علی النار من آمن بی واحب علیاً وتولاه، ولعن
 اللہ من ماری علیاً وتولاه، علی منی کجلدة ما بین العینین
 والحاجب۔

(مختلف استاد) جناب جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے، آپؐ فرماتے ہیں:
 میں نے ابن مسعودؓ سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایمان رکھے
 اور علیؑ سے محبت کرے اور اس کی ولایت کا بھی قائل ہو، اس پر جہنم حرام ہے۔ خدا لعنت کرے
 اس پر جو علیؑ کا منکر اور ان کا دشمن ہے۔ علیؑ میرے لیے ایسے ہے جیسے میری آنکھوں اور میری
 پلکوں کے درمیان والی جلد ہے۔

علیؑ کا محبت حضرت خلیلؑ اللہ کا ہمسایہ ہوگا

(وبالاسناد) عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال: سمعت
 النبیؐ يقول: من أحب ان يجاور الخلیل فی داره ویؤمن
 حرد ناره فلیتول علی بن ابی طالب۔

(مختلف استاد) جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے روایت ہے آپؐ فرماتے ہیں: میں نے
 رسول خداؐ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ جنت میں حضرت خلیلؑ اللہ کے
 گھر کا ہمسایہ ہو اور جہنم کی آگ سے محفوظ رہے تو اس کو چاہیے کہ وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ
 سے محبت کرے اور اس کی ولایت کا اقرار کرے۔

اپنے دشمنوں کی کمر پر ہیزگاری سے توڑ دو

(وبالاسناد) قال: دخل سماعة بن مهران علی الصادق

علیہ السلام فقال له: یا سماعة من شر الناس؟ قال: نحن



یابن رسول اللہ۔ قال: فغضب حتی احمرت وجتاه ثم استوی جالساً وكان متكئاً فقال: يا سماعة من شر الناس؟ فقلت: واللہ ما کذبک یابن رسول اللہ نحن شر الناس عند الناس لانهم سمونا کفاراً ورفضه، فنظر الی ثم قال: کیف بکم اذا سيق بکم الی الجنة وسیق بهم الی النار فینظرون الیکم فیقولون: ﴿ ما لنا لا نری رجالا کنا نعدهم من الاشرار ﴾ يا سماعة بن مهران انه واللہ من اساء منکم اساء مشینا الی اللہ يوم القيامة بأقدامنا فنشفع فيه فنشفع، واللہ لا یدخل النار منکم عشرة رجال، واللہ لا یدخل النار منکم خمسة رجال، واللہ لا یدخل النار منکم ثلاثة رجال، واللہ لا یدخل النار منکم رجل واحد، فنافسوا فی الدرجات واکمدوا علوکم بالورع۔

(بخلاف استاد) جناب منصوری نے روایت بیان کی ہے۔ سامہ بن مهران حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے سامہ! لوگوں میں سے بُرے لوگ کون ہیں؟ اُس نے جواب میں عرض کیا: اے رسول خدا کے فرزند! وہ ہم ہیں۔ راوی بیان کرتا ہے: آپ غضبناک ہوئے اور فتنے کی وجہ سے آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے۔ آپ لک لکا کر تشریف فرما تھے کہ آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور پھر آپ نے سوال کیا: اے سامہ! لوگوں میں سے سب سے زیادہ بُرے لوگ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم، اے فرزند رسول! میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ لوگوں کے نزدیک سب سے بُرے لوگ ہم ہی شمار ہوتے ہیں، کیونکہ وہ ہمیں کافر اور رافضی کے نام سے پکارتے ہیں۔ آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا:

اُس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی، جب تمہیں جنت کی طرف لے جایا جائے گا اور ان کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ وہ لوگ اس پر تمہاری طرف دیکھیں گے اور ایک دوسرے سے کہہ رہے ہوں گے، کیا ہو گیا ہے ہمیں کہ ہم جنت میں جانے والوں میں سے ان لوگوں کو دیکھ رہے ہیں، جن کو ہم دنیا میں سب سے بُرے لوگ شمار کرتے تھے۔

اے سامہ بن مهران! خدا کی قسم، تم میں سے جو شخص بُرائی کرتا ہے قیامت کے دن ہم



اپنے قدموں پر چل کر بارگاہِ خدا میں حاضر ہو کر اُس کی شفاعت کریں گے اور ہماری شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔ خدا کی قسم، تم میں سے دس فرد بھی جہنم میں نہیں جائیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: خدا کی قسم، تم میں سے پانچ شخص بھی جہنم میں نہیں جائیں گے۔ پھر فرمایا: تم میں سے تین شخص بھی جہنم میں نہیں جائیں گے۔ پھر فرمایا: خدا کی قسم، تم میں سے ایک شخص بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ تم جنت میں ایک دوسرے پر درجات میں سبقت حاصل کرو گے اور اپنے دشمنوں کی کراہتی پر ہیزگاری کی وجہ سے توڑ دو گئے۔

جو خدا کی اطاعت کرے گا، وہ ہمارا دوست ہے

(وبالاسناد) الفحاح قال: حدثني عمي قال: حدثني محمد بن جعفر قال: حدثنا محمد بن المثنى عن ابيه عن عثمان بن زيد عن جابر بن يزيد الجعفي قال: خدمت سيدنا الامام ابا جعفر محمد بن علي عليهما السلام ثمانية عشرة سنة، فلما أردت الخروج ودعته وقلت: أفنني. فقال: بعد ثمانية عشرة سنة، قلت: نعم انكم بحر لا ينزف ولا يبلغ قعره. فقال: يا جابر بلغ شيعتي عني السلام واعلمهم انه لا قرابة بيننا وبين الله عز وجل ولا يتقرب اليه الا بالطاعة له. يا جابر من أطاع الله واحبنا فهو ولينا، ومن عصى الله لم ينفعه حبنا.

يا جابر من هذا الذي يسأل الله فلم يعطه، او توكل عليه فلم يكفه، او وثق به فلم ينجه.

يا جابر انزل الدنيا منكم كم منزل نزلته تريد التحويل عنه، وهل الدنيا الا دابة ركبتها في منامك فاستيقظت وانت على فراشك غير راكب ولا آخذ بعنانها، او كثوب لبسته او كجارية وطئتها.

يا جابر الدنيا عند ذوى الألباب كفى الظلال لا اله الا الله اعزاز لأهل دعوته، الصلاة تثبيت لاخلاص وتنزيه عن الكبر، والزكوة تزيد في الرزق، والصيام والحج تسكين



القلوب، القصاص والحلود حقن الدماء، وحبنا اهل
البيت نظام الدين، وجعلنا الله وایاکم من الذين یخشون
ربهم بالغیب وهم من الساعة مشفقون۔

(مختلف استاد) حضرت جابر بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں
اپنے آقا و سردار ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی اٹھارہ سال تک خدمت کرتا رہا۔ جب میں نے
آپ سے جانے کی اجازت چاہی اور وداع کرنے کا ارادہ کیا میں نے آپ کی خدمت میں
عرض کیا: اے میرے مولاً و آقا! کیا میرے جانے میں جلدی نہیں؟

آپ نے فرمایا: اے جابر! اٹھارہ سال بعد بھی۔ میں نے عرض کیا: ہاں، کیونکہ آپ وہ
سمندر ہیں جس کا پانی ختم نہیں ہو سکتا اور اس کی گہرائی تک رسائی ممکن نہیں ہے۔ آپ نے
فرمایا: اے جابر! ہمارے شیعوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور ان کو باور کرانا کہ ہمارے اور اللہ
کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے اور اس کا تقرب اس کی اطاعت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔
اے جابر! جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور ہماری محبت رکھتا ہو وہ ہی ہمارا دوست ہے
اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا، اس کو ہماری محبت فائدہ نہیں دے گی۔

اے جابر! کون ہے وہ جو اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اور وہ اس کو عطا نہ کرے یا جو اللہ پر
بمروسہ کرے اور وہ اس کی کفایت نہ کرے یا وہ اللہ پر اعتماد کرے اور وہ اس کو نجات نہ دے۔
اے جابر! دنیا کو اپنے لیے اس پڑاؤ والی جگہ (سناپ) کی مانند قرار دے جس جگہ تو اپنی
سواری سے استراحت کے لیے اُترتا ہے اور پھر وہاں سے کوچ کا ارادہ رکھتا ہے۔ دنیا سواری کی
مانند ہے اور اس کا سوار سویا ہوا ہے۔ اس کو بیدار ہونا چاہیے، جبکہ تو اس کے فرش پر ہے جو سوار نہیں
اور اس کی رعنائی اور بلندی کو اخذ نہ کرو۔ یا اس دنیا کو اپنے لیے اس لباس کی مانند قرار دو جس کو
تو نے زیب تن کیا ہوا ہے اور اس کو حتماً اتارنا ہے یا اس لوٹھی کی مانند قرار دو جس سے تو جماع
کر رہا ہے (یعنی اس سے جدا ہونا یقینی ہے)۔

اے جابر! یہ دنیا عقلا کے نزدیک ڈھلتے ہوئے سائے کی مانند ہے۔ لا الہ الا اللہ (یعنی
توحید) کا اقرار کرنا یہ توحید پرستوں کے لیے اعزاز ہے۔ نماز خلوص کو ثابت کرتی ہے اور انسان
سے تکبر کو دور کرتی ہے۔ زکوٰۃ رزق کو پاک کرتی ہے۔ روزہ اور حج دل کو سکون عطا کرتے
ہیں۔ ”قصاص اور حدود اسلامی جانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے ہیں۔ اور ہم اہل بیت علیہم السلام



کی محبت دین کا نظام ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو ان میں سے قرار دے جو تمہائی میں اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور آخرت کی طرف حریص ہیں۔

نیمہ شعبان کی فضیلت

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثني صفوان بن حمزون الهروي قال: حدثني ابو بكر احمد بن محمد السري قال: حدثني احمد بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد الأزدي قال: حدثني ابي وعمي عبدالعزيز ابن محمد الأزدي قال: حدثنا عمرو بن ابي المقدام عن ابي يحيى عن جعفر ابن محمد الصادق عليهما السلام قال: مثل الباقر عليه السلام عن فضل ليلة النصف من شعبان فقال: هي أفضل ليلة بعد ليلة القدر، فيها يمنح الله تعالى العباد فضله ويغفر لهم بهن، فاجتهدوا في القرية الى الله تعالى فيها فانها ليلة آلى الله على نفسه الا يرد سائلا له فيها ما لم يسأل، معصية، وانها الليلة التي جعلها الله لنا اهل البيت بأزاء ما جعل ليلة القدر لنبينا فاجتهدوا في الدعاء والثناء على الله عز وجل فانه من سبح الله تعالى فيها مئة مرة وحمده مئة مرة وكبره مئة مرة غفر الله تعالى له ما سلف من معاصيه وقضى له حوائج الدنيا والآخرة، ما التمس منه وما علم حاجته اليه وان لم يلتمسه منه كرمنا منه تعالى وتفضلا على عباده۔

قال ابو يحيى: فقلت لسيدنا الصادق عليه السلام ايش الادعية فيها؟ فقال: اذا أنت صليت عشاء الآخرة فصل ركعتين اقرأ في الاولى بالحمد وسورة الحمد وهي قل يا ايها الكافرون، وقرأ في الركعة الثانية بالحمد وسورة التوحيد وهي قل هو الله احد، فاذا أنت سلمت قلت «سبحان الله» ثلاث وثلاثين مرة و«الحمد لله» ثلاثا وثلاثين مرة

و «اللہ اکبر» اربعاً وثلاثین مرة، ثم قل «يا من اليه ملجأ العباد في المهمات» الدعاء الى آخره ذكرناه في عمل السنة، فلذا فرغ مسجد ويقول «يارب» عشرين مرة «يا محمد» سبع مرات «لا حول ولا قوة الا بالله» عشر مرات «ما شاء الله» عشر مرات «لا قوة الا بالله» عشر مرات، ثم تصلي على النبي ﷺ وتسال الله حاجتك، فوالله لو سألت بها بفضله وبكرمه عدد القطر لبلغك الله اياها بكرمه وفضله.

(مخفف استاد) ابو یحییٰ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے میرے شعبان کی رات کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: لیلۃ القدر کے بعد سب راتوں سے افضل رات ہے۔ اس رات اللہ تعالیٰ اپنے عبادوں پر اپنا فضل فرماتا ہے اور ان پر احسان کرتے ہوئے ان کو بخشا ہے۔ تم لوگ اس رات خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو، کیونکہ اس رات اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم قرار دیا ہے کہ جو اس رات مجھ سے سوال کرے گا، میں اس کو عطا کروں گا۔ سوائے اس کے جو حرام کے بارے میں سوال کرے گا۔ یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ، ہم اہل بیت کے لیے وہ کچھ قرار دیا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میں اپنے نبی کے لیے قرار دیا تھا۔ اس رات تم دعا کرنے اور اس کی حمد و ثنا کرنے کی کوشش کرو۔ جو شخص اس رات میں سو دفعہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ اللہ اکبر کہے گا خداوند اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دے گا اور اس کی دنیا و آخرت کی حاجات پوری فرمائے گا۔ جن کا وہ سوال کرے گا اور ان حاجتوں کو بھی بر لائے گا جن حاجتوں کو وہ اس سے سوال نہیں کرے گا، لیکن وہ خود جانتا ہے کہ وہ اس کی طرف میرا بندہ احتیاج رکھتا اور ان سب کو پورا کرے گا اور یہ اس کی جانب سے کرم اور اپنے بندوں پر فضل و مہربانی ہوگی۔

ابو یحییٰ نے بیان کیا ہے: میں نے اپنے آقا و سردار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: کون سی دعائیں اس رات میں پڑھنی چاہئیں؟ آپ نے فرمایا: جب تو نماز عشا سے فارغ ہو جائے تو دو رکعت نماز ادا کرو جس میں پہلی رکعت میں الحمد کے



بعد سورۃ کافرون پڑھ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ توحید جو کہ قل هو اللہ احد ہے، وہ پڑھ اور سلام پڑھ، سلام کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ کہہ اور اس کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للہ کہہ اور پچتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ پھر یہ دعا: یا من الیہ ملجأ العباد فی المهمات جو آخر تک ہے پڑھ جو کہ سنت اعمال میں ذکر کیا گیا ہے اور جب اس دعا سے فارغ ہو جائے تو سجدے میں جا اور یا رب میں (۲۰) مرتبہ کہہ۔ اس کے بعد یا محمد سات مرتبہ۔ پھر لا حول ولا قوۃ الا باللہ دس مرتبہ پھر ماشاء اللہ دس مرتبہ پھر لا قوۃ الا باللہ دس مرتبہ پھر نبی اکرم پر درود پڑھ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کر، خدا کی قسم، اگر اس طریقہ سے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا بارش کے قطروں کے برابر بھی سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس قدر اپنا فضل و کرم تجھے عطا فرمائے گا۔

ہماری محبت و ولایت رکھنے والا غریب و فقیر نہیں ہوتا

(روایا الاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثنا المنصوری قال: حدثنی عم ابی قال: حدثنی الامام علی بن محمد علیہما السلام قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن موسیٰ قال: حدثنی ابی موسیٰ بن جعفر قال: ان رجلاً جاء الی سیدنا الصادق علیہ السلام فشکا الیہ الفقر فقال: لیس الامر كذلك کما ذكرت وما اعرفک فقيراً۔ قال: واللہ یاسیدی ما استثنیت و ذکر من الفقر قطعة والصادق یکلبه الی أن قال له: خبرنی لو أعطیت بالبراءة مائة دینار کنیت تأخذ؟ قال: لا..... الی أن ذکر الوف دنائیر والرجل یحلف انه لا یفعل فقال له: من معه سلعة یعطی بها هذا اکمال لا یبیعها هو فقیر۔

(بخلاف استاد) حضرت امام علی بن محمد علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے والد حضرت امام محمد بن علی علیہ السلام نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: میرے والد امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد حضرت امام موسیٰ بن جعفر اکاظم علیہ السلام نے نقل فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: میرے سردار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت



میں ایک شخص حاضر ہوا، اور اس نے آپ کے سامنے اپنی غربت و محنت کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: ایسے نہیں ہے جیسا تو بیان کر رہا ہے اور میں تجھے غریب و نادار نہیں سمجھتا۔ اس نے عرض کیا: خدا کی قسم، میں نے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی۔ اس نے اپنی غربت کو یقین سے بیان کیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس کو رد کر دیا، یہاں تک کہ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا۔ اگر تجھے سودینار دیا جائے اور اس کے بدلے تجھے کہا جائے ہم اہل بیت سے برأت کر، کیا تو وہ سودینار لے لے گا؟ اس نے کہا: نہیں! (اس طرح سلسلہ چلا رہا) یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: اگر تجھے کہا جائے کہ اس محبت کے بدلے لاکھوں دینار دیتے ہیں اور ہم اہل بیت سے برأت اختیار کر تو کیا تو لاکھوں دینار لے لے گا؟ اُس نے عرض کیا: خدا کی قسم، میرے مولاد آکا! ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا: جس شخص کے پاس اتنا قیمتی سرمایہ ہو کہ جو اس قدر دیناروں کے عوض بھی فروخت نہ کرے بھلا وہ فقیر ہو سکتا ہے۔

پانی پر موکل فرشتے نے مجھے سلام کیا

(وبالاستاد) الفحام عن المنصوری عن عم ابیہ قال: حدثنی الامام علی بن محمد باسناده عن الباقر عن جابر قال: كنت اماشی امیر المؤمنین علیہ السلام علی الفرات اذ خرجت موجة عظيمة فغظته حتی استتر عنی، ثم انحسرت عنه ولا رطوبة علیه، فوجمت لذلك وتعجبت وسألته عنه فقال: ورأيت ذلك؟ قال: قلت نعم۔ قال: انما الملك الموکل بالماء خرج فسلم علی واعتقنی۔

(مخفف استاد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت جابر سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان کیا ہے: میں امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے چل رہا تھا۔ اچانک میں نے دیکھا دریا کی بہت بڑی موج دریا سے نکل اور اس نے امیر المؤمنین کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، یہاں تک کہ آپ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ جب وہ موج آپ سے پیچھے ہٹی تو میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم اقدس پر ایک ذرا سی رطوبت بھی نہیں تھی۔ اس کی وجہ سے مجھ پر خوف طاری ہو گیا اور مجھے تعجب بھی ہوا۔ میں نے اس کے بارے



میں آپ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: اسے جاؤ! تو نے اس کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! میں نے اس کو دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو فرشتہ اس دریا کے پانی پر موکل تھا وہ اس سے نکلا تھا اور اس نے مجھے سلام کیا اور مجھ سے گلے ملا ہے۔

یہی مقام محمود ہے، جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے

(وبہذا) الاسناد قال: قال امير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: اذا حشر الناس يوم القيامة نادى مناد: يا رسول الله ان الله جل اسمه قد امكنك من مجازات محبيك ومحبي اهل بيتك الموالين لهم فيك والمعادين لهم فيك فكافهم بما شئت فأقول: يا رب الجنة. فأنادى فولهم منها حيث شئت، فذلك المقام المحمود الذي وعدت به.

(بخلاف اسناد) امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب قیامت کے دن تمام لوگوں کو محشور کیا جائے گا، اس وقت ایک منادی ندا دے گا: یا رسول اللہ! تحقیق! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے اور اپنی اہل بیت کے دوستوں کے بارے میں جو آپ کی اہل بیت سے آپ کی خاطر محبت کرتے تھے ان کے بارے میں اختیار دیا ہے اور جو آپ کی اہل بیت کے ساتھ عداوت رکھتے ہیں، ان لوگوں کو آپ بھی جڑا و مزادینا چاہتے ہیں آپ کو اختیار ہے۔ میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! جنت مجھے آواز دے گی۔ یہ بھی آپ کے اختیار میں ہے۔ جس کو آپ چاہتے ہیں اس کو دیں جنت سے دُور کر دیں اور اس کو داخل نہ ہونے دیں اور جس کو چاہتے ہیں جنت میں داخل کر دیں۔ آپ نے فرمایا: یہی وہ مقام محمود ہے، جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے اس پر، جو تخفیف کو قبول نہ کرے

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثني عمي عمر بن يحيى قال: حدثنا كافور الخادم قال: قال لي الامام علي بن

محمد عليه السلام: اترك السطل الفلاني في الموضع
الفلاني لا تطهر منه للصلاة وانفلني في حاجة. وقال: اذا
عدت فافعل ذلك لتكون معداً اذا تأهبت للصلاة،
وامستلقي (ع) لينام وانسيت ما قال لي وكانت ليلة باردة
فحسست به وقد قام الى الصلاة، وذكرت انني لم اترك
السطل فبعدت عن الموضع خوفاً من لومه، وتأملت له
حيث يسعى بطلب الأثناء، فناداني نداءً مغضباً فقلت: انا
للّه ايش عذري ان أقول نسيت مثل هذا ولم أجد بداً من
اجابته، فجنّت مرعوباً فقال لي: يا ويلك أما عرفت رسمي
انني لا أظهر الا بماء بارد فسخنت لي ماء وتركته في
السطل. قلت: واللّه ياسيدي ما تركت السطل ولا الماء.
قال: الحمد لله واللّه لا تركنا رخصة ولا رددنا منحة،
الحمد لله الذي جعلنا من أهل طاعته ووقفنا للعون على
عبادته، ان النبي ﷺ يقول: ان الله يغضب على من لا
يقبل رخصة.

(بمخفف استاد) ابو محمد غام نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے چچا عمر بن نجی نے
روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں میرے لیے حضرت امام علی بن محمد النقی علیہ السلام کے خادم کا فور
نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: حضرت امام علی النقی علیہ السلام نے مجھے فرمایا: فلاں برتن کو فلاں مقام پر
رکھو تا کہ میں نماز کے لیے اس سے طہارت کر سکوں اور آپ نے مجھے کسی کام کے لیے روانہ
کر دیا۔ میں نے کہا: جب میں واپس آؤں گا تو اس وقت اس کو انجام دوں گا، تا کہ جب آپ
نماز کے لیے آدہ ہوں تو آپ اس کو آمادہ پائیں۔

آپ آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے اور جو کچھ آپ نے مجھ سے فرمایا تھا وہ میں بھول
گیا اور رات بھی ٹھنڈی تھی۔ میں نے محسوس کیا کہ آپ نماز کے لیے اُٹھے ہیں تو اس وقت مجھے
یاد آیا کہ میں نے پانی کا برتن اس مقام پر نہیں رکھا۔ میں طاعت کے خوف سے اپنی جگہ سے دُور
چلا گیا اور نہیں سوچ رہا تھا کہ ابھی آپ پانی والا برتن طلب فرمائیں گے۔ آپ نے مجھے غصے کی
حالت میں آواز دی۔ میں نے اپنے آپ سے کہا: ہائے اللہ! میں کون سا طہر پیش کروں گا کہ



میں بھول گیا ہوں اور میں آپؐ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں کر رہا تھا پھر بھی میں ڈرتے ڈرتے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے مجھے فرمایا: بہت افسوس ہے میرے لیے کیا تو میری عادت کو نہیں جانتا کہ میں صرف ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہوں اور تو نے میرے لیے پانی کو گرم کر کے برتن میں ڈال دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! خدا کی قسم، میں نے برتن رکھا ہے اور نہ ہی پانی پانی رکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جو ہمارے لیے آسانی فرماتا ہے اور ہمیں اپنی عطا سے دور نہیں رکھتا اور تمام حمد ہے اس خدا کی، جس نے ہمیں اپنی اطاعت کرنے والوں میں سے قرار دیا ہے اور اپنی عبادت کرنے پر اپنی توفیق کے ساتھ ہماری مدد کرتا ہے۔

تحقیق! نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس بندے سے ناراض ہو جاتا ہے جو تخفیف و آسانی کو قبول نہ کرے۔

ہمارے شیعہ ہمارا حصہ ہیں

(روالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثني عمي قال: حدثني ابراهيم ابن عبد الله الكنيني عن أبي عاصم عن الصادق عليه السلام قال: شيعتنا جزء منا، خلقوا من فضل طيبتنا، يسؤهم ما يسؤنا ويسرهم ما يسرنا، فاذا أرادنا أحد فليقصدهم فانهم الذين يوصل منه البنا۔

(بخلاف اسناد) ابو عاصم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ہمارے شیعہ ہمارا جز ہیں ان کو ہماری بچی ہوئی طینت سے خلق کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے جو چیز ہمیں ناخوش کرتی ہے، وہ چیز انہیں بھی ناخوش کرتی ہے اور جو چیز ہمیں خوش کرتی ہے، وہ انہیں بھی خوش کرتی ہے۔ پس جو شخص ہمارا ارادہ کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ ہمارے شیعوں سے ملے، کیونکہ وہ ہمارے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ وہ ان کے وسیلہ سے ہمارے ساتھ مل سکتا ہے۔

کسی کو نا اُمید نہ کرو

(روالاسناد) الفحام قال: حدثنا المنصوري باسناده قال: قال النبي ﷺ: لا تخجيب راجيك فيمقتك الله ويعاديك۔



(بخلاف استاد) منجوری نے اپنی سند کے ساتھ رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص آپ سے امید رکھتا ہو اس کو ناامید نہ کرو۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو خدا آپ سے ناراض ہو جائے گا اور حیران دشمن ہو جائے گا۔

اس گھر کا ایک مالک ہے

(بوالاستاد) قال: أبو محمد الطيب أحمد بن محمد بن بوطير - رجلا من أصحابنا وكان جده بوطير غلام الامام أبي الحسن علي بن محمد وهو سماء بهذا الاسم وكان ممن لا يدخل المشهد ويזור من وراء الشباك ويقول: للدار صاحب حتى اذن له ، وكان متأديا يحضر الديوان، وكان اذا طلب من الانسان حاجة فان أنجزها شكر وبشر وان وعده عاد اليه ثانية، فان أنجزها والاعاد ثالثة، فان أنجزها والاقام في مجلسه ان كان ممن له مجلس أو جمع الناس فأنشد:

اعلى الصراط يرید رعية ذمتی

ام فی المعاد تجود بالانعام

انی للدنیاى اريدك فانتبه

ياسبیدی من رقلة النوام

(بخلاف استاد) ابو محمد الطيب احمد بن محمد بن بوطير جو ہمارے ساتھیوں میں سے تھا اور اس کے دادا کا نام بوطير تھا جو کہ حضرت امام ابو الحسن علی بن محمد کا غلام تھا اور آپ نے اس کا نام بوطير رکھا تھا اور یہ وہ شخص تھا جو آپ کے روضہ اقدس میں داخل نہیں ہوتا تھا، بلکہ جالی کے باہر سے ہی آپ کی قبر اطہر کی زیارت کر لیا کرتا تھا اور یوں کہتا تھا: اس گھر کا ایک مالک ہے اور جب تک وہ مجھے اس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے گا، میں اس وقت تک اس گھر میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں اور وہ ہمیشہ آپ کے دربار میں حاضر ہوتا اور یوں عرض کرتا: جب کوئی کسی انسان سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے، اگر وہ اس کی حاجت پوری کر دے تو اس کو اس کا شکر ادا کرنا چاہیے اور خوش ہونا چاہیے اور اگر اس کی حاجت پوری نہ کرے تو پھر اس کو دوبارہ



واپس آنا چاہیے اور اگر اس مرتبہ اس کی حاجت پوری ہو جائے تو درست، ورنہ اس کو تیسری مرتبہ لوٹنا چاہیے۔ اگر وہ پھر اس کی حاجت پوری کر دے تو درست، ورنہ اس کو اس کی مجلس میں کھڑا ہو جانا چاہیے اگر اس کی کوئی محفل ہو اور اگر محفل نہ ہو تو پھر لوگوں کو جمع کرے اور یوں کہے:

اعلیٰ الصراط یرید رعبۃ ذمّی
ام فی المعاد تجود بالانعام
انی لدنیای اریدک فانتبه
یاسیدی من رقبۃ النوام

”کیا میں صراط پر رعایت کرنے کو میرے ذمہ قرار دیتا ہے یا وہ روزِ آخرت انعام کی سخاوت کا۔ میں اپنی دنیا کے لیے آپ کا ارادہ رکھتا ہوں اے میرے سردار! مجھے اس نیندِ غفلت سے بیدار کر دیں۔“

ادْخُلُوا فِی السَّلَامِ کَافَّةً سے مراد علیؑ کی ولایت ہے

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثنی محمد بن عیسیٰ بن ہارون قال: حدثنی أبو عبد الصمد ابراہیم عن ابيه عن جده محمد بن ابراہیم قال: سمعت الصادق جعفر بن محمد علیہم السلام یقول فی قوله تعالیٰ ﴿ادخلوا فی السلم کافۃ﴾ قال: فی ولایۃ علی بن ابی طالبؑ ﴿ولا تتبعوا خطوات الشیطان﴾ قال: لا تتبعوا غیرہ۔

(بخلاف اسناد) محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے خداوند تعالیٰ کے اس فرمان ادخلوا فی السلم کافۃ کی تفسیر میں فرمایا: اس سے علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت مراد ہے اور لا تتبعوا خطوات الشیطان سے مراد علیؑ کے علاوہ دوسرے لوگوں کا راستہ ہے۔

آیت میں آلِ محمدؐ بھی شامل ہے

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثنی محمد بن عیسیٰ بن ہارون قال: حدثنی أبو عبد الصمد ابراہیم عن ابيه عن جده وهو ابراہیم بن عبد الصمد ابن محمد بن



ابراہیم قال: سمعت جعفر بن محمد علیہما السلام يقول:
 كان یقرأ ﴿ان الله اصطفى آدم ونوحا واکل ابراهيم واکل
 عمران واکل محمد علی العالمین﴾ قال: هکذا أنزلت.
 (مخبر استاد) ابو عبد الصمد ابراہیم نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے اور اس کا دادا
 ابراہیم بن عبد الصمد بن محمد بن ابراہیم تھا، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق
 علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: اس آیت کریمہ کی تلاوت یوں کیا کرو:
 إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى
 الْعَالَمِينَ ○ (سورہ آل عمران، آیت ۳۳)
 آپ نے فرمایا: یہ ایسے ہی نازل ہوئی تھی۔

حضرت دانیال کی دعا

(روایا لاسناد) الفحام قال: حدثنی محمد بن عیسیٰ بن
 ہارون قال: حدثنی ابراہیم بن عبد الصمد عن ابيه عن
 جده قال: قال سيدنا الصادق علیہ السلام: من اهتم لرزقه كتب عليه
 خطیئة، ان دانیال کان فی زمن ملك جبار عات أخذہ
 فطرحه فی جب وطرح معه السباع فلم دن منه ولم
 تجرحه، فأوحى الله الی نبی من أنبیائه ان ات دانیال
 بطعام. قال: یارب وأین دانیال؟ قال: تخرج من القرية
 فیستقبلک ضبع فاتبعه فانه یدلک الیه، فأتت به الضبع الی
 ذلک الجب فاذا فیہ دانیال فأدلی الیه الطعام، فقال دانیال:
 ﴿الحمد لله الذی لا ینسی من ذکره، والحمد لله الذی لا
 یغیب من دعاءه، الحمد لله الذی من توکل علیہ کفاه،
 الحمد لله الذی من وثق به لم یكله الی غیره، الحمد لله
 الذی یجزی بالاحسان احساناً وبالصبر نجاتاً﴾۔

ثم قال الصادق علیہ السلام: ان الله أبی الا أن یجعل أرزاق المتقین
 من حیث لا یحتسبون، والانتقبل لأولیائه شهادة فی دولة
 الظالمین۔ انتہت اخبار أبی محمد الفحام۔



(مخفف استاد) ابراہیم بن عبد الصمد نے اپنے والد سے اور انھوں نے ان کے دادا سے (یعنی اپنے والد سے) روایت کو نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے رزق کے بارے میں پریشان ہو، وہ خطا کار ہے۔ تحقیق! دانیالؑ جابر بادشاہ کے دور میں تھے۔ اس نے آپ کو گرفتار کر لیا اور اس کو قید خانے میں درندوں کے سامنے ڈال دیا، لیکن درندوں میں سے کوئی آپ کے قریب نہ آیا، اور نہ ہی کسی نے آپ کو نقصان پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ وہ دانیالؑ کے لیے کھانا لے کر جائے۔ اس نبی نے عرض کیا: اے خدایا! دانیالؑ کہاں ہے؟ آواز قدرت آئی: اس آبادی سے باہر جاؤ۔ آبادی کے باہر ایک بچہ آپ کا استقبال کرے گا۔ آپ اس کی اجازت میں چلے جائیں، وہ آپ کی دانیالؑ کی طرف رہنمائی کرے گا۔ وہ بچہ آپ کو اس قید خانے تک لے آیا، جس میں حضرت دانیالؑ قید تھے۔ آپ نے وہ کھانا دانیالؑ کے سامنے پیش کیا۔ حضرت دانیالؑ نے فرمایا:

الحمد لله الذي لا ينسى من ذكرك تا آخر
 ”تمام حمد ہے اس ذات کے لیے، جو اس کو فراموش نہیں کرتا جو اس کو یاد رکھے۔ اور تمام حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے، جو اپنے پکارنے والے کو ناامید نہیں کرتا اور تمام حمد ہے اس اللہ تعالیٰ کے لیے جو اس پر توکل کرے، وہ اس کے لیے کافی ہوتا ہے اور تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے جو اس پر اعتماد کرے وہ اس کو اپنے فیر کے سپرد نہیں کرتا اور تمام حمد ہے اس اللہ تعالیٰ کے لیے جو احسان کا بدلہ احسان دیتا ہے اور صبر کرنے والوں کو نجات عطا کرتا ہے۔“

پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اپنے متقین بندوں کا رزق اس مقام سے قرار دے، جس کا وہ گمان بھی نہیں کرتے اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کے دوستوں کی شہادت کو کالمین کی حکومت میں قبول کیا جائے۔ یہاں پر ابو محمد الحجاج کی نقل کردہ روایات ختم ہو گئی ہیں۔

مرقت کیا ہے؟

(قال) أخبرني الشيخ المفيد أبو علي الحسن بن محمد



الطوسی رضی اللہ عنہ قال: حدثنا السعيد الوالد رضی اللہ عنہ قال: حدثنا الشيخ أبو عبد الله الحسين بن عبيد الله الغضائري عن أبي محمد هارون بن موسى ابتلعكبرى قال: حدثنا محمد بن همام قال: حدثنا علي بن الحسين الهمداني قال: حدثنا أبو عبد الله محمد بن خالد البرقي عن أبي قتادة القمي قال: كنا عند أبي عبد الله عليه السلام إذ تذاكروا عنده الفتوة فقال: وما الفتوة لعلكم تظنون انها بالفسوق والفجور، كلا انما الفتوة طعام موضوع ونائل مبلول ويسر مقبول وعفاف معروف واذى مكفوف، واما تلك فشطارة وفسوق.

ثم قال: وما المروءة؟ فقلنا: لا نعلم. قال: فقال المروءة والله أن يضع الرجل خوانه بجانب فنائه، فان المروءة مروتان مروءة في السفر ومروءة في الحضر، فأما التي في الحضر فتلاوة القرآن ولزوم المساجد والمشى مع الاخوان في الحوائج والنعمة ترى على الخادم، فانها مما تسر الصديق وتكبت العدو، واما التي في السفر فكثرة الزاد وطيبه وبليله لمن يكون معك وكنماتك على القوم بعد مفارقتك اياهم.

قال: والذي بعث محمداً عليه السلام بالحق نبيا ان الله عز وجل يرزق العبد على قدر المروءة، وان المعونة على قدر المؤنة، وان الصبر لينزل على قدر شدة البلاء على المؤمن.

(بخلاف استاد) ابو قتادہ رحمہ نے روایت کی ہے، بیان کرتے ہیں: ہم حضرت امام جعفر صادق عليه السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھے کہ آپ کی موجودگی میں جواں مردی و بہادری کے بارے میں گفتگو شروع ہو گئی۔ اس پر آپ نے فرمایا: جواں مردی کیا ہے؟ شاید تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ جواں مردی فسق و فجور پر ہی آمادہ کرتی ہے۔ ہرگز نہیں ہے۔ جواں مردی و بہادری مہمان نوازی کرنا، عطیہ و بخشش عطا کرنا۔ دوسروں سے تھوڑا قبول کرنا اور پرہیزگاری کو رواج دینا اور دوسروں کو اذیت نہ دینا اور جو جواں مردی فسق و فجور پر آمادہ



کرے، وہ خباثت ہے۔

پھر آپ نے فرمایا: مرؤت کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم مرؤت یہ ہے کہ انسان اپنے گھر کے محن میں دسترخوان لگائے، تاکہ لوگ اس سے استفادہ کریں۔ مرؤت کی دو قسمیں ہیں۔ سفر میں مرؤت اور وطن میں مرؤت۔ اپنے گھر میں مرؤت یہ ہے کہ انسان قرآن پاک کی تلاوت کرے، مساجد میں نماز ادا کرنے کو لازم قرار دے اور اپنے مومن بھائیوں کی حاجات کو پورا کرنے میں کوشش کرنا اور خادم پر احسان کرنا کیونکہ یہ احسان ان چیزوں میں سے ہے جس کے ذریعے انسان دوستوں کو خوش کرتا ہے اور دشمنوں کو خوار کرتا ہے اور سفر کے دوران مرؤت یہ ہے کہ انسان سفر میں زاوراہ اضافی رکھے اور حلال و پاک فراہم کرے، جو ہم سفر تیرے ساتھ ہوں ان پر اس مال کو خرچ کرو۔ کجوسی، نہ کرو اور جب ان سے جدا ہو جاؤ تو اس وقت ان سے مال کو پوشیدہ رکھو۔

فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے حضرت محمدؐ کو برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ تحقیق! اللہ تعالیٰ ہر بندے کو اس کی مرؤت کے حساب سے رزق عطا فرماتا ہے اور تحقیق! ہر شخص پر اللہ تعالیٰ اس کی قدرت کے حساب سے بوجھ ڈالتا ہے اور تحقیق! اللہ تعالیٰ ہر بندہ کو اس کی تکلیف کے برابر مبرکی طاقت عطا کرتا ہے۔

حاسد غنی نہیں ہو سکتا

(وبہذا الامسناد) عن ابی قتادۃ قال: أبو عبد اللہؑ: لیس لحاقن رأی، ولا لملوک صدیق، ولا لحسود غنی، ولبس بحازم من لم یبظر فی العواقب، والنظر فی العواقب تلقیح القلوب۔

(مخفف اسناد) ابو قتادہ نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: حاقن کی کوئی رائے نہیں ہے (حاقن اس شخص کو کہتے ہیں جو پیشاب کو روک کر رکھتا ہے، کیونکہ جب وہ پیشاب کو روک کر رکھے گا، اس وقت اس کا ذہن صرف پیشاب کرنے پر مرکوز ہوگا اس وقت کوئی اچھی رائے نہیں دے سکے گا مترجم)۔ اور بادشاہوں کا کوئی دوست نہیں ہوتا، حاسد کبھی غنی نہیں ہوگا (ممکن ہے کہ وہ دولت مند ہو لیکن ذہنی طور پر محتاج اور دوسروں کی دولت کے



حصول میں لگ رہا ہو) اور جو شخص نتیجہ پر نظر نہ رکھے، وہ مستقل حراں نہیں ہے اور نتیجہ پر نظر رکھنے سے مراد ہے کہ دوسروں کے دلوں کو جوڑنا ہے۔

سقاوت اور حسن اخلاق زینت ہیں

(ویہذا الاسناد) عن ابی قتادة قال: قال أبو عبد الله عليه السلام
لمعلی ابن خنیس: یا معلی علیک بالسخاء وحسن الخلق،
فانهما یزینان الرجل کما تزیّن الواسطة القلادة
(بخلاف استاد) ابوقادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ
نے معلی بن خنیس سے فرمایا: اے معلی! سقاوت اور حسن اخلاق کو اپنے لیے لازم قرار دو، کیونکہ
یہ دونوں مرد کی ایچھی زینت ہیں، جیسے ہار گلے کی زینت ہوتا ہے۔

مکارم اخلاق ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں

(ویہذا الاسناد) عن ابی قتادة قال: قال أبو عبد الله عليه السلام
لداود ابن سرحان: یا داود ان خصال المکارم بعضها مقید
ببعض یقسمها الله حیث یشاء تكون فی الرجل ولا تكون
فی ابنه وتكون فی العبد ولا کون فی میده: صدق
الحديث، وصدق الناس، واعطاء السائل، والمکافأة
بالصنائع وأداء الأمانة، وصلة الرحم، والتودد الی الجبار
والصاحب، وقری الضیف، ورأسهن الحیاء.
(بخلاف استاد) ابوقادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ
نے داؤد بن سرحان سے فرمایا: اے داؤد! تحقیق تمام اخلاق مکارم (یعنی مکارم سے مراد بزرگ
اخلاق ہیں) جن کو اخلاق حمیدہ کہتے ہیں) ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے
جیسے چاہا ویسے ہی اس کو تقسیم کیا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ اوصاف ایک مرد میں ہوں، لیکن اس کے بیٹے
میں نہ ہوں۔ ممکن ہے کہ غلام میں وہ اوصاف ہوں اور اس کے مالک میں نہ ہوں اور وہ یہ ہیں:

① گفتگو میں صدق

② لوگوں کے ساتھ صدق

- ۳ سوال کرنے والے کو خطا کرنا
- ۴ حردور کی اُجرت پوری ادا کرنا
- ۵ امانت ادا کرنا
- ۶ صلہ رحمی کرنا
- ۷ مہمان کی عزت افزائی کرنا اور ان تمام کام سردار حیا ہے

علماء کی اطاعت کرنے میں سعادت مندی ہے

(وبهذا الاستناد) عن أبي قتادة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: وصية ورقة بن نوفل لخديجة بنت خويلد (ع): إذا دخل عليها يقول لها: يا بنت أخي لا تمارين جاهلا ولا عالما، فانك متى ماريت جاهلا اذلك، ومتى ماريت عالما منعك علمه، وانما يسعد بالعلماء من أطاعهم.

ای بنیہ انہ لا فراق أبعد من الموت، ولا حزن أطول من النساء، وتلقى من لا يجدی عليك الموت الأحمر.

ای بینہ ابناک وصحبة الاحمق الکذاب، فانه یرید نفعک فیضربک بقرب منکم البعید ویبعد منک القریب، ان ائمتہ خانک، وان ائمتہ اهانک، وان حدثک کذبک، وان حدثتہ کذبک، وأنت منه بمنزلة السراب الذی یحسبه الظمآن ماء حتی اذا جاءه لم یجده شیئا.

واعلمی ان الشاب الحسن الخلق مفتاح للخیر مغلق للشر، فان الشاب الشحیح الخلق مغلق للخیر مفتاح للشر، واعلمی ان الاجرا اذا انکسر لم یسحب ولم یعد طینا.

ابوقتاود نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت خدیجہ الکبریٰ علیہا السلام کو ورقہ بن نوفل نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: جب وہ آپ کی خدمت میں آیا، اُس وقت اس نے آپ سے کہا: اے میرے بھائی کی بیٹی! جاہل اور عالم کے



برابر میں نہ چلو، کیونکہ جب تو جاہل کے برابر میں چلے گی تو وہ آپ کو ذلیل کرے گا اور اگر عالم کے برابر میں چلے گی تو اس کا علم تجھے روکے گا۔ صرف اور صرف سعادت مند وہ ہے جو عطا کی اطاعت کرے۔

اے بیٹی! موت سے بڑی کوئی جدائی نہیں ہے اور عورتوں سے زیادہ کوئی بڑا حزن و غم نہیں ہے۔ ایسے شخص سے ملاقات رکھو جو تجھے موت کے حوالے نہ کرے (یعنی ہلاکت کا سبب نہ بنے)۔ اے بیٹی! جھوٹے احق کی دوستی سے بچو، کیونکہ وہ تجھے فائدہ دینا چاہے گا، لیکن تجھے نقصان دے گا اور دُور کو قریب ظاہر کرے گا اور قریب کو دُور ظاہر کرے گا۔ اگر تو اسے امین قرار دے گی تو وہ خیانت کرے گا اور اگر حیرے پاس امانت رکھے گا تو تجھے رسوا کرے گا۔ (یعنی خیانت کا الزام لگائے گا) اور اگر حیرے ساتھ گفتگو کرے گا تو جھوٹ بولے گا اور اگر تو اس سے بات کرے گی تو تجھے جھوٹا قرار دے گا اور تو اس کے نزدیک سیراب کی مانند ہے۔ جس کو دیکھنے والا پانی گمان کرتا ہے اور جب اس کے قریب جاتا ہے تو وہاں کچھ بھی نہیں پاتا۔

جان لو! حسنِ اخلاق والا نوجوان تمام نیکیوں کی چابی ہے اور تمام بُرائیوں کو روکنے والا ہے اور بُرے اخلاق والا نوجوان تمام بُرائیوں کی چابی اور نیکیوں کو روکنے والا ہے۔ جان لو! ایٹ جب ٹوٹ جاتی ہے تو دوبارہ بڑتی نہیں اور نہ ہی دوبارہ مٹی بنتی ہے۔

خلقِ عظیم سے مراد سخاوت اور حُسنِ اخلاق ہے

(وبہذا الاسناد) عن أبي قتادة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ان الله عز وجل وجوها خلقهم من خلقه وأرضه لقضاء حوائج اخوانهم يرون الحمد مجداً، والله عز وجل يحب مكارم الاخلاق، وكان فيما خاطب الله تعالى به نبيه عليه السلام ان قال له: يا محمد انك لعلی خلق عظیم۔ قال السخاء وحسن الخلق۔

(بخاری اسناد) ابو قتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ایسے چہرے خلق فرمائے ہیں اور ان کو اپنے بھائیوں کی حاجت روائی کے لیے پسند فرمایا ہے اور ان کی بہت بڑی تعریف کی گئی ہے۔ خدا کی قسم،

اللہ تعالیٰ مکارم اخلاق کو پسند کرتا ہے اور وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم کو خطاب فرمایا ہے وہ یوں ہے: اے محمد! آپ مطلق عظیم کے مالک ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس خلق عظیم سے مراد مخلوقات اور خُسن اخلاق ہے۔

اگر شکر کرو گے تو تمہاری نعمتیں زیادہ ہوں گی

(وبہذا الاسناد) عن ابی قتادۃ عن داود بن سرحان قال: کنا عند ابی عبد اللہ علیہ السلام اذ دخل علیہ السدیر الصیرفی فسلم وجلس، فقال له: یاسدیر ما کثر مال رجل قط الا عظمت الحجة للہ تعالیٰ علیہ، فان قبرتم ان تدفعوها عن انفسکم فافعلوا۔ فقال: یا بن رسول اللہ بماذا؟ قال: یقضاء حوائج اخوانکم من اموالکم۔ ثم قال: تلقوا النعم یاسدیر بحسن مجاورتها، واشکروا من انعم علیکم، وانعموا علی من شکرکم، فانکم اذا کتتم کذلک استوجبتم من اللہ تعالیٰ الزیادۃ ومن اخوانکم المناصحة۔ ثم تلا ﴿لئن شکرتم لازیدنکم﴾۔

(بخلاف اسناد) ابو قتادہ نے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے وہ بیان کرتا ہے: ہم حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھے کہ آپ کی خدمت اقدس میں سدیر صیرفی حاضر ہوا۔ اس نے آپ کو سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا: اے سدیر! جس قدر کسی کا مال زیادہ ہوتا جائے گا، اس قدر اس پر خدا کی حجت عظیم ہوتی جائے گی۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو اس حجت کو اپنے سے دور کرنے کی تو اس کو اپنے سے دور رکھو۔ سدیر نے عرض کیا: اے فرزند رسول! میں اس کو کیسے دور کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: اپنے مال سے مومن بھائیوں کی ضروریات پوری کرنے کے ذریعے تم اس کو دور کر سکتے ہو۔ پھر آپ نے فرمایا: نعمتوں کے ساتھ اچھے مسائے کی طرح پیش آؤ اور جس ذات نے تم لوگوں کو نعمتیں عطا فرمائی ہیں اس کا شکر ادا کرو اور جو تیرا شکر یہ ادا کرے اس کو نعمتیں عطا کرو۔ اگر تم لوگوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ضرور نعمتیں زیادہ ہوں گی اور تمہارے بھائیوں میں سے وہ ہیں جو ایک دوسرے کو نصیحت کریں۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔



لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (سورۃ ابراہیم، آیت ۷)
 ”اگر تم شکر کرو گے تو خدا ضرور تمہاری نعمتیں زیادہ فرمائے گا۔“

تین چیزیں باعث سعادت ہیں

(ابو قتادہ) عن داود قال: قال لي أبو عبد الله عليه السلام: ثلاثة من السعادة: الزوجة المؤمنة، والولد البار، والرجل يرزق معيشته يغفلوا على اصلاحها ويروح الى عياله.
 (بخاری اسناد) ابو قتادہ نے داؤد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تین چیزیں باعث سعادت ہیں:

- ۱ اطاعت گزار بیوی
- ۲ نیک فرزند
- ۳ مرد کا اپنی معیشت کو زیادہ کرنا، تاکہ اس سے اپنے خاندان کو خوشحال کرے۔

ابو عبد اللہ نے زیاد قندی سے فرمایا

(ابو قتادہ) قال: كنت عند أبي عبد الله عليه السلام فدخل عليه زياد القندي فقال له: يا زياد وليت لهؤلاء؟ قال: نعم يا بن رسول الله لي مروة وليس وراء ظهري مال، وانما اواسي اخواني من عمل السلطان. فقال: يا زياد اما اذا كنت فاعلاً ذلك فاذا دعيتك نفسك الى ظلم الناس عند القدرة على ذلك فاذا ذكر قنرة الله عزوجل على عقوبتك، وذهاب ما اتيت اليهم عنهم، وبقاء ما اتيت الى نفسك عليك. والسلام.
 (بخاری اسناد) ابو قتادہ نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا۔ زیاد قندی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے اُس سے فرمایا: اے زیاد! کیا تو ان سے محبت رکھتا ہے؟ اس نے جواب میں عرض کیا: اے فرزند رسول! ہاں۔ میرے پاس صرف مروت ہی ہے کوئی مال میرے پاس نہیں ہے اور سوائے اس کے کہ میں اس مروت کے ذریعے اپنے بھائیوں کو بادشاہ کے ظلم سے محفوظ رکھتا ہوں۔



آپؐ نے فرمایا: اے زیاد! جب تو ایسے کرے گا جب تو نے قدرت کے وقت لوگوں کو ظلم سے بجانے کی کوشش نہ کی اور اپنے آپ کو الگ کر لیا تو اس وقت خدا کی اپنے لیے عتوبت کو یاد کرنا اور جو کچھ ان کی طرف آیا ہے اور اس کا جانا اور جو کچھ تیرے لیے بچ گیا ہے اس کو یاد رکھنا والسلام! (یعنی جو کچھ تیرے لیے عذاب ہو گا وہ یاد رکھنا)۔

تین چیزوں کے بارے میں دعا

(ابو قتادہ) عن أبي عبد الله عليه السلام عن أبيه عليه السلام انه قال: ثلاثة لم يسأل الله عز وجل بمثلهن ان يقول: اللهم فقهنى فى الدين، وحببني الى المسلمين، واجعل لى لسان صدق فى الآخرين۔
(بخاری اسناد) ابو قتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؐ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن کی مثل کوئی نہیں ہے جس کے بارے میں خدا کی بارگاہ میں سوال کیا جائے گا اور وہ یہ ہیں:

① اللهم فقهنى فى الدين
”اے میرے اللہ! مجھے دین میں سوجھ بوجھ عطا فرما۔“

② وحببني الى المسلمين
”اور مجھے مسلمانوں کے نزدیک محبوب قرار فرما۔“

③ واجعل لى لسان صدق فى الآخرين
”اور آخرت میں میرے لیے سچا زبان قرار فرما۔“

ہر جوان عالم ہو یا متعلم ہو

(ابو قتادہ) عن أبي عبد الله عليه السلام انه قال: لست احب ان ارى الشاب منكم الا غادياً فى حالين: اما عالماً او متعلماً، فان لم يفعل فرط، فان فرط ضيع، وان ضيع اثم، وان اثم سكن النار۔ والذى بعث محمداً بالحق۔

(بخاری اسناد) ابو قتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ تم میں سے ہر نو جوان ان دو حالتوں میں سے ایک ہو: ① عالم ہو

﴿مستطعم ہو۔ اگر وہ ایسا نہیں ہے تو اس نے کوتاہی کی ہے اور اگر وہ کوتاہی کرے گا تو اس نے اپنے آپ کو ضائع کیا ہے اور اگر اس نے اپنے آپ کو ضائع کیا تو اس نے گناہ کیا ہے اور قسم ہے اس ذات کی، جس نے حضرت محمد کو برحق نبی مبعوث فرمایا ہے اگر اس نے گناہ کیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔

ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو

(ابوقتادہ) قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: يا أبا قتادة انتهادون؟

قال: نعم يا بن رسول الله۔ قال: فاستديموا الهدايا برد الظروف الى أهلها۔

(مخفف استاد) ابوقتادہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابوقتادہ! کیا تم ایک دوسرے کو کھانا ہدیہ کرتے ہو؟ میں نے کہا: اے فرزند رسول! ہاں! آپ نے فرمایا: ایک دوسرے کو کھانے کا ہدیہ ہمیشہ پیش کرتے رہو اور برتن اپنے اہل ہدیہ کو واپس کر دیا کرو۔

دستر خوان کی زینت سبزی ہے

(ابوقتادہ) قال: قال أبو عبد الله عليه السلام لكل شئ حلية وحلية

الخوان البقل، ولا ينبغي للمؤمن أن يجلس الا حيث ينتهي به الجلوس، فان تخطى أعناق الرجل سخافة۔

(مخفف استاد) ابوقتادہ نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور دسترخوان کی زینت سبزی ہے (یعنی دسترخوان پر مکی سبزی رکھنی چاہیے جو کھائی جاتی ہے) اور مومن کے لیے سزاوار ہے کہ وہ دسترخوان پر پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھے، کیونکہ پاؤں کا پھیلا کر بیٹھنا بے وقوفی ہے اور محل کی کمزوری کا سبب بنتا ہے۔

حق ہمیشہ بلند رہے گا

(ابوقتادہ) قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: انما الحق منيف

فاعملوا به، ومن شره طول العافية فليتق الله۔

(مخفف استاد) حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: حق



ہمیشہ بلند رہے گا۔ ہمیشہ حق پر عمل کرو اور اس کے شر میں سے ہے ایسی ایسی خواہش کرنا اس کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہو۔

اللہ کو عزیز جانو

(ابوقنادہ) عن صفوان الجمال قال: دخل المعلى بن خنيس على ابي عبد الله عليه السلام يودعه وقد اراد سفراً، فلما ودعه قال: يا معلى اعزز بالله يعززك. قال: بماذا يابن رسول الله؟ قال: يا معلى خف الله تعالى يخف منك كل شيء، يا معلى تحب الى اخوانك بصلتهم فان الله جعل العطاء محبة والمنع مبغضة، فانتم والله ان تسألوني واعطيكم فتحبوني اهب الي من الا تسألوني فلا أعطيكم فتبغضوني، ومهما اجرى الله عزوجل لكم من شيء على يدي فالمحمود الله تعالى، ولا تبعلون من شكر ما اجرى لكم على يدي.

(بحذف اسناد) ابوقنادہ نے صفوان الجمال سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ذکر کیا ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں معلى بن خنيس حاضر ہوا، تاکہ وہ آپ سے الوداع کرے۔ وہ سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا تھا، جب وہ الوداع کر کے جانے لگا تو اس وقت امام عالی مقام نے ان سے فرمایا: اے معلى! اللہ تعالیٰ کو عزیز جانو تو اللہ آپ کو عزیز قرار دے گا۔

اس نے عرض کیا: اے فرزند رسول! میں کیسے اللہ کو عزیز قرار دوں؟

آپ نے فرمایا: اے معلى! اللہ سے ڈرو گے تو اللہ ہر چیز کو تم سے ڈرائے گا۔

اے معلى! اپنے بھائیوں کے ساتھ احسان کر کے ان سے محبت کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عطا و احسان اور بخشش کو محبت کا سبب قرار دیا ہے اور روکنے کو نبض کا سبب قرار دیا ہے۔ خدا کی قسم، تم خود دیکھو گے کہ اگر تم لوگ مجھ سے سوال کرو گے میں تم کو عطا کروں گا تو تم مجھ سے اس شخص کی نسبت زیادہ محبت کرو گے اور اگر تم سوال کرو اور میں عطا نہ کروں تو پھر تم مجھ سے نبض رکھو گے۔ ایسے ہی جب خداوند کریم تمہیں کوئی اپنی نعمت عطا کرتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نعمت آپ لوگوں کو ملے تو اس پر شکر کرنے سے گریز نہ کرنا۔



ہمارے شیعوں کے حقوق ہم پر زیادہ واجب ہیں

(ابو قتادہ) عن أبي عبد الله عليه السلام انه قال: حقوق شيعتنا علينا
أوجب من حقوقنا عليهم۔ قبل له: وكيف ذلك يا بن رسول
الله؟ فقال: لأنهم يصابون فينا ولا نصاب فيهم۔

(بخلاف اسناد) ابو قتادہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ
آپ نے فرمایا: ہمارے شیعوں کے حقوق ہمارے اوپر زیادہ واجب ہیں بہ نسبت ان حقوق کے
جو ہمارے ان پر واجب ہیں۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا: اے فرزند رسول! وہ کیسے؟
آپ نے فرمایا: وہ اس لیے کہ وہ ہماری وجہ سے لوگوں کے طعنوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ ہم ان کی
وجہ سے لوگوں کے طعنوں کا نشانہ نہیں بنتے۔

وہی آخرت میں اہل معروف ہوں گے

(ابو قتادہ) قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: أهل المعروف في
الدنيا هم أهل المعروف في الآخرة، لأنهم في الآخرة
ترجع لهم الحسنات فيجودون بها على أهل المعاصي۔
آخر اخبار أبي قتادہ۔

(بخلاف اسناد) ابو قتادہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ
نے فرمایا: جو لوگ دنیا میں اہل معروف (نیکی والے) شمار ہوں گے وہی لوگ آخرت میں بھی
اہل معروف محسوب ہوں گے، کیونکہ وہ ہی ہیں جن کی نیکیوں کو آخرت میں قبول کیا جائے گا۔
پس ان کو ان نیکیوں کی وجہ سے اہل معاصی پر غلبہ حاصل ہوگا۔

مومن کے لیے موت کا وقت معین نہیں ہے

(أخبرنا) الشيخ المفيد أبو علي الحسن بن محمد بن
الحسن بن محمد الطوسي رضي الله عنه قال: حدثنا
الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا أبو عبد الله الحسين
بن عبيد الله الغضائري قال: أخبرنا أبو محمد هارون بن
موسى قال: حدثنا محمد بن همام قال: حدثنا علي بن



الحسین الہمدانی قال: حدثنا محمد بن خالد البرقی قال:
حدثنا محمد بن سنان عن المفضل بن عمر عن أبي
عبدالله عليه السلام قال: ان الله تعالى لم يجعل للمؤمن أجلاً في
الموت يبقيه ما أحب البقاء، فاذا علم منه انه سيأتي بما فيه
بوار دينه قبضه اليه مكرماً.

قال أبوعلی: فذكرت هذا الحديث لأحمد بن علی بن
حمزة مولى الطالبيين - وكان راوية للحديث - فحدثني عن
الحسين بن أسد الطغاوی عن محمد بن القاسم بن
الفضیل بن يسار عن أبيه عن أبي عبدالله عليه السلام انه قال: من
يموت بالذنوب أكثر ممن يموت بالأجال، ومن يعيش
بالاحسان أكثر ممن يعيش بالأعمار.

(بخلاف اسناد) محمد بن سنان نے مفضل بن عمر سے اور اس نے حضرت ابو عبد اللہ امام
جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: حقیقاً اللہ تعالیٰ نے مومن کے لیے موت کا
وقت معین نہیں کیا، بلکہ جب تک وہ چاہتا ہے، اس کو باقی رکھتا ہے۔ جب خدا کو معلوم ہو جائے
کہ اس سے عنقریب ایسی چیز رونما ہونے والی ہے جو اس کے دین کو خراب کر دے گی تو خدا اس
مومن کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے۔

ابوعلی نے ذکر کیا ہے: میں نے یہ حدیث احمد بن علی بن حمزہ جو طالعین کا غلام تھا اور
اس حدیث کے راویوں میں سے تھا۔ اُس نے حسین بن اسد طغاوی سے اور اس نے محمد بن
قاسم بن فضیل بن یسار سے اور اس نے اپنے والد سے اور اس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر
صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے مرتے ہیں، وہ زیادہ ہیں ان لوگوں سے جو اپنے وقت
مقرر کے آنے کی وجہ سے مرتے ہیں اور جو لوگ اپنی نیکیوں کی وجہ سے زندہ ہیں وہ ان لوگوں
سے زیادہ ہیں، جو اپنی لمبی عمر کی وجہ سے زندہ ہیں (اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گناہوں
کی وجہ سے زندگی کم ہوتی ہے اور اس کے بارے میں روایات بھی موجود ہیں اور یہ بھی معلوم ہوتا
ہے کہ نیک اعمال کی وجہ سے زندگیاں بڑھتی ہیں اور اس کے بارے میں بھی روایات موجود
ہیں، مترجم)۔

ابوطالب کی شفاعت سے اللہ تمام لوگوں کو بخش دے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الحسين بن عبيد الله قال: أخبرنا أبو محمد قال: حدثنا محمد بن همام قال: حدثنا علي بن الحسين الهمداني قال: حدثني محمد بن خالد البرقي قال: حدثنا محمد بن مثنى عن الفضل بن عمر عن أبي عبد الله عليه السلام عن آبائه عليهم السلام عن أمير المؤمنين عليه السلام قال: كان ذات يوم جالساً بالرحبة والناس حوله مجتمعون، فقام إليه رجل فقال: يا أمير المؤمنين انك بالمكان الذي انزلك الله به وأبوك يعذب بالنار؟ فقال له: مه فصر الله فاك، والذي بعث محمداً بأحق نبيا لو شفع ابى في كل مذنب على وجه الأرض لشفعه الله تعالى فيهم، أبى يعذب بالنار وابنه قسيم النار. ثم قال: والذين بعث محمداً بالحق نبيا ان نور أبى طالب يوم القيامة ليطفى أنوار الخلق الا خمسة أنوار نور محمد ونورى ونور فاطمة ونورى الحسن والحسين ومن ولده من الأئمة، لأن نوره من نورنا الذى خلقه الله عز وجل من قبل خلق آدم بالفى عام.

(بخلاف استاد) مفضل بن عمر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے امیر المومنین علی علیہ السلام کے بارے میں نقل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک دن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ایک کشادہ اور گھاس والی جگہ پر تشریف فرما تھے اور لوگ آپ کے ارد گرد جمع تھے۔ ان لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنین! خداوند کریم نے آپ کو یہ مقام عطا فرمایا، جبکہ آپ کے باپ کو جہنم کی آگ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔

امیر المومنین علی نے اس سے فرمایا: زبان بند کر۔ اللہ تیرے چہرے کو ویران و برباد کر دے، مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے حضرت محمد کو برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اگر میرے باپ ابو طالب تمام زمین پر موجود سب گناہگاروں کی شفاعت کر دیں تو اللہ ان سب کو میرے والد کی شفاعت کی وجہ سے بخش دے گا اور جس کا بیٹا خود جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والا



ہو بھلا میرا باپ جہنم میں کیسے جائے گا؟ پھر آپ نے فرمایا:

مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے حضرت محمدؐ کو برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے، قیامت کے دن میرے والد کا نور تمام محشر والوں کے انوار کو ماند کر دے گا، سوائے پانچ نوروں کے۔ جن میں سے ایک حضرت محمدؐ کا نور اور میرا نور، فاطمہؑ کا نور اور حسنؑ و حسینؑ کا نور اور حسینؑ کی اولاد میں سے باقی ائمہ کے نور، کیونکہ میرے باپ کا نور ہمارے انوار سے ہے اور ہمارا نور وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی خلقت سے دور ہزار سال پہلے خلق فرمایا ہے۔

جو علیؑ کی اتباع کرے گا، وہ ہدایت یافتہ ہے

(روایا اسناد) أخبرنا الحسين بن عبيد الله قال: أخبرنا أبو محمد قال: حدثنا ابن همام قال: حدثنا الحسين بن أحمد المالكي قال: حدثنا محمد ابن عيسى بن عبيد بن يقطين قال: حدثنا أبو أيوب يحيى بن زكريا قال: حدثنا داود بن كثير بن أبي خالد البرقي قال: حدثنا أبو عبد الله عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ قال الله عز وجل: لولا أني استحي من عبدى المؤمن ما تركت عليه خرقه يتوارى بها، وإذا أكملت له الايمان ابتليته بضعف فى قوته وقلة فى رزقه، فان هو حرج اعدت عليه وان صبر باهيت به ملائكتى، ألا وقد جعلت علياً علماً للناس فمن تبعه كان هادياً ومن تركه كان ضالاً، لا يحبه الا مؤمن ولا يبغضه الا منافق۔

(بخلاف اسناد) جناب داؤد بن کثیر بن ابی خالد البرقی نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول خدا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنے بندہ مومن سے حیا مانع نہ ہوتا تو میں اس کے جسم کو چھپانے والا لباس بھی اس کے پاس نہ رہنے دیتا اور جب میں اپنے بندہ مومن کے ایمان کو کھل کر دیتا ہوں تو میں اس کی جسمانی طاقت کو کم کر دیتا ہوں اور اس کے رزق کو کم کر دیتا ہوں اگر وہ اس کی سے دل برداشتہ ہو جائے تو میں یہ چیزیں اُسے واپس کر دیتا ہوں اور اگر وہ اس کی پر جبر کر جائے تو پھر میں اپنے فرشتوں کے سامنے غرور و مہابہات کرتا ہوں۔



آگاہ ہو جاؤ! حقیق! میں نے تمام لوگوں کے لیے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ہدایت کا پرچم قرار دیا ہے۔ جو اس کی اتباع کرے گا، وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جو اس کی نافرمانی اور اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔ علی سے کوئی محبت نہیں رکھے گا مگر وہ جو مومن ہوگا اور اس سے کوئی بغض نہیں رکھے گا مگر وہ جو منافق ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے مومن کو اپنی عظمت و جلالت سے خلق فرمایا ہے

(وبالاسناد) أخبرنا الحسين بن عبد الله قال: أخبرنا أبو محمد قال: أخبرنا ابن همام قال: حدثنا الحسين بن أحمد المالكي قال: حدثنا محمد ابن عيسى بن عبيد قال: حدثنا أبو أيوب يحيى بن زكريا بن بشر بن محارب ابن اسماعيل بن غنام بن خالد بن زيد بن أبي أيوب الانصاري عن داود ابن كثير الرقي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: ان الله عز وجل خلق المؤمن من عظمة جلاله وقدرته، فمن طعن عليه أو رد عليه قوله فقد رد على الله عز وجل.

(بخلاف اسناد) داؤد بن کثیر الرقی نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول خدا نے فرمایا: حقیق! اللہ تعالیٰ نے مومن کو اپنی جلالت و قدرت کی عظمت سے خلق کیا ہے۔ جو شخص مومن کو طعن دے یا اس کے قول کو رد کرے تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے قول کو رد کیا ہے (یعنی اس نے اللہ تعالیٰ کی بات کو قبول نہیں کیا)۔

جتنی بڑی نعمت اتنا ہی بوجھ زیادہ

(وبالاسناد) حدثنا أبو الفتح محمد بن أحمد بن أبي الفوارس المحافظ أُمِّي مسجد الرصافة جانب الشرقي ببغداد في ذي القعدة سنة احدى عشرة وأربع مائة قال: حدثنا أحمد بن جعفر بن سلم قال: حدثنا الحسن بن عنبر الوشا قال: حدثنا محمد بن الواسطي قال: حدثنا محمد بن معدن العبدی عن نور بن یزید عن خالد بن معدان عن معاذ بن جبل قال: قال رسول الله ﷺ: ما عظمت نعمة



اللہ علی عبد الا عظمت مؤنة الناس عليه، فمن لم يحتمل
تلك المؤنة فقد عرض تلك النعمة للزوال۔

(بخاری شاد) معاذ بن جبل نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جتنی بڑی
اللہ تعالیٰ کی نعمت کسی بندے کو ملتی ہے اتنا ہی زیادہ لوگوں کا بوجھ اس بندے پر زیادہ ہو جاتا ہے۔
جو شخص اس بوجھ کو برداشت نہ کر سکے تو وہ نعمت زائل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

کاش تین چیزوں میں سے ایک ہی میرے لیے ہوتی؟

(روا الاسناد) حدثنا أبو الفتح محمد بن أحمد بن أبي
الفوارس قال: أخبرنا أبو حامد أحمد بن محمد الصائغ
قال: حدثنا محمد بن اسحاق السراج قال: حدثنا قتيبة بن
سعيد قال: حدثنا حاتم عن بكير بن يسار عن عامر بن
سعد عن أبيه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: لعلی
علیه السلام ثلاث فلان تكون لی واحدة منهن أحب الی
من حمر النعم سمعت رسول الله ﷺ يقول لعلی
وخلفه فی بعض مغازیہ فقال: یا رسول الله تخلفنی مع
انساء والصبیان؟ فقال رسول الله: أما ترضی أن تكون منی
بمثلة هارون من موسى الا انه لانی بعدی، وسمعتہ يقول
یوم خیبر: لأعطین الراية رجلاً یحب الله ورسوله وحبہ
الله ورسوله۔ قال: قال فتطلولنا بهذا، قلل: ادعوا الی علیاً،
فأتی علی أرمم العینین فبصق فی حینہ ودفع الیه الراية
ففتح علیہ، ولما نزلت هذه الآية: ﴿ندع ابنائنا وأبناء کم
وأنفسنا وأنفسکم﴾ دعا رسول الله علیاً وفاطمة وحسناً
وحسیناً علیہم السلام وقال: اللهم هؤلاء أهلی۔

(بخاری شاد) عامر بن سحر نے اپنے والد سے اور اس نے رسول خدا سے نقل کیا
ہے، وہ کہتا ہے کہ میں نے خود رسول خدا سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: تین چیزیں علی علیہ السلام کے
لیے ہیں۔ (راوی نے خواہش کی ہے) اے کاظم! ان تین چیزوں میں سے اگر ایک بھی میرے
لیے ہوتی تو میرے لیے سرخ اونٹ سے بھی زیادہ محبوب تھی۔ سرخ اونٹ (وہ سونا جو اونٹ کے

برابر ہو، اس کو کہا جاتا ہے۔

① میں نے خود رسول خدا سے سنا ہے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس وقت فرمایا جب آپ ایک جنگ (جھوک) پر جا رہے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنے پیچھے اپنا خلیفہ بنایا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے ان عورتوں اور بچوں پر اپنا جانشین بنا کر جا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے علی! کیا آپ راضی نہیں ہیں آپ کو میرے ساتھ وہی نسبت ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

② میں نے خود رسول خدا سے خیبر کے دن سنا کہ آپ نے فرمایا:

لَا عَظِيمَ الرَّأْيَةِ رَجُلًا يَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
”میں ضرور کل پرچم اسلام اس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول
سے محبت رکھتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس بندے سے محبت
رکھتے ہوں گے۔“

راوی بیان کرتا ہے: ہم گردن اٹھا اٹھا کر اس کی جانب دیکھتے رہے، لیکن آپ نے فرمایا: علی کو میرے پاس بلاؤ۔ علی رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے۔ اس حالت میں کہ آپ کی آنکھیں آتش زدہ تھیں۔ پس آپ نے علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر اپنا لحاب دہن لگایا۔ اسی وقت آپ کی دونوں آنکھیں صحت یاب ہوئیں۔ آپ نے پرچم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا۔ خیبر آپ کے ہاتھوں فتح ہوا۔

③ جب یہ آیت: نَذِّغْ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ (سورہ آل عمران، آیت ۶۱) نازل ہوئی۔ پس رسول خدا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ الزہراء اور امام حسن و حسین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا:

اللهم هؤلاء اهلي

”اے میرے اللہ! یہ میرے اہل ہیں۔“

یا رسول اللہ! اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں

(وبالاسناد) حدثنا أبو منصور السكري قال: حدثنا جدی
علی بن عمر قال: حدثنا أبو الفضل عبد اللہ بن أحمد بن



العباس قال: حدثنا مهنی ابن یحییٰ قال: حدثنا عبدالرزاق عن أبيه عن مسافر بن مسعود قال ليلة الجن- قال لی رسول اللہ ﷺ: یا بن مسعود نعت الی نفسی- فقلت: استخلف یارسول اللہ- من؟ قلت: أبا بکر- فأعرض عنی ثم قال: یا بن مسعود نعت الی نفسی- قلت: استخلف- قال: من؟ قلت: عمر- فأعرض عنی ثم قال: یا بن مسعود نعت الی نفسی- قلت: استخلف- قال: من؟ قلت: علیاً- قال: أما انهم ان اطاعوه دخلوا الجنة اجمعون اکتعون-

(بخلاف اسناد) مسافر بن مسعود نے روایت کی ہے، ابن مسعود بیان کرتا ہے: جنات والی رات رسول خدا نے مجھے اپنی موت کے بارے میں آگاہ فرمایا۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: کسے؟ میں نے عرض کیا: ابوبکر کو، آپ نے اپنا زرخ نور میری طرف سے موڑ لیا پھر آپ نے فرمایا: اے ابن مسعود! میں اپنے اوپر خوف محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں۔ آپ نے پھر فرمایا: کسے؟ میں نے عرض کیا: عمر کو۔ آپ نے پھر میری طرف سے منہ موڑ لیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ابن مسعود! مجھے میری موت کی اطلاع دی گئی ہے۔ میں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: کسے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علی کو۔ آپ نے فرمایا: آگاہ رہو! اگر یہ دنیا والے علی کی اطاعت کر لیں گے تو تمام کے تمام جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

والدین کی طرف دیکھنے کا ثواب

(روایا اسناد) أبو منصور السکری قال: حدثنا جدی قال: حدثنا عیسیٰ بن سلیمان الوراق قال: حدثنا محمد بن حمید قال: حدثنا زافر بن سلیمان قال: حدثنا المسلم بن سعید عن الحکم بن ابان عن عکرمۃ عن ابن عباس قال: قال رسول اللہ: ما ولد بار نظرفی کل یوم الی أبویہ برحمۃ الا کان له بكل نظرة حجة مبرورة۔ قالوا: یا رسول اللہ وان



نظر فی کل یوم مائة نظرة؟ قال: نعم الله اکثر وأطیب۔
 (بخاری استاد) جناب ابن عباسؓ نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:
 کوئی ایسا نیک فرزند نہیں ہے جو اپنے ماں اور باپ کی طرف رحمت و محبت کی نظر سے دیکھے مگر یہ
 کہ اللہ تعالیٰ اس کو ایک نظر کے بدلے ایک حج مقبول کا ثواب عطا فرماتا ہے۔
 لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ دن میں ایک سو مرتبہ اپنے والدین کی طرف
 نظر کرے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! اللہ اس سے بھی اکثر و بہتر اجر دینے والا ہے۔

سفرِ تبوک سے واپسی پر آپؐ نے فرمایا

(ویلا اسناد) قال: حدثنا أبو منصور السکریق قال: حدثنی
 جدی علی بن عمر قال: حدثنی العباس ابن یوسف
 السکلی قال: حدثنا عیبد اللہ بن ہشام قال: حدثنا محمد
 بن مصعب القرطسانی قال: حدثنا الہیثم بن حماد عن برید
 الرقاشی عن أنس بن مالک قال: رجعنا مع رسول اللہ ﷺ
 قافلین من تبوک فقال لی فی بعض الطريق: ألقوا لی
 الاحلاس والاقتاب، ففعلوا فصعد رسول اللہ ﷺ
 فخطب فحمد اللہ وأثنی علیہ بما هو أہله، ثم قال: معاشر
 الناس ما لی اذا ذکر آل ابراهیم علیہم السلام تهللت وجوهکم، واذا
 ذکر آل محمد ﷺ کانما یفقا فی وجوهکم حب الرمان،
 فوالذی بعثنی بالحق نبیاً لو جاء أحدکم یوم القیامة
 بأعمال کأمثال الجبال ولم یجئ بولایة علی بن أبی طالب
 لأکبه اللہ عزوجل فی النار۔

(بخاری استاد) انس بن مالک نے روایت بیان کی ہے: جب ہم رسول خدا کے ساتھ
 قافلہ کی شکل میں جنگِ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا: میرے لیے
 پالانوں اور زینوں کے منبر بناؤ۔ سب نے مل کر آپؐ کے لیے منبر تیار کیا۔ آپؐ اس منبر پر
 تشریف فرما ہوئے اور خطبہ دیا اور خطبے میں خداوند کریم کی بے مثل حمد و ثنا (جس کا وہ خالق مستحق
 ہے) بجالائے، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! کیا وجہ ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ جب

حضرت ابراہیمؑ کی آل کا تذکرہ تمہارے سامنے کیا جاتا ہے تو تمہارے چہرے کل اٹھتے ہیں اور جب تمہارے سامنے آل محمدؐ کا تذکرہ ہوتا ہے تو تمہارے چہرے اتر جاتے ہیں؟ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا ہے اگر تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن تمام پہاڑوں کے وزن کے برابر اعمال کر کے ہار گا وہ خدا میں پیش ہو اور اس کے پاس علی بن ابی طالبؑ کی محبت نہ ہوگی تو خدا اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔

فردوس میں ایک چشمہ ہے

(وبالاسناد) حدثنا أبو منصور السكري قال: حدثني جدی علی ابن عمر قال: حدثنا أبو العباس اسحاق بن مروان القطان قال: حدثنا أبي قال: حدثنا عبيد بن مهران العطار قال: حدثنا يحيى بن عبد الله بن الحسن عن أبيه وعن جعفر بن محمد عليهما السلام عن أبيهما عن جدھما قال: قال رسول الله ﷺ: ان في الفردوس لعيناً من الشهد وألین من الزبد وابرء من الثلج وأطيب من المسك، فيها طينة خلقنا الله عزوجل منها وخلق منها شيعتنا، فمن لم يكن من تلك الطينة فليس منا ولا من شيعتنا وهي الميثاق الذي أخذ الله عزوجل عليه ولایة علی بن ابی طالبؑ قال عبيد: فذكرت ذلك لمحمد بن علی بن الحسين بن علی هذا الحديث فقال: صدقك يحيى بن عبد الله هكذا أخبرني أبي عن جدی عن النبيؐ۔

(بخلاف اسناد) حضرت جعفر بن محمد الصادقؑ نے اپنے والد اور دادا کے ذریعے رسول خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تحقیق! جنت الفردوس میں ایک چشمہ ہے جس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے، کھمن سے زیادہ ملائم، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کتوری سے زیادہ خوشبودار ہو گا۔ اُس کی مٹی سے خدا ویدہ کریمؑ نے ہمیں اور ہمارے شیعوں کو خلق فرمایا ہے۔ جس کی اُس مٹی سے تخلیق نہیں ہوئی، وہ نہ ہمارا ہے اور نہ ہی ہمارے شیعوں میں سے ہے۔ یہ وہی معاہدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا لیا ہے۔ عید جو اس روایت کے راویوں میں سے ایک ہے،

وہ بیان کرتا ہے: میں نے اس روایت کو حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی بن موسیٰ کی خدمت و اقدس میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: ہاں! یحییٰ بن عبداللہ نے جو یہ روایت نقل کی ہے، یہ سچی ہے اور ایسے ہی میرے دادا نے نبی اکرمؐ سے میرے لیے نقل کی ہے۔

امیر المؤمنینؑ نے خود بیان فرمایا

(وبالاسناد) حدثنا أبو منصور السكري قال: حدثنا جدی علی بن عمر قال: حدثنی محمد بن محمد الباغندی قال: حدثنا ابو ثور هاشم بن ناجية قال: حدثنا عطاء بن مسلم الخفاف قال: سمعت الوليد بن يسار يذكر عن عمران بن میثم عن أبيه میثم قال: شهدت امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ وهو یجود بنفسه، فسمعتہ یقول: یا حسن۔ قال الحسن: لبيك يا أبتاه۔ قال: ان الله تعالى أخذ میثاق أبیک۔ وریما قال أعطی میثاقی و میثاق کل مؤمن۔ علی بغض کل منافق و فاسق، وأخذ میثاق کل منافق و فاسق علی بغض أبیک۔

(بخلاف اسناد) عطاء بن مسلم خفاف نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے ولید بن یسار سے سنا ہے، وہ عمران بن میثم سے نقل کر رہا تھا کہ اُس نے اپنے باپ میثم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ کے پاس موجود تھا اور میں گواہ ہوں کہ آپؑ اپنی تعریف فرما رہے تھے۔ میں نے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: اے حسن! حضرت امام حسنؑ نے عرض کیا: جی بابا جان! آپؑ نے فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے والد سے یہ میثاق لیا ہے (اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اللہ نے آپؑ کے والد اور تمام مومنوں سے یہ عہد لیا ہے) کہ میں ہر منافق اور فاسق سے انھیں وعداوت رکھوں اور ہر منافق و فاسق سے عہد لیا گیا ہے کہ وہ تیرے باپ سے انھیں وعداوت رکھیں۔

میں جنت کا شہر ہوں

(وبالاسناد) حدثنا أبو منصور السكري قال: حدثنی جدی علی ابن عمر قال: حدثنا اسحاق بن مروان قال: حدثنا أبی

قال: حدثنا حماد ابن كثير السراج عن أبي خالد عن سعد بن ظريف عن الأصمغ بن نباتة عن علي بن أبي طالب قال: قال رسول الله ﷺ: أنا مدينة الجنة وأنت بابها يا علي، كذب من زعم انه يدخلها من غير بابها.

(بخلاف اسناد) اصمغ بن نباتہ نے حضرت علی علیہ السلام سے اور آپ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں جنت کا شہر ہوں۔ اے علی! آپ اس کے دروازے ہیں۔ مجھوتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ آپ سے ہٹ کر اس شہر میں داخل ہو جائے گا۔

یا علی! آپ دنیا و آخرت کے سردار ہیں

(وبیالاسناد) حدثنا أبو منصور قال: حدثني جدي علي بن عمر قال: حدثنا أبو الأزهر أحمد بن الأزهر قال: حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال: قال النبي لعلی: يا علی أنت سيد فی الدنيا وسيد فی الآخرة، من أحبک فقد أحبني ومن أبغضني فقد أبغضک، ومن أبغضک فقد أبغضني ومن أبغضني فقد أبغض الله عزوجل.

(بخلاف اسناد) ابن عباس نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علی! آپ دنیا اور آخرت میں سردار ہیں۔ جس شخص نے آپ سے محبت کی میں اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، اُس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے آپ سے عداوت کی، اُس نے میرے ساتھ عداوت کی اور جس نے میرے ساتھ عداوت کی، اُس نے اللہ سے عداوت کی۔

حج کا ثواب

(وبیالاسناد) حدثنا محمد بن علي بن خشيش بن نصر بن جعفر بن ابراهيم التميمي في بني فزارة قال: حدثنا أبو بكر محمد بن أحمد بن علي ابن عبد الوهاب الاسفرايني املاء في المسجد الحرام في ذي الحجة من سنة ثمان وسبعين



وثلاثمائة قال: حدثنا أبو سعيد المنذر بن محمد بن المنذر
بهرارة قال: حدثنا يوسف بن موسى المروزي قال: حدثنا
الحسن بن علي المغالي أبو عبد الله العيني قال: حدثنا
عبد الرزاق قال: أخبرنا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن
أبي هريرة قال: قال رسول الله: إذا كان يوم عرفة غفر الله
تعالى للمحاج المخلص، وإذا كان ليلة المزدلفة غفر الله
تعالى للتجار، وإذا كان يوم منى غفر الله للجمايين وإذا
كان عند جمره العقبة غفر الله للسؤال، فلا يشهد خلق ذلك
الموقف ممن قال ﴿لا إله إلا الله﴾ إلا غفر الله له.

(بخلاف اسناد) ابو ہریرہؓ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جب عرفہ کا
دن ہوتا ہے تو اللہ اپنے خالص دوستوں کو بخش دیتا ہے اور جب مزدلفہ کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ
تاجروں کو بخش دیتا ہے اور جب روز منیٰ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو بخش دیتا ہے
اور جب بڑے شیطان کو پتھر مارے جاتے ہیں تو اس وقت اللہ سوال کرنے والوں کو بخش دیتا
ہے پس اس مقام پر اللہ کی مخلوق میں سے جولا الہ الا اللہ کہنے والا جمع نہیں ہوگا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ
اس کو بخش دے گا۔

حقیقی مردہ کون ہے؟

(وبیالاسناد) قال: حدثني الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال:
حدثنا محمد بن علي بن خشيش قال: حدثنا أبو بكر محمد
بن أحمد بن عبد الوهاب الأسفرايني قال: حدثنا أبو عبد الله
محمد بن علي بن خالف البلخي قال: حدثنا الحسن بن
العلاء قال: حدثنا مكي بن إبراهيم عن ابن جريح عن عطاء
عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: ليس من مات
فاستراح بميت انما الميت ميت الاحياء.

(بخلاف اسناد) ابن عباسؓ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: وہ شخص جو
مر چکا ہے وہ مردہ نہیں بلکہ وہ تو موت کی وجہ سے راحت حاصل کر چکا ہے۔ مردہ حقیقتاً وہ زندہ
شخص ہیں جو غافل ہیں۔



ابو جہل فرعون سے بھی بدتر تھا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا محمد قال: حدثنا محمد بن علی بن الحسین قال: حدثنا علی بن عبد اللہ قال: حدثنا محمد بن اسحاق الضبی قال: حدثنا نصر بن حماد قال: حدثنا سعید عن السندی عن مقسم عن ابن عباس قال: وقف رسول اللہ علی قتلی بدر فقال: جزاکم اللہ من عصابة شرأ، لقد کذبتونی صادقاً وخونتم أمانة، التفت الی ابي جہل بن هشام فقال: ان هذا أعتا علی اللہ من فرعون، ان فرعون لما أیقن بالهلاك وحده اللہ وان هذا لما أیقن بالهلاك دها باللات والعزی۔

(بخلاف اسناد) ابن عباسؓ نے روایت کو بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: جب رسول خدا بدر کے دن بدر کے محلولوں کے سروں پر کھڑے ہوئے تو اس وقت آپؐ نے فرمایا: خداوند تم کو تمہارے شرکی سزا دے۔ تحقیق! تم نے میرے جیسے صادق نبی کو جھٹلایا ہے اور میرے جیسے امین کے ساتھ خیانت کی ہے۔ پھر آپؐ ابو جہل بن هشام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ فرعون سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا منکر تھا، کیونکہ جب فرعون کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تو اس نے اللہ کی واحدانیت کا اقرار کر لیا، لیکن اس کو جب اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تو اس نے تب بھی لات و عزی کو پکارا تھا۔

وہ عمل جو جنت میں لے جائے گا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا أبو اسحاق ابراهیم بن محمد بن أحمد بن عثمان الدینوری نزیل مکه بها قال: حدثنا أبو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی قال: حدثنا یحییٰ بن عبد الحمید الحماني قال: حدثنا اسحاق بن سعید عن أبيه عن ابن عباس قال: أتى رجل الی النبی ﷺ فقال: ما عمل ان عملت به دخلت الجنة؟ قال: اشتر سقاء جدیداً ثم



اسق فیہا حتیٰ تخرقہا، فانک لا تخرقہا حتیٰ تبلغ بہا
عمل الجنة۔

(بخاری اسناد) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! فرمائیں کہ وہ کون سا عمل ہے جس کو میں انجام دوں تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپؐ نے فرمایا: نئی مٹک خریدو اور اس کے ذریعے لوگوں کو پانی پلاتے رہو، یہاں تک کہ وہ مٹک پھٹ جائے، کیونکہ وہ نہیں پھٹے گی مگر یہ کہ جنت حیرے لیے واجب ہو جائے گی۔

مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا أبو محمد بن أبي محمد عبد الغنی بن سعید الأزدی المصبری الحافظ املاء أ من حفظه فی مسجد الحرام فی ذی الحجة سنة ثمان وسبعین وثلاثمائة قال: حدثنا عثمان بن محمد السمرقندی قال: حدثنا محمد بن حماد الطهرانی قال: حدثنا عبدالرزاق عن سفیان الثوری عن ابی معشر عن سعید المقبری عن ابی هريرة عن النبی ﷺ انه قال: دعوة المظلوم مستجابة وان كانت من فاجر مخوف علی نفسه۔ قال عبدالرزاق: ثم لقيت أبا معشر فحدثني به۔

(بخاری اسناد) ابو ہریرہؓ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے خواہ وہ مظلوم فاجر اور اپنے نفس پر خوف زدہ ہی کیوں نہ ہو۔ عبدالرزاق جو کہ اس حدیث کا ایک راوی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب میں ابو معشر سے ملا تو اس نے بھی میرے لیے اس روایت کو رسول خدا سے نقل کیا۔

آل محمدؐ کو کھانا کھلانے کا ثواب

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا احمد قال: حدثنا سليمان بن أحمد الطبرانی

بأصبهان قال: حدثنا عمرو بن ثور الجزامي قال: حدثنا
محمد بن يوسف الفريابي قال: حدثنا سفيان الثوري عن
عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت: ما شيع آل
محمد ثلاثة أيام تباعا حتى لحق بالله عز وجل۔

(بخلاف اسناد) عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے باپ سے اور اس نے بی بی عائشہ سے
نقل کیا ہے کہ بی بی نے بیان کیا ہے: جو شخص تین دن آل محمد کو کھانا کھلائے اور ان کی اطاعت
بھی کرے تو وہ ضرور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملاقات کرے گا (یعنی خدا کی رحمت اُس کے
شامل حال ہوگی)۔

حقیق کی انگٹھی کا ثواب

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشيش قال:
حدثنا احمد قال: حدثنا الحسن بن أبي الحسن العسكري
بمصر قال: حدثنا الحسين ابن حميد العكي قال: حدثنا
زهير بن عباد الرواسي قال: حدثنا أبو بكر ابن شعيب قال:
حدثنا مالك بن أنس عن الزهري عن عمرو بن الشريك عن
فاطمة قالت: قال رسول الله ﷺ: ومن تختم بالعقيق
لم يزل يرى خيراً۔

(بخلاف اسناد) مالک بن انس نے زہری سے اور اُس نے عمرو بن شریک سے اور اُس
نے حضرت فاطمہ ؓ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: رسول خدا نے فرمایا: جو شخص حقیق کی
انگٹھی پہنے گا وہ ہمیشہ خیر کو پائے گا۔

بزرگوں کا احترام کرو

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشيش قال:
حدثنا محمد قال: حدثنا عبد الرحمن بن محمد بن عبد الله
قال: حدثنا عبد الله بن محمود قال: حدثنا صخر بن محمد
الحاجبي قال: حدثنا الليث بن سعد عن الزهري عن أنس
قال: قال رسول الله ﷺ: بجلو المشائخ فان من اجلال



اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ

(بخاری اسناد) لیف بن سعد نے زہری سے اور انہوں نے انس سے اور انہوں نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: بزرگوں کی تعظیم و احترام کرو، کیونکہ بزرگوں کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے۔

کھانا کھاتے وقت جوتے اتار دو

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا أبو اسحاق احمد بن ابراهيم بن أحمد الدينوري بمكة قال: حدثنا عبدالله بن حمدان بن وهب قال: حدثنا أبو سعيد الأشجع قال: حدثنا عقبة بن خالد قال: حدثنا موسى بن محمد بن ابراهيم التميمي عن أبيه عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: إذا أكلتم فاخلعوا نعالكم فإنه أروح لأقدامكم۔

(بخاری اسناد) جناب انس بن مالک نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم کھانا کھاؤ تو اپنے جوتے اتار دو، کیونکہ یہ تمہارے قدموں کے لیے راحت بخش ہے۔

جو سب سے پہلے نبی اکرم کے پاس آئے گا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا أبوذر قال: حدثنا عبدالله قال: حدثني الاحمسي قال: حدثني ابن أبي حماد قال: حدثنا محمد بن سلمة عن أبيه عن أبي صادق عن علي بن عليم قال: سمعت سلمان يقول: ان أول هذه الأمة وروداً على نبينا أولها اسلاما على بن أبي طالب عليه السلام، وان خراب هذا البيت على يد رجل من آل فلان۔

(بخاری اسناد) ابو صادق نے عظیم سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے خود جناب سلمان سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نبی اکرم کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے والا اور اس دنیا میں سے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والا علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔ تحقیق! اس گھر کو خراب کرنے والا (علی کے گھر کی طرف اشارہ کر کے



فرمایا) ملاں مرد ہوگا جو ملاں کی آل سے ہوگا۔

حسن و حسین جوانانِ جنت کے سردار ہیں

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا أبوذر قال: حدثنا عبد الله قال: حدثنا الفضل بن يوسف قال: حدثنا مخول قال: حدثنا منصور - یعنی ابن ابی الاسود - عن أبيه عن الشعبي عن الحارث عن علی بن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة۔

(بخلاف استاد) حارث نے حضرت علی بن عبد الله سے اور آپ نے رسول خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپ نے فرمایا: حسن اور حسین علیہما السلام دونوں جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

جس سے محبت کرے گا، اس کے ساتھ مشہور ہوگا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا أبو الحسين یحییٰ بن الحسين بن محمد بن عبد الله بن محمد بن احمد بن عبد الله ابن محمد بن العلاء بن الحسين بن عبد الله بن المغيرة بن العلاء بن ابی ربيعة ابن عبدالمطلب بن عبدمناف فی منزله بمدينة الرسول صلی الله ﷺ قال: حدثنا أبو طاهر احمد بن عمر المدینی قال: حدثنی یونس بن عبد الأعلى الصوفی قال: حدثنا سفیان بن عیینة عن الزهري عن أنس بن مالك ان رجلا سأل رسول الله ﷺ عن الساعة فقال: ما اعددت لها؟ قال: حب الله ورسوله۔ قال: أنت مع من أحببت۔

(بخلاف استاد) سفیان بن عیینة نے زہری سے اور اُس نے انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ ایک مرد رسول خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اُس نے رسول خدا سے قیامت کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے اس سے پوچھا: تو نے قیامت کے دن کے لیے کیا آمادہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میرے پاس خدا اور اس کے رسول کی محبت ہے۔ آپ نے فرمایا: تو



اس کے ساتھ ہوگا، جس سے توجہ کرتا ہے۔

اپنے چہروں کو خوبصورت بناؤ

(وبیالاسناد) قال: حدثنا محمد بن احمد بن عبد الوهاب قال: حدثنا محمد بن محمد بن يحيى قال: حدثنا الحسن بن علي قال: حدثنا اللؤلؤي قال: حدثنا شعبة عن أبيه العنبري عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: عليكم بالوجوه الملاح والحلق السعود، فإن الله يستحي أن يعذب الوجه المليح بالنار۔

(مختصر استاد) انس بن مالک نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: رسول خدا نے فرمایا: تم لوگوں پر واجب ہے کہ اپنے چہروں کو خوبصورت اور آنکھوں کو سرمہ سے سیاہ بناؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ خوبصورت چہرے کو جہنم کا عذاب دینے میں حیا محسوس کرے گا۔

یا رسول اللہ! علیؑ آپ کے بھائی کیسے ہیں؟

(وبیالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علي بن خشيش قال: حدثنا أبو الحسن علي بن القاسم بن يعقوب بن عيسى بن الحسن بن جعفر بن ابراهيم القيسي الخزاز املاء أ في منزله قال: حدثنا أبو زيد محمد ابن الحسين بن مطاع المسلمي املاء أ قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن حبر القواس خال ابن كردی قال: حدثنا محمد بن سلمة الواسطي قال: حدثنا يزيد بن هارون قال: حدثنا حماد بن سلمة قال: حدثنا ثابت عن أنس بن مالك قال: ركب رسول الله ﷺ ذات يوم بغلة فانطلق الى جبل آل فلان وقال: يا أنس خذ البغلة وانطلق الى موضع كذا وكذا تجد علياً جالساً يستريح بالحصي فاقرأه مني السلام واحمله على البغلة وآت به الي۔

قال أنس: فذهبت فوجدت علياً عليه السلام كما قال رسول الله، فحملته على البغلة فأتيت به اليه، فلما ان بصر به رسول

اللہ ﷺ قال: السلام عليك يا رسول الله. قال: وعليك السلام يا أبا الحسن فان هذا موضع قد جلس فيه سبعون نبياً مرسلًا ما جلس فيه من الأنبياء أحد الا وأنا خير منه، وقد جلس في موضع كل نبي أخ له ما جلس من الاخوة أحد الا وانت خير منه.

قال أنس: فنظرت الى صحابة قد اظلتهم و دنت من رؤوسهم، فمد النبي يده الى الصحابة فتناول عتقود عنب فجعله بينه وبين علي وقال: كل يا أخى، فهذه هدية من الله تعالى الى ثم اليك.

قال أنس: فقلت يا رسول الله على أخوك؟ قال نعم على أخى. فقلت يا رسول الله صف على كيف على أخوك؟ قال: ان الله عزوجل خلق ماء تحت العرش قبل أن يخلق آدم بثلاثة آلاف عام، وأسكنه فى لؤلؤة خضراء فى غامض علمه الى أن خلق آدم، فلما ان خلق آدم نقل ذلك الماء من اللؤلؤة فأجراه فى صلب آدم الى أن قبضه الله، ثم نقله الى صلب شيث فلم يزل ذلك الماء يتنقل من ظهر الى ظهر حتى صار فى صلب عبدالمطلب، ثم شقه الله عزوجل بنصفين فصار نصفه فى أبى عبدالله بن عبدالمطلب ونصف فى أبى طالب، فأنا من نصف الماء وعلى من النصف الآخر، فعلى أخى فى الدنيا والاخرة، ثم قرأ رسول الله ﷺ ﴿وهو الذى خلق من الماء بشراً فجعله نسباً وصهراً وكان ربك قديراً﴾.

(بخلاف استاد) ثابت نے انس بن مالک سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن رسول خدا اپنے غم پر سوار ہوئے اور آل فلاں کے پہاڑ کی جانب روانہ ہوئے اور مجھے فرمایا: اے انس! میرا یہ غم لے جاؤ اور فلاں فلاں مقام پر چلے جاؤ۔ وہاں تو علی کو پائے گا جو پتھروں کی تسبیح بنا کر خدا کی تسبیح کر رہے ہوں گے۔ انھیں میرا سلام کہنا اور ان کو اس غم پر سوار کر کے میرے پاس لے آنا۔



انس بن مالک نے بیان کیا: میں وہاں گیا۔ جیسا رسول خدا نے بتایا تھا ویسے ہی میں نے وہاں پر طلی کو پایا۔ میں نے آپ کو ٹھہر پر سوار کیا اور رسول خدا کے پاس لے کر آیا۔ جیسے ہی رسول خدا کی نظر آپ پر پڑی تو فوراً آپ نے فرمایا: السلام علیک یا رسول اللہ! رسول خدا نے فرمایا: علیک السلام یا ابنا الحسن! یہ وہ مقام ہے جہاں پر ستر نی و مرسل بیٹھے ہیں اور انہما میں سے کوئی اس مقام پر نہیں بیٹھا مگر یہ کہ میں اس سے افضل و بھتر نہ ہوں اور ہر نبی کا بھائی اس مقام پر بیٹھا ہے اور کوئی بھائی اس مقام پر نہیں بیٹھا مگر یہ کہ اے طلی! آپ اس سے افضل و بھتر نہ ہوں۔ انس کہتا ہے: میں نے دیکھا کہ ایک بادل ہے جو ان دونوں پر سایہ لگن ہے اور وہ ان دونوں کے سروں کے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ رسول خدا نے اپنا دست مبارک اس بادل کی طرف بڑھایا اور اس سے انگوروں کا کچھا نکالا اور اس کو اپنے اور طلی کے درمیان قرار دیا اور فرمایا: اے میرے بھائی! کھاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے لیے دیہ ہے۔

انس بیان کرتا ہے: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! طلی آپ کے بھائی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! طلی میرا بھائی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ بیان فرمائیں کہ طلی آپ کے بھائی کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم کی تخلیق سے تین ہزار سال پہلے عرش کے نیچے ایک پانی طلق فرمایا اور پھر اس پانی کو ایک بزرگ کے لولہ کے موتی میں قرار دیا اور اس کو آدم کی تخلیق تک اپنے علم کی گہرائیوں میں رکھا۔ جب آدم کو طلق فرمایا تو اس پانی کو اس لولہ سے نکال کر صلب آدم میں قرار دیا اور جب آدم کی موت کا وقت آیا تو اس پانی کو صلب شیث میں قرار دیا۔ پھر وہ پانی پاک و طاہر صلبوں سے ہوتا ہوا صلب عبدالمطلب تک آیا۔ پھر اس کو اللہ تعالیٰ نے دوصوں میں قرار دیا۔ نصف حصہ میرے باپ عبد اللہ بن عبدالمطلب کی صلب میں قرار دیا اور دوسرا نصف حصہ ابوطالب کی صلب میں قرار دیا۔ پس نصف حصہ سے میں ہوں اور دوسرے نصف حصہ سے طلی ہیں۔ پس طلی دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ
رَبُّكَ قَدِيرًا ۝ (سورہ فرقان، آیت ۵۴)

آپ کی امت اس کو قتل کر دے گی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابن خثيث عن أبي الفضل محمد بن عبيد الله بن المطلب الشيباني قال: حدثنا محمد بن علي بن معمر الكوفي بواسط قال: حدثنا محمد بن الحسين بن أبي الخطاب قال: حدثنا محمد بن أبي عمير ومحمد بن سنان عن هارون بن خارجة عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته بين الحسين عند رسول الله ﷺ اذ أتاه جبرائيل عليه السلام فقال: يا محمد أتجبه؟ قال: نعم۔ قال: اما ان امك ستقتله، فحزن رسول الله ﷺ لذلك حزناً شديداً فقال جبرائيل: أيسرك ان أريك التربة التي يقتل فيها؟ قال: نعم۔ قال: فخسف جبرائيل عليه السلام ما بين مجلس رسول الله ﷺ الى كربلاء حتى التقت القطعتان هكنا - وجمع بين السبابتين - فتناول بجناحيه من التربة فناولاها لرسول الله ﷺ، ثم دحى الأرض من طرف العين، فقال رسول الله ﷺ: طوبى لك من تربة وطوبى لمن يقتل فيك۔

(بخلاف اسناد) ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ سے میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول خدا کے پاس حضرت امام حسین علیہ السلام موجود تھے کہ حضرت جبرائیل آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے رسول خدا سے عرض کیا: اے محمد! کیا آپ اس بچے سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! حضرت جبرائیل نے کہا: آگاہ ہو جائیں! آپ کی امت اس کو عنقریب قتل کر دے گی۔ رسول خدا اس خبر کو سن کر انتہائی غمگین اور غمزدہ ہو گئے۔ پھر جناب جبرائیل نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کو اُس زمین کی مٹی دکھاؤں جس میں اس بچے کو قتل کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! جبرائیل نے رسول خدا کے بیٹھنے کی جگہ سے لے کر کر بلا تک کی زمین کے حصے کو نیچے دھنسا دیا اور دونوں ٹکڑوں کو آپس میں ملا دیا (جیسے آپ نے دوا لگیوں کو ملا دیا ہو) اُس نے اپنے پردوں سے وہاں کی مٹی کو اُٹھایا اور رسول خدا کی خدمت میں پیش کی اور چشم زدن میں زمین کو



واپس اپنی حالت پر پلا دیا۔ رسول خدا نے فرمایا: توبہ اس مٹی کے لیے اور توبہ ان لوگوں کے لیے جو اس پر تل کیے جائیں گے۔

وہ عظیم فرشتہ تھا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابن خشيش قال: حدثنا محمد بن عبدالله قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد أبو العباس الهمداني قال: حدثنا إبراهيم بن عبدالله الخصاف النحوي قال: حدثنا محمد بن سلمة بن رتبيل قال: حدثنا يونس بن أرقم عن الأعمش عن سالم بن أبي الجعد عن أنس ابن مالك أن عظيمًا من عظماء الملائكة استأذن ربه عز وجل في زيارة النبي ﷺ فأذن له، فبينما هو عنده إذ دخل عليه الحسين عليه السلام فقبله النبي وأجلسه في حجره، فقال له الملك: أتجبه؟ قال: أجل أشد الحب انه ابني۔ قال له: ان امتك ستقتله۔ قال: أمتي تقتل ولدي ابني هذا؟ قال: نعم وان شئت اريتك من التربة التي يقتل عليها۔ قال نعم، فأراه تربة حمراء طيبة الريح فقال: اذا صارت هذه التربة دماً عبيطاً فهو علامة قتل ابنك هذا۔ قال سالم بن أبي الجعد: اخبرت ان الملك كان ميكائيل عليه السلام۔

(مخفف اسناد) انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ عظیم فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھا، جس نے اپنے پروردگار سے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی اجازت طلب کی۔ پس خدا نے اس کو آپ کی زیارت کی اجازت عطا فرمائی۔ وہ نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس وقت نبی اکرم کے پاس امام حسین علیہ السلام تشریف فرما تھے۔ پس نبی اکرم نے اُن کا ہوسہ لیا اور اپنی آغوش مبارک میں جگہ دی۔ فرشتے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ اس بچے سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں کیونکہ یہ میرا بیٹا ہے۔ اُس فرشتے نے کہا: یا رسول اللہ! تحقیق آپ کی امت اس کو معتریب قتل کر دے گی۔ آپ نے فرمایا: کیا میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی؟ فرشتے نے کہا: ہاں! کیا آپ چاہتے



ہیں کہ وہ مٹی جس میں یہ قتل کیا جائے گا وہ آپ کو دکھاؤں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! فرشتے نے سرخ رنگ کی مٹی جس کی خوشبو بہت اچھی تھی آپ کو دکھائی اور کہا: جس وقت یہ مٹی خون ہو جائے گی تو یہ نشانی ہوگی کہ آپ کا یہ پٹا قتل کر دیا گیا ہے۔ سالم بن ابوالجحد نے بتایا کہ وہ فرشتہ جس نے خبر دی تھی، وہ حررت میکانٹل تھے۔

شہادتِ امامؑ پر اُم سلمہؓ کا گریہ کرنا

(روایا اسناد) قال: أخبرنا ابن خشيش قال: حدثنا محمد بن عبد الله قال: حدثنا علي بن محمد بن مخلد الجعفي من أصل كتابه بالكوفة قال: حدثنا محمد بن سالم بن عبد الرحمن الأزدي قال: حدثني غوث بن مبارك الخثعمي قال: حدثنا عمرو بن ثابت عن أبيه عن أبي المقدام عن سعيد بن جبیر عن عبد الله بن عباس قال: بينا أنا راقد في منزلي إذ سمعت صراخاً عظيماً عالياً من بيت أم سلمة زوج النبيؐ، فخرجت يتوجه بي فائدي إلى منزلها، وأقبل أهل المدينة إليها الرجال والنساء، فلما انتهيت إليها قلت: يا أم المؤمنين ما بالك تصرخين وتغوثين؟ فلم تجبني وأقبلت على النسوة الهاشميات وقالت: يا بنات عبد المطلب اسعديني وابكين معي فقد قتل والله سيدكن وسيد شباب أهل الجنة، فقد قتل والله سبط رسول الله وريحاته الحسين- فقيل: يا أم المؤمنين ومن أين علمت ذلك؟ قالت: رأيت رسول الله ﷺ في المنام الساعة شعناً مذعوراً، فسألته عن شأنه ذلك فقال: قتل ابني الحسين وأهل بيته اليوم فدفنهم والساعة فرغت من دفنهم- قالت: فقممت حتى دخلت البيت وأنا لا أكاد أن اعقل، فنظرت فإذا بترية الحسين التي أتى بها جبرئيل من كربلاء فقال إذا صارت هذه التربة دماً فقد قتل ابنك واعطانيها النبيؐ فقال اجعلي هذه التربة في زجاجة- أو قال

فی فارورة۔ وليكن عندك، فاذا صارت دماً عبيطاً فقد قتل الحسين، فرأيت القارورة الآن وقد صارت دماً عبيطاً تفور۔ قال: وأخذت أم سلمة من ذلك الدم فلطخت به وجهها وجعلت ذلك اليوم مأتماً ومناحة على الحسين عليه السلام، فجاءت الركبان بخبره وانه قد قتل في ذلك اليوم۔

قال عمرو بن ثابت: قال أبي فدخلت على أبي جعفر محمد بن علي منزله فسألته عن هذا الحديث وذكرت له رواية سعيد بن جبیر هذا الحديث عن عبدالله بن عباس، فقال أبو جعفر: حدثني عمر بن أبي سلمة عن امه أم سلمة۔

قال ابن عباس في رواية سعيد بن جبیر عنه قال: فلما كانت الليلة رأيت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم في منامي أغبر أشعث فذكرت له ذلك وسألته عن شأنه فقال لي: ألم تعلمي اني فرغت من دفن الحسين وأصحابه۔

قال عمر بن أبي المقدم: فحدثني سدير عن أبي جعفر ان جبرائيل جاء الى النبي صلی اللہ علیہ وسلم بالثربة التي يقتل عليها الحسين عليه السلام قال أبو جعفر: فهي عندنا۔

(بمخفف استاد) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا ہے: میں اپنے گھر میں سویا ہوا تھا کہ حضرت نبی اکرمؐ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے گھر سے میں نے بہت بلند آواز سے چیخ ماری۔ میں اپنے گھر سے نکلا اور ام المومنینؓ کے گھر کی طرف متوجہ ہوا جو میرے سامنے تھا۔ مدینہ کے مرد اور عورتیں ان کے گھر کے سامنے جمع تھے۔ جب میں وہاں پہنچا تو میں نے ام المومنینؓ سے عرض کیا: اے ام المومنینؓ! آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ اس طرح چیخیں مار مار کر رو رہی ہیں اور وادیلہ کر رہی ہیں؟

بی بی نے مجھے جواب نہ دیا اور ہاشمی عورتوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا: اے عبدالمطلب کی بیٹیو! مجھے پرہہ دو اور میرے ساتھ مل کر گریہ کرو، کیونکہ تمہارا سردار اور نوجوانان جنت کا سردار قتل کر دیا گیا ہے۔ خدا کی قسم، رسول خدا کا سبط اصغر ان کا پھول حسینؑ قتل کر دیا گیا ہے۔ عرض کیا گیا: اے ام المومنینؓ! آپ کو اس کے بارے میں کیسے معلوم ہوا ہے؟ آپ



نے فرمایا: میں نے ابھی ابھی رسول خدا کو خواب میں دیکھا ہے کہ جن کے بال بکھرے ہوئے تھے اور آپؐ غزدہ تھے۔ میں نے آپؐ سے سوال کیا: یا رسول اللہ! آپؐ نے یہ کیا حالت بتا رکھی ہے؟ آپؐ نے جواب دیا: اے ام سلمیٰ! میرا بیٹا حسینؑ اور اس کی اہلی بیت کو آج قتل کر دیا گیا اور میں انہیں دفن کر رہا تھا اور ابھی میں ان کے دفن سے فارغ ہوا ہوں۔

”میں اپنے بستر سے اٹھی اور اپنے کمرے میں گئی۔ میری حالت یہ تھا کہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ میں نے اُس مٹی کو دیکھا جو قبر حسینؑ کی تھی (جس کو جبرائیلؑ کر بلا سے رسول خدا کے لیے لائے تھے اور فرمایا تھا: جب یہ مٹی خون ہو جائے تو جان لینا کہ آپؐ کا بیٹا قتل ہو گیا ہے) نبی اکرمؐ نے وہ مٹی مجھے حطا فرمائی تھی۔ آپؐ نے مجھے فرمایا: اس مٹی کو ایک شیشی میں بند کر کے سنبھالو اور یہ آپؐ کے پاس رہنی چاہیے۔ جب یہ مٹی کھولنا ہو خون ہو جائے تو اُس دن میرا بیٹا قتل کر دیا جائے گا۔ میں نے ابھی اس شیشی کو دیکھا ہے اور وہ خون ہو چکی ہے جو تازہ ہے اور اُبل رہا ہے۔

عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت ام سلمیٰؓ نے اس خون میں سے کچھ خون لیا اور اُس کو اپنے چہرے پر مل لیا اور اُس دن کو امام حسینؑ کے لیے ماتم اور گریہ میں گزار دیا۔ پھر ایک مسافر اس کے بارے میں خبر لے کر آیا کہ واقعی اُسی دن امام حسینؑ کو قتل کیا گیا تھا۔

عمر بن ثابتؓ نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: میرے والد، حضرت ابو جعفر امام محمد بن علیؑ الباقریؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؑ سے اس روایت کے بارے میں سوال کیا کہ اس روایت کو سعید بن جبیرؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا ہے۔ ابو جعفرؑ نے فرمایا: میرے لیے یہ حدیث عمر بن ابوسلمیٰؓ نے ام المومنین ام سلمیٰؓ سے نقل کی ہے۔

ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے: روایت میں سعید بن جبیرؓ نے بیان کیا ہے کہ جب رات ہوئی تو میں نے خواب میں رسول خداؐ کو دیکھا۔ جن کے بال بکھرے ہوئے تھے اور سر میں خاک تھی اور میں نے آپؐ سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپؐ کی یہ حالت کیسے بنی ہے؟ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: کیا تو نہیں جانتا کہ میں ابھی ابھی اپنے بیٹے حسینؑ اور اُن کے ساتھیوں کے دفن سے فارغ ہوا ہوں۔

عمر بن ابی المقدامؓ نے بیان کیا کہ مجھے مدیر نے بیان کیا اور اس نے امام ابو جعفرؑ سے



نقل کیا ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا: وہ مٹی جس پر حسین کو قتل کیا گیا، حضرت جبرائیل نبی اکرم کے لیے لے کر آئے تھے، وہ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ مٹی ہمارے پاس موجود ہے۔

یا رسول اللہ! آج سے پہلے میں نے آپ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خنيس عن محمد بن عبد الله قال: حدثنا هاشم ابن تقيّة الموصلي الدقاق قال: حدثنا جعفر بن محمد بن جعفر المدائني الثقفي قال: حدثنا زياد بن عبد الله المكارى عن ليث بن أبي سليم عن جذير أو جدمر بن عبد الله المازني عن زيد مولى زينب بنت جحش عن زينب بنت جحش قالت: كان رسول الله ذات يوم عندى نائماً فجاء الحسين فجعلت اعلمه مخافة أن يوقظ النبي، ففعلت عنه فدخل واتبعت فوجدته وقد قعد على بطن النبي، فوضلع زيبته فى سرة رسول الله فجعل يبول عليه، فأردت أن أخذه عنه فقال رسول الله: دعى ابنى يا زينب حتى يفرغ من بوله، فلما فرغ توضأ النبي وقام يصلى، فلما سجد ارتحلته الحسين فلبث النبي بحاله حتى نزل، فلما قام عاد الحسين فحمله حتى فرغ من صلاته، فبسط النبي يده وجعل يقول: أدنى أدنى يا جبرئيل. فقلت يا رسول الله: لقد رأيتك اليوم صنعت شيئاً ما رأيتك صنعته قط. قال: نعم جاءنى جبرئيل عليه السلام فعزنى فى ابنى الحسين وأخبرنى ان امتى تقتله، وأتانى بترية حمراء. قال زياد بن عبد الله: انا شككت فى اسم الشيخ جذير أو جدمر بن عبد الله، وقد اثنى عليه ليث خيراً وذكر من فضله.

(بخلاف اسناد) جذیر یا جدمر بن عبد اللہ مازنی نے زینب بنت جحش کے غلام زید سے اور اس نے خود ام المومنین زینب بنت جحش سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن رسول خدا میرے حجرے میں سوئے ہوئے تھے۔ حسین تشریف لائے (یہ آپ کے بچپن کا واقعہ ہے)۔ میں نے آپ کو روکا، تاکہ نبی اکرم بیدار نہ ہو جائیں۔ اچانک میں آپ سے غافل ہو گئی اور



آپ رسول خدا کے پاس چلے گئے اور میں نے دیکھا کہ آپ نبی اکرم کے حکم مبارک پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ رسول خدا کے اوپر پیشاب کر رہے ہیں۔ میں نے چاہا کہ آپ کو پکڑ لوں۔ رسول خدا نے فرمایا: اے نعب! میرے بیٹے کو رہنے دو۔ اسے پیشاب کرنے دو۔ جب آپ پیشاب سے فارغ ہو گئے تو نبی اکرم اٹھے اور وضو کیا اور نماز ادا کی۔ جب رسول خدا سجدے میں گئے تو حسین آپ کی پشت پر سوار ہو گئے۔ نبی اکرم سجدے کی حالت میں رہے یہاں تک کہ حسین خود بخود اترے۔

جب رسول مکرمؐ ہو گئے تو حسینؑ واپس آئے۔ آپ نے نماز کی حالت میں ہی حسین کو اٹھایا۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنا ہاتھ دراز فرمایا اور یوں فرما رہے تھے کہ مجھے دکھاؤ، مجھے دکھاؤ، اے جبرائیل! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو چیز میں نے آپ کو آج کرتے ہوئے دیکھا، وہ آج تک میں نے نہیں دیکھا۔ یہ آپ کیا کر رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میرے پاس جبرائیل آئے تھے اور اس نے مجھے میرے اس بیٹے حسینؑ کا پڑا ہوا سر دیا ہے اور مجھے بتایا کہ میرے اس بیٹے کو میری امت قتل کر دے گی اور وہ میرے لیے ایک سرخ مٹی لے کر آئے ہیں جو انھوں نے مجھے دکھائی ہے۔ (اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مصوم کا پیشاب بھی پاک ہوتا ہے۔ مترجم)۔

زیاد بن عبد اللہ جو اس روایت کے راویوں میں سے ہے، وہ بیان کرتے ہیں: وہ بزرگوار جنہوں نے میرے لیے یہ روایت نقل کی ہے آیا اس کا نام جزیہ ہے یا حد مرین عبد اللہ اس میں مجھے شک ہو گیا ہے اور میں نے اس کی شاک ہے اور اس کو صاحب فضل پایا ہے۔

ام المؤمنین عائشہ کی اس بارے میں روایت

(روا لا سناد) قال: أخبرنا ابن خشيش قال: أخبرنا محمد بن عبد الله قال: حدثنا أبو الخليل العباس بن خليل بن جابر الطائي امام حمص قال: حدثنا محمد بن هاشم البعلبكي قال: حدثنا سويد بن عبد العزيز عن داود ابن عيسى الكوفي عن عمارة بن عرقعة عن محمد بن ابراهيم التيمي عن أبي سلمة عن عائشة ان رسول الله أجلس حسينا على فخذيه فجعل يقبله، فقال جبرئيل: أنتحب ابنك هذا؟ قال:



نعم۔ قال: فان امتك مستقلة بعدك فدمعت عيننا رسول الله
فقال له: ان شئت أريتك من تربته التي يقتل عليها؟ قال:
نعم، فأراه جبرائيل تراباً من تراب الارض التي يقتل عليها
وقال: تدعى الطف۔

(بخلف استاد) محمد بن ابراہیم جی نے ابوسلمہ سے اور اس نے أم المؤمنين عائشہ سے
نقل کیا ہے کہ نبی نے بیان کیا ہے۔ حقیق! رسول خدا نے حسین کو اپنی آغوش میں بٹھایا ہوا تھا
اور آپ اُن کے بوسے لے رہے تھے۔ جبرائیل نے کہا: اے رسول خدا! کیا آپ اپنے
اس بیٹے سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: حقیق! آپ کے بعد آپ
کی امت انھیں قتل کر دے گی۔ رسول خدا کی دونوں آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ جبرائیل نے
رسول خدا سے عرض کیا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ مٹی دکھا سکتا ہوں، جس پر انھیں شہید کیا
جائے گا۔ آپ نے فرمایا: ہاں! جبرائیل نے آپ کو اُس زمین کی مٹی دیکھائی جس پر حسین کو
شہید کیا جائے گا۔ راوی بیان کرتا ہے: اُس زمین کو الطف کہا جاتا ہے۔

قبر حسین کو کھودا گیا تو کستوری لٹکی

(رویا لاسناد) أخبرنا ابن خشيش عن محمد بن عبد الله قال:
حدثنا محمد بن القاسم بن زكريا المحاربي قال: حدثنا
الحسن بن محمد بن عبد الواحد الخزاز قال: حدثني
يوسف بن الكلبي المسعودي عن عامر بن كثير عن أبي
الجارود قال: حفر عند قبر الحسين عليه السلام عند رأسه وعند
رجليه أول ما حفر فأخرج مسك اذفر لم يشكروا فيه۔

(بخلف استاد) عامر بن کثیر نے ابو جارود سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں:
امام حسین کی قبر کو سر مبارک کی طرف سے کھودا گیا اور اس سے پہلے قدموں کی جانب سے کھودا گیا
تو ایسی عمدہ کستوری برآمد ہوئی جو بہت زیادہ خوشبودار تھی کہ جس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہو۔

امام کی شہادت کے عوض امامت آپ کی نسل میں قرار دی گئی

(رویا لاسناد) أخبرنا ابن خشيش عن محمد بن عبد الله قال:



حدثنا محمد بن محمد بن معقل العجلي القرميستي
بسرور قال: حدثنا محمد بن أبي الصهبان الذهلي قال:
حدثنا محمد بن محمد بن أبي نصر البزنطي عن كرام بن
عمرو الخثعمي عن محمد بن مسلم قال: سمعت أبا جعفر
وجعفر ابن محمد عليهما السلام يقولان: ان الله تعالى
عرض الحسين عليه السلام من قتله ان جعل الامامة في ذريته
والشفاء في تربته واجابة الدعاء عند قبره ولا تعد أيام
زائره جائيا وراجعا من عمره.

قال محمد بن مسلم: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: هذا الجلال
ينال بالحسين عليه السلام فماله في نفسه؟ قال: ان الله تعالى
الحق بالنبی فكان معه في درجته ومنزله، ثم تلا أبو
عبد الله ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ
ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ الآية.

(بخلاف اسناد) محمد بن مسلم نے روایت بیان کی ہے، کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام
محمد باقر علیہ السلام سے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے۔ ان دونوں اماموں نے فرمایا: تحقیق!
اللہ تعالیٰ نے حسین کی شہادت کے عوض امامت کو آپ کی اولاد میں قرار دیا ہے اور آپ کی قبر کی
مٹی میں شفا قرار دی ہے اور آپ کی قبر کو دعاؤں کے قبول ہونے کی جگہ قرار دیا ہے اور کوئی
زمانہ ایسا نہیں ہوگا کہ اس پر زائرین کا آنا اور چانا نہ لگا رہے گا۔

محمد بن مسلم نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی
خدمت اقدس میں عرض کیا: یہ وہ عظمت ہے جو امام حسین علیہ السلام کی وجہ سے ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود
امام حسین علیہ السلام کو کیا عطا فرمائے گا؟ آپ نے فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی اکرم کے
ساتھ ملحق فرمایا ہے اور آپ کو نبی اکرم کے ساتھ مقام و منزلت عطا فرمائی ہے۔ پھر آپ نے
قرآن پاک کی اس آیت کی تلاوت فرمائی جس میں خدا نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
(سورہ طور، آیت ۲۱)

”وہ لوگ جو صاحبان ایمان ہیں اور ان کی اولاد ان کی اتباع کرے



تو ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملحق کر دیتے ہیں۔

قبر امام حسینؑ کی مٹی میں ہر بیماری کی شفا ہے

(روبالاسناد) أخبرنا ابن خشيش عن محمد بن عبد الله قال: حدثنا حميد بن زياد الدهقان اجازة بخطه في سنة تسع وثلاثمائة قال: حدثنا عبد الله ابن أحمد بن نهيك أبو العباس الدهقان قال: حدثنا سعيد بن صالح قال: حدثنا الحسن بن علي بن أبي المغيرة عن الحارث بن المغيرة البصري قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: اني رجل كثير العلل والامراض وماتركت دواء الا تدأويت به فما انتفعت بشئ منه. فقال لي: أين أنت عن طين قبر الحسين بن علي عليه السلام، فان فيه شفاء من كل داء وأمناً من كل خوف فاذا أخذته فقل هذا الكلام ﴿اللهم اني أسألك بحق هذه الطينة وبحق الملك الذي أخذها وبحق النبي الذي قبضها وبحق الوصي الذي حل فيها صل على محمد وأهل بيته وافعل بي كذا وكذا﴾.

قال: ثم قال لي أبو عبد الله عليه السلام أما الملك الذي قبضها فهو جبرائيل عليه السلام وأراها النبي صلى الله عليه وآله وسلم، فقال: هذه تربة ابنك الحسين تقتله أمتك من بعدك، والذي قبضها فهو محمد، وأما الوصي الذي حل فيها فهو الحسين عليه السلام والشهداء رضى الله عنهم قلت: قد عرفت جعلت فداك الشفاء من كل داء فكيف الأمن من كل خوف؟ فقال: اذا خفت سلطاناً أو غير سلطان فلا تخرجن من منزلك الا ومعك من طين قبر الحسين عليه السلام فتقول: ﴿اللهم اني أخذته من قبر وليك وابن وليك فاجعله لي آمناً وحرزاً لما أخاف وما لا أخاف﴾ فانه قد يرد ما لا يخاف. قال الحارث بن المغيرة: فأخذت كما أمرني وقلت ما قال لي فصح جسمي وكان لي

اماناً من کل ما خفت وما لم أخف كما قال أبو عبد الله عليه السلام.
فما رأيت مع ذلك بحمد الله مكروها ولا محنورا۔

(بخلاف استاد) جناب حارث بن مغیرہ بصری نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اے مولا! میں ایک ایسا شخص ہوں جس کو بہت سی بیماریاں لاحق ہیں اور میں نے کوئی دوا نہیں چھوڑی جس سے میں نے اپنا علاج کرنے کی کوشش نہ کی ہو لیکن مجھے کسی چیز سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ آپ نے مجھے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیوں قبر امام حسین علیہ السلام کی مٹی کو استعمال نہیں کرتے؟ اس مٹی میں ہر بیماری کے لیے شفا اور ہر خوف کے لیے امن ہے۔ جب کوئی اس مٹی کو استعمال کرنے کے لیے ہاتھ میں لے تو یوں دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَاْنِلُکَ بِحَقِّ هَلِیْهِ الطَّیْبَةِ وَ بِحَقِّ الْمُلْکِ الَّذِیْ
اَخَذَهَا وَ بِحَقِّ النَّبِیِّ الَّذِیْ قَبَضَهَا وَ بِحَقِّ الْوَصِیِّ الَّذِیْ حَلَّ
فِیْهَا صَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَیْتِهِ وَ اَفْعَلْ بِیْ کَذَا وَ کَذَا
”اے میرے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس مٹی کے حق کے
واسطے سے اور اس فرشتے کے حق کے واسطے سے (جس نے اس کو
اُٹھایا) اور اس نبی کے واسطے سے جس نے اس کو اپنے قبضہ میں رکھا اور
اُس وحی کے حق کے واسطے سے جو اس میں مدفون ہے تو محمد و آل محمد پر
درو نازل فرما اور میرے ساتھ ایسے ایسے کر (ایسے ایسے کی جگہ اپنی
حاجت پیش کرے)۔“

راوی بیان کرتا ہے: حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: وہ فرشتہ جس نے اس کو اُٹھایا وہ جبرائیل تھے اور انہوں نے نبی اکرم کو دکھایا۔ پس فرمایا: یا رسول اللہ! یہ آپ کے بیٹے حسین کی قبر کی مٹی ہے۔ جسے آپ کے بعد آپ کی امت شہید کر دے گی اور وہ نبی جس نے اس کو اپنے قبضہ میں لیا، وہ حضرت محمد رسول خدا ہیں اور وہ وحی جو اس میں مدفون ہیں، وہ حسین اور دوسرے شہداء ہیں۔ میں نے عرض کیا: یہ میں جان چکا ہوں کہ یہ مٹی ہر بیماری کے لیے شفا ہے لیکن ہر خوف کے لیے یہ باعث امن کیسے ہے؟

آپ نے فرمایا: جب تجھے کئی بادشاہ یا کسی دوسرے شخص سے خوف ہو تو جب بھی تو اپنے گھر سے باہر جائے تو یہ قبر حسین کی مٹی تیرے پاس ہونی چاہیے اور تجھے یوں دعا کرنی چاہیے:



اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَخَذْتُهٗ مِنْ قَبْرِ وَلِیْكَ وَ اَبْنِیْ وَلِیْكَ فَاجْعَلْهُ لِیْ
اَمْنًا وَ حِرْزًا لِّمَا اُخَافُ وَ مَا لَا اُخَافُ

”اے میرے اللہ! میں نے اس مٹی کو تیرے ولی اور ولی کے بیٹے کی
قبر سے اٹھایا ہے۔ پس تو اس مٹی کو میرے لیے باعثِ امن اور ڈھال
قرار دے، جس سے مجھے خوف ہے یا جس سے مجھے خوف نہیں ہے۔“

حارث بن خمرہ نے بیان کیا ہے: جس طرح امام نے مجھے مٹی اخذ کرنے کا حکم دیا تھا میں
نے ویسے ہی اس کو اخذ کیا اور جیسے آپ نے دعایان فرمائی تھی، ویسے ہی میں نے دعا پڑھی، تو
میرا جسم تندرست ہو گیا اور مجھے ہر خوف سے امن حاصل ہو گیا جیسا کہ امام ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا تھا۔ اس مٹی کے ساتھ میں نے بجز اللہ کسی مکروہ چیز کو نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی ڈراؤنی چیز کو
دیکھا ہے (لیکن شرط یہ ہے کہ عقیدہ کمزور نہیں ہونا چاہیے۔ مترجم)۔

ایک اور روایت

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خشيش عن محمد بن عبد الله قال:
حدثني محمد بن محمد بن مغفل القرميسني العجلي قال:
حدثنا ابراهيم ابن احاق النهاوندي الاحمري قال: حدثنا
حماد بن عبد الله بن الحماذ الانصاري عن زيد بن أبي
اسامة قال: كنت في جماعة من عصابةنا بحضرة سيدنا
الصادق، فأقبل علينا أبو عبد الله عليه السلام فقال: ان الله تعالى
جعل تربة جدى الحسين عليه السلام شفاءاً من كل داء وأماناً من
كل خوف، فإذا تناولها أحدكم فليقبلها وليضعها على
عينيه وليمرها على سائر جسده وليقل ﴿اللهم بحق هذه
التربة وبحق من حل بها ويورى فيها وبحق أبيه وامه وأخيه
والائمة من ولده وبحق الملائكة الحافين به الا جعلتها
شفاء من كل داء وبرءاً من كل مرض ونجاة من كل آفة
وحرزاً مما اخاف وأخذر﴾ ثم يستعملها.
قال أبو اسامة: فاني استعملتها من دهرى الاطول كما قال



ووصف أبو عبد الله فما رأيت بحمد الله مكروهاً.

(بخلاف استاد) حماد بن عبد الله بن حماد انصاری نے زید بن ابی اسامہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک جماعت میں موجود تھا جو حضرت ابو عبد الله علیہ السلام کی خدمت و اقدس میں حاضر ہونے کے لیے آپ کے دولت سرا پر موجود تھی۔ حضرت ابو عبد الله امام جعفر صادق علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے میرے دادا حسین کی قبر کی مٹی کو ہر بیماری کے لیے شفا اور ہر خوف کے لیے امن کا باعث قرار دیا ہے۔ جب تم میں سے کوئی اُس کو اٹھائے تو اُس کو پوسہ دے اور اس کو آنکھوں سے لگائے اور پھر سارے جسم پر لے اور یوں دعا کرے:

اللهم بحق هذه التربة وبحق من حل بها ويورى فيها
ويحق ابيه وامه واخيه والائمة من ولده وبحق الملائكة
الحافين به الا جعلتها شفاء من كل داء وبراء من كل
مرض ونجاة من كل آفة وحرزا ما اخاف واحذر
”اے میرے اللہ! تجھے اس قبر کا واسطہ اور اُس کے حق کا واسطہ جو اس
میں دفن ہے اور جو اس میں پوشیدہ ہے، اور اس کے باپ اور اس کی ماں
اور اس کے بھائی اور اس کی اولاد میں سے باقی آئمہ کے حق کا واسطہ،
اور وہ ملائکہ جو اُس کو گھیرے ہوئے ہیں، ان کے حق کا واسطہ، اِس کو تو
نے ہر بیماری کے لیے شفا اور ہر مرض سے برأت اور ہر آفت سے نجات
اور ہر اُس چیز کے لیے جو مجھے خوف زدہ کرے یا خوف زدہ نہ کرے،
اُس کے لیے ڈھال قرار دے، اور پھر اس مٹی کو استعمال کرو۔“

ابو اسامہ نے بیان کیا ہے: میں اس مٹی کو ایک طویل زمانہ تک استعمال کرتا رہا ہوں۔
جیسا کہ ابو عبد الله امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کیا تھا، بحمد اللہ میں نے کوئی مکروہ نہیں دیکھا۔

ہر قسم کی مٹی کا کھانا حرام ہے

(وعن الشيخ المفيد) أبي علي الحسن بن محمد الطوسي
قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا أبي
خنيس عن محمد بن عبد الله قال: حدثني احمد بن محمد
بن سعيد الهمداني قال: حدثنا علي بن الحسن ابن علي بن



۰ فضال قال: حدثنا جعفر بن ابراهيم بن ناجية قال: حدثنا سعد بن سعد الاشعري عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال: سألت عن الطين الذي يوكل ياكله الناس؟ فقال: كل طين حرام كالميتة والدم وما اهل لغير الله به ما خلا طين قبر الحسين عليه السلام فانه شفاء من كل داء.

سعد بن سعد الاشعري نے حضرت امام ابو الحسن الرضا عليه السلام سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے: میں نے امام سے مٹی کے بارے میں سوال کیا کہ کیا مٹی کھائی جاتی ہے جس کو لوگ کھاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمام قسم کی مٹی حرام ہے جیسے مردار، خون اور وہ ذبح شدہ حلال جانور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، حرام ہیں۔ سوائے حضرت امام حسین عليه السلام کی قبر کی مٹی کے، اس کو کھانا جائز ہے کیونکہ اس میں ہر بیماری کے لیے شفا موجود ہے۔

خاک شفاء کی توہین کرنے والے کی بیماری دوبارہ لوٹ آئی

(روعتہ) عن شيبخه رحمہ اللہ قال: أخبرنا ابن خشيش عن محمد بن عبد الله قال: حدثنا عمر بن الحسين بن علي بن مالك القاضي الشيباني ببغداد قال: حدثنا المنذر بن محمد القابوسي قال: حدثنا الحسين بن محمد ابو عبد الله الازدي قال: حدثنا أبي قال: صليت في جامع المدينة والى جانبى رجلان على أحدهما ثياب السفر، فقال أحدهما لصاحبه: يا فلان أما علمت ان طين قبر الحسين عليه السلام شفاء من كل داء، وذلك انه كان بي وجع الجوف فتعالجت بكل دواء فلم أجد فيه عافية وخضت على نفسى وأيست منها، وكانت عندنا امرأة من أهل الكوفة عجوز كبيرة، فدخلت على وأنا فى أشد ما بى من العلة، فقالت لى: ياسلم ما أرى علتك كل يوم الا زائدة؟ فقلت لها: نعم۔ قالت: فهل لك أن أعالجك فتبرأ باذن الله عز وجل؟ فقلت لها: ما أنا الى شئ أخرج منى الى هذا، فسقتنى ماء فى قدح فسكنت عنى العلة ویرأت حتى كان لم اتكن بى علة قط، فلما كان بعد



أشهر دخلت على العجوز فقلت: لها: بالله عليك يا سلمة -
 وكان اسمها سلمة - بماذا داويتني؟ فقالت: بواحدة مما
 في هذه السبحة - من سبحة كانت في يدها - فقلت: وما
 هذه السبحة؟ فقالت: إنها من طين قبر الحسين - فقلت لها:
 يا رافضية داويتني بطين قبر الحسين، فخرجت من عندي
 مغضبة ورجعت والله علتي كأشد ما كانت وأنا أقاسي
 منها الجهد والبلاء، وقد والله خشيت على نفسي، ثم أذن
 المؤذن فقاما يصليان وغابا عني.

(بخلاف استاد) حسین بن محمد ابو عبد اللہ ازوی نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے،
 انھوں نے ذکر کیا: میں مدینہ کی جامع مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا۔ میری ایک جانب دو شخص موجود
 تھے۔ جن میں سے ایک کے لباس سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ سفر سے واپس آیا ہے۔ اُن میں سے
 ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اے فلاں! تو نہیں جانتا کہ امام حسین بن علی علیہ السلام کی قبر کی مٹی میں
 ہر بیماری کی شفا موجود ہے۔ اس لیے کہ مجھے پیٹ کی ایک بیماری تھی۔ میں نے ہر طرح کا علاج کیا
 لیکن کسی دواء سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میں ڈرنے لگا اور اس کے علاج سے ناامید ہو چکا تھا۔
 ہمارے نزدیک کوئٹہ کی ایک بوڑھی عورت رہتی تھی۔ وہ میرے گھر آئی۔ میں اُس وقت شدت تکلیف
 سے پریشان تھا۔

اُس بوڑھی عورت نے مجھ سے کہا: اے سالم! کیا وجہ ہے میں دیکھ رہی ہوں کہ تیری بیماری
 روز بہ روز بڑھتی جا رہی ہے ختم نہیں ہو رہی؟ میں نے اُس سے کہا: ہاں! اُس نے کہا: کیا میں تیرا
 علاج کروں؟ حکم خدا سے تو ضرور ٹھیک ہو جائے گا۔ میں نے کہا: اس سے زیادہ مجھے اور کیا چاہیے۔
 پس اُس نے مجھے ایسا پانی پلایا جس میں کوئی چیز ملی ہوئی تھی۔ جیسے ہی میں نے وہ پانی پیا تو مجھے سکون
 ملا اور کچھ دیر بعد میں بالکل ٹھیک ہو گیا گویا کہ میں بیمار تھا ہی نہیں۔ پس جب ایک ماہ کے بعد وہ
 بوڑھی عورت دوبارہ ہمارے ہاں آئی تو میں نے اس سے کہا: اے سلمہ! (یعنی اس کا نام سلمہ تھا)
 آپ کو خدا کی قسم، مجھے ضرور بتائیں کہ کس دوائی سے آپ نے میرا علاج کیا ہے؟ اُس نے کہا: میں
 نے ایسی ایک دوائی سے جو اس قہلی میں ہے اور اُس وقت اُس کے ہاتھ میں ایک قہلی موجود تھی۔
 میں نے کہا: اس میں کیا ہے؟ اُس نے کہا: اس میں امام حسین ابن علی علیہ السلام کی قبر اطہر کی مٹی ہے۔

میں نے کہا: اے رافضیہ! کیا تو نے میرا علاج حسین کی قبر کی مٹی سے کیا ہے؟ پس وہ میرے گھر سے غضب ناک حالت میں باہر چلی گئی۔ خدا کی قسم، اُس وقت میری بیماری لوٹ آئی اور میں اُس کی سختی اور شدت کا پہلے سے مقایسہ نہیں کر سکتا تھا۔ خدا کی قسم، میں اپنے فضل پر ڈرتا ہوں۔ پھر مؤذن نے اذان دی پس اُن دونوں نے نماز ادا کی اور وہ دونوں وہاں سے غائب ہو گئے۔

خاکِ شفا کی توہین کرنے کی سزا

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خشيش قال: حدثني محمد بن عبد الله قال: حدثني الفضل بن محمد بن أبي طاهر الكاتب قال: حدثنا أبو عبد الله محمد بن موسى السريعي الكاتب قال: حدثني أبي موسى بن عبد العزيز قال: لقيني يوحنا بن سراقبيون النصراني المتطبيب في شارع أبي أحمد فاستوقفني وقال لي: بحق نبيك ودينك من هذا الذي يزور قبره قوم منكمن بناحية قصر ابن هبيرة من هو من أصحاب نبيكم؟ قلت: ليس هو من أصحابه هو ابن بنته، فما دعاك الى المسألة عنه؟ فقال: له عندي حديث طريف. فقلت: حدثني به. فقال: وجه الى سابور الكبير الخادم الرشيدى في الليل فصررت اليه فقال لي: تعال معي، فمضى وأنا معه حتى دخلنا على موسى ابن عيسى الهاشمي فوجدناه زائل العقل متكأ على وسادة، واذا بين يديه طست فيه حشو جوفه، وكان الرشيد استحضره من الكوفة، فأقبل سابور على خادم كان من خاصة موسى فقال له: ويحك ما خبره؟ فقال له: أخبرك انه كان من ساعة جالساً وحوله ندماء وهو من اصبح الناس جسماً وأطيبهم نفساً، اذ جرى ذكر الحسين بن علي عليه السلام قال يوحنا هذا الذي سألتك عنه؟ فقال موسى: ان الرافضة لتغلوا فيه حتى انهم فيما عرفت يجعلون تربته دواء يتداوون به. فقال له رجل من بني هاشم كان حاضراً: قد كانت بي علة غليظة فتعالجت بها



بكل علاج فما نفعنى حتى وصف لى كاتى ان آخذ من هذه التربة، فأخذتها فتنفعنى الله بها وزال عنى ما كنت أجده۔
 قال: فبقى عندك منها شىء؟ قال: نعم۔ فوجه فجاء منها بقطعة فناولها موسى بن عيسى فأخذها موسى فاستدخلها دبره استهزاء أ بمن يلدوى بها واحتقاراً وتصغراً لهذا الرجل الذى هذه تربته۔ يعنى الحسين عليه السلام۔ فما هو الا ان استدخلها دبره حتى صاح النار النار الطست الطست، فجنثاه بالطست فأخرج فيها ما ترى، فانصرف الندماء وصار المجلس مائماً، فأقبل على سابور فقال: انظر هل لك فيه حيلة؟ فدعوت بشمعة فنظرت فاذا كبده وطعاله وورثه وفؤاده خرج منه فى الطست، فنظرت الى أمر عظيم فقلت: ما لأحد فى هذا صنع الا أن يكون لعيسى الذى كان يحيى الموت۔ فقال لى سابور: صدقت ولكن كن ههنا فى الدار الى أن يتبين ما يكون من أمره فبت عندهم وهو بتلك الحال ما رفع رأسه، فمات وقت السحر۔

قال محمد بن موسى: قال لى موسى بن سريخ: كان يوحنا يزور قبر الحسين وهو على دينه، ثم أسلم بعد هذا وحسن اسلامه۔

(بخلاف اسناد) ابو موسیٰ بن عبدالعزیز نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: یوحنا بن سراقون نصرانی (جو ایک حکیم و طبیب تھا) مجھے ابو احمد روڈ پر ملا۔ اُس نے مجھے روک لیا اور مجھ سے کہا: میں آپ کو آپ کے نبی اور آپ کے دین کا واسطہ دیتا ہوں یہ بتائیں کہ یہ شخصیت کون ہے، جس کی قبر کی تم مسلمان قوم زیارت کرتے ہو؟ جو ابن ہبیرہ کے محل کی جانب ہے۔ کیا وہ تمہارے نبی کے اصحاب میں سے ہے؟

میں نے عرض کیا: ہمارے نبی کا صحابی نہیں ہے بلکہ وہ ہمارے نبی کی دختر کا فرزند ہے۔

لیکن آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں؟

اُس نے کہا: کیونکہ اُس کے متعلق میرے پاس ایک عمدہ بات ہے۔ میں نے کہا: آپ

وہ بات میرے سامنے بیان کریں۔



اُس شخص نے کہا: آج رات رشید کا خادم جس کا نام ساہو رکیر ہے، وہ میرے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ رشید آپ کو بلا رہا ہے آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں اُس کے ساتھ گیا۔ یہاں تک کہ ہم موسیٰ بن عیسیٰ ہاشمی کے گھر میں داخل ہوئے۔ ہم نے اُس کو اس حالت میں دیکھا کہ اُس کی عقل زائل ہو چکی ہے اور وہ نکیہ سے ٹک لگائے ہوئے ہے اور اُس کے سامنے طشت ہے، جس میں اس کے پیٹ کی احتویاں موجود ہیں اور رشید اُسے کوفہ سے لے کر آیا تھا۔ ساہو اُس کے خادم خاص کی طرف متوجہ ہوا، اور اُس سے کہا: افسوس ہے تجھ پر اس کے متعلق بتاؤ کہ اس کو کیا ہوا تھا؟

اُس نے کہا: اس کے بارے میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ ایک گھنٹہ پہلے یہ بالکل تندرست تھا اور اس کے ساتھ شراب پینے والے اس کے ارد گرد موجود تھے اور یہ اُن میں سب سے زیادہ محنت مند تھا۔ اس دوران حسین ابن علی علیہ السلام کا تذکرہ شروع ہوا۔ یوحنا نے کہا: کیا یہ وہی حسین ہے جس کے بارے میں میں نے آپ سے سوال کیا تھا؟ موسیٰ نے کہا: ہاں! یہ واقعی شیعہ اُس کے بارے میں بہت زیادہ غلو کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کا اس کے بارے میں گمان ہے کہ اُس کی قبر کی مٹی سے تمام بیماریوں کا علاج ہوتا ہے۔

اس دوران ایک آدمی جو ہاشمی خاندان میں سے تھا اُس نے کہا: ہاں! ایسے ہی ہے۔ مجھے ایک بیماری تھی جس کا میں نے ہر ممکن علاج کیا لیکن مجھے کسی علاج سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا، یہاں تک کہ میرے سرکاری نے مجھ سے کہا: میں قبر حسین کی مٹی میں سے کچھ لاؤں۔ میں نے اُس سے کچھ مٹی لی اور اُس کو کھایا تو خدا وعدہ کریم نے مجھے اس کے ذریعے فائدہ دیا اور میری بیماری ختم ہو گئی۔ گویا کہ مجھے اصلاً کوئی بیماری تھی ہی نہیں۔ موسیٰ نے اس سے کہا: کیا تیرے پاس اس مٹی میں سے بچی ہوئی مٹی ہے؟ اُس آدمی نے کہا: ہاں! وہ گیا اور اُس میں سے مٹی کا ایک ٹکڑا لے کر آیا۔ موسیٰ بن عیسیٰ نے اس کو پکڑا اور پکڑنے کے بعد اُس مٹی کو جس سے لوگ علاج کیا کرتے تھے، اس کی توہین کرنے کی خاطر اُس کو اپنی دہر (پینچ) میں داخل کر دیا اور اس کام سے وہ اُس مٹی اور خود اس ہستی (امام حسین علیہ السلام) کے جس کی قبر کی مٹی تھی) کی توہین اور حقیر کرنا چاہتا تھا۔ ابھی مٹی کو دہر میں لیے کچھ ہی دیر گزری کہ اس نے جلاٹا شروع کر دیا۔ آگ آگ میں جل گیا۔ میرے حکم میں آگ ہے۔ طشت، طشت لے کر آؤ۔ ہم طشت لے کر آئے تو اس



کے پیٹ سے یہ کچھ نکلا جو آپ اس طشت میں دیکھ رہے ہیں۔ جیسے ہی اس کی یہ حالت ہوئی تو سارے ساتھی اس سے دور ہو گئے اور وہ محفل جو خوشی کی تھی وہ ماتم و غم کی محفل بن گئی۔

سابور میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کہا: آپ اس کو دیکھیں کہ کیا اس کا علاج آپ کے پاس ہے؟ آپ کی نظر میں اس کا علاج ممکن ہے؟ میں نے ایک شمع منگوائی اور دیکھا کہ اُس کا جگر، اُس کا دل اور اس کی انتڑیاں، سب کچھ اس طشت میں باہر آ چکی ہیں۔ میں نے اس کو بہت عظیم معاملہ قرار دیا اور کہا: اِس کے بارے میں دنیا کا کوئی حکیم و طبیب کچھ نہیں کر سکتا مگر یہ کہ مردوں کو زندہ کرنے والے عیسیٰ آ جائیں۔ سابور نے مجھ سے کہا: آپ نے سچ کہا ہے لیکن آپ آج اسی گھر میں رہیں تاکہ اِس کا معاملہ حل ہو جائے۔ میں وہاں پر ہی ٹھہر گیا اور میں دیکھتا رہا کہ وہ اسی حالت میں رہا اور اس نے اپنا سر تک نہیں ہلایا اور وہ مہری کے وقت مر گیا۔

محمد بن موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ موسیٰ بن سرجل نے بیان کیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد وہ یوحنا ہمیشہ قبرِ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرتا تھا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

موسیٰ بن عیسیٰ کی دشمنی کا ایک واقعہ

(وَعنه) قال: حدثني شيخني رحمه الله قال: أخبرنا ابن خنيس عن محمد بن عبدالله قال: حدثنا ابو الطيب علي بن محمد بن مخلد الجعفي الدهان بالكوفة قال: حدثنا احمد بن ميثم بن أبي نعم قال: حدثنا يحيى ابن عبد الحميد الجعفي املاء علي في منزله قال: خرجت أيام ولاية موسى ابن عيسى الهاشمي في الكوفة من منزلي فلقيني أبو بكر بن عياش فقال لي: امض بنا يا يحيى الى هذا، فلم أدر من يعني وكنت أجل أبا بكر عن مراجعة، وكان راكباً حماراً فجعل يسير هليلجاً وأنا امشي مع ركابه، فلما صرنا عند الدار المعروفة بدار عبدالله بن حازم التفت الى فقال لي: يا بن الجعفي انما جررتك معي وحشمتك معي ان تمشي خلفي لأسمعك ما أقول لهذا الطاغية. قال: فقلت من هو يا أبا بكر؟ قال: هذا الفاجر الكافر موسى بن عيسى،



فسكت عنه ومضى وأنا أتبعه حتى إذا صرنا الى باب موسى بن عيسى ويصربه الحاجب وتبينه، وكان الناس ينزلون عند الرحبة فلم ينزل أبوبكر هناك، وكان عليه يومئذ قميص وأزار وهو محلول الأزار.

قال: فدخل على حمار وناداني تعالى يابن الجماني، فمعنني الحاجب فزجره أبوبكر وقال له: أتمنعه يا فاعل وهو معي، فتركتني فما زال يسير على حمارة حتى دخل الأبواب فبصرنا موسى وهو قاعد في صدر الأيوان على سريره ويجنبى السرير رجال متسلحون وكذلك يصنعون، فلما ان رآه موسى رحب به وقربه وأقعد على سريره ومنعت أنا حين وصلت الى الأيوان ان أتجاوزوه، فلما استقر أبوبكر على السرير التفت فرأني حيث أنا واقف، فناداني، تعال ويحك، فصرت اليه ونعلى في رجلى وعلى قميص وأزار فأجلسني بين يديه، فالتفت اليه موسى فقال: هذا رجل تكلمنا فيه؟ قال: لا ولكني جئت به شاهداً عليك. قال: فيماذا؟ قال: اني رأيتك وما صنعت بهذا القبر. قال: أي قبر؟ قال: قبر الحسين بن علي ابن فاطمة بنت رسول الله.

وكان موسى قد وجه اليه من كرب وكره جميع أرض الحائر وحرثها وزرع الزرع فيها، فانتفخ موسى حتى كاد ان يتقد ثم قال: وما أنت وذا؟ قال: اسمع حتى أخبرك، علم اني رأيت في منامي كأنني خرجت الى قومي بنى غاضرة، فلما صرت بقلعة الكوفة اعرضني خنازير عشرة تريدني، فأعانتني الله برجل كنت أعرفه من بنى أسد فدفعها عني، فمضيت لوجهي، فلما صرت الى ساهي ضللت الطريق، فرأيت هناك عجوزاً فقالت لي: أين تريد أيها الشيخ؟ قلت: اريد الغاضرة. قالت لي: تنظر هذا الوادي فانك اذا أتيت

آخره اتضح لك الطريق، فمضيت ففعلت ذلك فلما صرت الى نينوا اذا أنا شيخ كبير جالس هناك فقلت: من أين أنت أيها الشيخ؟ فقال لي: أنا من أهل هذه القرية. فقلت: تعد من السنين؟ فقال: ما احفظ ما مضى من سنى عمرى ولكن أبعد ذكرى انى رأيت الحسين ابن على عليهما السلام ومن كان معه من أهله ومن تبعه يمنعون الماء الذى تراه ولا يمنع الكلاب ولا الوحوش شربه، فاستعظمت ذلك وقلت له: ويحك أنت رأيت هذا؟ قال: أى والذى سمك السماء لقد رأيت هذا أيها الشيخ وعايته وانك واصحابك هم الذين يعينون على ما قد رأينا مما اقترح عيون المسلمين ان كان فى الدنيا مسلم. فقلت: ويحك وما هو؟ قال: حيث لم تنكروا ما أجرى سلطانكم اليه. قلت: ما أجرى اليه؟ قال: أيكرب قبر ابن النبىؐ ويحرث أرضه؟ قلت: وأين القبر؟ قال: ها هو ذا أنت واقف فى أرضه، فأما القبر فقد عمى عن ان يعرف موضعه.

قال أبوبكر بن عياش: وما كنت رأيت القبر قبل ذلك الوقت قط ولا أتيت فى طول عمرى، فقلت: من لى بمعرفته؟ فمضى معى الشيخ حتى وقف لى على حير له باب وأذن واذا جماعة كثيرة على الباب فقلت للاذن: أريد الدخول على ابن رسول الله. فقال: لا تقدر على الوصول فى هذا الوقت. قلت: ولم؟ قال: هذا وقت زيارة ابراهيم خليل الله ومحمد رسول الله ومعهما جبرائيل وميكائيل فى رعييل من الملائكة كثير.

قال أبوبكر بن عياش: فانتهيت وقد دخلنى روع شديد وحزن وكآبة ومصت بى الأيام حتى كدت ان أنسى المنام، ثم اضطرت الى الخروج الى بنى غاضرية لدين كان لى على رجل منهم، فخرجت وأنا لا أذكر الحديث حتى اذا



صرت بقترة الكوفة لقيني عشرة من اللصوص، فحين رأيتهم ذكرت الحديث ورعبت من خشيتي لهم فقالوا لي: الق ما معك وانج بنفسك وكانت معي نفقة، فقلت: ويحكم أنا أبو بكر بن عياش وانما خرجت في طلب دين لي، والله الله لا تقطعوني عن طلب ديني وتضروا بي في نفقتي فاني شديد الاضافة، فنادى رجل منهم مولاي: ورب الكعبة لا تعرض له. ثم قال لبعض فتيانهم: كن معه حتى يصير به الى الطريق الايمن.

قال أبو بكر: فجعلت أتذكر ما رأيته في المنام وأتعجب من تأويل الخنازير حتى صرت الى نينوا، فرأيت والله الذي لا اله الا الله هو الشيخ الذي كنت رأيته في منامي بصورته وهيته رأيته في اليقظة كما رأيته في المنام سواء، فحين رأيته ذكرت الأمر والرؤيا فقلت: لا اله الا الله ما كان هذا الا وحياً، ثم سأله كمسألتي اياه في المنام، فأجابني ثم قال لي: امض بنا فمضيت فوقف معي على الموضع وهو مكروب، فلم يفتني شئ في منامي الا الأذن والحير فاني لم أر حيراً ولم أر أذنأ، فاتق الله أيها الرجل فاني قد آليت على نفسي ألا أدع اذاعة هذا الحديث ولا زيارة ذلك الموضع وقصده واعظامه، فان موضعاً يأتيه ابراهيم ومحمد وجبرائيل وميكائيل لحقيق بأن يرغب في انبائه وزيارته، فان أبا حصين حدثني ان رسول الله صلى الله عليه وآله قال: من رأى في المنام فايأى رأى فان الشيطان لا يتشبه به.

فقال له موسى: انما امسكت عن اجابة كلامك لاستو في هذه الحمقة التي ظهرت منك، وبالله لئن بلغني بعد هذا الوقت انك تتحدث بهذا لأضربن عتقك وعتق هذا الذي جئت به شاهداً علي. فقال أبو بكر: اذا بمنعني الله واياه



منك فاي انما أردت الله بما كلمتك به. فقال له: أتراجعني يا عصف وشتمه، فقال له: اسكت اخزأك الله وقطع لسانك، فأرعد موسى على سريره ثم قال: خذوه فأخذ الشيخ عن السرير واخذت أنا، فوالله لقد مرينا من السحب والجبر والضرب ما ظننت اننا لا نكثر الاحياء أبداً، وكان أشد ما مر بي من ذلك ان رأسي كان يجر على الصخر وكان بعض مواليه يأتيني فيتف ليحيي وموسى يقول يقتلوهما بني كذا وكذا بالزاني لا يكتي، وأبو بكر يقول له: امسك قطع الله لسانك وانتقم منك، اللهم اياك أردنا ولولد وليك غضباً وعليك توكلنا، فصير بنا جميعاً الى الحبس فما لبثنا في الحبس الا قليلاً فالتفت الى أبو بكر ورأى ثيابي قد خرقت وسالت دمائي فقال: يا جفاني قد قضينا لله حقاً واكتسبنا في يومنا هذا أجراً ولن يضيع ذلك عند الله ولا عند رسوله، فما لبثنا الا مقدار غداء ونومة حتى جاءنا رسوله فأخرجنا اليه وطلب حمار أبي بكر فلم يوجد، فدخلنا عليه فاذا هو في سرداب له يشبه الدور سعة وكبراً فتعبنا في المشي اليه تعباً شديداً، وكان أبو بكر اذا تعب في مشيه جلس يسيراً ثم يقول: اللهم ان هذا فيك فلا تنسه، فلما دخلنا على موسى واذا على سرير له فحين بصرنا قال: لاهيا الله ولا قرب من جاهل أحق يتعرض لما يكره، ويلك يادعي ما دخولك فيما بيننا معشر بني هاشم. فقال له أبو بكر: قد سمعت كلامك والله حسبك. فقال له: اخرج قبحك الله والله لئن بلغني ان هذا الحديث شاع أو ذكر عنك لأضربن عنقك.

ثم التفت الى وقال: يا كلب وشتمني وقال: اياك ثم اياك أن تظهر هذا فانه انما خيل لهذا الشيخ الأحق شيطان يلعب به في منامه اخرجنا عليكما لعنة الله وغضبه، فخرجنا وقد



يشتنا من الحياة، فلما وصلنا الى منزل الشيخ أبي بكر وهو
يمشي وقد ذهب حمارة، فلما أراد أن يدخل منزله التفت
الى وقال: احفظ هذا الحديث واثبته عندك ولا تحدثن
هؤلاء الرعاغ ولكن حدث به أهل العقول والدين۔

(بخلاف استاد) جناب احمد بن ميثم بن ابو نعیم نے یحییٰ بن عبد الحمید جعانی سے نقل کیا ہے
وہ کہتا ہے کہ یہ روایت اُس نے مجھے اپنے گھر میں لکھوائی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جن ایام میں
کوفہ میں موسیٰ بن عیسیٰ ہاشمی کی حکومت تھی۔ اُن دنوں ایک دن میں گھر سے نکلا۔ میری ملاقات
ابو بکر بن عیاش سے ہو گئی۔ اُس نے مجھ سے کہا: اے یحییٰ! آؤ میرے ساتھ اُس شخص کی طرف
چلیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس کی مراد کون سا شخص تھا۔ میں ابو بکر کی خاطر وہاں سے اٹھا اور اُس
کے ساتھ ہولیا۔ وہ اپنے گدھے پر سوار تھا اور میں اس کے پیچھے پیچھے پیدل چلتا شروع ہو گیا۔
جب ہم عبداللہ بن حازم کے گھر کے قریب پہنچے تو ابو بکر میری طرف متوجہ ہوا اور مجھ سے کہا: اے
ابن جعانی میں آپ کو اپنے ساتھ کھینچ کر لایا ہوں اور اپنے ساتھ پیدل چلا کر تھکا دیا ہے، صرف اور
صرف اس لیے تاکہ میں خود آپ کو سنواؤں کہ جو اس باغی اور کافر کے بارے میں کہتا ہوں۔ میں
نے کہا: اے ابو بکر! آپ کی مراد کون شخص ہے؟ اُس نے کہا: یہ کافر و قاجر موسیٰ بن عیسیٰ ہے۔ وہ
خاموش ہو گیا اور چلتا شروع کر دیا۔ میں بھی اُس کے ساتھ ساتھ چلا رہا، یہاں تک کہ ہم موسیٰ
بن عیسیٰ کے دروازے تک پہنچ گئے۔ وہاں دربان موجود تھا جو لوگوں کو روک رہا تھا۔

تمام لوگ اپنی سواریوں سے باہر کے صحن میں اتر رہے تھے لیکن ابو بکر وہاں پر اپنی
سواری سے نہ اُترا۔ اس دن ابو بکر کا لباس یہ تھا کہ اس نے ایک چادر اور قمیص زیب تن کر رکھی
تھی اور ایک چادر اپنے ارد گرد لپیٹی ہوئی تھی۔

یحییٰ نے بیان کیا ہے: ابو بکر اپنے گدھے پر سواری ہی اندر چلا گیا اور مجھے بھی آواز دی،
اے ابن جعانی! آ جاؤ۔ (میں اندر جانے لگا تو) مجھے دربان نے روک لیا، ابو بکر نے اُس کو
ڈانٹا اور اُس سے کہا: اے مالائقی! وہ میرے ساتھ آیا ہے۔ تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ وہ اپنے
گدھے پر سواری ہی اندر داخل ہوا۔ موسیٰ بن عیسیٰ نے دیکھا (وہ دربار میں کرسی صدارت پر بیٹھا
ہوا تھا اور تخت پر دوسرے لوگ بھی موجود تھے جو مسلح تھے اور وہ ایسے ہی رہتے تھے)۔

جب موسیٰ نے ابو بکر کو دیکھا تو خوش آمدید کہا اور اس کو اپنے قریب بلایا اور اپنے تخت پر



جگہ دی اور میں وہاں پر ہی رُک گیا۔ جب ابو بکر بیٹھ گیا تو میری طرف متوجہ ہوا اور مجھے دیکھا کہ میں وہاں دور ہی رُکا ہوا ہوں تو اس نے مجھے آواز دی۔ اے ابنِ جعانی! آگے آؤ۔ میں بھی اس کے قریب چلا گیا۔ میری حالت یہ تھی کہ میری جوتی میرے قدموں میں تھی اور ایک تھیں اور ایک چادر میرے جسم پر تھی۔ ابو بکر نے مجھے موسیٰ کے سامنے بٹھا دیا۔ موسیٰ اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: یہ کون ہے؟ اس کے بارے میں مجھے بتاؤ کیا یہ کوئی کام لے کر آیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! بلکہ میں اس کو اس لیے لے کر آیا ہوں تاکہ یہ مجھ پر شاہد ہو جائے۔

اُس نے پوچھا: کس چیز کا شاہد؟ اس نے کہا: میں اس کو دکھانا چاہتا ہوں کہ تو اس قبر کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ اس نے کہا: کون سی قبر کے ساتھ؟ ابو بکر نے کہا: حسین ابنِ علی علیہ السلام جو رسولِ خدا کی بیٹی کے فرزند ہیں۔ جبکہ تو قبرِ اطہر اور اُس کے ارد گرد کی ساری زمین پر زراعت کرنا چاہتا ہے۔ یہ بات سننے کے بعد موسیٰ انتہائی غصے میں آ گیا اور کہنے لگا: تم کون ہوتے ہو، مجھے اس کے بارے میں بتانے والے؟ ابو بکر نے کہا: میں آپ کو اپنی بات بتانے آیا ہوں۔ جان لو کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک دن میں بنی عاصرہ کی طرف نکلا۔ جب میں کوفہ کے باہر کے صحرا میں آیا تو دس سوروں نے میرا راستہ روکا اور وہ مجھ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ خدا نے میری مدد فرمائی۔ ایک ایسے شخص کے ذریعے جس کے بارے میں مجھے معلوم ہوا کہ وہ بنی اسد سے ہے۔ اُس نے ان سوروں کو مجھ سے دُور کیا۔

پھر میں نے سیدھا چلتا شروع کر دیا اور جب میں سامی کے قریب پہنچا تو میں راستہ بھول گیا۔ میں نے وہاں پر ایک بوڑھی عورت کو دیکھا۔ اس نے مجھ سے سوال کیا: اے بزرگوار! تم کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے جواب میں کہا: میں عاصرہ یہ جانا چاہتا ہوں۔ اس نے مجھ سے کہا: یہ سامنے وادی دیکھ رہے ہو، جب تم اس کے آخر میں جاؤ گے تو وہاں تمہیں ایک راستہ ملے گا۔ اُس پر چلے جانا۔ میں نے چلتا شروع کر دیا اور جیسا اس بوڑھی عورت نے بتایا تھا، دیکھتے ہی ہوا اور میں اُس راستے پر چلتے چلتے غنوا پہنچ گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں پر ایک بوڑھا مرد بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے اس سے سوال کیا: اے بزرگوار! آپ کہاں کے رہتے ہیں؟ اس نے مجھے جواب دیا: میں اسی آبادی کا رہنے والا ہوں۔ میں نے اس سے سوال کیا: کتنے سال سے آپ یہاں پر رہائش پذیر ہیں؟ اس نے مجھے جواب دیا: اسی مدت



کو اچھی طرح نہیں جانتا لیکن مجھے اتنا معلوم ہے کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ حسین ابن علی علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو (جو ان کے اہل بیت اور ان کی اتباع کرنے والے تھے) اس پانی سے روکا گیا تھا، جس پانی کو کتے اور وحشی جانور پی سکتے تھے۔ میں نے اس بات کو بڑا عظیم شمار کیا اور اُس بوڑھے سے کہا: افسوس ہے آپ پر کہ آپ نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ان کی مدد نہ کی۔ اس نے کہا: ہاں! مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے بغیر ستونوں کے آسمان کو بلند کیا ہوا ہے۔ اے شیخ! میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ان کی مدد بھی کی اور تم اور تمہارے ساتھی یہ وہ لوگ تھے جو ان کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے، اگرچہ یہ سارے مسلمان تھے۔ میں نے کہا: افسوس ہے یہ کون لوگ ہیں؟ اُس نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا بادشاہ جو کر رہا ہے وہ اس کو روکتے نہیں ہیں۔ میں نے کہا: وہ کیا کر رہا ہے؟ اس نے کہا: وہ نبی اکرمؐ کے فرزند کی قبر پر بل چلا کر کھیتی باڑی کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا: وہ قبر کہاں پر ہے؟ اُس نے جواب دیا: تو اُسی قبر والی زمین پر کھڑا ہے اور اس قبر کی میرے چچا نے مجھے نشان دی کرائی ہے۔

ابوبکر بن عیاض نے کہا: میں نے اُس مقام پر کبھی قبر نہیں دیکھی تھی اور میں پوری زندگی اس مقام پر نہیں گیا تھا۔ میں نے اُس بزرگ سے کہا: مجھے قبر کے بارے میں کیسے معلوم ہوگا؟ وہ بزرگ میرے ساتھ چلنا شروع ہو گئے اور چلتے چلتے ہم ایک چار دیواری کے قریب گئے، جس میں دروازہ لگا ہوا تھا۔ اُس نے اذن دخول طلب کیا جبکہ اُس وقت لوگوں کی ایک بڑی جماعت دروازے پر کھڑی تھی۔ میں نے اُس اجازت دینے والے سے کہا: میں رسول خدا کے فرزند کے پاس جانا چاہتا ہوں۔

اُس نے مجھے جواب میں کہا: اس وقت اندر جانا ممکن نہیں ہے۔ میں نے پوچھا کیوں؟ اُس نے کہا: یہ وہ وقت ہے جس میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور ان کے ہمراہ حضرت محمدؐ اور ان دونوں کے ساتھ حضرت جبرائیلؑ، حضرت میکائیلؑ اور ان کے ہمراہ فرشتوں کی ایک کثیر تعداد فرزند رسولؐ کی زیارت کر رہے ہیں۔

ابوبکر بن عیاض کہتا ہے: میں اس کے بعد خواب سے بیدار ہو گیا اور مجھ پر بہت زیادہ خوف طاری ہو چکا تھا اور میں سخت حزن و غم میں مبتلا تھا پھر ایک زمانہ گزر گیا اور میں اس خواب



کو بھول چکا تھا۔ پھر اچانک مجھے مجبوراً غاضیہ جانا پڑا چونکہ غاضیہ کے ایک بندے سے میں نے قرض لینا تھا، جس کی خاطر جانا پڑا۔ پس جب میں غاضیہ کے لیے روانہ ہوا تو مجھے خواب والی کہانی یاد نہیں تھی، یہاں تک کہ میں کوفہ کے صحرا میں پہنچا تو مجھے ان چوروں نے روکا تو اُس وقت وہ خواب مجھے یاد آ گیا۔ اُس وقت میرے اوپر خوف طاری ہو گیا۔

انہوں نے مجھ سے کہا: جو کچھ میرے پاس ہے وہ ہمارے حوالے کر دے اور اپنے آپ کو بچالے۔ میرے پاس کچھ زادِ راہ تھا۔ میں نے ان سے کہا: افسوس ہے تمہارے لیے، میں ابوبکر بن عیاش ہوں اور میں غاضیہ میں کسی سے اپنا قرضہ وصول کرنے کے لیے نکلا ہوں۔ خدا کی قسم، خدا کی قسم، تم لوگ مجھے میرے قرضے کی وصولی سے نہ روکو۔ کیونکہ یہ میرے لیے بہت نقصان دہ ہے۔ مجھے اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ان سے ایک فحش پکارا (جوان کا سردار تھا) رب کعبہ کی قسم، اس کو چھوڑ دو۔ پھر اُس نے اُن میں سے ایک سے کہا: جاؤ اس کے ساتھ اور اس کو محفوظ راہ تک چھوڑ آؤ۔

ابوبکر بن عیاش نے کہا: مجھے سارا خواب یاد آ گیا اور خواب میں جو سوروں کو دیکھا اس کی تعبیر سے مجھے بہت زیادہ تعجب ہوا اور میں چلا چلا نیندا کھینچ گیا۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی، جس کے علاوہ کوئی مجبوز نہیں ہے، جس بزرگ کو میں نے خواب میں دیکھا تھا، اُسی شکل و صورت کا بزرگ میں نے وہاں پر بیداری کی حالت میں دیکھا۔ جب میں نے اُس بزرگ کو دیکھا تو خواب والی ساری صورت حال میرے ذہن میں آ گئی۔

میں نے کہا: لا الہ الا اللہ یہ تو زندہ ہے۔ پھر میں نے اُس سے وہی کچھ پوچھا جو میں نے خواب میں اُس سے دریافت کیا تھا۔ اُس نے مجھے جواب دیا۔ پھر اس نے مجھ سے کہا: میرے ساتھ آؤ۔ میں اس کے ساتھ چلا اور میں اس کے ساتھ اُس مقام پر کھڑا ہوا کہ جس میں ملی چلائے جا چکے تھے۔ مجھے خواب والی ساری صورتِ حال نظر آئی سوائے اُس چار دیواری اور اذن دینے والے کے۔ وہ سب کچھ مجھے نظر نہ آیا۔

میں نے کہا: اے فحش! اللہ سے ڈر اور میں خدا کی قسم اٹھاتا ہوں کہ میں نے یہ خواب والی بات خود اپنی طرف سے نہیں بتائی اور نہ ہی میں نے اُس مقام کی زیارت کا قصد کیا تھا اور نہ ہی اس کی عظمت اپنی طرف سے بیان کی ہے۔ تحقیق! وہ مقام ایسا ہے کہ جہاں حضرت

ابراہیم و محمد کا آنا اور حضرت جبرائیل اور میکائیل کا فرشتوں کے ساتھ آنا سزاوار ہے اور تحقیق! ابو حصین نے میرے لیے ایک حدیث بیان کی ہے کہ جس میں رسول خدا نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا گویا وہ ایسے ہی ہے، جیسے اس نے مجھے جاگتے ہوئے دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آ سکتا۔

موسیٰ نے ابوبکر سے کہا: میں تیری گفتگو کا جواب نہیں دیتا چاہتا ورنہ یہ جو تو نے خواب والی بے وقوفی ظاہر کی ہے، میں اس کا ضرور جواب دیتا لیکن خدا کی قسم، اگر آج کے بعد دوبارہ مجھے معلوم ہو گیا کہ تو نے یہ کہانی سنائی ہے تو پھر تجھے اور جس کو تو ساتھ لے کر آیا ہے، تم دونوں کو میں قتل کر دوں گا۔ ابوبکر نے کہا: خداوند کریم مجھے اور اس کو تیرے شر سے محفوظ فرمائے گا، کیونکہ میں نے صرف خدا کے لیے یہ بات بیان کی ہے۔ موسیٰ نے اُس سے کہا: اے نافرمان! اور اس کو گالیاں بھی دیں کہ تو مجھے آگے سے جواب بھی دے رہا ہے۔ ابوبکر نے اس سے کہا: خدا تجھے رسوا کرے اور تیری زبان کاٹ دے۔ موسیٰ زور سے چلایا۔ پھر کہا: پکڑو اس کو۔ پس شیخ ابوبکر اور مجھے ہم دونوں کو پکڑ لیا گیا۔ خدا کی قسم، ہمیں کھینچا گیا اور مارا گیا اور میرا گمان تھا کہ اب ہم کچھ دیر کے لیے زندہ ہیں اور ہمیں بہت سخت کھینچا جا رہا تھا اور ہمارے سرفروش پر رگڑے جارہے تھے۔ اُس کے بعض سپاہی آئے اور انھوں نے مجھے داڑھی سے پکڑا۔ موسیٰ نے حکم دے دیا کہ ان دونوں کو قتل کر دو اور ان دونوں کے ساتھ ذاتی والا سلوک کرو۔ ابوبکر نے اُس سے کہا: رک جا! خدا تیری زبان کاٹ دے۔ وہ تجھ سے ہمارا انتقام لے گا اور پھر یہ دعا کی:

اللهم اياك اردنا

اے میرے اللہ! ہم نے اس سے صرف اور صرف تیری خوشنودی کا ارادہ کیا، اور تیرے ولی کے فرزند کا، اور یہ ہمارے اوپر غضب ناک ہوا ہے اور ہم تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں ہم دونوں کو قید خانے میں قید کر دیا گیا۔ ابھی قید خانے میں کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ ابوبکر میری طرف متوجہ ہوا اور اُس نے دیکھا کہ میرے کپڑے پٹے ہوئے ہیں اور خون جاری ہے۔ اُس نے مجھ سے کہا: اے بھائی! ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر حق کو ادا کیا ہے اور آج ہم نے اس پر جو اجر حاصل کیا ہے وہ اللہ اور اُس کے رسول کے نزدیک کبھی ضائع نہیں ہوگا۔

ہم قید خانے میں کچھ دن کچھ راتیں رہے۔ یہاں تک کہ اس ملعون کا ایک غلام ہمارے



پاس آیا اور وہ ہمیں نکال کر اُس کی طرف لے گیا۔ اُس نے ابو بکر کا گدھا طلب کیا جو وہاں موجود نہیں تھا۔ جب ہم اُس کے پاس داخل ہوئے تو وہ سرداب (قبہ خانے) میں موجود تھا اور وہاں تک جاتے ہوئے ہم بہت زیادہ تھک چکے تھے حتیٰ کہ ابو بکر جب تھک جاتے تو وہ بیٹھ جاتے اور پھر فرماتے: اے اللہ! یہ تیری خاطر ہے۔ اس کو فراموش نہ کرنا۔ جب ہم موسیٰ کے پاس گئے تو وہ مکیہ پر ٹھک لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔ جب اُس نے ہماری طرف دیکھا تو کہا: خدا نے تم دونوں کو زندہ رکھ لیا ہے اور قریب تھا کہ ایک جاہل اور احمق کی طرف سے تم دونوں کو وہ چیز پیش آتی جو تم پسند نہ کرتے (یعنی قتل)۔ وائے ہوتیرے لیے اے مامون! تو کیوں اس معاملے میں وارد ہوا ہے جو ہمارے اور بنی ہاشم کے درمیان ہے؟ پس ابو بکر نے کہا: میں نے تیری بات سن لی ہے اور یہ ہی تیرے لیے کافی ہے۔ اُس نے ابو بکر سے کہا: جاؤ۔ اللہ تجھے خیر سے دُور رکھے۔ خدا کی قسم، اگر مجھے اطلاع مل گئی کہ تم نے اس بات کو کسی کے سامنے بیان کیا ہے اور اس کو مشہور کیا ہے تو میں ضرور تجھے قتل کر دوں گا۔

پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا اور مجھے گالی دیتے ہوئے کہا: اے کتے! تم بھی بچو کہ اس کو ظاہر کرو، کیونکہ اس بوڑھے کے ساتھ ایک شیطان ہے جو خواب میں اس کے ساتھ کھیلتا ہے۔ تم دونوں یہاں سے نکل جاؤ۔ خدا کی لعنت اور اُس کا غضب تمہارے اوپر ہو۔ ہم دونوں وہاں سے نکلے کہ ہم اپنی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے۔ جب ہم ابو بکر بن عیاش کے گھر پہنچے تو وہ پیدل چل رہا تھا کیونکہ اس کا گدھا کہیں جا چکا تھا۔ جب وہ اپنے گھر کے اندر داخل ہونے لگا تو وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا: اس حدیث کو محفوظ رکھو اور اس کو تمام لوگوں کے سامنے بیان نہ کرنا، لیکن جو اہل عقل اور دین والے لوگ ہیں، اُن کے سامنے اس کو ضرور بیان کرنا۔

بیری کاٹنے والے پر خدا کی لعنت ہو

(روایا لاسناد) أخبرنا ابن خنيس عن محمد بن عبد الله قال:
حدثنا محمد بن علي بن هاشم الأبلق قال: حدثنا الحسن
بن أحمد بن النعمان الوجهي الجورجاني نزيل قومس
وكان قاضيا قال: حدثني يحيى بن المغيرة الرازي قال:
كنت عند جرير بن عبد الحميد إذ جاءه رجل من أهل

العراق فسأله جرير عن خبر الناس فقال: تركت الرشيد وقد كرب قبر الحسين عليه السلام وأمر أن تقطع السدرة التي فيه فقطعت. قال: فرفع جرير يديه فقال: الله أكبر جاءنا فيه حديث عن رسول الله صلى الله عليه وآله أنه قال: لعن الله قاطع السدرة ثلاثاً، فلم تقف على معناه حتى الآن لأن القصد لقطعة تغيير مصرع الحسين عليه السلام حتى لا يقف الناس على قبره.

(مخبر اسناد) جناب یحییٰ بن مغیرہ رازی نے روایت کو نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں جریر بن عبدالمجید کے پاس موجود تھا کہ عراق کا رہنے والا ایک شخص اس کے پاس آیا۔ جریر نے اُس سے وہاں کے لوگوں کے بارے میں سوال کیا تو اُس نے جواب دیا: میں رشید جو حاکم کوفہ تھا اُس کو اس حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ وہ قبر امام حسین عليه السلام کو خراب کر رہا تھا اور اُس پر اُس نے تل چلوا دیے ہیں اور وہاں موجود پیری کے درخت کو کاٹ دیا ہے۔ جب یہ بات جریر نے سنی تو اُس نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور فرمایا: اللہ اکبر، ہمارے پاس رسول خدا کی ایک حدیث آئی ہے جس میں آپ نے پیری کے درخت کو کاٹنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور آپ نے تین دفعہ فرمایا: خدا لعنت کرے پیری کو کاٹنے والے پر۔ میں اس حدیث کا معنی و مفہوم ابھی تک نہ سمجھ سکا تھا مگر اب مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے یہ کیوں فرمایا تھا اور اس سے مراد کون ہے؟ اور اُس شخص نے اس پیری کو اس لیے کاٹا ہے کہ لوگ قبر حسین کی زیارت پر آئیں اور اس کے سائے میں نہ کھڑے ہو سکیں۔

جانوروں نے قبر امام حسین کا احترام کیا

(وعنه) عن شيخه رضي الله عنه قال: أخبرنا ابن خنيس: حدثنا محمد ابن عبد الله قال: حدثنا محمد بن جعفر بن محمد بن فرج الرخبي قال: حدثني ابي عن عمه عمر بن فرج قال: اتفدني المتوكل في تخریب قبر الحسين عليه السلام فصرت الى الناحية فأمرت بالبقر فمر بها على القبور فمرت عليها كلها فلما بلغت قبر الحسين عليه السلام لم تمر عليه. قال عمي عمر بن فرج: فأخذت العصا بيدي فما زلت



اضربها حتى تكسرت العصا في يدي فوالله ما جازت
على قبره ولا تخطته۔

قال لنا محمد بن جعفر: كان عمر بن فرج شديد الانحراف
عن آل محمد عليهم السلام ، فانا ابرئ الى الله منه ، وكان جدی
اخوه محمد ابن فرج شديد المودة لهم رحمه الله ورضی
عنه ، فانا اتولاه لذلك وافرح بولادته۔

(بخلاف اسناد) جناب محمد بن جعفر بن محمد بن فرج الرضی نے روایت کو اپنی والد سے نقل
کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے میرے چچا عمر بن فرج سے نقل کیا ہے۔ اُس نے بیان
کیا: مجھے متوکل نے قبر حسین کی خرابی کا حکم دیا۔ میں قبر کی طرف روانہ ہوا، میرے ساتھ تیل بھی
موجود تھے۔ میں نے حکم دیا کہ قبر پر بیلوں کے بل چلائے جائیں۔ بیلوں کے بل چلائے جانے
لگے۔ جیسے ہی تیل قبر کے قریب آئے تو وہ اصلاً آگے نہ بڑھے۔

عمر بن فرج نے کہا: میں نے ڈنڈا پکڑا اور اُن کو مارنا شروع کر دیا۔ میں نے اتنا مارا کہ
ڈنڈا ٹوٹ گیا لیکن تیل قبر کی طرف آگے نہ بڑھے تاکہ میں اُس کو خراب کر سکوں۔

راوی نے بیان کیا ہے کہ میرے لیے محمد بن جعفر نے ذکر کیا ہے کہ عمر بن فرج آل محمد
کا سخت دشمن و منکر تھا اور میں اس سے برأت کا اظہار کرتا ہوں اور میرا والد محمد بن فرج جو کہ
اُس کا بھائی تھا، وہ آل محمد کا محب تھا اور اُن سے بہت زیادہ محبت رکھنے والا تھا (خدا اُس پر اپنی
رحمت نازل فرمائے اور اُس سے راضی ہو جائے)۔ میں اُن کی وجہ سے ہی آل محمد سے محبت کرتا
ہوں اور مجھے ان کا فرزند ہونے پر خوشی ہے۔

ابراہیم دیزج بھی قبر امام کو خراب کرنے کے لیے گیا

(ویلا اسناد) أخبرنا ابن خنيس عن محمد بن عبد الله قال:
حدثنا أحمد ابن عبد الله بن محمد بن عمار الثقفي
الكاتب قال: حدثنا علي بن محمد بن سليمان النوفلي عن
ابی علی الحسين بن محمد بن مسلمة بن أبي عبيدة بن
محمد بن عمار بن ياسر قال: حدثني ابراهيم الديزج قال:
بعثني المتوكل الى كربلاء لتغيير قبر الحسين عليه السلام ، وكتب



معی الی جعفر بن محمد ابن عمار القاضی اعلمک انی قد
بعثت ابراهیم الدیزج الی کربلا لنیش قبر الحسین، فاذا
قرأت کتابی فقف علی الامر حتی تعرف فعل او لم یفعل۔
قال الدیزج: فعرفتنی جعفر بن محمد بن عمار ما کتب به
الیہ، ففعلت ما امرنی به جعفر بن محمد بن عمار ثم آتیته
فقال لی: ما صنعت؟ فقلت قد فعلت ما امرت به فلم أر
شیئا ولم أجد شیئا۔ فقال لی: أفلا عمقته؟ قلت: قد فعلت
وما رأیت، فکتب الی السلطان ان ابراهیم الدیزج قد نبش
فلم یجد شیئا وأمرته فجره بالماء وکربه بالبقر۔

قال أبو علی العماری: فحدثنی ابراهیم الدیزج وسألته عن
صورة الامر فقال لی: اتیت فی خاصۃ غلمانی فقط، وانی
نبشت فوجدت باریۃ جدیدہ فقال لی: وعلیہا بدن الحسین
بن علی ووجدت منه راقعۃ المسک، فترکت الباریۃ علی
حالتها وبدن الحسین علی الباریۃ وامرت بطرح انتراب
علیہ وأطلقت علیہ الماء وامرت بالبقر لتمخره وتحرقه فلم
تطه البقر، وكانت اذا جاءت الی الموضع رجعت عنه، فحلفت
لغلمانی بالله وبالایمان المغلظۃ لئن ذکر احد هذا لأقتلنہ۔

(بخلاف استاد) جناب ابو علی حسین بن محمد بن مسلمہ بن ابو سعیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر
نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابراہیم دیزج نے بتایا ہے، وہ کہتا ہے: مجھے متوکل نے کربلا کی طرف
قبر امام حسین علیہ السلام کو خراب کرنے کے لیے روانہ کیا اور میرے ساتھ ایک خط روانہ کیا جو جعفر بن محمد
ابن عمار قاضی کی طرف لکھا گیا تھا تاکہ میں اُس کو بتاؤں کہ میں نے ابراہیم دیزج کو کربلا کی طرف
قبر حسین کو خراب کرنے کے لیے روانہ کیا ہے۔ جب میں نے اُس کے سامنے وہ خط پڑھا تو اُس کو سارے
معاہدہ کے بارے میں علم ہوا، یہاں تک کہ اُس نے جانتا چاہا کہ آیا یہ کام میں کروں گا یا نہیں۔
دیزج بیان کرتا ہے: مجھے جعفر بن محمد بن عمار نے جو کچھ اس میں لکھا تھا، وہ سمجھا یا۔ جو
کچھ جعفر بن محمد نے مجھے حکم دیا میں اُس کو انجام دینے کے لیے روانہ ہوا۔ پھر کچھ دیر کے بعد میں
واپس آیا۔ اُس نے مجھ سے کہا: کیا کیا تو نے؟ میں نے جواب دیا: جو کچھ تو نے مجھے کہا تھا، وہ

سب میں نے انجام دیا ہے لیکن میں نے وہاں کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اس لئے مجھے کہا: کیا تو کوئی چیز پوشیدہ تو نہیں رکھ رہا ہے؟ میں نے کہا: نہیں! جو تو نے کہا تھا، وہ سب میں نے انجام دیا اور میں نے وہاں کوئی چیز نہیں دیکھی۔ پس جعفر نے بادشاہ متوکل کی طرف تحریر کیا۔ تحقیق ابراہیم دیزج نے قبر کو کھودا ہے۔ اس نے وہاں کوئی چیز نہیں پائی اور میں نے حکم دیا ہے کہ اس پر پل چلا دو اور پانی جاری کر دو۔

ابوعلی عماری نے ذکر کیا ہے کہ ابراہیم دیزج نے مجھے بتایا کہ جب میں نے اُس سے اصلی صورت حال کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے بتایا: میں اپنے خاص غلاموں کے ساتھ قبر کی طرف آیا اور میں نے قبر کو کھودا۔ وہاں پر میں نے ایک بڑی چٹائی کو دیکھا جس پر امام حسین بن علی علیہ السلام کا بدن موجود تھا۔ میں نے اس میں کتھودی سے زیادہ اچھی خوشبو کو پایا۔ میں نے اُس چٹائی کو اُسی حالت میں چھوڑ دیا اور بدن اطہر کو بھی اُسی پر رہنے دیا اور دوبارہ اس پر مٹی ڈالی اور میں نے حکم دیا کہ اس پر پانی چھوڑ دیا جائے اور دیلاؤں کے ذریعے اس پر پل چلانے کا حکم دیا تاکہ اس کو غراب کرکٹوں لیکن میں اس کی طرف نہیں جا رہے تھے۔ جب بھی وہ محل میں قریب جاتے تو وہاں آ جاتے۔ میں نے اپنے غلاموں سے حکم دیا کہ ان کی ہڈی اٹھوائیں کہ کوئی بھی اس بات کو بیان نہ کرے گا اور ان سے سخت وعید دی کہ اگر کسی نے اس کا ذکر کیا تو میں اس کو مڑوٹ کر دوں گا۔

اُن کا بدن سفید اور چہرہ سیاہ تھا

(ابوالاسناد) أخبرنا ابن خنيس عن محمد بن عبد الله قال: (روى) حديثي محمد بن ابراهيم بن ابي السلاسل الأنباري الكاتب قال: حدثني أبو عبد الله الباقراني قال: ضمنني عبيد الله بن يحيى بن خاقان الي هارون المعري - وكان قائداً من نواد السلطان - أكتب له وكان بضعة كله أبيه - شديد الشبه حتى يذيه ويرجله كأنه كذلك، وكان وجهه اسود شطيد السواد كأنه القير، وكان يمشي ففاسح ذلك مدهة - فقلت: قال: فلما أنس بي سأله عن سواد وجهه فأبى أن يبين لي - ويخبرني بغيره من موضع مرضه الذي مات فيه ففعلت ففعلت



رَأَى أَنَّهُ كَانَ يَحِبُّ أَنْ يُكَلِّمَ عَلَيْهِمْ فَفَضَّلْتُ لَهُ الْكُتُبَانَ
 وَفَعَلْتُ قَالَهُ وَفَعَلْتُ الْمَعْرُوفَ لَنَا وَالَّذِي لَيْسَ قَبْرُ
 الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاجْرَاهُ الْمَاءَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ طَرَفِ الْمَخْرُوجِ
 وَالْمَسِيرِ إِلَى النَّاحِيَةِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ:
 لَا تُخْرِجَ مَعَ الدِّبْجِ وَلَا تَفْعَلْ مَا أَمَرْتُ بِهِ فِي قَبْرِ الْحَسَنِ،
 فَلَمَّا أَصْبَحْنَا جَاؤَا بِسُتْحُونِي فِي الْمَسِيرِ فَفَرَّتْ مَعَهُم
 حَتَّى وَاقَيْنَا كَرْبَلَاً وَفَعَلْنَا مَا أَمَرْنَا بِهِ الْمَتَوَكَّلُ، فَرَأَيْتُ
 الَّذِي كَانَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَكَ إِلَّا تُخْرِجَ مَعَهُمْ وَلَا
 تَفْعَلْ فَفَعَلْتُ مَا فَعَلْتُ مَا فَعَلْتُ لَمْ أَطْعَمِ
 وَفَعَلْتُ فِي رَجْعِي فَضَارَ وَجْهِي مَسْفُوحاً كَمَا تَرَى وَجْهِي
 عَلَى حَالَتِهِ الْأُولَى
 (بجز فیساکن) ابو عبد اللہ باقانی نے بیان کیا ہے: مجھے عبد اللہ بن محمد بن خاقان نے
 ہادیون ہمدانی سے ملو جو ہمدانی کے قریبی سرداروں میں سے ایک تھا اور بادشاہ کے لیے لکھا کرتا
 تھا۔ اُس کا سہارا ہمدانی سفیر تھا جس کی کہ اس کے ہاتھ اور پاؤں بھی سفید تھے لیکن اس کا چہرہ
 این قدر سیاہ تھا کہ ہم تار کو لے کر اس کے ساتھ جھوٹا رے دیکھ کر اس کے ساتھ
 مانوس ہو گیا تو میں نے اُس سے چہرے کی سیاہی کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا
 سے انکار کر دیا۔

پھر اُس کو وہ مرض لاحق ہوئی کہ وہ اس کی موت کو واقع ہوئی (یعنی آخری وقت کی
 بیماری) میں اُس نے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے پھر اس سے اس کے بارے میں سوال کیا لیکن
 میں نے دیکھا کہ وہ اس کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ میں نے اُس کو اس کے پوشیدہ رکھنے کی
 ضمانت دی۔ پھر اس نے مجھے بتایا کہ مجھے اور دبیج کو متوکل نے قمر امام حسین بن علی علیہ السلام کے
 خراب کرنے کے لیے روانہ کیا تاکہ ہم قبر کو خراب کر دیں اور اس پر پانی دلیں۔ جب
 ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو اسی حالت میں مجھے خواب آیا اور اس میں رسول خدا کو میں نے دیکھا۔
 آپ نے مجھے فرمایا: دبیج کے ساتھ مت جانا اور تم کو قہر جنت کے بارے میں جو حکم دیا گیا ہے،
 اس پر عمل نہ کرنا۔
 جب صبح ہوئی تو وہ میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے جانے پر آمادہ کیا اور میں بھی



تیار ہو گیا اور ہم کر بلا بھیج گئے اور جو کچھ توکل نے ہم کو دیا تھا وہ ہم نے اتمام دے دیا۔ میں نے دوبارہ نبی اکرم کو خواجہ میں دیکھا آپ نے مجھے فرمایا کیا میں نے تجھے کچھ نہیں دیا تھا کہ اُن کے ساتھ نہ جانا اور یہ کام نہ کرنا؟ اور تو نے میرے حکم کو قبول نہیں کیا اور جو کچھ میں لوگوں نے کیا تو نے بھی اُن کے ساتھ مل کر کیا۔ پھر رسول خدا نے میرے چہرے پر چھڑ مارا اور میرے چہرے پر تھوکا۔ پس میرا چہرہ سیاہ ہو گیا جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے اور میرا بالی بدن اسی حالت پر باقی ہے۔

ابراہیم دیزج کی موت کی حالت

(وبیالاسناد) أخبرنا ابن حنبل قال: حدثنا محمد بن عبد الله قال: حدثنا سعيد بن أحمد بن العواد أبو القاسم الفقيه قال: حدثني أبو خزيمة الفضل بن محمد بن عبد الحميد قال: دخلت على إبراهيم الديزج وكنت جاره أعوده في مرضه الذي مات فيه، فوجدته بخلع سلوة وأذا هو كالمدحوش وعنده الطيب، فسألته عن حاله وكانت بيني وبينه خلطة وأنس يوجب الثقة بي والابتناء الي، فكانتني حاله وأشار لي إلى الطيب فشعر الطيب بأشارته ولم يعرف من حاله ما يصف له من الدواء ما يستعمله، فقام فخرج وخلا الموضع، فسألته عن حاله فقال: أخبرك والله ما واستغفر الله أن لا أموت في هذا بالخروج إلى نينوا إلى قبر الحسين (عليه السلام) فأتوا من تكرب إلى إلى ونظمس أثر القبر، فوافيت الناحية من أوصول القليل إلى والمرور والزكار معهم المساحي والمرور فقلت إلى غلماني وأصحابي ان يأخذوا الفعلة بخرايب القبر ويحرق أرضه، فطرح نفسي لما نالني من تعب السفر ونجس فذهب بي النوم فاذا ضوضاً شديداً وأصوات عالية وجعل الغلمان يبنهوني، فقلت وأنا ذعر فقلت للغلمان: ما شأنكم؟ قالوا: اعجب شأن. قلت: وما ذلك؟ قالوا: ان بموضع القبر قوماً قد حالوا بيننا وبين القبر وهم يرمونا مع



وَالَّذِي كَانَ يَوْمَئِذٍ كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ مِنْ لَيْلَى الْبَيْضِ فَقُلْتُ:
قَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ فَرَمَوْا قِيعَاتِ سِهَامِنَا إِلَيْنَا، فَمَا سَقَطَ سَهْمٌ مِنْهَا
إِلَى صَاحِبِهِ الَّذِي رَمَى بِهِ فَقْتَلَهُ، فَاسْتَوْحِشْتُ لِذَلِكَ
وَرَجَعْتُ وَأَخَذْتُنِي الْحُمَى وَالْقَشْعِرِيرَةَ وَرَحَلْتُ عَنِ الْقَبْرِ
لَوْ قَتَلْتِي وَوُطِنْتَ نَفْسِي عَلَى أَنْ يَقْتُلَنِي الْمَتَوَكِّلُ لَمَا لَمْ أَبْلُغْ
فِي الْقَبْرِ جَمِيعَ مَا تَقَلَّرَ إِلَيَّ بِهِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَقُلْتُ لَهُ قَدْ كَفَيْتَ مَا تَحْذَرُ مِنَ الْمَتَوَكِّلِ قَدْ
قَتَلَ يَارِحَةَ الْأُولَى وَأَعَانَ عَلَيْهِ فِي قَتْلِهِ الْمَتَصِرَ، فَقَالَ لِي:
قَدْ سَمِعْتُ بِذَلِكَ وَقَدْ نَالَنِي فِي جِسْمِي مَا لَا أَرْجُو مَعَهُ
الْبَقَاءَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَانَ هَذَا فِي أَوَّلِ النَّهَارِ فَمَا أَمْسَى
الْبَدِيزُ حَتَّى مَاتَ.

قَالَ ابْنُ خُنَيْسٍ: قَالَ أَبُو الْفَضْلِ: إِنْ الْمَتَصِرُ سَمِعَ أَبَاهُ يَشْتُمُ
فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامَ فَيَسْأَلُ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ
لَهُ: قَدْ وَجِبَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ إِلَّا أَنَّهُ مِنْ قَتْلِ أَبَاهُ لَمْ يَطْلُ لَهُ عَمْرٌ.
قَالَ: مَا إِيَّاهِ إِذَا أَطْعَمَ اللَّهُ بِقَتْلِهِ إِنْ لَا يَطُولُ لِي عَمْرٌ، فَقَتَلَهُ
وَعَاشَ يَعْلَمُ شِبْعَةُ أَشْهَرُ.

(مختصر اخبار) ابو بکرؓ نے حضرت محمد بن عبد الحمیدؓ نے بیان کیا ہے: میں ابراہیم دیزج کے پاس گیا (وہ میرا مسافر تھا) تاکہ مرض الموت کے وقت اُس کی عیادت کروں۔ جب میں اس کے پاس گیا تو میں نے اس کو بہت بُری حالت میں پایا۔ وہ مدھوش تھا اور طبیب اُس کے پاس موجود تھا۔ میں نے اُس سے اس کی حالت کے بارے میں سوال کیا۔ یہ کہہ کر میرے اور اس کے درمیان میں مینا پ تھا اور دو تہی جس کی وجہ سے وہ مجھ پر اٹھ کر آتا اور مجھ سے اس کی بے تکلفی بھی تھی۔ وہ میرے سامنے اپنے حال کو پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا اور اس نے میرے لیے طبیب کی طرف اشارہ کیا۔ وہ طبیب اس کے اشارہ کو سمجھ گیا۔ طبیب اس کی حالت کو دیکھ کر اس کے لیے کوئی دوا کی تھی نہ کر سکا جو اُس کو استعمال کروائے۔ وہ حکیم اپنی جگہ سے اٹھا اور باہر چلا گیا۔



اب میں نے اس سے دوبارہ سوال کیا۔ اُس نے کہا: میں بتاتا ہوں۔ خداوند متعال مجھے معاف کرے۔ تحقیق! متوکل نے مجھے نینوا (یعنی کربلا) کی طرف قبر حسین کی طرف جانے کا حکم دیا۔ اُس نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس پر مل چلائیں اور وہاں قبر کے نشانات تک ختم کر دیں۔ ہمیں رات کو ہی وہاں پہنچ گیا۔ میرے ساتھ کام کرنے والے اور مل چلانے والے اور پانی بہانے والے بھی موجود تھے۔ میں نے اپنے غلاموں اور ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ جائیں اور قبر کو خراب کرنے اور اس کی زمین کو اکھاڑنے کا کام کریں اور خود میں سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے لیٹ گیا اور سو گیا۔ جب میں سو گیا تو اچانک میں نے شور و غل اور بلند آوازیں سنیں۔ میرے غلام مجھے بیدار کر رہے تھے۔ میں اٹھا اور میں خوف زدہ تھا۔

میں نے اپنے غلاموں سے کہا: تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انھوں نے کہا: وہاں بہت عجیب صورت حال ہے۔ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: وہاں قبر پر لوگوں کی ایک جماعت ہے جو ہمارے اور قبر کے درمیان حائل ہو چکی ہے اور وہ ہماری طرف تیر اندازی کر رہے ہیں۔ میں کھڑا ہوا اور ان کے ساتھ گیا تاکہ معاملے کو خود دیکھوں۔ جیسا انھوں نے بیان کیا تھا ویسے ہی میں نے بھی پایا اور یہ چاندنی راتوں میں سے پہلی رات کا واقعہ تھا (یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ کی راتوں کو چاندنی راتیں کہا جاتا ہے کیونکہ ان میں راتیں بہت زیادہ روشن ہوتی ہیں)۔

میں نے اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ تم بھی ان کی طرف تیر چلاؤ۔ انھوں نے تیر چلائے تو ہمارے تیر ہماری طرف واپس آئے اور جس نے جو تیر چھوڑا تھا وہی تیر واپس اُس کو لگا اور وہ مر گیا۔ اس سے مجھ پر وحشت طاری ہو گئی اور میں نے اُن کو روک دیا۔ مجھے بخار ہو گیا اور کچھ طاری ہو گئی اور میں اُس وقت قبر سے دور چلا گیا اور میں نے اپنے آپ کو آمادہ کر لیا کہ متوکل مجھے ضرور قتل کر دے گا، کیونکہ میں نے اُس کے امر کے مطابق عمل نہیں کیا۔

ابو بکر یہ کہتا ہے: میں نے اس سے کہا کہ تو متوکل کے خوف سے بچ گیا ہے کیونکہ اُس صبح متوکل قتل ہو گیا تھا اور اس کے قتل میں منصر نے معاونت کی۔ اس نے مجھ سے کہا: میں نے اس کے بارے میں سن لیا ہے اور اس کی وجہ سے مجھے اپنے جسم میں ایک ایسی چیز محسوس ہوئی ہے جس سے میری ہڈی کی امید ختم ہو گئی۔



ابو بکر یہ کہتا ہے: یہ اوّل دن کا واقعہ ہے اور شام کو دین ج مر گیا۔
 ابن خنیس نے بیان کیا ہے کہ ابو فضل نے کہا: تحقیق! منصر نے سنا تھا کہ اُس کا باپ
 حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء علیہا السلام کو گالیاں دیتا تھا۔ اُس نے لوگوں میں سے ایک مرد سے
 پوچھا: ایسے بندے کا کیا حکم ہے؟ اس نے کہا: اس کی سزا قتل ہے لیکن آگاہ ہو جاؤ! جو اپنے
 باپ کو قتل کرے وہ زیادہ دیر زندہ نہیں رہتا۔ اُس نے کہا: مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں خدا کی
 اطاعت کروں اور زیادہ زندگی نہ پاؤں۔ اُس نے اپنے باپ کو قتل کر دیا اور وہ باپ کے قتل کے
 بعد سات ماہ تک زندہ رہا۔



Presented By: https://jafrilibrary.com